

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۱۴

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پاکستان (۵۴۰۰۰)

Contents

4	اجمالی فہرست
5	رموز
6	پیش لفظ
7	چودھویں جلد
10	مقدمہ
13	انگریز نوازی کا الزام
15	تشدد کا الزام
18	فہرست مضامین
72	فہرست ضمنی مسائل
102	کتاب السیر
106	رسالہ
106	اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام ۱۳۶۵ھ
106	(علم کے پہاڑوں کا اعلان کہ بیشک ہندوستان دارالاسلام ہے)
142	رسالہ
142	نابغ النور علی سوالات جبلپور ۱۳۳۹ھ
142	(جبلپور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور)
174	رسالہ
174	دوام العیش من الانمة من قریش ۱۳۳۹ھ
174	(زندگی کا دوام اس امر میں کہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے)
185	مقدمہ
250	رسالہ
250	ردُّ الرِّفْضَةِ ۱۳۲۰ھ
250	(تبرائی رافضیوں کا رد)

رسالہ	332
المبین ختم النبیین ^{۱۳۲۹ھ}	332
(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)	332
المحجة المؤتمنة فی آية الممتحنة ^{۱۳۳۹ھ}	420
(سورۃ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)	420
مدارس کے اقسام اور ان میں امداد لینے کے احکام:	430
موالات کی بحث	437
آیۃ ممتحنہ کا روشن بیان	437
آیۃ ممتحنہ میں حنفیہ کا مسلک:	438
مدارات کا بیان	469
سنائی جہاد کے احکام و اقسام کا ذکر	541
انفس الفکر فی قربان البقر ^{۱۴۹۸ھ}	546
(گائے کی قربانی کے بارے میں بہترین طریقہ)	546

فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (الحديث)
الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي الْفَتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ
مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد چہار دہم (۱۴)

تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلو پیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ _____ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء _____ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور (۸)، پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون: ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب	فتاویٰ رضویہ جلد چہار دہم
تصنیف	شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری، ریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ترجمہ عربی عبارات	حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری، لاہور
پیش لفظ	حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
ترتیب فہرست	حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مقدمہ	حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری
تخریج و تصحیح	مولانا ندیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرم اللہ بٹ
باہتمام و سرپرستی	مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت، پاکستان
کتابت	محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)
پیسٹنگ	مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ لاہور
صفحات	۷۱۲
اشاعت	جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ / ستمبر ۱۹۹۸ء
مطبع	
ناشر	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
قیمت	

ملنے کے پتے

- * مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
- * مکتبہ تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
- * مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی
- * ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

اجمالی فہرست

پیش لفظ ۵

مقدمہ ۹

کتاب السیر ۱۰۱

فہرست رسائل

۱۰۵ اعلام الاعلام ۵

۱۴۱ نایغ النور ۵

۱۷۳ دوام العیش ۵

۲۴۹ ردالرفضة ۵

۳۳۱ المبين ختم النبيين ۵

۴۱۹ المحجة المؤتمنة ۵

۵۴۵ انفس الفكر ۵

رموز

- محقق: علامہ کمال الدین ابن ہمام صاحب فتح القدیر
- ح: علامہ محمد ابراہیم بن محمد الحلبي صاحب غنیۃ المستملی
- ش: علامہ محمد امین ابن عابدین الشامی صاحب رد المحتار
- ط: علامہ سید احمد الطحطاوی صاحب حاشیۃ الدر المختار وحاشیۃ مراقی الفلاح
- الدر: الدر المختار، علامہ محمد علاء الدین الحصفی
- الدرر: الدرر شرح الغرر، ملا خسر و علامہ محمد بن فراموز
- بحر: البحر الرائق، علامہ زین الدین ابن نجیم
- ہندیہ: فتاویٰ عالمگیری، جماعت علمائے احناف
- نہر: النہر الفائق، سراج الدین عمر بن تمیم
- فتح: فتح القدیر، علامہ کمال الدین ابن ہمام
- غنیہ: غنیۃ المستملی، علامہ محمد ابراہیم بن محمد الحلبي
- حلیہ: حلیۃ المحلی، ابن امیر الحاج

○

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

الحمد لله! اعلیٰ حضرت امام المسلمین مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خزان علم اور ذخائر فقہیہ کو جدید انداز میں عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق منظر عام پر لانے کے لئے دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے جو ادارہ مارچ ۱۹۸۸ء میں قائم ہوا تھا وہ انتہائی کامیابی اور برق رفتاری سے مجوزہ منصوبہ کے ارتقائی مراحل کو طے کرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے، اب تک یہ ادارہ امام احمد رضا کی منصوبہ کی متعدد تصانیف شائع کر چکا ہے مگر اس ادارے کا عظیم ترین کارنامہ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المعروف بہ فتاویٰ رضویہ کی ترجمہ و تخریج کے ساتھ عمدہ و خوبصورت انداز میں اشاعت ہے۔ فتاویٰ مذکورہ کی اشاعت کا آغاز شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ / مارچ ۱۹۹۰ء میں ہوا تھا اور بفضلہ تعالیٰ جل مجدہ و بعنایہ رسولہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقریباً نو سال کے مختصر عرصہ میں یہ چودھویں جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس سے قبل کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الایمان اور کتاب الحدود و التعزیر پر مشتمل تیرہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن کی تفصیل سنیں، مشمولات اور مجموعہ صفحات کے اعتبار سے حسب ذیل ہے:

جلد	عنوان	جوابات اسئلہ	تعداد رسائل	سنین اشاعت	صفحات
پہلی جلد	کتاب الطہارۃ	۲۲	۱۱	شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ _____ مارچ ۱۹۹۰ء	۸۳۸
دوسری جلد	کتاب الطہارۃ	۳۳	۷	ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ _____ نومبر ۱۹۹۱ء	۷۱۰
تیسری جلد	کتاب الطہارۃ	۵۹	۶	شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ _____ فروری ۱۹۹۲ء	۷۵۶
چوتھی جلد	کتاب الطہارۃ	۱۳۲	۵	رجب المرجب ۱۴۱۳ھ _____ جنوری ۱۹۹۳ء	۷۶۰
پانچویں جلد	کتاب الصلوٰۃ	۱۴۰	۶	ربیع الاول ۱۴۱۴ھ _____ ستمبر ۱۹۹۳ء	۶۹۲
چھٹی جلد	کتاب الصلوٰۃ	۴۵۷	۴	ربیع الاول ۱۴۱۵ھ _____ اگست ۱۹۹۴ء	۷۳۶
ساتویں جلد	کتاب الصلوٰۃ	۲۶۹	۷	رجب المرجب ۱۴۱۵ھ _____ دسمبر ۱۹۹۴ء	۷۲۰
آٹھویں جلد	کتاب الصلوٰۃ	۳۳۷	۶	محرم الحرام ۱۴۱۶ھ _____ جون ۱۹۹۵ء	۶۶۴
نویں جلد	کتاب الجنائز	۲۷۳	۱۳	ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ _____ اپریل ۱۹۹۶ء	۹۴۶
دسویں جلد	کتاب زکوٰۃ، صوم، حج	۳۱۶	۱۶	ربیع الاول ۱۴۱۷ھ _____ اگست ۱۹۹۶ء	۸۳۲
گیارہویں جلد	کتاب النکاح	۴۵۹	۶	محرم الحرام ۱۴۱۸ھ _____ مئی ۱۹۹۷ء	۷۳۶
بارہویں جلد	کتاب نکاح، طلاق	۳۲۸	۳	رجب المرجب ۱۴۱۸ھ _____ نومبر ۱۹۹۷ء	۶۸۸
تیرہویں جلد	کتاب طلاق، ایمان اور حدود و تعزیر	۲۹۳	۲	ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ _____ مارچ ۱۹۹۸ء	۶۸۸

چودھویں جلد

یہ جلد فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ششم مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارکپور اعظم گڑھ بھارت کے آغاز سے صفحہ ۱۶۹ تک ۳۳۹ سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے، اس جلد کی عربی و فارسی کی عبارات کا ترجمہ فاضل شہیر مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا مفتی محمد خاں قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور نے کیا ہے، اس سے قبل چھٹی، ساتویں، آٹھویں اور دسویں جلد بھی علامہ موصوف کے ترجمے کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں، پیش نظر جلد بنیادی طور پر کتاب السیر کے مباحث جلیلہ پر مشتمل ہے تاہم متعدد ابواب فقہیہ و کلامیہ وغیرہ کے مسائل ضمناً زیر بحث آئے ہیں، مسائل و رسائل کی مفصل فہرست کے علاوہ مسائل ضمنیہ کی الگ فہرست بھی قارئین کرام کی سہولت کے لئے تیار کی گئی ہے، انتہائی دقیق اور گرانقدر تحقیقات و تدقیقات پر مشتمل مندرجہ ذیل سات رسائل بھی اس جلد کی زینت ہیں:

(۱) اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (۱۳۶۵ھ)

اس بات کا ثبوت کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔

(۲) نابغ النور علی سوالات جبلفور (۱۳۳۹ھ)

ترک موالات سے متعلق چند اہم سوالات کا جواب۔

(۳) دوام العیش فی الائمة من قریش (۱۳۳۹ھ)

خلافت شریعہ کے لئے شرط قرشیت کا مدلل ثبوت

(۴) رد الرفضة (۱۳۲۰ھ)

تبرائی رافضیوں کا رد بلیغ

(۵) المبین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم جمیع انبیاء و مرسلین ہونے کا روشن بیان

(۶) المحجة المؤتمنة فی آیة الممتحنة (۱۳۳۹ھ)

تحریک خلافت اور غیر مسلموں سے ترک موالات پر بحث۔

(۷) انفس الفکر فی قربان البقر (۱۲۹۸ھ)

گاؤ کشی کے معاملہ میں مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ۔

مذکورہ بالا ساری رسائل میں سے دور سالے نابغ النور اور المبین پہلے سے فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ہشتم میں موجود تھے جبکہ آخر الذکر رسالہ انفس الفکر فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ہشتم کتاب الاضحیہ میں شامل تھا۔ مگر اس کے مباحث جلیلہ کتاب السیر سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں لہذا اس کو جلد ہذا میں شامل کر دیا گیا۔ باقی چاروں رسائل اس سے قبل فتاویٰ رضویہ میں شامل نہ تھے موضوع کی مناسبت کے پیش نظر ان کو اس جلد کی زینت بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ رسالہ انفس الفکر کے متصل بعد جلد ہشتم قدیم میں مذکور ہندوستان میں گاؤ کشی کے بارے میں نو مسائل بھی اس جلد میں شامل کردئے گئے ہیں، اس طرح رسالہ انفس الفکر سمیت صفحہ ۴۴۳ تا ۴۵۹ تقریباً سولہ صفحات کو جلد ہشتم قدیم سے نکال کر جلد ہذا میں شامل کیا گیا۔ رسالہ انفس الفکر کے حوالے سے مصنف علیہ الرحمۃ کی خداداد فہمی بصیرت پر صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت مولانا امجد علی اعظمی کا تبصرہ اہم وضاحت کے عنوان سے رسالہ مذکورہ کے حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

ہندوستان میں گاؤ کشی کے بارے میں مسلم لیگ ضلع بریلی کی طرف سے بھیجے گئے استفتاء کا جناب نواب مرزا صاحب کی طرف سے تحریر کردہ جواب بھی پیش نظر جلد کے صفحہ ۵۵۸ پر ذکر کر دیا گیا ہے جس کی

مصنف علیہ الرحمۃ نے تصدیق فرمائی تھی۔

مندرجہ ذیل تین رسائل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس جلد میں شامل نہیں کئے جاسکے باوجودیکہ ان کا تعلق کتاب السیر سے ہے:

○ المجل المسددان سباب المصطفی مرتد

○ البارقة للمعالي ساعد من نطق بالكفر طوعاً

○ المقال الباهر منكر الفقه كافر

نوٹ: پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد معروف حسین عارف نوشاہی قادری بانی ورلڈ اسلامک مشن و سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت تبلیغ اسلام (یو۔ کے) اس عظیم الشان منصوبے کے آغاز سے لے کر اب تک ہر اعتبار سے مسلسل اور بھرپور تعاون فرما رہے ہیں جس سے دین اسلام اور مسلک حق اہل سنت و جماعت سے ان کی محبت نیز اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کا پتا چلتا ہے، موصوف کی مساعی جلیلہ للہیت اور اراکین ادارہ کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس ادارہ کو قبلہ پیر صاحب کی مکمل سرپرستی حاصل ہے جس پر تمام اراکین ادارہ صمیم قلب سے آپ کے شکر گزار ہیں۔

○

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

ستمبر ۱۹۹۸ء

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا علم و فضل، تجر، وسعت نظری، فکر و نظر کی گہرائی، پچاس^{۵۰} سے زیادہ علوم میں مہارت، یہ وہ امور ہیں جو کسی بھی باخبر شخصیت سے مخفی نہیں ہیں، رضا فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے ترتیب جدید کے ساتھ فتاویٰ رضویہ کی تیرہ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں، ان میں پرانی پانچ جلدیں پیش کی جاسکی ہیں، امید ہے کہ پچیس تیس جلدوں میں پورا فتاویٰ مکمل ہو سکے گا، اس کا مطالعہ کرنے کے بعد کوئی صاحب علم امام احمد رضا کے تجر علمی کا انکار نہیں کر سکتا۔

امام احمد رضا بریلوی کے علم و قلم نے نہ صرف مسلمانوں کے ایمان اور عقائد کی حفاظت کی انھیں زندگی میں پیش آنے والے عبادات و معاملات کے احکام سے آگاہ کیا بلکہ انھیں باوقار زندہ رہنے کا اسلامی طریقہ بھی سکھایا، وہ سیاسی لیڈر نہ تھے لیکن وقت آنے پر انھوں نے قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی جس کے نتیجے میں ملت اسلامیہ کا سفینہ ساحل مراد پر جا لگا اور دینا کے نقشے پر پاکستان معرض وجود میں آگیا۔

پاکستان کے قابل صد فخر سپوت اور نامور مسلمان سائنس دان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے ایٹمی دھماکوں سے چند دن قبل ۲۴ مئی ۱۹۹۸ء کو درج ذیل بیان جاری کیا:

"آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض

ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا، استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں۔

اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا جس کی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کر دیا۔

امام صاحب کی شخصیت جذبہ عشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے لبریز تھی، آپ کی ساری زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم سے وفا شعاری کا نشان مجسم تھی۔¹

بیسویں صدی عیسوی کے دوسرے اور تیسرے عشرے میں کئی ایسی تحریکیں چلیں جن میں واضح طور پر محسوس ہوتا تھا کہ مسلمان اپنا تشخص کھو کر ہندومت میں مدغم ہو جائیں گے، انگریز تاجر بن کر ہندوستان آیا اور اپنی سازشوں سے یہاں کا حکمران بن بیٹھا، ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی حکومت برطانیہ نے بے شمار ہندوستانیوں کو اس وعدے پر فوج میں بھرتی کر کے جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا کہ فتح کے بعد ہندوستان آزاد کر دیا جائے، مسٹر گاندھی اور مولانا محمد علی جوہر نے فوجی بھرتی کی بھرپور حمایت کی، دولاکھ کے قریب مسلمان اور ہندو فوج میں بھرتی ہوئے، عظیم اسلامی ملک ترکی کو شکست ہوئی فتح مکہ کے بعد انگریز اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا، مسٹر گاندھی نے انھیں سزا دینے کے لئے "مسئلہ خلافت" کھڑا کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ ترکی کا سلطان اسلامی خلیفہ ہے، اس کی خلافت کو ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ کتنی عجیب بات تھی کہ وہ گاندھی جو ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک انچ زمین دینے پر تیار نہ تھا وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کرنے کا نعرہ لگا رہا تھا۔ پھر اس تحریک کو تحریک "ترک موالات" بنا دیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ مل کر انگریز کا ہر قسم کا بائیکاٹ کریں، ان کی ملازمت چھوڑیں، ان کی دی ہوئی جاگیریں واپس کر دیں، مسلمانوں کے کالجوں کو ملنے والی گرانٹ واپس کر دیں، غرض یہ کہ ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں، افسوسناک صورت یہ تھی کہ گاندھی لیڈر تھا مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈر دست بستہ اس کے پیچھے چل رہے تھے، ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی کی ممانعت کے فتوے دئے جا رہے تھے، مسجدوں کے

¹ ہینڈ بل شائع کردہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ص ۳-۲

منبروں پر گاندھی ایسے مشرک کو بٹھا کر اس کی تقریریں کرائی جا رہی تھیں مختصر یہ کہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے پوری طرح راہ ہموار کی جا چکی تھی۔

دوسری طرف لیڈروں کی نگاہ سے یہ حقیقت یکسر پوشیدہ تھی کہ انگریز کے اس ملک سے چلے جانے کے بعد اقتدار لازمی طور پر ہندوؤں کو ملے گا، جو ہندوستان میں غالب اکثریت میں تھے، مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچتا؟ انہیں یہی فرق پڑتا کہ پہلے انگریز حکمران تھے جو اہل کتاب ہونے کا دغوی کرتے تھے بعد میں ہندوؤں کی حکومت ہوتی جو مشرک تھے اور کسی آسمانی کتاب کو نہ مانتے تھے ہندوؤں نے حکومت نہ ہونے کے باوجود شدھی اور سنگٹھن تحریکوں کے ذریعے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے ہر حربہ استعمال کر ڈالا تھا، جب انہیں حکومت مل جاتی تو وہ کیا کچھ نہ کرتے؟ اس دور میں اس حقیقت کا ادراک سب سے پہلے امام احمد رضا بریلوی نے کیا اور بستر علات سے "المحجة المؤتمنة" کتاب لکھ کر ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں پر کاری ضرب لگائی اور قوم مسلم میں نئی روح پھونک دی یہ کتاب تحریک پاکستان کی خشت اول کی حیثیت رکھتی ہے، یہ کتاب فتاویٰ رضویہ کی چودھویں جلد میں شائع کردی گئی ہے، ارباب حکومت، ماہرین تعلیم اور تاریخ پاکستان کے محققین کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

مولانا کوثر نیازی لکھتے ہیں:

"امام رضا گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام ہمرنگ زمین کو خوب دیکھ رہے تھے انھوں نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب اقبال اور قائد اعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے، دیکھا جائے تو دو قومی نظریہ کے عقیدے میں امام احمد رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی، پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ نہ ہوتا اگر امام احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے۔"¹

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا موقف یہ تھا کہ موالات دوستی کو کہتے ہیں، مسلمان کے دل میں کسی بھی کافر کی دوستی نہیں ہونی چاہئے خواہ انگریز ہو یا ہندو، تحریک ترک موالات کے حامی انگریز کی دوستی ہی نہیں اس کے ساتھ معاملات کرنے سے بھی منع کرتے تھے، دوسری طرف ہندو کی دوستی میں اس قدر آگے بڑھ گئے تھے کہ اتحاد کی کوشش کر رہے تھے۔

امام احمد رضا بریلوی نے تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کی مخالفت کی اور اختلاف کی

¹ کوثر نیازی: امام احمد رضا خاں بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت معارف نعمانیہ لاہور ص ۱۵-۱۴

ایک وجہ یہ تھی کہ ان تحریکوں میں گاندھی ایسا مشترک لیڈر تھا اور مسلمان لیڈر اس کے مقتدی تھے، اس میل جول اور اتحاد کا اثر ہندوؤں پر تو کچھ نہ ہوتا البتہ مسلمان اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے، اس موقع پر امام احمد رضا بریلوی نے ڈنکے کی چوٹ پر اس اتحاد کی مخالفت کی، اور اتحاد کرنے والے علماء اور لیڈر کو فرقہ گاندھویہ کا لقب دے کر ان کی شدید مخالفت کی، چونکہ امام احمد رضا بریلوی اور ان کے ہم مسلک علماء اہلسنت کا حلقہ اثر بہت وسیع تھا اس لئے ان کے مخالفین ابوالکلام آزاد وغیرہ کی بڑی کوشش تھی کہ وہ بھی ہمارے ساتھ تحریکوں میں شریک ہو جائیں۔

ایک شوشہ یہ چھوڑا گیا کہ ترکی کی حکومت چونکہ خلافت شرعیہ ہے اس لئے جو اس کی حمایت نہیں کرتا وہ کافر ہے، امام احمد رضا بریلوی سے اس سلسلے میں استفتاء کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جہاں تک خیر خواہی کا تعلق ہے وہ تو دل سے ہر مسلمان کے لئے فرض ہے، اس میں قریشی ہونا شرط نہیں البتہ خلافت شرعیہ کے لئے دیگر شرائط کے علاوہ ایک شرط قریشی ہونا ہے، اس مسئلے پر آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام ہے:

"دومر العیش فی الائمة من قریش۔"

یہ رسالہ آپ کی وفات کے بعد چھپا، اس کی اشاعت سے انگریز کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا تو آپ کی ظاہری زندگی میں شائع کیا جاتا۔

انگریز نوازی کا الزام

یہ وہ حالات تھے جن کی بناء پر مخالفین نے امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا الزام لگایا، جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

نوائے وقت کے مشہور کالم نویس میاں عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"ان دنوں چونکہ سارے پریس پر ہندوؤں کا قبضہ تھا اس لئے حضرت احمد رضا خاں بریلوی اور آپ کے ہم خیال لوگوں کے خلاف سخت پروپیگنڈا کیا گیا اور بدنام کرنے کی مہم چلائی گئی۔ لیکن تاریخ نے ان ہی حضرات کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اب باطل پر اپیگنڈے کا طلسم ٹوٹ رہا ہے اور حق کھل کر سامنے آ رہا ہے۔"¹

¹ میاں عبدالرشید: پاکستان کا پس منظر اور پیش نظر (ادارہ تحقیقات پاکستان لاہور) ص ۱۲۰

مشہور کالم نگار کوثر نیازی لکھتے ہیں:

"ایک ایسا مرد مومن جسے انگریزی سامراج سے اتنی نفرت ہو کہ وہ اس کی کچہری میں جانے کو حرام سمجھتا ہو، جو مقدمہ قائم ہو جانے کے باوجود اس کی عدالت میں نہ گیا ہو، جو خط لکھتا ہو تو کارڈ اور لفافے کی الٹی طرف پتہ لکھتا ہو تاکہ انگریز بادشاہ اور ملک کا سر نیچا نظر آئے، جس نے اپنی وفات سے دو گھنٹے پہلے یہ وصیت کی ہو کہ اس والان سے ڈاک میں آئے ہوئے وہ تمام خطوط جن پر ملکہ اور بادشاہ کی تصویر ہے اور روپے پیسے جن پر یہ تصویریں ہیں سب باہر پھینک دئے جائیں تاکہ فرشتہ ہائے رحمت کو آنے میں دشواری نہ ہو،

جس نے نعت گوئی میں بھی کسی کو نمونہ مانا اور اسے سلطان نعت گویاں قرار دیا تو حضرت مولانا کفایت علی کافی تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ اس سلسلے میں باقاعدہ جدوجہد کی اور ۱۸۵۸ء میں مراد آباد کے چوک میں انھیں برسر عام پھانسی دے دی (مقصد یہ کہ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) انگریز نواز ہوتے تو انگریز کے اتنے بڑے دشمن کو اپنا آئیڈیل نہ بناتے ۱۲ قادری)

اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ انگریز کا حامی تھا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے سورج ظلمت، پھول بدبو، چاند گرمی، سمندر خشکی، بہار جھڑ، صابر صبر، پانی حدت، ہوا جس اور حکمت جہالت کا دوسرا نام ہے ع

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

جوبات کی خدا کی قسم لا جواب کی^۱

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی حیات مبارکہ وہ شفاف آئینہ ہے جس پر انگریز نوازی کا کوئی داغ نہیں۔ انھوں نے ان کے صاحبزادوں اور تلامذہ و خلفاء نے کبھی انگریز سے تعلق نہ رکھا، ان میں سے کسی کو انگریز نے شمس العلماء وغیرہ کا خطاب نہ دیا۔ نہ ان میں سے کسی نے انگریز سے جائیداد حاصل کی، آج انڈیا آفس لائبریری کا ریکارڈ اوپن ہو چکا ہے جس کا تعلق پاک و ہند کی تحریک آزادی سے ہے، کہیں سے تو انگریز دوستی کا ثبوت ملے۔

اس کے برعکس یہ حقیقت کوئی راز سر بستہ نہیں رہی کہ تحریک ریشمی رومال کاراز کس نے طشت از بام

^۱ کوثر نیازی: امام احمد رضا ہمہ جہت شخصیت ص ۱۶

کیا؟ اور کس کی اطلاع پر جنودِ بانیہ کے زعماء مولوی محمود حسن وغیرہ کو گرفتار کر کے جزیرہ مالٹا میں قید کیا گیا؟ مولوی تاج محمود امروٹی کے صاحبزادے اور سندھ کے سیاسی لیڈر مولوی محمد شاہ امروٹی نے بستر مرگ پر پڑے ہوئے بیان دیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے ان تمام منصوبوں کی اطلاع اپنے بھائی مظہر علی کو پہنچائی جو سی آئی ڈی کے افسر اعلیٰ تھے، انھوں نے انگریز حکومت کو اطلاع پہنچادی^۱ اور مولوی شبیر احمد عثمانی نے صاف اعتراف کیا کہ بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ تھانوی صاحب کو انگریز حکومت کی طرف سے چھ سو روپے ماہانہ ملا کرتے تھے۔^۲

کیا یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا کے بھی انگریز حکومت کے ساتھ اس قسم کے تعلقات تھے یا انھوں نے حکومت وقت سے مفاد حاصل کیا؟ وہ تو انگریز دور حکومت میں مسلم لہ کو جگاتے ہوئے فرما رہے ہیں؟

ع سونے والو! جاگتے رہو، چوروں کی رکھوالی ہے

تشدد کا الزام

امام احمد رضا بریلوی اخلاص اور للہیت کا پیکر تھے، انھوں نے قرآن و حدیث اسلام کے ارشادات کی روشنی میں بغیر کسی رو رعایت کے فتوے صادر کئے، روافض اور قادیانیوں کے خلاف آپ کے فتوؤں کو دیوبندی مکتب فکر کے لوگ بھی اپنی تائید اور حمایت کے ساتھ شائع کرتے ہیں اور انھیں تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ علمائے دیوبند کے خلاف ان کے فتوؤں کو قابل التفات نہ گردانا جائے؟

در اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ضروریات دین میں سے ہے اور آپ کی گستاخی اور توہین کفر ہے، اس پر بریلوی دیوبندی دونوں متفق ہیں۔

مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا گنگوہی۔۔۔۔ فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔"^۳

اختلاف اس وقت پیدا ہوا جب امام احمد رضا بریلوی نے علمائے دیوبند کی بعض عبارات پر گرفت کی

^۱ انجم لاشاری ماہنامہ شوناٹم، کراچی (شمارہ اپریل ۱۹۸۸ء) ص ۱۳۱

^۲ مکالمۃ الصدرین (مطبوعہ دیوبند) ص ۱۰۹

^۳ حسین احمد مدنی، مولوی: الشہاب الثاقب ص ۵۷

اور انھیں حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کر کے ان سے دریافت کیا کہ یہ عبارات رسول گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہیں اور ان کا قائل کافر ہے یا نہیں؟ پینتیس^۵ علماء حرمین شریفین نے فتویٰ دیا کہ یہ عبارات کفریہ ہیں اور ان کے قائل کافر ہیں، اب چاہئے تو یہ تھا کہ ان چند سطر کی عبارت کو حذف کر دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی جاتی۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا، اور وہ کہتا ہیں ان عبارات سمیت آج تک چھپ رہی ہیں، متحدہ پاک و ہند کے اڑھائی سو سے زائد علماء اور مشائخ نے اس فتوے کی تصدیق کی، دیکھئے الصوارم الہندیہ از مولانا حشمت علی خاں رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ،

یہ فتویٰ علماء دیوبند سے ذاتی مخلصیت کی بنا پر نہیں بلکہ ناموس مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حفاظت کی خاطر دیا تھا، مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی ناظم تعلیمات شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند اس فتویٰ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اگر (مولانا احمد) خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو خاں صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔"^۱

مولانا کوثر نیازی اس اختلاف اور اس کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اصل جھگڑا یہاں سے چلا کہ ان (علماء دیوبند) کے بعض اکابر کی خلاف احتیاط تحریروں کو امام رضا نے قابل اعتراض گردانا اور چونکہ معاملہ عظمت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا، تو بین رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنیاد پر انھیں فتوؤں کا نشانہ بنایا دیکھا جائے تو یہی فتوے امام بریلوی اور ان کے مکتب فکر کے جداگانہ تشخص کا مدار ہیں، جس تشدد کی دہائی دی جاتی ہے وہی ان کی ذات کی پہچان اور پوری حیات کا عرفان ہے۔"^۲

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کے یہ فتوے کسی ذاتی یا گروہی مخلصیت کی بناء پر نہیں بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور تقدس کے تحفظ کے لئے دئے جو ہر مسلمان کافر ہے، ان کے ایک مکتوب کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے جس کا ایک لفظ ان کے درددل کا آئینہ ہے، ڈیرہ غازی خاں کے مولانا غلام یسین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

^۱ مرتضیٰ حسن در بھنگی، مولوی اشد العذاب ص ۱۴

^۲ کوثر نیازی: امام احمد رضا ہمہ جہت شخصیت ص ۷

"مولانا! زمانہ غربت اسلام ہے" بداً الاسلام غریباً وسیعود کما بدأ فطوبی للغریاء "غربت کے لئے کمپرسی لازم ہے، سنیوں میں عوام کی توجہ لہو و لعب و مہزل کی طرف اور بد مذہب رافضی ہوں یا وہابی یا قادیانی یا آریہ یا نصاریٰ، سب اپنے اپنے مذہب کی نصرت و حمایت و اشاعت میں کمر بستہ ہیں۔ مال سے اعمال سے اقوال سے، سنیوں کو کون پوچھتا ہے؟ وقت ہی شیوع ضلالت کا ہے، ان کو اگر کوئی آدھی بات کہے جامہ سے باہر ہوں، ماں باپ کو گالی دے اس کے خون کے پیاسے ہوں، اس وقت تہذیب بالائے طاق رہتی ہے، ساری تہذیب اللہ عزوجل اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل برقی جاتی ہے کہ ان کو منہ بھر گالیاں دینے والے، لکھ لکھ کر چھاپنے والے جو چاہیں بکریں، ان بکنے والوں کا نام ذرا بے تعظیمی سے لیا اور نامہ مذہب درشت گو کا خلعت عطا ہوا، یہ حالت ایمان ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایسوں کے نزدیک تو معاذ اللہ قرآن عظیم بھی نامہ مذہب ہے "فلا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیبر معتدا ثیم عتل بعد ذلک زمیم، یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم، وقاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ، ودوا لوتدھن فیدھنون، ولاتاخذکم بہمارأفة فی دین اللہ، تقربوا الی اللہ ببغض اهل المعاصی والقوہم بوجہ مقفہرۃ۔

بات یہ ہے کہ اللہ ورسول کی عزت قلوب میں بہت کم ہو گئی ہے، ماں باپ کو برا کہنے سے دل کو درد پہنچتا ہے، تہذیب بالائے طاق رہتی ہے، نہ اس وقت اخوت و اتحاد کا سبق یاد ہے، اللہ ورسول پر جو گالیاں برستی ہیں ان سے دل پر میل بھی نہیں آتا، وہاں نیچری تہذیب آڑے آتی ہے، اللہ اسلام دے اور مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے۔"

تفصیل کے لئے سعادت لوح و قلم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی تصنیف لطیف "گناہ بیگناہی" اور مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری کی پاک و ہند میں مقبول کتاب "دعوت فکر" کا مطالعہ فرمائیں۔

○

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۱۰ ستمبر ۱۹۹۸ء

فہرست مضامین

۱۰۵	کیا ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام۔	۱۰۱	کتاب السیر
۱۰۵	اس زمانے کے یہود و نصاریٰ کتابی ہیں یا نہیں۔	۱۰۱	ایک مخصوص ہجرت کا حکم
۱۰۵	روافض و غیرہ داخل مرتدین ہیں یا نہیں۔	۱۰۱	آدمی پر جن لوگوں کا نفقہ واجب ہے ان کی تفسیح گناہ ہے۔
۱۰۵	جواب سوال اول۔	۱۰۲	ہجرت شرعی کے احکام و شرائط
۱۰۵	ہمارے علماء ثلاثہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہر گز دارالحرب نہیں۔	۱۰۲	دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت فرض ہے۔
۱۰۵	امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک دارالاسلام کے دارالحرب ہو جانے کے لئے تین باتیں درکار ہیں۔	۱۰۲	جونی الحقیقت مجبور ہے وہ معذور ہے۔
۱۰۵	دارالاسلام کے دارالحرب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہاں احکام شرک اعلانیہ جاری ہوں اور اسلام کے احکام و شعائر مطلقاً جاری نہ ہوں مگر یہ بات ہندوستان میں قطعاً موجود نہیں۔	۱۰۲	جہاں اقامت فرائض سے آدمی مجبور ہو وہاں سے ہجرت واجب ہے۔
۱۰۶	شریعت علیہ عالیہ اسلامیہ کی کہ یہ شوکت و جبروت ہے کہ مخالفین کو بھی اپنی تسلیم اتباع پر مجبور فرماتی ہے۔	۱۰۳	ہندوستان دارالاسلام ہے۔
		۱۰۵	○ اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (اس بات کا ثبوت کہ ہندوستان دارالاسلام ہے)

۱۰۶	دارالحرب صرف ایک ہی شرط سے دارالاسلام بن جاتا ہے وہ یہ کہ وہاں اسلام کا حکم غالب ہو جائے۔	۱۱۲	بعض اجلہ مشاہیر معاصرین کی غلط فہمی پر مصنف علیہ الرحمۃ کی گرفت۔
۱۰۶	امام اعظم کے نزدیک دارالاسلام تین شرطوں کے پائے جانے سے دارالحرب بن جاتا ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک صرف ایک ہی شرط سے دارالحرب قرار پا جائے گا۔	۱۱۲	الاتصال بدارالحرب کا مطلب اور اس بات کا بیان کہ کیا یہ نفی حریت کے لئے شرط ہے۔
۱۰۷	حکم جب کسی علت سے ثابت ہو تو جب تک علت باقی رہے حکم باقی رہتا ہے۔	۱۱۳	امام صاحب کے نزدیک کسی دارالاسلام کے دارالحرب بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ چاروں طرفوں سے دارالاسلام میں گھرا ہوا نہ ہو۔
۱۰۷	دارالاسلام میں جب تک کچھ بھی احکام اسلام باقی رہیں وہ دارالحرب نہ بنے گا اگرچہ وہاں اہل اسلام کا غلبہ ختم ہو جائے۔	۱۱۴	ان لوگوں پر تعجب ہے جو تحلیل رلو کے لئے ہندوستان کو دارالحرب ٹھہراتے ہیں اور قدرت و استطاعت کے باوجود ہجرت نہیں کرتے۔
۱۰۸	دارالحرب میں بعض اسلامی احکام نافذ ہو جائیں تو وہ دارالاسلام بن جاتا ہے۔	۱۱۴	سود کی حرمت نصوص قطعہ سے ثابت ہے۔
۱۰۹	ظاہر یہ ہے کہ جہاں احکام شرک اور احکام اسلام دونوں نافذ ہوں وہ دارالحرب نہیں ہوگا۔	۱۱۴	سود کھانے والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اٹھیں گے یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے بدحواس۔
۱۰۹	مذکورہ بالا دعوئی کے ثبوت پر دو چیزیں دلیل ہیں۔	۱۱۴	سود خوروں کے پیٹ بڑے ہو جائیں گی اور ان میں سانپ بچھو بھر جائیں گے۔
۱۰۹	پہلی چیز۔	۱۱۴	سود کھانے والوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ۔
۱۱۰	دوسری چیز۔	۱۱۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود خور پر لعنت فرمائی۔
۱۱۰	الاسلام یعلو ولا یعلی (اسلام غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا)	۱۱۴	سود کے ستر درجے ہیں جن میں سے ادنیٰ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔
۱۱۱	خلاف مراد شرع اہل ذمہ کے ذلت سے نکل کر ترقی پانے کے اسباب۔	۱۱۵	ایک درہم سود کا دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کرنا۔
۱۱۲	بعض لوگوں کا وہم ہے کہ ہندوستان سے دارالحرب کی نفی صرف امام اعظم کا مذہب ہے صاحبین کا نہیں۔		

۱۱۹	صابی یعنی ستارہ پرستی عورتوں سے نکاح کیسا ہے۔	۱۱۵	جواب سوال دوم۔
۱۱۹	کیا صابی اہل کتاب ہے۔	۱۱۵	نصاری باعتبار حقیقت لغویہ مشرکین ہیں اور یہی حال یہود کا ہے۔
۱۲۲	احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نساء و ذبايح سے احتراز کرے۔	۱۱۵	قیام مبداء مستلزم صدق مشتق ہوتا ہے۔
۱۲۲	آج کل بعض یہود عزیر علیہ السلام کی ابنیت کے قائل ہیں ان کے زن و بیچہ سے بچنا لازم جائیں۔	۱۱۵	یہود و نصاریٰ کے احکام اور دیگر مشرکین کے احکام میں کیا فرق ہے اور اس کی وجہ۔
۱۲۲	اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح اور ان کے بیچہ کے تناول سے جبکہ ضرورت نہ ہو تو احتراز کرنا چاہئے۔	۱۱۵	اس زمانے کے یہود و نصاریٰ کے بارے میں علماء کا اختلاف اور اس پر تفصیلی بحث۔
۱۲۲	عادل کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی ایک جانب نامحمود اور دوسری جانب حرام قطعی ہو۔	۱۱۶	کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔
۱۲۳	جواب سوال سوم	۱۱۶	نکاح کتابیہ کے صحیح ہونے کی شرطیں۔
۱۲۳	جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، نہ ہی اس کا نماز، روزہ، حج اور صدقہ خیرات قبول ہوگا۔	۱۱۷	لفظ مشرک جب مطلق ذکر کیا جائے تو اصطلاح شرع میں اہل کتاب کو شامل نہ ہوگا۔
۱۲۳	ہزار ضروریات دین میں سے ایک کا انکار ایسا ہی ہے جیسا نو سو ننانوے کا۔	۱۱۷	اہل کتاب کے فعل پر لفظ یشر کون کا اطلاق کسی معنی میں ہے۔
۱۲۳	بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرنا اور مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا غلط ہے۔	۱۱۷	اصطلاح شرع میں لفظ مشرک کا علی الاطلاق استعمال کس شخص پر ہوتا ہے۔
۱۲۳	اعمال تابع ایمان ہیں۔	۱۱۷	بالجملہ محققین کے نزدیک رائج قول یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ مطلقاً اہل کتاب ہیں اور ان پر احکام مشرکین جاری نہیں۔
۱۲۴	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کثرت اعمال والی ایک قوم کے بارے میں فرمان کہ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔	۱۱۸	مسئلہ مذکورہ سے متعلق مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔

۱۳۱	دارالاسلام سے ہجرت عامہ حرام ہے۔	۱۴۴	مجرد زبان سے کلمہ گوئی کافی نہیں۔
۱۳۱	ہجرت خاص کی تین قسمیں اور ان کے احکام	۱۴۴	ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات دین کے کہاں۔
۱۳۳	سلطنت اسلام جماعت اسلام بلکہ ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔	۱۴۴	روافض کے عقائد باطلہ کا بیان۔
۱۳۳	مسلمان اپنے فرائض کا بقدر طاقت مکلف ہے۔	۱۴۵	نجدیوں و ہابیوں کے عقائد باطلہ کا بیان۔
۱۳۳	مشرکین سے وداد و اتحاد اور ان کے مراسم کی ادائیگی اور ان کی حمایت و خیر خواہی گمراہی بلکہ کفر بھی ہو سکتی ہے۔	۱۴۶	نچریوں کے عقائد باطلہ کا بیان۔
۱۳۴	مکروہ تحریمی سے کفر و ارتداد تک ممنوعات کے درجے اور ان سے نفرت کے احکام	۱۴۶	جھوٹے صوفیوں کے نظریات باطلہ کا بیان۔
۱۳۴	کفر اصلی سے ارتداد بدتر، کفر اصلی میں نصرانیت سے مجوسیت بدتر، اور اس سے بھی بدتر وہابیت اور اس سے بدتر دیوبندیت ہے۔	۱۴۸	مذکورہ بالا عقائد کے حامل فرقے بالقطع والیقین کافر مطلق ہیں۔
۱۳۴	افعال خواہ کتنے ہی فحش ہوں کفر سے کم درجہ شنیع ہے۔	۱۴۸	مذکورہ بالا عقائد کے حامل فرقوں کے مرتد ہونے کا بیان۔
۱۳۴	کفر و الحاد سے اتحاد و وداد حرام ہے۔	۱۴۸	کفار چند قسم پر ہیں۔
۱۳۵	اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی حرام ہے۔	۱۴۸	روافض کے چند عقائد جن کی وجہ سے ان کی تکفیر ضروری ہے یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔
۱۳۵	بت پرست، وہابیہ اور دیوبندیہ "من حاد اللہ ورسولہ" میں داخل ہیں۔	۱۴۹	مرتدہ عورت جب دارالحرب چلی جائے تو اس کے بعد اس کو لونڈی بنانا جائز ہے۔
۱۳۵	جو "یوادون من حاد اللہ ورسولہ" ہیں وہ "یؤمنون باللہ و الیوم الآخر" نہیں۔	۱۴۹	زوجین یا ان میں سے ایک نے کفر کا اظہار کیا تو ان کا نکاح ختم ہو گیا۔
۱۳۶	کفار کو مراسم کفر کی اجازت دینا اور ان کے دین پر چھوڑنے میں فرق ہے۔	۱۳۰	مبتدعین منکرین ضروریات دین پر حکم مرتدین جاری ہونا ہی منقول و مقبول بلکہ مذاہب اربعہ کا مفتی بہ ہے۔
۱۳۶	جزیرۃ العرب میں غیر مسلموں کے نہ رہنے کا مضمون حدیثوں سے ثابت ہے۔	۱۳۱	ہجرت کی دو قسمیں اور ان کا بیان۔
۱۳۷	جزیرۃ العرب میں غیر مسلموں کا طویل قیام ممنوع ہے تجارت وغیرہ اغراض سے مختصر قیام جائز ہے۔	۱۳۱	ہجرت عام سے مستثنیٰ افراد کا بیان۔

۱۳۸	"اخر جوا الیہود والنصارى" پر عمل دور فاروقی میں ہوا۔	۱۳۸	کافر اصلی غیر ذمی غیر متامن سے عقود فاسدہ بھی جائز ہیں جن میں عذر نہ ہو۔
۱۳۸	قراطمہ، عبیدی اور نجدیہ کا جبری تسلط کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے نہ تھا۔	۱۳۱	○ نابغ النور علی سوالات جبلفور (ترک موالات سے متعلق چند اہم سوالات کا جواب) ناظم جماعت خدام اہلسنت جبلیور کے ارسال کردہ سات سوالوں کا جواب۔
۱۳۸	عدن اور جدہ میں نصاریٰ کا قیام اوآخر سلطنت ترک سے ہے۔	۱۳۱	سوال ۱: ایک ایسے سنی عالم دین پر لگائے جانے والے فتویٰ کے بارے میں سوال جو سلطنت ترکی کو عظیم الشان سلطنت اسلامیہ سمجھتا ہے مگر اغراض فاسدہ کے لئے بنائی جانے والی خلافت کمیٹی کی مخالف کرتا ہے۔
۱۳۸	وہابی، سنیوں اور ترکوں کو غیر مسلم مانتے ہیں۔	۱۳۲	سوال ۲: کیا صرف یہود و نصاریٰ سے موالات حرام ہے یا ہر کافر مشرک و بے دین سے۔
۱۳۸	قراطمہ حجر اسود کھود کر لے گئے جو بیس برس بعد واپس ہوا۔	۱۳۲	سوال ۳: یہود و نصاریٰ سے ترک موالات کو فرض بتانے والے اور دوسرے کفار و مشرکین سے موالات کر نیوالے کی نسبت شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔
۱۳۸	نجدیوں کی ضرب سے اس میں شق آگیا۔	۱۳۲	سوال ۴: جو عالم نہ صرف یہود و نصاریٰ بلکہ ہر کافر و مشرک و بے دین سے ترک موالات کو فرض بتائے اس پر بہتان لگانے والوں اور اس کے خلاف غلط فتویٰ بازی کر نیوالوں کا کیا حکم ہے۔
۱۳۸	سلطنت اسلام کی حمایت اور اماکن مقدسہ کا تحفظ مسلمانوں پر فرض ہے۔	۱۳۳	سوال ۵: جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنے والوں اور کفار و مشرکین کے اغوا سے مسلمان میں پھوٹ پیدا کرنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔
۱۳۹	حمایت و حفاظت کے لئے فی زمانہ تین ضروری امور۔	۱۳۳	سوال ۶: مشرکوں بت پرستوں کو خوش کرنے کے لئے گائے کی قربانی چھڑانے کی کوشش کرنے والوں اور مسلمانوں کو اس پر مجبور کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔
۱۳۹	ہندوستان کے کافر ذمی نہیں ہیں۔	۱۳۳	سوال ۷: جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہو اس کا ان مشرک بت پرستوں کے بہکانے سے ان کے دام شیطنیت میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے۔
۱۳۹	جائز لین دین ہر اصلی کافر سے جائز ہے۔		

۱۴۳	جواب سوال اول۔	۱۴۳	حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا حنفی مذہب میں مطلقاً کفر ہے۔
۱۴۳	سلطنت اسلامیہ و امانت مقدسہ کی حمایت و حفاظت میں استطاعت کی شرط شرط عاقل و بالغ ہے۔	۱۴۳	حرام قطعی، حرام بعینہ کو حلال ٹھہرانا باجماع حنفیہ کفر ہے۔
۱۴۳	طریق حمایت میں جائز اور مفید کی قید بھی ضروری ہے۔	۱۴۳	کفار کی تعظیم کرنا اور تعظیم کرنا والے پر ظلم حرام ہے۔
۱۴۴	شرع الہی عزوجل منزلہ اس سے کہ ناجائز و حرام یا ناممکن و غیر مقدور یا نامفید و عبث کا حکم دے۔	۱۴۴	مضمون بالا نصوص شرعیہ
۱۴۴	خلافت کے شرائط و احکام کے بارے میں جمہور کا مسلک صحیح ہے۔	۱۴۸	مشرکین سے ہاتھ ملانے، انھیں مرہب کہنے کا حکم۔
۱۴۴	امامت کبریٰ کے لئے قریشیت شرط، اس پر صحابہ کا اجماع اور حدیث صحیح کی نص ہے۔	۱۴۹	آزاد صاحب کا ایک خطبہ جمعہ۔
۱۴۵	امامت کا تحقق بطور تغلب بھی ممکن ہے۔	۱۴۹	میاں عبد الماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمعے میں گاندھی کو مذکر معبود من اللہ کہا۔
۱۴۵	بیعت کے ساتھ ساتھ تغلب بھی جمع ہو سکتا ہے۔	۱۵۰	عام حالات میں ترکی ٹوپی جلانا تضحیح مال ہے مگر جس نے اس کو شعار اسلام سمجھ کر پہنا پھر جلایا تو یہ اسلام سے عدول ہوا۔
۱۴۵	ردالمحتار علی الدر المختار تمام عالم میں مذہب حنفی کی اعلیٰ درجہ معتمد کتب سے ہے۔	۱۵۰	افعال و اقوال کفر و ضلال پر کسی عالم کا انکار کرنا حق و ثواب ہے۔
۱۴۵	محمد عابدین، سلطان محمود خاں مرحوم کے عہد میں انھیں کی طرف دمشق اور تمام دیار شام کے مفتی اعظم تھے۔	۱۵۰	گمراہوں سے آگاہ کرنا اور راہ حق کی طرف بلانا بجا آوری حکم خدا و رسول ہے۔
۱۴۵	مشرکوں سے اتحاد حرام اور اخلاص قلبی کفر ہے۔	۱۵۰	جملہ مدعیان اسلام و کلمہ اسلام و کلمہ گو میں خلافت کا منکر کوئی فرقہ نہیں۔
۱۴۵	جو اللہ، نبی اور قرآن پر ایمان رکھتے ہوں وہ کافروں سے اتحاد و ووداد اور محبت و موالات نہیں مانتے۔	۱۵۰	خلافت کمیٹی نے جس اسلامی حکومت کو خلافت اسلامیہ قرار دیا وہ شرعی خلافت ہرگز نہیں
۱۴۶	کلام الہی میں اپنی طرف سے کسی قید کا اضافہ بحکم قرآن افتراء علی اللہ ہے۔	۱۵۰	کلمہ گو کو کافر کہنا دو حال سے خالی نہیں۔
۱۴۶	مشرکوں کی اطاعت اور امر دینی میں ان کی فرمانبرداری حرام ہے۔	۱۵۱	صرف گالی کے طور پر کسی کو کافر کہنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔
۱۴۶	اطاعت مشرکین کی حرمت پر نصوص قرآنیہ	۱۵۱	جس قول سے فقہاء صحابہ درکنار خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفیر لازم آئے وہ قول کفر ہے۔

۱۵۱	خادمان دین کو گمراہوں کے سب و شتم سے ملال نہ کرنا چاہئے۔	۱۵۱	ابوالکلام آزاد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاحب شریعت نبی ہونے کا انکار کیا۔
۱۵۱	فرعون نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی تکفیر کی تھی۔	۱۵۱	جو نبی صاحب شریعت ہوئے وہ گزشتہ پیغمبروں کے کلام کو مٹانے کے لئے نہیں پورا کرنے کے لئے آئے تھے۔
۱۵۲	مشرکین مکہ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ابتداء کی تہمت رکھی تھی۔	۱۵۲	نسخ کے معنی حکم کی مدت پوری ہونے کے ہیں۔
۱۵۲	خلافت کھٹی کے مفیٹوں نے خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دیا۔	۱۵۲	انجیل بعض احکام تورات کی ناخ ہے۔
۱۵۲	عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافق فرمایا۔	۱۵۲	آزاد صاحب نے کلام الہی کی تکذیب کی۔
۱۵۳	جواب سوال نمبر ۲	۱۵۳	ابوالکلام آزاد کی دس تکذیبات قرآنیہ۔
۱۵۳	موالات ہر کافر سے حرام ہے، اس میں کسی کا استثناء نہیں۔	۱۵۸	ایک نبی کا انکار سارے انبیاء کا انکار ہے۔
۱۵۳	عدم موالات جمیع کفار کا حکم مفسر ہے جس کی تنقید تکذیب ہے۔	۱۵۸	قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی تکذیب کی۔
۱۵۴	کافر بھائی بہنوں سے بھی موالات منع ہے۔ علت منع کفر و مخالفت و عداوت اللہ و رسول ہے۔	۱۵۹	عبدالمجید دریا بادی کے ہفتوات
۱۵۴	ابوالکلام صاحب آزاد کا بعض اقسام کفار کو مستثنیٰ قرار دینا اور عالمگیر محبت کو اسلام کا اصل الاصول بنانا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔	۱۵۹	ضعف اسلام پر اظہار افسوس۔
۱۵۵	موالات سب کافروں سے حرام اور علت حرمت کفر ہے۔ تو جس کافروں سے حرام اور علت حرمت کفر ہے تو جس کا کفر ہتتا شدید اس سے موالات کی حرمت کا حکم بھی انتہائی سخت ہے۔	۱۶۰	کعبہ معظمہ کے ڈھانے سے بڑا گناہ اللہ و رسول کی تکذیب ہے۔
۱۵۵	درجات کفر کا بیان۔	۱۶۰	ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا مقصد اسلام کی سرخروئی نہیں۔
۱۵۶	جواب سوال نمبر ۳۔	۱۶۰	حُب اللہ اور بغض اللہ کی تفسیر
۱۵۶	جو لوگ قرآن کی تکذیب و تحریف کریں بکرم قرآن کافرو نامسلمان ہیں۔	۱۶۱	جواب سوال نمبر ۴۔
		۱۶۱	مشہور و معروف ترک موالات اپنی اسی تفصیل کے ساتھ جو معبود ہے ناجائز ہے۔

۱۶۹	اعلم علمائے بلد کا منصب۔	۱۶۱	جواب سوال نمبر ۵
۱۶۹	امامت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس کی بیعت ضروری۔	۱۶۱	جماعت اہلسنت ہی محاورہ قرآن و حدیث میں مومن ہے۔
۱۷۰	امیر قہری کا بیان۔	۱۶۲	جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا حرام ہے۔
۱۷۰	امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔	۱۶۲	مسجد ضرار کے لئے قرآن نے جو احکام صادر فرمائے ان کی علتوں میں سے ایک اہل اسلام میں تفرقہ ڈالنا بھی ہے۔
۱۷۰	خليفة المسلمين بھی امیر قہری ہے۔	۱۶۳	مسجد کی ویرانی میں کوشش کرنے والے کے لئے قرآن میں وعید شدید۔
۱۷۰	امیر المؤمنین کے لئے سات شرطیں لازم ہیں۔	۱۶۳	دینی کاموں میں کافروں سے استعانت حرام ہے آیہ مبارکہ "لا یتخذ المؤمنون الکافرون اولیاء" کی تفسیر۔
۱۷۰	صوبہ دار یا والی کا بیان اور اس کے شرائط۔	۱۶۴	کافروں کی زمین میں نماز پڑھنے کی شدید ممانعت۔
۱۷۰	ہندوستان میں مسلمان امیر عام مقرر کرنے پر قادر نہیں۔	۱۶۵	جواب سوال نمبر ۶، ۷
۱۷۳	○ دوام العیش فی الائمة من قریش (خلافت شرعیہ میں قریشیت کے شرط ہونے کا بیان)	۱۶۵	شعائر اسلام
۱۷۳	وین خیر خواہی کا نام ہے۔	۱۶۵	کسی کو خوش رکھنے کے لئے حکم شرعی سے باز رہنا گناہ ہے۔
۱۷۳	سلطنت عثمانیہ بلکہ ہر سلطنت اسلامیہ بلکہ ہر جماعت و فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے اس میں قریشیت شرط نہیں۔	۱۶۷	منافقین کے لئے دائمی عذاب ہے۔
۱۷۳	دل سے مسلمانوں کی خیر خواہی فرض عین جبکہ مال یا اعمال سے اعانت فرض کفایہ ہے۔	۱۶۸	امارت شرعیہ کے امیر کی بیعت کا حکم۔
۱۷۳	ہر فرض بقدر قدرت اور ہر حکم بشرط استطاعت ہوتا ہے۔	۱۶۸	امرائے شرع کے اقسام
۱۷۳	بادشاہ اسلام اگرچہ غیر قرشی بلکہ غلام حبشی ہو تب بھی اس کی اطاعت امور جائزہ میں ضروری اور اس کی اعانت بقدر استطاعت لازم ہے۔	۱۶۸	اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔
۱۷۳	اہلسنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے قریشیت شرط ہے۔	۱۶۹	عدم سلطان وقاضی کی حالت میں قضاۃ کے بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے ہوں گے۔

۱۴۶	دلیل نمبر ۲	۱۴۴	شرط قرشیت برائے خلافت شرعیہ کا ثبوت احادیث متواترہ سے ہے اور اس پر صحابہ کرام، تابعین اور اہلسنت کا اجماع ہے۔
۱۴۶	مصر میں قائم شدہ خلافت جواڑھائی سو برس تک رہی خود سلطان کی قائم کردہ تھی۔	۱۴۵	خارجی اور کچھ معتزلی خلافت شرعیہ کے لئے شرط قرشیت کے مخالف ہیں بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امیر یا ملک وغیرہ کہہ سکتے ہیں شرعاً اس کو خلیفہ یا امیر المومنین نہیں کہہ سکتے۔
۱۴۶	مقتدر باللہ کو تیرہ برس کی عمر میں ۲۹۶ھ میں خلافت ملی۔	۱۴۵	ہر بادشاہ قرشی کو بھی خلیفہ یا امیر المومنین نہیں کہہ سکتے جب تک شرائط خلافت نہ پائی جائیں۔
۱۴۶	سلاطین اسلام جانتے تھے کہ غیر قرشی ہونے کے سبب وہ خود خلیفہ نہیں بن سکتے لہذا انھوں نے حیلہ شرعیہ کے لئے عباس قرشیوں کی خلافت قائم رکھی۔	۱۴۵	شرائط خلافت سات ہیں۔
۱۴۷	دلیل نمبر ۳	۱۴۵	اجمالی کلام و واقعات عام و ازالہ اوہام چہال خام۔
۱۴۷	مملکت ہند کے متشرع سلاطین نے بھی عباسی قرشی خلفاء سے اپنے نام پر وانہ سلطنت طلب کیا۔	۱۴۵	اس بات پر دلائل کہ اس خلافت میں قرشیت شرعی اصطلاح ہے جس پر جملہ صدیوں میں مسلمانوں کا اتفاق رہا۔
۱۴۷	بادشاہ ہند غیاث الدین اعظم شاہ بن اسکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا۔	۱۴۵	دلیل نمبر ۱
۱۴۷	خود مسٹر آزاد کی گواہی	۱۴۵	زمانہ صحابہ سے برابر علماء کرام خلفاء و ملوک کو علیحدہ کرتے آئے ہیں حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے۔
۱۴۷	مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ کب شروع ہوا۔	۱۴۵	کفار تاتار کے دست ظلم سے محروم ۶۵۶ھ میں جامہ خلافت تاتار ہو گیا تو علماء نے فرمایا کہ ساڑھے تین برس تک خلافت منقطع رہی حالانکہ اس وقت بھی قاہرہ سلطنتیں موجود تھیں۔
۱۴۷	سلطان محمد بن تغلق شاہ اور سلطان فیروز شاہ کے خلافت سے بندگی و غلامی رہی۔	۱۴۵	مصر کے سلطان بیبرس کا لقب ملک ظاہر تھا۔
۱۴۷	مسٹر آزاد کسی نشے کی ترنگ میں اپنے ہی اعتقاد کے خلاف اور متناقض بات کہہ گئے۔	۱۴۶	خلیفہ مستعصم باللہ ۱۴ صفر بروز چہار شنبہ ۶۵۶ھ کو شہید ہوئے۔
۱۴۸	مصر میں خلافت کی بنیاد سلطان بیبرس نے رکھی۔	۱۴۶	۱۳ رجب کو مستنصر باللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔

۱۸۱	مصر میں برکات خلافت کا ظہور۔	۱۷۸	دلیل نمبر ۴
۱۸۲	دلیل نمبر ۷	۱۷۸	سلاطین اسلام نے خلافت کی سات میں سے چھ شرائط پائے جانے کے باوجود صرف ایک شرط یعنی قرشیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج و دوست نگر جانا۔
۱۸۲	مشر آزاد کے لئے ایک مہمل و بے معنی ہدیائے کار۔	۱۷۸	دلیل نمبر ۵
۱۸۲	دلیل نمبر ۸	۱۷۸	مستنصر باللہ نے سلطان بیبرس کو جب پروانہ سلطنت جاری کیا تو اظہار انقیاد کے لئے اس کے پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈال دیں جن کو پہن کر سلطان نے اپنے دار السلطنت قاہرہ کا گشت کیا۔
۱۸۳	اجمالی مفصل کی تفصیل مجمل جو ایک مقدمہ اور تین فصلوں پر منقسم ہے۔	۱۷۸	قدرت دوسرے سے مکتسب ہو سکتی ہے مگر قرشیت ایسی چیز نہیں جو دوسرے سے مکتسب ہو۔
۱۸۳	مقدمہ	۱۷۹	دلیل نمبر ۶
۱۸۳	خلیفہ و سلطان کا فرق سات وجوہ سے۔	۱۷۹	متنصر باللہ کی بیعت سب سے پہلے امام اجل امام عزالدین بن عبدالسلام نے کی پھر سلطان بیبرس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔
۱۸۳	خلیفہ جہانبانی و حکمرانی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق ہوتا ہے اور تمام امت پر ولایت عامہ والا ہوتا ہے۔	۱۷۹	ابوالعباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری مستنکی باللہ کی خلافت کا امضاء اور اس کی صحت کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دینق العید کے فتوے سے ہوا۔
۱۸۳	سلطان وہ بادشاہ ہوتا ہے جس کا تسلط قہری ملکوں پر ہو، چھوٹے چھوٹے والیان ملک اس کے زیر حکم ہوں۔	۱۷۹	ابوالعباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر امام قاضی القضاۃ عزالدین بن جماعہ نے شہادت دی۔
۱۸۳	سلطان دو قسم کے ہیں (۱) مولیٰ (۲) متغلب۔	۱۸۰	کسی عبیدی کی خلافت صحیح نہ ہونے کی وجوہ۔
۱۸۳	خلیفہ سلطان کی اطاعت میں فرق۔	۱۸۰	خلیفہ مستنکی باللہ کا سن وصال۔
۱۸۵	خلیفہ کے حکم سے مباح فرض اور اس کے منع کرنے سے مباح حرام ہو جاتا ہے۔	۱۸۱	جو کسی خلیفہ سے برائی کرے اس کے لئے دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔
۱۸۵	امام اعظم ابوحنیفہ کی نظر میں حکم خلیفہ کی اہمیت		

۱۸۵	آیہ کریمہ میں اولی الامر سے مراد کون ہیں۔	۱۸۷	کتب عقائد سے شرط قرشیت کا ثبوت۔
۱۸۶	خلیفہ ایک وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔	۱۸۷	امام نجم الملئۃ والدین عمر نسفی جن وائس کے مفتی اور صاحب ہدایہ کے استاذ ہیں۔
۱۸۶	کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان اذن خلیفہ کا محتاج ہے۔	۱۸۸	خلیفہ کے لئے شرط قرشیت پر دلیل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ "الائمة من قریش۔"
۱۸۶	سلطان خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا جبکہ خلیفہ سلطان کو معزول کر سکتا ہے۔	۱۸۸	حدیث "الائمة من قریش" پر محدثانہ گفتگو اور اس کی تخریج۔
۱۸۶	سلطنت کے لیے قرشیت تو درکنار حریت بھی شرط نہیں۔	۱۹۰	امام ابو الفضل حافظ ابن حجر نے حدیث "الائمة من قریش" پر ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں اس کی روایات قریب چالیس صحابہ کرام سے جمع کیں۔
۱۸۶	خلافت کے لئے حریت باجماع جملہ اہل قبلہ شرط ہے۔	۱۹۱	جہاں عہد نہ ہو وہاں جمع پر لام استغراق کے لئے ہوتا ہے۔
۱۸۷	سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے۔	۱۹۱	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب اس حدیث مذکور کے مضمون پر عمل کیا اور اس پر اجماع کیا تو یہ دلیل قطعی ہو گئی۔
۱۸۷	کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا۔	۱۹۲	حدیث مذکور میں امامت نماز باجماعت مراد نہیں تو ضرور خلافت مراد ہے۔
۱۸۷	کسی کے نام کے ساتھ سلطان لگنا ہی اس کی کافی دلیل ہے کہ وہ خلیفہ نہیں۔	۱۹۲	خلیفہ مسلمین کے لئے قریشی ہونا شرط ہے ہاشمی ہونا شرط نہیں۔
۱۸۷	کسی عرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلحہ شرعیہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔	۱۹۳	تمہید امام ابوالفکور سالی کو سلطان الاولیاء محبوب الہی خواجہ نظام الحق والدین نے درس میں پڑھا۔
۱۸۷	اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔	۱۹۳	کتب حدیث سے شرط قرشیت کا ثبوت۔
۱۸۷	فصل اول۔	۱۹۳	خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں۔

۱۹۳	جب تک دنیا میں ایک قرشی بھی باقی ہے غیر قرشی کی خلافت منعقد نہ ہوگی۔	۲۰۳	شرع عقائد میں مذکور ایک اشکال کا جواب اور مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔
۱۹۴	مسلمانوں نے ضرار بن عمرو کے اس قول کی طرف التفات نہیں کیا کہ غیر قرشی کی خلافت اولیٰ ہے۔	۲۰۳	امامت خلافت سے عام ہے۔
۱۹۵	ہذا کی صفت ہمیشہ جنس ہوتی ہے۔	۲۰۴	دولت عباسیہ کے بعد چونکہ امت نصب امام پر قادر نہیں لہذا اس ترک واجب کے سبب سے گنہگار نہ ہوگی۔
۱۹۵	جنس خلافت قریش میں منحصر ہے۔	۲۰۴	خلیفہ کی ضرورت کیوں ہے۔
۱۹۵	حدیث مذکور اگرچہ لفظاً خبر ہے مگر معنی امر ہے۔	۲۰۵	تنبیہ۔
۱۹۵	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر انکار کیوں کیا۔	۲۰۵	خلافت عباسیہ اور ظہور امام مہدی کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔
۱۹۷	خلفاء عبیدی کی خلافت اس لئے باطل ہے کہ وہ قرشی نہ تھے۔	۲۰۵	امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔
۱۹۷	کتب فقہ حنفی سے شرط قرشیت کا ثبوت۔	۲۰۵	فصل دوم۔
۱۹۸	فرقہ ضراریہ اور کعبیہ گمراہ ہیں انھوں نے شرط قرشیت میں اہلسنت کا خلاف کیا۔	۲۰۶	خلیفہ صدارت مولوی فرنگی محلی میں پندرہ سطراری کارگزاری کی ناز برداری۔
۱۹۸	ازالہ وہم میں عبارات کتب عقائد و حدیث۔	۲۰۶	مولوی فرنگی محلی صاحب کے پندرہ سطراری خطبہ صدارت کا پینتیس وجوہ سے رد قاصر۔
۱۹۸	حدیث بخاری "اسمعوا و اطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی" سے پیدا شدہ وہم کا ازالہ۔	۲۰۶	خلافت کے لئے شرط قرشیت کو صرف شافعیہ کی طرف نسبت کرنا اور حنفیہ میں سے فقط بعض کے فحوی کلام سے اس کے سمجھے جانے کا ادعا کرنا خلاف دیانت و انوائے عوام ہے۔
۱۹۹	حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع کے خلاف واقع نہ ہو۔	۲۰۶	یہ کہنا کہ شرط قرشیت پر دعوٰی اجماع کی ابتداء قاضی عیاض سے معلوم ہوتی ہے مگر ثبوت اجماع مشکل ہے ثقات ائمہ کی تکذیب کا اشعار ہے۔
۲۰۳	نوع و گراز کتب عقائد۔	۲۰۶	جو نقل اجماع میں متم ہیں وہ نقل اقوال خاصہ میں کیونکر معتمد ہوں گے۔

۲۰۶	غیر مقلدین کی تعظیم و تکریم اور جلسوں میں ان کی صدارت و تقدیم کی شامت۔	۲۱۱	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ابن خلدون کا لہجہ اور تیور خلاف ادب ہے۔
۲۰۷	شرط قرشیت کے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ہو تو اس میں اور اجماع میں تطبیق کیے ہوگی۔	۲۱۲	صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقتداء ہیں۔
۲۰۷	قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔	۲۱۲	حضرت سالم حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام نہیں بلکہ ان کی بی بی شیبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ابو حذیفہ نے انھیں متبئی کیا تھا اور اپنی بھتیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
۲۰۷	ائمہ نے "الائمة من قریش" سے استدلال فرمایا اور جمع محلی باللام کے افادہ استغراق سے اتمام تقریب فرمادیا۔	۲۱۳	کلام ابن خلدون کے پیچ اور کروٹوں کا بدلنا۔
۲۰۸	صحابہ کرام کے مقابل اپنی چہ مگوئیاں نکالنا نشان دین نہیں۔	۲۱۳	ابن خلدون شرط قرشیت کی نفی میں ضرار معتزل سے بھی بہت اونچا اڑا۔
۲۰۸	محققین اہلسنت اور امام ابو بکر باقلانی کی طرف قرشیت سے عدول کرنے کی نسبت کرنا دروغ ہے۔	۲۱۳	ابن خلدون نے قرشیت کے بجائے عصیت کو شرط خلافت قرار دیا۔
۲۰۸	اکابر ائمہ اہلسنت، ائمہ کلام، اکابر حدیث اور اعظم فقہ کے مقابلے میں متاخر مؤرخ ابن خلدون کا قول مان لینا درست نہیں۔	۲۱۵	عصیت کی ممانعت سے متعلق احادیث۔
۲۰۸	تاریخ نویسی کے سوا کسی علم دینی میں ابن خلدون کا نام زبانوں پر نہیں آتا۔	۲۱۵	مبعوض شارع کو مقصود شارع بنانا شارع علیہ السلام پر افتراء واجتزاء ہے۔
۲۰۹	فرنگی محلی تحریر میں ابن خلدون کی عبارت میں تحریف۔	۲۱۵	امام اجل امام سنت قاضی ابو بکر باقلانی کا مذہب۔
۲۰۹	ابن خلدون کے ہفوات اور نظریات فاسدہ۔	۲۱۷	امام باقلانی کے ارشاد نے مؤرخ کا سفید جھوٹ اور سیاہ افتراء ثابت کر دیا۔
۲۱۰	ابن خلدون مبتدع، اجماع صحابہ کا خارق اور ضراریہ و معتزلہ کا موافق ہے۔	۲۱۷	لفظ اختیاری سے جہاں کو دھوکا دینا کید عظیم ہے اور اختیاری کا معنی و مطلب۔
		۲۱۸	ملک پر تسلط کی دو صورتیں ہیں۔

۲۱۸	جبراً و جب اطاعت اور چیز ہے اور اس کا خلیفہ شرعی ہونا اور چیز ہے۔	۲۲۵	ترکی سلاطین اہلسنت تھے اس لئے انہوں نے خود خلافت شرعیہ کا دعویٰ نہیں کیا۔
۲۱۸	اگر کوئی غلام اپنی شوکت سے زبردستی ملک و بائٹھے تو فتنہ بھانے کے لئے اطاعت اس کی بھی واجب ہے۔	۲۲۶	فصل سوم۔
۲۱۹	الضرورات تبیح المحظورات۔	۲۲۶	رسالہ خلافت میں مسٹر ابوالکلام آزاد کی تبلیغات و ہدایات کی خدمت گزاری۔
۲۱۹	تنبیہ۔	۲۲۶	ابوالکلام آزاد کی تحریر کا بچیس وجوہ سے ردِ تبلیغ۔
۲۱۹	شامی کی عبارت سے دھوکہ دہی کا سد باب۔	۲۲۶	مبحث اول: مسٹر کا قیاسی ڈھکوسلے سے دین کو رد کرنا۔
۲۲۰	عبارت شامی میں وارد لفظ امامت بمعنی سلطنت ہے خواہ صحیح ہو یا باطل نہ کہ بمعنی خلافت شرعیہ اگرچہ محل میں وہ بھی مراد ہوتی ہے جیسے حدیث "الائمة من قریش" میں۔	۲۲۶	مسٹر آزاد کا خارجوں سے سیکھا ہوا اغراض اور اس کا جواب۔
۲۲۰	لفظ امیر خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں والی شہر و سردار حجاج کو بھی کہتے ہیں مگر "الائمة من قریش" میں قطعاً ائمہ سے مراد خلفاء ہیں۔	۲۲۶	فضیلت نسب معتبر ہے۔
۲۲۱	تنبیہ: امامت متغلب صحت بالائے طاق حکم اتباع بھی نہیں لاتی جب تک اثرات فتنہ یا ضرر و تاذی نہ ہو۔	۲۲۷	نکاح میں شرعاً کفائت کا اعتبار ہے۔
۲۲۱	حیف ان پر جو مسلمان کہلا کر امر و نہی میں مشرک کے پس رو بنتے اور اسے اپنا رہنما بناتے ہیں۔	۲۲۷	حدیث "قدموا قریشا ولا تقدموھا" چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے۔
۲۲۱	قیامت میں ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔	۲۲۸	یہ گمان بد کہ کسی وقت تمام جہان میں سب سادات عظام سب قریش کرام نالائق و نا اہل ہو جائیں و سوسہ اہلیس ہے۔
۲۲۲	مولانا فرنگی محلی کی عقائد نسفی کی عبارت سمجھنے میں غلطی۔	۲۲۸	قیامت تک کوئی نہ کوئی قریشی خلافت کا اہل ضرور رہے گا۔
۲۲۲	فرنگی محلی صاحب کی شرح موافق کی عبارت میں تحریف۔	۲۲۹	حدیث کی پیشگوئی مان کر اس کے خلاف کا ادا جہل صریح بلکہ ضلال فتنہ ہے۔
۲۲۵	دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔	۲۳۰	مبحث دوم؟ رد احادیث نبوی میں مسٹر آزاد کی بے سود کوشش۔

۲۳۴	وجہ سابع و ثامن۔	۲۳۰	خلافت قریش سے متعلق احادیث کو پیشگوئی اور خبر پر محمول کرنا مسٹر آزاد کی جہالت ہے۔
۲۳۴	مسٹر آزاد نے حدیث "الائمة من قریش" سے تشریح اڑانے اور نری خبر بنانے کے لئے کیا کیا ڈوبتے سوار پکڑے ہیں۔	۲۳۰	مسٹر آزاد اپنے نشے میں اپنے آپ کو تمام ائمہ مجتہدین سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔
۲۳۵	ائمہ کرام کی طرف سے تطبیق احادیث کو غلط رنگ دینے اور اس سے اپنی مقصد برآری کی مسٹر آزاد نے جو کوشش کی اس کا چار وجوہ سے رد۔	۲۳۰	حدیث صحیحین پر مسٹر آزاد کا اشد ظلم۔
۲۳۶	یہود کی خصلت ہے کہ بات کو اس کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں۔	۲۳۱	حدیث کے بارے میں ابوالکلام آزاد کی کمال جسارت و بیباکی۔
۲۳۶	ابوالکلام آزاد کے اس ادعا کا چار وجوہ سے رد کہ حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں ہے۔	۲۳۱	حدیث "لا یزال ہذا الامر فی قریش ما بقی منہم اثنان" سے مسٹر آزاد کے غلط استدلال کا آٹھ وجوہ سے رد۔
۲۳۹	اکراہ شرعی کے بغیر دوسرے کے کفر پر رضا شدید حرام ہے۔	۲۳۱	وجہ اول۔
۲۴۰	مسلمانوں کو کفر ارتداد سے بچانا فرض ہے۔	۲۳۲	وجہ ثانی و ثالث۔
۲۴۰	جو مسلمان کسی مسلمان کے مرتد ہونے کی حمایت کرے جہنمی ہے ایسا شخص فقہاء کے نزدیک کافر ہے۔	۲۳۲	کسی پرچہ اخبار کی ایڈیٹری اور چیز ہے اور حدیث اور فقہ کا سمجھنا اور۔
۲۴۰	مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش بقدر ضرورت ہر مسلمان پر فرض ہے معذوری کا حکم اور ہے۔	۲۳۲	وجہ رابع۔
۲۴۱	چار بیروں کے علاوہ علی العموم سادات گیلانیہ کو یہودی نصرانی خنزیر کہنے پر از سر نو توبہ تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے۔	۲۳۳	وجہ خامس۔
۲۴۲	سات برس سے کم کا نا سمجھ وال بچہ اسلام و کفر میں خیر الابیون کے تابع ہے۔	۲۳۳	سلطان اور نگ زیب محی الملۃ والدین محمد عالمگیر کافر کش اور دین پرور بادشاہ تھے۔
۲۴۲	سات سال سے بڑے بچے کے کفر و اسلام کا اعتبار ہے۔	۲۳۳	اکبر بادشاہ اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا۔
۲۴۲	حدیث "ما من مولود یولد علی الفطرة" کی تفسیر۔	۲۳۳	وجہ سادس۔

۲۵۰	صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔	۲۴۴	انگریزی پڑھنے کا حکم۔
۲۵۰	خلافت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔	۲۴۴	توپین علماء کفر ہے۔
۲۵۰	جو رافضی حضرت علی کو خلفاء ثلاثہ پر فضیلت دے وہ گمراہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)	۲۴۴	لفظ "مولوی لوگ کیا جانیں" سے توپین نکلتی ہے۔
۲۵۱	صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے۔	۲۴۵	ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کفر خالص ہے۔
۲۵۱	جو اہل طوی و بدعت حد کفر تک نہ پہنچا ہو اس کے پیچھے نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی مگر رافضی، قدری اور مشبہ کے پیچھے بالکل نہیں ہوگی۔	۲۴۵	صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار بھی خالص کفر ہے۔
۲۵۱	جو شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے وہ کافر ہے۔	۲۴۵	ان پچاس کتابوں کے نام جن میں رافضی تہرائی کی تکفیر منصوص ہے۔
۲۵۲	امامت صدیق کے منکر کا حکم۔	۲۴۷	خارجیوں کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے نکاح باطل ہے اور عورت سے قربت زنا۔
۲۵۲	رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے	۲۴۷	شوہر مرتد ہو جائے تو عورت کو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔
۲۵۳	صحابیت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر قول صحیح پر کافر ہے۔	۲۴۹	○ رسالہ رد الرافضة (تہرائی رافضیوں کا رد بلیغ)
۲۵۳	مبتدع سے کیا مراد ہے۔	۲۴۹	ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تہرائی ہیں وہ عصبہ بن کروث سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے ہاں عصوبت بالکل نہیں ہے، اس صورت میں وہ مستحق ارث ہے یا نہیں۔
۲۵۳	مبتدع کی اقتداء میں نماز کراہت کے ساتھ کب صحیح ہے۔	۲۵۰	روافض کو سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا اور ان کی یہ محرومی دینی اختلاف کی وجہ سے ہے۔
۲۵۳	کون سے مبتدع کے پیچھے نماز مطلقاً ناجائز ہے۔ جمعی، قدری اور غالی رافضی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔	۲۵۰	موافق ارث چار ہیں۔
۲۵۳	کن اہل اہو کے پیچھے نماز جائز اور کن کے پیچھے ناجائز ہے۔	۲۵۰	رافضی تہرائی مطلقاً کافر ہے۔
		۲۵۰	اللہ تعالیٰ کے لئے جسمیت کا قائل کافر ہے۔

۲۵۹	بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ روافض زمانہ میں دو صریح کفر پائے جاتے ہیں۔	۲۵۴	غالی رافضی سے کیا مراد ہے۔
۲۵۹	کفر اول: قرآن مجید کو ناقص بتانا۔	۲۵۴	موزہ پر جواز مسح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔
۲۵۹	جو شخص قرآن مجید میں نقص یا زیادت یا تبدل یا کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے کافر و مرتد ہے۔	۲۵۴	ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔
۲۵۹	آیہ کریمہ "اننا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحاظون" کی تفسیر۔	۲۵۴	ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر کافر ہے۔ اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا۔
۲۶۰	اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل، زیادت و نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔	۲۵۴	حضرات تثنیین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرا کر نیوالا اور ان کو سب و شتم کرنے والا کافر ہے۔
۲۶۰	آیت کریمہ "لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید" کی تفسیر۔	۲۵۵	روافض متعدد انواع کفر کے جامع ہیں۔
۲۶۱	وہ شخص کافر ہے جو قرآن مجید یا اس کے کسی حرف کا منکر ہو یا اس میں تغیر کرے یا اس میں کمی بیشی کا قائل ہو۔	۲۵۶	حضرات تثنیین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سب و شتم کرنا ایسا ہے جیسا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب و شتم کرنا۔
۲۶۲	کفر دوم۔	۲۵۷	کن مرتدوں کی توبہ قبول نہیں۔
۲۶۲	غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمین کافر ہے۔	۲۵۷	کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔
۲۶۲	روافض کا یہ قول کفر ہے کہ ائمہ نبیوں سے افضل ہیں۔	۲۵۷	موانع ارث کا بیان۔
۲۶۲	کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ ولی نبی سے افضل ہو سکتا ہے۔	۲۵۸	مرتد اصلا صالح وراثت نہیں۔
۲۶۳	ولی کو ایک نبی سے افضل ماننا ایسے ہی ہے جیسے تمام انبیاء سے افضل ماننا۔	۲۵۸	مرتد کسی کا وارث نہ بنے گا نہ مسلمان کا نہ کافر کا نہ ذمی کا اور نہ اپنے جیسے مرتد کا۔
۲۶۴	مجتہدان روافض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔	۲۵۹	روافض کے بارے میں قول احوط۔
۲۶۵	روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں۔	۲۵۹	روافض زمانہ صرف تبرائی نہیں بلکہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔

۲۷۰	جویہ کہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اس نے ٹھیک کہا، جو اس کی تکذیب کرے اس کو تجدید اسلام لازم۔ اور جویہ کہے کہ ساری عبادتیں ہمارے لئے ہیں اس کی مراد بھی صحیح ہے۔	۲۶۵	کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
۲۷۰	زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے۔ یہ کلمہ ایذا مسلم ہے۔	۲۶۶	تنبیہ جلیل: ضروریات دین کے ثبوت پر اگر بالخصوص نص قطعی ہو تب بھی ان کا منکر کافر ہوگا۔
۲۷۰	الحمد للہ میں مسلمان اور سچا مومن ہوں کہنا صحیح ہے۔	۲۶۶	باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔
۲۷۰	میں ہر گز مسلمان نہیں ہوں کہنے والے پر توبہ، تجدید اسلام و نکاح لازم ہے۔	۲۶۶	جمع ماسوی اللہ کا حدوث ضروریات دین سے ہے۔
۲۷۱	ہر مسلمان کی عیب جوئی حرام ہے اور علماء کی اہانت کفر ہے۔	۲۶۷	ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی۔
۲۷۱	فیصلہ شرعی کی تکذیب کفر ہے اور اس سے تجاوز مصیبت ہے۔	۲۶۷	قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مضمون و محفوظ ہونا ضروریات دین سے ہے۔
۲۷۲	گنہگاروں کے ساتھ بزرگان دین نے نرمی و سختی دونوں طرح کے معاملات رکھے ہیں اس لئے ایسوں کے ساتھ نرمی گناہ نہیں ہے۔	۲۶۷	روافض کی طرف سے "انالہ لافظون" کی غلط تاویل کارور۔
۲۷۲	علماء کو گور میں مرنے دینے والا کہنا کفر تو نہیں مگر سخت شنیع کلمہ ہے، ایسے شخص کی تکفیر قابل توبہ جرم ہے۔	۲۶۷	نیچریوں اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں۔
۲۷۳	آباء نے کربمیں کے کفر و اسلام کی بحث۔	۲۶۸	رافضیوں تبراہیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی۔
۲۷۳	آیت "تقلبك في الساجدين" کی تفسیر۔	۲۶۸	روافض ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔
۲۷۳	ایمان ابوبن کے موضوع پر اعلیٰ حضرت کا ایک اور امام سیوطی کے چھ رسالے۔	۲۶۸	علماء کی بدگوئی کرنے والا بحکم حدیث منافق ہے۔ اور بحکم فقہاء کافر ہے۔
۲۷۴	"متغزلہ منکر رویت باری ہیں تو انھیں رویت نہ ہوگی" یہ کلمہ صحیح ہے اس کے کہنے میں کچھ حرج نہیں۔	۲۶۹	تحقیر کی نیت سے عالم کو عوہلیم و علوی کو علوی کہنا کفر ہے۔

۲۷۹	قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں۔	۲۷۵	جو نام دنیا میں کسی کا ہو چاہے کسی نے رکھا ہو، لوح محفوظ میں علم کی حیثیت سے وہی نام مرقوم ہے اور جس نام میں تغیر واقع ہو اور زمانہ کی قید کے ساتھ دونوں نام مرقوم ہیں۔
۲۸۰	صریح کافروں سے فروعات میں بحث نہ کی جائے۔	۲۷۵	جس نے اپنا نام بدلا اور علم کی طرح مشہور نہ ہوا اللہ کے یہاں بھی وہ علم قرار نہیں دیا گیا۔
۲۸۰	حدیث متواتر کی دو قسمیں۔	۲۷۵	اللہ تعالیٰ کے لئے "میاں" کا لفظ ممنوع ہے۔
۲۸۰	مطلقاً حدیث کا استہزاء کفر ہے۔	۲۷۵	یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے صحیح ہے اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے۔ اس کو جسلا کا قول بتانا قابل توبہ جرم ہے۔
۲۸۰	شیعہ، غیر مقلد و غیرہ بد مذہبوں میں ضروریات دین کا منکر کافر ہے۔	۲۷۶	اللہ تعالیٰ روز محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔
۲۸۱	غیر مقلدین کے چند غلط عقائد و مسائل	۲۷۶	تحویل قبلہ اور روایت بخاری کا ذکر۔
۲۸۲	غیر مقلدین گمراہ اور بحکم فقہاء کافر ہیں۔	۲۷۶	زنار باندھنے، ہیٹ، کوٹ، پتلون وغیرہ لباس نصاریٰ پہننے کا حکم۔
۲۸۲	اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ماننا کفر ہے۔	۲۷۷	جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا کافر ہو گیا۔
۲۸۳	اللہ تعالیٰ کے لئے جہت تسلیم کرنا گمراہی اور بہت سے ائمہ کے نزدیک کفر ہے۔	۲۷۷	حب فی اللہ اور بغض للہ منوط ایمان ہے۔
۲۸۴	اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ آسمان میں ہے، اس سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اللہ اوپر تم نیچے، ان الفاظ کو ائمہ نے کلمات کفر میں شمار کیا ہے۔	۲۷۷	مولا علی کو خدا کہنے والا کافر ہے، اس سے میل جول۔ سلام کلام، اس کی عیادت، مرنے پر غسل و کفن، نماز جنازہ پڑھنا، جنازہ اٹھانا اور مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام ہے۔
۲۸۴	"اللہ نے نیت کی" بولنے کا حکم۔	۲۷۹	حسام الحرمین کے احکام حق و صحیح ہیں۔
۲۸۵	امام نووی پر تظفل۔	۲۷۹	قادیانی کے رد کا طریقہ۔
۲۸۵	اللہ تعالیٰ کو کسی شئی سے تشبیہ دینا یا مکان و جہت کے ساتھ اس کو متصف کرنے کا حکم۔	۲۷۹	قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ برساتی کیڑوں کی طرح بکھرے ہیں۔
۲۸۵	فقہ حنفی کو مطلقاً باطل و ناحق جاننا سخت خبیث و ملعون ہے۔	۲۷۹	قادیانی کے بعض کلمات کفریہ کا تذکرہ۔

۲۸۹	انکار اجماع مطلقاً کفر ہے۔	۲۸۵	فقہ حنفی احکام قرآن عظیم اور احکام صحاح احادیث پر مشتمل ہے۔
۲۹۰	اہل حدیث دائرہ اسلام سے خارج ہیں تقلید کا مطلقاً انکار کفر ہے۔	۲۸۵	"قیاس ابوحنیفہ حق نیست" کہنے کا حکم اور اس مسئلہ میں مصنف کا ایک رسالہ
۲۹۰	عوام الناس پر تقلید واجب ہے۔	۲۸۵	ائمہ اربعہ رضوان علیہم اجمعین کی جلالت شان پر امت اجابت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔
۲۹۱	گیارہ سو برس سے عام امت محمدیہ مقلد ہے۔	۲۸۵	بدعتی جیسے وہابیہ اور رافضی امت اجابت سے نہیں ہیں اس لئے اجماع میں ان کا خلاف معتبر نہیں البتہ بدعتی اہل قبلہ سے ہیں۔
۲۹۱	عام امت کو مشرک کہنا کفر فقہی ہے۔	۲۸۶	امام اعظم کی عظمت کا انکار گمراہی ہے۔
۲۹۱	اس مسئلہ پر فقہ کی ۱۶ کتابوں کا حوالہ۔	۲۸۶	ائمہ مجتہدین کا مقام باقی اولیاء سے بلند۔
۲۹۲	قیاس و فقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے۔	۲۸۷	حدیث مبارک "من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرہ"
۲۹۳	رافضی تبرائی پر بحکم فقہاء کفر لازم ہے۔	۲۸۷	ولی کی عداوت باعث ایدائے الہی ہے۔
۲۹۳	خلافت صدیق و عمر رضوان علیہم اجمعین کے منکر پر حکم کفر ہے۔	۲۸۷	مومن عاصی معذب ہے ملعون نہیں۔
۲۹۳	بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور کافر کے پیچھے باطل ہے۔	۲۸۷	مومن بالآخر رحمت و نعمت و جنت ابدی پاتا ہے مومن عاصی کی نار نار تطہیر ہے نہ کہ نار ابعاد و لعنت و تذلیل۔
۲۹۳	رافضیوں کی تکفیر کے اسباب میں استحقاق بالذین، توہین علم و علماء، سب شیخین وغیرہ امور ہیں۔	۲۸۸	جس شخص پر قرآن عظیم میں لعنت آئی اس پر لزوم کفر ہے۔
۲۹۶	تنقیص شان رسالت سے متعلق کسی انگریزی کتاب کے ایک اقتباس سے متعلق سوال اور اس کا حکم۔	۲۸۸	حدیث مبارک "اہل البدع کلاب اہل النار" کی تفسیر۔
۲۹۷	مسئلہ بالا سے متعلق دیگر علماء کے جواب۔	۲۸۸	اجماع امت کی حجیت ضروریات دین سے ہے غیر مقلد اس کے منکر ہیں۔
۲۹۸	توپین رسول پر مشتمل پرچہ امتحان مرتب کرنے والا، اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھنے والا، جس کی نگرانی میں ایسا پرچہ تیار ہوا، جس طالب علم نے اس عبارت کا ترجمہ کیا سب دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔	۲۸۹	سجدہ صنم، قتل نبی، نبی کا استخفاف اور اجماع امت کی مخالفت کفر ہے۔

۳۰۴	ہر مرتد کی توبہ سچے دل سے ہو تو قبول ہے۔	۲۹۸	مرتدین کے احکام۔
۳۰۴	ساب نبی کی توبہ قبول نہ ہونے کا مطلب۔	۲۹۸	مرتد کی عورت عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔
۳۰۵	استعانت بغیر اللہ کو حرام اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مردہ کہنے والے کے متعلق سوال۔	۲۹۸	شاتم رسول کی توبہ کے بعد بھی اس سے ترک معاملات جاری رہے تاآنکہ صدق توبہ کے آثار ظاہر ہوں۔
۳۰۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کوئی امتی معاف نہیں کر سکتا، امتی سے معافی مانگنے کے کوئی معنی نہیں۔	۲۹۹	شاتم رسول کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔
۳۰۶	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان کر ان سے استعانت کا انکار وہابیہ کا خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں۔	۲۹۹	حالت کفر کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا۔
۳۰۷	کفارہ ایسے گناہ کا ہے جس کا معاوضہ ہو حد سے بڑھے ہوئے گناہ کا کفارہ نہیں۔	۲۹۹	اللہ و رسول کے حضور حالت نشہ میں کلمہ گستاخی بکنے والا معذور نہیں رکھا جائے گا۔
۳۰۷	مرتد ہونے کا کفارہ نہیں ارتداد کے لئے توبہ و تجدید اسلام ہے، ورنہ قتل اور ابدی جہنم۔	۳۰۰	توہین نبی کر کے مکرنے والے کو بھی سزا دی جائے گی۔
۳۰۸	اپنے خاندان کو سادات پر فضیلت دینے والے اولاد فاطمہ کو حضرت ہاجرہ کے سبب سے لونڈی بچہ کہنے، ان پر سب و شتم کرنے والے اور ایذا رسانی جائز کہنے والے کا حکم۔	۳۰۰	قبول توبہ مرتد کی تفصیل۔
۳۰۸	ایک موضوع روایت اور اس کے بیان کرنے والے کا حکم۔	۳۰۱	ردت سکران کا حکم۔
۳۰۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کا حکم، توہین پر مطلع ہو کر جو اس کو کافر نہ جانے اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔	۳۰۱	مرتد کے احکام متعلقہ موت و حیات۔
۳۱۰	مردوں نے کلمہ کفر بکا تو عورتیں نکاح سے نکل گئیں، اور عورتیں مرتد ہو گئیں تو اپنے شوہروں کے نکاح سے خارج نہ ہوئیں البتہ شوہروں کو انھیں ہاتھ لگانا منع ہے۔	۳۰۱	مرتد کی زوجہ کا حکم۔
۳۱۰	مسلمان کو کافر کہنے والے پر کفر پلٹ آئے گا۔	۳۰۲	مرتد کے اعمال ضبط ہوتے ہیں۔
۳۱۰	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے، اس پر مطلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھے وہ کافر، ایسے لوگ عزیز ہوں یا غیر، سب کے نکاح ٹوٹ گئے۔	۳۰۳	نبی کی تنقیص کرنے والے کی تکفیر پر اجماع امت ہے۔
		۳۰۳	نبی پر دشنام طرازی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں۔

۳۱۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبانہ الفاظ بولنے والے، حضرت زینب و حضرت زید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں بے ادبی کرنے والے کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم۔	۳۱۱	و توقع نسخ قطعی ہے۔ اس کا ثبوت ضروریات دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔
۳۱۱	جو ایسے کافروں کے ساتھ اسی عالم استہزاء و توہین میں بخوشی بیٹھے انھیں کے جیسا ہو گیا۔	۳۱۲	کلمہ کفر صادر ہو تو تجدید نکاح ضروری ہے۔
۳۱۲	سنت پڑھنے والے کو مشرک کہنے والے، نماز میں اتحیات و درود کو بے سند بتانے والے، نماز جنازہ کو قرآن سے ثابت نہ ماننے والے کے بارے میں ایک سوال۔	۳۱۲	نکاح کے لئے گواہ اور رشتہ دار مثلاً بیٹا بیٹی ہوں وہ بھی کافی ہے۔
۱۳۲	مطلقاً حدیث شریف کا منکر کافر ہے۔ اس مضمون کی آیات۔	۳۱۴	قتل کے بعد تین روز تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کے بے گور و کفن پڑا رہنا رافضیوں کا افتراء ہے۔
۳۱۳	ان احکام مشہورہ متواترہ کا بیان جن کا صریح تذکرہ قرآن میں نہیں ہے۔	۳۱۴	یہ کہنا کہ شہادت کے بعد کتوں نے ٹانگ چبا ڈالی تھی دروغ بے فروغ ہے۔
۳۱۳	قرآن کا منزل من اللہ ہونا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے۔	۳۱۸	آیات قرآنی کا انکار کفر ہے۔
۳۱۴	عبارت "حفظ الایمان" کی ایک غلط تاویل کا رد۔	۳۱۸	نہ ماننے کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت سن کر اس کے خلاف عمل کرے۔ انکار نہ کرے تو یہ کفر نہیں۔
۳۱۴	اللہ تعالیٰ پر لفظ سخی، داناکا اطلاق شرعاً ممنوع ہے۔	۳۱۸	علی الاعلان گناہ کبیرہ کرنے والا فاسق معلن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔
۳۱۵	کلام صریح میں تاویل نامقبول ہے۔	۳۱۸	بتوں کا جلوس گھرانے پر ان کا شکریہ ادا کرنا، قشقہ کھنچوانا، معبودان باطل کی جے بولنی، اور جنھوں نے ان کے جلوس کے ساتھ گشت کی قریب بہ کفر ہوئے۔
۳۱۵	کفر کرنے والا اعمال صالحہ کرنے کی وجہ سے کفر سے نہ بچے گا۔	۳۱۹	راضی بہ کفر ہونے کی ایک صورت اور اس کا شرعی حکم۔

۳۲۰	مرتد سے سلام کلام، اس کی شادی غنی میں شرکت، اس کی عیادت، اس کی نماز جنازہ اس کی قبر پر جانا حرام۔	۳۲۰	وسوسہ کا علاج۔	۳۲۶
۳۲۱	مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑکی دینا زنا، پر پیش کرنا ہے اور فعل فسق ہے۔	۳۲۱	واعظ کالیہ کہنا کہ وعظ قرآن وحدیث سے دیا، پھر یہ کہنا کہ نہ معلوم جھوٹ ہے یا سچ، قرآن میں شک کرنا ہے۔	۳۲۷
۳۲۱	مرزائی کے کفر پر مطلع ہو کر اسے مسلمان سمجھے تو خود کافر ہے۔	۳۲۱	جو واعظ تقریر میں بہشتی زیور منگانے کی تاکید کرے، دیوبندی معلوم ہوتا ہے۔	۳۲۷
۳۲۱	مرزائی کا لڑکا سن شعور کو نہ پہنچا ہو تو ابوبن کے تابع ہو کر وہ بھی کافر، سن شعور کو پہنچ کر ان کو کافر جانا، اسلام لایا تو مسلمان ہے۔	۳۲۱	بہشتی زیور کا مصنف کافر ہے، عام مسلمانوں کو اس کتاب کا دیکھنا حرام ہے۔	۳۲۷
۳۲۱	مرزائی کی عورت مسلمان ہو تو نابالغ لڑکے اس کے تابع ہو کر مسلمان قرار دئے جائیں گے۔	۳۲۱	کفار کی تعریف، ان کے اقسام واحکام۔	۳۲۷
۳۲۳	معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے احیاء موتی کا انکار کفر ہے۔	۳۲۳	کافر دو قسم ہے۔ اصلی و مرتد۔	۳۲۷
۳۲۳	ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔	۳۲۳	کافر اصلی دو قسم ہے، مجاہد و منافق۔	۳۲۷
۳۲۳	عالمگیری اور دیگر فتاویٰ کا انکار توہین علماء ہے قربانی کا انکار گمراہی ہے۔	۳۲۳	منافق تمام کافروں سے بدتر ہے۔	۳۲۷
۳۲۴	مہمل الفاظ محتاج توجیہ نہیں۔	۳۲۴	کافر مجاہد چار قسم پر ہے۔	۳۲۸
۳۲۴	کفار کی عبادت میں شرکت کفر ہے اور کفر کو ہلکا جاننا بھی کفر ہے۔	۳۲۴	آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے۔	۳۲۸
۳۲۴	ائمہ مجتہدین پر دست درازی گمراہی ہے۔	۳۲۴	مرتد کی دو قسمیں ہیں: مجاہد و منافق۔	۳۲۸
۳۲۴	کرامات اولیاء، قرآن سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔	۳۲۴	مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے بدتر ہے۔	۳۲۸
۳۲۵	غوث پاک کی شان میں زبان درازی رافضی تبرائی کرتے ہیں۔	۳۲۵	وہابیہ اور دیوبندیہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔	۳۲۸
۳۲۶	برے خیالات دل میں آنیں یا بلا قصد زبان سے ادا ہو جائیں نہ گناہ ہے نہ اس سے اسلام میں فرق آئے۔	۳۲۶	○ رسالہ البیین ختم البیین (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم جمیع انبیاء اور مرسلین ہونے کا روشن بیان)۔	۳۳۱
۳۳۲	آیت کریمہ ماکان محمد اباحد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام کون سا ہے۔	۳۳۲		

۳۳۷	لفظ خاتم النبیین میں نفی استغراق کے لئے جو تاویل پیش کی جاتی اس پر رب العالمین سے معارضہ کہ یہ تاویل وہاں بھی چل سکتی ہے۔	۳۳۲	کیا آیہ کریمہ مثبت خاتمیت کاملہ ہے یا نہیں۔
۳۳۸	قادیانیہ، قاسمیہ، نذیریہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔	۳۳۲	جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کل انبیاء کا خاتم نہ مانے اس کے پیچھے نماز اور اس کی تعظیم و توقیر کا کیا حکم ہے۔
۳۳۸	منکرین ختم نبوت کے کفر میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔	۳۳۲	دلائل خارجیہ۔
۳۳۹	آیت خاتم النبیین کے استغراق سے انکار مطلقاً کفر ہے۔	۳۳۳	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔
۳۳۹	ختم نبوت کی تفسیر ختم زمانی قطعی اجماع ہے، ضروریات دین اپنے ثبوت میں سے کسی خاص نص کے محتاج نہیں ہوتے۔	۳۳۳	حدیث لائبی بعدی متواتر ہے۔
۳۳۹	یہ کہنے والا کہ حرمت غمر قرآن سے ثابت نہیں کافر ہے۔	۳۳۳	خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین پر اجماع ہے۔ اس کا ثبوت نصوص علماء سے ہے۔
۳۴۰	ختم نبوت زمان کا ثبوت آیہ کریمہ خاتم النبیین پر موقوف نہیں۔	۳۳۴	آیت خاتم النبیین کے معنی مشہور میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔
۳۴۱	ختم زمانی کو ماننے والا منکرین ختم نبوت کی تکفیر کے باوجود آیت میں الف لام عہد کی تفسیر و تخصیص کا قائل بحکم فقہاء کافر ہوگا، آیت میں نفی استغراق کا قائل منکرین ختم نبوت کا معین و مددگار ہے۔	۳۳۴	مضمون بالا پر امام غزالی، امام نابلسی، علامہ شہاب الدین فضل اللہ کے نصوص۔
۳۴۲	قرآن عظیم میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔	۳۳۶	عہد مصنف میں لفظ خاتم النبیین میں تاویل کرنے والے کچھ کذابوں کی تاویلات کا ذکر۔
۳۴۲	شمویل، یوشع اور حضرت خضر علیہم السلام کا ذکر قرآن میں مبہم طریقہ پر ہوا۔	۳۳۶	اس تاویل کا رد کہ آیت میں خاتم النبیین سے مراد شریعت جدیدہ کا ختم ہے۔
۳۴۲	قرآن سے ایسی تیس آیتوں کا بیان جن میں رسولوں کا ذکر بطریق استغراق ہوا۔	۳۳۷	رسالہ "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة" میں اسی مضمون کا بیان ہے۔

۳۵۳	الف لام عہد خارجی کے دلائل کا تین طرح سے رد۔	۳۴۵	ایسے سات مقامات قرآنی کا ذکر جہاں انبیاء سابقین کو بوصف جنسیت ذکر کیا گیا۔
۳۵۳	ایک غلط حوالہ کی نشاندہی۔	۳۴۶	ایسے چھ مقامات کا ذکر جہاں رسول کا ذکر مطلقاً بے قید شمول و خصوص کیا گیا۔
۳۵۴	تلمیح کی عبارت مذکورہ عہدیوں کو الٹی مضر۔	۳۴۷	ایسے آٹھ مقامات کا ذکر جہاں رسولوں کی خاص جماعت کا ذکر ہے۔
۳۵۴	عہد خارجی کے معنی درست نہ ہوں تو الف لام استغراق مراد لینا واجب ہے۔	۳۴۸	وہ مقامات جہاں بطریق عہد حضوری ذکر ہوا۔
۳۵۴	آیت مبارکہ میں الف لام عہد خارجی ہو تب بھی استغراق ہی ثابت ہوگا۔	۳۴۸	وہ مقامات جہاں بطریق عہد ذکری ذکر ہوا۔
۳۵۵	لائے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے۔	۳۴۸	وہ مقامات جہاں بطریق عہد علمی ذکر ہوا۔
۳۵۶	جو کبیر پنتھی نماز روزہ کا انکار کرے۔ نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے پر طعن و تشنیع کرے کافر ہے۔	۳۴۸	آیت کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں اگر الف لام عہد خارجی ہو تو عہد خارجی ذکر ہوگا۔
۳۵۶	گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کفر ہے۔	۳۴۸	آیت کریمہ میں انبیاء مذکور بوصف جنسیت مراد ہوں تو کلام الہی فضول و مہمل ہونا لازم آئے گا۔
۳۵۶	قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔	۳۴۹	آیت خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی مراد لینے کی صورت میں قرآن میں مذکور رسولوں کی متعدد اصناف ہو گئی جو خود عہد خارجی کے خلاف ہے۔
۳۵۶	کلمہ پڑھ کر مذکورہ بالا امور کے مرتکب ہوں تو مرتد ہیں۔	۳۴۹	آیت مبارکہ خاتم النبیین میں الف لام استغراق کے لئے نہ ہو بلکہ عہد خارجی ذکر کے لئے ہو تو آیت مبارکہ تنابہات میں سے ہوگی۔
۳۵۶	(مرتد کفار کی بدترین شکل ہے) ان کے ساتھ مرتدین کے احکام کے موافق عمل درآمد ہو۔	۳۵۰	آیت میں استغراق کے علاوہ جو معنی مراد لیا جائے آیت ختم نبوت پر دلیل نہ ہوگی۔
۳۵۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبدیت کا منکر کافر ہے۔	۳۵۰	مبتدعین کے اشلال کی چند ترکیبوں کا ذکر۔
۳۵۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں صورت ظاہری بشری ہے حقیقت ارفع و اعلیٰ ہے۔	۳۵۱	ان احادیث کا بیان جن میں خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کی تصریح ہے۔

۳۵۸	کتاب ذوالنور الحق المبین کا شرعی حکم۔	۳۵۸	کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی کچھری سے چارہ جوئی یا جو ابیدی حکم من لہد یحکم بھا انزل اللہ نہیں ہے۔ اور جائز ہے۔	۳۶۵
۳۵۸	اشرف علی تھانوی کو کافر کہنے والوں کو برادری سے خارج کرنا ظلم شدید ہے۔	۳۵۸	ناحق چارہ جوئی یا جو ابیدی حرام و گناہ ہے۔	۳۶۵
۳۵۹	اشرف علی کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر تکفیر کرنیوالے کو برادری سے خارج کرنے والا خود ہی خارج از ایمان ہے۔	۳۵۹	گناہ کو کفر قرار دینا خارج جیوں کا مذہب ہے۔	۳۶۵
۳۶۰	لفظ ضال اور بدعت کے معنی اور اس کی قسمیں۔	۳۶۰	نفس لمارہ کی سرکشی سے کسی امر شرعی کی ناگواری اور ہے۔ دل سے اس کو برا جاننا اور ہے اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے مقدمات میں ہو چاہے عبادات میں۔	۳۶۵
۳۶۰	لفظ حرام کفر کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔	۳۶۰	آیہ کریمہ من لہد یحکم کی تفسیر۔	۳۶۶
۳۶۱	امثالیہ کے مختلف گروپوں کا ذکر۔	۳۶۱	جو شخص اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔	۳۶۶
۳۶۱	حسام الحرمین میں فرقہ امثالیہ کے اس گروہ کا ذکر ہے جو مضمون کے زمانہ کے بعد بھی کسی نبی کے امکان کے قائل ہیں۔	۳۶۱	اپنے مرشد کے لڑکے کو نبی زادہ لکھنے والے کا حکم۔	۳۶۷
۳۶۳	شفاء کی غرض سے غیر خدا کی پوجا کرنے والا کافر ہے۔	۳۶۳	ایک غیر شرعی ہسپتال میں شریک ہونے والے مختلف گروہوں کے احکام۔	۳۶۷
۳۶۳	جو اس کو جائز کہے، مولوی ہی کیوں نہ ہو کافر ہے۔	۳۶۳	مشرکوں کے دین کی تائید اور دین اسلام کی پروانہ کرنیوالے پر حکم کفر لازم ہے۔	۳۶۸
۳۶۳	غیر خدا کو سجدہ تحیہ کو جائز کرنے والا کافر نہیں، سجدہ تحیہ بلاشبہ حرام ہے۔	۳۶۳	نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بت کہنے اور ان کے نام کو گروہ گو بند کے نام کے برابر کہنے والے کا حکم۔	۳۶۸
۳۶۳	فرقہ اہل حدیث کو گمراہ اور اسماعیلی کہنا صحیح ہے۔	۳۶۳	غیر مقلدین کی دشمنی رسول کا بیان۔	۳۶۹
۳۶۳	دیوبندیہ ان سے بھی گمراہ اور کافر ہے۔	۳۶۳	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ لفظ "یا" نہیں ملنا چاہئے بلکہ "یا رسول اللہ" کہنا اور لکھنا چاہئے۔	۳۶۹
۳۶۳	آج کوئی مجتہد مطلق موجود نہیں۔	۳۶۳	نام مبارک دیوار پر کندہ کرنے سے افضل آئینہ میں لکھ کر لٹکانا ہے۔	۳۶۹
۳۶۳	تصریحات ائمہ کے خلاف دلیل مسئلہ نکالنا مجتہد مطلق کا کام ہے۔	۳۶۳	ایک عجیب و غریب قوم کے احکام۔	۳۶۹
۳۶۵	آیہ کریمہ فلا وربک الایۃ سے تکفیر عامہ اہل اسلام پر ایک غلط استدلال کا رد۔	۳۶۵	جس مال کے حرام ہونے کا غالب گمان ہو اس کو کار خیر میں صرف کرنا حرام اور شبہ کے مال سے احتراز افضل ہے۔	۳۷۰

۳۷۴	دوسرے کی عورت بے نکاح تصرف میں لانا حرام اور دھوکا دہی کا مسلم نہیں۔	۳۷۱	رسالہ الامداد کی ایک عبارت کے متعلق سوال اور اس کا جواب۔
۳۷۴	اپنی منکوحہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث، اور جو رو سے ماں باپ کو گالیاں سن کر خاموش رہنے والا عاق، یہ دونوں کام فسق کے ہیں۔	۳۷۲	ایک بے قید گمراہ کی گمراہیوں کے بارے میں سوال
۳۷۴	مغرب میں نماز قصر کرنا نئی شریعت گھڑنا ہے۔	۳۷۳	فقہ حنفیہ کی تحقیر گمراہی ہے۔
۳۷۵	آیہ الکرسی میں کوئی لفظ چھوڑنے سے ایک مذہب پر نماز باطل ہے۔ راجح یہ ہے کہ بے فساد معنی فاسد نہیں۔	۳۷۳	تفسیر بالرائے حرام ہے۔
۳۷۶	جو کافروں میں ملنے سے راضی ہو کافر ہو گیا۔	۳۷۳	امام رازی اور امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنے مقابلہ میں الفاظِ سخیفہ سے یاد کرنا تکبر ہے۔
۳۷۶	جس کے بارے میں معلوم ہو کہ تدبیر سے خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اس کے لئے کوشش کی جائے۔	۳۷۳	صحابہ کو جھوٹا سمجھنا گمراہی، اور عموماً سب کو جھوٹا سمجھنا کفر ہے۔
۳۷۶	دیوبندیوں کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر حکم کفر ہے۔ اور اجمالا گناہ جان کر بھی پڑھنا سخت گناہ ہے۔	۳۷۳	لب بالا کے بال سکھوں کی طرح رکھنا خلاف سنت اور تشبہ بالکفار ہے۔
۳۷۷	علم الہی اور علم رسالت میں مساوات کا عقیدہ گمراہی ہے مگر ذاتی اور عطائی کا فرق مانے تو کافر نہ ہوگا۔	۳۷۴	سردی کے صرف خوف سے تیمم کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا فاسق ہے۔
۳۷۷	علم باری سے ساری مخلوقات کے علم کو وہ نسبت بھی نہیں جو بوند کے کروڑوں حصہ کو سمندر سے۔	۳۷۴	اسپرٹ حرام و نجس ہے اس کا استعمال اور مسجد کے لوٹوں کو اس سے آلودہ کرنا شریعت پر جرات ہے۔
۳۷۷	ایصال ثواب جائز۔ اس کے لئے دن متعین کرنا جائز، لیکن اس کو واجب جاننا یا حضور کی سنت سمجھنا باطل ہے۔	۳۷۴	سود کو حلال جاننا کفر اور حرام جان کر کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کرنے کے برابر ہے۔
۳۷۷	اپنی لڑکی کی حرام کمانی کھانے والا دیوث، سخت فاسق ہے، مسلمان اس سے میل جول ترک کر دیں۔	۳۷۴	بغیر عذر سفر و مرض روزے کے بجائے فدیہ کافی جاننا نئی شریعت کا ایجاد ہے۔

۳۸۵	قادیانی پر علماء حرمین نے کفر کا فتویٰ دیا۔ جو شخص وہابیوں کے کفر میں شک کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔	۳۷۸	سود مطلقاً حرام ہے کم ہو یا زیادہ اس کی حلت پر اصرار کفر ہے ایسے شخص پر توبہ واجب۔ تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری نہ مانے تو مسلمان اس کا مقاطعہ کریں۔
۳۸۵	ایک دنیا دار لیڈر کے بارے میں سوال دیوبندیوں کو مسلمان جاننا ان کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔	۳۷۸	طریقہ مدار یہ کا مرید اگر تمام عقائد ایمانیہ کا معتقد ہے تو بیشک مسلمان ہے۔
۳۸۵	نیاز کا کھانا کھالینا دلیل اسلام نہیں۔	۳۷۹	کلمہ شریف کے دونوں اجزاء کا ماننا فرض ہے
۳۸۶	مسلمانوں کے ایک سیاسی فرقے کے بارے میں سوالات اور اس کے جواب۔	۳۷۹	کلمہ شریف کے نکات۔
۳۸۸	"لکم دینکم ولی دین" کا حکم منسوخ ہے۔	۳۷۹	جو شخص فرض واجب کی حقیقت جانے بغیر "محمد رسول اللہ" کو واجب کہے اس کا حکم تھوڑا ہلکا ہے۔ مگر جو سمجھ کر کہے وہ کافر ہے۔
۳۸۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں برتی۔	۳۷۹	ہم کو قرآن و حدیث کی ضرورت نہیں۔ نماز کی تحقیر کفر ہے۔
۳۸۹	مکہ میں بھی کافروں مداخلت تک جائز نہ تھی۔	۳۸۰	چند کلمات کفریہ کا بیان۔
۳۸۹	نبی کی طرف اتیان کبیرہ کی یا تبلیغ رسالت میں مداخلت کی نسبت کرنا نبی کو کالی دینا ہے۔	۳۸۰	بلاوجہ بدگمانی حرام ہے۔
۳۸۹	اپنے ناجائز فعل کی سند میں کسی نبی سے استشاد سخت محرومی ہے۔	۳۸۰	وہابیہ تفتیہ کرتے ہیں ان کی تنقیح ضروری ہے۔
۳۹۰	مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے۔	۳۸۱	بلاوجہ ظاہر علماء سے بعض پر خوف کفر ہے۔
۳۹۰	کفار مسجد نبوی میں اپنی طرح عبادت کرتے تھے یہ محض جھوٹ ہے۔	۳۸۱	عالم دین کی توہین منافق کا کام ہے۔
۳۹۱	عہد رسالت میں وفود کفار مسجد میں بطور استعلاء نہیں آتے تھے۔	۳۸۳	کسی وہابی کو وہابی جان کر کافر نہ مانے تو خود مسلمان نہیں۔
۳۹۱	مشرک کا بطور استعلاء مسجد میں آنا حرام ہے۔	۳۸۳	جس کے نزدیک کفر و اسلام کا معاملہ صرف مولویوں کا جھگڑا ہو وہ بھی مسلمان نہیں۔
۳۹۱	حنفیہ کی کتب معتمدہ میں مسجد میں داخلہ کفار کی ممانعت ظاہر ہے۔	۳۸۳	وہابیہ اور اہل حدیث کو قرآن و سنت کے ماننے والے کہنا بھی کفر ہے۔
		۳۸۳	توبہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا۔ توبہ کے بعد بلاوجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔

۳۹۷	دیوبندیوں کی گمراہیاں۔	۳۹۱	امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد سے بھی ممانعت ظاہر ہے۔
۳۹۸	اہل قرآن کے مخرقات۔	۳۹۱	اختلاف زمانہ سے احکام بدلتے ہیں۔
۳۹۸	ملاقصوری اور حافظ شاعر پنجابی کا ذکر۔	۳۹۲	غیر مسلموں کی کثرت میں داخلہ کفار سبب پامالی اسلام ہے۔
۴۰۰	جواب میں سائل کی تصویب کہ جو کچھ اقوال و افعال ملعونہ نقل کئے سب کا ضلال مبین اور اکثر کافر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔	۳۹۲	حضور کے زمانہ مبارک میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے آج کل ساتھ لانا سخت منع ہے۔
۴۰۱	جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کا ٹھکانا جہنم، تو جو اولیاء پر ظلم کریں ان کا ٹھکانا دوزخ میں درک اسفل ہوگا۔	۳۹۳	قشقہ شعائر کفر میں سے ہے۔
۴۰۱	ملعونہ کفریات کی ناقص تاویل انھیں کفر ہونے سے نہ بچائے گی۔	۳۹۳	زنار باندھنا کفر ہے۔
۴۰۱	کافروں کی قسم کا بھروسہ نہیں۔	۳۹۳	مسلم و غیر مسلم میں کفر و اسلام کا امتیاز ہے۔
۴۰۲	وہابیہ، نیچریہ، قادیانیہ، غیر مقلدین، دیوبندیہ، چکڑالویہ یہ سب فرقے کافر ہیں۔	۳۹۴	وہابیہ کے اقوال و افعال شیعہ کا بیان۔
۴۰۲	اپنی گمراہی اور کفر میں یہ خوارج سے بڑھے ہوئے ہیں۔	۳۹۵	اسماعیل و بلوی کی حرکات۔
۴۰۲	مذکورہ بالا گمراہوں کی اقتداء باطل ان کی کتابوں کا مطالعہ حرام، ان سے اسلامی و معاشرتی معاملات حرام وغیرہ،	۳۹۵	تقویۃ الایمان کتاب التوحید کی توثیح و تشریح ہے۔
۴۰۲	احکام مرتدین۔	۳۹۵	اسماعیلیہ تمام مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں، انبیاء کی چوہرے چہار سے تشبیہ دیتے ہیں۔ خدا کا کذب ممکن مانتے ہیں وغیرہ خیالات فاسدہ۔
۴۰۴	جو کسی قوم سے محبت کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔	۳۹۶	اسماعیل و بلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو افغان مسلمانوں نے قتل کیا۔
۴۰۴	جو کافروں سے محبت کرے انھیں کے ساتھ ہوگا۔	۳۹۶	سید احمد علیگزہی کے ہنوت
۴۰۴	اہل اسواء سے پرہیز کی نصیحت۔	۳۹۶	غلام احمد قادیانی کے ہذیان۔
۴۰۵	مشرک سے اتحاد و وداد حرام ہے۔ مشرک کو ضرورت دینی میں ہادی و پیشوا بنانا قرآن کی تکذیب ہے۔	۳۹۷	نواب صدیق حسن بھوپالی کی یکواسیں

۴۰۶	جو کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہے مسلمان نہیں۔	۴۱۳	جو مشرک کو پیشوا بنائے قیامت کے دن اسی کے نام سے پکارا جائے۔
۴۰۶	شارب خمر کو اس کی مبارکباد دینا کفر ہے۔	۴۱۳	کسی مشرک کے لئے کہنا کہ ہمارا شہر پاک کرنے کے لئے آئے ہیں قرآن کی تکذیب ہے۔
۴۰۶	فریشتہ مرتد ہیں ان کے احکام مرتدین کے ہیں۔	۴۰۶	مشرک کو شرعاً کوئی عزت حاصل نہیں۔
۴۰۸	قیام خلافت کے شرعی طریقوں سے سوال اور حدیث شریف الائمۃ من القریش کی تحقیق سے استفسار۔	۴۰۸	مشرک کی تعظیم گناہ کبیرہ اور سبب بیخ کنی اسلام ہے مشرک تو مشرک ہے فاسق کی جے بولنے سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے
۴۰۸	الائمۃ من القریش حدیث صحیح و متواتر ہے اور اہل اسلام کا اس مضمون پر اجماع ہے۔	۴۰۸	مہاتما کے معنی روح اعظم اور یہ جبریل امین کا لقب ہے۔
۴۱۵	ہر سلطنت اسلام بلکہ ہر فرد مسلمان کی خیر خواہی بقدر طاقت فرض ہے، اگر طاقت کے باوجود کاہلی کے سبب سے مدد نہ کرے مرتکب گناہ کبیرہ ہے، اور کفار کی خوشنودی کے لئے ہو تو مستحق لعنت ہے، اور دل سے ضرر اسلام کے لئے ہو تو کفر ہے۔	۴۰۹	جب تک عقل و شعور باقی ہے کسی بلند رتبہ آدمی سے بھی احکام شرعیہ موقوف نہیں۔
۴۱۶	مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے جہاد فرض نہیں۔	۴۰۹	حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کافرمان۔
۴۱۶	ہندوستان دارالاسلام ہے یہاں سے ہجرت کا حکم نہیں۔	۴۱۰	روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں، ان سے اہل اسلام جیسا کوئی معاملہ کرنا حلال نہیں۔
۴۱۶	اعانت مالی ممکن ہے لیکن ذریعہ وصول الی المستحقین پر وثوق ہو۔	۴۱۱	حکم شریعت کا استتفاف کفر ہے اس پر توبہ تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔
۴۱۷	قانون جن امور کو روکتا ہے ان کے نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے۔	۴۱۲	تمام گمراہ فرقے جو ضروریات دین کے منکر ہوں مرتد ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے ہیں۔
۴۱۷	خلافت کی حمایت کے نام پر خلافت شرع امور کی اجازت نہیں۔	۴۱۱	یہ کہنا کہ جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی، اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے، حدیث نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے۔
۴۱۸	جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت بچھلے سلاطین ترک کے زمانہ سے ہے۔	۴۱۲	کافر اصلی اور مرتد کافر۔

۴۱۸	دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کے لئے جانا جائز ہے۔	۴۱۸	شریف مکہ سے بھی اگر بے حرمتی حرم ثابت ہو تو وہ سزا کا مستحق ہوگا۔
۴۲۱	مسلمان امان لے کر دارالحرب بغرض تجارت جانا چاہے تو اس کو منع نہیں کیا جائے گا۔	۴۱۹	○ البحجة الموثقة في آية المتحنة (غیر مسلموں سے تعلقات رکھنے کی شرعی حدود و قیود کا مفصل بیان اور سورۃ المتحنہ کی آیات کریمہ کی تفسیر)
۴۲۲	مسلمان کو تجارت کے لئے کون کون سی چیزیں دارالحرب لے جانا جائز اور کون سی ناجائز ہیں۔	۴۱۹	نقل خط مولوی حاکم علی صاحب حنفی نقشبندی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور۔
۴۲۲	مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو حرج نہیں۔	۴۲۰	جواب خط مولوی صاحب منجانب مفتی اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
۴۲۲	مجوسی نوکر سے گوشت منگو کر کھانے کی گنجائش ہے جبکہ وہ کہے کہ میں نے یہودی یا نصرانی سے خریدا۔	۴۲۰	موالات و مجر و معاملت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔
۴۲۳	ذمیوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے کافر کو قاضی مقرر کرنا جائز ہے۔	۴۲۰	دنیوی معاملت اگر مضرت دین نہ ہو تو مرتدین کے سوا کسی سے ممنوع نہیں۔
۴۲۳	دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو ہدیہ بھیجا تو اس کا حکم۔	۴۲۰	معاملات میں ذمی مثل مسلم ہے۔
۴۲۴	کون سی صلح جائز ہے اور کون سی ناجائز ہے۔	۴۲۱	خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیباب بشر و طہا غیر ذمی کافر سے بھی جائز ہے۔
۴۲۴	مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کے لئے غیر مسلم حکومت سے امداد لینا کب جائز اور کب ناجائز۔	۴۲۱	مسلمان کافر کے ہاتھ ایسی چیز فروخت نہ کرے جس میں اعانت حرب یا اہانت اسلام ہو۔
۴۲۵	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سر و سرغنہ دیوبندیہ ہیں۔	۴۲۱	کافر کو بمصلحت شرعی ہدیہ دینا جس میں کسی رسم کفر کا اعزاز نہ ہو یا اس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو درست ہے۔
۴۲۵	تھانوی صاحب کو سنی سمجھنے کی غلطی پر مولوی حاکم علی صاحب کی توبہ۔	۴۲۱	مرتد عورت دائم الحبس کی جائے گی اور اسلام لانے تک اس کے ساتھ کھانا پینا اور نشست و برخاست ممنوع ہے مگر اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔
۴۲۶	مولوی حاکم علی صاحب کے سوال کے جواب کے بارے میں چودھری عزیز الرحمن کا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے استفسار۔		

۴۲۹	چند طرق باطلہ کا بیان جو معاندین نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ روا رکھے۔ اور مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا فرض ہے۔	۴۳۴	احکام الہیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کی کھینچ تان بلکہ کایا پلٹ۔
۴۲۹	پہلا طریقہ: سرے سے بات نہ سننا۔	۴۳۵	تعلیم کے لئے امداد لینا اور لیڈران کی دینی حالت کہ اسلام ان کو نہ جب مد نظر تھا نہ اب ہے۔
۴۲۹	دوسرا طریقہ: سن کر مکابرانہ تمکذیب کا منہ کھول دینا۔	۴۳۵	جن مدارس کے نصاب میں امور خلاف اسلام اور توہین رسالت داخل ہوں ان میں تعلیم و تعلم حرام ہے۔
۴۲۹	تیسرا طریقہ: ہدایت کو معلل بالغرض بتانا۔	۴۳۶	موالات کی بحث۔
۴۲۹	چوتھا طریقہ: حق کا باطل سے معارضہ کرنا۔	۴۳۶	ترک معاملات کو ترک موالات بنا کر ترک موالات میں وارد شدہ آیات کریمہ سے استدلال اور ہندوؤں کا اس سے استثناء غلط ہے۔
۴۲۹	مدارس کے اقسام اور اخذ امداد کے احکام۔	۴۳۶	آیہ ممتحنہ کا روشن بیان۔
۴۳۰	ندوہ کو گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی۔	۴۳۶	آیہ کریمہ "لا ینفکھم اللہ" بنو خزاعہ کے بارے میں ہے۔
۴۳۰	جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد امور خلاف شرع سے مقید یا ان کی طرف منجر ہو وہ ناجائز ہے۔	۴۳۶	بنو خزاعہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔
۴۳۱	لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور مخرب دین تعلیمیں نہیں چھوڑتے۔	۴۳۶	آیہ کریمہ ممتحنہ کی مراد کے بارے میں مفسرین کرام کے اقوال۔
۴۳۲	لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھڑاتے ہیں اور مشرکین کی پوری غلامی بناتے ہیں۔	۴۳۶	سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلطان المفسرین ہیں اور امام مجاہدان کے تلمیذ اکبر ہیں۔
۴۳۲	موالات ہر کافر سے حرام ہے۔	۴۳۷	آیہ ممتحنہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک۔
۴۳۲	موالات صورت یہ کے احکام۔	۴۳۷	کافر ذمی کے لئے وصیت جائز اور حربی کے لئے ناجائز ہے۔
۴۳۳	موالات صورت یہ ضرورتاً خصوصاً بصورت اکراہ جائز ہے۔	۴۳۹	ذمی کو نفلی صدقات دے سکتے ہیں۔
۴۳۳	مجرد معاملات کا حکم۔	۴۳۹	زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے۔

۴۳۹	کافر حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں اگرچہ وہ مستامن ہو۔	۴۵۷	نساء وصبیان اگرچہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر حکمت غلظت سے مستثنیٰ نہیں۔
۴۴۱	آیت میں نسخ کے اقوال۔	۴۵۷	اہل عہد و ذمہ کی عورتیں بچے ان کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہدہ حربیوں کے زنان و اطفال ان کے حکم میں۔
۴۴۱	امام عطاء بن ابی رباح کے فضائل	۴۵۷	یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں۔
۴۴۲	مشرکہ ماں سے حسن سلوک کا حکم۔	۴۵۸	حربی کفار کو صدقہ و خیرات دینا ان پر مہربانی اور ہمدردی کے مترادف ہے جو قرآن مجید کے خلاف ہے۔
۴۴۶	یہاں مسلمان کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی طرف بلائے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔	۴۵۸	مستامن کے لئے مسئلہ ہبہ و وصیت کی تحقیق۔
۴۴۷	خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت اگر ہر غیر محارب کو عام مانی جائے۔	۴۶۰	حربی مستامن کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔
۴۴۸	سب کافروں سے قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں۔ محارب بالفعل کی تخصیص منسوخ ہو گئی۔	۴۶۳	وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تسلیم عین مجانا ہے۔
۴۵۳	تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب بالفعل کے معنی کی تحقیق۔	۴۶۴	قطب مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ سواشر فیاں صفوان اور ابوسفیان کو دیں کہ فقراء مکہ میں تقسیم کریں۔
۴۵۴	ازالہ منکر تین قسم ہے۔	۴۶۴	واقعہ عین کے لئے عموم نہیں ہوتا۔
۴۵۵	قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد۔	۴۶۴	ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مؤلفہ القلوب سے تھے۔
۴۵۵	آیہ کریمہ "وقاتلوا المشرکین کافہ" کا بقا تلونک کافہ" میں چار احتمال ہیں۔	۴۶۴	دار الحرب میں داخل ہونے والے لشکر اسلام کا سپہ سالار اگر دشمنوں کے بادشاہ کو ہدیہ بھیجے تو کوئی حرج نہیں۔
۴۵۶	مشرک مقابل بالید ہو یا نہ ہو ہر ایک سے اظہار عداوت فرض اور واداء اتحاد حرام ہے۔	۴۶۴	یہ عبارات ائمہ لیڈروں پر سخت اشد ہیں۔
۴۵۷	اصل قول اکثر ہے کہ کریمہ ممتحنہ صرف معاہدین کے بارے میں ہے۔	۴۶۵	سلوک مالی کی اقسام۔
۴۵۷	تصریح دلالت پر فائق ہے۔	۴۶۵	موالات کی تقسیم اور اس کے احکام کا بیان۔
۴۵۷	اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔	۴۶۵	موالات دو قسم ہے: اول حقیقیہ، دوم صوریہ۔

۴۷۳	لیڈروں کو چوتھا جواب۔	۴۶۵	میل طبعی کا حکم۔
۴۷۴	آیہ کریمہ "لا ینھکم" میں کفار سے کچھ نیک برتاؤ اور مالی مواصلات کی اجازت ہے نہ کہ ان کو اپنا انصار اور یار غار بنانے کی۔	۴۶۶	شینی مستمر میں بقاء کے لئے حکم ابتداء ہے۔
۴۷۶	لیڈروں سے ضروری سوال۔	۴۶۶	اعراض ہر آن متجدد ہیں۔
۴۷۷	ترک مواصلات میں لیڈروں کی افراط و تفریط۔	۴۶۶	مواصلات صورتیہ کے احکام۔
۴۷۷	انگریز کو خوش کرنے کے بہتانی الزام کا رد۔	۴۶۷	مواصلات صورتیہ کی اعلیٰ قسم مداخلت اور ادنیٰ قسم مداخلت۔
۴۷۷	رندوہ میں پچاس رسالے شائع کئے گئے۔	۴۶۷	مدارات کا بیان۔
۴۷۹	انظہار مسائل سے خادمان شرع کا مقصود کسی مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے بندوں کو اس کے احکام پہنچانا ہوتا ہے۔	۴۶۸	مدارات و مداخلت کے درمیان مواصلات صورتیہ کی دو قسمیں اور ہیں یعنی برواقسام اور معاشرت۔
۴۷۹	مشترکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا رد بلیغ۔	۴۶۸	معاشرت کے نیچے سلام، کلام، مصافحہ، مجالست، مساکنت اور مؤاکلت وغیرہ افعال کثیرہ ہیں۔
۴۷۹	لیڈران پر دوسرا رد۔	۴۶۸	بروصلہ کی تین قسمیں۔
۴۸۰	لیڈروں کے نزدیک رسول اللہ بھی خلاف خدا حکم فرما سکتے ہیں۔	۴۶۸	میدان جنگ سے بھگانا کب حرام اور کب پسندیدہ ہے۔
۴۸۰	قرآن حکیم کے صفحات مشرکوں سے اتحاد و وداد حرام کرنے سے گونج رہے ہیں۔	۴۶۹	حربی غیر معاہدہ سے مواصلات کی حالی صورت بھی حرام ہے۔
۴۸۱	لیڈران پر تیسرا رد۔	۴۶۹	آیہ ممتحنہ میں برومعاملات سے کیا مراد ہے۔
۴۸۱	لیڈروں کے نزدیک دشمنان خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے۔	۴۷۰	معنی اقساط کی تحقیق۔
۴۸۱	دشمن تین ہیں: ایک خود اپنا دشمن، دوسرا دوست کا دشمن، تیسرا دشمن کا دوست۔	۴۷۰	آیہ ممتحنہ میں اقساط کے معنی میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے۔
۴۸۲	لیڈران پر چوتھا رد۔	۴۷۱	براور اقساط میں فرق۔
		۴۷۲	لیڈروں کو تیسرا جواب۔

۴۸۹	کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مگر مشرک نہ ارادے سے کتابی نہ ہو جائے گا۔	۴۸۲	معادہ کارکن اور اس کی شرط۔
۴۹۰	اصل مقصود سلف گورنمنٹ ہے اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام ٹٹی ہے۔	۴۸۲	لیڈران پر پانچواں رد۔
۴۹۰	مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل۔	۴۸۲	معادہ شرعیہ ایک قسم امان ہے۔
۴۹۰	حرم استعانت مشرکین پر آیات قرآنیہ۔	۴۸۲	امان کی شرط۔
۴۹۰	پہلی آیت۔	۴۸۲	معادہ کا حکم۔
۴۹۱	لیڈروں نے اس آیت قرآنی کو کیسا کیسا رد کیا۔ اور کس کس طرح جھٹلایا۔	۴۸۲	کس کو امان دینا صحیح اور کس کو غیر صحیح ہے۔
۴۹۱	دوسری آیت۔	۴۸۵	لیڈران پر چھٹا رد۔
۴۹۱	تفسیر آیت کریمہ۔	۴۸۵	معادہ شرعیہ میں شرط اعظم۔
۴۹۲	تیسری آیت کریمہ۔	۴۸۶	صلح حدیبیہ منوخ ہو چکی ہے۔
۴۹۳	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔	۴۸۶	لیڈران پر ساتواں رد۔
۴۹۴	چوتھی آیت کریمہ۔	۴۸۶	مشرکوں سے معادہ لیڈران کے اصل اغراض۔
۴۹۴	تفسیر آیت کریمہ۔	۴۸۶	مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے۔
۴۹۶	تخریم استعانت مشرکین پر احادیث صحیحہ	۴۸۶	صرف مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں نہ کہ مومنین اور مشرکین۔
۴۹۶	پہلی حدیث۔	۴۸۷	کافروں سے اتحاد کرنے والوں کا قرآنی حکم۔
۴۹۷	دوسری حدیث	۴۸۷	کافروں کا حلیف بننا حرام ہے۔
۴۹۷	تیسری حدیث	۴۸۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس فرمادیا۔
۴۹۸	چوتھی حدیث۔	۴۸۸	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودیوں کو مشرک کیوں کہا۔
۵۰۰	جواز استعانت میں پیش کی جانے والی بعض روایات کا حال۔	۴۸۹	الکفر ملۃ واحدۃ۔
۵۰۱	روایات جواز قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتی ہیں لہذا ان کے معارض نہیں۔	۴۸۹	مسلمان معاذ اللہ اگر ارادہ کفر کرے تو کافر ہو جائے گا۔
		۴۸۹	کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا جب تک اسلام قبول نہ کرے۔

۵۱۰	کافر کو کتنا بنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو۔	۵۰۱	ممانعت استعانت کو منسوخ قرار دینے کے لئے جو دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں ان کا جواب۔
۵۱۰	شکار میں کتے سے استعانت کب جائز ہے۔	۵۰۳	یہود سے استعانت کے پانچ جواب۔
۵۱۰	کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھی کھالے تو شکار حرام ہو جائے گا۔	۵۰۳	حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں۔
۵۱۰	ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت جائز ہے نہ کہ انہوہ کثیر سے۔	۵۰۳	امام شافعی کے نزدیک حدیث منقطع مردود ہے۔
۵۱۰	روز احد چھ سو یہودی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس کر دئے۔	۵۰۳	حسن بن عمارہ متروک ہے۔
۵۱۰	غزوہ خیبر میں دس یہودیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمراہی کا حکم فرمایا۔	۵۰۳	مرسل امام شافعی کے نزدیک مہمل ہے۔
۵۱۰	غزوہ احد میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور غزوہ خیبر میں ایک ہزار چار سو تھی۔	۵۰۳	حیوۃ نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔
۵۱۱	غزوہ حنین کے موقع پر لشکر اسلام بارہ ہزار تھا۔	۵۰۳	زہری کے مرسل کو محدثین پابہر ہوا کہتے ہیں۔
۵۱۱	استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام۔	۵۰۴	صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن جوابات۔
۵۱۱	کافر کو راز دار بنانا مطلقاً حرام ہے۔	۵۰۴	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غزوہ حنین کے دن صفوان بن امیہ پر عطاء کریمانہ اور صفوان کاخراج تحسین۔
۵۱۱	کافر کو محرری پر نوکر رکھنے کی ممانعت ہے۔	۵۰۴	کیا غزوہ حنین و طائف میں صفوان ابن امیہ شریک جہاد تھا۔
۵۱۲	حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہترین حافظ اور عمدہ خط والے نصرانی کو محرر بنانے کا مشورہ قبول نہ فرمایا۔	۵۰۶	صرف ذمی سے استعانت جائز ہے حربی سے مطلقاً حرام ہے۔
۵۱۳	کافر کی تعظیم حرام ہے۔	۵۰۷	ذمی کافر میں بھی صرف کتابی سے استعانت جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے۔
۵۱۳	بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف بوقت حاجت جائز ہے۔	۵۰۸	تحقیق مقام، استعانت کی اقسام اور ان کے احکام۔
۵۱۳	کافر سے جواز استعانت کی صورت۔	۵۰۸	استعانت کی تین حالتیں ہیں: التجاء، اعتماد، استخدام۔
۵۱۶	مسلمانوں کا مشقت میں پڑنا کافروں کی دلی تمنا ہوتی ہے۔		

۵۲۶	لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر عمل کرتے ہیں اور اس میں اپنا بچاؤ سمجھتے ہیں۔	۵۱۶	لیڈروں نے احکام شریعت کو کیسے بدلا۔
۵۲۶	لیڈران کی بیخوابی اسلام۔	۵۱۶	لیڈروں کی حکم شرع میں سات طرح سے تحریف۔
۵۲۶	لیڈران کی اسلامی غیرت۔	۵۱۸	خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا رد۔
۵۲۷	لیڈران محض اغواء کے لئے مسئلہ دخول مسجد کا نام لیتے ہیں انھوں نے جو کیا بالا جماع حرام قطعی ہے۔	۵۱۸	مشرکین تو محض نجس ہیں۔
۵۲۷	تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔	۵۱۸	مشرک تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔
۵۲۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کنیت سے ذکر کیا جائے یا انھیں آتے وقت مرحبا کہا جائے۔	۵۱۹	مشرکوں پر اعتماد حرام قطعی بلکہ تکذیب کلام الہی ہے۔
۵۲۷	بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام ائمہ کرام دیکھیں۔	۵۱۹	دربارہ استعانت فتویٰ میں لیڈروں کی موت۔
۵۲۸	کافر کی تعظیم کفر ہے۔	۵۲۰	شیطان تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔
۵۲۸	اگر مجوسی کو بطور تعظیم کہا "اے استاذ" تو کافر ہو گیا۔	۵۲۰	کفار کی قسمیں کچھ نہیں۔
۵۲۹	دربارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ شاہجہان پوری فتویٰ خود انھیں پر رد ہے۔	۵۲۰	لیڈر مفتیوں کے اپنے ہی شائع کردہ فتوے نے انھیں گھر تک پہنچا دیا۔
۵۲۹	کافر کو بطور استعلاء مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔	۵۲۰	مفتیوں کو ہدایت۔
۵۲۹	مفتی کو ہدایت۔	۵۲۱	مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے جائز نہیں کہ سائل کو اس کے سوال کے موافق فتویٰ لکھ دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار نہ ہو۔
۵۳۰	شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت۔	۵۲۱	اہل باطل کے ہاتھ میں فتویٰ آجانے کی خرابی۔
۵۳۰	ضروری عرض واجب الملاحظہ	۵۲۱	مساجد میں مشرک کو لے جانے کا رد۔
۵۳۰	جو لوگ دلائل سے عاجز ہوں وہ اپنا بجز چھپانے کے لئے اظہار احکام رب الانام کا نام گالیاں رکھتے ہیں تاکہ جواب سے گریز کا حیلہ ہو سکے۔	۵۲۵	مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا ان پر صرف دو حکم تھے اسلام لائیں ورنہ تلوار۔
		۵۲۶	غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت منسوخ ہو چکی ہے۔

۵۳۸	ناحق قتل یا غارت مسلم حرام ہے۔	۵۳۱	ترک معاملت پر ایک نظر۔
۵۳۸	قتل ناحق اور غارت مسلم میں اعانت مطلقاً حرام۔	۵۳۱	لیڈروں کی طرف سے مسئلہ مولات میں ایک طرف اتنا افراط کہ نصاریٰ سے نرمی معاملت بھی حرام قطعی۔ اور دوسری طرف اس قدر تفریط کہ ہندوؤں سے اتحاد بلکہ ان کی غلامی فرض شرعی۔
۵۳۸	شراب پینا سخت خبیث کام ہے۔	۵۳۱	مباح کو حرام جان کر چھوڑنے میں حرج نہیں۔
۵۳۸	بلاوجہ شرعی شورشوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا شرعاً واجب نہیں۔	۵۳۱	تحریم مباح کا اعتقاد ضلالت ہے۔
۵۳۹	جب فتنے اور بد مذہبیاں ظاہر ہو جائیں تو کشف کے لئے عالم پر اپنا علم ظاہر کرنا فرض ہو جاتا ہے۔	۵۳۱	حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کے لئے تباہ کن ہے۔
۵۴۰	حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔	۵۳۲	اخبارات و مطالع کیوں نہیں بند کرتے۔
۵۴۰	جہاد کے احکام و اقسام	۵۳۳	اوروں کے لئے شورو فغاں اور اپنے لئے نوشیاں۔
۵۴۰	جہاد اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے۔	۵۳۳	لیڈران اوروں کو ترک تعاون کی طرف بلاتے ہیں اور خود ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔
۵۴۰	جہاد کی تین قسمیں ہیں: (۱) جنائی (۲) لسانی (۳) سنائی۔	۵۳۴	لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے۔
۵۴۰	واقعہ کربلا سے لیڈروں کا استناد انوائے مسلمین ہے۔	۵۳۴	جو خود اپنے کچے پر عامل نہ ہو اس کی چیخ و پکار اوروں سے کیا عمل کرائے گی۔
۵۴۱	کربلا کی لڑائی کا آغاز امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے نہ تھا۔	۵۳۵	ہندوؤں کی دیگ موافقت سے باگئی کا چاول۔
۵۴۱	بعض واقعات و احوال کربلا۔	۵۳۵	ہندو الفت اور گاندھی رغبت کا راز۔
۵۴۲	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل فرمایا اور یہی ان کی شان رفیع کے شایان تھی۔	۵۳۶	دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے۔
۵۴۳	دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو اسلام و کفر کو کیوں ملاتے ہو۔	۵۳۷	منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا یہ حکم نہیں۔

۵۵۰	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں رنگ بدلاتو انھوں نے فرمایا: اگر حضور ہوتے عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، پھر زمانہ مابعد میں اور حالت خراب ہوئی تو ائمہ نے جوان عورتوں کو روک دیا۔ جب اور زمانہ بدلاتو مطلقاً ممانعت ہو گئی۔	۵۳۳	امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے کسی کتے نے بھی مشرکوں سے مدد نہ مانگی۔
۵۵۰	در مختار اور فتح القدیر سے مسئلہ کا حکم۔	۵۳۳	امام پاک نے بہترین سے بیس ہزار غبار کا مقابلہ فرمایا۔
۵۵۱	ان حدیثوں کا ذکر جن میں عورتوں کو حضور جماعت کی اجازت ہے۔	۵۳۳	امام کا توکل اللہ تعالیٰ پر تھا جبکہ لیڈروں کا اعتماد اللہ پر ہے۔
۵۵۱	موجودہ احکام حدیث کے خلاف نہیں۔ بلکہ وہی کہ زمانہ بدلنے کے سبب حکم بدلا۔	۵۳۳	لیڈروں کے دل ساختہ احکام پر نہ شرع شاہد ہے نہ عقل مساعد۔
۵۵۱	ستر و حجاب کے کچھ مسائل۔	۵۳۵	○ انفس الفکر فی قربان البقر (گاؤ کشی کے معاملہ مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ)
۵۵۲	واجب و حرام لعینہ وغیرہ کا بیان مع امثلہ۔	۵۳۵	مسئلہ عجیب کہ گائے کشی واجب یا مباح ہے، اور قربانی اونٹ کی یا گائے کی بہتر ہے جہاں فتنہ ہو کیا وہاں گاؤ کشی سے باز رہا جائے؟
۵۵۲	انگریزوں کے سیدھا پردہ مسلمانوں کا شعار اور الٹا پردہ کافروں کا۔ تو الٹے پردہ کا انگریز کھالینا حرام ہے۔	۵۳۵	صدر الشریعت مصنف بہار شریعت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی طرف سے اہم وضاحت۔ (حاشیہ)
۵۵۳	گاؤ کشی اپنے اصل اور ذات کے اعتبار سے واجب نہیں۔ نہ اباحت کے اعتقاد کے ساتھ اس کا تارک گنہگار، نہ ہماری شریعت میں کسی چیز کا باتعین کھانا فرض۔	۵۵۰	شریعت کے ہر حکم میں دلائل اور مصالح ہیں۔
۵۵۳	گائے کی قربانی کرنا واجب لعینہ اور ترک حرام لعینہ نہیں۔ لیکن واجب لغیرہ و حرام لغیرہ تو ہو سکتا ہے اس کے یک لخت ترک میں اسلام اور اہل اسلام کی توہین اور ذلت ہے۔ اور یہ شرعاً حرام ہے۔	۵۵۰	مصالح عرف سے بدل جاتے ہیں تو حکم بھی بدل جاتا ہے۔
۵۵۳	سائل نے لفظ ترک لکھا ہے حالانکہ ترک اور کف میں فرق ہے۔	۵۵۰	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ برکت نشان میں عورتوں پر پردہ واجب نہ تھا عورتیں بیوقوفہ جماعت میں حاضر ہوتی تھیں۔

۵۵۲	دوسری وجہ تعظیم: سوا اس پر بھی خود یہ حضرات پورے نہیں اترتے، مثالوں سے اس کی وضاحت۔	۵۵۳	ترک کے نقصانات کی تفصیل۔
۵۵۲	بیل اور گائے میں وجہ فرق کیا ہے۔	۵۵۳	گوشت طبعاً اہل اسلام کی غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا احسان بتایا ہے۔
۵۵۷	جہاں قانون کاؤ کشی بند ہے وہاں شریعت بھی مجبور نہیں کرتی کہ ضرور کرو اور ضرور مورد آفات بنو۔	۵۵۴	گوشت کی فضیلت کی احادیث۔
۵۵۸	خلاصہ حکم۔	۵۵۴	بکری کا گوشت گراں ہے سب کو دوامیسر نہیں۔
۵۵۸	ہندوستان میں گاؤ کشی کی رسم موقوف کرانے کی ہنود کی کوششوں کے بارے میں مسلم لیگ ضلع بریلی کی طرف سے بھیجے گئے استفتاء کا جناب نواب مرزا کی طرف سے جواب اور مصنف علیہ الرحمۃ کی اس پر تصدیق۔	۵۵۴	فطرت کا قانون یہ ہے کہ عناصر نباتات کی غذا، نباتات حیوانات کی غذا اور حیوانات انسان کی غذا۔
۵۵۹	تصدیق منجانب مفتی ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری۔	۵۵۴	گوشت میں بدن انسان کے لئے غیر معمولی فوائد و مصالح ہیں۔
۵۶۰	کیا قرآن میں قربانی کاؤ منع ہے؟	۵۵۵	سائل کا یہ کہنا کہ گاؤ کشی پر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔ غلط ہے۔
۵۶۰	قرآن وحدیث سے قربانی کاؤ ثابت ہے۔	۵۵۵	اونٹ اور گائے اور بکری میں گائے کی وجوہ ترجیح۔
۵۶۰	آیت مبارکہ "والبدن جعلنہا" سے گائے کی قربانی پر استدلال، نیز تفسیر قادری کے ترجمہ سے اس موضوع پر استدلال۔	۵۵۶	ہمارے یہاں گائے کا ذبیحہ اصل مذہب میں داخل اور غیر مسلموں نے یہ پابندی بعد میں اپنے سر ڈال لی ہے۔
۵۶۱	ائمہ ثلاثہ حنفیہ کے اقوال سے استدلال۔	۵۵۶	گائے کو ہندو مند بھی پیشوا خود کھاتے تھے۔
۵۶۱	آیت مبارکہ "ولکل امیہ جعلنا منسکاً" سے استدلال۔	۵۵۶	گاؤ کشی کی حرمت کی دو وجہ قرار دی گئیں: (۱) ہتھیار، تو دوسرے جانوروں کی ہتھیار ان حضرات میں عام ہیں۔ اگر اس کی وجہ سے جان لینا حرام ہو تو سانپ کا مارنا بھی حرام ہوگا۔
		۵۵۶	جینیوں کے طرز عمل سے استدلال کہ وہ مطلقاً ہتھیار کو شدید حرام سمجھتے ہیں، مگر انہیں کے دیگر ہم قوم ان کی اس ہتھیار کا خیال کے بغیر ہتھیار کرتے ہیں پھر ہم پر پابندی کیوں؟

۵۶۲	غیر مسلموں سے چندہ وصول کرنے کی غرض سے قربانی بند کرنا کیسا ہے۔	۵۶۲	سورہ انعام کی آیت "ثَمَانِيَةِ ازْوَاجِ الْاَيَةِ" سے بقر کے انعام ہونے پر استدلال۔
۵۶۱	دینی کام کے لئے غیر مسلموں سے چندہ لینا منع ہے۔	۵۶۲	آیت "واذْ قَالِ مَوْلٰی لِقَوْمِہ" سے استدلال۔
۵۶۷	کتابی کافر سے قربانی کا ذبح کرنا مکروہ ہے۔	۵۶۳	تفسیر قادری سے حکم مذکورہ بالا کی علت۔
۵۶۸	ایسے کلمہ گو یوں کا حکم جو غیر مسلموں کی خوشنودی کے لئے از خود قربانی کا ذبح کرنے کا اعلان کریں۔	۵۶۳	حکم آیات قرآنی احادیث رسول بھی اسی طرح احکام کا اثبات کرتی ہیں جیسے آیات قرآنی۔
۵۶۸	آیات سورہ بقرہ، سورہ انعام، سورہ حج سے قربانی کا ثبوت۔	۵۶۳	ان آیتوں کا بیان جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات وحی ہونے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ہے۔
۵۶۹	جو جس سے دوستی کرے قیامت کے دن اسی کے ساتھ حشر ہو۔	۵۶۳	صحاح ستہ اور نسائی سے ان حدیثوں کی تخریج جن میں قربانی بقر کا ذکر ہے۔
۵۶۹	حدیث "انت مع من اجبت اور صاحب رجل" الحدیث سے مضمون بالا پر استدلال۔	۵۶۵	ویدوں سے قربانی کاؤ کی ممانعت ثابت نہیں، اگر شاستروں پر بنائے مسئلہ ہے تو ہماری فقہ میں بھی قربانی کاؤ کی تصریح ہے اس کو خلاف مذہب کہنا دھوکا ہے۔
۵۷۰	مطلقاً علماء دین یا کسی عالم دین کو عالم ہونے کے سبب برا کہنا کفر ہے۔	۵۶۵	مورق پوجن، گھنٹا بجانا، سنگھ پھونکنا، مہادیو، پرانی پکنا، ہولی، دیوالی وغیرہ اصد ہا باتیں وید سے ثابت نہیں۔
۵۷۰	شریعت مطہرہ کی ادنیٰ توہین یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے۔	۵۶۵	اخبار پانیر کے حوالے سے وید قربانی کاؤ کا جواز۔
۵۷۱	گائے کی قربانی شعار اسلام ہے، دشمنان دین سے اتحاد منانے کو شعار اسلام بند کرنا بدخواہی اسلام ہے۔	۵۶۶	برہمنہ پران، ستیا رتھ پرکاش، ترہنا، منوسرقتی، سے مسئلہ بالا کا ثبوت۔
۵۷۲	چندہ جمع کر کے گائے کی قربانی چھڑانا اور بکری کی قربانی میں اس چندہ سے مدد دینا شیطان کا داو ہے، مسلمان آنکھیں کھلی رکھیں۔	۵۶۶	فیصلہ ہائی کورٹ سے مسئلہ کا ثبوت۔
۵۷۲	کفار کبھی دین اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے جس میں وہ ساعی ہوں اس میں مسلمانوں کے دین کا ضرر ہے۔		

۵۷۵	ایک حدیث مبارک جو اپنی عزت خدا کے ہاں دیکھنا چاہے اندازہ لگائے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر کیسی ہے۔	۵۷۲	کافروں کے زبانی اتحاد پر پھولنا قرآن عظیم کو بھولنا ہے۔
۵۷۵	آدمی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملہ کے برابر رکھے تو اس کے عمل کے لئے کافی ہے۔	۵۷۲	ہندو مسلم اتحاد کے نتیجے میں گائے کی قربانی کو چھوڑ دینا طرفہ تالی ہے۔
۵۷۵	آیت و تفسیر سے قربانی کا ثبوت، اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی بے قدری کرنے والوں کی عذاب سے تحذیف۔	۵۷۲	مولوی عبدالباری صاحب کے والد مولانا عبدالوہاب اور دیگر علماء فرنگی کافری ہے کہ بخاطر ہندو قربانی گاؤ بند کرنا معصیت ہے۔ ناجائز ہے، اس کا جاری رکھنا واجب ہے، یہ فتویٰ مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحق صاحب میں ہے۔
۵۷۶	اسی مسئلہ سے متعلق مسلسل تین سوال و جواب۔	۵۷۳	ہندو کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے گاؤ کشی بند کرانے کے بارے میں بنائی جانے والے کمیٹی میں شرکت حرام اور اس کے محرکین شیطان کے فریب میں ہیں دانستہ یا نادانستہ بدخواہی اسلام کر رہے ہیں۔
۵۷۷	قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے بیل یا بھینس سے بدل کر قربانی کرنا منع ہے۔	۵۷۳	گائے بھڑ بکری اونٹ وغیرہ کی قربانی میں مسلمان منجانب شریعت مختار ہیں مگر مخالفان اسلام کی خاطر شعائر اسلام بند کرنے کا کسی وقت مسلمانوں کو اختیار نہیں۔
۵۷۷	اللہ تعالیٰ کے واسطے نیت کر کے پھر نا معیوب ہے ہندوؤں سے اتحاد حرام اور اس کی وجہ سے قربانی گاؤ موقوف کرنا حرام، اور ایسا کر نیوالے کا حشر ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔	۵۷۳	ہندوستان میں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی ناپاک مصلحت کے لئے اس کا چھوڑنا حرام ہے۔
۵۷۷	محض خوشنودی اہل ہندو کے لئے قربانی بجائے تین دن کے ایک دن مقرر کرنا حرام ہے۔	۵۷۳	شعائر اسلام کو بند کرنے کی کوشش کرنے والا اسلام کا بدخواہ ہے ایسا شخص عالم نہیں ظالم ہے جو اسلام پر ظلم کر رہا ہے۔
۵۷۷	ہندو کی خوشنودی کے لئے اللہ و رسول کے حکم میں تنگی کرنا مسلمان کا کام نہیں۔	۵۷۳	مسئلہ کا حکم اور اہل اسلام کے خلاف شرع افعال کی قدرے تشریح۔
		۵۷۴	گاؤ کشی بند کرنے سے مسلمان کو جو معاشی اور مذہبی زحمتیں ہوں ان کا ذکر اور حکم شرع۔

۵۸۳	جھوٹی گواہی سب کے لئے حرام اور غیر مسلموں کے امور شرکیہ کے لئے ہو تو قریب بہ کفر ہے۔	۵۷۸	عورتوں کو بے پردہ مرید کرنے والا، داڑھی حششی رکھنے والا، عالموں کی غیبت کرنے والا پیر نہیں مسخرہ شیطان ہے۔
۵۸۳	جو شخص جس مذہب یا فرقہ کا ہونے کی خواہش ظاہر کرے وہ اسی کا ہو گیا۔	۵۷۸	پیر بے واسطہ اللہ تک پہنچا دیتا ہے، اگر اس کا مطلب بے واسطہ رسول ہے تو کفر ہے۔
۵۸۳	ایک فتویٰ نما استفتاء۔	۵۷۸	جو یہ کہے کہ مسلمانوں کے کلمہ میں یہ طاقت ہے کہ اسے پڑھا کر سور کھانے والے کو مسلمان کر لیتے ہیں تو سو پر کلمہ پڑھ کر اسے کیوں نہیں کھا لیتے۔ یا یہ کہے کہ ہم کو مسلمانوں سے کام نہیں ہندوؤں سے کام ہے۔ ایسا شخص کافر ہے۔
۵۸۴	گمراہوں سے اجتناب کی حدیث مسلم۔	۵۷۸	آیت کریمہ "من یشفع شفاعۃ حسنۃ" کی توضیح۔
۵۸۵	ابوداؤد کی روایت کہ وہ بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو۔ مرجائیں تو جنازہ میں حاضر نہ ہو۔	۵۷۹	اعمال حسنہ کے قبولیت کی شرط ایمان ہے۔
۵۸۵	ابن ماجہ کا اضافہ کہ ملاقات ہو تو سلام نہ کرو۔	۵۷۹	کافر کا کوئی عمل حسن مقبول نہیں۔
۵۸۵	عقیلی کی روایت کہ ان کی ہم نشینی نہ کرو۔ ان کے ساتھ کھان پان نہ کرو، ان سے شادی بیان نہ کرو۔	۵۷۹	کسی مشرک کو سفارشی بنانا اور ہے اور اس کا تعظیم و تکریم امر آخر ہے۔
۵۸۵	ابن حبان کا اضافہ کہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔	۵۸۰	چند افعال کفریہ کا بیان۔
۵۸۵	دیلی راوی کہ میں ان سے بری وہ مجھ سے دور، ان سے جہاد کرنا ترک اور دہلیم سے جہاد کرنے کی طرح ہے۔	۵۸۰	دین اسلام تمام جہان کے لئے ہدایت ہے۔
۵۸۶	ابن عساکر کی روایت کہ صاحب بدعت سے ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ کہ اللہ تعالیٰ انھیں مبغوض رکھتا ہے، وہ صراط سے گزر نہ سکیں گے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ٹنڈی اور مکھیوں کی طرح گرہیں گے۔	۵۸۱	اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔
۵۸۶	طبرانی کی حدیث کہ صاحب بدعت کی تعظیم کرنے والا اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنے والا ہے۔	۵۸۱	شریعت کی قطعی حلال کی ہوئی چیز کو جو کوئی حرام بتائے یا حرام کو حلال قرار دے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔
۵۸۶	طبرانی اور ابونعیم کی اسی کی ہم معنی روایت۔	۵۸۲	حلت قربانی کاؤ اور حرمت شرکت اعیاد ہنود ضروریات دین میں سے ہے۔
		۵۸۳	کفار کے میلہ میں شرکت حرام ہے۔

۵۸۶	مبتدع کا حکم بعض اہانت اور دھتکار و پھٹکار ہے (شرح مقاصد)	۵۸۳	مرتدین سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے۔
۵۸۷	صاحب بدعت کے بارے میں فضیل ابن عیاض کا قول۔	۵۸۵	ایک سیاسی جلسہ کی شرکت وغیرہ امور کے متعلق سوالات۔
۵۸۷	حسام الحرمین میں جن گروہوں پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ان کا بیان۔	۵۸۵	بریلی جلسہ خلافت ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں ہوا۔
۵۸۹	ظہور فتن کے وقت علماء پر حق کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔	۵۸۵	خلافتی بیان کہ اہل وطن سے دوستی قرآن سے ثابت ہے۔
۵۹۰	جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔	۵۸۵	ایک سیاسی جلسہ کی شرکت کے بارے میں سوال۔
۵۹۱	یزید علیہ ملستحکمہ باجماع اہلسنت فاسق و فاجر اور جری علی الکبائر تھا۔	۵۹۱	معاملہ سے قبل تک موالات کے دس درجے ہیں اور اس کی صوری و حقیقی دو قسموں میں سب کا حکم شرعی۔
۵۹۱	امام احمد بن حنبل اور ان کے اتباع یزید کی تکفیر کرتے ہیں۔	۵۹۷	اعلیٰ حضرت کے چند احباب کی تاریخائے وفات۔
۵۹۲	یزید کی حکومت میں حرمین طیسین کی بے حرمتی ہوئی اور حادثہ کربلا پاپا ہوا۔	۵۹۸	انہما کلمہ کفر کے بعد لاطائل تاویلوں کا رد۔
۵۹۲	ہمارے امام اعظم کے نزدیک یزید کافق و فجور علی التواتر ثابت ہے کفر کا ثبوت نہیں اس لئے سکوت کرتے ہیں۔	۵۹۹	دھوکا دہی کے لئے الفاظ کفر بکنا بھی کفر ہے۔
۵۹۲	شبہ ہوٹو گناہ کبیرہ کی نسبت کرنی بھی منع ہے۔	۵۹۹	صریح الفاظ کفر بکنے کے بعد یہ تاویل مردود کہ میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔
۵۹۲	یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے۔	۶۰۰	یہ تاویل بھی نامقبول ہے کہ تکلم کے باوجود میں اس سے راضی نہ تھا۔ یا بطور ہزل و استہزاء کہے۔
۵۹۳	جس سے کوئی بڑی برائی صادر ہو اس سے چھوٹی کی شکایت بے سود۔	۶۰۰	ضرورت کفری الفاظ زبان سے ادا کرنے کی صرف ایک جائز صورت اکراہ شرعی ہے۔
۵۹۳	جب کوئی بات دلیل قطعی سے ثابت ہو تو قرآن کا اضافہ بے سود ہے۔	۶۰۰	کفر کے بعد تجدید اسلام و نکاح ضروری ورنہ زنا خالص ہوگا۔

۶۰۰	دل میں لاکھ ایمان ہو زبان سے کلمہ کفر بکنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔	۶۰۱	ضرورت کے وقت صرف لاحول ولاقوة یا لاحول پر اقتصار قبیح ہے کفر نہیں۔
۶۰۱	حکم شرع الفاظ میں ادا کرنے سے بھی غلط نتائج مرتب ہوتے ہیں۔	۶۰۲	راج کچھریوں کو عدالت کہنا جائز لیکن ان کے حکام کو عادل کہنا کلمہ کفر ہے۔
۶۰۲	جیسا جرم ہو توبہ ویسی ہی ضروری ہے السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔	۶۰۳	کلمات کفر لکھنے اور بولنے کا حکم ایک ہے ہاں لکھتے وقت اس کا اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں۔
۶۰۲	ایک کلمہ کفر کی غلط تاویل کا حکم۔	۶۰۴	"میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا کہ کون ہیں"
۶۰۲	اللہ تعالیٰ کو خبر نہیں۔ فرشتے روح نکالنے آگئے یہ کلمہ کفر ہے۔	۶۰۵	"مسجد کو نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے" یہ کلمہ تحقیر اکہما کہ تو کفر ہے اور اپنی جہالت کے اظہار کے لئے ہو تو کفر نہیں۔ طرزا دا البنت ٹھیک نہیں۔
۶۰۳	خدا کہے جب بھی نہیں سنوں گا۔ کلمہ کفر ہے	۶۰۶	مسلمانوں کو "بیٹی چود" کہنا قابل تعزیر جرم ہے۔
۶۰۳	یزید کو پلید کہنا جائز ہے، رحمۃ اللہ علیہ کہنا منع ہے۔	۶۰۷	گول مول سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔
۶۰۴	بلا وجہ شرعی مسلمان کو یزید کہنا گناہ ہے۔	۶۰۸	مسلمان کی توبہ کا دوسرے مسلمان کو قبول کرنا واجب ہے۔
۶۰۴	شرع کیا چیز ہے۔ آجکل کوئی شرع پر عمل کرتا ہے کلمہ کفر ہے۔ ہاں بطور طعن کہا تو کفر نہیں مگر سخت گناہ ہے۔	۶۰۹	اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔
۶۰۴	لفظ الحسن محمد کی صحیح تاویل ممکن ہے اس لئے یہ کلمہ کفر نہیں، ناجائز ہے۔	۶۱۰	معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے دن باعث محرومی حوض کوثر ہے۔
۶۰۴	کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا، تو اس کے بولنے والے پر حکم کفر نہ دیں گے۔	۶۱۱	بدگمانی گناہ ہے۔
۶۰۵	"عالم لوگوں نے دین خراب کر دیا" کلمہ کفر ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے۔	۶۱۲	سرے سے توبہ کا انکار کفر ہے۔
۶۰۶	زجر گاہ کلمہ بولنا کہ کیا نماز کو کھیل بنا رکھا ہے دوسرے نے زجر گاہ ہی کہا اور یہ کیا، یہ کلمہ کفر نہیں۔	۶۱۳	کسی گنہ گار مسلمان سے توبہ کے بعد میل جول رکھنے والوں کو خارج از اسلام سمجھنا کافرانہ خیال ہے، تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔

۶۱۵	غیر مقلدوں کے عقیدے ایسے ہیں کہ بحکم فقہان پر حکم کفر عائد ہوتا ہے۔	۶۱۰	اپنے پیروں کو خدا اور رسول کہنا، علماء دین کی توہین، جب تک خدا و رسول کو نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں گے۔ مولا علی کو تمام انبیاء خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام پر فضیلت۔ یہ چاروں باتیں کفر ہیں۔
۶۱۷	جو عالم غیر مقلد کی نماز جنازہ ان کے عقائد پر مطلع ہو کر پڑھے اس پر توبہ و تجدید نکاح لازم ہے۔	۶۱۱	مرشد کو خدا کہنے والا کافر، مرشد پسند کرے تو وہ بھی کافر۔
۶۱۷	لفظ کافر گالی کے طور پر بھی بولا جاتا ہے لیکن شرع میں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جو ہر غیر مسلم پر بولا جاتا ہے۔	۶۱۱	مرشد حق کی قد موسیٰ جائز۔ سجدہ ممنوع ہے۔
۶۱۷	پھانسی ہونے سے ایک آن قبل بھی جو مسلمان ہو اوہ حقیقتہً مسلمان ہو گیا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات کئے جائیں۔	۶۱۱	عالم وہی ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔
۶۱۷	وحدۃ الوجود کی صحیح تعبیر۔	۶۱۱	عالم دین کی توہین کفر ہے۔
۶۱۹	آیات متشابہات میں اہلسنت وجماعت کا پہلا مسلک تفویض ہے، مثلاً عرش پر اللہ تعالیٰ کا استواء معلوم ہے کیفیت مجہول ہے اللہ تعالیٰ کا ہر شے کو محیط ہونا معلوم ہے، احاطہ ذاتی یا صفاتی سے بحث نہ کی جائے گی۔	۶۱۲	گمراہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے بچیں، غیبت نہیں۔
۶۲۰	تفویض امام اعظم اور دیگر ائمہ سلف کا مسلک تھا۔	۶۱۲	بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام۔ مکروہ تحریمی کو ہلکا جاننا گمراہی ہے۔
۶۲۰	اللہ تعالیٰ جسم، جہت اور مکان سے پاک ہے۔	۶۱۳	توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے دین اسلام کو نفلی کہنے والے کے بارے میں حکم میں تفصیل ہے۔
۶۲۰	مسلک دوم تاویل ہے یعنی عقل و شرع کے موافق معنی بیان کئے جائیں۔	۶۱۳	اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ "صاحب" بولنا حدیث میں وارد ہے اور لفظ "میاں" کا اطلاق ممنوع ہے۔
۶۲۰	ان اللہ علی کل شیء قدیر سے مراد احاطہ صفاتی ہوگا۔	۶۱۴	رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ "صاحب" کا اطلاق قرآن عظیم میں ہے۔
۶۲۰	یہ کہنا کہ "کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہیں" یہ کلمہ کفر ہے۔	۶۱۴	"محمد صاحب" کہنا غیر مسلموں کا شعار ہے اس سے بچنا چاہئے۔
		۶۱۴	درود شریف کے ایک صیغہ کے بارے میں سوال۔
		۶۱۵	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ کہنا جائز ہے۔

۶۲۰	ہزاروں ائمہ احاطہ الہی کو احاطہ صفاتی مانتے ہیں۔	۶۲۷	حدیث الفقہ فخری بے اصل ہے۔
۶۲۱	اللہ تعالیٰ کی ذات ہر مکان میں موجود مانتے پر لازم آنے والے استحالوں کا بیان۔	۶۲۸	ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا۔
۶۲۲	جو شخص مسلمان ہو کر فقہ کا مطلقاً انکار کرے مرتد ہے۔	۶۲۸	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زہد کو مجبوری کہنے کا حکم۔
۶۲۳	اللہ تعالیٰ کو کسی سے مشورہ کی ضرورت نہیں، لیکن اس نے بندوں سے تعلیم مشورہ کیا۔ یہ کلمہ کفر نہیں بلکہ یہ حدیثوں سے مضمون ثابت ہے۔	۶۲۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اونٹ بان کہنے کا حکم۔
۶۲۳	نماز سے انکار مطلقاً کفر نہیں البتہ سخت گناہ ہے فرضیت سے انکار کفر ہے۔	۶۲۹	ابوالعلاء المعری کا ایک کفری شعر۔
۶۲۴	"میں کافر ہی سہی" یہ کلمہ محتمل تاویل ہے۔ اس کے بولنے والے پر تجدید اسلام اور نکاح کا حکم ہے۔	۶۳۱	حدیث مبارک اللھم احییٰ نبی مسکین کا صحیح مطلب۔
۶۲۵	بزرگان اسلام کے مناقب کو دنت کٹھا (بے سند بات) کہنا گمراہی ہے۔	۶۳۱	آپ کی ذات مبارک پر یتیم اور اس قسم کے دیگر الفاظ کے اطلاق کے بارے میں فقہاء کے متضاد احکام میں نفیس تطبیق۔
۶۲۵	غیر مسلموں کے مذہبی جذبات اور ان کے معبودوں کو عزت دینا کفر ہے۔	۶۳۲	کلمات بے ادبی کا حکایت دہرانا بھی ممنوع و حرام ہے اور ہر مرتکبین کے درجہ بدرجہ احکام۔
۶۲۵	کافر کے کسی فعل کی تعریف کفر ہے۔	۶۳۲	سورۃ الضحیٰ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روئے روشن اور زلف مشکیں کی قسم یاد کی گئی ہے۔
۶۲۶	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا جائز نہیں۔	۶۳۳	مرتکب تو بہین رسالت کے احکام۔
۶۲۶	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے چارہ کہنا حرام ہے۔	۶۳۵	"ہندو ہوتے تو بہتر کہ روزے تو نہ رکھنا پڑتے"
۶۲۷	امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ یتیم کا اطلاق جائز نہیں۔	۶۳۵	"تیس روزے پوری قید ہیں، بھوک پیاس لے کر آتے ہیں" رمضان بڑے ظالم ہیں "کہنے کا حکم۔

۶۳۱	توحید، وحدت، اتحاد تینوں الفاظ کے معنی کا بیان۔	۶۳۵	مرتد کے احکام۔
۶۳۱	توحید مدار ایمان ہے وحدۃ الوجود یعنی ایک وجود کا حقیقی ہونا قرآن و حدیث اور اقوال اکابر سے ثابت ہے۔	۶۳۶	اگر دو قرآن بھی درمیان میں ہوں جب بھی تیری جانب سے میرا بغض نہ جائے گا، یہ کلمہ کفر نہیں محتمل تاویل ہے۔
۶۳۱	اتحاد کہ سب میں خدا کا حصہ اور سب خدا، یہ کفر ہے۔	۶۳۷	بلا وجہ شرعی بغض اور اس کے موافق عمل فقہ ہے۔
۶۳۲	مسئلہ وحدۃ میں تین فرقوں کا بیان اور ایک دکش مثال سے حقیقت حال کی وضاحت۔	۶۳۷	"دینے والا اور بخشنے والا پیر" اپنے ظاہری معنی میں الفاظ کفر میں سے ہے۔
۶۳۳	وجود حقیقی باری تعالیٰ کا ہے بقیہ سب اسی کے عکس و ظلال ہیں کسی کو وجود حقیقی نہیں۔	۶۳۸	"کیا خدا کو تمہارے دل کی خبر تھی" اس جملہ کی تاویل صحیح۔
۶۳۴	اہل حقیقت نے وجود کی دو قسمیں کی ہیں: حقیقی و ذاتی اور ظلی و عطائی۔	۶۳۸	کسی کے سوال کے جواب میں "ہاں میں مسلمان نہیں" کہنے کا حکم، اور مجبور کر کے ایسا جملہ کہلوانے کا حکم۔
۶۳۴	سماع جو منکرات شرعیہ سے خالی ہو مباح بلکہ مستحب ہے۔	۶۳۹	غیر کو نبی پر مطلقاً فضیلت دینا کفر ہے،
۶۳۴	مزامیر حرام ہے۔	۶۴۰	جزئی فضیلت دینا بھی بے ادبی ہے جو حرام بلکہ کفر تک پہنچتی ہے۔
۶۳۴	علم اور علماء کو ذکر کہنا کفر ہے۔	۶۴۰	امامین کریمین کے فضائل و مناقب بیان کرنا چاہئے مگر ایسے اور اس طرح نہیں کہ خشکی اور بیچارگی ظاہر ہو۔
۶۳۵	مطلقاً فقہ کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے۔	۶۴۰	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو ناقص کہنا بے ادبی ہے۔
۶۳۵	خدا کے بعد عالم کا درجہ، یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور کلمہ ایمان بھی۔	۶۴۰	شہید کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فضیلت دینا کفر ہے۔
۶۳۶	حجام کے کام کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف غلط ہے۔	۶۴۰	اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔
۶۳۶	آدم علیہ السلام کو کپڑا بننا سکھایا۔ داؤد علیہ السلام لوہے سے زرہ بناتے، لیکن ان افعال کے انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے کی صورتیں اور ان کا حکم۔	۶۴۱	وحدۃ الوجود کی تحقیق۔

۶۳۶	ایک صحیح روایت میں جھوٹ کا پیوند اور اس کا ازالہ۔	۶۵۱	اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مدعی ہر مسلمان ہے۔
۶۳۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تکفیر کا لفظ استعمال کرنا کفر ہے۔	۶۵۱	شریعت چولھے میں جائے کلمہ کفر ہے۔
۶۳۶	جیسے مجمع میں کفر کے ویسے ہی میں ازالہ ضروری ہے	۶۵۲	مرتد بیوی سے قبل اسلام جماع حرام ہے۔ اولاد ہوئی تو ولد الحرام کہیں گے ولد الزنا نہیں۔
۶۳۶	ایک جھوٹی روایت۔	۶۵۲	کافر کو کافر کہنا چاہئے۔
۶۳۷	رضا بالکفر کفر ہے۔	۶۵۳	مدخولہ سے عدت کے اندر نکاح حرام قطعی ہے۔ دونوں پر جدائی فرض ہے۔
۶۳۷	حضور مر کر مٹی میں مل جائیں گے، یہ کلمہ کفر ہے۔	۶۵۳	جان بوجھ کر جو ایسا نکاح پڑھائے اور کہے کہ عدت کی ضرورت نہیں وہ کافر ہے۔
۶۳۸	حیات انبیاء کی مثبت حدیثیں۔	۶۵۳	جسنبلا کر بھی یہ لفظ کہنا سخت برا ہے کہ "ستر پر گئی بسم اللہ" توبہ واجب ہے۔
۶۳۸	قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع اور واحد دونوں ہی صیغے ذکر فرمائے۔	۶۵۳	توبہ کے بعد ایسے شخص کو کافر کہنے والوں پر کفر کا خوف ہے۔
۶۳۸	ادب کے خیال سے جمع کا صیغہ بھی بول سکتے ہیں لیکن افضل اور اولیٰ واحد کا صیغہ ہی ہے۔	۶۵۴	جو کسی توبہ کرنے والے کو طعنہ دیتا ہے مرنے سے قبل اسی گناہ میں خود مبتلا ہوتا ہے۔
۶۳۹	مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا کفر ہے۔	۶۵۴	نماز کی تحقیر کرنا عذاب الہی کو ہلکا ٹھہرانا اور قادیانی کے مقاطعہ کو ناحق اور ظلم سمجھنا کفر ہے۔
۶۳۹	بہشتی زیور اور اس کے ماننے والوں پر شرعاً حکم کفر ہے۔	۶۵۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور مبارک کو غیر مخلوق کہنا قرآن کی تکذیب ہے۔
۶۳۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور الہی کا جز کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔	۶۵۵	صدقے کا بکرادفن کرنا، مرغارٹنا پتلا بنوانا ٹونا ٹونکا ہے اور سخت حرام ہے۔
۶۵۰	لفظ نور کی تحقیق۔	۶۵۵	اس کے ساتھ کفری اعتقاد یا عمل ہو تو کفر بھی ہے۔
۶۵۱	اللہ و رسول کو غلیظ گالی دینے والے کو زبانی معافی مانگنے پر معاف کرنا جائز نہیں۔	۶۵۶	"ہم تو زید پر ایمان لائے" کہنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔

۶۶۰	ما انتہم الا بشر مثلنا کافر کہتے ہیں۔	۶۵۶	کافر کے پاس جو شراب کی آمدنی ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلمان کی ایسی آمدنی کا ہے۔
۶۶۲	جو مسلمان بن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہے کافروں سے بھی گھٹیا بات کرتا ہے۔	۶۵۶	عقد و نقد دونوں مال حرام پر جمع نہ ہوں تو بیع حلال ہے۔
۶۶۲	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباس بشری کا مقصد خلق کا انس حاصل کرنا ہے۔	۶۵۶	مولوی محمد علی ناظم ندوہ کے خیالات۔
۶۶۲	آپ کی بشریت جبریل علیہ السلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے۔	۶۵۶	مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی طرف منسوب ایک غلط روایت۔
۶۶۲	پیغمبروں کے خواص بشری اس لئے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ تعلیم سنت و ہدایت امت کے لئے ہیں۔	۶۵۷	مرزا مظہر جان جاناں کے مکتوب کا ایک مضمون جس میں ہندوؤں کے مذہب کو آسمانی گمان کرنے کی کوشش کی ہے۔
۶۶۳	مدخل کی ایک ایمان افروز عبارت۔	۶۵۷	مرزا صاحب کا مکتوب دلیل شرع نہیں۔
۶۶۳	انہما انا بشر مثلکم کہنے کے فوائد سہ گانہ: امت کو انس ہو، تو اذیع کی تعلیم، غلو نصرانیت کا سد باب۔	۶۵۷	سبع سنابل شریف میں ہندو پیشواؤں کو کافر لکھا ہے۔
۶۶۵	کلمہ شہادت میں لفظ عہدہ و رسولہ کے فوائد۔	۶۵۷	اولیاء کرام بیک وقت چند جگہ حاضر ہو سکتے ہیں۔
۶۶۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعویٰ مساوات صرف باللائق حرکت نہیں، کفر ہے۔	۶۵۷	رام و کرشن کے وجود پر تواتر ہنود کے علاوہ کوئی دلیل نہیں۔
۶۶۵	انبیاء، سید الانبیاء سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرتے تو اولیا کیا کریں گے جو دعویٰ کرے ولی نہیں شیطان ہے۔	۶۵۸	تواتر ہنود سے رام کرشن کا رسول ہونا تو بڑی بات ہے شریف آدمی ہونا بھی ثابت نہیں۔
۶۶۵	شطیات صوفیہ کے مطالب۔	۶۵۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے متعلق ایک سوال۔
۶۶۶	حضرت بلزید بسطامی کے قول سبحانی ما اعظم شانی کی توضیح اور ایک دلگداز حکایت۔	۶۵۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صورت بشری، دوسری ملکی، تیسری حقیقی تھی،
۶۶۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک جنت ہیں	۶۶۰	خصائص بشریت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنا کافروں کا طریقہ ہے۔
۶۶۷	دلالی ایک ردی پیشہ ہے۔		

۶۷۴	کفر فقہی کے منکروں کو بھی تجدید اسلام و نکاح ضروری ہے۔	۶۷۷	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلال کے لفظ سے تعبیر کرنا آپ کی توہین ہے۔
۶۷۴	قطعی کافر کے احکام اس سے سخت ہیں۔	۶۷۷	ذکر میلاد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین سمجھنا شیطانی خیال ہے۔
۶۷۵	مجالس کفار میں شرکت حرام ہے۔	۶۷۹	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محفل میلاد شریف میں تشریف لاسکتے ہیں۔
۶۷۶	قشقہ مہادیوں کی عبادت کا طریقہ اور کفر ہے۔	۶۷۹	قیام میلاد محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکر ولادت کے احترام میں ہے۔
۶۷۷	ایک یکنڈ کے لئے بھی کفر پر رضا کفر ہے۔	۶۷۹	"کافر افر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے" اس فقرے کا حکم۔
۶۷۷	جیسا جرم ویسی توبہ ضروری ہے۔	۶۷۹	مسلمانوں کے مذہبی کام افری کی دو قسمیں: (۱) قہری اس میں معذوری و مجبوری ہے (۲) اختیاری، یہ ناجائز اور حرام ہے۔
۶۷۷	مذکورہ بالا مسائل سے متعلق دوسرے سوال و جواب۔	۶۷۹	غیروں کو راز دار بنانے کی ممانعت۔
۶۷۹	جے بولنا شعا کفار اور فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔	۶۸۱	نااہل بلکہ نامناسب کو عامل بنانا اللہ و رسول کے ساتھ خیانت ہے۔
۶۸۰	جبر و رضا کے حدود کا بیان۔	۶۸۱	دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
۶۸۰	قشقہ کے متعلق ایک سوال۔	۶۸۲	دینی مدرسہ کا مذہب اور مشرکین کو افر بنانا حرام ہے۔
۶۸۰	ہولی، دیوالی، نوروز مہرگان غیر اسلامی تہواروں کی تاریخ اور ان کے منانے کا حکم۔	۶۸۲	معصیت کی بات کسی مسلمان اعلیٰ افر کی بھی ماننا حرام ہے۔
۶۸۱	"ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے" کہنے والے کا حکم۔	۶۸۲	دسہرے کی شرکت کو فقہاء نے کفر لکھا ہے
۶۸۲	یزید پلید کے انخروی احکام۔	۶۸۲	بتوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔
۶۸۲	اولیاء کے سبحانی ماعظم شانی اور فرعون کے انارب العالمین کہنے میں فرق ہے۔	۶۸۳	نیروز مہرگان کا ہدیہ حرام اور ان غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
۶۸۲	کسی خاص عالم کو کسی دنیاوی وجہ سے گالی دینا کفر نہیں۔	۶۸۳	معبودان باطل کی جے بولنا کفر ہے۔ کافروں کی جے کو فقہاء نے کفر کہا ہے۔
۶۸۲	ارتداد سے نکاح فسخ ہوتا ہے طلاق نہیں واقع ہوتی۔		

۶۸۸	اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے۔	۶۸۳	وہابی ہونے کی علامتیں۔
۶۸۹	ایک رافضی تصنیف کے احکام	۶۸۳	نماز اوٹھک بیٹھک ہے، روزہ بھوکا مرنا ہے۔ جتنے نمازی حاجی ہیں سب بے ایمان ہیں، یہ کلمات کفریہ ہیں۔
۶۹۰	چند گمراہ کن بلکہ کافرانہ کتابوں کے بارے میں انتباہ۔	۶۸۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپیلچی کہنا کفر ہے۔
۶۹۱	"ہم کو شریعت منظور نہیں رواج منظور ہے" کلمہ کفر ہے۔	۶۸۵	انبیاء کرام اپنے مزارات مقدسہ میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔
۶۹۱	"من برسم کارکنم نہ بہ شرع" اور "شریعت منظور نہیں" کافرق۔	۶۸۶	جو شخص میلاد شریف پڑھوانے والے کو جہنمی کہے خود جہنمی ہے۔
۶۹۲	مولوی اشرف علی سے مسئلہ اتیان ارواح پر ایک تحریری مناظرہ۔	۶۸۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف الوہیت کا نقصان تھا۔ بات حق ہے طرز ادا درست نہیں۔
۶۹۳	روحیں اپنے گھروں کو شب جمعہ، یوم عید، یوم عاشورہ، شب نصف شعبان آتی ہیں۔	۶۸۷	حضرت کا خیال نماز میں آئے تو نماز نہ ہوگی، گدھے خچر کا خیال آئے تو ہو جائے گی۔ یہ جملہ بولنا بیانی و فرشتہ کی توہین کرنا، اللہ تعالیٰ کو برا کہنا کفر ہے۔
۶۹۷	کتب دینیہ کو ایسی ویسی کتاب کہنا ان کتابوں کی توہین ہے۔	۶۸۷	یہ کہنا غلط ہے کہ ستر دلیل کفر کی اور ایک اسلام کی تو آدمی مسلمان ہے۔
۶۹۸	تمام انبیاء کرام پر عموماً اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خصوصاً ایمان لانے کا قرآن میں حکم ہے۔	۶۸۷	صحابہ کرام کے صبر و تحمل کی شرمناک کمزوری اور نامردی کہنا کفر ہے۔
۶۹۹	اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کے رسولوں پر ایمان لانا بھی ہے۔	۶۸۸	ایسے شخص کی تائید و حمایت کرنے والا بھی اسلام سے نکل گیا۔
۶۹۹	ان آیات کا بیان جن میں رسولوں پر ایمان لانے کی ترغیب ہے۔	۶۸۸	ایسے شخص کی تردید سے روکنے والوں کے حکم میں تفصیل ہے۔
۷۰۰	اسلام لانے میں تمام ضروریات دین پر ایمان لانا داخل ہے۔		

۴۰۸	جس نے یہ کہا کہ "حضور کے زمانہ سے قربانی میں ہمارا حصہ چلا آیا ہے" حضور پر افتراء کیا۔ بے توبہ مرا تو جہنم کا سزاوار ہے۔	۴۰۰	یہود و نصاریٰ جو تورات و انجیل قائم کریں باطل پر ہیں۔
۴۰۸	"چاہے ہماری قربانی مقبول نہ ہو ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے" یہ کہنے والے پر توبہ تجدید اسلام و تجدید نکاح فرض ہے۔	۴۰۰	تورات و انجیل کے قیام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانا داخل ہے۔
۴۰۸	کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔	۴۰۰	فلاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں منحصر ہے۔
۴۰۸	اوجھڑی کھانا مکروہ ہے دفن کر دی جائے۔	۴۰۳	ہدایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے پر موقوف ہے۔
۴۰۸	دل گردہ وغیرہ قربانی کرانے والے کو اختیار ہے چاہے خود کھائے چاہے تقسیم کرادے۔	۴۰۳	اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے میں تفریق ڈالنے والا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کافر کرے، پکا کافر ہے۔
۴۰۹	بت پوجا کی ترویج میں کوشش کرنا کفر ہے۔	۴۰۴	یہود و نصاریٰ پر مسلمان ہونا ضروری ہے۔
۴۰۹	"داڑھی منڈوانا حرام ہے اور یہ کہنا کہ منڈوانا میری طبیعت کا اختیار ہے" گناہ پر اصرار ہے مگر کفر نہیں۔	۴۰۴	اسلام کے سوا ہر دین کا پیر و آخرت میں خسارہ میں ہوگا۔
۴۰۹	میری طبیعت کا اختیار اور میری طبیعت کا اختیار میں فرق ہے۔	۴۰۵	یہود و نصاریٰ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔
۴۱۰	جو شخص یہ کہے کہ آج ماموس میں مندر جاتا ہوں سنکھ دھو کر رکھ لیا ہے، اسلامی بیچاریت سے مجھے کیا غرض، وہ کافر ہو گیا۔	۴۰۵	آخرت کی ساری بہاریں مسلمانوں کے لئے ہیں۔ کافر اس سے یکسر محروم ہے۔
۴۱۰	قربانی کاؤسے متعلق ایک سوال و جواب۔	۴۰۸	قربانی والے اپنی قربانی کا جو حصہ جس کو چاہے دیں بالتخصیص کسی حصہ میں کسی کا حق شرعاً وارد نہیں۔



فہرست ضمنی مسائل

۲۶۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نسخ قرآن جائز نہیں۔		تفسیر و اصول تفسیر
۲۷۳	آیت "تقلبک فی الساجدین" کی تفسیر۔	۱۳۵	بت پرستی۔ وہابیہ اور دیوبندیہ "من حاد اللہ ورسولہ" میں داخل ہیں۔
۳۳۴	آیت خاتم النبیین کے معنی مشہور میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کفر ہے۔	۱۳۵	جو "یوادون من حاد اللہ ورسولہ" ہیں وہ "یؤمنون باللہ و الیوم الآخر" نہیں۔
۳۳۶	اس تاویل کا رد کہ آیت میں "خاتم النبیین" سے مراد شریعت بعیدہ کا ختم ہے۔	۱۴۶	کلام الہی میں اپنی طرف سے کسی قید کا اضافہ بحکم قرآن افتراء علی اللہ ہے۔
۳۴۱	قرآن شریف میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔	۱۶۳	آیہ مبارکہ "لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء" کی تفسیر۔
۳۴۲	شمویل اور یوشع اور حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر قرآن میں مبہم طریقہ پر ہوا۔	۱۸۵	آیت کریمہ میں "اولی الامر" سے مراد کون ہیں۔
۳۴۲	قرآن سے ایسی تیس آیتوں کا بیان جن میں رسولوں کا ذکر بطریق استغراق ہوا۔	۲۵۹	آیت کریمہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" کی تفسیر۔
		۲۶۰	آیت کریمہ "لایأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید" کی تفسیر۔

۳۶۶	آیہ مبارکہ "من لم یحکم" کی نفیس تفسیر۔	۳۳۵	ایسے سات مقامات قرآنی کا ذکر جہاں انبیاء سابقین کو بوصف جنسیت ذکر کیا گیا۔
۳۸۸	"لکم دینکم ولی دین" کا حکم منسوخ ہے۔	۳۳۶	ایسے چھ مقامات کا ذکر جہاں رسول کا ذکر مطلقاً بے قید شمول و خصوص کیا گیا۔
۴۳۶	آیت ممتحنہ کی مراد کے بارے میں مفسرین کرام کے اقوال۔	۳۳۷	ایسے آٹھ مقامات کا ذکر جہاں رسولوں کی خاص جماعت کا ذکر ہے۔
۴۳۶	آیہ ممتحنہ کا روشن بیان۔	۳۳۸	وہ مقامات جہاں بطریق عہد حضوری ذکر ہوا۔
۴۳۶	آیہ کریمہ "لاینبھکم اللہ" بنو خزاعہ کے بارے میں ہے۔	۳۳۸	وہ مقامات جہاں بطریق عہد ذکری ذکر ہوا۔
۴۴۱	آیت میں نسخ کے اقوال۔	۳۳۸	وہ مقامات جہاں بطریق عہد علمی ذکر ہوا۔
۴۴۷	خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت اگر ہر غیر محارب کو عام مانی جائے۔	۳۳۸	آیت کریمہ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" میں اگر الف لام عہد خارجی ہو تو عہد خارجی ذکر ہوگا۔
۴۴۸	سب کافروں سے قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں۔ محارب بالفعل کی تخصیص منسوخ ہو گئی۔	۳۳۸	آیت کریمہ میں انبیاء مذکور بوصف جنسیت مراد ہوں تو کلام الہی فضول و مہمل ہونا لازم آئے گا۔
۴۵۵	آیہ کریمہ "وقاتلوا المشرکین کافة" کیا یقاتلونکم کافة" میں چار احتمال ہیں۔	۳۳۹	آیت خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی مراد لینے کی صورت میں قرآن میں مذکور رسولوں کی متعدد اصناف ہو گئی جو خود عہد خارجی کے خلاف ہے۔
۴۵۷	اصح قول اکثر ہے کہ آیہ کریمہ ممتحنہ صرف معاہدین کے بارے میں ہے۔	۳۳۹	آیت مبارکہ خاتم النبیین میں الف لام استغراق کے لئے نہ ہو بلکہ عہد خارجی ذکر کے لئے ہو تو آیت مبارکہ متشابہات میں سے ہوگی۔
۴۶۹	آیات ممتحنہ میں برو معاملات سے کیا مراد ہے۔	۳۵۰	آیت میں استغراق کے علاوہ جو معنی مراد لیا جائے آیت ختم نبوت پر دلیل نہ ہوگی۔
۴۷۰	معنی اقساط کی تحقیق۔	۳۵۲	آیت مبارکہ میں الف لام عہد خارجی ہو تب بھی استغراق ہی ثابت ہوگا۔
۴۷۰	آیت ممتحنہ میں اقساط کے معنی میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے۔	۳۶۵	آیہ کریمہ "فلا وربک" الایۃ سے تکفیر عامہ اہل اسلام پر ایک غلط استدلال کا رد۔
۴۷۴	آیہ کریمہ "لاینبھکم" میں کفار سے کچھ نیک برتاؤ اور مالی مواسات کی اجازت ہے نہ کہ ان کو اپنا انصار اور یار غار بنانے کی۔		

۶۳۴	سورہ والضیٰ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روئے روشن اور زلف مشکیں کی قسم یاد کی گئی ہے۔	۴۹۰	حرمت استعانت مشرکین پر آیات قرآنیہ۔
۷۰۵	یہود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ان کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔	۴۹۰	پہلی آیت کریمہ
	فوائد حدیثیہ	۴۹۱	دوسری آیت کریمہ
۱۸۸	حدیث "الاثمۃ من قریش" پر محدثانہ گفتگو اور اس کی تخریج۔	۴۹۱	تفسیر آیت کریمہ
۱۹۸	حدیث بخاری "اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی" سے پیدا شدہ وہم کا ازالہ۔	۴۹۲	تیسری آیت کریمہ
۱۹۹	حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع کے خلاف نہ واقع ہو۔	۴۹۳	تفسیر آیت کریمہ
۲۰۷	ائمہ نے "الائمۃ من قریش" سے استدلال فرمایا اور جمع محلی بالام کے افادہ استغراق سے اتمام تقریب فرمادیا۔	۴۹۳	چوتھی آیت کریمہ
۲۲۷	حدیث "قدموا قریشا والاتقوا موہا" چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے۔	۴۹۳	تفسیر آیت کریمہ
۲۴۲	حدیث "ما من مولود یولد علی الفطرۃ" کی تفسیر۔	۵۲۰	آیت کریمہ "والبدن جعلناہا" سے گائے کی قربانی پر استدلال، نیز تفسیر قادری کے ترجمہ سے اس موضوع پر استدلال۔
۲۸۰	حدیث متواتر کی دو قسمیں۔	۵۲۱	آیہ مبارکہ "ولکل امۃ جعلنا منسکا" سے استدلال۔
۲۸۸	حدیث مبارکہ "اہل البیدع کلاب اہل النار" کی تفسیر۔	۵۲۲	سورہ انعام کی آیت "ثمانیۃ ازواج" سے بقر کے انعام ہونے پر استدلال۔
۳۰۸	ایک موضوع روایت اور اس کے بیان کرنے والے کا حکم۔	۵۲۲	"واذ قال موسیٰ لقومہ" الایہ سے استدلال۔
۳۳۳	حدیث "لانی بعدی" متواتر ہے۔	۵۲۸	آیہ سورہ بقرہ، سورہ انعام اور سورہ حج سے قربانی کا ثبوت۔
۳۵۱	ان احادیث کا بیان جن میں خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کی تصریح ہے۔	۵۷۸	آیہ کریمہ "من یشفع شفاعۃ حسنۃ" کی توضیح۔

۶۴۶	ایک جھوٹی روایت۔	۴۱۵	"الائمة من قریش" حدیث صحیح متواتر ہے اور اہل اسلام کا اس مضمون پر اجماع ہے۔
۶۴۶	ایک صحیح روایت میں جھوٹ کا پیوند اور اس کا ازالہ۔	۴۹۶	تحریم استعانت مشرکین پر احادیث صحیحہ۔
	نماز	۵۰۰	جواز استعانت میں پیش کی جانے والی بعض روایات کا حال۔
۱۶۴	کافروں کی زمین میں نماز پڑھنے کی شدید ممانعت۔	۵۰۱	روایات جواز قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتی ہیں لہذا ان کے معارض نہیں۔
۳۷۴	مغرب میں نماز قصر کرنا نئی شریعت گھڑنا ہے۔	۵۰۱	ممانعت استعانت کو منسوخ قرار دینے کے لئے جو دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں ان کا جواب۔
۳۷۵	آیت الکرسی میں کوئی لفظ چھوڑنے سے ایک مذہب پر نماز باطل ہے، رائج یہ ہے کہ بے فساد معنی فاسد نہیں۔	۵۰۳	امام شافعی کے نزدیک حدیث منقطع مردود ہے۔
	امامت	۵۰۳	مرسل امام شافعی کے نزدیک مہمل ہے۔
۲۵۱	جو اہل طوی و بدعت حد کفر تک نہ پہنچا ہو اس کے پیچھے نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی مگر رافضی، قدری اور مشبہ کے پیچھے بالکل نہیں ہوگی۔	۵۰۳	زہری کے مرسل کو محدثین پا رہے ہو کہتے ہیں۔
۲۵۳	مبتدع کی اقتدا میں نماز کراہت کے ساتھ کب صحیح ہے۔	۵۵۱	ان احادیث کا ذکر جن میں عورتوں کو حضور پر جماعت کی اجازت ہے۔
۲۵۳	کون سے مبتدع کے پیچھے نماز مطلقاً ناجائز ہے۔	۵۶۳	صحاح ستہ اور نسائی سے ان احادیث کی تخریج جس میں قربانی بقر کا ذکر ہے۔
۲۵۳	جمی، قدری اور غالی رافضی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔	۵۷۵	ایک حدیث مبارکہ کہ جو اپنی عزت خدا کے ہاں دیکھنا چاہے اندازہ لگائے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر کیسی ہے۔
۲۵۴	کن اہل اہواء کے پیچھے نماز جائز اور کن کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔	۵۸۴	گمراہوں سے اجتناب کی حدیث مسلم۔
۲۵۴	موزہ پر جواز مسح کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔	۶۲۷	حدیث "الفقر فخری" بے اصل ہے۔
		۶۳۱	حدیث مبارک "اللهم احییٰ نبی مسکینا" کا صحیح مطلب۔

۵۲۶	غیر ذمی کافر کو مسجد میں آنے کی اجازت منسوخ ہو چکی ہے۔	۲۵۳	ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔
۵۲۹	کافر کو بطور استعلاء مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے۔	۲۹۴	بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور کافر کے پیچھے باطل ہے۔
۵۹۰	جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذا دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔	۳۰۶	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان کر ان سے استعانت کا انکار وہابیہ کا خیال ہے جن کی امامت جائز نہیں۔
	زکوٰۃ	۳۱۸	علی الاعلان گناہ کبیرہ کرنے والا فاسق معین ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔
۴۳۹	ذمی کو نفلی صدقات دے سکتے ہیں۔	۳۸۵	جو شخص وہابیوں کے کفر میں شک کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔
۴۳۹	زکوٰۃ ذمی کو نہیں دے سکتے۔		احکام مسجد
	نکاح	۳۹۰	مسجد حرام میں کفار کا داخلہ مطلقاً منع ہے۔
۱۱۶	کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔	۳۹۱	عہد رسالت میں وفود کفار مسجد میں بطور استعلاء نہیں آتے تھے۔
۱۱۶	نکاح کتابیہ کے صحیح ہونے کی شرطیں۔	۳۹۱	مشرک کا بطور استعلاء مسجد میں آنا حرام ہے
۱۱۹	صابی (ستارہ پرست) عورتوں سے نکاح کیسا ہے۔	۳۹۱	خفیہ کی کتب معتمدہ میں مسجد میں داخلہ کفار کی ممانعت ظاہر ہے۔
۲۲۷	نکاح میں شرعاً کفائت کا اعتبار ہے۔	۳۹۲	غیر مسلموں کی کثرت میں داخلہ کفار سبب پامالی اسلام ہے۔
۲۹۸	مرتد کی عورت عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے۔	۳۹۲	حضور کے زمانہ مبارک میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے آج کل ساتھ لانا سخت منع ہے۔
۳۱۶	کلمہ کفر صادر ہو تو تجدید نکاح ضروری ہے اور نکاح کے لئے گواہ رشتہ دار مثلاً بیٹا بیٹی ہوں وہ بھی کافی ہیں۔	۵۲۱	مساجد میں مشرک کو لے جانے کا رد۔
۳۳۱	مرزائی کے مذہب سے آگاہ ہو کر اس کو لڑکی دینا زنا پر پیش کرنا ہے اور فعل فسق ہے۔		

۱۱۷	بالجملہ محققین کے نزدیک رائج یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ مطلقاً اہل کتاب اور ان پر احکام مشرکین جاری ہیں۔	۳۷۳	دوسرے کی عورت بے نکاح تصرف میں لانا حرام۔
۱۳۴	مکروہ تحریمی سے کفر و ارتداد تک ممنوعات کے درجے اور ان سے نفرت کے احکام۔	۶۵۳	مدخولہ سے عدت کے اندر نکاح حرام قطعی ہے، دونوں پر جدائی فرض ہے۔
۱۳۴	افعال خواہ کتنے ہی قبیح ہوں کفر سے کم درجہ شنیع ہیں۔		نفقہ
۱۷۴	ہر فرض بقدر قدرت اور ہر حکم بشرط استطاعت ہوتا ہے۔	۱۰۱	آدمی پر جن لوگوں کا نفقہ واجب ہے ان کی تنزیع گناہ ہے۔
۱۷۸	قدرت دوسرے سے مکتسب ہو سکتی ہے مگر قرشیت ایسی چیز نہیں جو دوسرے سے مکتسب ہو۔		نسب
۱۸۷	کسی عرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلحہ شرعیہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔	۲۹۹	حالت کفر کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا۔
۱۹۱	جہاں عہد نہ ہو وہاں جمع پر لام استغراق کے لئے ہوتا ہے۔	۶۵۲	مرتد بیوی سے قبل اسلام جماع حرام ہے، اولاد ہوئی تو ولد الحرام کہیں گے ولد الزنا نہیں۔
۲۰۶	جو نقل اجماع میں مستم ہیں وہ نقل اقوال خاصہ میں کیونکر معتمد ہوں گے۔		فوائد اصولیہ
۲۱۹	الضرورات تبیح المحظورات۔	۱۰۷	حکم جب کسی علت سے ثابت ہو تو جب تک علت باقی رہے حکم باقی رہتا ہے۔
۲۶۷	ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی۔	۱۱۵	قیام مبداء مستلزم صدق مشتق ہوتا ہے۔
۲۸۵	بدعتی جیسے وہابیہ اور رافضی امت اجابت سے نہیں ہیں اس لئے اجماع میں ان کا خلاف معتبر نہیں، البتہ بدعتی اہل قبلہ سے ہیں۔	۱۱۷	لفظ مشرک جب مطلق نقل کیا جائے تو اصطلاح شرع میں اہل کتاب کو شامل نہ ہوگا۔
۳۰۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کوئی امتی معاف نہیں کر سکتا۔ امتی سے معافی مانگنے کے کوئی معنی نہیں۔	۱۱۷	اہل کتاب کے فعل پر لفظ "یشیرکون" کا اطلاق کس معنی میں ہے۔
		۱۱۷	اصطلاح شرع میں لفظ شرک کا علی الاطلاق استعمال کس شخص پر ہوتا ہے۔

۳۱۵	کلام صریح میں تاویل نامقبول ہے۔	۱۴۵	ردالمحتار علی الدر المختار تمام عالم میں مذہب حنفی کی اعلیٰ درجہ معتمد کتب سے ہے۔
۳۲۳	ضروریات دین میں تاویل مسوع نہیں ہوتی۔	۳۶۵	نفس امارہ کی سرکشی سے کسی امر شرعی کی ناگواری اور ہے دل سے اس کو برا جاننا اور ہے، اور یہ البتہ کفر ہے، چاہے مقدمات میں ہو چاہے عبادات میں۔
۳۶۰	لفظ حرام کفر کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔	۳۹۱	اختلاف زمانہ سے احکام بدلتے ہیں۔
۳۶۲	تصریحات ائمہ کے خلاف دلیل مسئلہ نکالنا مجتہد مطلق کا کام ہے۔	۴۰۱	ملعونہ کفریات کی ناقص تاویل انھیں کفر ہونے سے نہ بچائے گی۔
۴۰۹	جب تک عقل و شعور باقی ہے کسی بلند رتبہ آدمی سے بھی احکام شرعیہ موقوف نہیں۔	۵۲۰	مفتیوں کو ہدایت۔
۴۵۷	تصریح دلالت پر فائق ہے۔	۵۲۱	مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے جائز نہیں کہ سائل کو اس کے سوال کے موافق فتویٰ لکھ دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار نہ ہو۔
۴۵۷	اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔	۵۲۱	اہل باطل کے ہاتھ میں فتویٰ آجانے کی خرابی۔
۴۶۲	واقعہ عین کے لئے عموم نہیں ہوتا۔	۵۹۲	شبہ ہو چھٹنا کبیرہ کی نسبت کرنی بھی منع ہے۔
۵۹۳	جب کوئی بات دلیل قطعی سے ثابت ہو تو قرآن کا اضافہ بے سود ہے۔	۵۹۲	یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے۔
۶۵۷	مرزا صاحب کا مکتوب دلیل شرعی نہیں۔	۵۹۳	جس سے کوئی بڑی برائی صادر ہو اس سے چھوٹی شکایت بے سود۔
۶۵۸	رام و کرشن کے وجود پر تو اثر ہنود کے علاوہ کوئی دلیل نہیں۔	۶۰۴	کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو اس کے بولنے والے پر حکم کفر نہ دیں گے۔
۶۵۸	تو اثر ہنود سے رام و کرشن کا رسول ہونا تو بڑی بات ہے شریف آدمی ہونا بھی ثابت نہیں۔	۶۰۸	گول مول سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔
	افتاء و رسم المفتی	۶۱۲	بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔
۱۲۳	بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرنا اور مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا غلط ہے۔		

۱۵۲	مشرکین مکہ نے حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابتداء کی تہمت رکھی تھی۔		اسماء الرجال
۱۵۸	قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی تکذیب کی۔	۱۴۵	محمد عابدین، سلطان محمود خاں مرحوم کے عہد میں انھیں کی طرف سے دمشق اور تمام دیار شام کے مفتی اعظم تھے۔
۱۷۵	زمانہ صحابہ سے برابر علماء کرام خلفاء و ملوک کو علیحدہ کرتے آئے ہیں حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے۔	۵۰۳	حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں۔
۱۷۵	کفار ثنائیہ کے دستِ ظلم سے محروم ۶۵۶ھ میں جامعہ خلافت تار تار ہو گیا تو علماء نے فرمایا کہ ساڑھے تین برس تک تک خلافت منقطع رہی حالانکہ اس وقت بھی قاہرہ سلطنتیں موجود تھیں۔	۵۰۳	حسن بن عمارہ متروک ہے۔
۱۷۵	مصر کے سلطان سیبرس کا لقب ملک ظاہر تھا۔	۵۰۳	حیوۃ نے زہری سے کوئی حدیث نہیں سنی۔
۱۷۶	خلیفہ مستعصم باللہ ۱۳ صفر بروز چہار شنبہ ۶۵۶ھ کو شہید ہوئے۔	۵۹۱	یزید علیہ مایستحقہ باجماع اہلسنت فاسق و فاجر اور جری علی الکبائر تھا۔
۱۷۶	۱۳ رجب کو مستنصر باللہ خلیفہ مقرر ہوئے۔		تاریخ و تذکرہ
۱۷۶	مصر میں قائم شدہ خلافت جو اڑھائی سو برس تک رہی خود سلطان کی قائم کردہ تھی۔	۱۳۸	آخر جو الیہود و النصاری پر عمل دور فاروقی میں ہوا۔
۱۷۶	مقتدر باللہ کو تیرہ برس کی عمر میں ۲۹۶ھ میں خلافت ملی۔	۱۳۸	قراطمہ، عبیدہ اور نجدیہ کا جبری تسلط کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے نہ تھا۔
۱۷۷	مملکت ہند کے منتشر سلاطین نے بھی عباسی قرشی خلفاء سے اپنے نام پر وانہ سلطنت طلب کیا۔	۱۳۸	عدن اور جدہ میں نصاریٰ کا قیام او آخر سلطنت ترک سے ہے۔
۱۷۷	بادشاہ ہند غیاث الدین احمد شاہ بن اسکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا۔	۱۳۸	قراطمہ حجر اسود کھود کر لے گئے جو بیس برس بعد واپس ہوا، نجدیوں کی ضرب سے اس میں شق آگیا۔
۱۷۷	مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ کب شروع ہوا۔	۱۳۹	میاں عبدالمہاجر بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکور معوث من اللہ کہا۔

۲۲۵	ترکی سلاطین اہلسنت تھے اس لئے انھوں نے خود خلافت شریعہ کا دعویٰ نہیں کیا۔	۱۷۷	سلطان محمد تغلق شاہ اور سلطان فیروز شاہ کے خلافت سے ہندگی و غلامی رہی۔
۲۳۳	سلطان اورنگزیب محی الملک والدین محمد عالمگیر کافر کش اور دین پرور بادشاہ تھے۔	۱۷۸	مصر میں خلافت کی بنیاد سلطان بیبرس نے رکھی۔
۲۳۳	اکبر بادشاہ اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا۔	۱۷۸	سلاطین اسلام نے خلافت کی سات میں سے چھ شرائط پائے جانے کے باوجود صرف ایک شرط یعنی قرشیت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج و دست نگر جانا۔
۳۱۷	قتل کے بعد تین روز تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کا بے گور و کفن پڑا رہنا افضیوں کا افتراء ہے۔	۱۷۸	سلطان مستنصر باللہ نے سلطان بیبرس کو جب پروانہ سلطنت جاری کیا تو اظہار انقیاد کے لئے اس کے پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈال دیں جن کو پہن کر سلطان نے اپنے دارالسلطنت قاہرہ کا گشت کیا۔
۳۱۷	یہ کہنا کہ شہادت کے بعد کمٹوں نے ٹانگ چبالی تھی، دروغ بے فروغ ہے۔	۱۷۹	مستنصر باللہ کی بیعت سب سے پہلے امام اجل امام عزالدین بن عبدالسلام نے کی پھر سلطان بیبرس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔
۳۹۶	اسمعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو افغان مسلمانوں نے قتل کیا۔	۱۷۹	ابوالعباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری مستنصر باللہ کی خلافت کا امضاء اور اس کی صحت کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دقین العید کے فتوے سے ہوا۔
۴۱۸	جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین ترک زمانہ سے ہے۔	۱۷۹	ابوالعباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر امام قاضی القضاۃ عزالدین بن جماعہ نے شہادت دی۔
۴۲۵	تھانوی صاحب کو سنی سمجھنے کی غلطی پر مولوی حاکم علی صاحب کی توبہ۔	۱۸۰	خلیفہ مستنصر باللہ کا سن وصال۔
۴۳۰	ندوہ کو گور نمٹ سے امداد ملتی تھی۔	۱۹۰	امام ابوالفضل حافظ ابن حجر نے حدیث "الاثمۃ من قریش" پر ایک رسالہ لکھا جس میں اس کی روایت قریب چالیس صحابہ کرام سے جمع کیں۔
۴۳۶	بنو خزاعہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔	۱۹۳	تہذیب امام ابوالشکور سالمی کو سلطان الاولیاء محبوب الہی خواجہ نظام الحق والدین نے درس میں پڑھایا۔
۴۶۴	خط مکہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانچ سو اشرفیاں صفوان اور ابوسفیان کو دیں کہ فقراء مکہ میں تقسیم کریں۔	۲۱۲	حضرت سالم حضرت ابوحنیفہ کے آزاد کردہ غلام نہیں بلکہ ان کی بی بی شیبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ابوحنیفہ نے انھیں متبئی کیا تھا اور اپنی بختیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

۴۶۴	ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مولفۃ القلوب سے تھے۔	۵۹۲	یزید کی حکومت میں حرین طسین کی بے حرمتی ہوئی اور حادثہ کربلا پھوٹا۔
۴۷۷	رندوہ میں پچاس رسالے شائع کئے گئے۔	۵۹۵	بریلی میں جلسہ خلافت ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں ہوا۔
۴۸۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس فرمادیا۔	۵۹۷	علی حضرت کے چند احباب کی تاریخائے وفات۔
۵۰۴	کیا غزوہ حنین و طائف میں صفوان ابن امیہ شریک جہاد تھا۔	۶۲۰	تفویض امام اعظم اور دیگر ائمہ سلف کا مسلک تھا۔
۵۱۰	روز احد چھ سو یہودی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس کر دیے۔	۶۲۰	ہزاروں ائمہ خلف احاطہ الہی کو احاطہ صفاقی مانتے ہیں۔
۵۱۰	غزوہ خیبر میں دس یہودیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمرائی کا حکم فرمایا۔	۶۲۸	ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔
۵۱۰	غزوہ احد میں مسلمانوں کی تعداد سات سو اور غزوہ خیبر میں ایک ہزار چار سو تھی۔	۶۵۶	مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی طرف منسوب ایک غلط روایت۔
۵۱۱	غزوہ حنین کے موقع پر لشکر اسلام بارہ ہزار تھا۔	۶۵۷	مرزا مظہر جان جاناں کے مکتوب کا ایک مضمون جس میں ہندوؤں کے مذہب کو آسمانی گمان کرنے کی کوشش کی ہے۔
۵۱۲	حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہترین حافظہ اور عمدہ خط والے نصرانی کو محرر بنانے کا مشورہ قبول نہ فرمایا۔	۶۸۰	ہولی، دیوالی، نوروز مہرگان غیر اسلامی تہواروں کی تاریخ اور ان کے منانے کا حکم۔
۵۴۱	کربلا کی لڑائی کا آغاز امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے نہ تھا۔		فضائل و مناقب
۵۴۱	بعض واقعات و احوال کربلا۔	۱۱۰	الاسلام یعلمو ولا یعلی (اسلام غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا)
۵۴۳	امام پاک نے بہتر تن سے بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا۔		

۲۸۵	فقہ حنفی احکام قرآن عظیم اور احکام صحاح حدیث پر مشتمل ہے۔	۱۷۴	دین خیر خواہی کا نام ہے۔
۲۸۵	ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جلالت شان پر امت اجابت کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔	۱۸۱	مصر میں برکات خلافت کا ظہور۔
۲۸۶	امام اعظم کی عظمت کا انکار گمراہی ہے۔	۱۸۵	امام اعظم ابو حنیفہ کی نظر میں حکم خلیفہ کی اہمیت۔
۲۸۶	ائمہ مجتہدین کا مقام باقی اولیاء سے بلند ہے۔	۱۸۷	سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے۔
۲۸۷	حدیث مبارکہ من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب۔	۱۸۷	امام نجم الملک والدین عمر نسفی جن و انس کے مفتی اور صاحب ہدایہ کے استاد ہیں۔
۲۸۷	ولی کی عداوت باعث عذاب الہی ہے۔	۲۰۵	امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔
۲۸۷	مومن بالآخر رحمت و نعمت و جنت ابدی پاتا ہے۔	۲۱۲	صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مقتداء ہیں۔
۳۳۶	سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سلطان المفسرین ہیں اور امام مجاہدان کے تلمیذ اکبر ہیں۔	۲۲۶	فضیلت نسب معتبر ہے۔
۳۴۱	امام عطاء بن ابی رباح کے فضائل	۲۶۰	اس بات پر دلائل کہ قرآن مجید تغیر و تبدل، زیادت و نقص اور تحریف سے محفوظ ہے۔
۵۰۴	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غزوہ حنین کے دن صفوان بن امیہ پر عطاء کریمانہ اور صفوان کاخراج تحسین۔	۲۷۵	یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے، صحیح ہے، اور یہ مضمون قرآن سے ثابت ہے، اس کو جہلا کا قول بنانا قابل توبہ جرم ہے۔
۵۴۲	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت کے بجائے عزیمت پر عمل فرمایا اور یہی ان کی شان ارفع کے شایان تھی۔	۲۷۶	اللہ تعالیٰ روز محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کو یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔
۵۴۳	امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے کسی کتے نے بھی مشرکوں سے مدد نہ مانگی۔	۲۷۶	تحویل قبلہ اور روایت بخاری کا ذکر۔
۵۸۰	دین اسلام تمام جہان کے لئے ہدایت ہے۔		
۶۳۷	"حضور مرکٹی میں مل جائیں گے" یہ کلمہ کفر ہے۔		

۶۲۹	قیام میلاد محفل میں تشریف کی وجہ سے نہیں ذکر ولادت کے احترام میں ہے۔	۶۳۸	حیات انبیاء کی مثبت حدیثیں۔
۶۸۵	انبیاء کرام اپنے مزارات مقدسہ میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزی دئے جاتے ہیں۔ جہاں چاہیں تشریف لے جاتے، زمین آسمان کی حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔	۶۵۷	اولیاء کرام بیک وقت چند جگہ حاضر ہو سکتے ہیں
	بیوع	۶۵۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت سے متعلق ایک سوال۔
۶۵۶	"ہم تو زید پر ایمان لائے" کہنے والے پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔	۶۵۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صورت بشری، دوسری ملکی، تیسری حقیقی تھی۔
۶۵۶	کافر کے پاس جو شراب کی آمدنی ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلمان کی ایسی آمدنی کا ہے۔	۶۶۲	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباس بشری کا مقصد خلق کا انس حاصل کرنا ہے۔
۶۵۶	عقد و نقد و نوں مال حرام پر جمع نہ ہوں تو بیع حلال ہے۔	۶۶۲	آپ کی بشریت جبریل علیہ السلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے۔
	اجارہ	۶۶۲	پیغمبروں کے خواص بشری اس لئے نہیں کہ وہ اس کے محتاج ہیں بلکہ تعلیم سنت و ہدایت امت کے لئے ہیں۔
۴۲۲	مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو حرج نہیں۔	۶۶۳	مدخل کی ایک ایمان افروز عبارت۔
۵۱۱	کافر کو محرری پر نو کر رکھنے کی ممانعت ہے۔	۶۶۳	"انما انا بشر مثکم" کہنے کے فوائد سہ گانہ: امت کو انس ہو، تواضع کی تعلیم، غلو نصرائیت کا سد باب۔
۶۶۷	دلالی ایک ردی پیشہ ہے۔	۶۶۵	انبیاء سید الانبیاء سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرتے تو ولی کیا کریں گے، جو دعویٰ کرے ولی نہیں شیطان ہے۔
	ہبہ	۶۶۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک جنت ہیں۔
۴۲۱	کافر کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو درست ہے۔	۶۶۹	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محفل میلاد شریف میں تشریف لاسکتے ہیں۔
۴۲۳	دشمنوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے سپہ سالار کو ہدیہ بھیجا تو اس کا حکم۔		

۴۶۴	امامت کبریٰ کے لئے قرشیت شرط، اس پر صحابہ کا اجماع اور حدیث صحیح کی نص ہے۔	۱۴۴	مستامن کے لئے مسئلہ ہبہ و وصیت کی تحقیق۔
۴۶۴	امامت کا تحقق بطور تغلب بھی ممکن ہے۔	۴۶۴	دار الحرب میں داخل ہونے والے لشکر اسلام کا سپہ سالار اگر دشمنوں کے بادشاہ کو ہدیہ بھیجے تو کوئی حرج نہیں۔
۱۴۵	بیعت کے ساتھ ساتھ تغلب بھی جمع ہو سکتا ہے۔		شہادت
۱۵۰	جملہ مدعیان اسلام و کلمہ گو میں خلافت کا منکر کوئی فرقہ نہیں۔	۵۸۳	جھوٹی گواہی سب کے لئے حرام اور غیر مسلموں کے امور شرکیہ کے لئے ہو تو قریب بہ کفر ہے۔
۱۵۰	خلافت کیمٹی نے جس اسلامی حکومت کو خلافت اسلامیہ قرار دیا وہ شرعی خلافت ہرگز نہیں۔		قضاء
۱۵۶	جو نبی صاحب شریعت ہوئے وہ گزشتہ پیغمبروں کے کلام کو مٹانے کے لئے نہیں پورا کرنے کے لئے آئے تھے۔	۴۲۳	ذمیوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے کافر کو قاضی مقرر کرنا جائز ہے۔
۱۶۸	امرائے شرع کے اقسام		عقائد و کلام
۱۶۸	اختیاری امیر شریعت فقہائے اسلام ہیں۔	۱۱۵	انصاری باعتبار حقیقت لغویہ مشرکین ہیں اور یہی حال یہود کا ہے۔
۱۶۹	عدم سلطان و قاضی کی حالت میں قضاۃ کے بہت سے احکام انھیں کے ذریعہ پورے ہوں گے۔	۱۱۹	کیا صابی اہل کتاب ہیں۔
۱۶۹	اعلم علمائے بلد کا منصب۔	۱۲۳	جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، نہ ہی اس کا نماز، روزہ، حج اور صدقہ خیرات مقبول ہوگا۔
۱۶۹	امامت اختیاری انتخاب پر موقوف نہیں، نہ اس کی بیعت ضروری۔	۱۲۳	ہزار ضروریات دین میں سے ایک کا انکار ایسا ہی ہے جیسا نو سو ننانوے کا۔
۱۷۰	امیر قہری کا بیان۔	۱۲۴	ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات دین کے کہاں
۱۷۰	امیر قہری کا انتخاب مسلمانوں پر ہے اور اس کی بیعت سے انکار ضرور گناہ ہے۔	۱۲۴	خلافت کے شرائط و احکام کے بارے میں جمہور کا مسلک صحیح ہے۔
۱۷۰	خلیفۃ المسلمین بھی امیر قہری ہے۔		

۲۶۲	غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمین کافر ہے۔	۱۷۰	امیر المومنین کے لئے سات شرطیں لازم ہیں۔
۲۶۵	کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔	۱۷۰	صوبہ داریا والی کا بیان اور اس کے شرائط۔
۲۶۶	محبیہ جلیل: ضروریات دین کے ثبوت پر اگر بالخصوص نص قطعی نہ بھی ہو تب بھی ان کا منکر کافر ہوگا۔	۱۷۰	ہندوستان میں مسلمان امیر عام مقرر کرنے پر قادر نہیں۔
۲۶۶	باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔	۱۷۸	اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں۔
۲۶۶	جمع ماسوی اللہ کا حدوث ضروریات دین سے ہے۔	۲۲۱	قیامت میں ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔
۲۶۷	قرآن مجید کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ ہونا ضروریات دین سے ہے۔	۲۲۹	حدیث کی پیشگوئی مان کر اس کے خلاف کا ادعا جہل صریح بلکہ ضلال قبیح ہے۔
۲۷۰	"الحمد للہ میں مسلمان اور سچا مومن ہوں" کہنا صحیح ہے۔	۲۵۰	اللہ تعالیٰ کے لئے جسمیت کا قائل کافر ہے۔
۲۷۵	جو نام دنیا میں کسی کا ہو، چاہے کسی نے رکھا ہو لوح محفوظ میں علم کی حیثیت سے وہی نام مرقوم ہے، اور جس نام میں تغیر واقع ہو اور زمانہ کی قید کے ساتھ دونوں نام مرقوم ہیں۔	۲۵۰	صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔
۲۷۵	جس نے اپنا نام بدلا اور علم کی طرح مشہور نہ ہوا اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی وہ علم قرار نہیں دیا گیا۔	۲۵۰	جو رافضی حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے وہ گمراہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
۲۸۲	اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ماننا کفر ہے۔	۲۵۱	صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے۔
۲۸۷	مومن عاصی معذب ہے ملعون نہیں۔	۲۵۳	مبتدع سے کیا مراد ہے۔
۲۹۲	قیاس و فقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے۔	۲۵۴	غالی رافضی سے کیا مراد ہے۔
۳۱۳	قرآن کا منزل من اللہ ہونا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے۔	۲۵۴	ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر کافر، اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو۔
۳۱۴	اللہ تعالیٰ پر لفظ سخی و اتنا کا اطلاق شرعاً منع ہے۔	۲۵۴	حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تمرا کر نیوالا اور ان کو سب و شتم کرنے والا کافر ہے۔
		۲۵۵	روافض متعدد انواع کفر کے جامع ہیں۔

۳۲۶	برے خیالات دل میں آئیں یا بلا قصد زبان سے ادا ہو جائیں نہ گناہ نہ اس سے اسلام میں فرق آئے۔	۴۸۶	صرف مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں نہ کہ مومنین اور مشرکین۔
۳۲۶	کفار کی تعریف، ان کے اقسام و احکام	۴۸۹	مسلمان معاذ اللہ اگر ارادہ کفر کرے تو کافر ہو جائے گا۔
۳۲۷	کافر دو قسم پر ہے: اصلی و مرتد۔	۴۸۹	کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا جب تک اسلام قبول نہ کرے۔
۳۲۷	کافر اصلی دو قسم ہے: مجاہر و منافق۔	۴۸۹	کتابی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مگر مشرک نرے ارادے سے کتابی نہ ہو جائے گا۔
۳۲۷	منافق تمام کافروں سے بدتر ہیں۔	۴۹۰	مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل۔
۳۲۸	ریوں کو موحد سمجھنا باطل ہے۔	۴۹۳	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔
۳۲۸	مرتد کی دو قسمیں ہیں، مجاہر و منافق۔	۵۰۶	صرف ذمی سے استعانت جائز ہے، حربی سے مطلقاً حرام ہے۔
۳۳۳	خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین پر اجماع ہے، اس کا ثبوت نصوص علماء سے ہے۔	۵۳۱	تحريم مباح کا اعتقاد ضلالت ہے۔
۳۳۹	ختم نبوت کی تفسیر ختم زمانی قطعی اجماعی ہے۔	۵۳۱	حرام قطعی کو فرض منانا ایمان و عمل دونوں کے لئے تباہ کن ہے۔
۳۷۳	بغیر عذر سفر و مرض روزے کے بجائے فدیہ کافی جاننا نئی شریعت کا ایجاد ہے۔	۵۶۹	جو جس سے دوستی کرے قیامت کے دن انہی کے ساتھ اس کا حشر ہو۔
۳۷۷	علم الہی اور علم رسالت میں مساوات کا عقیدہ گمراہی ہے مگر ذاتی اور عطائی کا فرق مانے تو کافر نہ ہوگا۔	۵۶۹	حدیث "انت مع احببت" اور "ما احب رجل الحدیث" سے مضمون بالا پر استدلال۔
۳۷۷	علم باری سے ساری مخلوقات کے علم کو وہ نسبت بھی نہیں جو بوند کے کروڑوں حصہ کو سمندر سے،	۵۷۰	مطلقاً علماء دین یا کسی عالم دین کو عالم ہونے کے سبب برا کہنا کفر ہے۔
۴۱۲	کافر اصلی اور مرتد کافر۔	۵۷۰	شریعت مطہرہ کی ادنیٰ توہین یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے۔
۴۱۴	قیام خلافت کے شرعی طریقوں سے سوال اور حدیث شریف "الاثمۃ من قریش" کی تحقیق سے استفسار۔	۵۷۹	اعمال حسد کے قبولیت کی شرط ایمان ہے۔

۶۸۸	اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شہید و بصیر ہے اس کو حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے۔	۵۷۹	کافر کا کوئی عمل حسن مقبول نہیں۔
۶۹۳	روحیں اپنے گھروں کو شب جمعہ، یوم عید، یوم عاشورہ، شب نصف شعبان آتی ہیں۔	۵۸۱	اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔
۶۹۸	تمام انبیاء کرام پر عموماً اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خصوصاً ایمان لانے کا قرآن میں حکم ہے۔	۵۸۱	شریعت کی قطعی حلال کی ہوئی چیز کو جو کوئی حرام بتائے یا حرام کو حلال قرار دے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔
۶۹۹	اللہ پر ایمان لانے کا مطلب اس کے رسولوں پر ایمان لانا بھی ہے۔	۵۸۲	حلت قربانی کاؤ اور حرمت شرکت اعیاد ہندو ضروریات دین میں سے ہے۔
۶۹۹	ان آیات کا بیان جن میں رسولوں پر ایمان لانے کی ترغیب ہے۔	۶۰۸	اللہ تعالیٰ ہندوؤں کی توبہ قبول کرتا ہے۔
۷۰۰	اسلام لانے میں تمام ضروریات دین پر ایمان لانا داخل ہے۔	۶۱۹	آیات متشابہات میں اہلسنت و جماعت کا پہلا مسلک تفویض ہے، مثلاً عرش پر اللہ تعالیٰ کا استواء معلوم ہے کیفیت مجہول ہے۔
۷۰۵	آخرت کی ساری بہاریں مسلمانوں کے لئے ہیں کافر اس سے یکسر محروم ہیں۔	۶۱۹	اللہ تعالیٰ کا ہر شئی کو محیط ہونا معلوم ہے احاطہ ذاتی یا صفاتی سے بحث نہ کی جائے گی۔
	رد بد مذہبیاں	۶۲۰	اللہ تعالیٰ جسم، جہت اور مکان سے پاک ہے۔
۱۲۳	روافض کے عقائد باطلہ کا بیان۔	۶۲۰	مسلک دوم تاویل ہے یعنی عقل و شرع کے موافق معنی بیان کئے جائیں۔
۱۲۵	نجدیوں و بابیوں کے عقائد باطلہ کا بیان۔	۶۲۰	"ان اللہ علی کل شئی قدیر" سے مراد احاطہ صفاتی ہوگا۔
۱۲۶	نیچریوں کے عقائد باطلہ کا بیان	۶۲۰	یہ کہنا کہ "کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہیں" یہ کلمہ کفر ہے۔
۱۲۶	جھوٹے صوفیوں کے نظریات باطلہ کا بیان۔	۶۲۱	اللہ تعالیٰ کی ذات ہر مکان میں موجود ماننے پر لازم آنے والے استحالوں کا بیان
۱۲۸	روافض کے چند عقائد جن کی وجہ سے ان کی تکفیر ضروری ہے یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔	۶۲۱	اتحاد کو سب میں خدا کا حصہ اور سب خدا، یہ کفر ہے۔
۱۳۳	کفر اصلی سے ارتداد بدتر، کفر اصلی میں نصرانیت سے مجوسیت بدتر، اور اس سے بھی بدتر وہابیت، اور اس سے بدتر دیوبندیت ہے۔	۶۳۷	رضا بکفر کفر ہے۔

۱۳۸	وہابی، سنیوں اور ترکوں کو غیر مسلم مانتے ہیں۔	۲۳۰	مسٹر آزاد اپنے نشتے میں اپنے آپ کو تمام ائمہ مجتہدین سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔
۱۳۹	آزاد صاحب کا ایک خطبہ جمعہ۔	۲۳۰	حدیث صحیح پر مسٹر آزاد کا اشد ظلم
۱۵۱	فرعون نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی تکفیر کی تھی۔	۲۳۱	حدیث کے بارے میں ابوالکلام آزاد کی کمال جسارت و بیباکی۔
۱۵۴	ابوالکلام صاحب آزاد کا بعض اقسام کفار کو مستثنیٰ قرار دینا اور عالمگیر محبت کو اسلام کا اصل الاصول بنانا حکم قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔	۲۳۱	حدیث "لا یزال هذا الامر فی قریش مابقی منهم اثنان" سے مسٹر آزاد کے غلط استدلال کا آٹھ وجوہ سے رد۔
۱۵۶	ابوالکلام آزاد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاحب شریعت نبی ہونے کا انکار کیا۔	۲۳۵	ائمہ کرام کی طرف سے تطبیق احادیث کو غلط رنگ دینے اور اس سے اپنی مقصد برآری کی مسٹر آزاد نے جو کوشش کی اس کا چار وجوہ سے رد۔
۱۵۹	عبدالماجد دریابادی کے ہفوات۔	۲۳۶	یہود کی خصلت ہے کہ بات کو اس کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں۔
۱۶۰	ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا مقصد اسلام کی سرخروئی نہیں۔	۲۳۶	ابوالکلام کے اس ادعا کا چار وجوہ سے رد کہ حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں۔
۱۸۲	مسٹر آزاد کے ایک مہمل وبے معنی ہدیہ کارڈ۔	۲۶۲	روافض کا یہ قول کفر ہے کہ ائمہ نبیوں سے افضل ہیں۔
۲۰۹	ابن خلدون کے ہفوات اور نظریات فاسدہ۔	۲۶۲	کرامیہ کا یہ قول کفر و ضلالت ہے کہ ولی نبی سے افضل ہو سکتا ہے۔
۲۱۰	ابن خلدون مبتدع، اجماع صحابہ کرام کا خارق اور ضرار و معتزلہ کا موافق ہے۔	۲۶۴	مجتہدان روافض کے کفر صریح پر مشتمل فتوے۔
۲۱۱	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ابن خلدون کا لہجہ اور تیور خلاف ادب ہے۔	۲۶۷	روافض کی طرف سے "انالہ لحافظون" کی غلط تاویل کارڈ۔
۲۲۶	ابوالکلام آزاد کی تحریر کا چھپس وجوہ سے رد بلغ۔	۲۶۷	نیچریوں اور قادیانیوں کی تاویلات باطلہ سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں۔
۲۳۰	خلافت قریش سے متعلق احادیث کو پیشگوئی اور خبر پر محمول کرنا مسٹر آزاد کی جہالت ہے۔		

۳۶۵	گناہ کو کفر قرار دینا خارجوں کا مذہب ہے۔	۲۷۹	حسام الحرمین کے احکام حق و صحیح ہیں۔
۳۶۹	غیر مقلدوں کی دشمنی رسول کا بیان۔	۲۷۹	قادیانی کے رد کا طریقہ۔
۳۸۰	وہابیہ تقیہ کرتے ہیں ان کی تنقیح ضروری ہے۔	۲۷۹	قادیانی کی تصانیف میں کلمات کفریہ برساتی کیڑوں کی طرح بکھرے ہیں
۳۹۰	کفار مسجد نبوی میں اپنی طرح عبادت کرتے تھے یہ محض جھوٹ ہے۔	۲۷۹	قادیانی کے بعض کلمات کفریہ کا تذکرہ۔
۳۹۵	تقویۃ الایمان کتاب التوحید کی توثیح و تشریح ہے۔	۲۷۹	قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں۔
۳۹۶	سید احمد علیگرہی کے ہفتات۔	۳۱۴	عبارت "حفظ الایمان" کی ایک غلط تاویل کا رد۔
۳۹۶	غلام احمد قادیانی کے بنیاد۔	۳۲۵	غوث پاک کی شان میں زبان درازی رافضی تبرائی کرتے ہیں۔
۳۹۷	نواب صدیق حسن بھوپالی کی بکواسیں۔	۳۲۷	جو واعظ تقریر میں "بہشتی زیور" منگانے کی تاکید کرے دیوبندی معلوم ہوتا ہے۔
۳۹۷	دیوبندیوں کی گمراہیاں۔	۳۲۸	وہابیہ دیوبندیہ سب سے بدتر زہر قاتل ہے۔
۳۹۸	اہل قرآن کے مزخرفات۔	۳۳۶	عہد مصنف میں لفظ خاتم النبیین میں تاویل کرنے والے کچھ کذابوں کی تاویلات کا ذکر۔
۴۰۶	جو مشرک کو پیشوا بنائے قیامت کے دن اسی کے نام سے پکارا جائے۔	۳۵۰	مبتدعین کے اضلال کی چند ترکیبوں کا ذکر۔
۴۰۶	کسی مشرک کے لئے کہنا کہ ہمارا شہر پاک کرنے کے لئے آئے ہیں قرآن کی تکذیب ہے۔	۳۵۳	الف لام عہد خارجی کے دلائل کا تین طرح سے رد۔
۴۰۶	مشرک کو شرعاً کوئی عزت حاصل نہیں۔	۳۵۳	ایک غلط حوالہ کی نشاندہی۔
۴۰۷	مشرک کی تعظیم گناہ کبیرہ اور سب بیگنی اسلام ہے۔	۳۵۴	تلموح کی عبارت مذکورہ عہدیوں کو الٹی مضر۔
۴۰۸	مشرک تو مشرک ہے، فاسق کی جے بولنے سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔	۳۶۱	امثالیہ کے مختلف گروہوں کا ذکر۔
۴۱۲	یہ کہنا کہ "جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے" حدیث نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے۔	۳۶۱	حسام الحرمین میں فرقہ امثالیہ کے اس گروہ کا ذکر ہے جو حضور کے زمانہ کے بعد بھی کسی نبی کے امکان کے قائل ہیں۔
۴۵۵	قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد۔	۳۶۴	فرقہ الہندیہ کو گمراہ اور اسماعیلی کہنا صحیح ہے۔
۴۷۹	مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا رد بلغ۔		

۳۰۳	نبی پر دشنام طرازی کرنے والے کی توبہ مقبول نہیں۔	۵۹۵	خلافتی بیان کہ اہل وطن سے دوستی قرآن سے ثابت ہے۔
۳۰۴	ہر مرتد کی توبہ سچے دل سے ہو تو قبول ہے، ساب نبی کی توبہ قبول نہ ہونے کا مطلب۔	۵۹۸	اظہار کلمہ کفر کے بعد لاطائل تاویلوں کا رد۔
	ترغیب و ترہیب	۵۹۹	صریح الفاظ کفر بکنے کے بعد یہ تاویل مردود کہ میں نے دل سے نہیں کہا تھا۔
۱۵۱	خادمان دین کو گمراہوں کے سب و شتم سے ملال نہ کرنا چاہئے۔	۶۰۰	یہ تاویل نامقبول ہے کہ تکلم کے باوجود اس سے راضی نہ تھا۔ یا بطور ہزل واستہزاء کے کہے۔
۱۸۱	جو کسی خلیفہ سے برائی کرے اس کے لئے دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔	۶۵۶	مولوی محمد علی ناظم ندوہ کے خیالات۔
۳۲۸	مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے بدتر ہے۔	۶۸۳	وہابی ہونے کی علامتیں۔
۴۰۴	اہل ابواء سے پرہیز کی نصیحت۔	۷۱۰	رافضی اہلسنت کو خارجی کہتے ہیں۔
۵۴۰	حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔		منطق
۵۴۳	شعار اسلام کو بند کرنے کی کوشش کرنے والا اسلام کا بدخواہ ہے، ایسا شخص عالم نہیں ظالم ہے جو اسلام پر ظلم کر رہا ہے۔	۲۰۳	امامت خلافت سے عام ہے۔
۵۴۵	آدمی اگر اللہ تعالیٰ و رسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملہ کے برابر رکھے تو اس کو عمل کے لئے کافی ہے۔		نحو
۵۴۵	آیت و تفسیر سے قربانی کا ثبوت اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی بے قدری کرنے والوں کی عذاب سے تحذیف۔	۳۵۵	لائے نفی جنس صیغہ عموم سے ہے۔
۵۴۷	ہندوؤں سے اتحاد حرام، اور اس وجہ سے قربانی کا مؤقف کرنا حرام اور ایسے کر نیوالے کا حشر ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔		توبہ واستغفار
۶۰۹	معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے دن باعث محرومی حوض کوثر ہے۔	۳۰۰	قبول توبہ مرتد کی تفصیل

۱۵۰	گمراہوں سے آگاہ کرنا اور راہ حق کی طرف بلانا بجا آوری حکم خدا اور رسول ہے۔	۶۱۲	توبہ صادقہ کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔
۱۶۵	کسی کو خوش رکھنے کے لئے حکم شرعی سے باز رہنا گناہ ہے۔		حظر و اباحت
۱۷۳	دل سے مسلمانوں کی خیر خواہی فرض عین جبکہ مال یا اعمال سے اعانت فرض کفایہ ہے۔	۱۲۲	احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نساء و ذبائح سے احتراز کرے۔
۲۱۵	عصبیت کی ممانعت سے متعلق ایک سوال	۱۲۲	آج کل بعض یہود عزیز علیہ السلام کی ابنیت کے قائل ہیں ان کے زن و ذبیحہ سے بچنا لازم جائیں۔
۲۳۹	اکراہ شرعی کے بغیر دوسرے کے کفر پر رضا شدید حرام ہے۔	۱۲۲	اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کے تناول سے جبکہ ضرورت نہ ہو تو احتراز کرنا چاہئے۔
۲۴۰	مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانا فرض ہے۔	۱۲۲	عاقل کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی ایک جانب نامحمود اور دوسری جانب حرام قطعی ہو۔
۲۴۰	جو مسلمان کسی مسلمان کے مرتد ہونے کی حمایت کرے جہنمی ہے۔	۱۳۳	سلطنت اسلام، جماعت اسلام بلکہ ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔
۲۴۰	ایسا شخص فقہاء کے نزدیک کافر ہے۔	۱۳۳	مسلمان اپنے فرائض کا بقدر طاقت مکلف ہے۔
۲۴۰	مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کی کوشش بقدر ضرورت ہر مسلمان پر فرض ہے، معذوری کا حکم اور ہے۔	۱۳۳	مشرکین سے مموالات و اتحاد اور ان کے مراسم کی ادائیگی اور ان کی حمایت و خیر خواہی گمراہی بلکہ کفر بھی ہو سکتی ہے۔
۲۴۳	انگریزی پڑھنے کا حکم۔	۱۳۹	جائز لین دین ہر اصلی کافر سے جائز ہے۔
۲۴۲	گنہگاروں کے ساتھ بزرگان دین نے نرمی و سختی دونوں طرح کے معاملات روا رکھے ہیں اس لئے ایسوں کے ساتھ نرمی گناہ نہیں ہے۔	۱۳۹	کافر اصلی غیر ذمی غیر مستامن سے عقود فاسدہ بھی جائز ہیں جن میں عذر نہ ہو۔
۲۴۲	علماء کو "گور میں منہ دینے والا" کہنا کفر تو نہیں مگر سخت شنیع کلمہ ہے ایسے شخص کی تکفیر قابل توبہ جرم ہے۔	۱۵۰	افعال و اقوال کفر و ضلال پر کسی عالم کا انکار کرنا حق و ثواب ہے۔
۲۴۵	اللہ تعالیٰ کے لئے "میاں" کا لفظ ممنوع ہے۔		

۳۸۳	توبہ کے بعد گناہ باقی نہیں رہتا۔ توبہ کے بعد بلاوجہ الزام رکھنا حرام و گناہ ہے۔	۳۶۵	کسی بھی حق کے لئے غیر اسلامی پکھری سے چارہ جوئی یا جوابدہی بکرم من لم یحکمہ ہما نزل اللہ نہیں ہے اور جائز ہے۔
۳۸۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں برتی۔	۳۶۵	ناحق چارہ جوئی جوابدہی حرام و گناہ ہے۔
۴۰۵	مشرک سے اتحاد و موالات حرام ہے۔	۳۶۹	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ لفظ "یا" نہیں ملانا چاہئے بلکہ یا رسول اللہ کہنا اور لکھنا چاہئے۔
۴۰۵	مشرک کو ضرورت دینی میں ہادی و پیشوا بنانا قرآن کی تکذیب ہے۔	۳۶۹	نام پاک دیوار پر کندہ کرنے سے افضل آئینہ میں لکھ کر لٹکانا ہے۔
۴۱۶	مسلمانان ہند پر عدم استطاعت کی وجہ سے جہاد فرض نہیں۔	۳۷۰	جس مال کے حرام ہونے کا غالب گمان ہو اس کو کار خیر میں صرف کرنا حرام اور شبہ کے مال سے احتراز افضل ہے۔
۴۱۷	قانون جن امور کو روکتا ہے ان کے نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے۔	۳۷۳	تفسیر بالرائے حرام ہے۔
۴۱۷	خلافت کی حمایت کے نام پر خلاف شرع امور کی اجازت نہیں۔	۳۷۳	امام رازی اور امام غزالی رحمہما اللہ تعالیٰ کو اپنے مقابلہ میں الفاظ سخیفہ سے یاد کرنا تکبر ہے۔
۴۲۱	خرید و فروخت اجارہ و استیجار، ہبہ و استیباب بشر و طہا غیر ذمی کا فر سے بھی جائز ہیں۔	۳۷۴	اپنی منکوہہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث اور جو رو سے ماں باپ کو گالیاں سن کر خاموش رہنے والا عاق، یہ دونوں کام فسق کے ہیں۔
۴۲۱	دشمن کے وطن میں امان لے کر تجارت کے لئے جانا جائز ہے۔	۳۷۷	ایصال ثواب جائز، اس کے لئے دن متعین کرنا جائز، لیکن اس کو واجب جاننا یا حضور کی سنت سمجھنا باطل ہے۔
۴۲۴	مسلمانوں کو اپنے سکول و کالج کے لئے غیر مسلم حکومت سے مدد لینا کب جائز اور کب ناجائز ہے۔	۳۷۷	اپنی لڑکی کی حرام کمائی کھانے والا دیوث سخت فاسق ہے مسلمان اس سے میل جول ترک کر دیں۔
۴۳۰	جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد امور خلاف شرع سے مقید یا ان کی طرف منجر ہوں وہ ناجائز ہے۔	۳۸۰	بلاوجہ بدگمانی حرام ہے۔
۴۳۲	موالات ہر کافر سے حرام ہے۔		
۴۳۲	موالات صورت ضروریہ خصوصاً بصورت اکراہ جائز ہے۔		

۴۳۵	جن مدارس کے نصاب میں امور خلاف اسلام اور توہین رسالت داخل ہوں ان میں تعلیم و تعلم حرام ہے۔	۵۳۸	بلاوجہ شرعی شورشوں کے لئے سینہ سپر ہو جانا شرعاً واجب نہیں۔
۴۳۹	کافر حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں اگرچہ وہ مستامن ہو۔	۵۵۰	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ برکت نشان میں عورتوں پر پردہ واجب نہ تھا عورتیں پیچوقتہ جماعت میں حاضر ہوتی تھیں۔
۴۸۶	مشرک کا براہر بننا حرام ہے۔	۵۵۰	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں رنگ بدلاتو انھوں نے فرمایا: اگر حضور ہوتے عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، پھر زمانہ مابعد میں اور حالت خراب ہوئی تو انہ نے جو ان عورتوں کو روک دیا۔ جب اور زمانہ بدلاتو مطلقاً ممانعت ہو گئی۔
۴۸۷	کافروں کا حلیف بنانا مطلقاً حرام ہے۔	۵۵۲	ستر و حجاب کے کچھ مسائل۔
۵۱۱	کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے۔	۵۵۲	انگریزوں کا سیدھا پردہ مسلمانوں کا شعار اور الٹا پردہ کافروں کا۔ تو الٹے پردہ کا انگریز کھالینا حرام ہے۔
۵۱۳	کافر کی تعظیم حرام ہے۔	۵۵۳	گاؤ کشی اپنے اصل اور ذات کے اعتبار سے واجب نہیں۔ نہ اباحت کے اعتقاد کے ساتھ اس کا تارک گنہگار، نہ ہماری شریعت میں کسی چیز کا باتعین کھانا فرض۔
۵۲۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کنیت سے ذکر کیا جائے یا انھیں آتے وقت مرحبا کہا جائے۔	۵۵۳	گوشت طبعاً اہل اسلام کی غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا احسان جتایا ہے۔
۵۳۱	مباح کو حرام جان کر چھوڑنے میں حرج نہیں۔	۵۵۴	گوشت کی فضیلت کی احادیث۔
۵۳۷	منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا یہ حکم نہیں۔	۵۵۴	بکری کا گوشت گراں ہے سب کو دوامی سر نہیں۔
۵۳۸	ناحق قتل یا غارت مسلم حرام ہے۔	۵۵۷	ہاں قانوناً گاؤ کشی بند ہے وہاں شریعت بھی مجبور نہیں کرتی کہ ضرور کرو اور مورد آفات ٹھہرو۔
۵۳۸	قتل ناحق اور غارت مسلم میں اعانت مطلقاً حرام۔	۵۶۱	دینی کام کے لئے غیر مسلموں سے چندہ لینا منع ہے۔
۵۳۸	شراب پینا سخت خبیث کام ہے۔		

۶۱۲	گمراہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے بچیں غیبت نہیں۔	۵۶۷	کتابی کافر سے قربانی کا ذبح کرنا مکروہ ہے۔
۶۱۵	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور عرش اللہ کہنا جائز ہے۔	۵۶۸	ایسے کلمہ گو یوں کا حکم جو غیر مسلموں کی خوشنودی کے لئے از خود قربانی کاؤ بند کرنے کا اعلان کریں۔
۶۲۶	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا جائز نہیں۔	۵۷۳	گائے بھیڑ بکری اونٹ وغیرہ کی قربانی میں مسلمان منجانب شریعت مختار ہیں مگر مخالفان اسلام کی خاطر شعائر اسلام بند کرنے کا کسی وقت مسلمانوں کو اختیار نہیں۔
۶۲۶	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیچارہ کہنا حرام ہے۔	۵۷۳	ہندوستان میں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی ناپاک مصلحت کے لئے اس کا چھوڑنا حرام ہے۔
۶۲۷	امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لفظ یتیم کا اطلاق جائز نہیں۔	۵۷۴	مسئلہ کا حکم اور اہل اسلام کے خلاف شرع افعال کی قدر تشریح۔
۶۳۷	بلا وجہ شرعی بغض اور اس کے موافق عمل فسق ہے۔	۵۷۷	اللہ تعالیٰ کے واسطے نیت کر کے پھر نامعیوب ہے۔
۶۴۰	امامین کریمین کے فضائل و مناقب بیان کرنا چاہئیں مگر ایسے اور اس طرح نہیں کہ خستگی اور بیچارگی ظاہر ہو۔	۵۷۷	محض خوشنودی اہل ہندو کے لئے قربانی بجائے تین دن کے ایک دن مقرر کرنا حرام ہے۔
۶۴۰	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو ناقص کہنا بے ادبی ہے۔	۵۸۳	کفار کے میلے میں شرکت کرنا حرام ہے۔
۶۴۴	سماع جو منکرات شرعیہ سے خالی ہو مباح بلکہ مستحب ہے۔	۵۸۹	ظہور فتن کے وقت علماء پر حق کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔
۶۴۴	مزامیر حرام ہیں۔	۶۰۳	یزید کو پلید کہنا جائز ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنا منع ہے۔
۶۴۵	خدا کے بعد عالم کا درجہ، یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور کلمہ ایمان بھی۔	۶۰۴	بلا وجہ شرعی مسلمان کو یزید کہنا گناہ ہے۔
۶۴۶	حجام کے کام کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف غلط ہے۔	۶۰۸	مسلمان کی توبہ کا دوسرے مسلمانوں کو قبول کرنا واجب ہے۔
۶۴۶	آدم علیہ السلام کو کپڑا بننا سکھایا، داؤد علیہ السلام لوہے سے زرہ بناتے، لیکن ان افعال کے انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے کی صورتیں اور ان کا حکم۔	۶۰۹	بدگمانی گناہ ہے۔
		۶۱۱	مرشد حق کی قدم بوسی جائز، سجدہ ممنوع ہے۔

۶۳۸	سیاست	قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع اور واحد دونوں ہی صیغے ذکر فرمایا۔
۶۳۸	خلیفہ جہانبانی و حکمرانی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق ہوتا ہے اور تمام امت پر ولایت عامہ والا ہوتا ہے۔	ادب کے خیال سے جمع کا صیغہ بھی بول سکتے ہیں لیکن افضل اور اولیٰ واحد کا صیغہ ہی ہے۔
۶۵۵	سلطان وہ بادشاہ ہوتا ہے جس کا تسلط قہری ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے والیان ملک اس کے زیر حکم ہوں۔	صدقے کا بکرا دفن کرنا، مرغ کاڑنا، پتلا بنوانا ٹونا ٹوکا ہے اور سخت حرام ہے۔
۶۷۰	سلطان دو قسم کے ہیں: (۱) مولیٰ (۲) متغلب۔	مسلمانوں کے مذہبی کام میں افسری کی دو قسمیں ہیں: (۱) قہری، اس میں معذوری و مجبوری ہے۔ (۲) اختیاری، یہ ناجائز اور حرام ہے۔
۶۷۰	خلیفہ اور سلطان کی اطاعت میں فرق۔	غیروں کو رازدار بنانے کی ممانعت۔
۶۷۱	خلیفہ کے حکم سے مباح فرض اور اس کے منع کرنے سے مباح حرام ہو جاتا ہے۔	نااہل بلکہ نامناسب کو عامل بنانا اللہ و رسول کے ساتھ خیانت ہے۔
۶۷۱	خلیفہ ایک وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔	دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
۶۷۱	کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان اذن خلیفہ کا محتاج ہے۔	دینی امور میں کافروں سے مدد چاہنی حرام ہے۔
۶۷۲	سلطان خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا جبکہ خلیفہ سلطان کو معزول کر سکتا ہے۔	دینی مدرسہ کا بد مذہب اور مشرکین کو افسر بنانا حرام ہے۔
۶۷۲	سلطنت کے لیے قرشتیت تو درکنار حریت بھی شرط نہیں۔	معصیت کی بات کسی مسلمان اعلیٰ افسر کی بھی ماننا حرام ہے۔
۶۷۲	خلافت کے لئے حریت باجماع جملہ اہل قبلہ شرط ہے۔	دسہرے کی شرکت کو فقہاء نے کفر لکھا ہے۔
۶۷۲	ملک پر تسلط کی دو صورتیں ہیں۔	بتوں پر پھول چڑھانا، ناقوس بجانا کفر ہے۔
۶۷۳	جبراً و جوب اطاعت اور چیز ہے اور اس کا خلیفہ شرعی ہونا اور چیز ہے۔	نیروز مہرگان کو ہدیہ اور ان غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
۶۷۵	اگر کوئی غلام اپنی شوکت سے زبردستی ملک دبا بیٹھے تو فتنہ بجانے کے لئے اطاعت اس کی بھی واجب ہے۔	مجالس کفار میں شرکت حرام ہے۔

۴۲۰	موالات و مجرد معاملات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔		فرائض
۴۲۹	مدارس کے اقسام اور اخذ امداد کے احکام۔	۲۴۹	ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تہرائی ہیں۔ وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے ہاں عصوبت بالکل نہیں، اس صورت میں وہ مستحق ارث ہیں یا نہیں۔
۴۳۷	آیہ متحنہ میں ائمہ حنفیہ کا مسلک۔	۲۵۰	روافض کو سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں ملتا اور ان کی یہ محرومی دینی اختلاف کی وجہ سے ہے۔
۴۵۳	تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب بالفعل کے معنی کی تحقیق۔	۲۵۰	موانع ارث چار ہیں۔
۴۵۴	ازالہ منکر تین قسم ہے۔	۲۵۷	کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔
۴۶۵	سلوک مالی کی اقسام۔	۲۵۷	موانع ارث کا بیان۔
۴۶۵	موالات کی تقسیم اور اس کے احکام کا بیان۔	۲۵۸	مرتدا اصلا صالح وراثت نہیں۔
۴۶۸	مدارات کا بیان۔	۲۵۸	مرتد کسی کا وراثت نہ بنے گا نہ سلطان کا، نہ کافر کا، نہ ذمی کا اور نہ اپنے جیسے مرتد کا۔
۴۶۸	مدارات و مداخلت کے درمیان موالات صوریہ کی دو قسمیں اور ہیں یعنی برواقسام اور معاشرت۔		فوائد فقہیہ
۴۶۸	سلام، کلام، مصافحہ، مجالست، مساکنت اور مواکلت وغیرہ افعال کثیرہ ہیں۔	۱۰۵	ہمارے علماء ثلاثہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر ہندوستان دار الاسلام ہے ہر گز دار الحرب نہیں۔
۴۶۸	بروصلہ کی تین قسمیں۔	۱۰۵	امام ابوحنیفہ کے نزدیک دار الاسلام کے دار الحرب ہو جانے کے لئے تین باتیں درکار ہیں۔
۴۸۲	معاہدہ کارکن اور اس کی شرط۔	۱۱۵	یہود و نصاریٰ کے احکام اور دیگر مشرکین کے احکام میں فرق ہے اور اس کی وجہ۔
۵۳۰	جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) جنائی (۲) لسانی (۳) سنائی۔	۱۳۶	کفار کو مراسم کفر کی اجازت دینا ورنہ ان کے دین پر چھوڑنے میں فرق ہے۔
۵۵۰	شریعت کے ہر حکم میں دقاتق اور مصالح ہیں۔	۱۷۵	بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امیر یا ملک وغیرہ کہہ سکتے ہیں شرعاً اس کو خلیفہ یا امیر المومنین نہیں کہہ سکتے۔
۵۵۳	گائے کی قربانی کرنا واجب لعینہ ترک حرام لعینہ نہیں لیکن واجب لغیرہ و حرام لغیرہ تو ہو سکتا ہے اس کے یک لخت ترک میں اسلام اور اہل اسلام کی توہین اور ذلت ہے اور یہ شرعاً حرام ہے۔	۳۵۴	عہد خارجی کے معنی درست نہ ہوں تو الف لام استغراق مراد لینا واجب ہے۔

۵۵۰	مصالح عرف سے بدل جاتے ہیں تو حکم بھی بدل جاتا ہے۔	۵۵۳	سائل نے لفظ ترک لکھا ہے حالانکہ ترک اور کف میں فرق ہے۔
۵۵۱	موجودہ احکام حدیث کے خلاف نہیں بلکہ وہی کہ زمانہ بدلنے کے سبب حکم بدلا	۵۵۳	ترک کے نقصانات کی تفصیل۔
۵۵۲	واجب حرام لعینہ وغیرہ کا بیان مع امثلہ۔	۵۵۵	اونٹ اور گائے اور بکری میں گائے کی وجوہ ترجیح۔
۵۶۳	تفسیر قادری سے حکم مذکورہ بالا کی علت۔	۵۷۹	کسی مشرک کو سفارشی بنانا اور ہے اور اس کی تعظیم و تکریم امر آخر ہے۔
۵۶۳	بحکم آیات قرآنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح احکام کا اثبات کرتی ہے جیسے آیات قرآنی۔	۵۹۶	معاملہ سے قبل تک موالات کے دس درجے ہیں اور اس کی صوری و حقیقی دو قسمیں ہیں، سب کا حکم شرعی۔
۵۶۳	ان آیات کا بیان جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات وحی ہونے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ہے۔	۶۱۷	لفظ کافر گالی کے طور پر بھی بولا جاتا ہے لیکن شرع میں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جو ہر غیر مسلم پر بولا جاتا ہے۔
	حدود و تعزیر	۶۸۰	جبر و رضا کے حدود کا بیان۔
۲۷۰	زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، یہ کلمہ ایذاء مسلم ہے۔	۶۸۲	ارتداد سے نکاح منسوخ ہوتا ہے طلاق نہیں واقع ہوتی۔
۴۱۸	شریف مکہ سے بھی اگر بے حرمتی حرم ثابت ہو تو وہ سزا کا مستحق ہوگا۔	۷۰۹	میری طبیعت کا اختیار اور میری طبیعت کو اختیار میں فرق ہے۔
۴۲۱	مرتدہ عورت دائم الجہنم کی جائے گی اور اسلام لانے تک اس کے ساتھ کھانا و پینا اور نشست و برخاست ممنوع ہے مگر اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔		اصول فقہ
۶۰۸	مسلمانوں کو "بیٹی چود" کہنا قابل تعزیر جرم ہے۔	۱۵۳	عدم موالاتہ جمیع کفار کا حکم مفسر ہے جس کی تفسید تکذیب ہے۔
	منظرہ	۱۵۶	نسخ کے معنی حکم کی مدت پوری ہونے کے ہیں۔
۲۸۰	صریح کافروں سے فروعات میں بحث نہ کی جائے۔		

۳۳۷	عوام الناس پر تقلید واجب ہے۔	۲۹۰	لفظ کا ختم النبیین میں نفی استغراق کے لئے جو تاویل پیش کی جاتی ہے اس پر رب العالمین سے معارضہ کہ یہ تاویل وہاں بھی چل سکتی ہے۔
۵۵۶	کفارہ		گاؤ کشی کی حرمت کی دو وجہ قرار دی گئیں
۵۵۶	کفارہ ایسے گناہ کا ہے جس کا معاوضہ ہو، حد سے بڑھے ہوئے گناہ کا کفارہ نہیں۔	۳۰۷	اگر ہتھیا کی وجہ سے جان لینا حرام ہو تو سانپ کا مارنا بھی حرام ہوگا۔
۵۵۶	امر بالمعروف		جینیوں کے طرز عمل سے استدلال کہ وہ مطلقاً ہتھیا کو شدید حرام سمجھتے ہیں، مگر انھیں کے دیگر ہم قوم ان کی اس ہتھیا کا خیال کئے بغیر ہتھیا کرتے ہیں پھر ہم پر پابندی کیوں؟
۵۵۶	جس کے بارے میں معلوم ہو کہ تدبیر سے خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اس کے لئے کوشش کی جائے۔	۳۷۶	دوسری وجہ تعظیم: سواس پر بھی خود یہ حضرات پورے نہیں اترتے، مثالوں سے اس کی وضاحت۔
۵۵۶	قربانی		بیل اور گائے میں وجہ فرق کیا ہے۔
۵۶۵	حربی مستامن کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔	۴۶۰	مورقی پوجن، گھنٹا بجانا، سکھ پھونکنا۔ مہادیو پر پانی پکانا، ہولی، دیوالی وغیرہ اصد بابا تیں وید سے ثابت نہیں۔
۵۶۵	قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے بیل یا بھینس سے بدل کر قربانی کرنا منع ہے۔	۵۷۷	اخبار پانیر کے حوالے سے وید سے گاؤ قربانی کا جواز۔
۵۶۶	قربانی کرنے والے اپنی قربانی کا جو حصہ جس کو چاہے دیں بالتخصیص کسی حصہ میں کسی کا حق شرعاً وارد نہیں۔	۷۰۸	برہمن پران، ستیارتھ پرکاش، ترہنا، منوسمیتی سے مسئلہ بالا کا ثبوت۔
۵۶۶	کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔	۷۰۸	فیصلہ ہائی کورٹ سے مسئلہ کا ثبوت۔
۶۹۲	دل گردہ وغیرہ قربانی کرانے والے کو اختیار ہے چاہے خود کھائے چاہے تقسیم کرا دے۔	۷۰۸	مولوی اشرف علی سے مسئلہ اتیان ارواح پر ایک تحریر مناظرہ۔
	قربانی گاؤ سے متعلق ایک سوال و جواب۔	۷۱۰	تقلید

۱۱۴	سود کے ستر درجے ہیں جن میں سے اولیٰ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔		صيد و بائج
۱۱۵	ایک درہم سود کا دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کرے۔	۵۱۰	کافر کو کتابنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو،
	وصیت	۵۱۰	شکار میں کتے سے استعانت کب جائز ہے۔
۴۳۷	کافر ذمی کے لئے وصیت جائز اور حربی کے لئے ناجائز ہے۔	۵۱۰	کتا اگر شکار میں سے ماشہ بھر بھی کھالے تو شکار حرام ہو جائے گا۔
۴۶۳	وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تمملیک عین بجانا ہے۔	۷۰۸	او جھڑی کھانا مکروہ ہے دفن کر دی جائے۔
	فلسفہ		صلح
۴۶۶	شیئی مستمر میں بقاء کے لئے حکم ابتداء ہے۔	۴۲۴	کون سی صلح جائز اور کون سی ناجائز ہے۔
۴۶۶	اعراض ہر آن متجدد ہیں۔		سود
۵۵۴	فطرت کا قانون یہ ہے کہ عناصر نباتات کی غذاء نباتات حیوانات کی غذا اور حیوانات انسان کی غذا۔	۱۱۴	ان لوگوں پر تعجب ہے جو تحلیل رلو کے لئے ہندوستان کو دارالحرب ٹھہراتے ہیں اور قدرت و استطاعت کے باوجود ہجرت نہیں کرتے۔
۵۵۴	گوشت میں بدن انسانی کے لئے غیر معمولی فوائد و مصالح ہیں۔	۱۱۴	سود کی حرمت نصوص قاطعہ سے ثابت ہے۔
	میمین	۱۱۴	سود کھانے والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اٹھیں گے یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے بدحواس۔
۵۲۰	کفار کی قسمیں کچھ نہیں۔	۱۱۴	سود خوروں کے پیٹ بڑے ہو جائیں گے اور ان میں سانپ بچھو بھر جائیں گے۔
	تصوف و روحانیات	۱۱۴	سود کھانے والوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ۔
۶۱۸	وحدة الوجود کی صحیح تعبیر۔	۱۱۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود خور پر لعنت فرمائی۔
۶۴۰	اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔		

۲۰۳	شرح عقائد میں مذکور ایک اشکال کا جواب اور مصنف علیہ الرحمۃ کی تحقیق۔	۶۳۱	وحدة الوجود کی تحقیق۔
۲۱۹	شامی کی عبارت سے دھوکا دہی کا سد باب۔	۶۳۱	توحید، وحدت، اتحاد، تینوں الفاظ کے معنی کا بیان۔
۲۲۰	لفظ امیر "خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں والی شہر و سردار حجاج کو بھی کہتے ہیں مگر ائمہ من قریش میں قطعاً ائمہ سے مراد خلفاء ہیں۔	۶۳۱	توحید مدار ایمان ہے، وحدة الوجود یعنی ایک وجود کا حقیقی ہونا قرآن و حدیث اور اقوال اکابر سے ثابت ہے۔
۲۲۲	مولانا فرنگی محلی کی عقائد نسفی کی عبارت سمجھنے میں غلطی۔	۶۳۲	مسئلہ وحدت میں تین فرقوں کا بیان اور ایک دلکش مثال سے حقیقت حال کی وضاحت۔
۲۲۲	فرنگی محلی صاحب کی شرح مواقف کی عبارت میں تحریف۔	۶۳۳	وجود حقیقی باری تعالیٰ کا ہے بقیہ سب اسی کے عکس و ظلال ہیں کسی کا وجود حقیقی نہیں۔
۲۲۵	دوست کا دشمن اپنا دشمن ہوتا ہے۔	۶۳۴	اہل حقیقت نے وجود کی دو قسمیں کی ہیں: حقیقی و ذاتی اور ظلی و عطائی۔
۲۴۳	ایمان ابوین پر علیحضرت کا ایک، اور امام سیوطی کے چھ رسالے۔	۶۶۵	شطیاتی صوفیہ کے مطالب۔
۲۸۵	امام نووی پر تطفل۔	۶۶۶	حضرت بلذیز بسطامی کا قول سبحانی ما اعظم شانی کی توضیح اور ایک دلگداز حکایت۔
۳۲۳	عامگیری اور دیگر فتاویٰ کا انکار تو بین علماء ہے۔		تقابل ادیان
۳۲۴	مہمل الفاظ محتاج توجیہ نہیں۔	۵۵۶	ہمارے یہاں گائے کا ذبیحہ اصل مذہب میں داخل اور غیر مسلموں میں یہ پابندی بعد میں اپنے سر ڈال لی ہے۔
۳۲۶	وسوسہ کا علاج	۵۶۵	ویدوں سے قربانی گاؤ کی ممانعت ثابت نہیں۔ اگر شاستروں پر بنائے مسئلہ ہے تو ہماری فقہ میں بھی قربانی گاؤ کی تصریح ہے۔ اس کو خلاف مذہب کہنا دھوکا ہے۔
۳۵۸	کتاب ذوالنور الحق المبین کا شرعی حکم۔		متفرقات
۳۶۰	لفظ ضال اور بدعت کے معنی اور اس کی قسمیں۔	۱۸۰	کسی عبیدی کی خلافت صحیح نہ ہونے کی وجوہ۔
		۱۸۴	خلیفہ و سلطان کا فرق سات وجوہ سے۔

۵۳۶	دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے۔	۳۶۴	آج کوئی مجتہد مطلق موجود نہیں۔
۶۵۰	لفظ نور کی تحقیق۔	۳۷۹	کلمہ شریف کے دونوں اجزاء کا ماننا فرض ہے۔
۶۵۱	اللہ و رسول کو غلیظ گالی دینے والے کو زبانی معافی مانگنے پر معاف کرنا جائز نہیں۔	۳۷۹	کلمہ شریف کے نکات۔
۶۶۵	کلمہ شہادت میں لفظ عبدہ ورسولہ کے فوائد۔	۴۰۸	مہاتما کے معنی روح اعظم اور یہ جبریل امین کا لقب ہے۔
۶۸۲	اولیاء کے "سبیحانی ما اعظم شامی" اور فرعون کے "انارب العالمین" کہنے میں فرق ہے۔	۴۸۱	دشمن تین ہیں: ایک خود اپنا دشمن، دوسرا دوست کا دشمن، تیسرا دشمن کا دوست۔
۶۸۹	ایک رافضی تصنیف کے احکام۔	۵۰۸	استعانت کی تین حالتیں ہیں: التجا، اعتماد، استخرام
۶۹۰	چند گمراہ کن بلکہ کافرانہ کتابوں کے بارے میں انتباہ۔	۵۱۱	استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

کتاب السیر

مسئلہ ۱: از بریلی پرانا شہر محلہ سیلانی مسئلہ مستقیم نداف یکم ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے تین بیٹے ہیں، ایک مرضِ مرگی میں مبتلا ہے، دوسرا بیٹا جوان گھر سنبھالو، اگر وہ نہ ہوں تو زید اور اس کی اہلیہ دوسروں کے محتاج ہو جائیں کیونکہ ضعیفی کا عالم ہے، بڑا بیٹا بغزم ہجرت کابل وداع ہوتا ہے کل کی تاریخ میں، اور اس کی بیوی سال بھر کی بیانی پورے دن امید کے ہیں، اور اس کو بھی چھوڑے جاتا ہے۔ جو حکم قرآن و حدیث شریف کا ہو اس میں ہر گز انکار نہیں۔

الجواب:

اس صورت میں کابل کی ہجرت اسے جائز نہیں، حدیث میں ہے:

کفی بالمرء اثماً ان یضییع من یقوت ^۱ واللہ تعالیٰ اعلم۔	کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اسے ضائع کر دے جس کی روزی اس کے ذمہ تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

^۱ سنن ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۲۳۸، مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۲/ ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۶۰، المعجم الکبیر حدیث

۱۳۴۱۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/ ۳۸۲

مسئلہ ۲:

ازلاہور محلہ سادھواں مرسلہ میاں تاج الدین خیاط

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ہجرت کے احکاموں اور شرائط کا استعمال کس صورت میں ہونا چاہئے؟

الجواب:

دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت فرض ہے،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْنَاهُمُ الْبَلِيَّةَ ظَالِمِينَ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَهَاجِرُوا فِيهَا قَالُوا لَيْسَ مَا وَلَّيْنَاهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا" ①	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے، کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے، تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ بلٹنے کی۔ (ت)

ہاں اگر حقیقتہً مجبور ہو تو معذور ہے،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا" ② قَالُوا لَيْسَ مَا وَلَّيْنَاهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا" ③	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے اور نہ راستہ جانیں، تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (ت)

اور دارالاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ③	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں۔ (ت)

ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے اس جگہ کا بدلنا واجب اس مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے، محلہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلہ میں چلا جائے، بستی میں معذوری ہو تو دوسرے بستی میں جائے۔ مدارک التنزیل میں ہے:

وَالْأَيَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَتِمَّكَ	یہ آیت مبارکہ اس پر دال ہے کہ جب کوئی شخص کسی شہر

① القرآن الکریم ۴/ ۹۷

② القرآن الکریم ۴/ ۹۹، ۹۸

③ کنز العمال حدیث ۱۵۰۵۴ مؤسسة الرسالة بیروت ۶/ ۱۰۹

من اقامة دينه في بلد كما يجب وعلم انه يتمكن من اقامته في غيره حقت عليه المهاجرة وفي الحديث "من فر بدينه من ارض وان كان شبرا من الارض استوجبت له الجنة" وكان رفيق ابيه ابراهيم ونبیه محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم¹۔	میں اقامت دین پر اس طرح قادر و متمکن نہیں جیسا کہ لازم ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ دوسرے شہر میں اقامت پر قادر ہو جائے گا تو اس پر وہاں ہجرت کرنا لازم ہو جائیگا، اور حدیث میں ہے کہ جو شخص دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسرے جگہ بھاگا خواہ وہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت لازم ہو جاتی ہے اور وہ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنگت پائے گا۔ (ت)

ہندوستان دار الحرب نہیں دار الاسلام ہے، کہا حَقَّقْنَاهُ فِي فَتُونَا اَعْلَامُ الْاَعْلَامِ (جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنے فتویٰ اَعْلَامُ الْاَعْلَامِ میں کی ہے۔ ت) واللہ اعلم۔

¹ مدارك التنزيل (تفسير النسفي) تحت آیت ۹۷/۴ دار الکتب العربی بیروت ۲۴۶



رسالہ

اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام

(علم کے پہاڑوں کا اعلان کہ بیشک ہندوستان دارالاسلام ہے)

۱۲۹۸ھ

از بدایوں محلہ برہم پورہ مرسلہ مرزا علی بیگ صاحب

مسئلہ ۵۶۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟

(۲) اس زمانہ کے یہود و نصاریٰ کتابی ہیں یا نہیں؟

(۳) روافض و غیر ہم مبتدعین کہ کفارہ داخل مرتدین ہیں یا نہیں؟ جواب مفصل بدلائل عقلیہ و نقلیہ مدلل درکار ہے؟ بینوا

توجروا۔

جواب سوال اول

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ علمائے ثلاثہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہر گز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب ہو جانے میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظم امام الائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک درکار ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک علانیہ جاری ہوں اور شریعت اسلام کے احکام و شعائر مطلقاً جاری نہ ہونے پائیں اور صاحبین کے نزدیک اسی قدر کافی ہے مگر یہ بات بھم اللہ یہاں قطعاً موجود نہیں اہل اسلام جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و نماز باجماعت و غیرہا شعائر شریعت بغیر مزاحمت علی الاعلان ادا کرتے ہیں۔ فرائض، نکاح، رضاع، طلاق، عدۃ، رجعت، مہر، خلع، نفقات، حضانت، نسب، ہیہ،

وقف، وصیت، شفعہ وغیرہا، بہت معاملات مسلمین ہماری شریعت غریبہ کی بنا پر فیصل ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علماء سے فتویٰ لینا اور اسی پر عمل و حکم کرنا احکام انگریزی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگرچہ ہنود و مجوس و نصاریٰ ہوں اور بحمد اللہ یہ بھی شوکت و جبروت شریعت علیہ عالیہ اسلامیہ اعلیٰ اللہ تعالیٰ حکما السامیہ ہے کہ مخالفین کو بھی اپنی تسلیم اتباع پر مجبور فرماتی ہے والحمد للہ رب العالمین، فتاویٰ عالمگیریہ میں سراج و ہاج سے نقل کیا:

اعلم ان دار الحرب تصیر دار الاسلام بشرط واحد وهو اظہار حکم الاسلام فیہا ^۱	جان لو کہ بیشک دار الحرب ایک ہی شرط سے دار الاسلام بن جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں اسلام کا حکم غالب ہو جائے (ت)

پھر سراج و ہاج سے صاحب المذہب سیدنا و مولانا محمد بن الحسن قدس سرہ الاحسن کی زیادات سے کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے نقل کیا:

انما تصیر دار الاسلام دار الحرب عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ بشروط ثلاثۃ. احداھا اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتہار وان لایحکم فیہا بحکم الاسلام. ثم قال وصورة المسئلة ثلاثة اوجه اما ان يغلب اهل الحرب علی دار من دورنا وارتد اهل مصر غلبوا واجر و احکام الکفر او نقض اهل الذمة العهد و تغلبوا علی دارهم ففي کل من هذه الصور لا تصیر دار حرب الا بثلاثة شروط. وقال ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ بشرط واحد وهو اظہار احکام الکفر وهو القیاس الخ ^۲	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دار الاسلام تین شرائط سے دار الحرب ہوتا ہے جن میں ایک یہ کہ وہاں کفار کے احکام اعلانیہ جاری کئے جائیں اور وہاں اسلام کا کوئی حکم نافذ نہ کیا جائے، پھر فرمایا اور مسئلہ کی صورت تین طرح ہے اہل حرب ہمارے علاقہ پر غلبہ پالیں یا ہمارے کسی علاقہ کے شہری مرتد ہو کر وہاں غلبہ پالیں اور کفر کے احکام جاری کر دیں یا وہاں ذمی لوگ عہد کو توڑ کر غلبہ حاصل کر لیں، تو ان تمام صورتوں میں وہ علاقہ تین شرطوں سے دار الحرب بن جائے گا وہ یہ کہ احکام کفر اعلانیہ غالب کر دئے جائیں۔ یہی قیاس ہے الخ (ت)

درر غرر ملا خسر و میں ہے:

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب الخامس فی استیلاء الکفار نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۳۲

^۲ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب الخامس فی استیلاء الکفار نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۳۲

دار الحرب، اسلامی احکام جاری کرنے مثلاً جمعہ اور عیدین وہاں ادا کرنے پر دارالاسلام بن جاتا ہے اگرچہ وہاں کوئی اصلی کافر بھی موجود ہو اور اس کا دارالاسلام سے اتصال بھی نہ ہو یوں کہ اس کے اور دارالاسلام کے درمیان کوئی دوسرا حربی شہر فاصل ہو الخ، یہ علامہ خسرو کے الفاظ ہیں، اور مجمع الانہر میں شیخ زادہ نے اس کی پیروی کی ہے، اور مولیٰ غزی نے تنویر میں اس کی اتباع کی، اور مدقق علانی نے درمیں اس کو ثابت رکھا، پھر طحاوی اور شامی نے اپنے اپنے حاشیہ میں اسکی اقتدا کی۔ (ت)	دار الحرب تصیر دارالاسلام بأجراء احکام الاسلام فیہا کاقامة الجبعة والاعباد وان بقى فیہا کافر اصلی ولم يتصل بدارالاسلام بان کان بینہا وبين دار الاسلام مصر آخر لاهل الحرب^۱ الخ هذا لفظ العلامة خسرو و اثره شیخی زادہ فی مجمع الانہر، وتبعه المولى الغزى فی التنویر، واقرة المدقق العلانی فی الدر، ثم الطحاوی والشامی اقتديا فی الحاشیتین۔

جامع الفصولین سے نقل کیا گیا:

امام صاحب کے ہاں دار الحرب کا علاقہ اسلامی احکام وہاں جاری کرنے سے دارالاسلام بن جاتا ہے تو جب تک وہاں اسلامی احکام باقی رہیں گے وہ علاقہ دارالاسلام رہے گا، یہ اس لئے کہ حکم جب کسی علت پر مبنی ہو تو جب تک علت میں سے کچھ پایا جائے تو اس کی بقاء سے حکم بھی باقی رہتا ہے جیسا کہ معروف ہے۔ ابو بکر شیخ الاسلام نے اصل (مبسوط) کے سیر کے باب کی شرح میں یونہی ذکر فرمایا ہے، اھ، فصول عمادیہ سے منقول ہے کہ دارالاسلام جب تک وہاں احکام اسلام باقی رہیں گے تو وہ دار الحرب نہ بنے گا اگرچہ وہاں اہل اسلام کا غلبہ ختم ہو جائے، امام ناصر الدین کی منشور سے منقول ہے کہ دارالاسلام صرف اسلامی	له ان هذه البلدة صارت دارالاسلام بأجراء احکام الاسلام فیہا فما بقى شیعی من احکام دارالاسلام فیہا تبقي دارالاسلام علی ما عرف ان الحكم اذا ثبت بعله فما بقى شیعی من العلة یبقى الحكم ببقائه، هکذا ذکر شیخ الاسلام ابوبکر فی شرح سیر الاصل انتهى،^۲ وعن الفصول العبادية ان دارالاسلام لا یصیر دار الحرب اذا بقى شیعی من احکام الاسلام وان زال غلبة اهل الاسلام وعن منشور الامام ناصر الدین دارالاسلام انما

^۱ دررغرر کتاب الجہاد باب المستامن مطبع احمد کامل مصر ۱/ ۲۹۵

^۲ جامع الفصولین الفصل الاول فی القضاء اسلامی کتب خانہ کراچی ص ۱۲

صارت دارالاسلام بأجراء الاحكام فبأبقيت علقه من علائق الاسلام يتزوج جانب الاسلام ¹ وعن البرهان شرح مواهب الرحمن لا يصير دارالحرب مادام فيه شيعي منها بخلاف دارالاسلام لاننا رجحنا اعلام الاسلام واحكام اعلام كلمة الاسلام ² وعن الدر المنتقى لصاحب الدر المختار دارالحرب تصير دارالاسلام بأجراء بعض احكام الاسلام ³ ۔	احکام جاری کرنے سے بنتا ہے تو جب تک وہاں اسلام کے متعلقات باقی ہیں تو وہاں اسلام کے پہلو کو ترجیح ہوگی۔ اور برہان شرح مواہب الرحمن سے منقول ہے کوئی علاقہ اس وقت تک دارالحرب نہ بنے گا جب تک وہاں کچھ اسلامی احکام باقی ہیں، کیونکہ اسلامی نشانات کو اور کلمہ اسلام کے نشانات کے احکام کو ہم ترجیح دیں گے، دارالاسلام کا حکم اس کے خلاف ہے۔ صاحب در مختار کی الممتلئی سے منقول ہے کہ دارالحرب میں بعض اسلامی احکام کے نفاذ سے دارالاسلام بن جاتا ہے۔ (ت)

شرح نقایہ میں ہے:

لا خلاف ان دارالحرب تصير دارالاسلام بأجراء بعض احكام الاسلام فيها ⁴ ۔	بلا اختلاف دارالحرب وہاں بعض اسلامی احکام کے نفاذ سے وہ دارالاسلام بن جاتا ہے (ت)

اور اسی میں ہے:

وقال شيخ الاسلام والامام الاسبيجاني اى الدار محكومة بدارالاسلام ببقاء حكم واحد فيها كمافى العبادى وغيره ⁵ ۔	شیخ الاسلام اور امام اسپجانی نے فرمایا: کسی بھی علاقہ میں کوئی ایک اسلامی حکم بھی باقی ہو تو اس علاقہ کو دارالاسلام کہا جائے گا، جیسا کہ عمادی وغیرہ میں ہے۔ (ت)

پھر اپنے بلاد اور وہاں کے فتن و فساد کی نسبت فرماتے ہیں:

فلا احتياط يجعل هذه البلاد دارالاسلام والمسلمين وان كانت للملأعين واليد فى الظاهر	احتیاط یہی ہے کہ یہ علاقہ دارالاسلام والمسلمین قرار دیا جائے، اگرچہ وہاں ظاہری طور پر شیطانوں کا

¹ الفصول العبادية

² البرهان شرح مواهب الرحمن

³ الدر المنتقى على هامش مجمع الانهر كتاب السير دار احياء التراث العربى بيروت ۱/ ۲۳۴

⁴ جامع الرموز كتاب الجهاد مكتبة اسلامية گنبد قاموس ايران ۱۳/ ۵۵۶

⁵ جامع الرموز كتاب الجهاد مكتبة اسلامية گنبد قاموس ايران ۱۳/ ۵۵۷

لہؤلاء الشیطان ربنا لاتجعلنا فتنة للقوم الظالمین ونجنابرحتك من القوم الکفرین کما فی المستصفی وغیرہ ^۱ ۔	قبضہ ہے، اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما، جیسا کہ مستصفیٰ وغیرہ میں ہے۔ (ت)

درر غرر و تنویر الابصار و در مختار و مجمع الانہر وغیرہا میں کہ شرط اول کو صرف بلفظ اجراء احکام الشریک سے تعبیر کیا وہاں بھی یہ
ہی مقصود کہ اس ملک میں کلیۃً احکام کفر ہی جاری ہوں نہ یہ کہ مجرد جریان بعض کفر کافی ہے اگرچہ ان کے ساتھ بعض احکام
اسلام بھی اجراء پائیں۔

فی الحاشیۃ الطحطاویۃ علی الدرالمختار قوله بأجراء احکام اهل الشریک ای علی الاشتہار وان لایحکم فیہا بحکم اهل الاسلام ہندیۃ وظاہرہ انہ لو اجریت احکام المسلمین واحکام اهل الشریک لا تکون دار حرب انتہی ^۲ ۔	در مختار کے حاشیہ طحطاوی میں ہے قوله بأجراء احکام اهل الشریک (اس کا قول کہ اہل شرک کے احکام کے اجراء سے دار الحرب بن جاتا ہے) سے مراد یہ ہے کہ وہاں اعلانیہ احکام شرک نافذ کئے جائیں اور اہل اسلام کا کوئی حکم بھی نافذ نہ ہو، ہندیہ میں یوں ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ اگر وہاں احکام شرک اور احکام اسلام دونوں نافذ ہوں تو دار الحرب نہ ہوگا۔ (ت)

اور اسی طرح حاشیہ شامیہ میں نقل کر کے مقرر رکھا،

اقول: وبالله التوفیق والدلیل علی ذلك امران الاول قول محمد وهو الطراز المذهب انها تصیر دار حرب عند الامام بشرائط ثلاث احدها اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتہار وان لایحکم فیہا بحکم الاسلام فانظر کیف زاد الجملة الاخیرۃ ولم یقتصر علی الاولی فلو لم یفسر کلامہم بما ذکرنا لکان کلام الامام	اقول: وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) اس پر دلیل دو چیزیں ہیں: اول یہ کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ جو مذہب کے ترجمان ہیں ان کا یہ قول کہ وہ علاقہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شرطوں سے دار الحرب بنتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ وہاں کفار کے احکام اعلانیہ جاری کئے جائیں اور کوئی اسلامی حکم نافذ نہ ہو، تو غور کرو کہ انہوں نے آخری جملہ کیسے زائد فرمایا اور صرف پہلے جملہ پر اکتفاء نہ فرمایا، اگر فقہاء کا کلام ہمارے ذکر کردہ بیان سے واضح نہ بھی کیا جائے تو صرف

^۱ جامع الرموز کتاب الجہاد مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱۴/ ۵۵۷

^۲ حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار کتاب الجہاد فصل فی استیمان الکافر دارالمعرفۃ بیروت ۴/ ۴۶۰

قاضياً عليهم وناهيك به قاضياً عدلاً. فالثاني ان هؤلاء العلماء هم الذين قالوا في دار الحرب انها تصير دار الاسلام باجراء احكام الاسلام فيها فاما ان تقولوا ههنا ايضاً انها تصير دار الاسلام باجراء بعض احكام الاسلام ولومع جريان بعض احكام الكفر فعلى هذا ترفع المبينة بين الدارين اذكل دار تجرى فيها الحكمان مع استجماع بقية شرائط الحربية تكون دار حرب واسلام جميعاً لصدق الحدين معاً وكذا لو اردت الخلوص والتمحض في كل الموضعين يعنى ان دار الحرب ما يجرى فيها احكام الشرك خالصة ودار الاسلام ما يحكم فيها باحكام الاسلام محضة فعلى هذا تكون دار التقي وصفناها لك واسطة بين الدارين ولم يقل به احد. واما ان تريد التمحض في المقام الثاني دون الاول فهذا يخالف ما قصدته الشارع من اعلاء الاسلام وبنى العلماء كثيراً من الاحكام على ان الاسلام يعمل ولا يعمل، على انه يلزم ان تكون دار الاسلام

امام صاحب کلام ہی فیصلہ کن ہے تجھے یہی فیصلہ کن کلام کافی ہے۔ دوسری چیز یہ کہ یہی وہ علماء کرام ہیں جنہوں نے دارالحرب کے متعلق فرمایا کہ وہ دارالاسلام بن جاتا جب اس میں اسلامی احکام جاری کئے جائیں، تو اگر یہاں بھی وہ بعض اسلامی احکام مراد لیں (جس طرح کہ دارالحرب کے لئے کفار کے بعض احکام تم نے مراد لئے) تو جب بعض اسلامی احکام کے ساتھ کچھ احکام کفار ہوں گے تو اس سے دارالحرب اور دارالاسلام کے درمیان فرق ختم ہو جائے گا، کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک میں دونوں قسم کے حکم پائے جائیں گے اگرچہ کفار کے احکام زائد ہوں تو لازم آئے گا کہ ہر ایک دار الحرب اور دارالاسلام بھی ہو کیونکہ دونوں پر ہر ایک کی تعریف صادق آئے گی، اگر تم یہاں یہ مراد لو کہ ہر دار میں اس کے تمام احکام وہاں نافذ ہوں اور ایک دوسرے کے احکام سے خالی ہوں یعنی دارالحرب وہ ہے جس میں تمام احکام خالص کفر کے ہوں اور دارالاسلام وہ ہے جس میں خالص اسلامی احکام ہوں، تو اس سے لازم آئے گا کہ جس دار کی بحث ہو رہی ہے وہ دونوں داروں میں واسطہ کھلائے گا یعنی وہ نہ دارالاسلام ہو نہ دارالحرب ہو، حالانکہ ایسے دار کا کوئی بھی قائل نہیں، اگر تم یہ مراد لو کہ ثانی یعنی دارالاسلام میں تو خالص اسلامی ہوں اور دوسرے یعنی دارالحرب میں خالص ہو نا ضروری نہیں تو اس سے شارع کا مقصد اعلاء کلمہ اسلام اور اس کی ترجیح فوت ہو جائیگی جو شارع کے مقصد کے خلاف ہے جبکہ علماء نے بہت سے احکام "الاسلام يعمل ولا يعمل" (اسلام

غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا) کے قاعدہ پر مبنی قرار دئے ہیں، علاوہ ازیں یہ بھی لازم آئے گا کہ تمام دارالاسلام صاحبین کے مذہب پر دارالحرب قرار پائیں جبکہ ان میں کچھ احکام کفر پائے جاتے ہوں یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف وہاں حکم نافذ پائے جاتے ہوں جیسا کہ آج کے دور میں مشاہدہ ہے بلکہ قبل ازیں بھی ایسا رہا ہے جب سے شریعت کے بارے میں سستی ظاہر ہوئی اور مسلمان حکام نے شرعی احکام کے نفاذ سے روگردانی کر رکھی ہے، اور ذمی حضرات کو ترقی ملی ہے کہ خلاف شرع ذلیل کی ذلت سے نکل کر بڑی عزت پارہے ہیں جن کو مسلمان حکمرانوں نے بلند منصب اور محفوظ مراتب عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ وہ مسلمانوں پر تعلیٰ کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ ایک قائل پر رحم فرمائے جس کا کلام مولانا شامی نے نقل کیا ہے۔ (شعر کا ترجمہ)

"دوستو! زمانہ کے مصائب کثیر ہیں، ان میں سے سخت ترین بیوقوف لوگوں کا اقتدار ہے، تو کب زمانے کا نشہ ختم ہوگا جبکہ ملک یہودی بن کر فقہاء کی ذلت گاہ بن چکا ہے۔" اور جیسا کہ بعض ظالم حکمرانوں نے کافر لیڈروں کی جاری کردہ کئی بدعات کو پسند کرتے ہوئے اپنے ملکوں میں جاری کر دیا مثلاً گواہوں سے حلف لینا، اور ٹیکس، چونگیاں اور لوگوں کے اموال اور نفوس پر باطل قسم کے محسولات لاگو کر دئے، یہ پریشان کن برے معاملات مسلمان ملکوں میں ماننے پڑیں گے لہذا ضروری ہے کہ پہلے مقام یعنی دارالحرب میں خالص مکمل احکام کفر ہوں اور دوسرے مقام یعنی دارالاسلام میں ایسا نہ ہو جبکہ یہی مدٹی ہے، تو اس سے

بآسرہا دور حرب علی مذہب الصحابین اذا جری فیہا شیئی من احکام الکفر او حکم فیہا بعض مالک ینزل اللہ سبخنہ وتعالیٰ وهو معلوم مشاہد فی ہذہ الامصار بل من قبلہا بکثیر حیث فشا التہاون فی الشرع الشریف وتقاعد الحکام عن اجراء احکامہ وترقی اهل الذمة علی خلاف مراد الشریعة عن ذل ذلیل الی عز جلیل اعطا مناصب رفیعة ومراتب شامخة منیعة حتی استعلوا علی المسلمین ورحم اللہ للقاتل کما نقل المولی الشامی

حباً بنانوب الزمان کثیرة

وامر منها رفعة السفهاء

فمتی یفیک الدھر من سکراته

وأری الیہود بذلة الفقهاء¹

وکذلک ارتضی بعض الظلمة من حکام الجور بعض البدعات التی خرقها ائمة الکفر فأجروها فی بلادہم کتحلیف الشہود والزام المصادرات والمکوس ووضع الوظائف الباطلة علی الاموال والنفوس الی غیر ذلک من الاحکام الباطلة ویسلم هذا الامر الفظیح من اشنع الشنائع الهائلة فوجب القول بأن المراد

¹ رد المحتار کتاب الجہاد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۷۵

واضح ہو گیا کہ وہ دار جس میں دونوں قسم کے احکام کچھ کفر کے اور کچھ اسلام کے پائے جائیں جیسا کہ ہمارا یہ ملک ہے، صاحبین کے مذہب پر بھی دار الحرب نہ ہوگا کیونکہ یہاں خالص محض احکام کفر نہیں ہیں تو ہمارے بعض معاصرین کا یہ گمان کہ ہندوستان سے دار الحرب کی نفی کی بنیاد صرف امام صاحب کا مذہب ہے، اس کا وہم ہے کہ صاحبین کے مذہب پر درست نہیں ہے اس نے طویل کلام کیا جبکہ اس کی ضرورت نہیں تھی، کمزور ترین اور سب سے خطرناک موقف وہ ہے جو ہمارے زمانہ کے مشہور اجلہ حضرات کو لاحق ہوا ہے کہ انہوں نے ہمارے اس ملک سے دار الحرب کی نفی کی بنیاد شرط ثانی یعنی کسی دار الحرب سے اتصال کے نہ پائے جانے کو قرار دیا ہے اور انہوں نے اتصال کا معنی لیا ہے کہ چاروں طرف سے دار الحرب میں گھرا ہوا ہو اور کسی طرف سے دار الاسلام سے نہ ملا ہوا ہو چونکہ اتصال کا معنی ہندوستان میں نہیں پایا جاتا لہذا یہ دار الحرب نہ ہوگا کیونکہ ہندوستان غربی جانب سے افغانوں کے ملک پشاور اور کابل وغیرہ دار الاسلام سے ملا ہوا ہے،

اقول: (میں کہتا ہوں کہ) کاش وہ سرحدوں کے معنی پر غور کر لیتے، یا اسلامی سرحدوں کی نگرانی کی فضیلت کو دیکھتے ہوئے رباط کے معنی پر غور کر لیتے یا یہ معلوم کر لیتے کہ مکہ، شام، طائف، حنین، اور بنی مصطلق کے علاقے وغیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک زمانہ میں دار الحرب تھے حالانکہ ان سب کا دار الاسلام سے اتصال تھا، یا یہی سمجھ لیتے

فی المقام الاول هو الخلوص والتمحض دون الثاني وهو المقصود. وبهذا تبين ان الدار التي تجري فيها الحكمان شيعي من هذا وشيعي من هذا كدارنا هذه لا تكون دار حرب على مذهب صاحبين ايضاً لعدم تمحض احكام الشرك فمن الظن ماعرض لبعض المعاصرين من بناء نفى الحربية على الهند على مذهب الامام فقط فتوهم انه لا يستقيم على مذهب صاحبين واخطر الى تطويل الكلام بما كان في غنى عنه واشد سخافة واعظم شناعة ما اعتزى بعض اجلة المشاهير من الذين ادر كناعصرهم اذ حاولوا انفى الحربية عن بلادنا بناء على عدم تحقق الشرط الثاني اعنى الاتصال بدار الحرب ايضاً فقالوا معنى الاتصال ان تكون محاطة بدار الحرب من كل جهة ولا تكون في جانب بلدة اسلامية وهو غير واقع في بلاد الهند اذ جانبها الغربي متصل بملك الافاغنة كفشاور وكابل وغيرهما من بلاد دار الاسلام.

اقول: يا ليتنه تفكر في معنى الثغور وانظر الى فضائل المرباطين فتأمل في معنى الرباط او علم ان مكة والشام والطائف وارض حنين وبنى المصطلق وغيرها كانت دار حرب على عهد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مع اتصالها بدار الاسلام قطعاً وفهم

کہ مسلمان امام جب کفار کے کسی علاقہ کو فتح کر کے وہاں اسلامی احکام جاری کر دیتا تو وہ علاقہ دارالاسلام بن جاتا ہے جبکہ اس سے متصل باقی علاقے جو کفار کے قبضہ میں بدستور ابھی تک موجود ہیں وہ پہلے کی طرح دارالحرب ہیں، یا ان کو سمجھ آتی کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اگر صحیح ہو تو پھر دنیا بھر میں کوئی بھی دار کفر اس وقت تک دارالحرب نہ کہلائے جب تک ان میں اور دارالاسلام میں سمندروں اور بیابانوں کا فاصلہ نہ ہو، حالانکہ کوئی بھی دارالحرب کے اس معنی کا قائل نہیں ہے، یہ اس لئے کہ جب آپ کسی ملک کو دارالحرب کہیں گے تو ہم استفسار کریں گے کہ اس کے ارد گرد کن ملکوں کا احاطہ ہے اگر کوئی بھی ان میں سے دارالاسلام ہو تو پہلا ملک (دارالحرب) بھی دارالاسلام قرار پائے کیونکہ وہ اتصال جو دارالحرب کا معیار ہے وہ نہ پایا گیا، ورنہ اگر ارد گرد اسلامی ملک نہ ہو تو پھر ہم اس سے ملنے والے دوسرے ملک کی بابت معلوم کریں گے حتیٰ کہ ملتے ملتے کوئی دارالاسلام پایا گیا تو یہ درمیان والے تمام ملک دارالاسلام ہو جائیں گے کیونکہ ان ملکوں کا آپس میں ایک دوسرے سے اتصال ہو گیا ہے، یا پھر یہ تسلیم کیا جائے کہ اس جہت میں کرہ ارض میں کوئی بھی دارالاسلام نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ دارالحرب کے اس معیار والے قول کا فساد واضح ہے جس میں کچھ بھی خفاء نہیں ہے، اس کی بنیاد یہ فاسد قیاس ہے کہ امام صاحب کے نزدیک کسی دارالاسلام کے دارالحرب بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ چاروں اطراف سے وہ ملک دارالاسلام میں گھرا ہوا نہ ہو کیونکہ اگر وہ

ان الامام کما فتح بلدة من بلاد الکفار واجری فیہا احکام الاسلام صارت دارالاسلام والقی تلہیہا من البلاد تحت حکم الکفار دار حرب کما کانت وتفتن ان لوصح مآقالہ لاستحلال ان یکون شیعی من دیار الکفر دار حرب الا ان یفصل بینہا و بین الحدود الاسلامیة البحار والمفاوز ولم یقل به احد، وذلك لانه کما حکمت علی بلدة بانہا دار حرب سألنا عما یحیطہا من البلاد فان کان فیہا من بلاد الاسلام کانت الاولی ایضاً دارالاسلام لعدم الاتصال بالبعنی المذکور والانقلنا الکلام الی ما یراد صقہا حتی ینتہی الی بلدة من بلاد الاسلام فتصیر کلہا دارالاسلام لتلازق بعضها ببعض ولا تكون فی تلك الجهة بلدة اسلامیة الی منقطع الارض، وبالجملۃ ففساد هذا القول اظهر من ان یخفی وانما منشؤ القیاس الفاسد وذلك ان الشرط عند الامام فی صیورۃ بلدة من دار الاسلام دار الحرب ان لا تكون محاطة بدار الاسلام من الجهات الاربع وذلك لان غلبۃ الکفار اذن علی شرف الزوال فلا تخرج بہ

البلدة عن دار الاسلام فزعم ان شرط الحربية ان تكون محاطة بدار الحرب من جميع الجوانب وما افسده من قياس كما لا يخفى عما افاد الناس۔	گھرا ہوا ہو تو اس دار الحرب میں کفار کا غلبہ معرض سقوط میں رہے گا تو یوں وہ دار الاسلام سے خارج نہ رہے گا، لہذا انہوں نے خیال کر لیا کہ کسی ملک کے حربی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ چاروں طرف سے حربی ملکوں میں گھرا ہوا ہو، یہ قیاس نہایت ہی فاسد ہے جو عوام الناس کے لئے بھی مخفی نہیں۔ (ت)

الحاصل ہندوستان کے دار الاسلام ہونے میں شک نہیں عجب ان سے جو تحلیل رلو کے لئے (جس کی حرمت نصوص قاطعہ قرآنیہ سے ثابت اور کیسی کیسی سخت و عیدیں اس پر وارد) اس ملک کو دار الحرب ٹھہرائیں اور باوجود قدرت و استطاعت ہجرت کا خیال بھی دل میں نہ لائیں گویا یہ بلاد اسی دن کے لئے دار الحرب ہوئے تھے کہ مزے سے سود کے لطف اڑائیے اور بآرام تمام وطن مالوف میں بسر فرمائیے استغفر اللہ، اَفْتُوْهُمْ نُوْنَ يَبْغِضُ الْكِتٰبِ وَتُكْفَرُوْنَ يَبْغِضُ^۱ (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں، تو کیا بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ ت) اللہ سب بخندہ و تعالیٰ فرماتا ہے سود کھانیوالے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اٹھیں گے^۲ یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے بدحواس۔ اور حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگ ملاحظہ فرمائے کہ پیٹ ان کے پھول کر مکانوں کے برابر ہو گئے ہیں اور مثل شیشہ کے ہیں کہ اندر کی چیز نظر آتی ہے سانپ بچھو ان میں بھرے ہیں، میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے عرض کیا: سود کھانے والے^۳۔ جب تحریم رلو کی آیت نازل ہوئی بعض مسلمانوں نے کہا: جو سود ہمارا نزول آیت سے پہلے کارہ گیا ہے وہ لے لیں آئندہ باز رہیں گے۔ حکم آیا اگر نہیں مانتے تو اعلان کر دو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔^۴ سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود خور پر لعنت کی۔^۵ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سود خور پر لعنت فرماتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سود کے ستر ٹکڑے ہیں سب سے ہلکایہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔^۷

^۱ القرآن الکریم ۸۵/۲

^۲ القرآن الکریم ۲۷۵/۲

^۳ سنن ابن ماجہ باب التغلیظ فی الربا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۶۵

^۴ القرآن الکریم ۲۷۹/۲

^۵ صحیح مسلم باب الربا قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۷

^۶ مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۱/۱۵۸

^۷ سنن ابن ماجہ باب التغلیظ فی الربا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۶۵ و مشکوٰۃ المصابیح، باب الربا، مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۴۶

دیکھو اول ان کے اقوال خبیثہ یاد فرما کر آخر ان کے شرک سے اپنی نزاہت و تہری بیان فرمائی تو معلوم ہوا کہ قائلین بنوت مشرکین ہیں مگر ظاہر الروایۃ میں ان پر علی الاطلاق حکم کتابیت دیا اور ان کے ذبائح و نساء کو حلال ٹھہرایا، درمختار میں ہے:

صح نکاح کتابیۃ وان کرہ تنزیہا مؤمنۃ بنبی مرسل مقرۃ بکتاب منزل وان اعتقدوا السیح الہا وکذا حل ذبیحتہم علی المذہب بحر انتہی ^۱ ۔	کتابیہ عورت سے نکاح صحیح ہے اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے بشرطیکہ وہ عورت کسی مرسل نبی پر ایمان رکھتی ہو اور کسی منزل من اللہ کتاب کا اقرار کرتی ہو اگرچہ عمومی طور پر وہ نصاری عیسیٰ علیہ السلام کو الہ مانتے ہوں یونہی ان کا ذبیحہ بھی مذہب میں حلال ہے، بحر، اھ۔ (ت)

ردالمحتار میں بحر الرائق سے منقول ہے:

وحاصلہ ان المذہب الاطلاق لہا ذکرہ شمس الائمۃ فی المبسوط من ان ذبیحۃ النصرانی حلال مطلقاً. سواء قال بثالث ثلثۃ اولا، لاطلاق الکتاب ہنا وهو الدلیل ورجحہ فی فتح القدیر الخ ^۲ ۔	حاصل یہ ہے کہ مذہب میں اطلاق ہے کیونکہ شمس الائمہ سرخی نے مبسوط میں یہ ذکر کیا ہے کہ نصرانی کا ذبیحہ مطلقاً حلال ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ثالث ثلثہ کا قول کریں یا نہ کریں کیونکہ کتاب اللہ کا یہاں اطلاق ہے اور یہی دلیل ہے، اس کو فتح القدیر میں ترجیح دی ہے الخ (ت)

مستصفیٰ میں عبارت مذکورہ کے بعد مبسوط سے ہے:

لکن بالنظر الی الدلائل ینبغی ان یجوز الاکل و التزوج انتہی ^۳ ۔	لیکن دلائل کو دیکھتے ہوئے یہی مناسب قول ہے کہ ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے انتہی۔ (ت)

فتاویٰ حامد یہ میں ہے:

مقتضی الدلائل الجواز کما ذکرہ التمر تأشی فی فتاواہ الخ ^۴ ۔	دلائل کا مقتضی یہی ہے کہ جائز ہے جیسا کہ اسے تمر تاشی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے الخ (ت)

^۱ درمختار کتاب النکاح فصل فی المحرمات مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۸۹

^۲ ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۸۹

^۳ فتح القدیر بحوالہ المستصفیٰ کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۳/ ۱۳۵

^۴ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ کتاب الذبائح ارگ بازار قندھار افغانستان ۲/ ۲۳۲

اور ایک حدیث میں آیا: سود کا ایک درم دانستہ کھانا ایسا ہے جیسا چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کرنا^۱۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

جواب سوال دوم

نصاری باعتبار حقیقت لغویہ انجاکہ قیام مبداء مستلزم صدق مشتق ہے بلاشبہ مشرکین ہیں کہ وہ بالقطع قائل بہ تثلیث و بنوت ہیں اسی طرح وہ یہود جو الوہیت و ابنیت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل تھے، مگر کلام اس میں ہے کہ حق تبارک و تعالیٰ نے کتب آسمانی کا اجمال فرما کر یہود و نصاریٰ کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا کیا اور ان کا نام اہل کتاب رکھا اور ان کے نساء و ذبائح کو حلال و مباح ٹھہرایا یا نصاریٰ زمانہ بھی کہ الوہیت عبد اللہ مسیح بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی علی الاعلان تصریح اور وہ یہود جو مثل بعض طوائف ماضیہ الوہیت بندہ خدا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل ہوں انہیں میں داخل اور اس تفرقہ کے مستحق ہیں یا ان پر شرعاً یہی احکام مشرکین جاری ہوں گے اور ان کی نساء سے تزوج اور ذبائح کا تناول ناروا ہوگا۔ کلمات علماء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بارے میں مختلف، بہت مشائخ نے قول اخیر کی طرف میل فرمایا، بعض علماء نے تصریح کی کہ اسی پر فتویٰ ہے، مستصفی میں ہے:

علماء نے فرمایا کہ ان کا ذبیحہ تب حلال ہوگا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نہ مانتے ہوں، لیکن اگر وہ ان کو اللہ مانتے ہوں تو پھر حلال نہ ہوگا، اور شیخ الاسلام کی مبسوط میں ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ اس صورت میں نہ کھائیں جب وہ مسیح علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام کو اللہ مانتے ہوں اور اندریں صورت ان کی عورتوں سے نکاح بھی نہ کریں، اسی پر فتویٰ کہا گیا ہے۔ (ت)	قَالُوا هَذَا يَعْنِي الْحُلَّ إِذَا لَمْ يَعتقدوا الْمَسِيحَ الْهَامَا إِذَا اعتقدوه فَلَاحِدٌ فِي مَبْسُوطِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ وَيَجِبُ أَنْ لَا يَأْكُلُوا ذَبَائِحَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا اعتقدوا أَنَّ الْمَسِيحَ اللَّهَ وَأَنَّ عَزِيرَ اللَّهِ لَا يَتَزَوَّجُ نِسَاءَ هُمْ وَقِيلَ عَلَيْهِ الْفَتْوَى^۲۔

ان علماء کا استدلال آیہ کریمہ "وَقَالَتِ الْيَهُودُ عَزِيرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ" یہود نے کہا عزیر ابن اللہ اور نصاریٰ نے کہا مسیح ابن اللہ۔ (ت) سے ہے کہ اس کے آخر میں ارشاد پایا سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى "سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ" (۳) (وہ پاک ذات ہے اور جو انہوں نے اس کا شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے۔ ت)

^۱ مشکوٰۃ المصابیح مجتہبی دہلی ص ۲۴۶ و مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۵/ ۲۲۵ والتوغبی والتہیب، مضر ۳/ ۷

^۲ فتح القدیر بحوالہ المستصفی کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۳۵/ ۳

^۳ القرآن الکریم ۳۱/ ۹

رد المحتار میں ہے:

فی المعراج ان اشتراط ما ذکر فی النصاری مخالف لعامة الروایات ^۱ ۔	معراج میں ہے کہ نصاریٰ کے مذکورہ شرائط عام روایات کے مخالف ہیں۔ (ت)

امام محقق علی الاطلاق مولانا کمال الملک والدین محمد بن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں اس مذہب کی ترجیح اور دلیل مذکور مذہب اول کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

مطلق لفظ المشرك اذا ذكر في لسان الشارع لا ينصرف الى اهل الكتاب وان صح لغة في طائفة بل طوائف واطلق لفظ الفعل اعني يشركون على فعلهم كما ان من رأى بعلمه من المسلمين فلم يعمل الا لاجل زيد يصح في حقه انه مشرك لغة ولا يتبادر عند اطلاق الشارع لفظ المشرك ارادته لما عهد من ارادته به من عبد مع الله غيره ممن لا يدعي اتباع نبى وكتاب ولذلك عطفهم عليه في قوله تعالى لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين ونص على حلهم بقوله تعالى والمحصنت من الذين اتوا الكتاب من قبلكم اي العفاف منهم ^۲ الى آخر ما اطال واطاب كما هو دأبه رحمه الله تعالى۔	لفظ مشرک جب مطلق ذکر کیا جائے تو شرعی اصطلاح میں اہل کتاب کو شامل نہ ہوگا اگرچہ لغت کے لحاظ سے اہل کتاب کے کسی گروہ یا کئی گروہوں پر اس کا اطلاق صحیح ہے، اہل کتاب کے فعل پر صیغہ "یشرکون" کا اطلاق ایسے ہے جیسے کسی مسلمان ریاکار کے اس عمل پر جس کو مثلاً زید کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ لغت کے لحاظ سے مشرک ہے، شرعی اصطلاح میں مطلقاً لفظ مشرک کا استعمال صرف اس شخص کے لئے متبادر ہوتا ہے، جو کسی نبی اور کتاب کی اتباع کے دعویٰ کے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں غیر کو شریک کرے اسی لئے اہل کتاب پر مشرکین کا عطف اللہ تعالیٰ کے اس قول "لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب والمشركين منفکین" میں کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "والمحصنت من الذین اتوا الكتاب من قبلکم" میں کتابیہ عورتوں کے حلال ہونے پر صراحتاً نص فرمائی گئی ہے یعنی اہل کتاب کی عقیف عورتیں حلال ہیں، ابن ہمام کے طویل اور طیب قول کے آخر تک، جیسا کہ ان کی عادت ہے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔ (ت)

بالجملہ محققین کے نزدیک رائج یہی ہے کہ یہود و نصاریٰ مطلقاً اہل کتاب ہیں اور ان پر احکام مشرکین جاری نہیں

^۱ رد المحتار کتاب الذبائح دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۸۸

^۲ فتح القدیر کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۳/ ۱۳۵

اقول: (میں کہتا ہوں) یہ کیسے مراد نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ نصاریٰ ثالث ثالثہ کہتے ہیں حتیٰ کہ ان کو اس سے منع بھی فرمایا اور فرمایا اس سے باز آؤ تمہارے لئے بہتر ہے اور وہ علیم ہے کہ نصاریٰ کہتے ہیں مسیح الہ ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ" بلکہ وہ ان کی والدہ کو بھی الہ کہتے ہیں، حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے سوال فرمائے گا "يَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيَ الْهَيْئِينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" اور وہ علیم ہے کہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بیٹا ہونے کی تصریح کرتے ہیں حتیٰ کہ ان سے نقل فرمایا "وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ" اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب اور مشرکین میں فرق بیان فرمایا، اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے حلال ہیں پار ساعورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی، اور فرمایا جن کو کتاب دی گئی (اہل کتاب) ان کا طعام تمہارے لئے حلال ہے جس کو یوں فرمایا "طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَكُمْ" اور فرمایا "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالنَّسْرِيَّيْنَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ" واضح دلیل آنے تک کافر لوگوں میں سے اہل کتاب اور مشرک

اقول: وكيف لا وقد علم الله سبحانه وتعالى انهم يقولون بثالث ثالثة حتى نهاهم عن ذلك وقال "إِنَّهُمْ أَخْبَرُوكُمْ" ¹ وان هم يقولون ان المسيح اله حتى قال "لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ" ² بل بالوهية امه ايضا حتى يسأله عليه الصلوة والسلام يوم القيمة يعيسى "يَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيَ الْهَيْئِينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" ³ وانهم مصرحون بالبنوة حتى نقل عنهم "وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ" ⁴ ومع ذلك فرق بينهم وبين المشركين فقال "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ" ⁵ وقال "طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَلٌ لَكُمْ" ⁶ وقال "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالنَّسْرِيَّيْنَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ" ⁷ فارشد بالعطف الى التغاير فالملوك سبحنه وتعالى

¹ القرآن الكريم ۱۴۱/۳

² القرآن الكريم ۷۵/۷۲

³ القرآن الكريم ۱۱۶/۵

⁴ القرآن الكريم ۳۰/۹

⁵ القرآن الكريم ۵/۵

⁶ القرآن الكريم ۵/۵

⁷ القرآن الكريم ۱/۹۸

اعلم بهذا هبهم واعلم بما يشرع من الاحكام فله الحكم وله الحجة السامية لا اله الا هو

"سُبْحَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ" ^۱ حتی ترقی بعض المشائخ فجوز نکاح الصائبات ایضاً ان کن یدن بکتاب منزل ویؤمن بنبی مرسل وان عبدن الکواکب وصرح انها لاتخرجهم عن الکتابیة وهو الذی یعطیه ظاہر کلام الامام المحقق برهان الملة والدين المرغینانی فی الهدایة حیث رتب عدم حل النکاح علی امرین عبادة الکواکب وعدم الکتاب وتبعه العلامة ابو عبد الله محمد بن عبد الله الغزی فی التنویر فقال لاعبادۃ کوکب لا کتاب لها ^۲ فاشار بمفهوم المخالف الی انها ان کان لها کتاب حل نکاحها مع عبادتها الکواکب.

فان قلت الیس قد تکلم فیہ المولیٰ زین بن نجیم فی البحر فقال الصحیح انهم ان کانوا یعبدونها یعنی الکواکب

جدانہ ہوں گے، تو اس آیت کریمہ میں دونوں میں عطف کے ذریعہ تغایر کی رہنمائی فرمائی، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے مذاہب کو بہتر جانتا ہے اور احکام کی مشروعیت کو بہتر جانتا ہے، تو حکم اسی کا ہے اور بلند و بالا حجت اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس کو انہوں نے شریک بنایا اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے اور بعض مشائخ نے اسی پر ترقی کرتے ہوئے صابی عورتوں سے نکاح کو بھی جائز قرار دیا بشرطیکہ وہ کسی دین کی آسمانی کتاب اور کسی نبی پر ایمان رکھتی ہوں اگرچہ وہ ستاروں کی پجاری ہوں اور انہوں نے یہ تصریح کی ہے کہ ستاروں کی پوجا ان کو کتابیہ ہونے سے خارج نہیں کرتی، یہ وہ نظریہ ہے جو امام محقق برهان الملت والدين مرغینانی کی کتاب ہدایہ کے ظاہر کلام سے ملتا ہے، جہاں انہوں نے نکاح کے عدم جواز کو دو چیزوں پر مرتب کیا ایک ستاروں کی پوجا اور دوسری کتاب کا نہ ہونا، اور اس کی علامہ ابو عبد الله محمد بن عبد الله غزی نے تنویر میں اتباع کرتے ہوئے فرمایا کہ ستاروں کی پوجا نہ کرتی ہو اور اس کی کتاب بھی نہ ہو۔ تو اس عبارت کے مفہوم مخالف سے یہ اشارہ دیا کہ اگر اس کی کتاب ہو تو نکاح جائز ہے اگرچہ وہ ستاروں کی پوجا کرتی ہو۔ اگر تیرا اعتراض ہو کہ اس مسئلہ میں مولانا زین نجیم نے کیا گفتگو کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ صحیح بات یہ ہے

^۱ القرآن الکریم ۳۱/۹

^۲ درمختار شرح تنویر الابصار کتاب النکاح مطبع مجتہبی و بلی ۱۸۹

کہ اگر یہ لوگ حقیقتاً ستاروں کی عبادت کرتے ہوں تو یہ اہل کتاب نہ ہوں گے اور اگر وہ صرف ستاروں کی تعظیم کرتے ہیں جیسا کہ مسلمان کعبہ کی تعظیم کرتے ہیں تو پھر یہ اہل کتاب ہیں، مجتہدی میں یونہی ہے اھ، تو اس بیان کا مفاد یہ ہے کہ کتابیہ اور غیر اللہ کی عبادت والی، ایک دوسرے سے الگ ہیں دونوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا تو اب اس سے بہت سے مشائخ کا ان یہود و نصاریٰ کے متعلق یہ نظریہ قابل توجہ قرار پایا کہ یہ لوگ حقیقی مشرک ہیں حتیٰ کہ بعض نے اسی پر فتویٰ کا قول کیا ہے۔ قلت (میں کہتا ہوں) اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، کہ یہاں ایک باریک فرق ہے وہ یہ کہ عقل کا تقاضا یہی ہے کہ کتابیہ اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والی عورت ایک دوسرے سے قطعاً جدا ہیں، کیونکہ غیر اللہ کی عبادت قطعاً شرک ہے جبکہ شرعاً کتابیہ غیر مشرک ہے لہذا جس کو بھی غیر اللہ کی عبادت کرنے والا پائیں گے اس کو قطعاً مشرک کہیں گے اگرچہ وہ کتب اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کرے لیکن ہم نے اس عقلی کلیہ کا خلاف یہود و نصاریٰ میں نص کے حکم پر مانا ہے کہ ہم نے قرآن کو ان کے عقائد خبیثہ کی حکایت کرنے کے باوجود یہ حکم کرتے ہوئے پایا کہ یہ اہل کتاب ہیں، اور یہ کہ قرآن ان میں اور مشرکین میں امتیاز بھی کرتا ہے لہذا نص کے وارد ہونے پر اسکو تسلیم کرنا واجب ہے بخلاف صابیہ عورت کے کہ اس کے

حقیقۃ فلیسوا اهل الكتاب وان كانوا يعظّمونها
کتعظیم المسلمین للکعبۃ فہم اهل الكتاب کذا فی
المجتبیٰ^۱ انتہی فیستفاد منه ان الصحیح مباینۃ
الکتابیۃ لعبادۃ غیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فلا یجتمعان
ابدا و ینتجہ مآمال الیہ کثیر من المشائخ فی حق
اولئک الیہود والنصارى انہم مشرکون حقا حتی
قیل ان علیہ الفتوی قلت وبالله التوفیق ہنہا فرق
دقیق ہوان قضیۃ العقل ہی الباینۃ القطعیۃ بین
الکتابیۃ وعبادۃ غیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فانہا ہی
الشرك حقا والکتابی غیر مشرک عند الشرع فکل
من رأیناہ یعبد غیر الحق جل و علا حکمنا علیہ انہ
مشرک قطعاً وان کان یقر بکتب وانبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام ولكننا خالفناہ ہذہ القضیۃ فی الیہود
والنصارى بحکم النص فاننا وجدنا القرآن العظیم
یحکی عنہم ما یحکی من العقائد الخبیثۃ ثم یحکم
علیہم بان ہم اهل الكتاب ویبیزہم عن المشرکین
فوجب التسلیم لورود النص بخلاف الصابئۃ اذ

^۱ بحر الرائق کتاب النکاح فصل فی المحرمات ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۳/ ۱۰۴

متعلق ایسی کوئی نص نہیں ہے اس لئے صابی لوگوں کو ان یہود و نصاریٰ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ان کے بارے میں عقلی کلیہ کو ترک کیا جائے گا، خلاصہ یہ کہ یہود و نصاریٰ کتابی لوگ جو بنوت کے قائل ہونے کے باوجود غیر اللہ کی الوہیت کے قائل ہیں کو اہل کتاب ماننا میرے خیال میں خلاف قیاس ہے لہذا یہ حکم اپنے مورد میں ہی محفوظ رہے گا جس پر کسی اور کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، اس سے ان بعض مشائخ کا یہ نظریہ کہ ستاروں کی پوجا صابیہ عورت کو کتابیہ سے جدا نہیں کرتی، واضح طور پر متروک قرار پاتا ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ ہدایہ اور تنویر کا کلام ظاہری معنی پر محمول نہیں ہے، اور صاحب بحر کا کلام حق ہے کہ صابی لوگ اگر ستاروں کی پوجا کرتے ہیں تو وہ مشرک ہیں جس کی انہوں نے تصحیح کی ہے، اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ بحر کی اس تصحیح اور اسکے پہلے قول کہ یہود و نصاریٰ کا اہل کتاب ہونا علی الاطلاق مذہب ہے اگرچہ وہ ثالث ثلاثہ کے قائل ہیں میں منافات نہیں ہے اور اسی سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ علامہ عمر ابن نجیم کا نہر میں اور علامہ محمد بن عابدین کا ردالمحتار میں مذکور بیان کہ نصرانی عورت اگرچہ مسیح علیہ السلام کو الہ ہونے کا عقیدہ رکھے تب بھی اس سے نکاح حلال ہے کو ان بعض مشائخ کی تائید ماننا الخ اس فرق سے ذہول پر مبنی ہے، اس تحریر کو غنیمت سمجھو، کیونکہ اس میں بہت سے قدم پھیلے ہیں، نعمتوں کے مالک اللہ تعالیٰ کے لئے ہی حمد ہے۔ (ت)

لم یرد فیہم مثل ذلک فلم یجز قیاسہم علی ہؤلاء ولا الخروج عن قضیة العقل فی بابہم، والحاصل ان کتابیة القائلین بالبنوة والوہیة الغیر من الیہود والنصاری واردة فیما احسب علی خلاف القیاس فیقصر علی المورد. وبہذا تبین ان مآقالہ ذلک البعض من المشایخ ان عبادة الکواکب لا تخرج الصابئة عن کتابیة قول مہجور وان کلام الهدایة والتنویر غیر محمول علی ظاہرہ وان الحق مع العلامة صاحب البحر فی تصحیحہ اشرا کہم ان کانوا یعبدون الکواکب وانه لاتنافی بین تصحیحہ هذا وقولہ سابقاً فی اولئک الیہود والنصاری ان المذہب الاطلاق وان قالوا بثالث ثلاثہ وبہ ظہر ان انتصار العلامة عمر بن نجیم فی النہر والبولی محمد بن عابدین فی ردالمحتار لذلک البعض من المشایخ بأن مآمر من حل النصرانیة وان اعتقدت المسیح الہا یؤید قول بعض المشایخ^۱ انتہی مبنی علی الذہول عن هذا الفرق فأغتنم تحریر هذا المقام فقد زلت فیہ اقدام و الحمد للہ ولی الانعام۔

^۱ ردالمحتار فصل فی البحر مات دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۹۰

مگر تاہم جبکہ علماء کا اختلاف ہے اور اس قول پر فتویٰ بھی منقول ہو چکا تو احتیاط اسی میں ہے کہ نصاریٰ کی نساء و ذبائح سے احتراز کرے، اور آج کل بعض یہود بھی ایسے پائے جاتے ہوں جو عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابنیت مانیں تو ان کے زن و ذبیحہ سے بھی بچنا لازم جائیں کہ ایسی جگہ اختلاف ائمہ میں پڑنا محتاط آدمی کا کام نہیں، اگر فی الواقع یہ یہود و نصاریٰ عند اللہ کتابی ہوئے تاہم ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کے تناول میں ہمارے لئے کوئی نفع نہیں، نہ شرعاً ہم پر لازم کیا گیا، نہ بحمد اللہ ہمیں اس کی ضرورت بلکہ بر تقدیر کتابیت بھی علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بے ضرورت احتراز چاہئے،

فی الفتح القدیر يجوز تزوج الكتابيات والاولى ان لا يفعل ولا يأكل ذبيحتهم الا للضرورة الخ ^۱	فتح القدیر میں ہے کتابیات سے نکاح جائز ہے، اور اولیٰ یہ ہے کہ نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کا ذبیحہ بغیر ضرورت کھایا جائے الخ (ت)

اور اگر انہیں علماء کا مذہب حق ہو اور یہ لوگ بوجہ اعتقادوں کے عند اللہ مشرک ٹھہرے تو پھر زنائے محض ہوگا اور ذبیحہ حرام مطلق والعیاذ باللہ تعالیٰ، تو عاقل کا کام نہیں کہ ایسا فعل اختیار کرے جس کی ایک جانب نامحود ہو اور دوسری جانب حرام قطعی، فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ ایسا ہی گمان کرتا تھا یہاں تک کہ بتوفیق الہی مجمع الانہر میں اسی مضمون کی تصریح دیکھی،

حيث قال فعلى هذا يلزم على الحكماء في ديارنا ان يبنعوهم من الذبح لان النصارى في زماننا يصرحون بالابنية قبهم الله تعالى وعدم الضرورة متحقق والاحتياط واجب لان في حل ذبيحتهم اختلاف العلماء كما بيناه فلاخذ بجانب الحرمة اولى عند عدم الضرورة ^۲ انتهى، والله تعالى سبخنه و تعالى اعلم۔	جہاں انہوں نے فرمایا کہ اس بناء پر ہمارے ملک کے حکام پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو نصاریٰ کے ذبیحہ سے منع کریں کیونکہ ہمارے زمانہ کے نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کی تصریح کرتے ہیں، جبکہ ضرورت بھی متحقق نہیں ہے تو احتیاط واجب ہے کیونکہ ان کے ذبیحہ میں علماء کا اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو حرمت والی جانب اپنانا بہتر ہے جبکہ ضرورت نہیں ہے اھ، واللہ سبخنہ وتعالیٰ اعلم (ت)

^۱ فتح القدیر کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۳۵/۳

^۲ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر کتاب النکاح فصل فی بیان المحرمات دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۲۸

جواب سوال سوم

فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہو باجماع مسلمان یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ پہاڑ سونے کے راہِ خدا پر دے، واللہ ہر گزہر گز کچھ مقبول نہیں تک حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے، ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو ان میں سے ایک کا بھی انکار ایسا ہے جیسا نو سونانوے^{۹۹۹} کا، آج کل جس طرح بعض بددینوں نے یہ روش نکالی ہے کہ بات بات پر کفر و شرک کا اطلاق کرتے ہیں اور مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہوئے مطلق نہیں ڈرتے حالانکہ مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: فقد بآء بہ احدہما^۱ (ان دونوں میں سے ایک نے یہ حکم اپنے اوپر لاگو کیا۔) یونہی بعض مداحنوں پر یہ بلا ٹوٹی ہے کہ ایک دشمن خدا سے صریح کلمات تو بین آقائے عالمیان حضور پر نور سید المرسلین اکرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اور ضروریات دین کا انکار سنتے جائیں اور اسے سچا پکا مسلمان بلکہ ان میں کسی کو افضل العلماء کسی کو امام الاولیاء مانتے جائیں یہ نہیں جانتے یا جانتے ہیں اور نہیں مانتے کہ اگر انکار ضروریات بھی کفر نہیں، تو عزیزو! بت پرستی میں کیا زہر گھل گیا ہے، وہ بھی آخر اسی لئے کفر ٹھہری کہ اول ضروریات دین یعنی توحید الہی جل وعلا کے خلاف ہے، کہتے ہیں وہ کلمہ گو ہے نماز پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے ایسے ایسے مجاہدے کرتا ہے ہم کیونکر اسے کافر کہیں ان لوگوں کے سامنے اگر کوئی کلمہ پڑھے افعال اسلام ادا کرے بالینمہ و اخدا مانے شاید جب بھی کافر نہ کہیں گے مگر اس قدر نہیں جانتے کہ اعمال تو تابع ایمان ہیں پہلے ایمان تو ثابت کر لو تو اعمال سے احتجاج کرو۔ ابلیس کے برابر تو یہ مجاہدے کا ہے کو ہوئے پھر اس کے کیا کام آئے جو ان کے کام آئیں گے، آخر حضور اقدس اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کی کثرت اعمال اس درجہ بیان فرمائی کہ:

تحقرون صلوٰتکم مع صلوٰتہم وصیامکم مع صیامہم ^۲ او کہا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔	ان کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، جیسا کہ یہ حضور علیہ والسلام نے فرمایا ہے (ت)

^۱ صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۰۱/۲، صحیح مسلم کتاب الایمان قدیمی کتب خانہ

کراچی ۱/ ۵۷

^۲ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب من رایا بقرۃ القرآن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۶۱/۲

پھر ان کے دین کا بیان فرمایا کہ:

یرقون من الدین کما یرق السهم من الرمية ^۱ ۔	دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ (ت)

رہی کلمہ گوئی تو مجرد زبان سے کہنا ایمان کے لئے کافی نہیں، منافقین تو خوب زور و شور سے کلمہ پڑھتے ہیں حالانکہ ان کے لئے "فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" ^۲ (جہنم کی نخلی تہہ میں۔ ت) کافر مان ہے والعیاذ باللہ۔
الحاصل ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ بعد انکار ضروریات کہاں، مثلاً:

(۱) جو رافضی اس قرآن مجید کو جو بفضل الہی ہمارے ہاتھوں میں موجود ہمارے دلوں میں محفوظ ہے، عیاذاً باللہ بیاض عثمانی بتائے اس کے ایک حرف یا ایک نقطہ کی نسبت صحابہ اہلسنت یا کسی شخص کے گھٹانے یا بڑھانے کا دعویٰ کرے۔
(۲) یا حتماً کہے شاید ایسا ہوا ہو۔

(۳) یا کہے مولیٰ علی یا باقی ائمہ یا کوئی غیر نبی انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔
(۴) یا مسئلہ خبیثہ ملعونہ بدل کا قائل ہو یعنی کہے باری تعالیٰ کبھی ایک حکم سے پشیمان ہو کر اسے بدل دیتا ہے۔
(۵) یا کہے ایک وقت تک مصلحت پر اطلاع نہ تھی جب اسے اطلاع ہوئی حکم بدل دیا "تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً"۔
(۶) یا دامن عفت مامن طیب اعطر اطہر کنیز ان بارگاہ طہارت پناہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ علی زوجہا الکریم وایہا وعلیہا وبارک وسلم کے بارے میں اس افک مبعوض مغضوب ملعون کے ساتھ اپنی ناپاک زبان آلودہ کرے۔
(۷) یا کہے احکام شریعت حضرات ائمہ طاہرین کو سپرد تھے جو چاہتے رہ نکالتے جو چاہتے بدل ڈالتے۔
(۸) یا کہے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے بعد ائمہ طاہرین پر وحی شریعت آتی رہی۔
(۹) یا کہے ائمہ سے کوئی شخص حضور پر نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم پلہ تھا۔
(۱۰) یا کہے حضرات کریمین امامین شہیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں کہ ان کی سی ماں حضور کی والدہ کب تھیں اور ان کے سے باپ حضور کے والد کہاں تھے اور ان کے سے

^۱ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب من رای القرآن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲ ۵۶

^۲ القرآن الکریم ۱۴/۱۳۵

باعث ہو کہ حضور کو اپنا بڑا بھائی بتائے،

(۱۱) یا کہے (انکے بدگو) مر کر مٹی میں مل گئے۔

(۱۲) یا ان کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم الی غیر ذلک من الخرافات

الملعونۃ۔

(۱) یا کوئی نیچری نئی روشنی کا مدعی کہے باندی غلام بنانا ظلم صریح اور بہائم کا سا کام ہے جس شریعت میں کبھی یہ فعل جائز رہا ہو وہ شریعت منجانب اللہ نہیں۔

(۲) یا معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے انکار کرے، نیل کے شق ہونے کو جوار بھانا بتائے، عصا کے اڑدہا بن کر حرکت کرنے کو سیما وغیرہ کا شعبہ ٹھہرائے۔

(۳) یا مسلمانوں کی جنت کو معاذ اللہ رنڈیوں کا چمکے کہے۔

(۴) یا نارِ جہنم کو الم نفسانی سے تاویل کرے،

(۵) یا وجود ملائکہ علیہم السلام کا منکر ہو،

(۶) یا کہے آسمان ہر بلندی کا نام ہے وہ جسم جسے مسلمان آسمان کہتے ہیں محض باطل ہے،

(۷) یا کہے شیطان (کہ اس کا معلم شفیق ہے) کوئی چیز نہیں فقط قوت بدی کا نام ہے اور قرآن عظیم میں جو قصے آدم و حوا وغیرہما کے موجود ہیں جن سے شیطان کا وجود جسمانی سمجھا جاتا ہے تمثیلی کہانیاں ہیں۔

(۸) یا کہے ہم بانی اسلام کو برا کہے بغیر نہیں رہ سکتے،

(۹) یا نصوص قرآنیہ کو عقل کا تابع بتائے کہ جو بات قرآن عظیم کی قانون نیچری کے مطابق ہوگی مانی جائے ورنہ کفر جلی کے روئے زشت پر پردہ ڈھکنے کو ناپاک تاویل کی جائیں گی،

(۱۰) یا کہے نماز میں استقبال قبلہ ضرور نہیں جدھر منہ کر و اسی طرف خدا ہے۔

(۱۱) یا کہے آجکل کے یہود و نصاریٰ کافر نہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نہ پایا نہ حضور کے معجزات دیکھے۔

(۱۲) یا ہاتھ سے کھانا کھانے وغیرہ سنن کے ذکر پر کہے تہذیب نصاریٰ نے ایجاد کی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض افعال نامہذب تھے۔ اور یہ دونوں کلمے بعض اشیاء سے فقیر نے خود سننے، الی غیر ذلک من الاباطیل الشیطانیۃ۔

(۱) یا کوئی جھوٹا صوفی کہے جب بندہ عارف باللہ ہو جاتا ہے تکالیف شریعہ اس سے ساقط ہو جاتی ہیں یہ باتیں تو خدا تک پہنچنے کی راہ ہیں جو مقصود تک واصل ہو گیا اسے راستہ سے کیا کام۔

(۲) یا کہے یہ رکوع وسجدہ تو محبوں کی نماز ہے محبوبوں کو اس نماز کی کیا ضرورت، ہماری نماز ترک وجود ہے۔
(۳) یا یہ نماز روزہ تو عالموں نے انتظام کے لئے بنالیا ہے،

(۴) یا جتنے عالم ہیں سب پنڈت ہیں عالم وہی ہے جو انبیاء بنی اسرائیل کی مثل معجزے دکھائے، یہ بات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاصل ہوئی وہ بھی ایک مدت کے بعد مولیٰ علی کے سکھانے سے کما سمعتہ من بعض المتحورین علی اللہ (جیسا کہ میں نے خود ایسے لوگوں سے سنا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جرات کرتے ہیں۔ ت)

(۵) یا خدا تک پہنچنے کے لئے اسلام شرط نہیں، بیعت بک جانے کا نام ہے اگر کافر ہمارے ہاتھ پر بک جائے ہم اسے بھی خدا تک پہنچادیں گو وہ اپنے دین خبیث پر رہے۔

(۶) یارنڈیوں کا ناچ علانیہ دیکھے جب اس پر اعتراض ہو تو کہے یہ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ کما بلغنی عن بعضم واعترف بہ بعض خلص مریدیہ (جیسا کہ ان کے بعض سے مجھے اطلاع ملی اور اس کے مخلص مرید نے اس کا اعتراف کیا۔ ت)

(۷) یا شبانہ روز طبلہ سارنگی میں مشغول رہے جب تحریم مزامیر کی احادیث سنائیں تو کہے یہ مذمتیں تو ان کثیف بے مزہ باجوں کے لئے وارد ہوئیں جو اس وقت عرب میں رائج تھے یہ لطیف نفس لذیذ بابے جواب ایجاد ہوئے اس زمانے میں ہوتے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سوا ان کے سننے کے ہر گز کوئی کام نہ کرتے۔

(۸) یا کہنے

بمعنی خدا ہے سر اہا گیا ہے محمد خدا ہے خدا ہے محمد
یہ دونوں ہیں ایک ان کو دو مت سمجھنا خدا باطن و ظاہر ہے محمد

(۹) یا کہنے

مسیحا سے تری آنکھوں کی سب بیمار اچھے ہیں اشاروں میں جلادیتے ہیں مردہ یار رسول اللہ

(۱۰) یا کہنے

علی مشکلکشا شیر خدا تھا اور حیدر تھا دو بالا مرتبہ تھارا کب دوش پیمبر تھا
برب کعبہ کب خیبر شکن فرزند آزر تھا بتوں کے توڑنے میں اس سے ابراہیم ہمسر تھا

اگر ہوتا نہ زیر پاکتف شاہ رسولاں کا

(۱۱) یا کہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اللہ تعالیٰ کے محبوب تھے اور انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں

کوئی خدا کا محبوب نہ تھا۔

(۱۲) یا اس کے جلسہ میں لا الہ الا اللہ فلاں رسول اللہ اسی مغرور کا نام لے کر کہا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے۔
یہ سب فرقہ بالقطع والیقین کافر مطلق ہیں، ہذا ہم اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم واللعنہم لعنة تبید صغارہم وکبارہم وتزیل عن الاسلام والمسلمین عارہم وعوارہم اٰمین (اللہ تعالیٰ ان کو سیدھی راہ کی ہدایت دے ورنہ ان پر لعنت فرمائے ایسی لعنت جو ان کے بڑوں چھوٹوں کو ملیا میٹ کر دے اور اسلام اور مسلمانوں سے ان کی عار اور اندھا پن ختم ہو جائے، آمین!) اور جو شخص ابتداء میں صحیح الاسلام تھا بعدہ ان خرافات کی طرف رجوع کی اس کے مرتد ہونے میں شبہ نہیں، اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ہے، اب رہی تحقیق اس بات کی کہ ان میں جو شخص قدیم سے ایسے ہی عقائد پر ہو اور بچپن سے یہی کفریات سیکھے جیسے وہ مبتدعین جن کے باپ دادا سے یہی مذاہب مکفرہ چلے آتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم ہونا چاہئے کہ کفار چند قسم ہیں کچھ ایسے کہ باوجود کفر شرع مطہر نے ان کی عورتوں سے نکاح اور ذبائح کا تناول جائز فرمایا وہ کتابی ہیں اور بعض وہ جن کے نساء و ذبائح حرام، مگر ان سے جزیہ لینا، مناسب ہو تو صلح کرنا غلبہ پائیں تو رفیق بنانا جائز ہے اور انہیں خواہی نحو اہی اسلام پر جبر نہ کریں گے، وہ مشرکین ہیں، اور بعض ایسے جن کے ساتھ یہ سب باتیں ناجائز، وہ مرتدین ہیں، آیا ان ہمیشہ کے بعد عتی کفار مدعیان اسلام پر کس قسم کے حکم جاری ہوں، مطالعہ کتب فقہ سے اس بارہ میں چار قول مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل فقیر نے رسالہ مقالة المفسرة عن احکام البدعة المکفرة میں بمالامزید علیہ کی، ان میں مذہب صحیح و معتمد علیہ یہی ہے کہ یہ مبتدعین بحکم شرع مطلقاً مرتدین ہیں خواہ یہ بدعت ان کے باپ دادا سے چلی آتی ہو یا خود انہوں نے ابتداء سے اختیار کی ہو خواہ بعد ایک زمانہ کے ہو کسی طرح فرق نہیں، بس اتنا چاہئے کہ باوجود دعویٰ اسلام و اقرار شہادتین بعض ضروریات دین سے انکار رکھتا ہو اس پر احکام مرتدین جاری کئے جائیں گے۔ عالمگیریہ میں ہے:

یجب اکفار الروافض فی قولہم بر جعة الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح و بانتقال روح الالہ الی الائمة وبقولہم فی خروج امام باطن وبتعطیلہم الامر والنہی الی ان یرجوا الامام الباطن وبقولہم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دون علی بن ابی طالب	رافضیوں کی ان باتوں پر کہ "مردے دوبارہ دنیا میں آئیں گے، روح دوسرے جسموں میں آئیں گے، اللہ تعالیٰ کی روح ائمہ البلیت میں منتقل ہوئی ہے، امام باطن خروج کریں گے، امام باطن کے خروج تک امر و نہی احکام معطل رہیں گے، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت علی کے مقابلہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی لانے میں غلطی ہوئی ہے" ان کی تکفیر ضروری ہے، یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ ^۱ ۔	ہیں، اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہوں گے، ظہیر یہ میں ایسے ہی ہے۔

خود علامہ شامی علیہ الرحمۃ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ میں مؤلف فتاویٰ علامہ حامد آفندی عمادی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی کے مجموعہ میں علاء الوالی نوح آفندی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ دیکھا جس میں ان سے تکفیر و افاض کے بارے میں سوال ہوا تھا علامہ ان کے کلمات کفریہ کھر کر فرماتے ہیں:

ثبت التواتر قطعاً عند الخواص والعوام المسلمین ان هذه القبائح مجتمعة فی هؤلاء الضالین المضلین فمن اتصف بواحد من هذه الامور فهو کافر (الی ان قال) ولا يجوز ترکهم علیه باعطاء الجزية ولا بامان مؤید نص علیه قاضی خاں فی فتاواہ ویجوز استرقاق نساء هم لان استرقاق المرتدة بعد مال حقت بدار الحرب جائز الخ ^۲ ملتقطاً۔	خواص و عوام مسلمانوں میں یہ بات تواتر سے چلی آرہی ہے کہ مذکور قباحتیں ان گمراہ لوگوں میں جمع ہیں جبکہ ان قباحتوں میں سے کسی ایک سے متصف ہونے والا کافر ہے، (آگے یہاں تک فرمایا) کہ جزیہ کے بدلے یا امان دے کر ان لوگوں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی، اس پر قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانا جائز ہوگا کیونکہ مرتدہ عورت جب دار الحرب چلی جائے تو اس کے بعد اس کو لونڈی بنانا جائز ہے الخ ^۳ ملتقطاً (ت)

فتاویٰ علامہ قاضی خاں میں شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل علیہ الرحمۃ سے دربارہ بیض و بیضہ کے اول زن و شوہر تھے پھر دونوں مسلمان ہوئے عورت نے اور مسلمان سے نکاح کر لیا منقول:

ان کانما یظہران الکفر واحدہما کانما بمنزلة المرتدین لم یصح نکاحہما ویصح نکاح المرأة مع الثاني ^۳ انتہی باختصار۔	مرد و عورت دونوں یا ان میں سے ایک جب کفر کا اظہار کرے تو ان کا حکم مرتدوں والا ہوگا، ان کا نکاح ختم ہو جائیگا اور وہ عورت دوسرے کے لئے حلال ہوگی، اھ، مختصراً۔ (ت)

^۱ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۴

^۲ العقود الدریۃ تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ باب الردۃ والتعزیر قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۵-۱۰۴

^۳ فتاویٰ قاضی خاں کتاب النکاح باب فی المحرمات نوکسور لکھنؤ ۱/ ۱۶۷

امام علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں امام اہلسنت قاضی ابوبکر باقلانی سے نقل فرماتے ہیں:

انہم علیٰ رای من کفرہم بالتأویل لا تحل منّا کحتہم ولا اکل ذبائحہم ولا الصلوۃ علی میتہم ویختلف فی مواردہم علی الخلاف فی میراث المہر تد ^۱ ۔	جن لوگوں نے ان کی تکفیر کی ہے ان کی رائے میں ان سے نکاح کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا، ان کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے اور ان کی وراثت میں وہی اختلاف ہوگا جو مرتد کی وراثت میں ہے۔ (ت)

ان عبارات سے ظاہر ہو لیا کہ ان مبتدعین منکرین ضروریات دین پر حکم مرتدین جاری ہونا ہی منقول و مقبول بلکہ مذاہب اربعہ کا مفتی بہ ہے۔ بالجملہ ان اعداء اللہ پر حکم ارتداد ہی جاری کیا جائے گا، نہ ان سے سلطنت اسلام میں معاہدہ دائمہ جائز نہ ہمیشہ کو امان دینا جائز، نہ جزیہ لینا جائز نہ کسی وقت کسی حالت میں ان سے ربط رکھنا جائز، نہ پاس بیٹھنا جائز نہ بٹھانا جائز، نہ ان کے کسی کام میں شریک ہونا جائز نہ اپنے کام میں شریک کرنا جائز، نہ مناکحت کرنا جائز نہ ذبیحہ کھانا جائز۔

قَاتِلْهُمْ اِنَّ يَذْهَبُونَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی "وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُمْ فَاِنَّهُمْ" ^۲ ۔	اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے یہ کدھر جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے ہے۔ (ت)
هٰذَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَدِينِ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ وَثَبَّتْنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الدِّنِیَا وَالْآخِرَةِ اِنَّهٗ وَلِیْ ذٰلِكَ وَاَهْلَ التَّقْوٰی وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ "سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ" ۝ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔	اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت کرے اور اس آخری نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دین پر چلائے، اور دنیا و آخرت میں ایمان کامل پر چلائے اور دنیا و آخرت میں ایمان کامل پر ثابت قدم رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے اے تقویٰ والو اور مغفرت والو! اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک و بلند ہے کسی شریک سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

عبدہ المذنب احمد رضا

کتبہ

عفی عنہ بمحمد بن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

^۱ الشفاء للقاضی عیاض فصل فی تحقیق القول فی کفار المتأولین شرکۃ صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۶۴

^۲ القرآن الکریم ۵/ ۵۱

مسئلہ ۶:

از بستی غفران باغ آہود رہہ نئی آجری

بخدمت حضرت مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین موجودہ اسلامی حالت کا خیال کرتے ہوئے اور عام علماء کی تقریر متعلق ہجرت کرنے نہ کرنے کے سنتے ہوئے طبیعت پر تذبذب پیدا ہو رہا ہے کہ مجھ کو کیا کرنا چاہئے ہجرت کروں یا نہیں؟ اس کے متعلق حضور کا ذاتی خیال کیا ہے؟

الجواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہجرت دو قسم ہے: عامہ و خاصہ۔ عامہ یہ کہ تمام اہل وطن ترک وطن کر کے چلے جائیں۔ اور خاصہ یہ کہ خاص اشخاص، پہلے ہجرت دارالحرب سے ہر مسلمان پر فرض ہے، جس کا بیان آیہ کریمہ

"إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْنَاهُمُ الْفُلُكَةَ ظَالِمِينَ أَنْفُسِهِمْ" ^۱ (الآیۃ) وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (آیت) میں ہے، اس سے صرف عورتیں اور بچے اور عاجز مرد جو نکل نہیں سکتے مستثنیٰ ہیں، جس کا ذکر اس کے متصل دوسری آیہ کریمہ "إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ" ^۲ (الآیۃ) میں ہے، باقی سب پر فرض ہے جو باوصف قدرت دارالحرب میں سکونت رکھے اور ہجرت نہ کرے مستحق عذاب ہے، رہا دارالاسلام اس سے ہجرت عامہ حرام ہے کہ اس میں مساجد کی ویرانی و بے حرمتی، قبور مسلمین کی بربادی، عورتوں بچوں اور ضعیفوں کی تباہی ہوگی اور ہجرت خاصہ میں تین صورتیں ہیں، اگر کوئی شخص کسی وجہ خاص سے کسی مقام خاص میں اپنے فرائض دینیہ بجانہ لاسکے اور دوسری جگہ ممکن ہو تو اگر یہ خاص اسی مکان میں ہے اس پر فرض ہے کہ یہ مکان چھوڑ کر دوسرے مکان میں چلا جائے، اور اگر اس محلہ میں معذور ہو تو دوسرے محلہ میں اٹھ جائے اور اس شہر میں مجبور ہو تو دوسرے شہر میں و علیٰ ہذا القیاس۔ کما بیئنا فی مدارک التنزیل واستشہد بحدیث (جیسا کہ مدارک التنزیل میں اس کی تفصیل ہے اور اس پر حدیث مبارکہ سے استشاد کیا ہے) (ت) دوسرے وہ کہ یہاں اپنے فرائض مذہبی بجالانے سے عاجز نہیں اور اس کے ضعیف ماں یا باپ یا بیوی یا بچے جن کا نفقہ اس پر فرض ہے وہ نہ جاسکیں گے یا نہ جائیں گے اور اس کے چلے جانے سے بے وسیلہ رہ جائیں گے تو اس کو دارالاسلام سے ہجرت کرنا حرام ہے، حدیث میں ہے:

کفی بالمرء اثمان یضییع من کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ

^۱ القرآن الکریم ۹۷/۴

^۲ القرآن الکریم ۹۸/۴

یقوت^۱۔

اسے ضائع کر دے جس کا نفقہ اس کے ذمے تھا (ت)

یا وہ عالم جس سے بڑھ کر اس شہر میں عالم نہ ہو اسے بھی حرام ہے وقد نص فی البزازیة والدر المختار انه لا يجوز له السفر الطویل منها فضلا عن المهاجرة^۲ (بزازیہ اور در مختار میں تصریح ہے کہ ایسے آدمی کے لئے طویل سفر جائز نہیں چہ جائیکہ وہ وہاں سے ہجرت کر جائے۔) تیسرے وہ کہ نہ فرائض سے عاجز ہے نہ اس کی یہاں حاجت، اسے اختیار ہے رہے یا چلا جائے جو اس کی مصلحت سے ہو، یہ تفصیل دارالاسلام میں ہے، کما حققناه فی فتاوانا (جیسا کہ اس کی تحقیق ہم نے اپنے فتاویٰ میں کی ہے۔) اب آپ اپنی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو ہجرت جائز یا واجب یا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۵۷: از بمبئی نمبر ۲ سنگل روڈ معرفت وائز برادر مسئولہ نذیر احمد خجندی ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ

(۱) سلطنت اسلامیہ عثمانیہ تباہ برباد کی جا رہی ہے، اس کے حصے بخرے کر لئے گئے، ایسی حالت میں ہم اہل سنت و جماعت کو اس سلطنت اسلامی سے ہمدردی اور اس کے دشمنوں سے نفرت کرنی چاہئے یا نہیں؟

(۲) اماکن مقدسہ بے حرمت کئے گئے، خصوصاً حرم شریف میں خون بہایا گیا، غلاف کعبۃ اللہ میں آگ لگی، ان بے حرمتی کرنے والوں اور ان افراد سے جو اس بے حرمتی کے باعث ہوئے ہم کو نفرت اور عداوت رکھنی چاہئے یا نہیں؟

(۳) خصوصاً جس قوم نے سلطنت اسلامیہ کو برباد اور اماکن مقدسہ کو بے حرمت کرنے کی کوشش کی ہو وہ دشمن اسلام اور مخالف اللہ تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمجھی جائے گی یا نہیں، اور، بفحوائے آیہ کریمہ

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ"^۳ الخ (تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی الخ۔) ہم اہل سنت و جماعت کو ان دشمنان اسلام سے دوستانہ تعلقات ترک کرنے چاہیں یا نہیں؟ بینوا اتوجروا۔

^۱ سنن ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ آفتاب عالم پریس لاہور / ۲۳۸، مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۲ / ۱۶۰، ۱۹۵، ۱۹۴

المعجم الكبير حديث ۱۳۴۱۵ المكتبة الفيصلية بيروت ۲ / ۳۸۲

^۲ در مختار کتاب الجہاد مطبع مجتبائی دہلی / ۳۳۹

^۳ القرآن الكريم ۵۸ / ۲۲

الجواب

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے،

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدين النصيح لكل مسلم ¹ ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دین اسلام ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے۔ (ت)

مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اور اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افترا اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

قال الله تعالى "لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" ² ۔ وقال تعالى "فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ" ³ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔ (ت)

پھر خیر خواہی اسلام حدود اسلام میں رہ کر ہے، مشرکین سے اتحاد و موالات اور ان کو راضی کرنے کو شعار اسلام کی بندش مشرک لیڈر کو اپنے دین کا ہادی و رہبر بنانا، مشرک لکچرار کو مسلمانوں کا واعظ ٹھہرانا، اسے مسجد میں لے جا کر جماعت مسلمین سے اونچا کھڑا کر کے لکچر دلوانا، اپنے ماتھوں پر مشرکوں سے قشتے لگوانا، مشرکوں کے مجمع میں مشرک لیڈروں کی جے پکارنا، مشرک لیڈروں کی تمکلی اپنے کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا، مساجد کو مشرک کا ماتم گاہ ٹھہرانا، اس کے ماتم کے لئے مساجد میں سربرہنہ ہونا، اس کے لئے نماز دعائے مغفرت کا اشتہار دینا، قرآن مجید اور رمان کو ایک ڈولے میں رکھ کر دونوں کی پوجا کراتے ہوئے مندر میں لے جانا، مشرکوں نے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو بے دریغ ذبح کیا آگ سے پھونکا ان میں جو بعض گرفتار ہوئے اور ان پر ثبوت کامل پہنچ گیا، ان کے لئے رحم کی درخواست کرنا، ان کی رہائی کی ریزولیوشن پاس کرنا، صاف لکھ دینا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عمریت پرستی پر نثار کر دی، صاف لکھ دینا کہ آج اگر تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا، صاف لکھ دینا کہ ہماری جماعت ایک ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہے جو کفر و اسلام کا امتیاز اٹھا دے گا، صاف لکھ دینا کہ ہم ایسا مذہب بنانا چاہتے ہیں جو سنگم و پریاگ (بتوں کی پرستش گاہوں) کو مقدس مقام ٹھہرائے گا۔ یہ امور خیر خواہی اسلام نہیں کند چھری سے اسلام کو ذبح کرنا ہے، یہ سب افعال و اقوال ضلال بعید و کفر شدید ہیں اور ان کے فاعل و قائل و قابل اعدائے دین حمید و

¹ صحیح البخاری باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدين النصيحة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۳

² القرآن الکریم ۲/ ۲۸۶

³ القرآن الکریم ۱۶/ ۲۳

دشمنانِ رب مجید ہیں،

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا، اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (ت)	"اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا" ¹، "بَدَلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا" ² "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ³۔

نفرتِ دینیہ، مکروہِ تنزیہی و اساءت، مکروہِ تحریمی، حرامِ صغیرہ و کبیرہ و مراتبِ بدعت و ضلال و انواعِ کفر و ارتداد سب سے حسبِ مرتبہ ہے جس کے درجاتِ مستحب سے فرضِ اعظم بلکہ ضروریاتِ دین تک ہوں گے لیکن جو اخبث مراتب سے نفرت نہ کرے ادون سے ادعائے نفرت میں جھوٹا ہے، مکروہِ تنزیہی سے اساءتِ بری ہے، اساءت سے مکروہِ تحریمی بدتر ہے، اس سے کبائر اپنے اپنے مرتبہ پر بدتر ہیں اور ان سے بدعت و ضلال بدتر ہیں اور ان کے بھی مدارج مختلف ہیں اور ان سب سے کفر بدتر ہے اور اس میں بھی مراتب ہیں کفرِ اصلی سے ارتداد بدتر اور اس میں بھی ترتیب ہے، کفرِ اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت، ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت، افعال کیسے ہی شنیع ہوں کسی کفر کی شاعت کو نہیں پہنچ سکتے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بدتر از بدتر سے بدتر، کافروں بت پرستوں سے اتحاد و داد منایا جاتا ہے، کیسا و داد، کہاں کا اتحاد، بلکہ غلامی و انقیاد، اور ان سے بھی بدتر کفار وہابیہ کو اپنی مجلسوں کی صدائیں دی جاتی ہیں اور ان تمام بدتر از بدتر سے بدتر دیوبندیت کے سر مشینیت ہند کی پگڑی باندھنے کی فکر کی جاتی ہے، جب مشرکین و مرتدین سے یہ کچھ اتحاد ہے تو کسی فعل و معصیت سے نفرت کا ادعاء محض سفید جھوٹ ہے اگر تمہاری نفرت اللہ کے لئے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی اگر بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی دیوبندیوں سے کروڑ درجہ ہوتی تو نفرت کے دعوے محض مکروہ و فریب ہیں،

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔ (ت)	"يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ" ⁴

القرآن الکریم ۵۱/۷

² القرآن الکریم ۲۸/۱۴

³ القرآن الکریم ۲۲۷/۲۶

⁴ القرآن الکریم ۹/۲

آیہ کریمہ:

تم نہ پائو گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ (ت)	"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" ^۱

کی تلاوت اس جدید پارٹی کے لئے رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ ^۲ (بہت سے قرآن پڑھنے والوں پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ ت) کی پوری مصداق ہے، کیا بت پرست و وہابیہ و دیوبندیہ "مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" میں داخل نہیں، ضرور ہیں، کیا یہ پارٹی ان سے ودا و اتحاد کر کے "يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" میں داخل نہ ہوئے ضرور ہوئے، اور یہی آیہ کریمہ فرما رہی ہے کہ جو "يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" ہیں وہ "يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ" نہیں، لاجرم:

خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے، اپنے گھرویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں، تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ (ت) ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں اور اہل نار کے اس حال سے اللہ تعالیٰ کے دامن سے وابستہ ہوتے ہیں، اللہ واحد قہار کی قدرت کے بغیر نیکی کی طاقت اور برائی سے باز آنے کی قدرت نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکات ہمارے آقا پر ہوں اور آپ کی آل اطہار، صحابہ خیار اور امت نبی پر قیامت تک ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	"شَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ" ^۳ "يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ" ^۴ نسأل الله العافية ونعوذ بالله من حال اهل النار و لاحول ولا قوة الا بالله الواحد القهار وصلى الله وسلم وبارك على السيد الكريم المختار وآله الاطهار وصحبه الاخيار وامته الى يوم القرار، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۶۱۰: از کانپور فیل خانہ کہنہ مسئلہ مولوی سید محمد آصف صاحب ۵ شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

یا حبیب محبوب اللہ روحی فداک، قبلہ کونین و کعبہ دارین محی الملئ والدین دامت فیوضہم۔ بعد تسلیمات

^۱ القرآن الکریم ۵۸/۲۲

^۲ المدخل لابن الحاج الجزء الاول ص ۸۵ الجزء الثانی ص ۲۰۳ دار الکتب العربی بیروت

^۳ القرآن الکریم ۶/۱۳۰ و ۷/۳۷

^۴ القرآن الکریم ۵۹/۲

فدویانہ تمنائے حصولِ سعادت آستانِ بوسی التماسِ ایں کہ بفضلہ تعالیٰ فدوی بخیریت ہے، صحتوری مزاج اقدس مدام بدعائے سحری مطلوب۔

(۱) ذمی کفار کو ان کے مندر عبادت گاہ میں عبادت کرنے و نیز مراسم کفر کے کرنے کی سلطان اسلام اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ در صورت اجازت دینے کے شبہ ہوتا ہے کہ احکام کفر پر رضا کفر ہے جیسا کہ اتمامِ حجت تامہ میں ۴۳ سوال کے آخر میں ہے (تقسیم ملک کہ اتنا آپ کا اتنا ہندوؤں کا، ان دونوں صورتوں میں احکام کفر تمام یا بڑے حصہ میں آپ کی رضا سے جاری ہوں گے کہ آپ ہی اس اشتراک یا تقسیم پر راضی ہوئے، احکام کفر پر رضا کفر یا کم از کم بدینی ہے یا نہیں)

(۲) کیا یہ حدیث صحیح ہے: اخرجوا الیہود والنصارى من جزيرة العرب۔

یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ (ت)

اور کس زمانہ تک اس حدیث شریف پر عمل ہوتا رہا، اور کس بادشاہ کے وقت سے عدن وغیرہ میں نصاریٰ کا قیام ہوا، حدیث شریف سے کیا مقصود ہے؟

(۳) کیا وہابیہ دیوبندیہ خذلہم اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ انہیں رسوا فرمائے۔ ت) بیت المقدس و مساجد کو مقامات مقدسہ نہیں سمجھتے اگرچہ ترکوں کو مسلمان و نیز اور اماکن مقدسہ کو مقامات مقدسہ نہ سمجھیں لیکن شاید مساجد کی وجہ سے و نیز اس حدیث شریف کی وجہ سے چاہتے ہوں کہ عراق عرب غیر مسلم کی ہستیوں سے پاک ہو جائے اور نصاریٰ پریشان ہو کر اسے چھوڑ دیں۔

(۴) کیا ابن عبد الوہاب نجدی نے سنگِ اسود کو بھی نقصان پہنچایا تھا اور جگہ سے ہٹا دیا تھا؟ والسلام مع التکریم۔

الجواب:

حبیبی و محبی و محبوبی احکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

(۱) سلطان اسلام ہر گز کفار کو مراسم کفر کی اجازت نہیں دے سکتا، کیا اجازت کفر دے کر خود کافر ہوگا بلکہ مترکھم و مایدینون (انہیں ہم ان کے دین پر چھوڑ دیں گے۔ ت) یعنی جہاں جس بات کا ازالہ کا حکم نہیں وہاں تعرض نہ کرے گا نہ یہ کہ ان سے کہے گا کہ ہاں ایسا کرو۔ رسالہ علامہ شرنبلالی پھر رد المحتار میں ہے:

لیس المراد انہ جائز، نامرہم بہ	جائز سے یہ مراد نہیں کہ ہم اس کا امر

بل بمعنى نتركهم ومايدنون فهو من جملة المعاصي التي يقرون عليها كشرب الخمر ونحوه، ولا نقول ان ذلك جائز لهم فلا يحل للسلطان ولا للقاضي ان يقول لهم افعوا ذلك ولا ان يعينهم عليه¹۔	کرتے ہیں بلکہ معنی یہ ہے کہ ہم انہیں ان کے دین پر چھوڑتے ہیں پس یہ ان کے ان معاصی سے ہے جن پر وہ قائم رہتے ہیں مثلاً شراب پینا وغیرہ، اور یہ نہیں کہتے کہ انکو جائز ہیں تو بادشاہ اور قاضی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ انہیں کہے تم یہ کام کرو اور نہ یہ کہ وہ ان کی مدد کریں۔ (ت) بخلاف یہاں کے کہ ضرور جو کچھ ہوگا فریقین کی تراضی و قرار داد سے ہوگا۔

(۲) یہ حدیث ان لفظوں سے صحیح نہیں مگر اس مضمون میں کہ جزیرہ عرب میں کوئی نامسلم نہ رہے، متعدد صحیح حدیثیں وارد ہیں، مقصود حدیث و حکم شرعی یہ ہے کہ جزیرہ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں، تجارت وغیرہ امور مرخصہ کے لئے آئیں اور چلے جائیں، ظاہراً سال بھر تک قیام کی اجازت کسی کو نہ دی جائیگی۔ تیسیر المقاصد علامہ شرنبلالی پھر در مختار میں ہے:

يمنعون من استيطان مكة والمدينة لانهما من ارض العرب قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا يجتمع في ارض العرب دينان ولودخل لتجارة جاز ولا يطيل²۔	مکہ المکرّمہ اور مدینہ طیبہ کو انہیں وطن بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ دونوں شہر ارض عرب ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے، اگر تجارت کے لئے داخل ہو تو جائز ہے لیکن طویل مدت نہ رہے۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

قوله لانهما من ارض العرب افادان الحكم غير مقصود على مكة والمدينة بل جزيرة العرب كلها كذلك كما عبره في الفتح وغيره فيمنع من ان يطيل فيها المكث حتى يتخذ فيها مسكناً لان حالهم في المقام في ارض العرب مع التزام	قولہ "کیونکہ وہ ارض عرب میں سے ہیں" بتا رہا ہے کہ یہ حکم محض مکہ اور مدینہ تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام جزیرہ عرب کا یہی حکم ہے جیسا کہ فتح وغیرہ میں بیان ہوا ہے لہذا ایسی طویل مدت تک وہاں ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا کہ وہاں وہ رہائش وغیرہ بنائے کیونکہ زمین عرب میں ان کا التزام جزیرہ کے ساتھ

¹ ردالمحتار کتاب الجہاد فصل فی الجزیرہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۷۲

² درمختار کتاب الجہاد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۲

الجزية كحالهم في غيرها بلاجزية، وهنا بلك لا يمنعون من التجارة بل من اطالة المقام فكذا في ارض العرب، شرح السير وظاهرة ان حد الطول سنة تأمل¹۔	ٹھہرنا ایسا ہی ہے جیسے وہ دیگر مقام پر بلاجزیہ ٹھہریں تو وہاں انہیں تجارت سے منع نہیں کیا جائے گا، ہاں طویل قیام سے روکا جائے گا، اسی طرح زمین عرب کا معاملہ ہے، شرح السیر۔ ظاہر یہی ہے کہ طوالت مدت کی حد ایک سال تک ہے، تاہل۔ (ت)

اس حکم احکم کی تکمیل خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی بعد کے خلفاء میں مستمر رہی قرامطہ ملاعنہ پھر عبیدی خبثاء پھر وہابیہ نجدیہ، ان کفار کا چند روزہ جبری تسلط نہ کسی خلیفہ یا سلطان کی اجازت سے تھا نہ کسی بین الاقوامی قانون مخترع کی قرار داد سے عدن میں نصاریٰ کا قیام اور جدہ میں ان کی سفارت کا مسکن سلطنت ترک کے اواخر سے ہے۔

(۳) وہابیہ مساجد کو مقدس سمجھا کریں مگر ساتھ ہی ترکوں کو بھی غیر مسلم ہستی مانتے ہیں جس طرح تمام اہلسنت کو جانتے ہیں، تو ان کے جیسے نصاریٰ ویسے ہی ترک، بلکہ دل میں ترکوں کو بدتر سمجھتے ہیں کہ مشرک و مرتد جانتے ہیں۔

(۴) قرامطہ خبثا سنگ اسود کو لے گئے تھے، بیس برس کے بعد ان کے یہاں سے ملا، نجد کا اسے جگہ سے ہٹانا منقول نہیں، ہاں سیف الجبار میں ان کے زد و ضرب سے اس میں شق آ جانا لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴: از چکل ضلع بلدانہ برار مسئولہ محمد شیر نوار خاں صاحب ۲۰ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و ہادیان مبین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ ان دنوں جب کہ دول یورپ نصاریٰ نے سلطنت حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ و سلطنت کے بیشتر حصہ مملکت و دار الخلافہ پر تسلط اور جزیرۃ العرب و اماکن مقدسہ پر بھی براہ راست و بالواسطہ تسلط و اقتدار جمالیہ کیا ہے کیا ان حالات میں مسلمانان ہند کے لئے ضروری ہے یا نہیں کہ ایسا کوئی طرز عمل متفق طور پر اختیار کریں جو غاصبان سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کو عاجز کرنے والا اور نقصان پہنچانے والا اور جس کا اثر سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کی حفاظت کے لئے مدافعانہ پہلو لئے ہوئے ہو، بینوا تو جو را۔

الجواب:

اس سوال کا جواب بھی بارہا چھپ چکا، بلاشبہ سلطنت اسلام کی حمایت اور اماکن مقدسہ کا تحفظ مسلمانوں پر فرض ہے مگر ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر حکم حسب استطاعت، ہندوؤں کی غلامی حرام ہے

¹ رد المحتار کتاب الجہاد فصل فی الجزیۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۷۵

اور ان سے اتحاد و دوا و مخالفت قرآن ہے، جو شخص جو طریقہ برتنا چاہے اسے تین باتیں سوچ لینا ضرور ہے:

اول وہ طریقہ شرعاً جائز ہو، نہ محرمات و کفریات جیسے آجکل لوگوں نے اختیار کئے ہیں۔

دوم وہ طریقہ ممکن بھی ہو، اپنے آپ کو اس کے کرنے پر قدرت ہو کہ غیر مقدوریات کا اٹھانا شرعاً بھی ممانعت ہے عقلاً بھی حماقت۔

سوم وہ طریقہ مفید بھی ہو، وقت اٹھائے پریشانی اٹھائے بلا کے لئے سینہ سپر ہو، اور کرے وہ بات جو محض غیر مفید و بے اثر ہو، یہ بھی شرعاً عقلاً کسی طرح مقبول نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵: از بنارس محلّہ انبیا کی منڈی مسؤلہ محمد عمر صاحب رضوی ۲۴ رمضان ۱۳۳۹ھ
کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین حنفی اس مسئلہ میں کہ ہندوستان کے کافر ذمی ہیں یا حربی، کافر ذمی اور حربی کی صحیح تعریف کیا ہے، ہندوستان کے کفار سے لین دین بیع و شراء جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

ہندوستان کے کافر ذمی نہیں، ذمی وہ کافر ہے کہ سلطنت اسلام میں مطیع الاسلام ہو کر رہے اور جزیہ دینا قبول کرے، بیع و شراء لین دین کے جائز ہو مگر کافر اصلی سے جائز ہے اگرچہ ذمی نہ ہو۔ ہندیہ میں ہے:

اذا اراد المسلم ان يدخل دار الحرب بأمان للتجارة لم يمنع ذلك منه وكذلك اذا اراد حمل الامتعة اليهم في البحر في السفينة ملخصاً۔	جب کوئی مسلمان تجارت کے لئے امان کے ذریعے دار الحرب میں داخل ہونا چاہے تو اسے روکا نہیں جائیگا اسی طرح اس صورت میں ہے جب وہ سمندر میں کشتی کے ذریعے ان کی طرف سامان لے جانے کا ارادہ رکھتا ہو، ملخصاً۔ (ت)

بلکہ کافر اصلی غیر ذمی و غیر مستامن سے اپنے نفع کے وہ عقود بھی جائز ہیں جو مسلم و ذمی مستامن سے ناجائز ہیں، جن میں غدر نہ ہو کہ غدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن اصلی ہو یا مرتد۔ ہدایہ و فتح القدیر وغیرہما میں ہے:

لان مآلهم غير معصوم فبأى طريق اخذه المسلم اخذ مآل مباحاً لم يكن غدرًا ^۲ ۔	کیونکہ ان کا مال معصوم نہیں، اسے مسلمان جس طریق سے بھی حاصل کر لے وہ مال مباح ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ دھوکا نہ ہو۔ (ت)

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الباب السادس فی المستامن نوری کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۳۳

^۲ فتح القدیر باب استیلاء الکفار مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۵/ ۲۵۴، درمختار کتاب الجہاد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۴۱

کفار ہند کے ذمی و مستامن نہ ہونے کے سبب ان سے بیع و شراء ناجائز سمجھنا سخت جہالت ہے، یہ سبب تو اور موجب وسعت ہے نہ کہ وجہ ممانعت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



رسالہ

۱۳۳۹ھ

نابغ النور علی سوالات جبلفور

(جبلپور کے سوالات پر ظاہر ہونے والا نور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسئلہ ۱۶: ۲۲۴: از جبل پور کمانیہ بازار دکان سیٹھ عبدالغفور صاحب آئل مرچنٹ مرسلہ عبدالجبار صاحب ناظم جماعت خدام اہل سنت ۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ ذیل میں:

(۱) ایک سچا پاک سنی پابند مذہب و ملت، تارک دنیا دینی عالم با عمل جو حکومتِ ترکی کو ایک عظیم الشان سلطنتِ اسلامیہ سمجھے اور اپنی متعدد تقریروں میں اس عظیم سلطنتِ اسلامیہ بلکہ ہر مصیبت زدہ مسلمان کی مدد و اعانت و حمایت اور اماکن مقدسہ کی صیانت و حفاظت ہر مسلمان پر بقدر وسعت و استطاعت ہر جائز و ممکن و مفید طریقہ کے ساتھ ضروری و لازم و فرض فرمائے اور لوگوں کے بار بار نہایت اصرار کے ساتھ اس امر کے استفسار پر کہ "آپ ترکوں کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کاملہ اور سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے ہیں کہ نہیں" اس کے جواب میں فرمائے "سلطنت ترکی خلدھا اللہ تعالیٰ وایدھا وحرسھا واخلذل اعدائھا" (اللہ تعالیٰ اس سلطنت کو ہمیشگی بخشے، اس کی مدد فرمائے، اس کی حفاظت فرمائے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل فرمائے۔ ت) کے متعلق

صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ میں بحمد تعالیٰ سنی ہوں اور ہمیشہ ہر حال میں تحقیقات سلف اور مسلمات اہلسنت و تصریحات محققین کا تابع اور امت مرحومہ کے اجماع و اطباق متوارث کا پابند رہا ہوں اور یہی میرا مذہب و عروہ و ثقی ہے، مسئلہ خلافتِ عظمیٰ کے متعلق جو ایک ثابت و محقق و قطعی طے شدہ مذہبی قدیم مسئلہ ہے، میں احتیاط کے خلاف اتباعِ سلف پر، ایک جدید اختراع خلف کو ترجیح دینے سے قاصر ہوں اور آج کل کے بے جا اور ناجائز و مزاحم دین و ملت و مخالف کتاب و سنت شور شول اور ایسی شورشی خلافت کمیٹیوں سے علیحدہ رہے، جن خلافت کمیٹیوں کا مقصد خاص ہندو، مسلم اتحاد ہے اور کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت اور موالات قائم کرنا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا مطیع و منقاد و غلام بنانا، محرمات شرعیہ کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانا، خلافت کا نام کر کے، کام تمام منافی مقاصد خلافت و خلاف اسلام و موجب بربادی اسلام و تباہی اہل اسلام کرنا، نہایت مبالغہ کے ساتھ قوتاً و فعلاً و تحریراً کفار و مشرکین کی تعظیم و توقیر خود کرنا اور مسلمانوں سے کرانا، بجائے دعائے نصرت اسلام و مسلمین، مشرکوں کی طرح کافر و مشرک کی بے پکارنا کسی کافر و مرتد و وہابی کے مرنے یا جیل جانے پر اظہارِ غم اور ماتم کے لئے بازار بند کرانا ہتھالیس کرنا، مسلمانوں کو دکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا، جو ان کا کہنا مانے اسے تکلیف دینے اور اس کی عزت و ناموس کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا اور بائیکاٹ کر دینا، ترکی ٹوپیاں سروں سے اتار کر جلا دینا، شعار مشرک گاندھی ٹوپی پہننے پر زور دینا وغیرہا من الشائع، ایسی خلافت بلکہ ضلالت و ہلاکت کمیٹیوں کے ان کے کفروں اور ضلالتوں کو اہل اسلام پر اپنے بیانات میں ظاہر کرے اور لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلائے ایسے عالم دین پر نفس خلافت کے انکار کا بہتان و افتراء باندھ کر اسے دائرہ اہل سنت سے خارج کرنا اور قطعاً قرآن کا منکر ٹھہرا کر اس کے کفر و ارتداد پر فتویٰ شائع کرنا کیسا ہے اور اس کے مستقی و مصدقین اور اس فتویٰ کے ماننے والوں اور اس پر عمل کر کے ایسے عالم باعمل کی شان میں ناشائستہ کلمات استعمال کرنے والوں کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) کیا صرف موالات من الیہود والنصارٰی حرام ہے یا ہر کافر و مشرک و مبتدع و وہابی و بے دین سے۔

(۳) کیا صرف ترک موالات من الیہود والنصارٰی کو فرض بتانے والے اور دوسرے کفار و مشرکین و مرتدین ہندو و وہابیہ سے موالات کرنے والے، اسے فرض جاننے والے کیا محرف و مکذب قرآن عظیم نہیں، اگر ہیں تو ان کی نسبت شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۴) جو عالم باعمل کافر و مشرک نصاریٰ یہودی، ہندو و مجوسی بلکہ ہر گمراہ بے دین و بد مذہب مرتد، وہابی اور ہر دشمنِ دین اور ہر مخالف اسلام سے ترک موالات فرض اور اس کے ساتھ موالات حرام بتائے اور آج کل کے شورش پسندوں کا من گھڑت ترک موالات جو صرف نصاریٰ سے کیا جا رہا ہے وہ بھی ادھورا، اور کافروں، مشرکوں، مرتدوں، ہندوؤں، وہابیوں سے موالات فرض بتایا جاتا ہے، ایسے انوکھے اندھے ایجادِ مشرک، ترک موالات کو

منافق اسلام و مخالف کتاب و سنت فرمائے، ایسے عالم با عمل کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا، اور ترک موالات من الیہود والنصارى کی تصدیق کرنا، اور ایسے مستفتی و مفتی و مصدقین اور اسے مان کر ایک عالم کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے سب کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۵) جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کافروں، مشرکوں کے اغواء سے مسلمانوں میں پھوٹ پیدا کرنا، مسجد الہی عید گاہ سے مسلمانوں کو علیحدہ کر کے کافروں کی مدد سے خیمے قائم کر کے نماز عید ادا کرنا، مسلمانوں کو دھوکا دینے اور شیطانی چال اور مکر و فریب سے عید گاہ اہلسنت سے پھیر کر کافروں کی زمین گول بازار میں بھیجنے کے لئے کافروں کو راستوں پر مقرر کرنا اور مشرکوں کے کہنے سے عید گاہ چھوڑ کر جماعت اہل سنت سے منہ موڑ کر مسجد الہی کو ویران کرنے کے لئے کافروں کے زیر سایہ حفاظت و حمایت نماز ادا کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۶) مشرکوں بت پرستوں کو خوش اور راضی کرنے کے لئے گائے کی قربانی چھڑانے کی کوشش کرنا اور مسلمانوں کو گائے کی قربانی چھوڑنے پر زور دینا، انہیں مجبور کرنا کیسا ہے اور ایسا کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) جو گائے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اس کا ان مشرک پرستوں کے بہکانے سے ان کے دام شیطنت میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنا کیسا ہے اور چھوڑنے والے کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا، بہت ہی کرم ہوگا، ہر سوال کے جواب کے ساتھ دلیل ہوا گرچہ مختصر۔

الجواب:

بسم الرحمن الرحيم ط

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده وآله وصحبه المكرمين عنده۔

(۱) صورت مستفسرہ میں عالم موصوف سراسر حق پر ہے اور اس کے مخالفین گمراہ و ضال،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی۔ (ت)

قال الله تعالى "فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ" ^۱

ابلاشبہ حمایت سلطنت اسلامیہ و حفاظت اماکن مقدسہ میں، وسعت و استطاعت کی شرط قرآن عظیم سے ہے، اور اس کے طرق میں جائز و ممکن و مفید کی تحدید شرع تویم و عقل سلیم سے۔ قال الله تعالى:

اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (ت)

"لَا يَكِلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" ^۲

^۱ القرآن الكريم ۲۲/۱۰

^۲ القرآن الكريم ۲۸۶/۲

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ڈر و جہاں تک ہو سکے۔ (ت)	وقال اللہ تعالیٰ "فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ"۔ ¹

شرع الہی عز و جل منزہ ہے اس سے کہ ناجائز و حرام یا ناممکن و غیر مقدور یا نامفید عبث کا حکم دے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر۔ (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔ (ت)	قال اللہ تعالیٰ "إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ"۔ ² وقال تعالیٰ: "وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ"۔ ³ وقال تعالیٰ "لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا"۔ ⁴ وقال تعالیٰ "وَمَا خَلَقْنَا السَّيِّئَاتِ وَالْأَرْصَافَ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعِجِينَ"۔ ⁵

۳ در بارہ خلافت جس عقیدہ اہل سنت کا عالم نے اشعار کیا خود خلافت کمیٹی کے مفتی اعظم مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہان پوری اور اس کے لیڈر معظم و ناظم انجمن علماء، صدر شعبہ تبلیغ عبد الماجد بدایونی نے ایک مطبوعہ فتویٰ میں (کہ شخصین مذکورین جس کے مفتی و مستفتی ہیں) اس کا صاف اقرار و اظہار کیا جو عبارات ائمہ و علماء اس فتویٰ نے سنداً پیش کیں، و ضوح حق کو ان میں سے یہ دو ہی بہت ہیں مقاصد و شرح مقاصد سے (کہ عقائد اہلسنت کی معتمد کتابیں ہیں) سند دکھائی کہ "لنا قوله عليه السلام الاثمة من قریش"۔⁶ و اجمعو عليه فصار دليلاً قاطعاً يفيده اليقين باشتراط القرشية" یعنی ہم اہلسنت کی دلیل حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جلیل ہے کہ تمام خلفاء قریش سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہو گئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قرشی ہونا بیشک شرط ہے۔ علامہ سید محمد ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رد المحتار علی الدر المختار سے سند پیش کی کہ فرماتے ہیں:

¹ القرآن الکریم ۱۶/۲۴

² القرآن الکریم ۲۸/۷

³ القرآن الکریم ۹۰/۱۶

⁴ القرآن الکریم ۶۲/۲۳

⁵ القرآن الکریم ۳۸/۴۴

⁶ شرح المقاصد المبحث الثانی التکلیف والحرية والذکوة دار المعارف النعبانية لاہور ۲/۲۷۷

وقد يكون بالتغلب مع المبايعة وهو الواقع في سلاطين الزمان نصرهم الرحمن ¹ ۔	یعنی تغلب کی امامت کبھی بیعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے کہ ہے تو متغلب مگر لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں، ہمارے زمانے کے سلاطین کا یہی واقعہ ہے، رحمن عزوجل ان کی مدد فرمائے (ہم کہتے ہیں آمین)

علامہ سید موصوف جن کی کتاب مدوح آج تمام عالم میں مذہب حنفی کے اعلیٰ درجہ معتمد سے ہے۔ سلطان عبدالحمید مرحوم کے والد سلطان محمود خاں مرحوم کے زمانے میں انہیں کے قلمرو ملک شام میں انہیں کی طرف سے شہر دمشق و تمام دیار شامیہ کے مفتی اجل تھے (رحمۃ تعالیٰ علیہ) مفتی و مستفتی مذکورین کی ان شہادتوں کے بعد زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں،

قال الله تعالى "شَهِدُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ" ² ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے (ت)

خلافت کمیٹی کو اس بارے میں اگر پوچھنا ہوا انہیں اپنے مفتی اعظم و لیڈر معظم سے پوچھنے کیٹی کہے: "لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا" (تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ ت) وہ کہیں: "اَنْطَقْنَا اللّٰهُ الَّذِي اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ"³ (وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی۔ ت) مشرکوں سے اتحاد و ووداد قطعی حرام اور ان سے اخلاص دلی یقیناً کفر ہے۔

قال تعالى "تَزَيَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا" لِيَسْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخَطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فِي الْعَذَابِ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ هُمْ خُلِدُوْنَ ۝ وَمَا اُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ كَثِيْرًا مِنْهُمْ مُّسِيْقُوْنَ ۝" ⁵	تم ان میں بہت کودیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں، بیشک کیا یہی بری ہے وہ چیز جو خود انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہو اور انہیں ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد، ووداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمان الہی سے نکلے ہوئے ہیں (ت)

¹ رد المحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۱۰

² القرآن الکریم ۶/ ۱۳۰ و ۷/ ۳۷

³ القرآن الکریم ۴۱/ ۴۱

⁴ القرآن الکریم ۲۱/ ۴۱

⁵ القرآن الکریم ۵/ ۸۱-۸۰

یہ اور بیس^{۲۰} سے زائد اور آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و دوداد کو حرام و کفر فرمایا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ واحد قہار کے ارشادات سننے اور ان میں مشرکین یا خاص ہندوؤں کے استثناء کی پچر گھڑ لے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا اللہ نے اسکی تمہیں اجازت دی (کہ مثلاً میرے کلام میں مگر ہندو کا پیوند لگا لو) یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا بے جانے بوجھے اللہ پر کسی بات کا چھٹار کھتے ہو (کہ مثلاً اس نے ہندوؤں کو جدا کر لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو ان کے ٹھکانے سے ہٹاتے ہیں۔ (کہ مثلاً اگرچہ اللہ نے یہاں ہر جگہ عام لفظ فرمائے جو سب کفار کو شامل ہیں مگر ان سے ہندو مراد نہ رکھے ان سے اتحاد و دوداد کو حرام و کفر نہ فرمایا) ایسوں کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب

قال الله تعالى "أَلَمْ أَذِّنْ لَكُمْ أَمْرًا عَلَى اللَّهِ تَتَفَتَرُونَ" ^۱۔
وقال تعالى "أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ" ^۲ وقال
تعالى "يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ" ^۳ (الی قولہ
عز وجل) "لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيمٌ" ^۴۔

مشرکوں کا غلام و منقاد بننا ان کا پس روینا، جو کہیں وہی کرنا خصوصاً جسے امر دینی سمجھا ہو اس میں ان کی اطاعت کرنا یہ سب حرام
حرام ہے سخت مخالفت و الجال والا کرام ہے، مگر اہی و کفر اس کا انجام ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شیطان کے پس رونہ بنو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اللہ نے فرمایا: جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے کسی مجرم یا کافر کی اطاعت نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جو زمین میں ہیں ان میں اکثر وہ ہیں کہ اگر تو نے ان کی اطاعت کی تو وہ تجھے اللہ کے راہ سے گمراہ کر دیں گے۔

قال الله تعالى
"وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ" ^۱ إِنَّكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ^۲۔
وقال تعالى "فَلَا تَطِيعِ الْكُفَّارِينَ" ^۳ وقال تعالى
"وَلَا تَطِيعُ مِنْهُمْ إِشْيَاءٌ أَوْ كُفُورًا" ^۴ وقال تعالى
"وَإِنْ تُطِيعُوا أَكْثَرَهُمْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ" ^۵۔

^۱ القرآن الکریم ۵۹/۱۰

^۲ القرآن الکریم ۶۸/۱۰

^۳ القرآن الکریم ۲۱/۵

^۴ القرآن الکریم ۲۰۸/۲

^۵ القرآن الکریم ۸/۶۸

^۶ القرآن الکریم ۲۳/۴۶

^۷ القرآن الکریم ۱۱۶/۶

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے تو وہ تمہیں تمہاری لڑیوں کے بل (اسلام سے) پھیر دیں گے تو پورے ٹوٹے میں پلٹو گے۔	وَقَالَ تَعَالَىٰ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّكُمْ تُضِلُّوْنَ كَثْرًا ۖ يَزِيدُكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ" ①۔

احلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب رائج میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی حلت و حرمت قطعی ہو جیسے جائز کسب و تجارت و اجارت کی حلت مشرکین و وداد و انتہیاد و اتحاد کی حرمت، ان حلالوں کو وہ لوگ حرام بلکہ کفر اور ان حراموں کو حلال بلکہ فرض کر رہے ہیں اور اگر وہ حرام قطعی حرام یعنی ہے، جیسے مذکورات جب تو اسے حلال ٹھہرانا باجماع ائمہ حنفیہ کفر ہے، اللہ عز و جل کفار کا بیان فرماتا ہے:

جسے اللہ و رسول نے حرام فرمایا کافر اسے حرام نہیں ٹھہراتے۔	"لَا يَحْصِي مُؤْمِنٌ مَّا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ" ②۔

متن عقائد میں مسئلہ مصرحہ ہے، نیز فتاویٰ خلاصہ وغیرہ میں ہے:

جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (لمخصاً) (ت)	من اعتقد الحرام حلالاً او على القلب يكفر هذا اذا كان حراماً بعينه و الحرمة قامت بدليل مقطوع به اما اذا كانت باخبار الاحاد لا يكفر ③ (ملخصاً)۔

بزازیہ و شرح وہبانیہ و در مختار میں ہے:

حرام قطعی کے تصدق سے کافر ہو جائے گا۔ (ت)	يكفر اذا تصدق بالحرام القطعي ④۔

ردالمحتار میں ہے:

حاصل یہ ہے کہ قول اول پر کفر کے لئے دو شرائط ہوں گی اول دلیل کا قطعی ہونا، ثانی اس کا حرام لذاتہ ہونا، اور دوسرے قول پر پہلی شرط ہے اور آپ اس کی ترجیح سے آگاہ ہیں، اور بزازیہ کا مدار اس پر ہے۔ (ت)	حاصلہ ان شرط الكفر على القول الاول شيئان قطعية الدليل وكونه حراماً بعينه، وعلى الثاني يشترط الشرط الاول فقط، وعلمت ترجيحه، ومافى البزازية مبني عليه ⑤۔

① القرآن الكريم ۱۳۹ / ۳

② القرآن الكريم ۲۹ / ۹

③ خلاصۃ الفتاویٰ الفصل الثانی فی الفاظ الکفر الخ مکتبہ حبیبہ کوئٹہ ۳۸۳ / ۴

④ در مختار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم مطبع مجتبائی دہلی ۱ / ۱۳۴

⑤ رد المحتار کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الغنم دار احیاء التراث العربی بیروت ۲ / ۲۷

حالات دائرہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں تو یہ باجماع ائمہ حنفیہ کفر ہیں۔ کفار و مشرکین کی ایسی تعظیمیں کفر ہیں، ان کی جے پکارنا، ان کے مرنے یا جیل جانے پر ہڑتال اور اس پر وہ اصرار، اور جو مسلمان نہ مانے اس پر وہ ظلم وہ اضطراب، کمال تعظیم کفار اور باعث دخول نار و غضب جبار، و حسب تصریحات ائمہ موجب کفر و اکفار، فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ و النظائر و تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفر۔ ^۱	اگر کسی نے ذمی کو احتراماً سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔ (ت)

فتاویٰ امام ظہیر الدین و مختصر علامہ زین مصری و شرح تنویر مدق علانی میں ہے:

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلاً کفر۔ ^۲	اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً "یا استاذ" کہا تو اس سے وہ کافر ہو جائے گا۔ (ت)

رب عزوجل فرماتا ہے:

"وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلّٰهُ الْمُنْفِقِينَ لَا يُعْلَنُونَ" ^۳	عزت تو خاص اللہ و رسول و مسلمین ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام ^۴ رواه الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن بسر وابن عساكر وابن عدی عن امر المؤمنین الصدیقة وابو نعیم فی الحلیة والحسن بن سفیان فی مسنده عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانة عن ابن عمر وکابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین والبیہقی	جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے دین اسلام کے ڈھادینے پر مدد دی (اسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن بسر، ابن عساكر اور ابن عدی نے ام المؤمنین سیدہ صدیقہ سے، ابو نعیم میں اور حسن بن سفیان نے مسند میں حضرت معاذ بن جبل سے، سجزی نے ابانہ میں حضرت ابن عمر سے اور ابن عدی کی طرح _____ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

^۱ در مختار کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۵۱

^۲ در مختار کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۵۱

^۳ القرآن الکریم ۶۳/ ۸

^۴ شعب الایمان حدیث ۶۴۹۴ دار الکتب العلمیة بیروت ۷/ ۶۱

فی شعب الایمان عن ابراہیم بن میسرۃ مرسلہ۔	اجمعین سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم بن میسرہ سے اسے مرسلہ روایت کیا ہے۔ (ت)

بد مذہب کی توقیر پر یہ حکم ہے مشرک کی تعظیم پر کیا ہوگا، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا ویرحب بہم ^۱ ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کینیت سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔

یہ باتیں کچھ ایسی تعظیم بھی نہیں ادنیٰ درجہ تکریم میں ہیں کہ نام لے کر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے کو آئیے کہہ دیا، حدیث نے اس سے بھی منع فرمایا نہ کہ معاذ اللہ اس کی جے پکاری اور وہ افعال شیطانی، اور یہ عذر یا رد کہ یہ اقوال عوام کے ہیں کسی ذمہ دار کے نہیں، محض کاذب و پادر ہوا ہے، تمہیں نے عوام کا لہو ام کو اس اتحاد مشرکین حرام و لعین پر ابھارا اور ان حرکات ملعونہ سے نہ روکا بلکہ اپنے مقاصد مفسد کا مؤید سمجھا تمہارے دلوں میں ایمان یا ایمان کی قدر ہوتی تو اس اتحاد حرام و کفر کے لئے جیسی زمین سروں پر اٹھالی ہے، رات دن، مشرق مغرب ٹاپتے پھرتے ہو، ہزاروں دھواں دھار ریز و لیشن پاس کرتے ہو اس کے مخالف بلکہ اس میں ساتھ نہ دینے والوں پر فتویٰ کفر لگاتے ہو، صد باخبارات کے کالم ان کی بد گوئی سے گندے کرتے ہو، اس سے سو حصے زائد ان کفروں، ضلالتوں کی آگ بجھانے میں دکھاتے کہ یہ تمہاری ہی لگائی تھی اور اپنی داڑھی بچانے کے لئے اس کا بجھانا تم پر فرض عین تھا، مگر سب دیکھ رہے ہیں کہ ہر گزہر گزان شیطنوں کی روک تھام میں اس بولاہٹ والی جان توڑ کوشش کا دسواں، بیسواں، سوواں حصہ بھی نہ دکھایا پھر جھوٹے بہانے بنانے سے کیا حاصل، معذرا خود ذمہ داروں نے جو کچھ کیا وہ جاہلوں کی حرکات مذکورہ سے کہیں بدتر و خبیث تر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ شملہ بمقدار علم، ابوالکلام آزاد صاحب نے کمپ ناگپور میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں مدح خلفائے راشدین و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ گاندھی کی حمد کی اسے مقدس ذات ستودہ صفات کہا، میاں عبد الماجد بدایونی نے ہزاروں کے مجمع میں گاندھی کو مذکر مبعوث من اللہ کہا کہ اللہ نے ان کو تمہارے پاس مذکر بنا کر بھیجا ہے، کہاں یہ کلمات ملعونہ اور کہاں بے تمیز احمق جاہلوں کا بے پکارنا،

"فَإِنَّهُ مُوَفَّقُونَ" ﴿۳۲﴾ "أَفَلَا تَعْقِلُونَ" ﴿۳۳﴾ "كَلَّا بَلْ عَصَاكَ" ﴿۳۴﴾	تم کہاں اوندھے جاتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں، کوئی

^۱ حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۱۴۲۶/۱۳۲۶ بن ابراہیم دار الکتب العربی بیروت ۹/۲۳۶

^۲ القرآن الکریم ۱۰/۳۴

^۳ القرآن الکریم ۲/۴۴

نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ (ت)	"رَأَى عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ" ۱

ترکی ٹوپیاں جلانا صرف تضييع مال ہوتا کہ حرام ہے اور گاندھی ٹوپی پہننا مشرک کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ہوتا کہ اس سے سخت تر، اشد حرام ہے، مگر وہ لوگ ترکی ٹوپوں کو شعار اسلام جان کر پہنتے تھے اب انہیں جلادیا اور ان کے بدلے گاندھی ٹوپی لینا مشعر ہوا کہ انہوں نے نشان اسلام سے عدول اور کافر کا چیلنا قبول کیا: "يُسْأَلُ الظَّالِمِينَ بَدَلًا" ۲ (ظالموں کو کیا ہی برا بدلہ ملا۔ ت) بالجملة ایسے اقوال و افعال کفر و ضلال پر عالم موصوف کا انکار عین حق و صواب و سبب ثواب و رضائے رب الارباب تھا اور جو ان کے شرعی احکام اہل اسلام پر ظاہر فرمانا اور ان کو "زیاب فی ثياب" کے شر سے بچا کر راہ حق کی طرف بلانا، سنی عالم کا جلیل فرض مذہبی و کار منصبی و بجآوری حکم خدا و نبی تھا اور ہے، جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کی طرف نفس خلافت کا انکار نسبت کرنا بہتان ہی نہیں چیزے دیگر است۔ اس کی تہہ میں اور اشد خباثت ہے، مسلمان تو مسلمان نفس خلافت کا منکر جملہ مدعیان کلمہ گو میں کون ہے جس سے سائل سوال کرتا اور مجیب جواب دیتا اہل سنت حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلیفہ جانتے ہیں، غیر مقلد و دیوبندی بھی اس میں نزاع نہیں کرتے، روافض حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خلیفہ جانتے ہیں، مرزائی اپنے مرزاتک اترتے ہیں، بلکہ خلافت سے مراد مسئلہ دائرہ ہے، اسی سے سوال اسی کا تذکرہ ہے تو اسے یوں مطلق لفظ نفس خلافت سے تعبیر تلمیس الییس ہے اور دل میں جو مراد ہے اس کا حال خود خلافت کمیٹی کے مفتی اعظم اور مستفتی اس کے لیڈر معظم کے فتوے سے ظاہر ہو گیا کہ عالم موصوف نے وہی فرمایا جو متواتر حدیثوں میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس پر اجماع صحابہ امجاد ہے جو جمیع اہلسنت و جماعت کا اعتقاد ہے، اہلسنت سے خروج، قرآن کا انکار، کفر، ارتداد ان کے یہ چار احکام ملعونہ کا ش اسی عالم دین پر محدود رہتے تو اس فتویٰ کے مفتی اور اس کے مصدقین بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و نصوص کتب معتمدہ فقہیہ ایک ہی بلائے کفر سہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے، جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ	ایما امرئ قال لاخيه کافر فقد بآء بها احدهما فان کان کما قال والارجعت علیہ ۳

۱ القرآن الکریم ۸۳ / ۴

۲ القرآن الکریم ۱۸ / ۵۰

۳ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخيه المسلم او کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۵۷، صحیح بخاری کتاب الادب

باب من اکفر اخاه بغیر تاویل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ / ۹۰۱

رواہ مسلم والترمذی ونحوہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔ (اسے مسلم، ترمذی اور اسی کی مثل بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

در مختار میں ہے:

عذر الشاتم بیکافر وهل یکفران اعتقد المسلم کافر انعم والالابه یفتی ^۱ ۔	کسی مسلمان کو "اے کافر" کہنے والے شخص پر تعزیر نافذ کی جائے گی، کیا اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر سمجھتا ہے تو کافر ہوگا؟ ہاں وہ کافر ہے، اور اگر کافر نہیں سمجھتا تو پھر کافر نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)

شرح وہابیہ، ذخیرہ، نہر الفائق وردالمختار میں ہے:

لانه لما اعتقد المسلم کافر افقد اعتقد دین الاسلام کفرا ^۲ ۔	کیونکہ جب مسلمان کو کافر مانا تو اس نے دین اسلام کو کفر جاننا۔ (ت)

اس کی تفصیل جلیل و تحقیق جمیل ہماری کتابوں الکوبۃ الشہابیۃ اور النہی الاکید وغیرہما میں ہے مگر یہاں تو خود خلافت کمیٹی کے لیڈروں مفتیوں کے فتوے نے روشن کر دیا کہ یہ تکفیر صرف اس سنی عالم کی نہیں بلکہ تمام ائمہ اہل سنت اور جملہ صحابہ کرام اور خود ارشاد اقدس حضور سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہے، اب کون مسلمان ہے کہ اس تکفیری فتوے اور اس کی ناپاک تصدیق کو کلمات کفر نہ کہے گا۔ فقہاء کرام ائمہ و صحابہ در کنار خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام پاک پر کفر کا حکم لگانے والوں کو کافر نہ کہیں گے تو اور کسے کافر کہیں گے، اب ان سے پوچھئے کہ یہ کتنے کروڑ کفر اثبت واشد ہوئے خصوصاً وہ کفر اخیر سب سے خبیث تر سب سے لعین، "وَذٰلِکَ جَزَاُ الظّٰلِمِیْنَ" ^۳ (اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) سنی عالم کو اس کی پروا نہ کرنی چاہئے، ہر قوم کی ایک اصطلاح ہوتی ہے، ان لوگوں کی اصطلاح جدید میں ملت ملت گاندھی ہے اور سنت سنت گاندھی، اس کی روش سے جدا چلنے والوں کو اہل سنت و جماعت سے خارج اور اس کی ملت مخترعہ کے مخالفوں کو کافر مرتد کہتے ہیں، جس طرح فرعون ملعون نے معاذ اللہ حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کی تھی کہ "فَعَلْتَ فَعَلْتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ" ^۴ (تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا اور تم ناشکر

^۱ در مختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۲۷

^۲ ردالمحتار باب التعزیر دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۱۸۳

^۳ القرآن الکریم ۵۹/ ۱۷

^۴ القرآن الکریم ۲۶/ ۱۹

تھے۔) اور مشرکین مکہ ملاعنہ نے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ ابتداء کی تہمت رکھی تھی "مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْبَلَدِ الْأَخْرَجِ إِنَّ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ" ^۱ (یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی یہ تو نثری نثری گھڑت ہے۔) بلکہ یہ حضرات تفرعون و مشرکین سے بھی بڑھ کر کوئی نرالی انوکھی اصطلاح رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے دشمنوں خدا کے محبوبوں کو کماہیہ خود اپنوں کو بلکہ اپنی ہی زبانوں سے اپنی ہی جانوں کو کہتے ہیں، آخر نہ دیکھا کہ مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہان پوری و عبدالمجید صاحب بدایونی نے فتویٰ شاہجہان پور میں کس شد و مد سے نفس خلافت کی جڑ کاٹ دی اور فتویٰ جبلی پور نے ان دونوں لیڈروں مفتیوں عالموں پر کافر مرتد کی چھانٹ دی بلکہ خود مولوی ریاست علی خاں و عبدالمجید نے اسی فتویٰ شاہجہان پور کے آخر میں اپنے ہی اوپر فاسق و مفسد کی بانٹ دی، پھر فتویٰ جہانپور میں علمائے دین کو کہنے کی کیا شکایت آخر نہ دیکھا کہ حق بہ حق دار رسید رجعت علیہ ان کا کفر انہیں پر پلٹا "وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ" ^۲ (اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے۔) مستفی اگر واقع میں اس گروہ سے نہ ہوتا ایک بات صاف دل سے معلوم کرنا چاہتا اور جب یہ ناپاک کفر دیکھتا اسے رومی میں پھینک دیتا تو اس پر الزام نہ آتا مگر وہ تو اول سے اسی خباثت پر اعتقاد لاتے اور اغوائے عوام کو اس کی تائید ہی کے لئے فتوے گھڑواتے و لہذا اسی گروہ ناحق پروردہ کے پاس لے جاتے اور پھر اسے ماننے اس سے احتجاج کر کے اس کی نجاست پھیلاتے ہیں تو وہ اور اس کے ماننے والے سب کفر کے ماننے والے ہیں ان کا وبال ان پر سے کم نہ ہو گا لاینقص من اوزارہم شیعی ^۳ (ان کے بوجھ میں کمی نہ ہوگی۔) اگرچہ ان کے مفتی و مصدقین پر اپنے وبال کے علاوہ ان سب کا بھی پڑے گا،

اس کا بوجھ اس پر ہوگا اور جو قیامت تک اس پر عمل پیرا ہوگا اس کا بوجھ بھی اس پر آئے گا۔ (ت) اور بیشک ضرور وہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ (ت)	عليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة ^۴ "وَلْيَحْضُرْ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ" ^۵

بربنائے مذکور عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی بس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسوں کو کھلا منافق بتایا، ارشاد فرماتے ہیں:

ثلاثة لا يستخف بحقهم الامنافق بين	تین شخصوں کے حق کو ہلکانہ جانے کا مگر کھلا منافق،

^۱ القرآن الكريم ۸/۷۸

^۲ القرآن الكريم ۱۴/۲

^۳ صحیح مسلم کتاب العلم باب من سن سنة حسنة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۳۴۱

^۴ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحنث علی الصدقة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/۳۲۷

^۵ القرآن الكريم ۲۹/۱۳

النفاق، ذوالشبهة في الاسلام، وذوالعلم وامام مقسط^۱۔ رواه الطبرانی في الكبير عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسنه الترمذی لم تن غیرہ ورواه ابو الشیخ فی کتاب التوبیخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنده زیادة لفظ بین النفاق۔	ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل (اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جسے ترمذی نے دوسرے متن کے ساتھ حسن کہا، ابوشیخ نے کتاب التوبیخ میں اسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں "بین النفاق" کا اضافہ ہے۔ ت)

مجمع الانهر میں ہے:

من قال لعالم عویل علی وجه الاستخفاف کفر^۲	جو کسی عالم دین کو تحقیر کے طور پر "مولویا" کہے کافر ہو جائے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ، یہ سوال اول کا جواب مجمل ہے اور یہیں سے تین سوال آئندہ کے جواب واضح ہو گئے وبالله التوفیق۔

(۲) موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے، اوپر واضح ہو چکا کہ رب عزوجل نے عام کفار کی نسبت یہ احکام فرمائے تو بزور زبان ان میں سے کسی کافر کا استئمانا اللہ عزوجل پر افتراء بعید اور قرآن کریم کی تحریف شدید ہے بلکہ عالم الغیب عزجلالہ نے یہ حکم یہود و نصاریٰ سے خاص ماننے والوں کے منہ میں اپنے قہر عظیم کا پتھر دے دیا، ایک آیت میں صراحۃً کتابیوں کے ساتھ باقی کفار کو جہاد کر فرمایا کہ کتابی سب کو تعیم حکم مفسر منور ہو جائے جاہلان ضلیل کی تاویل ذلیل راہ نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَأَنْتُمْ كَافِرُونَ" ۝۳	اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ) اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و وداد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

^۱ المعجم الکبیر حدیث ۸/۸۱۸، المكتبة الفيصلية ۸/۲۳۸، کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ حدیث ۸/۳۳۸ موسسة الرسالة بیروت ۱۶/۳۲

^۲ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر فصل ان الفاظ الكفر انواع الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۹۵

^۳ القرآن الکریم ۵/۵۷

اب تو کسی مفتری کے اس بجنے کی گنجائش نہ رہی کہ یہ حکم صرف یہود و نصاریٰ کے لئے ہے، نیز آیہ کریمہ میں کھلا اشارہ فرماتا ہے کہ کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا اور اوپر آیت میں صریح تصریح گزر چکی کہ انہیں اللہ و رسول قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے، نیز صاف فرمایا:

نہ پاؤ گے انہیں جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ و رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عہدہ زہوں۔	"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ" ۱۔

سبحان اللہ مگر مشرکین یا وہابیہ نے اللہ و رسول کی مخالفت نہ کی، صرف یہود و نصاریٰ نے کی ہے، قرآن کریم جابجا شاہد ہے کہ مطلقاً مولات حرام ہونے کی علت کفر و مخالفت و عداوت اللہ و رسول ہے جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم، یہ معنی انہیں آیات سے کہ یہاں تلاوت ہوئیں، روشن اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت ہونا اس آیہ کریمہ میں بیان فرمادیا کہ:

اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں سے بھی محبت نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں اور تم میں جو ان سے محبت کرے گا وہی پکا ظالم ہے۔	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَلَا إِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْكُمْ فَوَلِيَّكُمْ" ۲۔

اللہ اکبر یہ ہے وہ اسلام جس پر ان کے بڑے لیڈر ابوالکلام آزاد کا مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب میں یہ اہتمام کہ وہ بعض اقسام کفار سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ عالمگیر محبت اس کی دعوت حق کا اصل الاصول ہے انا للہ وانا الیہ راجعون، کیا اللہ عز و جل نے نہ فرمایا:

بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے دنیا میں تھوڑا سا برت لیں پھر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔	"إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۚ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ۳۔

کیا نہ فرمایا:

اے محبوب تم فرمادو کہ بیشک وہ جو اللہ پر افترا	"قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

^۱ القرآن الکریم ۵۸ / ۲۲

^۲ القرآن الکریم ۹ / ۲۳

^۳ القرآن الکریم ۱۱۶ / ۱۱۷

لا يُقْلِدُونَ ۝ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ۖ إِنَّ أَلْبَاءَ مَا مَرَّجَعُهُمْ ثُمَّ نُنْزِلُ يَهُودَ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ ^۱	کرتے ہیں فلاح نہ پائیں گے دنیا کچھ برت لیں پھر انہیں ہماری طرف پلٹنا ہے پھر ہم ان کو وہ سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا۔

کیا نہ فرمایا:

"وَيُنْذِرُ لَكُمْ آيَاتِ اللَّهِ كُنْ بَاقِيسُ حَتَّمُ بَعْدَ آيٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَن أَفْكَرَى ۝ ^۲	تمہاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب میں بھون ڈالے گا اور بیشک نامراد رہا مفتری۔

کیا نہ فرمایا:

"إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكُذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ^۳	بیشک ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو کافر ہیں۔

یہ ہے کہ قرآن عظیم کا فتویٰ جس نے کفر کا حکم جمادیا،

"وَحَسِرَ هَٰذَا لِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝ ^۴ وَقِيلَ بَعْدَ اللَّغْوِ الظَّالِمِينَ ۝ ^۵	اور باطل والوں کا وہاں خسارہ ہے اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

حاشا للہ کسی قسم کفار سے محبت کرنے کا اسلام نے حکم نہ دیا، باپ بیٹے کافر ہوں تو ان سے بھی محبت کو صریح حرام فرمادیا اور دلی محبت و اخلاص و
اتحاد کرنے کو تو جا بجا صاف صاف ارشاد و اعلام فرمادیا کہ وہ انہیں کافروں میں سے ہیں، انہیں اللہ و قیامت پر ایمان نہیں، انہیں اللہ و رسول و قرآن پر
ایمان نہیں، بالجلہ وہ کسی طرح مسلمان نہیں، ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد اس سے معاملات کا حرام و کفر ہونا اشد و زائد کہ علت
حرمت کفر ہے علت جتنی زیادہ حکم سخت تر۔ یہ ان کذابوں، مفتریوں پر اور الٹا پڑے گا کہ کفر میں یہود و نصاریٰ سے مجوس بدتر ہیں، ہنود سے وہابیہ
و سائر مرتدین عنود بدتر ہیں و لہذا ان کے احکام اسی ترتیب پر سخت تر ہیں،

کما لا یخفی علی من لہ اعلام بأحکام الفقہین "وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ ^۶ "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝ ^۷	جیسا کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو احکام فقہاء سے آگاہ ہے لیکن ظالم آیات الہیہ کا انکار کرتے ہیں۔ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیگے۔ (ت)

^۱ القرآن الکریم ۱۰/۷۰

^۲ القرآن الکریم ۲۰/۶۱

^۳ القرآن الکریم ۱۶/۱۰۵

^۴ القرآن الکریم ۳۰/۷۸

^۵ القرآن الکریم ۱۱/۴۴

^۶ القرآن الکریم ۶/۳۳

^۷ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

(۳) ضرور وہ لوگ مکتب و محرف قرآن ہیں اور خود بحکم قرآن کافرونا مسلمان، جس کا بیان بقدر وافی ہو چکا، تکذیب قرآن عظیم ان کی نئی نہیں ان کے اعظم لیڈران ابوالکلام آزاد نے "السلام" میں سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی صاحب شریعت کا صاف انکار کیا اور منہ بھر کر قرآن عظیم کو جھٹلا دیا "السلام" ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء میں کہا:

"مسیح ناصری کا تذکرہ بیکار ہے، وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا جو خود کوئی صاحب شریعت نہ تھا، اس کی مثال مجدد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا، اس نے خود تصریح کر دی کہ میں تو توریت کو مٹانے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" ^۱ (یوحنا ۱۳: ۵)

مسلمانو! اول تو روح اللہ کلمۃ اللہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا کہ اس کا تذکرہ بیکار ہے۔ دوم بار بار مؤکد فقروں سے جمانا کہ وہ نبی صاحب شریعت نہ تھے۔

سوم نصاریٰ کی انجیل محرف سے سند لانا، اور وہ بھی محض بر بنائے جہالت و ضلالت۔ کیا صاحب شریعت انبیاء اللہ کے اگلے کلاموں کو مٹانے آتے ہیں، حاشا بلکہ پورا نبی فرمانے کو، نسخ کے یہی معنی ہیں کہ اگلے حکم کی مدت پوری ہو گئی خیر یہاں کہنا یہ ہے کہ ان فقروں میں آزاد صاحب نے پیٹ بھر کر قرآن عظیم کی تکذیب کی، قرآن کریم قطعاً ارشاد فرماتا ہے کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب شریعت تھے، اونا اس نے پہلے تو راہ مقدس کا ذکر فرمایا:

"وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ" ^۲	ان کے پاس توراۃ ہے اس میں اللہ کے حکم ہیں۔

اور فرمایا:

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ" ^۳	جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی کافر ہیں۔

پھر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انجیل دینا بیان کر کے فرمایا:

"وَيُحْكَمُ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ" ^۴	انجیل والے اللہ کے اتارے پر حکم کریں اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی فاسق ہیں۔

^۱ السلام ابوالکلام آزاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

^۲ القرآن الکریم ۵/ ۴۳

^۳ القرآن الکریم ۵/ ۴۴

^۴ القرآن الکریم ۵/ ۴۷

ہاجی اور صاف فرمادیا کہ دونوں کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترنے کا ذکر کر کے فرمایا:

"لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاہٌ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً" ¹	اے تورات والے انجیل و قرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک شریعت و راہ رکھی اور اللہ چاہتا تو تم سب کو گروہ واحد کر دیتا۔

ہاں! کج فہم بلیدوں یا ہٹ دھرم عنیدوں کی اس سے بھی تسکین نہ ہو تو قرآن عظیم جھوٹوں کو راہ نہیں دیتا، اس نے نہایت روشن لفظوں میں بعض احکام توراہ مقدس کا احکام انجیل مبارک سے منسوخ ہونا بتادیا، اپنے نبی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے:

"وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَلِأَجْلِ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي فِي حُجْرٍ مِّنْكُمْ" ²	میں تمہارے پاس آیا ہوں سچا بتاتا اپنے آگے اتری کتاب تورات کو اور اس سے کہ میں تمہارے واسطے بعض وہ چیزیں حلال کر دوں جو تم پر توراۃ نے حرام فرمائی تھیں۔

اب بھی کسی مسلمان کو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب شریعت ہونے میں شک ہو سکتا ہے یا منکر سمجھتا ہے اس میں شک کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے، انجیل میں کئی جگہ ان احکام کی تفصیل بھی ہے کہ پہلے تم سے یہ فرمایا گیا تھا اور اب میں یہ کہتا ہوں، آزاد صاحب خاص اپنا اطمینان چاہیں تو اپنی معتمدہ بائبل ہی کو دیکھ لیں آزاد صاحب تو ابوالکلام ہیں، مواقع سخن سے خوب آگاہ ہیں یہ تین آیات کریمہ تھیں "وَيُحْكُمُ أَهْلَ الْإِنجِيلِ، لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ، وَلَا أَجَلَ لَكُمْ" بلخ الدہر نے جب ان کی تکذیب کی اور منہ پھڑ کر کہہ دیا کہ مسیح صاحب شریعت نہ تھا تو اسے بھی تین فقروں سے مؤکد کیا: "اس کی مثال مجدد کی سی تھی، وہ کوئی شریعت نہ لایا، اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا" تاکہ ہر آیت کے مقابلے کو ایک فقرہ تیار رہے، آیات قرآن پر وار کرنے کو یہ ان کی ذوالفقار رہے۔ بالجملہ ایک تکذیب وہ تھی کہ اسلام نے کچھ کافروں سے محبت کا حکم دیا، دوسری تکذیب وہ کہ مسلمین و کافرین سب سے محبت اسلام کی اصل الاصول ہے، اور چار تکذیبیں ان چار فقروں سے، یہاں تک چھ تکذیبیں ہوئیں، ان چار پر کوئی گمان کر سکتا ہے کہ آزاد صاحب اب ترک موالات میں ہیں، نصاریٰ سے بائیکاٹ اس زور سے کیا کہ ان کے نبی کو بھی بائیکاٹ کر دیا، اگر مسلمان پر معترضانہ کہیں کہ یہ تو سب انبیاء اور خود حضور سیدنا الانبیاء علیہم وعلیہ افضل الصلوٰۃ

¹ القرآن الکریم ۵/ ۲۸

² القرآن الکریم ۳/ ۵۰

والثناء کا بایکاٹ ہو گیا کہ ایک نبی سے مقاطعہ تمام انبیاء سے مقاطعہ اور خود رب عزوجل سے مقاطعہ ہے، اب آپ کے ماننے کو اللہ کا کوئی نبی نہیں مل سکتا، پھر بھی وہ اس کی کیا پروا کرتے جب تک کمیٹی کے نبی بالقوة خواہ بالفعل گاندھی صاحب مذکر مبعوث من اللہ سلامت ہیں، یک درگیر محکم گیر، لیکن اسی اللہ کی جلد تین کی چار اور تکذیبیں اس بایکاٹ کے بالکل خلاف ہیں، صفحہ ۳۳۸ پر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا: "یہودیوں نے ان کے سر پر کاٹوں کا تاج رکھا تاکہ وہ صلیب عہ پر لٹائے جائیں اور جو لکھا ہے پورا ہو" ^۱ "یہ قرآن عظیم کی ساتویں تکذیب کی، وہ فرماتا ہے: "وَمَا صَلَّيْوْهُ" ^۲ انہوں نے مسیح کو سولی نہ دی۔ نیز اسی صفحہ پر کہا: "مسیح نے اپنی عظیم قربانی کی۔" ^۳

اور صفحہ ۳۳۹ پر دو لفظ اور لکھے: "مظلومانہ قربانی" اور "خون شہادت" ^۴

یہ تینوں لفظ بھی قرآن عظیم کی تکذیب بتاتے ہیں، وہ فرماتا ہے: "وَمَا صَلَّيْوْهُ" ^۵ انہوں نے مسیح کو قتل نہ کیا۔ یہاں تک پوری دس "تکذیبیں ہوئی" تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ^۶۔ یہ پچھلی چار عین مذہب نصاریٰ ہیں، کیا قرآن عظیم کو جھٹلانے کے لئے نصاریٰ سے بایکاٹ کے بدلے میل ہو جانا ہے یعنی ملت واحدہ، ہر شخص کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا ادنیٰ جلوہ، پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا کچھ بھی حصہ ہو علانیہ دیکھ رہا ہے کہ آزاد صاحب کے ان اقوال میں تین کفر ہیں:

(۱) کلام اللہ کی تکذیب،

(۲) رسول اللہ کی توہین،

(۳) شریعت اللہ کا انکار۔

اور پھر وہ قوم کے لیڈر ہیں، دین کے رفا مر ہیں، سب لیڈروں کے سر ہیں،

اے اللہ تعالیٰ تو پاک ہے تو دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے

فسبحان مقلب القلوب والا بصار۔ "كَذَلِكَ

عہ: صلیب پر لٹانا بھی عجیب شاید صلیب زمین پر بچھی ہوئی مسہری سمجھی ۱۲

^۱ الملل ابوالکلام آزاد ۳/ ۳۳۸

^۲ القرآن الکریم ۴/ ۱۵۷

^۳ الملل آزاد ۳/ ۳۳۸

^۴ الملل ۳/ ۳۳۹

^۵ القرآن الکریم ۲/ ۱۹۶

^۶ القرآن الکریم ۲/ ۱۹۶

والا ہے۔ اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔ (ت)

يُطَبِّخُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارًا ۝^۱

اذا كان الغراب دليل قوم

سيهدهم طريق الهالكين

(جب قوم کا رہنما کوا ہو گا تو ان کو ہلاکت ہی دکھائے گا۔ ت)

کیا نہیں ڈرتے کم

مہر کہ آزاد از اسلام بود

در ستر بندی آلام بود

(جو اسلام سے آزاد ہو گا وہ مصیبتوں کی جہنم میں جکڑا جائیگا۔ ت)

آج کل کفر و ارتداد و زندقہ و الحاد کا گرم بازار ہے ہر چہار طرف سے اللہ و رسول و قرآن پر گالیوں تکذیبوں کی بوچھاڑ ہے، کفر بنکنے والوں سے گلہ نہیں، عجب عام مدعیان اسلام سے کہ ان کے نزدیک اللہ و رسول و قرآن سے زیادہ ہلکی عزت کسی کی نہیں، ان کے ماں باپ کو گالی دینا تو بڑی بات کوئی انہیں تو تو کہہ دیکھے اور اللہ و رسول و قرآن پر گالیاں سنتے ہیں، چھپے شائع ہوتے دیکھتے ہیں اور تیوری پر بل نہیں آتا بلکہ گالیاں دینے والوں سے میل جول یار آنے دوستانہ بدستور رہتے ہیں، ان کے اعزاز و اکرام القاب آداب ویسے ہی منظور رہتے ہیں، صاف دکشادہ حبیں گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں، نہیں نہیں بلکہ الٹی ان کی حمایت، انہیں برا کہنے والے سے بغض و عداوت، ان کا حکم الہی ظاہر کرنے والا بے تہذیب بد لگام ہے، تنگ کن دائرہ اسلام ہے، عبدالماجد سے بدتر کافر آج کل شاید ہی کوئی ہو جس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول النسب بچہ کہا اور قرآن کو اپنے دغویٰ تو حید میں کاذب و نامتام ٹھہرایا اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں تصنیف کر لیں اور رنگ و روغن بڑھانے کو اپنے اہل بیت و ازواج کی تعظیمیں بھی اضافہ کر دیں وغیرہ وغیرہ ملعونات کثیرہ، جب ان باتوں پر اس کی تکفیر ہوئی، چار طرف سے کوا گہار دوڑ پڑی ناپاک اخباروں میں دفتر کے دفتر اس کی برات میں سیاہ ہونے لگے، ایک کافر ہوا تھا اس کے پیچھے ہزاروں کے اسلام تباہ ہونے لگے، مگر جواب ایک حرف کا نہیں بلکہ ڈھٹائی بے شرمی بے حیائی سے مکرونا، صاف دن میں ٹھیک دوپہر کو آفتاب کا انکار کرنا، وہ بیچارہ تو کوئی چیز نہ تھا لافی العید و لافی النفیر (نہ اونٹوں میں نہ چڑیوں میں یعنی کسی گنتی میں نہ تھا۔ ت) جب اس کی حمایت میں وہ کچھ جوش تو مسٹر ابوالکلام تولیڈر کبیر، ان کا کفر ضرور ٹھیسٹ اسلام بنے گا ان کے مقابل اللہ و رسول و

^۱ القرآن الکریم ۳۵/۴۰

قرآن کی کون سنے گا، کھلے گمراہان لیاہ کو جانے دو، بدایوں، شاہجہان پور، لکھنؤ وغیرہ میں بڑے بڑے سنیت کا دھرم بھرنے والے بستے ہیں، دیکھئے تکذیب کلام اللہ و توہین رسول اللہ و انکار شریعتہ اللہ دیکھ کر ان میں کتنے اور کتنے ہیں، مسٹر آزاد سے توبہ و قبول اسلام شائع کراتے ہیں اور نہ مانیں تو ان سے بائیکاٹ مقاطعہ مناتے ہیں، حاشانہ وہ توبہ و اسلام شائع کریں نہ یہ ہر گز ان کی موالات، تعظیم سے پھریں، تکذیب کی تو قرآن کی ان کی تونہ کی، گالی دی تو رسول اللہ کو انہیں تونہ دی۔ اے تصور جو یان خود گم، ابھی حب للہ و بغض للہ کے مزے سے واقف ہی نہیں تم۔

کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (ت)	"قُولُوا اسْلَمْنَا وَلَبَّائِدْ حُلُ الْاِيْمَانِ فِي قُلُوبِكُمْ" ۱۔

اور جن بندگان خدا کو ان کا حصہ ملا ہے ان پر چرچتے ہو ان کے سایہ سے کہ ان کا سایہ نہیں سایہ مصطفیٰ ہے، مستنفرہ ہو کر بچتے ہو، یہاں سے ان کے بائیکاٹ اور ترک موالات کی حقیقت کھلتی ہے، مسلمان کا ایمان شاہد ہے کہ ترک بھائیوں کا سارا ملک چھین لیں یا کعبہ معظمہ کو معاذ اللہ ایک ایک اینٹ کر دیں، ہر گز اللہ و رسول و قرآن کی تکذیب و توہین کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کا وہ جوش وہ نان کو آپریشن (NON CO-OPERATION) کا خروش اللہ کے لئے ہوتا تو وہاں ایک حصہ تھا ان سے ہزار حصے ہوتا، مگر یہاں ہزاروں حصہ بھی درکنار، وہی محبت وہی پیار، وہی تعظیم وہی تکریم، وہی وداد وہی اتحاد، وہی لیڈری وہی سروری، تو للہ انصاف کیا آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوا کہ ہر گز انہیں دین سے غرض نہیں، نہ دین کے لئے ان کی کوششیں ہوئیں بلکہ سب جوش و خروش بہرناوش سوراخ بس باقی ہوس، انا للہ وانا الیہ رجعون۔ مسلمان کملانے والو! اللہ اپنا ایمان سنبھالو، واحد قہار کے قہر سے ڈرو، حب للہ و بغض للہ کے سامان درست کرو، نیچری دیکھ کیسا ہی معظم یا پیارا ہو دور کرو، دور بھاگو، خدا کے دشمن کو دشمن مانو، اس سے تعلق کو آگ جانو، ورنہ عنقریب دیکھ لو گے کہ تمہارے قلوب مسخ ہو گئے، تمہارے ایمان نسخ ہو گئے،

تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بیشک	"فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۖ وَأَفَوضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ" ۲۔ مَن

۱ القرآن الکریم ۴۹ / ۱۴

۲ القرآن الکریم ۴۰ / ۴۴

اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ (ت)	يُضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۖ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ^۱

میں جانتا ہوں کہ حق کڑوا لگے گا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے دیکھے، حق و باطل کو میزانِ ایمان میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد و مکاہرہ کا داغ، تو و ما علینا الا البلاغ، اللهم اليك المشتكى وانت المستعان، وعلیک البلاغ والیک المصیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (ہماری ذمہ داری بات پہنچانا تھا اے اللہ! تیری بارگاہ میں درخواست ہے اور تو ہی مدد فرمانے والا ہے، تیرا کام ہی بات کا موثر فرمانا ہے، اور لوٹنا تیری طرف ہے برائی سے پھرنے اور نیکی کو بجالانے کی قوت اللہ بلند و عظیم کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ت)

(۴) عالم موصوف بیشک حق پر ہے اور ان لوگوں کی من گھڑت ترک موالات کہ نصاریٰ سے مجرد معاملات جائزہ بھی حرام بلکہ کفر، اور ہنود سے ودا و اتحاد، دلی محبت و اخلاص جائز بلکہ فرض قطعی اللہ و رسول پر افترا ہے، اس کا کچھ بیان ہو چکا اور زیادہ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ المحجة المؤتمنة ہے "وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ" (اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔ ت) عالم موصوف پر تنخواہ داری گورنمنٹ کا افتراء کیا جائے شکایت ہے جب ان کے بڑے بڑے لیڈر وہ کچھ جتنے بہتان اللہ و رسول و قرآن عظیم پر باندھ رہے ہیں ابھی قرآن کریم کی آیات سے روشن ہو چکا کہ یہ لوگ آپ ہی ترک موالات کے منکر اور بکنذیب قرآن عظیم پر مصر ہیں، پھر وہ اپنا عیب عالم پر نہ لگائیں تو کیا کھا کر جنیں، باقی رہا کفر و ارتداد کا فتویٰ اور اس کے مفتی و مصدقین و مستفتی اور اس کے ماننے والوں اور اس کے سبب عالم دین کی توہین کرنے والوں پر شرعی احکام، سب بعینہا وہی ہیں کہ جواب سوال اول میں گزرے اور یہ کہ عالم موصوف پر ان لوگوں کے حکم کفر و ارتداد وہی اپنا عیب دوسرے کو لگانا اور فرعون ملعون کی سنت مذکورہ ہے کَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَكْسِبُھُمْ قُلُوْبُھُمْ^۲ (ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات، ان کے ان کے دل ایک سے ہیں۔ ت)

(۵) جماعت اہل سنت میں (کہ محاورہ قرآن و حدیث میں وہی مومنین ہیں، کہا بینہ الامام

^۱ القرآن الکریم ۳۹ / ۳۶ و ۳۷

^۲ القرآن الکریم ۲۴ / ۳۶

^۳ القرآن الکریم ۲ / ۱۱۸

صدر الشریعة فی التوضیح والملا علی القاری فی المرقاة شرح المشکوۃ (جیسا کہ اسے امام صدر الشریعہ نے توضیح میں اور ملا علی قاری نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں بیان کیا ہے۔) تفرقہ ڈالنا حرام ہے، رب عزوجل نے منافقین کی بنائی مسجد پر جو سخت غضب فرمایا، اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ "لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا" ^۱ کبھی اس میں کھڑے نہ ہونا، اور اس کے بنانے والوں کو فرمایا:

"أَسَسَ بُيُوتَهُ عَلَى سَفَاحٍ فِي هَامٍ فَأَنهَارِيهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ" ^۲	اس نے اس کی بنیاد رکھی گراؤ گڑھے کے کنارے پر تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا۔

اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بھیج کر اس کو ڈھوایا جلوا دیا۔ پھر حکم دیا کہ اس جگہ کو گھورا بنایا جائے جس میں نجاستیں اور کوڑا ڈالا جائے۔ رب عزوجل نے اس کی چار علتیں ارشاد فرمائیں، تیسری علت یہی "تَفَرُّقُ يُقَابِلَتِ الْمُؤْمِنِينَ" ^۳ (مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو۔) ہے کہ انہوں نے اس کے سبب جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا۔ معلم شریف میں ہے:

لأنهم كانوا جميعاً يصلون في مسجد قبا فبنوا مسجد الضرار ليصل فيه بعضهم فيؤدى ذلك الى الاختلاف وافتراق الكلمة" ^۴	یعنی ساری جماعت مسجد قبا شریف میں ہوتی تھی، خبتاء نے وہ نقصان رسانی کی مسجد اس لئے بنائی کہ کچھ مسلمان اس میں پڑھیں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ پھوٹ پڑے اور تفرقہ ہو جائے۔

بلکہ ان خبیثوں نے جو عذر تفریق ظاہر کیا تھا یہ تفریق جیلپور اس سے ہزاروں درجے بدتر ہے۔ انہوں نے کہا تھا:

انا قد بنينا مسجداً لذی العلة والحاجة واللييلة المطيرة واللييلة الشاتية" ^۵	ہم نے مسجد بنائی ہے بیمار اور کامی اور بارش کی رات اور جاڑے کی شب کے لئے۔

اور ان کا عذر تفریق یہ ہوا کہ عالم دین معاذ اللہ کافر و بد مذہب و ناقابلِ امامت ہے، جھوٹے وہ بھی تھے اور جھوٹے یہ بھی، مگر ع

^۱ القرآن الکریم ۱۰۸ / ۹

^۲ القرآن الکریم ۱۰۹ / ۹

^۳ القرآن الکریم ۱۰۶ / ۹

^۴ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن آیت والذی اتخذوا مسجداً ضاراً کے تحت مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۷۷

^۵ معالم التنزیل علی ہامش تفسیر الخازن آیت والذی اتخذوا مسجداً ضاراً کے تحت مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۷۷

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

(راستے کا تفاوت دیکھ کہاں تک ہے۔ ت)

مسلمانوں کو مسجد الہی میں جانے سے منع کرنے اور اس کی ویرانی میں کوشاں ہونے کا حکم تو یہ ہے جو قرآن عظیم میں فرمایا:

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو ان میں نام الہی لینے سے روکے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ایسوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ ان میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب۔	"وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِبِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ" ۱۔

مگر یہاں ان کا عذر یہ ہوگا کہ ہمیں مسجد ویران کرنا اور اس میں نماز سے روکنا مقصود نہ تھا بلکہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز خراب نہ ہو، یہ بھلائی چاہنے کا عذر بھی ان منافقوں مسجد ضرار بنانے والوں نے پیش کیا تھا اور خالی زبانی نہیں بلکہ قسم کے ساتھ مؤکد کر کے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور ضرور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو تفریق جماعت سے بھلائی ہی چاہی۔	قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ "وَلِيُخْلِفَنَّ أَنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ" ۲۔

اس پر جواب فرمایا: "وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ" ۳ (اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ جھوٹے ہیں) جبکہ وہ وجہ جو یہ ظاہر کرتے ہیں قطعاً کذب و باطل ہے، محض معاندانہ اس کا جھوٹا حیلہ گھڑ کر مسلمانوں کو مسجد سے روکنا اور جماعت میں پھوٹ ڈالنا چاہا تو وہ نہ ہوا مگر مسجد الہی کو یاد الہی سے روکنا، مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور انہیں مسجد سے روکنے میں کافروں سے مدد لینا اور انہیں اغوائے مسلمین کے لئے راستوں پر مقرر کرنا نظر بحقیقت تو ٹھیک مناسبت پر واقع ہوا، کافروں سے زیادہ اس کا اہل کون تھا، ایسے کام لینے والوں کے ایسے کام کو ایسے ہی کام کرنے والے مناسب تھے "أَلَمْ يَجْعَلْ لِّلْمُحْسِنِينَ وَالْمُحْسِنِينَ لِّلْجَنَّةِ" ۴ (گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔ ت) مگر ان کے زعم پر یہ کافروں سے استمداد اسی قسم میں واقع ہوا جو ان کے ادعا میں دینی کام تھا اور دینی کام میں کافروں سے استعانت حرام،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں	قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ "لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ

۱ القرآن الكريم ۱۱۴ / ۲

۲ القرآن الكريم ۱۰۷ / ۹

۳ القرآن الكريم ۱۰۷ / ۹

۴ القرآن الكريم ۲۶ / ۲۴

کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔	أُولِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ ^۱

تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات الہیہ میں اسی آیہ کریمہ کی تفسیر میں ہے: نہوا عن الاستعانة بهم في الامور الدينية^۲ اس آیہ کریمہ میں مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا کہ کافروں سے کسی دینی کام میں مدد لیں، یونہی ایسی نماز قائم کرنے کے لئے جس کی بنا پر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور سنی عالم کی اقتداء سے روک کر غاصب کسی "منہم" کے پیچھے پڑھوانے پر ہو، زمین کفار ہی مناسب تھی کہ قضیہ زمین پر سر زمین ورنہ فقہائے کرام نے تو کافر کی زمین میں نماز پڑھنے سے اتنا روکا ہے کہ مسلمان کی زمین میں بے اس کے اذن کے پڑھے اور کافر کی زمین سے بچے، اور اگر مسلمان کی زمین میں کھیتی ہے کہ اس میں نہیں پڑھ سکتا تو راستے میں پڑھے اور کافر کی زمین میں نہ پڑھے، اگرچہ راستے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کراہت کافر کی زمین میں پڑھنے کی کراہت سے ہلکی ہے۔ حاوی قدسی میں ہے:

ان اضطر بین ارض مسلم و کافر یصلی فی ارض المسلم اذ لم تکن مزرعة و لکافر یصلی فی الطريق ^۳ ۔	اگر مسلمان اور کافر کی زمین کے درمیان اضطر اب آگیا تو مسلمان کی زمین میں نماز ادا کی جائے گی بشرطیکہ وہ کاشت نہ ہو، اگر وہ کاشت ہے یا کافر ہی کی زمین ہے تو راستے میں نماز ادا کر لی جائے۔ (ت)

ہاں ظاہر یہاں اس کافر مالک زمین کا اذن ہوگا، اب ایمانی نگاہ سے یہ فرق دیکھنا چاہئے کہ کہاں تو کافر کی بے خبری میں اس کی زمین میں وہ نماز پڑھنی جس سے رضائے الہی مقصود ہو اور کہاں مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے اور بندگان الہی کو مسجد الہی سے روکنے کے لئے کافر کی دلی خوشی کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑے پوری کرنے کو اس کی زمین میں نماز قائم کرنی کافر کی وہ کراہت بدتر تھی جو اس کی زمین میں نماز پڑھنے سے ہوتی یا کافر کی یہ خوشی بدرجہا بدتر ہے جو اس کی کراہت قلب پر غالب آگئی اور جس کے سبب خود اس نے اپنی زمین خوش خوش نماز کیلئے دی، اول کا مقصود رضائے الہی ہے اور کافر کو اس سے غیظ و نفرت، اور دوم کا مقصود مسلمانوں میں تفرقہ ہے کہ نامرضی خدا ہے اور کافر کو اس سے سرور فرحت، "فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْبَصَارِ" (اے اہل ابصار! عبرت حاصل کرو۔ ت)

^۱ القرآن الکریم ۳/ ۲۲۸

^۲ ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابن السعود) آیت لا یتخذ المؤمنون الکفرین کے تحت دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۳، الفتوحات

الالہیہ آیت لا یتخذ المؤمنون الکفرین کے تحت مصطفیٰ البانی مصر ۱۱/ ۲۵۷

^۳ الحاوی القدسی

^۴ القرآن الکریم ۵۹/ ۲

بلاشبہ ایسا کرنے والے مسجدِ ضرار والے منافقوں کے وارث اور مسلمانوں کے بدخواہ اور ایذائے مسلمین کیلئے مشرکین کے آلے اور ان کے مسخرے یعنی انکے ہاتھوں میں ضررِ اسلام کے لئے مسخر ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۷۶) گائے کی قربانی بیشک شعارِ اسلام ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے اونٹ اور گائے کی قربانی کو تمہارے لئے دین الہی کی نشانیوں سے کیا۔	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" ¹

خود مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کو اس کا اقرار ہے۔ رسالہ قربانی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں: "وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہے ²۔ خصوصاً اس معدنِ مشرکین ہندوستان میں کہ یہاں اسکے ابقاء و اجرا بلاشبہ اعظم مہماتِ اسلام سے ہے، مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب میں ہے:

ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا اسلام کے سب سے بڑے شعائر میں سے ہے۔ (ت)	ذبحِ بقرہ در ہندوستان از اعظم شعائرِ اسلام است ³ ۔

یہاں اس کا باقی رکھنا یقیناً واجب شرعی ہے جس کی تحقیق ہمارے رسالہ "نفس الفکر فی قربان البقر" میں ہے، علمائے لکھنؤ نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ مولوی عبدالحی صاحب کے فتاویٰ میں ہے:

"گائے ذبح کرنا طریقہ قدیمہ ہے زمانِ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد و امصار میں، اور اس پر اجماع و اتفاق ہے تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود بنظرِ تعصب مذہبی منع کریں تو مسلمانوں کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے بلکہ ہر گاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ابقاء و اجرا میں سعی کریں، اور اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو گنہ گار ہوں گے، ہنود منع کریں تو اسکے ابقاء میں سعی واجب و لازم ہے ⁴ (ملخصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

انہیں کے دوسرے فتوے میں ہے: "گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے، ہندو بہ نظر اپنے مذہب کے روکے

¹ القرآن الکریم ۳۶ / ۲۲

² رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلی ص ۲۱

³ مکتوبات امام ربانی مکتوب ہشاد و یکم نوکشتور لکھنؤ / ۱۰۶

⁴ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیۃ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲ / ۲۸۳

تو مسلمانوں کو باز آنا نہیں درست ہے اور ہندو کی ممانعت کو جو مبنی ہے ان کے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے، جو اس کی عظمت کا خیال کرے اس کے اسلام میں فتور ہے، پس ہندو کی ممانعت تسلیم کرنا موجب ان کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعاً جائز نہیں، مسلمانوں کو ضرور رہے کہ گاؤ کشی ترک نہ کریں¹ (ملخصاً)

محمد عبدالحی ابوالحسنات

مولوی عبدالباری صاحب کے والد ماجد مولانا عبد الوہاب صاحب کے فتویٰ میں ہے:

"ان بلاد میں مسلمانوں کو گاؤ کشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے"²

محمد عبد الوہاب

انھیں کے دوسرے فتویٰ میں ہے: "قربانی گائے کی شعارِ اسلام ہے اس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہندو موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی لازم ہے"³

محمد عبد الوہاب

خود مولوی عبدالباری صاحب کے رسالہ قربانی میں ص ۲۰ میں ہے:

"رکاٹ ڈالنے کی صورت میں گائے کی قربانی واجب ہو جاتی ہے"⁴

اسی کے صفحہ ۲۱ میں ہے: "جب سے ہندوؤں کو اس کا خیال ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جائے اس وقت سے مسلمانوں کو بھی اپنا حق قائم رکھنے اور اپنے مذہبی حکم جاری رکھنے کا خیال پیدا ہو گیا، حکم شریعت بھی ایسا ہی ہے کہ جب قربانی روکی جائے تو لازم ہے کہ ہم اس کو کریں"⁵

صفحہ ۶ میں ہے: "میں جانتا ہوں روکنے سے اس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے"⁶

صفحہ ۳: "مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکتے۔"⁷

¹ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضیحة مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۲/ ۸۶-۲۸۵

² فتاویٰ محمد عبد الوہاب بحوالہ مجموعہ فتاویٰ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۲/ ۲۸۳

³ فتاویٰ محمد عبد الوہاب بحوالہ مجموعہ فتاویٰ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۳/ ۲۸۶

⁴ رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلی ص ۲۰

⁵ رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلی ص ۲۱

⁶ قربانی عبدالباری فرنگی محلی ص ۶

⁷ رسالہ قربانی عبدالباری فرنگی محلی ص ۳

صفحہ ۱۶: "ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی کا کو ممنوع سمجھتا ہوں"^۱

صفحہ ۱۹: شعارِ دین میں سے جس کو روکا جائے اس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے۔"^۲

بقیہ اقوال کی تشریح رسالہ الطاریع الدارعی میں ہے، توجہ لوگ خوشنودی مشرکین کے لئے اس شعارِ اسلام کو مٹانے چاہتے اور مسلمانوں کو اس کے چھوڑنے پر زور دیتے ہیں، سخت فاسق، مفسد، آمر بالحرام، بدخواہ اسلام، مسلمانوں کے رہزن ہیں، مشرکین کے گرگے، شیطان کے بھائی، ابلیس کے کارندے، حق کے دشمن ہیں، منافقوں کے وارث ہیں، جن کو حق سبحانہ فرماتا ہے:

منافق مرد عورت آپس میں ایک ہیں، برائی (مثلاً شعارِ اسلام بند کرنے) کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی (شعارِ اسلام جاری رکھنے) سے روکتے ہیں، اور (نیک کام خصوصاً شعائرِ اسلام سے) ہاتھ کھینچتے ہیں وہ اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں چھوڑ دیا، بیشک منافق ہی کچے فاسق ہیں، اللہ نے منافق مردوں عورتوں اور ان کافروں سے (جن کی طرف یہ منافق جھکتے اور ان کی خوشنودی چاہتے ہیں) جہنم کی آگ کا وعدہ فرمایا ہے جس میں وہ سب ہمیشہ رہیں گے وہ ان کے عذاب کو بہت ہے اور اللہ نے ان سب پر لعنت کی اور ان کے لئے دائم عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

"الْمُتَّقُونَ وَالْمُتَّقَاتُ بَعْضُهُمْ لِمِنْ بَعْضٍ يَتَذَكَّرُونَ بِاللَّذِ كْرِ وَ يَتُوبُونَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ لَسَوْفَ اللَّهُ فَتْسِبَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ٥ وَعَذَابُ اللَّهِ السَّعِیْقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ الْكٰفَرٰتُ نَارُ جَهَنَّمَ خٰلِدٰتٍ فِيْهَا هُنَّ حٰسِبٰتٌ لِّلّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقْتَدِمٌ ۝۱۶"

ان کے دام میں پھنس کر گائے کی قربانی چھوڑنے والا اللہ عزوجل کا مخالف اور ابلیس لعین کافر مانبر دار ہے، تارک واجب و مرتکب حرام، مستحق نار و غضب جبار ہے۔

والعیاذ باللہ العزیز الغفار و صلی اللہ تعالیٰ اللہ عزیز و غفار کی پناہ، اور اس کے حبیب مختار

^۱ رسالہ قربانی عبد الباری فرنگی محلی ص ۱۶

^۲ رسالہ قربانی عبد الباری فرنگی محلی ص ۱۹

^۳ القرآن الکریم ۹/۶۶ و ۶۷

علی الحبيب المختار وأله الاطهار وصحبه الابرار و اوليائه الاخيار وامته اجمعين الى يوم القرار و بآرك وسلم والله سبحانه وتعالى اعلم۔	پر صلوة وسلام، آپ کی آلِ اطہار، اصحاب ابرار، اولیاِ اخیر اور امت پر بھی قیامت تک، اور برکت و سلامتی ہو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۲۳: ازوانا پور محلہ شگونہ مسجد حنفیہ مسئولہ محمد حنیف خاں ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

بگرمی خدمت فیض درجت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب مدظلہم الاقدس، السلام علیکم! گزارش خدمت ہے کہ یہاں شہر پٹنہ ایک جگہ پر مجمع ہوا، جسمیں علمائے بہار بھی شریک تھے۔ اور عام لوگ بھی مولوی ابوالکلام حامی ترک موالات نے تحریک کی کہ بہار و اڑیسہ کے لیے ایک امیر اسلام ہونا چاہئے اس پر لوگوں نے حضرت اقدس شاہ بدر الدین صاحب پھلواروی کو تجویز کر کے امیر اسلام بنایا، اب اعلان ہے کہ لوگ شہر کے امیر اسلام کے ہاتھ پر بیعت کریں، لہذا حضور والا سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ امیر اسلام کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور امیر اسلام کے لئے کیا شرائط از روئے قرآن شریف و فقہ شریف ہونا چاہئے اور جو لوگ بیعت نہ کریں کیا وہ لوگ گنہگار ہیں جواب تفصیل سے مع دلائل کے عنایت ہو بینواتوجروا۔

الجواب: امیر شریعت دو قسم ہے: اختیاری و قہری۔ اختیاری وہ جو کسی پر اپنے احکام کی تنفیذ میں جبر کا اختیار نہیں رکھتا، احکام شریعت بتا دینا اس کا کام ہے، ماننا نہ ماننا لوگوں کے اختیار، یہ امیر شریعت متدین فقہائے اہل سنت ہیں،

قال الله تعالى "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" ^۱، اولوالامر هم العلماء على اصح الاقوال كما قال تعالى "وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَ الَّذِينَ يُسْتَبْطِنُوكَ مِنْهُمْ" ^۲۔	اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں ان کی۔ اصح قول کے مطابق اولوالامر سے مراد علماء ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور کاش وہ اسے لوٹائیں رسول کی طرف اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف، تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیں گے وہ جس کو استنباط کرتے ہیں ان میں سے (ت)

عدم سلطان کی حالت میں مسلمانوں پر اپنے امور دینیہ میں متدین معتمد علمائے اہلسنت کی طرف رجوع کرنا اور بھی

^۱ القرآن الکریم ۵۹/۴

^۲ القرآن الکریم ۸۳/۴

لازم تر ہو جاتا ہے کہ بعض بعض خاص دینی کام جنہیں ولایت و قضاۃ اٹھائے ہوتے ہیں، ان میں تاحید ممکن انہیں کے حکم سے تکمیل کرنی ہوتی ہے، جیسے معاملہ عنین و تنفیذ اکھ و خیرات بلوغ و غیرہ اسوائے حدود و تعزیر و قصاص جس کا اختیار غیر سلطان کو نہیں،

فَاذْأَسِرْ جَمْعَهُمْ عَلَى وَاحِدٍ اسْتَقِلْ كُلَّ قَطْرٍ بِاتِّبَاعِ عِلْمَائِهِ فَاِنْ كَثُرَ وَافَا لِمَتَّبِعِ اعْلَمَهُمْ فَاِنْ اسْتَوَّ الْقَرَعُ بَيْنَهُمْ ^۱ ۔ کما فی الحدیقة الندیة عن الفتاوی العتابیة۔	جب ایک پر اتفاق دشوار ہو تو ہر علاقہ کے لوگ اپنے عالم کی اتباع کر لیں، اگر علماء کثیر ہوں تو سب سے بڑے عالم کا اتباع کیا جائے، اگر علم میں برابر ہوں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کر لی جائے، جیسا کہ حدیقہ ندیہ میں فتاوی عتابیہ سے ہے۔ (ت)

یہ امیر شرعی کسی کے انتخاب پر نہیں بلکہ خود با انتخاب الہی منتخب ہے، دیانت و فقاہت میں اس کا تفرد و تفوق خود ہی اسے متعین کرتا ہے، یہاں تک کہ لوگ اگر اس کے غیر کو منتخب کریں گے خطا کریں گے اور اسی کا اتباع لازم ہوگا کہ وہی اہل ہے اور طبائع خود ہی دینی امور میں اسکی طرف رجوع پر مجبور ہوتی ہیں کہ دوسری جگہ ویسا حل شافی نہیں پاتیں یہاں تک کہ اس کے اکابر اعداء کہ بوجہ دینی یا حسد شیطانی اس کے سخت دشمن ہوتے ہیں، اور زبردستی اس پر اپنی تعلیٰ چاہتے ہیں، مسائل مشککہ کے حل کرنے میں اس کے محتاج رہتے ہیں، اپنے گمنام جاہلوں کے ذریعہ سے اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں یوں اپنے لامل مسئلوں کی گرہ کھلواتے ہیں،

"ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ" ^۲	یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے عطا کرتا ہے جسے وہ چاہے اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔ (ت)

اس امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت نہ کچھ ضرور نہ اس کے دستور، نہ اس کا ترک گناہ و محذور، بلکہ اس کا معیار وہی ہے جو اوپر مذکور، اس کے فیصلے کو بہار و اڑیسہ کے جملہ علماء پر نظر تفصیلی صحیح شرعی نے جو فیصلہ کیا ہو آپ ہی منظور،

"وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذُنُوبِ الصَّالِحِينَ" ^۳	اور اللہ سینوں کے رازوں کو جانتا ہے اور سنو تمام امور اللہ کی بارگاہ میں لوٹتے ہیں۔ (ت)

"أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ" ^۴

^۱ الحدیقة الندیة النوع الثالث من انواع العلوم الثلاثة مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد / ۱۵۱ / ۳

^۲ القرآن الکریم ۵۷ / ۲۱

^۳ القرآن الکریم ۳ / ۱۵۴

^۴ القرآن الکریم ۴۲ / ۵۳

دوسرا امیر قہری، اس کے ذمہ وہ کام ہیں جو بغیر تسلط و غلبہ و قہر کے انجام نہیں پاتے مثلاً قصاص و حدود و تعزیرات و اخذ عشور و اخذ خراج یہ ضرور نصب و انتخاب مسلمان پر ہے اور اسی کے ہاتھ پر بیعت کا دستور اور بلا وجہ شرعی اس سے انکار محظور، یہ اگر عام ممالک اسلامیہ پر مقرر کیا جائے تو خلیفہ و امیر المومنین ہے اور اس کے لئے سات شرطیں لازم کہ ایک بھی کم ہو تو خلیفہ نہیں متغلب ہے، اسلام، حریت، ذکوریت، عقل، بلوغ، قدرت، حشریت۔

علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی تلمیذ امام ابن المہام تعلیقات مسایرہ میں فرماتے ہیں:

اماعندنا فالشروط انواع، بعضها لازم لاتنقصد بدونه، وهي الاسلام، والذکورة، والحرية، والعقل، و اصل الشجاعة، وان يكون قرشياً ^۱ ۔	لیکن ہمارے نزدیک شروط مختلف طرح کی ہیں بعض ان میں سے لازم ہیں جن کے بغیر امارت کی انعقاد نہیں ہو سکتا اور وہ مسلمان ہونا، مذکر ہونا، آزاد ہونا عقل والا ہونا، دلیر ہونا اور قرشی ہونا ہے (ت)

اور اگر کسی قطریا شہر یا موضع خاص پر تو وہاں کا صوبہ یا والی ہے، اس کے لئے بھی عقل و بلوغ و قدرت یقیناً شرط اور قرشیت کی کچھ حاجت نہیں اور تعیم احکام کے لئے اسلام و حریت و ذکوریت بھی ضرور ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ عدم سلطان کے وقت مسلمانوں پر ایسا والی مسلم تلاش کرنا واجب ہے کما فی المبسوط و جامع الفصولین و معراج الدراية وغیرہا (جیسا کہ مبسوط، جامع الفصولین اور معراج الدراية وغیرہ میں ہے۔ ت) مگر ہر واجب بقدر قدرت ہوتا ہے اور ہر فرض بشرط استطاعت۔

قال الله تعالى "لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" ^۲ ۔	اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ (ت)

یہاں مسلمان ایسا والی مقرر کرنے پر ہر گز قادر نہیں اور اس پر واضح دلیل یہ ہے کہ سوریہ سے آج تک ہندوستان میں ہزار ہا مشائخ و علماء و صلحا و کبراء گزرے کبھی اس طرف متوجہ نہ ہوئے کیا وہ مسئلہ نہ جانتے تھے یا قصد افاق و تارک واجب رہے، حاشا ہر گز نہیں، بلکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ وجوب ہم پر نہیں۔ شرح مقاصد میں ہے:

فان قيل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامة في اكثر الاعصار على	اگر یہ اعتراض اٹھایا جائے کہ اگر امام کا مقرر کرنا واجب ہے تو لازم آئے گا کہ امت نے اکثر زمانوں

^۱ تعلیقات مسایرہ علامہ قاسم بن قطلوبغا مع المسامرة شروط الامام المكتبة التجارية مصر ۳۱۹ و ۳۲۰

^۲ القرآن الكريم ۲/ ۲۸۶

ترك الواجب لانتفاء الامام المتصف بها يجب من الصفات سيبا بعد انقضاء الدولة العباسية. قلنا انما يلزم الضلالة لو تركوه عن قدرة واختيار لا عجز و اضطرار¹ -	میں واجب کا ترک کیا کیونکہ ایسا کوئی امام ہی نہیں ملا جو مذکورہ صفات کا حامل ہو خصوصاً حکومت عباسیہ کے گزرنے کے بعد، ہم جواباً کہتے ہیں امت کا گنہگار ہونا تب لازم آئے گا اگر انہوں نے قدرت و اختیار ہونے کے باوجود اسے ترک کیا ہو اور اگر عجز و اضطرار کی وجہ سے ہو تو پھر گناہ نہ ہوگا۔ (ت)

(یہ جواب ناقص ہی دستیاب ہوا)



¹ شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الاول في نصب الامام دار المعارف النعناعية لاہور ۲/ ۲۷۵



رسالہ

دوام العیش من الائمة من قریش

(زندگی کا دوام اس امر میں کہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے)

بسم الله الرحمن الرحيم ط

مسئلہ ۲۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سلطنت عثمانیہ کی اعانت مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں فرضیت اعانت کے لئے بھی سلطان کا قرشی ہونا شرط ہے یا نہیں یا صرف خلافت شرعیہ کے لئے یا کسی کے لئے نہیں، مولوی فرنگی محلی کے خطبہ صدارت میں اس کے متعلق چند سطور ہیں اور مسٹر ابوالکلام آزاد نے رسالہ مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب میں صفحہ ۳۲ سے صفحہ ۷۰ تک حسب عادت اسے بہت پھیلا کر بیان کیا ہے، ان دونوں کا محصل یہ ہے کہ خلافت شرعیہ میں بھی قرشیت شرط نہیں، یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس بارے میں مذہب اہلسنت کیا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب:

الحمد لله الذي فرض اعانة سلاطين الاسلام على المسلمين وفضل قریشا بختام النبیین وسید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم الی یوم الدین وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحبزہ کل ان وحبین۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الدين النصيحة لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم ¹ ، رواه احمد ومسلم وابوداؤد والنسائي عن تبيم الداري والترمذي والنسائي عن ابي هريرة واحمد عن ابن عباس والطبراني في الاوسط عن ثوبان رضي الله تعالى عنهم۔	بیٹک دین یہ ہے کہ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے (اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے تمیم داری سے اور ترمذی اور نسائی نے ابوہریرہ سے اور احمد نے ابن عباس سے اور طبرانی نے اوسط میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے۔ (ت)

سلطنت علیہ عثمانیہ ایدہا اللہ تعالیٰ نہ صرف عثمانیہ ہر سلطنت اسلام نہ صرف جماعت اسلام نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے اس میں قرشیت شرط ہونا کیا معنی، دل سے خیر خواہی مطلقاً فرض عین ہے، اور وقت حاجت دعا سے امداد و اعانت بھی ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس سے کوئی عاجز نہیں اور مال یا اعمال سے اعانت فرض کفایہ ہے اور ہر فرض بقدر قدرت ہر حکم بشرط استطاعت۔

قال تعالى "لَا يَكِلُفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" ² ، وقال تعالى "فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ" ³ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ اور اللہ نے فرمایا: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔ (ت)

مفسر پر اعانت مال نہیں، بے دست و پا پر اعانت اعمال نہیں، ولہذا مسلمانان ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں۔ بادشاہ اسلام اگرچہ غیر قرشی ہوا اگرچہ کوئی غلام حبشی ہوا امور جائزہ میں اس کی اطاعت تمام رعیت اور وقت حاجت اس کی اعانت بقدر استطاعت سب اہل کفایت پر لازم ہے، البتہ اہلسنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں، اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اہلسنت کا اجماع ہے، اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی کتب عقائد و کتب

¹ صحیح مسلم کتاب الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۴، سنن ابوداؤد کتاب الادب آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۰، مسند احمد بن

حنبل حدیث تبیم الداری دار الفکر بیروت ۴/ ۱۰۲

² القرآن الکریم ۳/ ۲۸۶

³ القرآن الکریم ۱۶/ ۲۴

حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں، بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی، ملک کہیں گے، مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مترادف ہے، ہر بادشاہ قرشی کو بھی نہیں کہہ سکتے سوا اس کے جو ساتوں شروط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، قرشیت سب کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرمان فرمائے اعظم ہو۔

اجمالی کلام و واقعات عام و ازالہ اوہام جہال خام

اقول: وبالله التوفیق اسم خلافت میں یہ شرعی اصطلاح ہے جملہ صدیوں میں اسی پر اتفاقِ مسلمین رہا۔

(۱) زمانہ صحابہ سے برابر علمائے کرام خلفاء ملوک کو علیحدہ کرتے آئے حتیٰ کہ خود سلاطین اسی کے پابند رہے اور آج تک ہیں۔ بڑے بڑے جبار بادشاہ گزرے کبھی غیر قریش نے ترک ہوں یا مغل یا پٹھان یا کوئی اور اپنے آپ کو خلیفہ نہ کہلوا یا، نہ خلافت مصطفویہ شریعہ کا دغوی کیا، جب تک خلافت عباسیہ قائم رہی، خلیفہ ہی کی سرکار سے سلاطین کی تاجپوشی ہوتی، سلطان دستِ خلیفہ پر بیعت کرتا اور اس منصب شرعی کا مستحق اسی کو اگرچہ زور و طاقت و سطوت میں اس سے کہیں زائد ہوتا، جب کفار تاتار کے دستِ ظلم سے محرم ۶۵۶ھ میں جامہ خلافت تار تار ہو گیا علماء نے فرمایا ساڑھے تین برس تک خلافت منقطع رہی حالانکہ اس وقت بھی قاہر سلطنتیں موجود تھیں، مصر میں ملک ظاہر سلطان سیبرس کا دور دورہ تھا، امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں خاتم الخلفاء مستعصم باللہ کی شہادت کے بعد ذکر فرماتے ہیں:

ثم دخلت سنة سبع وخمسين والدينيا بلا خليفة ¹ ۔	پھر ۶۵۷ھ آیا اور دنیا بے خلیفہ تھی۔

پھر فرمایا:

ثم دخلت سنة ثمان وخمسين والوقت ايضا بلا خليفة ² ۔	پھر ۶۵۸ھ آیا اور زمانہ اسی طرح بے خلیفہ تھا۔

پھر فرمایا:

وتسلطن بيبرس وازال المظالم وتلقب بالملك الظاهر	سیبرس سلطان ہوا اور اس نے ظلم دفع کئے اور اپنا لقب ملک ظاہر رکھا، پھر ۶۵۹ھ آیا اور وقت
ثم دخلت سنة	

¹ تاریخ الخلفاء احوال المستعصم باللہ مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۳۳۰

² تاریخ الخلفاء احوال المستعصم باللہ مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۳۳۱

تسع وخمسين والوقت ايضا بلاخليفة الى رجب فاقيمت ببصر الخلافة وبويع المستنصر وكان مدة انقطاع الخلافة ثلاث سنين ونصفاً ¹ ۔ (ملخصاً)	ماہ رجب تک یونہی بے خلیفہ تھا یہاں تک کہ مصر میں پھر خلافت قائم کی گئی مستنصر باللہ عباسی کے ہاتھ پر بیعت ہوئی خلافت ساڑھے تین برس تک معدوم رہی۔ (ملخصاً)۔

یونہی حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ میں فرمایا:

لما اخذ التتار بغداد وقتل الخليفة اقامت الدنيا بلاخليفة ثلاث سنين ونصف سنة وذلك من يوم الاربعاء رايع عشر صفر سنة ست وخمسين وهو يوم قتل الخليفة المستعصم رحمه الله تعالى الى اثناء سنة تسع وخمسمائة ² ۔	یعنی جبکہ تاتاریوں نے بغداد مقدس لے لیا اور خلیفہ شہید ہوئے دنیا ساڑھے تین برس بے خلیفہ رہی اور یہ ۱۴ صفر روز چار شنبہ ۶۵۶ھ سے کہ روز شہادت خلیفہ مستعصم رحمہ اللہ تعالیٰ تھا سے ۱۳ رجب ۶۵۹ھ تک کا زمانہ ہے۔

(۲) یہ خلافت کہ مصر میں قائم ہوئی اور ڈھائی سو برس سے زائد رہی خود سلطان کی قائم کی ہوئی تھی، سلطان بظاہر اس کا دست
نگر ہوتا اور خلاف پر قادر تھا نظر بقوت بے تفویض خلیفہ بھی نظم و نسق و رفق، فتن و امر و حکم میں سلطان مستقل تھا، خلیفہ امیر
المومنین کہلانے اور بیعت لینے اور خطبہ و سک کو زینت اور سلاطین کو تاج و خلعت دینے کے لئے ہوتا بلکہ اس کی بنا خود خلافت
بغداد میں پڑ چکی تھی، مقتدر باللہ کو ۲۹۶ھ میں تیرہ برس کی عمر میں خلافت ملی، طفلی و اشتغال بازی و اختیارات زنان
و استخدام یہود و نصاریٰ نے ضعف پہنچایا ملک مغرب نکل گیا، مصر نکل گیا، قرامطہ ملعونوں کا زور ہوا، پھر ۳۲۴ھ میں واسطہ کا
صوبہ محمد بن رائق خلیفہ راضی باللہ پر فائق ہوا خلیفہ نام کے لئے تھا پھر یہ بدعت شنیعہ مدتوں مستمر رہی مگر تمام علماء و مسلمین
اور خود وہ جبار سے جبار سلاطین بھی خلافت انہیں قرشی خلفاء کی مانتے اور انہیں سے پروانہ و خلعت سلطنت لیتے۔ اگر غیر قرشی
بھی خلیفہ ہو سکتا تو سلاطین خود خلفاء بنتے، کیا ضرورت تھی ان قرشیوں کو اپنا تغلب مٹانے کے لئے حیلہ شرعیہ کے واسطے خلیفہ
بناتے اور اپنے زبردستوں کے حضور سر بندگی جھکاتے اور ان کے ہاتھ سے تاج و خطاب پاتے، مگر نہیں وہ مسلمان تھے سنی تھے
جانتے تھے کہ ہم قرشی نہیں ہماری خلافت نہیں ہو سکتی اور بے تولیت خلافت بطور خود سلطنت کرینگے تو داغ تغلب ہماری پیشانی
سے نہ مٹے گا اسی لئے ان عباسی قرشیوں کی خلافت رکھی تھی۔

¹ تاریخ الخلفاء احوال المستعصم باللہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۳۱

² حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ

(۳) پھر ادھر ہی کے سلاطین نہیں اس دور دراز مکت ہند کے متشرع سلاطین نے بھی انہیں خلفاء سے اپنے نام پر واثق سلطنت کیا حالانکہ یہ کسی طرح تسلط کی راہ سے ان کے ماتحت نہ تھے، تاریخ الخلفاء میں ہے:

وفی سنة اربع عشرة ارسل غیاث الدین اعظم شاه بن اسکندر شاه ملک الهند یطلب التقليد من الخلیفة وارسل الیه مالا وللسلطان هدیة ^۱ ۔	سنہ آٹھ سو چودہ میں بادشاہ ہند اعظم شاہ غیاث الدین بن سکندر شاہ نے خلیفہ مستعین باللہ ابو الفضل سے اپنے لئے پروانہ تقرر سلطنت مانگا اور خلیفہ کے لئے نذر اور سلطان مصر کو ہدیہ بھیجا۔

خود مسٹر کے اسی رسالہ خلافت ص ۷۹ میں ہے: "جب تک بغداد کی خلافت رہی ہندوستان کے تمام حکمران اس کے فرماں بردار رہے جب ۶۶۰ھ عہ میں مصر کی عباسی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا تو اگرچہ عباسیہ کے کارواں رفتہ کا محض ایک نمود غبار تھا تاہم سلاطین ہند اس کی حلقہ گوشہ و غلامی کو اپنے لئے فخر سمجھتے رہے اور مرکزی خلافت کی عظمت دینی نے مجبور کیا کہ اپنی حکومت کو شرعی طور پر منوادینے کے لئے مقام خلافت سے پروانہ نیابت حاصل کرتے رہیں۔"

پھر سلطان محمد بن تغلق شاہ و سلطان فیروز شاہ کی بندگی و غلامی جو اس خلافت سے رہی اور فیروز شاہ کے لئے دربار خلافت سے دوبار پروانہ تقرر سلطنت و نشان خلعت کا آنا لکھا اور یہ کہ سلطان نے اس کی کمال تعظیم کی اور یہ سمجھا کہ گویا یہ عزت آسمان سے اتری اور یہ سند بارگاہ رسالت سے ملی، پھر کہا (ص ۸۰)

"غور کرو مقام خلافت کی عظمت کا ہمیشہ کیا حال رہا خلافت بغداد مٹنے کے بعد بھی خلافت کی صرف ایک اسمی نسبت بھی اس درجہ جبروت رکھتی تھی کہ ہندوستان جیسے بعید گوشہ میں ایک عظیم الشان فرمانروائے اقلیم مصر کے دربار خلافت سے اذن و اجازت حاصل ہونے پر فخر کرتا ہے مٹنے پر بھی اس مقام کی عظمت تمام عالم اسلامی پر اس طرح چھائی رہتی ہے کہ وہاں کافرمان آسمانی فرمان اور وہاں کا حکم بارگاہ نبوت کا حکم سمجھا جاتا ہے۔"

خدا جانے مسٹر آزاد یہ کس جنگ یا کس نشے کی ترنگ میں لکھ گئے، ان کا اعتقاد تو یہ ہے ص ۴۵ کہ:

عہ: یہ غلط ہے بلکہ ۹/رجب ۶۵۹ھ - ۱۲منہ غفرلہ

^۱ تاریخ الخلفاء احوال المستعین باللہ ابو الفضل مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۵

"انتخاب خلیفہ کا موقع نہ رہا ہو تو خلیفہ تسلیم کر لینے کے لئے بجز اسلام اور حکومت کے جماعہ اور جگہ پکڑ لینے کے اور کوئی شرط نہیں۔"

سبحان اللہ! یہ سلاطین ہند و سلاطین مصر اور خود سلطان سیرس جس نے اس خلافت کی بنیاد رکھی مسلمان ہی تھے اور ان کی حکومتیں جمعی ہوئی تھیں تو آپ کی کافی ساختہ دونوں شرط خلافت موجود تھیں پھر انہوں نے خود اپنے آپ کو خلیفہ کیوں نہ جانا اور ان کی حکومت شرعی طور پر ماننے کے قابل کیوں نہ ہوئی حالانکہ آپ کے نزدیک شریعت کا حکم ہے کہ:

"اسی کو خلیفہ ماننا چاہئے خواہ تمام شرطیں اس میں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں۔" (ص ۵۱)

"ہر مسلمان پر از روئے شرع واجب ہے کہ اسی کو خلیفہ اسلام تسلیم کرے" (ص ۳۵)

خیر آپ کا تاقض آپ کو مبارک۔ سلاطین اسلام نے کیوں اپنی خلافت نہ مانی اور وہ کیا بات ان میں کم تھی جس کے لیے انہیں دوسرے کی خلافت جمانے اور اس کی اجازت کے صدقے اپنی حکومت کو شرعی منوانے کی ضرورت پڑی۔ ظاہر ہے کہ وہ نہ تھی مگر شرط قرشیت۔

(۴) مسٹر کو چھوڑیئے جنہوں نے دو ہی شرطیں رکھیں، ائمہ دین تو سات بتاتے ہیں دیکھئے شاید ان میں کوئی اور شرط مفقود ہونے کے سبب سلاطین نے اپنے آپ کو خلیفہ نہ سمجھا، اوپر گزرا کہ وہ اسلام و حریت و ذکوریت و عقل و بلوغ و قدرت و قرشیت ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ان سلاطین میں چھ موجود تھیں پہلی پانچ بدلتے اور قدرت یوں کہ حکومت کا جماعہ اس کے نہیں تو صرف ایک ہی قرشیت نہ تھی لاجرم اسی کے نہ ہونے تمام سلاطین نے اپنے آپ کو خلیفہ نہ مانا اور قرشی خلافت کا محتاج دست نگر جانا۔

(۵) بلکہ بطور مسٹر امر واضح تر ہے ان نام کے خلفاء میں اگر قرشیت موجود تھی قدرت مفقود تھی کہ وہ سلاطین کے ہاتھوں میں شطرنج کے بادشاہ تھے، جبار خونخوار متکبر متعجب سلاطین کے سر میں یوں بھی سودائے مساوات و بے نیازی نہ سمایا اور انہیں کو خلیفہ اور اپنے آپ کو ان کو محتاج ٹھہرایا حتیٰ کہ جب سلطان سیرس نے مستنصر کو خلیفہ کیا اور اس سے پروانہ سلطنت لیا خلیفہ نے اظہار اقتیاد کے لئے اس کے پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ڈالیں اور سلطان نے خدم حشم کے ساتھ یونہی قاہرہ اپنے دار السلطنت کا گشت کیا کہ گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں اور آگے آگے وزیر کے سر پر خلیفہ کا عطا کیا ہوا پروانہ سلطنت (حسن المحاضرہ) روشن ہوا کہ وہ شرط قرشیت کس درجہ اہم و ضروری تر جانتے تھے انہوں نے خیال کیا کہ قدرت مکتسبہ بھی ہوتی ہے بلکہ اسے اکتساب سے مفروض نہیں کہ ملکوں پر تنہا تسلط عادیہ نہیں ہوتا مگر افواج و اطاعت جماعت سے جب اقتدار والوں نے انہیں سرپر رکھ لیا تو مقصود اقتدار حاصل ہو گیا جیسے خلیفہ میں خود عالم اصول و فروع ہونے کی شرط اتفاقی نہ رہی کہ دوسرے کے علم سے کام چل سکتا ہے لیکن قرشیت ایسی چیز نہیں کہ دوسرے سے مکتسب وہ لہذا اپنے اقتدار کا خیال نہ کیا اور

ان کی قرشیت کے آگے سر جھکا دیا۔

(۶) نہ صرف سلاطین بلکہ بکثرت ائمہ و علماء نے اسی کو خلافت جانا خلافت بغداد پر کچھلی تین صدیاں جیسی گزریں انہیں جانے دو تو یہی خلافت مصر لو جسے تم کاروانِ رفتہ کی محض ایک نمود غبار کہتے ہو۔

(۱) جب سیرس نے مستنصر کی خلافت قائم کرنی چاہی سب میں پہلے امام اجل امام عزالدین بن عبدالسلام نے بیعت فرمائی پھر سلطان سیرس پھر قاضی پھر امراء وغیرہم نے۔

(ب) پھر ابو العباس حاکم بامر اللہ کے بیٹے تیسرے خلیفہ مصری مستنکفی باللہ کی خلافت کا امضا اور اس کی صحت کا ثبوت امام اجل تقی الدین بن دقین العید کے فتوے سے ہوا ان کے عہد نامہ خلافت میں تھا،

الحمد لله الذي ادام الائمة من قریش وجعل الناس تبعاً لهم في هذا الامر فغيرهم بالخلافة العظيمة لا يدعي ولا يسي ¹	سب خوبیاں اللہ کو جس نے خلیفہ ہمیشہ قریش میں سے کئے اور تمام لوگوں کو خلافت میں ان کو تابع کیا تو غیر قرشی کو نہ خلیفہ کہا جائے گا نہ وہ اس نام سے پکارا جائے۔

اس پر قاضی القضاة شمس الدین حنفی کے دستخط ہوئے۔

(ج) پھر مستنکفی کے بیٹے ابو العباس احمد حاکم بامر اللہ کی صحت خلافت پر امام قاضی القضاة عزالدین بن جماع نے شہادت دی اور ان کی مثال بیعت علامہ احمد شہاب ابن فضل اللہ نے لکھی اس میں ان کو خلیفہ جامع شرائط خلافت لکھا اور لکھا کہ: وصل الحق الى مستحقه² حق بحقدار سید، کل ذلك في حسن المحاضرة (یہ سب کا سب حسن المحاضرة میں موجود ہے۔ ت)

(د) امام اجل ابو زکریا نووی اسی خلافت مصریہ کے دور سے متعلق شرح صحیح مسلم میں فرما رہے ہیں:

قد ظهر ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم فمن زمانه الى الان الخلافة في قریش ³	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ظاہر ہو گیا کہ جب سے آج تک خلافت قریش ہی میں ہے۔

دیکھو اکابر ائمہ برابر انہیں خلفاء مانتے آئے۔

(۴) امام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں یہ تمام خلافتیں بغدادی پھر مصری

¹ حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة

² حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة

³ شرح صحيح مسلم مع صحيح مسلم كتاب الامارة قديمي كتب خانہ کراچی ۱۱۹ / ۲

ذکر کیں اور خطبہ میں فرمایا:

ترجبت فيه الخلفاء امراء المؤمنين القائمين بأمر الامة من عهد ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه والى عهدنا هذا ¹	میں نے اس کتاب میں ان کے احوال بیان کئے جو خلیفہ امیر المؤمنین کارامت پر قیام کرنے والے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت سے ہمارے زمانے تک ہوئے۔

(و) پھر فرمایا میں نے اس میں کسی عبیدی کا ذکر نہ کیا کہ کئی وجہ سے ان کی خلافت صحیح نہیں، ایک تو وہ قرشی نہ تھے، دوسرے وہ بد مذہب بے دین کم از کم رافضی تھے و مثل هؤلاء لاتنعد لهم بیعة ولا تصح لهم امامة² ایسوں کے لئے نہ بیعت ہو سکے نہ ان کی خلافت صحیح۔ تیسرے یہ کہ ان کی بیعت اس وقت ہوئی کہ خلافت عباسی قائم تھی اور ایک وقت میں وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے، چوتھے یہ کہ حدیث فرما چکی کہ خلافت جب بنی عباس کو ملے گی پھر ظہور امام مہدی تک دوسرے کو نہ پہنچے گی، ان وجوہ سے میں نے عبیدیوں کو ذکر نہ کیا و انما ذكرت الخليفة المتفق علی صحة امامته³ میں نے وہی خلفاء ذکر کئے جن کی صحت خلافت پر اتفاق ہے دیکھو کیسے صریح نص ہیں کہ یہ کمزور خلافتیں بھی صحیح خلافت ہیں، آخر کس لئے، اس لیے کہ قرشی ہیں اور زبردست طاقتور سلاطین غیر قرشی۔

(ز) جب خلیفہ مستنکفی باللہ نے شعبان ۷۴۰ھ یا ۷۴۱ھ میں وفات پائی اور اپنے بیٹے احمد حاکم بامر اللہ کو ولی عہد کیا سلطان ناصر الدین محمد بن قلاوون ترکی نے کہ ۷۳۶ھ میں مستنکفی باللہ سے رنجیدہ ہو گیا اور ۸ ذی الحجہ کو اسے مصر سے باہر شہر قوص میں مقیم کیا (اگرچہ ادارات پہلے سے بھی زائد کردئے اور خطبہ و سکہ خلیفہ ہی کا جاری رہا اس عہد کو نہ مانا اور جبراً خلیفہ مستنکفی کے جتھے ابراہیم بن محمد حاکم بامر اللہ کے لیے بیعت لی (اگرچہ مرتے وقت خود اس پر نادم ہوا اور سرداروں کو وصیت کی کہ خلافت ولی عہد مستنکفی احمد ہی کے لئے ہو جس پر ابن فضل اللہ نے وہ لکھا کہ حق بحقدار رسید) ابن قلاوون کی اس حرکت پر امام جلال الدین سیوطی نے حسن الحاضرہ میں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ناصر بن قلاوون پر اس کے سب سے زیادہ عزیز بیٹے امیر نوک کی موت کی مصیبت ڈالی، یہ اسے پہلی سزا دی، پھر مستنکفی کے بعد سلطنت سے متمتع نہ ہوا ایک سال اور کچھ روزوں کے بعد اللہ عزوجل نے اسے ہلاک کیا بلکہ بعض نے مستنکفی کی وفات ۷۴۱ھ میں لکھی ہے تو یوں تین ہی مہینے بعد مرا،

¹ تاریخ الخلفاء خطبہ کتاب مطبع مجتہائی دہلی ص ۶

² تاریخ الخلفاء خطبہ کتاب مطبع مجتہائی دہلی ص ۷

³ تاریخ الخلفاء خطبہ کتاب مطبع مجتہائی دہلی ص ۸

سنة الله فيمن مس احد امن الخلفاء بسوء فان الله تعالى يقصمه عاجلا وما يدخر له في الآخرة من العذاب اشد ¹	سنت الہیہ ہے کہ جو کوئی کسی خلیفہ سے برائی کرے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرما دیتا ہے اور وہ جو آخرت میں اسے کے لئے رکھتا ہے سخت تر عذاب ہے۔

پھر اولاد ابن قلاوون میں اس کی شامت کی سرایت بیان فرمائی کہ ان میں جو بادشاہ ہوا تخت سے اتار اگیا اور قید یا جلاوطن یا قتل کیا گیا، خود اس کا صلیبی پٹاکہ اس کے بعد تخت پر بیٹھا دو^۲ مہینے سے کم میں اتار دیا گیا اور مصر سے قوص ہی کو بھیجا گیا جہاں سلطان نے خلیفہ کو بھیجا تھا اور وہیں قتل کیا گیا، ناصر نے چالیس^۳ برس سے زیادہ سلطنت کی اور اس کی نسل سے بارہ^۴ بادشاہ ہوئے جن کی مجموعی مدت اتنی نہ ہوئی۔

(ح) نیز امام ممدوح کتاب موصوف میں فرماتے ہیں:

اعلم ان مصر من حين صارت دار الخلافة عظم امرها وكثرت شعائر الاسلام فيها وعلت فيها السنة وعفت عنها البدعة وصارت محل سكن العلماء ومحط الرجال الفضلاء وهذا سر من اسرار الله تعالى اودعه في الخلافة النبوية كمدل ان الايمان والعلم يكونان مع الخلافة اينما كانت ولا يظن ان ذلك بسبب الملوك فقد كانت ملوك بنى ايوب اجل قدرا واعظم قدر امن ملوك جاء ت بعدهم بكثير ولم تكن مصر في زمنهم كبغداد وفي اقطار الارض الآن من الملوك من هو اشد بأسا واكثر جندا من ملوك مصر كالعجم والعراق والروم والهند والمغرب وليس الدين قائما بلادهم كقيامه بمصر ولا شعائر الاسلام	یعنی مصر جب سے دار الخلافہ ہوا اس کی شان بڑھ گئی، شعائر اسلام کی اس میں کثرت ہوئی، سنت غالب ہوئی بدعت مٹئی، علماء کا جنگل فضلاء کا دنگل ہو گیا، اور یہ راز الہی ہے کہ اس نے خلافت نبوت میں رکھا ہے جس طرح حدیث میں آیا کہ خلافت جہاں ہوگی علم و ایمان اس کے ساتھ ہوں گے، اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ مصر میں یہ دین کی ترقی سلاطین کے سبب ہوئی کہ سلاطین بنی ایوب سلاطین مابعد سے بہت زیادہ جلیل القدر تھے اور ان کے زمانے میں مصر بغداد کو نہ پہنچتا تھا اور اب اطراف زمین میں وہ سلاطین ہیں کہ سلاطین مصر سے ان کی آنچ سخت اور لشکر زائد جیسے ایران، عراق، روم، مغرب، ہندوستان۔ مگر دین وہاں ایسا قائم نہیں جیسا مصر میں ہے، نہ شعائر اسلام ایسے ظاہر نہ سنت و حدیث و علم کا ایسا شیوع، یہ سب خلافت ہی کی برکت ہے، دیکھو کیسا جبار و بالاقدر

¹ حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة

ظاہرۃ فی اقطارہم کظہورہا فی مصر و لانشرت السنۃ والحدیث والعلم فیہا کما فی مصر ^۱ ۔	سلاطین کو جن میں ترک بھی ہیں الگ کر دیا اور خلافت نبوت ایسی کمزور خلافت مصر میں مانی۔

آخریہ فرق قرشیت نہیں تو کیا ہے۔

(۷) اگر کہے وہ خلافت سے نامزد ہو چکے تھے لہذا بعد کے سلاطین نے اگرچہ جامع شروط تھے اپنے آپ کو خلیفہ نہ جانا کہ خلافت جب ایک کے لئے ہو لے دوسرا نہیں ہو سکتا،

اقول: (میں کہتا ہوں۔ ت) اوگا ہو تو سلاطین یا بعد میں ہو، سیرس کی سلطنت تو پہلے منعقد ہوئی تھی، پھر دوسرے کو خلیفہ بنانے اور اس کے آگے ہاتھ پھیلانے اور یہ سلسلہ ماضیہ جلانے جمانے کے کیا معنی تھے، کاش سلطان اپنے آپ کو معزول کر لیتا اور مستنصر ہی کے ہاتھ میں باگ دیتا مگر نہیں وہ سلطنت پر قائم رہا، اور تمہارے زعم میں خود سیرس کی خلافت صحیحہ اور ہر مسلمان پر شرعاً واجب التسلیم تھی، اب اس نے انتخاب کی طرف آکر اپنی صحیح شرعی خلافت تو باطل کر دی اور ایک اسمی رسمی قائم کی، یہ کیسا جنون ہوا جسے تمام علمائے عصر نے بھی پسند کیا طرفہ تریہ کہ یہ اپنی حکومت شرعی طور پر منوانے کے لئے کیا جس کا مسٹر کو بھی اعتراف ہے حالانکہ اس سے پہلے اس کی خلافت کا ماننا آپ کے نزدیک شرعاً واجب تھا، اور اب نہ رہا کہ انتخاب نے شرائط عائد کیں وہ نہ اس میں ہیں نہ اس خلیفہ میں، تو اپنی خلافت کھوئی خلیفہ اسمی سے تولیت لی وہ گئی اور یہ نہ ہوئی دونوں دین سے گئے اسی لئے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں پہنی تھیں۔ ع

بیکسیہائے تمنا کہ نہ دنیا و نہ دین

(بیکسی کی آرزو پر افسوس ہے کہ نہ دنیا ہاتھ آئی نہ دین حاصل ہو۔ ت)

غرض یہ ایجاد آزاد وہ مہمل و بی معنی ہدیان ہے جو سلاطین و علماء کی خواب میں بھی نہ تھا وہ یقیناً جانتے تھے کہ خلافت میں ہمارا کچھ حصہ نہیں اور داغِ تغلب ہم سے نہ مٹے گا جب تک کسی خلیفہ قرشی سے اذن نہ لیں لہذا یہ صورت خلافت قائم کی کہ مالا یدرک کلہ لایتوک کلہ (جسے نہ کلی طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے نہ ہی اسے چھوڑا جاسکتا ہے۔ ت)

(۸) عیاد دنیا میں اسلامی سلطنتیں مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں اور ہر ایک اپنے ملک کا حاکم مستقل اور آپ کی دونوں شرط خلافت کا جامع تھا اور تبدل ایام و موت، تقرر سلاطین سے کبھی یہاں کی سلطنت پہلے ہوتی کبھی وہاں کی، ان میں کسی متاثر نے یہ نہ جانا کہ خلافت اس دوسرے سلطان کا حق ہے مجھے اس سے

^۱ حسن المحاضرة في اخبار مصر والقاهرة

اذن و پروانہ لینا چاہئے لیکن سمجھا تو اس قریشی خلافت کا محتاج سمجھا تو ہر گز اس کی بناء پر تقدم و تاخر نہ تھی کہ بلکہ وہی ایک اکیلی شرط قرشیت کہ نامقتدری خلیفہ کی حالت میں بھی اپنا رنگ جماتی اور بڑے بڑے اقتدار و جبروت والوں کا سراپے سامنے جھکاتی تھی۔ الحمد للہ کیسے روشن بیانون سے ثابت ہوا کہ یہ سارے جلوے شرط قرشیت کے تھے تمام سلاطین کا خود یہی عقیدہ تھا کہ ہم بوجہ عدم قرشیت لائق خلافت نہیں، قرشی کے سوا دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت و قرن کے علماء انہیں یہی بتاتے رہے۔ اور قطعاً یہی مذہب اہلسنت ہے اور اسی پر احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر شہادت ہے "فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ" (تو حق کے بعد کیا ہے صرف گمراہی ہے۔)

رہا مسئلہ اعانت، کیا آپ لوگوں کے زعم میں سلطان اسلام کی اعانت کچھ ضرور نہیں، صرف خلیفہ کی اعانت جائز ہے کہ مسلمانوں کو اعانت پر ابھارنے کے لئے ادعائے خلافت ضرور ہو یا سلطان مسلمین کی اعانت صرف قادروں پر ہے اور خلیفہ کی اطاعت بلا قدرت بھی فرض ہے، یہ نصوص قطعیہ قرآن کے خلاف ہے، اور جب کوئی وجہ نہیں پھر کیا ضرورت تھی کہ سیدھی بات میں جھگڑا ڈالنے کے لئے جملہ علمائے کرام کی واضح تصریحات متظاہرہ اور اجماع صحابہ و اجماع امت و احادیث متواترہ کے خلاف یہ تحریک لفظ خلافت سے شروع کر کے عقیدہ اجماعیہ اہلسنت کا خلاف کیا جائے، خارجیوں معزلیوں کا ساتھ دیا جائے، دوازد کار تاویلوں، تبدیلیوں، تحریفوں، خیانتوں، عنادوں، مکابروں سے حق چھپانے اور باطل پھیلانے کا ٹھیکا لیا جائے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اب ہم بتوفیقہ تعالیٰ اس اجمال مفصل کی تفصیل مجمل کے لئے کلام کو ایک مقدمہ اور تین فصل پر منقسم کرتے ہیں:

مقدمہ: خلیفہ و سلطان کے فرق اور یہ کہ کسی عرف حادث سے مسئلہ خلافت مصطلحہ شرعیہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

فصل اول: احادیث متواترہ و اجماع صحابہ و تابعین و مذہب اہلسنت نصرہم اللہ تعالیٰ سے شرط قرشیت کے روشن ثبوت۔

فصل دوم: خطبہ صدارت میں مولوی فرنگی صاحب کی پندرہ سطر کی کارگزاری کی ناز برداری۔

فصل سوم: رسالہ خلافت میں مسٹر ابوالکلام آزاد کے ہدایات و تبلیغات کی خد متنگزاری۔

وباللہ التوفیق لارب سواہ، والصلوة والسلام علی مصطفیٰ وآلہ وصحبہ والاہ۔

مقدمہ

خلیفہ و سلطان کے فرق اور یہ کہ سلطان کہہ دیا جانا ہی خلیفہ نہ ہونے کی کافی دلیل ہے اور یہ کہ لفظ خلیفہ میں اگر کوئی عرف حادث ہو تو اس سے خلافت مصطلحہ شریعہ پر کیا اثر۔

(۱) خلیفہ حکمرانی و جہانبانی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب مطلق تمام امت پر ولایت عامہ والا ہے، شرح عقائد نسفی میں ہے:

ان کی خلافت، یعنی دین کی اقامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کا مقام یہ ہے کہ تمام امت پر اس کی اتباع واجب ہے (ت)	(خلافتہم) ای نیابتہم عن الرسول فی اقامة الدین بحیث یجب علی کافة الامم الاتباع ^۱ ۔

خود سرکفار کا اسے نہ ماننا شرعاً اس کے استحقاق ولایت عامہ میں مغل نہیں جس طرح ان کا خود نبی کو نہ ماننا یونہی روئے زمین کے مسلمانوں میں جو اسے نہ مانے گا اس کی خلافت میں خلاف نہ آئے گا یہ خود ہی باغی قرار پائے گا اور اصطلاح میں سلطان وہ بادشاہ ہے جس کا تسلط قہری ملکوں پر ہو چھوٹے چھوٹے والیان ملک اس کے زیر حکم ہوں،

کیا ذکرہ الامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی حسن المحاضرة عن ابن فضل اللہ فی المسالك عن علی بن سعید۔	جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن المحاضرة میں ابن فضل اللہ سے انہوں نے مسالک میں علی بن سعید سے اسے ذکر کیا۔ (ت)

یہ دو قسم ہے:

(۱) مولیٰ جسے خلیفہ نے والی کیا ہو اس کی ولایت حسب عطاء خلیفہ ہوگی جس قدر پر والی کرے۔

(۲) دوسرا متغلب کہ بزور شمشیر ملک دبا بیٹھا اس کی ولایت اپنی قلمرو پر ہوگی و بس۔

(۲) کہ اول پر متفرع ہے خلیفہ کی اطاعت غیر معصیت الہی میں تمام امت پر فرض ہے جس کا منشا خود اس کا منصب ہے کہ نائب رسول رب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور سلطان کی اطاعت صرف اپنی قلمرو پر، پھر اگر مولیٰ ہے تو بواسطہ عطاء خلیفہ اس منصب ہی کی وجہ سے کہ اس کا امر امر خلیفہ ہے اور امر خلیفہ امر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور اگر متغلب ہے تو نہ اس کے منصب سے کہ وہ شرعی نہیں بلکہ

^۱ شرح العقائد النسفیة دار الاشاعة العربیة قندھار، افغانستان ص ۱۰۸

دفع فتنہ اور اپنے تحفظ کے لئے خود مسٹر نے فتح الباری سے دربارہ سلطان متغلب نقل کیا (ص ۵۱)۔

طاعته خیر من الخروج عليه لما في ذلك من حقن الدماء وتسكين الدهماء ¹ ۔	اس کے خلاف کے مقابلہ میں اس کی طاعت بہتر ہے کیونکہ اس میں جانوں کا تحفظ اور شورش سے سکون ہے (ت)

(۳) کہ دوم پر متفرع ہے خلیفہ نے جس مباح کا حکم دیا حقیقتہً فرض ہو گیا جس مباح سے منع کیا حقیقتہً حرام ہو گیا یہاں تک تنہائی و خلوت میں بھی اس کا خلاف جائز نہیں کہ خلیفہ نہ دیکھے اللہ دیکھتا ہے، ایک زمانے میں خلیفہ منصور نے امام الانعمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتویٰ دینے سے منع کر دیا تھا، امام ہمام کی صاحبزادی نے گھر میں ایک مسئلہ پوچھا، امام نے فرمایا: میں جواب نہیں دے سکتا خلیفہ نے منع کیا ہے۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ خلیفہ کا حکم مباح درکنار فرض کفایہ پر غالب ہے جبکہ دوسرے اس کے ادا کرنے والے موجود ہوں کہ اب اس کا ترک معصیت نہیں تو حکم خلیفہ نافذ ہوگا اگرچہ خلیفہ ظالم بلکہ خود اس کا وہ حکم ظلم ہو کہ امام کو فتویٰ سے روکنا نہ ہوگا مگر ظلم، اور سلطان متغلب جس کی ولایت خلیفہ سے مستفاد نہ ہو اس کے امر و نہی سے مباحات فی نفسہ واجب و حرام نہ ہو جائیں گے تنہائی میں اس طور پر کہ اسے اطلاع پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو مباح اپنی اباحت پر رہے گا۔ علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب نسیم الریاض و عنایۃ القاضی وغیرہما کتب نافعہ کے زمانے میں سلطان نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کیا تھا یہ پردہ ڈال کر پیتے۔ امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی رسالہ الصلح بین الاخوان میں فرماتے ہیں: "نہ خود حقہ پیتا ہوں نہ میرے گھر بھر میں کوئی پیتا ہے مگر مباح کو حرام نہیں کہہ سکتا"۔² اور منع سلطانی کے جواب میں شرح ہدیہ ابن العماد میں فرماتے ہیں:

لیت شعری ای امر من امر یہ یتمسک بہ امرہ الناس بتو کہ او امرہ باعطاء المکس علیہ علی ان المراد من اولی الامر فی الایۃ العلماء علی اصح الاقوال کما ذکرہ العینی فی آخر مسائل شتی من شرح الكنز و ایضاً	یعنی کاش میں جانوں کہ سلطان کا کون سا حکم لیا جائے یہ کہ لوگ حقہ نہ پیئیں یا یہ کہ تمباکو پر ٹیکس دیں معذراً یہ کریمہ میں اصح قول یہ ہے کہ اولی الامر سے مراد علماء ہیں جس طرح شرح کنز امام عینی میں ہے نیز کیا ظالم سلاطین کا حکم حکم شرعی ہو جائے گا حالانکہ

¹ مسئلہ خلافت بحث بعض کتب مشہورہ عقائد وفقہ و اتنا پبلشر لاہور ص ۱۰۶

² رسالہ الصلح بین الاخوان لعبد الغنی نابلسی

ہل منع السلاطین الظلمة یثبت حکماً شرعياً وقد قالوا من قال لسلطان زماننا عادل کفر۔ ^۱	ائمہ دین نے تصریح فرمائی ہے کہ جو ہمارے زمانے کے سلطان کو عادل کہے کافر ہو جائیگا انتہی۔

یہ ارشاد امام علم الہدی ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے زمانے کے سلاطین میں ہے جنہیں ہزار برس سے زائد ہوئے نہ کہ اب۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

(۴) کہ نیز دوم پر متفرع ہے ایک وقت میں تمام جہان میں ایک ہی ہو سکتا ہے اور سلاطین دس ملکوں میں دس۔ خود مسٹر آزاد لکھتے ہیں (ص ۸۴): "اسلام نے مسلمانوں کی حکومت ایک ہی قرار دی تھی یعنی روئے زمین پر مسلمانوں کا صرف ایک ہی فرمانروا و خلیفہ ہو۔"

(۵) کوئی سلطان اپنے انعقاد سلطنت میں دوسرے سلطان کے اذن کا محتاج نہیں مگر ہر سلطان اذن خلیفہ کا محتاج ہے کہ بے اس کے اس کی حکومت شرعی و مرضی شرع نہیں ہو سکتی، خود آزاد کے ص ۷۹ سے گزرا کہ: "خلافت کی عظمت دینی نے مجبور کیا کہ اپنی حکومت کو شرعی طور پر منوادینے کے لئے خلافت سے پروانہ نیابت حاصل کرتے رہیں۔"

(۶) خلیفہ بلا وجہ شرعی کسی بڑے سے بڑے سلطان کے معزول کئے معزول نہیں ہو سکتا، خود جبار و سرکش توادرک کہ متوکل بن معتمد بن ہارون رشید کو قتل کر کے خلفاء پر حاوی ہو گئے تھے جب ان میں کسی کو زندہ رکھ کر معزول کرنا چاہتے خود اسے مجبور کرتے کہ خلافت سے استعفیٰ دے تاکہ عزل صحیح ہو جائے بخلاف سلطان کہ خلیفہ کا صرف زبان سے کہہ دینا میں نے تجھے معزول کیا اس کے عزل کو بس ہے۔

(۷) سلطنت کے لئے قرشیت درکنار حریت بھی شرط نہیں، بہتیرے غلام بادشاہ ہوئے، خود رسالہ آزاد صفحہ ۵۵ میں ہے: "غلاموں نے بادشاہت کی ہے اور تمام سادات و قریش نے ان کے آگے اطاعت کا سر جھکایا ہے۔"

اور خلافت کے لئے حریت باجماع اہل قبلہ شرط ہے کما فی المواقف و شرحہ و عامۃ الکتب (جیسا کہ موافق اور اس کی شرح اور عامہ کتب میں ہے۔ ت) یہاں سے خلیفہ و سلطان کے فرق ظاہر ہو گئے، نیز

^۱ شرح ہدیۃ ابن العباد

کھل گیا کہ سلطان خلیفہ سے بہت نیچا درجہ ہے، لہذا کبھی خلیفہ کے نام کے ساتھ لفظ سلطان نہیں کہا جاتا کہ اس کی کسر نشان ہے آج تک کسی نے سلطان ابو بکر صدیق، سلطان عمر فاروق، سلطان عثمان غنی، سلطان علی المرتضیٰ بلکہ سلطان عمر بن عبدالعزیز بلکہ سلطان ہارون رشید نہ سنا ہوگا، کسی خلیفہ اموی یا عباسی کے نام کے ساتھ اسے نہ پایے گا، تو کھل گیا کہ جس کے نام کے ساتھ سلطان لگاتے ہیں اسے خلیفہ نہیں مانتے کہ خلیفہ اس سے بلند و بالا ہے، یہی وہ خلافت مصطلحہ شرعیہ ہے جس کی بحث ہے، اسی کے لئے قرشیت وغیرہ اسات شرطیں لازمی ہیں عرف حادث میں اگر کسی سلطان کو بھی خلیفہ کہیں یا مدح میں ذکر کر جائیں وہ نہ حکم شرع کا نافی ہے نہ اصطلاح شرع کا منافی۔ جس طرح اجماع اہلسنت ہے کہ بشر میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی معصوم نہیں، جو دوسرے کو معصوم مانے اہلسنت سے خارج ہے، پھر عرف حادث میں بچوں کو بھی معصوم کہتے ہیں یہ خارج از بحث ہے جیسے لڑکوں کے معلم تک کو خلیفہ کہتے ہیں، یہ بحث واجب المحفظ ہے کہ دھوکا نہ ہو واللہ التوفیق۔

فصل اول

احادیث متواترہ سرکار رسالت و اجماع صحابہ و تابعین و ائمہ امت و مذہب مہذب اہلسنت و جماعت سے شرط قرشیت کے روشن ثبوت احادیث شریفہ کو میں جدا لاؤں ان کی تخریج و نشان تواتر بتاؤں ان سے اتمام تقریب و وجہ احتجاج دکھاؤں اس سے یہی بہتر کہ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ سے اقوال جلیلہ ائمہ کرام علمائے اعلام بتادیں گے کہ حدیثیں متواتر ہیں ان کی حجیت قاہرہ ہیں ہر طبقہ و قرن کے اجماع متظافر ہیں مخالف سنی نہیں خارجی معتزلی گمراہ خاسر ہیں واللہ التوفیق۔

کتب عقائد

امام ہمام مفتی الجن والانس عارف باللہ نجم الملتہ والدین عمر نسفی استاذ امام برہان الملتہ والدین صاحب ہدایہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا متن عقائد مشہور بہ عقائد نسفی جو سلسلہ نظامیہ و دیگر سلاسل تعلیمیہ میں عقائد اہلسنت کی درسی کتاب ہے جسے درس میں اسی لئے رکھا ہے کہ طلبہ عقائد اہلسنت سے آگاہ ہو جائیں، اس کتاب جلیل میں ہے: ویكون من قریش ولا يجوز من غیرهم^۱ یعنی خلیفہ قریش سے ہو غیر قریشی جائز نہیں۔

^۱ شرح العقائد النسفية دار الاشاعة العربية قندهار، افغانستان ص ۱۱۱

۲ شرح علامہ تفتازانی میں ہے:

لم یخالف فیہ الا الخوارج وبعض المعتزلة ^۱ ۔	قرشیت کی شرط میں کسی نے خلاف نہ کیا مگر خارجیوں اور بعض معتزلیوں نے۔

۳ اسی میں ہے:

یشترط ان یکون الامام قریشیاً لقوله عليه الصلوة والسلام الائمة من قریش وهذا وان كان خبراً واحداً لكن لما رواه ابو بكر محتجاً به على الانصار ولم ينكره احد فصار مجعاً عليه ^۲ ۔	یعنی شرط یہ ہے کہ خلیفہ قریشی ہو بدلیل قول نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الائمة من قریش اور یہ حدیث اگرچہ خبر واحد ہے لیکن جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار پر حجت میں اسے پیش کیا اور صحابہ کرام میں کسی نے اس پر انکار نہ کیا تو اس پر اجماع ہو گیا۔

کتاب قواعد العقائد امام حجت الاسلام غزالی میں ہے:

شرط الامامة نسبة قریش لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش ^۳ ۔	خلافت کی شرط نسب قریشی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلفاء قریش سے ہیں۔

اس کی شرح اتحاف میں ہے:

ان كثير من المعتزلة نفى هذا الاشتراط، ودليل اهل السنة قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش قال العراقي اخرجه النسائي من حديث انس والحاكم من حديث علي وصححه اه قلت وكذا اخرجه البخاري في التاريخ وابو يعلى والطيالسي و البزار عن انس واخرجه احمد من حديث ابى هريرة وابى بكر الصديق	یعنی بہت معتزلیوں نے شرط قرشیت کا انکار کیا اور اہلسنت کی دلیل، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلفاء قریش سے ہوں، امام زین الدین عراقی نے فرمایا یہ حدیث نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حاکم نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اہ میں کہتا ہوں یونہی اسے امام بخاری نے کتاب التاريخ

^۱ شرح العقائد النسفية دار الاشاعة العربية قندھار، افغانستان ص ۱۱۲

^۲ شرح العقائد النسفية دار الاشاعة العربية قندھار، افغانستان ص ۱۱۱ و ۱۱۲

^۳ احیاء العلوم کتاب قواعد العقائد الفصل الثالث الركن الرابع مكتبة المشهد الحسيني القاهرة مصر / ۱۱۵

اور ابو یعلیٰ و ابو داؤد طیالسی و بزار نے انس اور امام احمد نے ابو ہریرہ و حضرت صدیق اکبر اور طبرانی نے مولیٰ علی سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، نیز طبرانی کے یہاں بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لفظوں سے ہے کہ سلطنت قریش میں ہے اور یعقوب بن سفیان و ابو یعلیٰ و طبرانی نے سکیں بن عبد العزیز سے روایت کی کہ ہم سے سيار بن سلامہ ابو المنہال نے حدیث بیان کی کہ میں اپنے والد کے ساتھ ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا انہیں یہ حدیث روایت کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ خلفاء قریش سے ہیں الخ (ملخصاً) پھر انہوں نے حدیث، کہ یہ خلافت ہمیشہ قریش میں ہوگی، کی تحریجات اور شواہدات کو ذکر کیا اور یہ سب فتح الباری سے ماخوذ ہے۔ (ت)	والطبرانی من حدیث علی و عندہ عن انس بلفظ ان الملك في قریش و اخرج يعقوب بن سفیان و ابو یعلی و الطبرانی من طریق سکین من عبد العزیز حدثنا سيار بن سلامة ابو المنہال قال دخلت مع ابی علی ابی برزۃ الاسلمی فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول الامراء من قریش الخ¹ (ملخصاً) ثم ذکر تخاریج حدیث لایزال هذا الامر فی قریش² و شواہدہ و کلمہ ماخوذ من الفتح۔

¹ مسایرہ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین بن الہام میں ہے:

خليفة کی شرط نسب قرشی ہے بہت معتزلیوں کا اس میں خلاف ہے۔ (ت)	شرط الامام نسب قریش خلافاً لکثیر من المعتزلة³۔

⁴ مسامرہ علامہ ابن ابی شریف شافعی تلمیذ امام ابن الہام میں ہے:

ہم اہلسنت کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلفاء قریش سے ہیں، ہم نے اس حدیث کی تخریج اوپر بیان کی نیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ سب آدمی قریش کے تابع ہیں، اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا، نیز بخاری میں	لنا قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاثمة من قریش قد منأت تخریجہ و قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس تبع لقریش اخرجہ الشیخان و فی البخاری من حدیث معویۃ رضی اللہ تعالیٰ

¹ اتحاف السادة المتقين کتاب قواعد العقائد دار الفکر بیروت ۲/ ۲۳۱

² اتحاف السادة المتقين کتاب قواعد العقائد دار الفکر بیروت ۲/ ۲۳۱

³ مسایرة مع المسامرة شروط الامام مکتبہ تجاریہ کبری مصر ص ۲۳۹

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک خلافت قریش میں ہے۔	عنہ ان هذا الامر في قریش ^۱ ۔

اور تخریج حدیث چھ ورق اوپر بیان کی،

یہ حدیث نسائی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور یہی مضمون طبرانی نے کتاب الدعاء اور بزار و بیہقی نے روایت کیا اور ہمارے شیخ امام حافظ ابو الفضل ابن حجر عسقلانی نے خاص اس حدیث میں ایک مستقل رسالہ لکھا جس میں اس کی روایات قریب چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جمع کیں۔	رواہ النسائی من حدیث انس ورواہ بمعناہ الطبرانی فی الدعاء والبزار والبیہقی وافرده شیخنا الامام الحافظ ابو الفضل بن حجر بجزء جمع فیہ طرقہ نحو من اربعین صحابیاً ^۲ ۔

اعلامہ امام قاسم بن قلوبغا حنفی تلمیذ ابن المہام تعلیقات مسایرہ میں فرماتے ہیں:

ہمارے نزدیک خلافت کی شرطیں کئی قسم ہیں بعض تو شروط لازم ہیں کہ ان کے بغیر خلافت صحیح ہی نہیں ہو سکتی وہ یہ ہیں اسلام اور مرد ہونا اور آزادی و عقل و بلوغ و اصل شجاعت اور قرشی ہونا۔	اماعندنا فالشروط انواع بعضها لازم لاتنعد بدونہ۔ وہی الاسلام والذکورة والحرية والعقل و البلوغ واصل الشجاعة وان یکون قرشیاً ^۳ ۔

پھر فرمایا:

قریشی ہونا اس لئے شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء قریش سے ہوں۔ اسے بزار نے روایت کیا، اور یہ اگرچہ خبر احاد ہو مگر صحابہ کرام نے اس کے قبول پر اجماع فرمایا، یہ امام ابوالعباس صابونی وغیرہ نے افادہ فرمایا۔	امانسنب قریش فلقوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الائمة من قریش رواہ البزار وهذا وان کان خبر واحد فقد اتفقت الصحابة علی قبولہ الامام ابوالعباس الصابونی وغیرہ ^۴ ۔

طوال الانوار علامہ بیضاوی میں ہے:

^۱ مسامرة شرح مسایرہ شروط الامام مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر ص ۳۲۰

^۲ مسامرة شرح مسایرہ شروط الامام مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر ص ۳۰۶

^۳ تعلیقات مسایرہ مع المسامرة شروط الامام مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر ص ۳۱۹ و ۳۲۰

^۴ تعلیقات مسایرہ مع المسامرة شروط الامام مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر ص ۳۲۰

التاسعة كونه قرشياً خلافاً للخوارج وجمع من المعتزلة قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش واللام في الجمع حيث لا عهد للعبور ¹ ۔	یعنی خلافت کی نویں شرط قریشی ہونا ہے اس میں خارجیوں اور ایک گروہ معتزلہ کو خلاف ہے کہ وہ خلیفہ کا قریشی ہونا ضروری نہیں جانتے، ہماری دلیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلفاء قریش سے ہوں جہاں عہد نہ ہو جمع پر لام استغراق کے لئے ہوتا ہے یعنی تمام خلفاء قریش ہی سے ہوں۔

^۲ "مواقف میں ہے:

يكون قرشياً ومنعه الخوارج وبعض المعتزلة لنا قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش ثم ان الصحابة عملوا بمضمون هذا الحديث واجمعوا عليه فصار قاطعاً ² ۔	یعنی خلیفہ قریشی ہو خارجی اور بعض معتزلی اس شرط کے منکر ہیں ہماری دلیل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلیفہ قریشی ہو، پھر صحابہ کرام اس حدیث کے مضمون پر عامل ہوئے اور ان کا اس پر اجماع ہوا تو وہ دلیل قطعی ہو گئی۔

^۳ "شرح علامہ سید شریف میں ہے:

صار دليلاً قطعاً يفيد اليقين بأشترط القرشية ³ ۔	یعنی دلیل قطعی ہو گئی جس سے قرشیت کا شرط ہونا یقینی ہو گیا۔

^۴ "اسی میں ہے: اشتراطه الاشاعة⁴ یعنی اہلسنت کے نزدیک خلیفہ کا قرشی ہونا شرط ہے۔^۵ مقاصد میں ہے:

يشترط في الامام كونه قرشياً لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش ⁵ ۔	امام میں شرط ہے کہ قرشی ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء قریش سے ہوں۔

^۶ "شرح مقاصد میں ہے:

¹ طوابع الانوار علامہ بیضاوی

² مواقف مع شرح المواقف المرصد الرابع في الإمامة منشورات الشريف رضی قم ایران ۸ / ۳۵۰

³ مواقف مع شرح المواقف المرصد الرابع في الإمامة منشورات الشريف رضی قم ایران ۸ / ۳۵۰

⁴ مواقف مع شرح المواقف المرصد الرابع في الإمامة منشورات الشريف رضی قم ایران ۸ / ۳۵۰

⁵ مقاصد علی بآمش شرح المقاصد الفصل الرابع في الإمامة المبحث الثاني دار المعارف النعبانية لاہور ۲ / ۲۷۷

اتفقت الامة على اشتراط كونه قرشياً خلافاً للخوارج لنا السنة والاجماع اما السنة فقلوه صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش واما الاجماع فهو انه لما قال الانصار يوم السقيفة منا امير و منكم امير منعهم ابو بكر رضى الله تعالى عنه بعدم كونهم من قریش ولم ينكره عليه احد من الصحابة فكان اجماعاً¹۔	یعنی تمام امت کا اجماع ہے کہ خلیفہ کا قریشی ہونا شرط ہے اس میں مخالف خارجی ہیں اور اکثر معتزلی، ہماری دلیل حدیث اور اجماع امت ہے، حدیث تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خلفاء قریش سے ہیں، اور اجماع یوں کہ جب انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روز سقیفہ بنی ساعدہ مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے، انہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ نے دعاوی خلافت سے یوں باز رکھا کہ تم قریشی نہیں (اور خلیفہ کا قریشی ہونا لازم ہے) اس پر کسی صحابی نے انکار نہ کیا تو اجماع ہو گیا۔

^{۱۷} شرح فقہ اکبر میں ہے:

يشترط ان يكون الامام قرشياً لقلوه صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش وهو حديث مشهور وليس المراد ادبه الامامة في الصلوة اتفاقاً فتعينت الامامة الكبرى خلافاً للخوارج وبعض المعتزلة²۔	یعنی شرط یہ ہے کہ خلیفہ قریشی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ائمہ قریش سے ہیں۔ اور یہ حدیث مشہور ہے اور اس میں امامت نماز باجماع مراد نہیں تو ضرور خلافت مراد ہے اس میں مخالف خارجی ہیں یا بعض معتزلی۔

^{۱۸} طریقہ محمدیہ میں ہے:

المسلمون لا بد لهم من امام قرشي ولا يشترط ان يكون هاشمياً³۔	یعنی مسلمانوں کے لئے ضرور ہے کہ کوئی قریشی خلیفہ ہو اور ہاشمی ہونا شرط نہیں۔

^{۱۹} حدیقہ ندیہ میں ہے:

يكون من قریش ولا يجوز من غيرهم⁴۔	خلیفہ قریشی ہو غیر قریشی کی خلافت درست نہیں۔

¹ شرح المقاصد الفصل الرابع في الامامة دار المعارف النعناعية لاہور ۲/ ۲۷۷

² منح الروض الاذہر شرح الفقہ الاکبر نصب الامام واجب مصطفى البابی مصر ص ۱۳۷

³ طریقہ محمدیہ المسلمون لا بد لهم من امام مكتبة خفیه كونه ۱/ ۷۱

⁴ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ المسلمون لا بد لهم من امام مكتبة نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۲۹۵

۲۰ تمہید امام ابو الشکور سالمی جسے سلطان الاولیاء محبوب الہی نظام الحق والدین نے درس میں پڑھا اس میں ہے:

اجمعنا علی ان الامام من قریش ولا یكون من غیرہ ^۱ ۔	ہم اہلسنت کا اجماع ہے کہ خلیفہ قریش سے ہو ان کے غیر سے نہیں۔

کتب حدیث

صحیح مسلم و صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یزال هذا الامر فی قریش ما بقی من الناس	خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی
اثنان ^۲ ۔	رہیں۔

۱ شرح صحیح مسلم للإمام النووی و ۲ شرح صحیح بخاری للإمام القسطلانی و ۳ مرقاۃ علی قاری میں ہے:

بین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان هذا الحكم مستمر	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظاہر فرمادیا کہ یہ حکم
الی آخر الدنیا ما بقی من الناس اثنان ^۳ ۔	ختم دنیا تک ہے جب تک دو آدمی بھی رہیں۔

۴ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ۲۵ ابن المنیر سے اور ۲۶ عمدۃ القاری امام بدر محمود عینی حنفی میں ہے:

قریش هم اصحاب الخلافة و هی مستمرة لهم الی آخر	قریش ہی خلافت والے ہیں وہ ختم دنیا تک انہیں کے لئے ہے
الدنیا ما بقی من الناس اثنان ^۴ ۔	جب تک دو آدمی بھی باقی رہیں۔

امام قرطبی کی مفہم ۷ شرح صحیح مسلم میں پھر ۲۸ عمدۃ القاری و ۲۹ فتح الباری شروح صحیح بخاری میں ہے:

هذا الحديث خبر عن المشروعية ای لا تنعقد الامامة	اس حدیث میں حکم شرعی کا بیان ہے یہ فرمایا ہے کہ جب تک
الکبری الالقرشی مہمأ وجد	دنیا میں ایک قرشی بھی باقی رہے اوروں کی

^۱ التمهید فی بیان التوحید الباب الحادی عشر فی الخلافة دارالعلوم حزب الاحناف لاہور ص ۱۵۹

^۲ صحیح بخاری کتاب الاحکام باب الامراء من قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۵۷، صحیح مسلم کتاب الامارة باب الناس تبع لقریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹

^۳ شرح مسلم مع صحیح مسلم کتاب الامارة قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹، ارشاد الساری باب الامراء من قریش دارالکتب العربی بیروت ۱۰/ ۲۱۸

^۴ عمدۃ القاری شرح البخاری باب الامراء من قریش ادارة الطباعة المنیریة ۱۶/ ۷۵

منہم احد ^۱ ۔	خلافت صحیح نہیں۔

۳۰ امام نووی شرح صحیح مسلم پھر ۳۱ امام قسطلانی شرح بخاری اور ۳۲ علامہ طیبی و ۳۳ علامہ سید شریف و ۳۴ علی قاری شروع مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

هذه الاحادیث واشباہها دلیل ظاہر ان الخلافة مختصة لقريش لايجوز عقدها لاحد من غيرهم وعلى هذا انعقد الاجماع في زمن الصحابة وكذلك بعدهم ومن خالف فيه من اهل البدع او اعرض بخلاف من غيرهم فهو محجوج باجماع الصحابة والتابعين فمن بعدهم بالاحاديث الصحيحة ^۲ ۔	یہ حدیث اور ان کے مثل اور احادیث روشن دلیلیں ہیں کہ خلافت قریش کے ساتھ خاص ہے ان کے سوا کسی کو خلیفہ بنانا جائز نہیں، اسی پر زمانہ صحابہ میں یوں ہی ان کے بعد اجماع منعقد ہوا تو جن بد مذہبوں نے اس میں خلاف کیا یا جس نے اور کسی کے خلاف کا اشارہ کیا اس کا قول صحابہ تابعین و علمائے مابعد کے اجماع اور صحیح حدیثوں سے مردود ہے۔

۳۵ علامہ ابن المنیر پھر حافظ ۳۶ عسقلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:

الصحابة اتفقوا على افادة المفهوم للحصر خلافا لمن انكر ذلك والى هذا ذهب جمهور اهل العلم ان شرط الامام ان يكون قرشياً وقالت الخوارج وطائفة من المعتزلة يجوز ان يكون الامام غير قرشي وبالحق ضرار بن عمرو فقال تولية غير القرشي اولى وقال ابو بكر الطيب لم يعرج المسلمون على هذا القول بعد ثبوت حديث الائمة من قريش وعمل المسلمون به قرناً بعد قرن وانعقد الاجماع على اعتبار ذلك قبل ان يقع	یعنی صحابہ نے اتفاق فرمایا کہ حدیث الائمة من قریش خلافت کا قریشی میں حصر فرماتی ہے۔ بر خلاف اس کے جو اس کا منکر ہو، اور یہی مذہب جمہور اہل علم کا ہے کہ خلیفہ کے لئے قریشی ہونا شرط اور خارجیوں اور ایک گروہ معتزلہ نے کہا کہ غیر قریشی بھی خلیفہ ہو سکتا ہے اور ضرار بن عمرو تو یہاں تک بڑھ گیا کہ کہا غیر قریشی کا خلیفہ کرنا بہتر ہے۔ امام ابو بکر ابن الطیب نے فرمایا مسلمانوں نے اس قول کی طرف التفات نہ کیا بعد اس کے کہ حدیث "الائمة من قریش" ثابت ہو چکی اور ہر قرن میں مسلمان اس پر عامل رہے اور اس اختلاف

^۱ فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۱۶/ ۲۳۵

^۲ شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم کتاب الامارة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱۹/ ۲

الاختلاف ^۱ ۔	اٹھنے سے پہلے اس کے ماننے پر اجماع عہ منعقد ہو لیا۔

۳۸ امام احمد ناصر الدین اسکندرانی پھر امام شہاب الدین کنانی وجہ دلالت حدیث "لا یزال هذا الامر فی قریش" میں فرماتے ہیں:

الببتدأ بالحقیقة ههنا هو الامر الواقع صفة لهذا وهذا الا یوصف الا بالجنس فمقتضاها حصر جنس الامر فی قریش کانه قال لا امر الا فی قریش والحديث و انکان بلفظ الخبر فهو بمعنى الامر، بقية طرق الحديث تؤيد ذلك ^۲ ۔	یعنی حاصل حدیث یہ ہے کہ "هذا الامر فی قریش" دائماً یہ امر خلافت ہمیشہ قریش کے لیے ہے "هذا" مبتدا ہے اور "امر" اس کی صفت، اور "هذا" کی صفت میں ہمیشہ جنس ہی آتی ہے، تو مطلب یہ کہ جنس خلافت قریش ہی کے لئے ہے (ان کے غیر کے لئے اس کا کوئی فرد نہیں) گویا الفاظ یوں ارشاد ہوئے کہ خلافت نہیں مگر قریش میں، حدیث اگرچہ صورۃً خبر ہے معنیٰ امر ہے، حدیث کی باقی روایتیں اس معنیٰ کی مؤید ہیں۔

۴۰ امام ابن حجر اور ان سے پہلے امام ابن بطلال شرح بخاری للملب سے ناقل:

یجوز ان یکون ملک یغلب علی الناس بغیر ان یکون خليفة، وانما انکر معاویة رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشية ان یظن احدان الخلافة تجوز فی غیر قریش، فلما خطب بذلك دل علی ان ذلك الحکم عندهم كذلك اذ لم ینقل عن احد منهم انکر علیہ ^۳ ۔	یعنی جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عنقریب ایک بادشاہ قبیلہ قحطان سے ہو گا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر سخت انکار کیا اور خطبہ پڑھا اس میں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خلافت قریش میں ہے، یہ انکار اس بنا پر نہ تھا کہ کوئی غیر قرشی بادشاہ بھی نہیں ہو سکتا، یہ تو جائز ہے کہ کوئی بادشاہ لوگوں پر تغلب کرے اور خلیفہ نہ ہو بلکہ انکار کی وجہ یہ تھی کہ کوئی یہ

عہ: تنبیہ ضروری: یہ کلام جلیل یاد رکھنے کا ہے کہ بعونہ تعالیٰ اس سے اہل باطل کا منہ کالا ہو گا ۱۲ حشمت علی عفی عنہ۔

^۱فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۱۶/۲۳۶

^۲فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۱۶/۲۳۶

^۳فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۱۶/۲۳۲

نہ سمجھ بیٹھے کہ غیر قرشی خلیفہ ہو سکتا ہے لہذا حضرت امیر معاویہ نے خطبہ پڑھا کہ کوئی غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا اور اس پر کسی صحابی و تابعی نے انکار نہ کیا تو معلوم ہوا کہ ان سب کا یہی مذہب ہے۔

۳۳ مہلب پھر ابن ۳۴ بطل پھر ۳۵ یعنی ۳۶ عسقلانی و ۳۷ قسطلانی سب شروح بخاری میں فرماتے ہیں:

ان القحطانی اذا قام ولیس من بیت النبوة ولا من قریش الذین جعل اللہ فیہم الخلافة فهو من اکبر تغیر الزمان وتبدیل الاحکام ۱۔	جب قحطانی قائم ہوگا اور وہ نہ خاندان نبوت سے ہے نہ قریش سے جن میں اللہ عزوجل نے خلافت رکھی ہے تو یہ ایک بڑا تغیر زمانہ اور احکام شریعت کی تبدیلی ہوگا۔

۳۸ امام اجل قاضی عیاضی پھر ۳۹ امام ابو زکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

اشتراط کونہ قرشیہو مذهب العلماء کافہ وقد احتج به ابوبکر وعمر علی الانصار یوم السقیفة فلم ینکرہ احد وقد عداھا العلماء فی مسائل الاجماع ولم ینقل عن احد من السلف فیہا قول ولا فعل ینخالف ما ذکرنا وكذلك من بعدهم فی جمیع الاعصار ولا اعتداد بقول النظام ومن وافقه من الخوارج واهل البدع انه یجوز کونہ من غیر قریش لما هو علیہ من مخالفة اجماع المسلمین۔ ۲	خلیفہ میں قرشی ہونے کی شرط جمیع علماء کا مذہب ہے اور بیشک اسی سے صدیق اکبر فاروق اعظم نے روز سقیفہ انصار پر حجت قائم فرمائی اور صحابہ میں کسی نے اس کا انکار نہ کیا اور بیشک علماء نے اسے مسائل اجماع میں گنا اور سلف صالح میں کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہ ہوا، پو نہیں تمام زمانوں میں علماء سے مابعد سے اور وہ جو نظام معتزلی اور خارجیوں اور بد مذہبوں نے کہا کہ غیر قریشی بھی خلیفہ ہو سکتا ہے کچھ گنتی شمار میں نہیں کہ اجماع مسلمین کے خلاف ہے۔

۴۰ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

گفت آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ می باشد امر خلافت در قریش یعنی مے باید کہ در ایشان باشد و جائز نیست شرعاً عقد خلافت مر غیر ایشان را و بریں منعقد شد اجماع در زمن صحابہ و بایں حجت	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش میں ہوگی یعنی انہی میں ہونا چاہئے اور شرعاً ان کے غیر میں خلافت کا انعقاد جائز نہیں صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اسی حدیث کو

۱ فتح الباری کتاب الفتن باب تغیر الزمان حتی یعبد الاوثان مصطفی البابی مصر ۱۹/ ۱۹۱

۲ شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم کتاب الامارۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱۹/ ۲

کردند مہاجر ان بر انصار ^۱	مہاجرین نے انصار پر بطورِ حجت پیش کیا۔ (ت)

امام جلال الدین کی تاریخ الخلفاء^۲ سے گزرا:

لم اورد احدا من الخلفاء العبيديين لان امامتهم غير صحيح لانهم غير قریش ^۳	میں نے اس کتاب میں خلفائے عبیدیہ سے کسی کا ذکر نہ کیا اس لئے کہ ان کی خلافت باطل ہے کہ وہ قرشی نہیں۔

کتب فقہ حنفی

فتاویٰ سراجیہ کتاب الاستحسان باب مسائل اعتقادیہ میں ہے:

یشترط ان یکون الخلیفۃ قرشیاً ولا یشترط ان یکون ہاشمیاً ^۴	خلیفہ میں شرط ہے کہ قرشی ہو اور ہاشمی ہونا شرط نہیں۔

اشباہ والنظائر فن ثالث بیان فرق پھر^۵ ابوالسعود ازہری علی الکفر میں ہے:

یشترط فی الامام ان یکون قرشیاً ^۶	خلیفہ میں شرط ہے کہ قرشی ہو۔

غمر العیون میں ہے:

یشترط نسب قریش لقلوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الائمۃ من قریش ^۷	قرشی ہونا شرط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء قرشی ہوں۔

در مختار میں ہے:

یشترط کونہ مسلماً حراً ذکراً عاقلاً بالغاً	خلیفہ ہونے کے لئے شرط ہے کہ مسلمان آزاد،

عہ: اور دہ آخر کتب الحدیث تبعاً ۱۲ منہ غفرلہ	اس کتب حدیث کے آخر میں تابع ہونے کی حیثیت سے ذکر کیا ہے (ت)

^۱ اشعة المبعات شرح مشکوٰۃ باب مناقب قریش فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ ستمبر ۱۹۱۹

^۲ تاریخ الخلفاء خطبہ کتاب مطبع مجتہدی دہلی ص ۷

^۳ فتاویٰ سراجیہ کتاب الاستحسان باب مسائل اعتقاد نو لکھنؤ ص ۷۰

^۴ الاشباہ والنظائر الفن الثالث ادارة القرآن کراچی ۲/ ۲۵۳ و ۲۵۴

^۵ غمر عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر الفن الثالث ادارة القرآن کراچی ۲/ ۲۵۳ و ۲۵۴

قادر قرشی ^۱	مرد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہو۔

۷۷ خطاوی علی الدر میں ہے:

اشترط كونه قرشياً لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم الائمة من قریش وقد سلمت الانصار الخلافة لقریش بهذا الحديث ^۲	خلیفہ کا قرشی ہونا شرط ہے کہ رسول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء قرشی ہوں۔ اسی حدیث سے انصار نے قریش کی خلافت تسلیم کر دی۔

۵۸ ردالمحتار میں اسی کے مثل لکھ کر فرمایا:

وبه يبطل قول الضرارية ان الامامة تصلح في غير قریش والكعبية ان القرشی اولی بها ^۳	یعنی اسی حدیث و اتفاق صحابہ کرام سے ضرار یہ کا قول باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ خلافت غیر قریش میں لائق ہے اور کعبیہ کا جو کہتے ہیں خلافت کے لئے قرشی ہونا صرف اولیٰ ہے یعنی ان دونوں گمراہ فرقوں نے اہلسنت کا خلاف کیا، اول نے غیر قرشی کی خلافت کو اولیٰ جانا دوم نے قرشی کی خلافت کو صرف اولیٰ سمجھا لازم نہ جانا، اہلسنت کے نزدیک خلیفہ کا قرشی ہونا لازم ہے دوسرا خلیفہ شرعی نہیں ہو سکتا۔

تمہید امام ابو شکور سالی میں امام الائمہ سراج الائمہ^{۵۹} عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نص سے اس کی تصریح ہے کہ:

قال ابو حنیفة رحمة الله تعالى عليه يصح امامته اذا كان قرشياً براكنا او فاجراً ^۴	امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: خلافت صحیح ہے بشرطیکہ قرشی ہونیک خواہ بد۔

ازالہ وہم میں عبارات کتب عقائد و حدیث

بالجملہ مسئلہ قطعاً یقیناً اہلسنت کا اجماعی ہے ولہذا حدیث بخاری:

اسمعوا واطيعوا وان استعمل عليكم عبد حبشي ^۵	سنو اور مانو اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام عامل کیا جائے۔

^۱ درمختار باب الامامة مطبع مجتبائی دہلی ۸۲/۱

^۲ حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار باب الامامة دار المعرفة بیروت ۲۳۹/۱

^۳ ردالمحتار باب الامامة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۶۸/۱

^۴ تمہید ابو شکور سالی الباب الحادی عشر فی الخلافة والامامة دار العلوم حزب الاحناف لاہور ص ۱۵۹

^۵ صحیح بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۵۷/۲

اس کی شرح میں علما قاطبہ آزالہ وہم کی طرف متوجہ ہوئے،^{۱۰} شرح مقاصد میں ہے:

ذلک فی غیر الامام من الحکام ^۱ ۔	یہ حدیث خلیفہ کے سوا اور حکام ماتحت کے بارے میں ہے۔

^{۱۱} موافق میں ہے:

ذلک الحدیث فی من امرہ الامام علی سریۃ وغیرہا ^۲ ۔	یہ حدیث اس کے بارے میں ہے جسے کسی لشکر وغیرہ پر سردار کرے۔

^{۱۲} شرح موافق میں ہے:

یجب حملہ علی ہذا دفعا للتعارض بینہ و بین الاجماع۔ او نقول ہو مبالغۃ علی سبیل الفرض ویدل علیہ انہ لایجوز کون الامام عبد الاجماع ^۳ ۔	حدیث کو اس معنی پر حمل کرنا واجب ہے کہ اجماع کے مخالف نہ پڑے، یا یوں کہیں کہ وہ بروجہ مبالغہ بطور فرض ارشاد ہوا ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ امام کا غلام ہونا بالاجماع باطل ہے۔

^{۱۳} ابن الجوزی نے تحقیق پھر^{۱۳} امام بدر محمود عینی نے عمدۃ القاری، پھر^{۱۵} حافظ عسقلانی نے شرح بخاری کتاب الصلوٰۃ میں فرمایا:

هذا فی الامراء والعمال لا الائمة والخلفاء فان الخلافة فی قریش لامدخل فیہا لغيرہم۔ ^۴	یہ حدیث سرداروں اور عاملوں کے بارے میں ہے نہ کہ خلفاء میں کہ خلافت تو قریش میں ہے دوسروں کو اس میں دخل ہی نہیں۔

یہیں^{۱۶} فتح الباری میں ہے:

امر بطاعة العبد الحبشی والامامة العظی انما تكون بالاستحقاق فی قریش فیکون غیرہم متغلبا ^۵ ۔	حبشی غلام کی اطاعت کا حکم فرمایا اور خلافت تو صرف قریش کا حق ہے تو غیر قریشی متغلب ہوگا یعنی زبردستی امیر بن بیٹھنے والا۔

^۱ شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة البیحث الثاني دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/ ۲۷۷

^۲ مواقف شرح المواقف المبرصد الرابع فی الامامة منشورات الشریف الرضی، قم، ایران ۸/ ۳۵۰

^۳ شرح المواقف المبرصد الرابع فی الامامة منشورات الشریف الرضی، قم، ایران ۸/ ۳۵۰

^۴ عمدۃ القاری شرح البخاری باب امامة العبد والمولی قدیمی کتب خانہ کراچی ۵/ ۲۲۸

^۵ فتح الباری شرح البخاری باب امامة العبد والمولی مصطفى البابی مصر ۱۶/ ۲۳۹

۶۷ عمدة القاری و ۶۸ فتح الباری کتاب الاحکام میں اسی حدیث کے نیچے ہے:

ای جعل عاملاً بان امر اماراة عامة على البلد مثلاً او ولی فیہا ولاية خاصة كالامامة في الصلوة او جبایة الخراج او مباشرة الحرب فقد كان في زمن الخلفاء الراشدين من تجمع له الامور الثلاثة ومن يختص ببعضها ^۱	مراد یہ ہے کہ وہ عامل کیا جائے، یوں کہ خلیفہ غلام حبشی کو کسی شہر کا عام والی کر دے یا کسی خاص منصب کی ولایت دے جیسے نماز کی امامت یا خراج کی تحصیل یا کسی لشکر کی سر داری، خلفائے راشدین کے زمانے میں یہ تینوں باتیں بعض میں جمع ہو جاتی تھیں اور کسی میں بعض۔

۶۹ امام ابو سلیمان خطابی پھر ۷۰ امام عینی و ۷۱ امام عسقلانی علی قاری نے فرمایا:

قد يضرب المثل بما لا يقع في الوجود وهذا من ذاك واطلق العبد الحبشي مبالغة في الامر بالطاعة وان كان لا يتصور شرعاً ان يلي ذلك ^۲ اه بلفظ المرقاة قال الخطابي قد يضرب المثل بما لا يكاد يصح في الوجود ^۳ ۔	یعنی کبھی ضرب مثل میں وہ بات کہی جاتی ہے جو واقع نہ ہوگی، یہ حدیث اسی قبیل سے ہے، حبشی کا ذکر حکم اطاعت میں مبالغہ کے لئے فرمایا اگرچہ حبشی غلام کا ولی بننا شرعاً متصور نہیں، مرقاة کے الفاظ یہ ہیں خطابی نے کہا کبھی مثل میں وہ بات کہی جاتی ہے جو واقع نہ ہوگی۔ (ت)

۷۳ اشعة المبعات میں ہے:

ذكر عبد برائ مبالغه است بروتيه قول آخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم هر كه بناكند مسجدے اگرچه مثل آشیانہ كنجشك و مر مسجد هر گز مثل آشیانہ كنجشك نباشد لیكن مقصود مبالغه است یا مراد نائب خلیفہ است ^۴ ۔	غلام کا ذکر بطور مبالغہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے طور پر، جو مسجد بنائے اگرچہ پڑیا کے گھونسلے کی مثل ہو، حالانکہ مسجد ہر گز پڑیا کے گھونسلے کی مثل نہیں ہوتی، لیکن مقصود مبالغہ ہے یا خلیفہ کا کوئی نائب مراد ہے (ت)

^۱ فتح الباری باب السبع والطاعة مصطفى البابی مصر ۱۶ / ۲۳۹

^۲ فتح الباری باب السبع والطاعة مصطفى البابی مصر ۱۶ / ۲۴۰

^۳ مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارة الفصل الاول مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۷ / ۲۴۶

^۴ اشعة المبعات کتاب الامارة الفصل الاول مکتبہ نور یہ رضویہ کھر ۳ / ۳۰۱

۷۴ عمدۃ القاری و ۷۵ کوکب الدراری و ۷۶ مجمع البحار میں ہے:

یہ حدیث سرداروں اور عاملوں میں ہے حبشی خلیفہ نہ ہوگا کہ خلفاء تو قریش سے ہیں	هذا في الامراء والعمال دون الخلفاء لان الحبشي لا يتولى الخلافة لان الائمة من قریش ¹ ۔

۷۷ مہلب پھر ۷۸ ابن بطل پھر ۷۹ ابن حجر نے فتح میں کہا:

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ غلام کی اطاعت کرو اسی کو واجب کرتا ہے کہ غلام کو قریشی خلیفہ نے عامل بنایا ہو کہ خلافت تو نہیں مگر قریش میں۔	قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اسمعوا واطيعوا لا يوجب ان يكون المستعمل للعبد الامام قرشي لما تقدم ان الامامة لا تكون الا في قریش ² ۔

۸۰ فتح الباری و ۸۱ ارشاد الساری و ۸۲ مرقاۃ قاری میں ہے:

اگرچہ تم پر غلام حبشی عامل کیا جائے یعنی اگرچہ خلیفہ کسی غلام کو عامل بنائے نہ یہ کہ خود غلام حبشی خلیفہ ہو کہ خلفاء تو قریش سے ہیں۔	واللفظ لها وان استعمل عليكم عبد حبشي اي وان استعمله الامام الاعظم على القوم لان العبد الحبشي هو الامام الاعظم فان الائمة من قریش ³ ۔

۸۳ مجمع البحار الانوار میں ہے:

خلیفہ کے لئے شرط ہے کہ آزاد و قریشی ہو اور حدیث میں یہ نہیں کہ غلام خلیفہ ہو بلکہ یہ مراد کہ خلیفہ اسے کوئی کام سپرد کر دے۔	شرط الامام الحرية والقرشية وليس في الحديث انه يكون اما مابل يفوض اليه الامام امر امن الامور ⁴ ۔

اقول: (میں کہتا ہوں۔ ت) بلکہ خود حدیث صحیح میں اس معنی کی تصریح صریح موجود جس کا بیان فصل سوم میں آئے گا ان شاء اللہ الغفور الودود۔

¹ عمدۃ القاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة ادارة المنيرية دمشق ۲۳ / ۲۲۴

² فتح الباری شرح البخاری باب السمع والطاعة مصطفى البابی مصر ۱۶ / ۳۴۰

³ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارة الفصل الاول مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۷ / ۲۴۶

⁴ مجمع بحار الانوار تحت لفظ جعد مکتبہ دارالایمان مدینہ منورہ ۱۱ / ۳۳۰

بالجملہ دربارہ خلافت ہر طبقے اور ہر مذہب کے علمائے اہلسنت ایسا ہی فرماتے آئے یہاں تک کہ اب دور آخر میں مولوی عبدالباری صاحب کے جد اعلیٰ حضرت ملک العلماء^{۸۴} بحر العلوم عبدالعلی لکھنوی فرنگی محلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح فقہ اکبر سید نا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خلافت صدیقی پر اجماع قطعی کے منعقد ہونے میں فرمایا:

باقی ماند کہ سعد بن عبادہ از بیعت متخلف ماند میگویم کہ سعد بن عبادہ امارات خود می خواست و این مخالف نص ست چه حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ اند الائمتہ من قریش ائمتہ از قریش اند پس مخالفت او در اجماع قدح ندارد چه مخالفت مرر اسماے صحابہ نبود بلکہ مخالفت اجماع و او اعتبار ندارد ^۱ ۔	باقی رہا یہ کہ سعد بن عبادہ نے بیعت نہ کی، تو ہم کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ اپنے لئے خلافت کے خواہشمند تھے ان کی یہ خواہش نص کے خلاف تھی کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ائمہ قریش میں سے ہوں گے لہذا ان کی مخالفت اجماع پر اثر انداز نہیں ہے کیونکہ یہ محض صحابہ کرام کی رائے کی مخالفت نہ تھی بلکہ اجماع کی مخالفت تھی جس کا اعتبار نہیں ہے۔ (ت)

پھر^{۸۵} خلافت فاروقی پر انعقاد اجماع میں فرمایا:

ہمہ صحابہ بر آں عمل کردند و بیعت حضرت امیر المومنین عمر کردند و دریں ہم کسے مخالفت نکرد سوائے سعد بن عبادہ لیکن مخالفت او مخالفت نص بود چه امارت خود میخواست چنانچہ دانستی ^۲ ۔	تمام صحابہ نے اس حدیث پر عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی اس میں بھی سوائے سعد بن عبادہ کے کسی نے مخالفت نہ کی لیکن ان کی مخالفت نص کے خلاف تھی کیونکہ وہ اپنے لئے امارت کے خواہشمند تھے جیسا کہ آپ نے جان لیا۔ (ت)

اب سب سے اخیر دور میں حضرت مولانا فضل رسول صاحب مرحوم اپنی کتاب عقائد المعتقد المتقصد میں فرماتے ہیں:

یشترط نسب قریش خلافاً لکثیر من المعتزلة ولا یشترط کونه هاشمياً خلافاً للرافض ^۳ ۔	خلیفہ کا قریشی النسب ہونا شرط ہے برخلاف بہت معتزلیوں کے، اور ہاشمی ہونا شرط نہیں، برخلاف رافضیوں کے۔

عہ: بدایونی لیڈر عبدالمجید صاحب کے دادا کے دادا ۱۲۱ حشمت علی لکھنوی عنہ

^۱ شرح الفقہ الاکبر لعبد العلی فرنگی محلی

^۲ شرح الفقہ الاکبر لعبد العلی فرنگی محلی

^۳ المعتقد المتقصد الباب الرابع فی الامامة مکتبہ حامد یہ لاہور ص ۱۹۷

حضرت مولانا عہ عبدالقادر صاحب بدایونی مرحوم اپنے رسالہ عقائد احسن الکلام میں فرماتے ہیں:

نعتقد انه يجب على المسلمين نصب امام من قریش۔ ^۱	ہم پر اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں پر قریشی خلیفہ قائم کرنا فرض ہے۔

نوع دیگر از کتب عقائد

علامہ^{۸۸} سعد الدین تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں:

فان قيل فعلى ما ذكر من ان مدة الخلافة ثلاثون سنة يكون الزمان بعد الخلفاء الراشدين خاليا عن الامم فتعصى الامة كلهم قلنا المراد بالخلافة الكاملة ولو سلم فلعن الخلافة تنقضى دون الامامة بناء على ان الامامة اعم لكن هذا الاصطلاح لم نجده من القوم واما بعد الخلفاء العباسية فالامر مشكل ^۲ (ملخصاً)	یعنی اگر کہا جائے کہ جب خلافت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تیس ہی برس رہی تو خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد زمانہ امام سے خالی رہا اور معاذ اللہ تمام امت گنہگار ٹھہری کہ نصب امام امت پر واجب تھا تو ہم جواب دیں گے کہ وہ جو تیس برس پر ختم ہو گئی خلافت راشدہ کا مدہ تھی نہ کہ مطلق خلافت، اور اگر تسلیم بھی کر لیں تو شاید خلافت ختم ہو گئی امامت بعد کورہی اور واجب نصب امام ہی تھا تو امت گنہگار نہ ہوئی یہ اس پر مبنی ہوگا کہ امامت خلافت سے عام ہے مگر ہم نے قوم سے یہ اصطلاح نہ پائی، بہر حال جب سے خلفائے عباسیہ نہ رہے امر مشکل ہے کہ اس وقت سے نہ کوئی امام ہے نہ کوئی خلیفہ، تو اعتراض نہ اٹھانتھی (ملخصاً)۔

اقول اولاً: صحیح جواب اول ہے اور اشکال کا جواب خود علامہ کے کلام سے آتا ہے اس وقت نظر اس پر نہ کبھی تھی۔

ثانیاً امامت بیشک عام ہے جس کا بیان ہم کریں گے ان شاء اللہ۔ نیز^{۸۹} علامہ موصوف شرح مقاصد میں اسی اعتراض کو ذکر کر کے بہت صحیح و واضح جواب سے دفع فرماتے ہیں:

فان قيل لو وجب نصب الامام لزم	اگر کہا جائے کہ نصب امام واجب ہوتا تو اکثر

عہ: مذکور متلذذ بدایونی (ہدایۃ اللہ تعالیٰ) کے پردادا ۱۲۱ حشمت علی قادر رضوی لکھنوی غفرلہ

^۱ احسن الکلام

^۲ شرح العقائد النسفیہ دار الاشاعۃ قندھار، افغانستان ص ۱۱۰ و ۱۱۱

اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی ترک الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات سیما بعد انقضاء الدولة العباسیة قلنا انما یلزم الضلالة لو ترکوا عن قدرة واختیار لاعجز واضطرار^۱۔	زمانوں میں ترک واجب پر امت کا اتفاق لازم آتا ہے کہ امام کے لئے جو صفات لازم ہیں ایسا مدت سے نہیں خصوصاً جب سے دولت عباسیہ نہ رہی خلافت کا نام نشان تک نہ رہا اور ایسا ترک واجب گمراہی ہے اور گمراہی پر امت کا اتفاق محال، تو ہم جواب دیں گے کہ گمراہی تو جب ہوتی کہ ان کے بعد امت نصب امام پر قادر ہوتی اور قصداً ترک کرتی، عجز و مجبوری کی حالت میں کیا الزام ہو۔

یہی مضمون مولوی علی الخیالی میں ہے حدیث عجز واضطرار بیان کر کے کہا:

وبهذا الحديث يندفع الاشكال بعد الخلفاء الراشدين والعباسیة ایضاً^۲۔	یعنی خلفائے عباسیہ کے بعد تمام عالم سے خلافت ضرور مفقود ہے مگر امت پر الزام نہیں آتا کہ عذر مجبوری موجود ہے۔

^۱ اشرح عقائد امام نسفی پھر تعلیقات المسایرة للعلاۃ قاسم الحنفی تلمیذ الامام ابن المہام رحمہم اللہ تعالیٰ میں ضرورت خلیفہ بتائی کہ
دین و دنیا کے ان کاموں کے انتظام کو اس کا ہونا ضرور ہے پھر فرمایا:

فان قبل فلیکتف بذی شوکة له الریاسة العامة اماماً کان او غیر امام فان انتظام الامر یحصل بذلك کما فی عهد الاتراک قلنا نعم یحصل بعض النظام فی امرالدینیا ولكن یختل امرالدین وهو المقصود الاہم^۳۔	یعنی اگر کوئی کہے کہ انتظام ہی کی ضرورت ہے تو ایک عام ریاست والے پر کیوں نہ قناعت ہو جائے وہ خلیفہ ہو یا نہ ہو کہ انتظام اس سے بھی حاصل ہو جائیگا جیسے سلطنت ترکی سے کہ خلافت نہیں اور انتظام کر رہی ہے پھر خلیفہ کی کیا ضرورت، تو ہم جواب دینگے ہاں ایسی سلطنتوں سے دنیاوی کاموں کا کچھ انتظام چل جائے گا مگر دینی کاموں میں خلل آئے گا وہ بے خلیفہ نہ بنیں گے اور دین ہی مقصود اعظم ہے۔

لہذا ترکی سلطنت یا اور بادشاہیاں کافی نہیں خلیفہ کی ضرورت ہے، کیا ان سے بھی صاف نص کی

^۱ شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة المبحث الاول فی نصب الامام دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/ ۲۷۵

^۲ مولوی علی الخیالی مطبع ہندوپریس دہلی ص ۲۵۷

^۳ شرح العقائد النسفیہ دار الاشاعت قندھار افغانستان ص ۱۱۰

حاجت ہے واللہ الحجة البالغة۔

تعمیہ: اسی نوع سے ہے وہ حدیث کہ صدر کلام میں امام خاتم الحفظ سے گزری کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت جب بنی عباس کو پہنچے گی ظہور مہدی تک اور کو نہ ملے گی۔ ظاہر ہوا کہ ۱۳۳۱ھ سے آج تک اور آج سے ظہور حضرت امام مہدی تک کوئی غیر عباسی خلیفہ نہ ہوا ہے نہ ہوگا جو دوسرے کو خلیفہ مانے حدیث کی تکذیب کرتا ہے یہ حدیث اپنے طرق عدیدہ سے حسن ہے اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، اور دیلمی نے مسند الفردوس میں انہیں سے بسند دیگر اور دارقطنی نے افراد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً اور خطیب نے بسند خلفاء حضرت جبر الائمہ سے موقوفاً اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، حدیث طبرانی کے لفظ یہ ہیں:

لكنه في ولد عصى صنواي حتى يسلموها الى الدجال ¹	ہاں خلافت میرے چچا میرے باپ کی جگہ عباس کی اولاد میں ہے یہاں تک کہ اسے سپرد دجال کریں گے۔

اور حدیث ابن مسعود میں ہے:

لاتذهب الايام والليالي حتى يملك رجل من اهل بيتي يواطى اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي فيملؤها قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما ²	شب وروز گزرنے کے بعد وہ خلافت کو میرے اہلبیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و ستم سے بھر گئی تھی یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام خاتم الحفظ نے اس حدیث سے استناد اور اس پر اعتماد کیا کہما تقدم (جیسا کہ پیچھے گزرا۔ ت) یہ ہیں تقریباً پچاس حدیثیں اور کتب عقائد و تفسیر و حدیث و فقہ کی بانوے عبارتیں۔ سنی بانصاف کو اسی قدر کافی دوانی ہیں۔

ولله الحمد والحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وابنه وحزبه

اجمعين۔

¹ المعجم الكبير حديث ۱۰۱۶ مروى از ام سلمه رضی اللہ عنہا مکتبہ فیصلیہ بیروت ۲۳/ ۲۴۰

² المستدرک للحاکم کتاب الفتن والملاحم دار الفکر بیروت ۳/ ۴۴۲

فصل دوم

خطبہ صدارت مولوی فرنگی محلی میں ۱۵ سطر کی کارگزاری کی تازہ برداری

(۱) مسلمانو! تم نے دیکھا خلافت کے لئے شرط قرشیت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں، صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، امت کا اجماع، جملہ اہلسنت کا عقیدہ، ائمہ و اکابر حنفیہ کی کتب عقائد میں تصریحیں، کتب حدیث میں تصریحیں، کتب فقہ میں تصریحیں ایسے عظیم الشان جلیل البرہان اجماعی قطعی یقینی مسئلے کو فرنگی محلی کا خطبہ صدارت میں صرف شافعیہ کی طرف نسبت کرنا اور حنفیہ میں فقط بعض کے کلام سے وہ بھی تصریح نہیں، فحوائی سے سمجھ جانے کا ادعا کرنا کس درجہ خلاف دیانت و اغوائے عوام ہے۔

(۲) تمہید میں تو اس پر خود حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نص صریح مذکور، شاید امام اعظم کا نص بھی کسی مقلد حنفی کا فحوائے کلام ہوگا۔

(۳) اس پر نقول قاہرہ اجماع کو یوں گرانا کہ بعض بے اجماع نقل کیا، کیسی تلبیس ہے۔

(۴) یہ کہنا کہ ابتدا اس کی قاضی عیاض سے معلوم ہوتی ہے مگر ثبوت اجماع مشکل ہے۔ ثقات ائمہ کی تکذیب کا اشعار ہے، امام اجل ثقہ عدل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ سے پہلے ائمہ نے اس پر اجماع نقل کیا، بعد کے علماء نے نقل کیا سب نے مقبول و مقرر رکھا کسی نے اس میں خلاف اہلسنت کا پتہ نہ دیا، معاذ اللہ یہ سب جھوٹے ہیں اور فرنگی محلی سچے۔

(۵) جب نقول ائمہ مردود و نامعتبر ٹھہریں تو آپ ہی ہزاروں اجماعوں کا ثبوت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا کہ آخر قرآن و حدیث نے فرمایا نہیں کہ بعد عصر نبوت فلاں فلاں مسئلہ پر اجماع ہوگا ہم نے اہل اجماع کو دیکھا تک نہیں، نہ وہ سب مل کر اپنے اجماع کی دستاویزیں رجسٹری کرا گئے اب نہ رہیں مگر نقول ائمہ وہ ان تازہ لیڈروں کو مقبول نہیں، پھر ثبوت اجماع کی صورت ہی کیا رہی۔

(۶) جب وہ نقل اجماع میں مستم تو نقل اقوال خاصہ میں کیوں معتمد ہوں گے، فقہ بھی گئی، یہ وہابیہ وغیرہ مقلدین کی تعظیم

و تکریم و جلسوں میں ان کی صدارت و تقدیم کی شامت ہے کہ وہی غیر مقلد کا مسئلہ آگیا ع

قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد

(قیاس فاسد ہے اور اجماع بے اثر ہے۔ ت)

(۷) امام اجل قاضی عیاض نے ابتدائے دعویٰ اجماع نہ کیا بلکہ یہ فرمایا کہ علمائے کرام نے اسے مسائل اجماع میں گنا تو ان سے ابتداءً بتانا تکذیب و گستاخی کی انتہا دکھانا ہے۔

(۸) صدر اسلام میں ڈیڑھ سو برس تک تصانیف نہ ہوئیں، پھر اگلی صدیوں کی ہزاروں کتابیں مفقود ہو گئیں، اب صدہا مسائل اجماعیہ میں سب سے پہلے جس امام کے کلام میں نقل اجماع نظر آئے اسی کے سر رکھ دیا جائے کہ ابتداءً ان سے معلوم ہوتی ہے کتنا آسان طریقہ رد اجماع کا ہے۔

(۹) ائمہ کرام اس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع سے اب تک تمام اہلسنت کا اجماع بتاتے، اور اسی پر کتب عقائد میں اسے قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں اس کے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے یوں ہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو، اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مرد و داور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضحک نہ کہ الٹا اس سے اجماع باطل۔

(۱۰) قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ فن دوسرا ہے انہوں نے خبر آحاد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنادیا مگر مسامرہ سے گزرا کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث "الائمة من قریش" کو چالیس کے قریب صحابہ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ^۱ "لذة العیش فی طرق حدیث الائمة من قریش" بتایا یہ عدد صحابہ کرام میں یقیناً تو اتر کا ہے یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور احادیث علاوہ۔

(۱۱) اس سے قطع نظر کیجئے تو اس قدر تو آج کل کی قاصر نگاہوں سے بھی نظر آ رہا ہے کہ وہ بلاشبہ مشہور اور بالفاظ عدیدہ و طرق کثیرہ بہت صحابہ کرام سے ماثور، اور برابر صدر اول سے امت مرحومہ میں احتجاج و عمل کیلئے مقبول و منظور، پھر اس کے خاص الفاظ کے احاد سے ہونے کا ذکر جس کا جواب علمائے عقائد مواقف و شرح مقاصد و شرح مواقف و غیرہا میں دے چکے کیا انصاف ہے۔

(۱۲) ائمہ نے "الائمة من قریش" سے استدلال فرمایا اور جمع محلی باللام کے افادہ استغراق سے اتمام تقریب فرمادیا اسے "الخلافة فی قریش" سے بدلنا اور "القضاء فی الانصار" سے نقض کرنا کیا مقتضائے دیانت ہے۔

(۱۳) حدیث صحیح "لا یرزال هذا الامر فی قریش ما بقی من الناس"

^۱ مقاصد الحسنہ تحت حدیث عالم قریش الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۲۸۲

اثنان^۱ (خلافت قریش کے لئے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی ہیں۔ ت) سے استدلال ائمہ کا کیا رد ہوا، کیا کسی حدیث میں یہ بھی آیا کہ:

لا يزال القضاء في الانصار وهذا الاذان في الحبشة ما بقي من الناس اثنان۔	ہمیشہ عہدہ قضا انصار میں اور عہدہ اذان حبشیوں میں رہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں۔

جب ائمہ فرما چکے کہ صحابہ کرام نے حدیث سے حصر سمجھا اور اسی پر عمل فرمایا تو صحابہ کے مقابل اپنی چہ میگوئیاں نکالنا کیا شان دین ہے۔

(۱۶۱۵) محققین اہلسنت عموماً اور امام ابو بکر باقلانی کی طرف خصوصاً اس نسبت کی جرات کہ قرشیت کی شرط سے بالکل عدول کرتے ہیں کس قدر دروغ بیمزہ ہے اکابر ائمہ اعظم علماء اجماع صحابہ اجماع تابعین اجماع امت نقل فرما رہے ہیں ناقلان خلاف، صرف خارجیوں معتزلیوں کا خلاف بتاتے ہیں، مخالفت میں ضرار و کعبی دو گمراہوں کے قول نقل کرتے ہیں معاذ اللہ اگر تمام محققین اہل سنت و کتار صرف امام سنت باقلانی کا خلاف ہوتا تو خارجیوں معتزلیوں کو مخالف بتایا جاتا، دو گمراہوں کا نام ان کے نام نامی سے زیادہ پیارا اور قابل ذکر عظمت والا تھا کہ انہیں چھوڑ کر ان دو کا نام گنایا جاتا۔ شرح عقائد نسفی کے الفاظ تو آپ زر سے لکھنے کے ہیں کہ "لم يخالف الا خوارج وبعض المعزلة"^۲ اس میں کسی نے خلاف نہ کیا سوا خارجیوں اور بعض معتزلیوں کے تمام نقول اجماع کا یہی مطلب ہے مگر اس میں محققین اہلسنت و امام باقلانی کی طرف اس نسبت باطلہ کی روشن تر تفصیح ہے واللہ الحمد اجلہ اکابر ائمہ اہلسنت ائمہ کلام و اکابر حدیث و اعظم فقہ سب کے ارشادات پس پشت ڈالنا اور ایک متاخر مورخ ابن خلدون کے قول بے سند پر (جس کے مذہب کی بھی کوئی ٹھیک نہیں نہ تاریخ نویسی کے سوا کسی علم دینی میں اس کا نام زبانون پر آتا ہے) سرمنڈا بیٹھنا کیا شرط دین پرستی ہے اجلہ ائمہ جہانزدہ ناقدین کو نہ معلوم ہوا کہ خود امام سنت باقلانی و محققین اہلسنت اس مسئلہ میں مخالف ہیں، برابر اجماع نقل فرماتے رہے مسئلہ پر جزم و یقین فرمایا کئے اہل خلاف کو خارجی معتزلی بدعتی کہتے رہے، مگر آٹھویں صدی کے اخیر میں اس مورخ کو حقیقت حال معلوم ہوئی کہ اس میں تو محققین اہلسنت و امام سنت مخالف ہیں۔

(۱۷) طرفہ یہ کہ ابن خلدون نے اتنا کہا تھا:

^۱ صحیح بخاری کتاب الاحکام قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۱۰۵۷، صحیح مسلم کتاب الامارۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۹

^۲ شرح العقائد النسفیہ دار الاشاعت العربیہ قندھار افغانستان ص ۱۱۲

اشتبه ذلك على كثير من المحققين^۱۔

بہت سے محققوں کو اس میں شبہ لگا۔

فرنگی محلّی تحریر "شبہ لگنا اڑادیا" اور "کثیر" کا لفظ گھٹا دیا، اسے یوں بنایا کہ محققین عدول کرتے ہیں یعنی ان کا عدول ازراہ اشتباہ نہیں بلکہ ازراہ تحقیق ہے اور وہ جو اس شرط پر قائم رہے یعنی تمام اہلسنت وہ تحقیق سے عاری ہیں۔

(۱۸) ان دونوں سے بڑھ کر چالاکی یہ کہ فرنگی محلّی تحریر نے محققین کے ساتھ لفظ "اہلسنت" بڑھالیا یہ لفظ ابن خلدون کی عبارت میں نہیں، وہ خدا جانے کن کو محققین کہہ رہا ہے، ائمہ فرما چکے کہ اس میں مخالف خارجی ہیں یا معتزلی، تو انہیں میں سے کسی فریق کو محققین کہا اور ظاہرًا معتزلہ کو کہا کہ دربارہ خلافت جو مضمون اس نے نقل کیا وہ ضرار بن عمرو معتزلی ہی کی مخالفت کا مؤید، نہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زائد ہے فاشتکی الی اللہ تعالیٰ۔

(۱۹) ابن خلدون کی حالت عجیب ہے اس کے کلام سے کہیں اعتزال^۲ کی بو آتی ہے، کہیں نیچر یا نہ اسباب پرستی کی جھلک پائی جاتی ہے، اولیائے کرام کا صاف دشمن ہے، ان کو رافضیوں کا مقلد بتاتا ہے، کہتا ہے ان کے دلوں میں رافضیوں کے اقوال رچ گئے اور ان کے مذاہب کو اپنا دین بنانے میں تو غل کیا یہاں تک کہ طریقت کا سلسلہ علی تک پہنچایا اور کہا انہوں نے حسن بصری کو خرقہ پہنایا اور ان سے ان کے پیر جنید تک پہنچا اس تخصیص علی اور ان کی اور باتوں سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ رافضیوں میں داخل ہیں، لہذا رافضیوں کی طرح ایک امام مہدی کے انتظار میں ہیں جن کے آنے کی کچھ صحت نہیں، اسی طرح اقطاب و ابدال کا ایک لخت منکر ہے اس میں بھی اولیاء کے مقلد روافض ہونے کا مشعر ہے کہ جس طرح رافضیوں نے ہر زمانے میں ایک امام باطن اور اس کے نیچے لقب مانے ہیں، یونہی ان سے سیکھ کر صوفیہ نے ہر دور میں ایک قطب اور اس کے ماتحت ابدال گھڑے ہیں، حالانکہ احادیث مرفوعہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ جن کے بیان میں امام جلال الدین سیوطی کا ایک رسالہ ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر اجلہ اقطاب کرام

عہ: دور کیوں جاییے اپنے اخ معظم مولوی عبدالحق صاحب کا فتاویٰ جلد اول طبع اول ص ۷۲ اور خود اپنا جمع کردہ فتاویٰ قیام ص ۳۰۶ ملاحظہ کیجئے۔ علامہ عبد الرحمان حضرمی معتزلی معروف بہ ابن خلدون ۱۲ عبید الرضا حشمت علی رضوی غفرلہ۔

^۱ تاریخ ابن خلدون فصل فی اختلاف الامۃ فی حکم ہذا المنصب و شروط۔ مؤسسة الاعلیٰ للمطبوعات بیروت ۱/ ۱۹۴

قدست اسرار ہم سب سے اقطاب و ابدال کی حقیقت متواتر ہے یونہی کون سا صاحب سلسلہ ہے جس کا سلسلہ امیر المومنین علی تک نہیں پہنچتا تو وہ ان تمام حضرات اکابر کرام کو معاذ اللہ دین میں مخترع اور رافضیوں کا تبع بلکہ سلک روافض میں منسلک ٹھہراتا ہے، "فتوحات اسلام کا راز، عربی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا وحشی ہونا بتایا ہے، اور "یہ کہ امیر المومنین فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد پر بھیجتے وقت انہیں وحشیت پر اور ابھار دیا کیونکہ وحشی ہی قوم کا ملک و سیج ہوتا ہے، "نیز کہتا ہے صحابہ وحشی ہونے کے سبب لکھنا ٹھیک نہ جانتے تھے، "اس لئے قرآن عظیم جا بجا غلط لکھا ہے، اور "اولیاء کو جادو گروں کے حکم میں رکھنے کے لئے کہا جو کسی کو اپنی کرامت سے قتل کر دے وہ صاحب کرامت قتل کیا جائے گا جیسے ساحر کو اپنے سحر سے قتل کرے۔ اجلہ اکابر محبوبان خدا کو نام بنام حتیٰ کہ شیخ الاسلام ہر وی کو لکھتا ہے کہ یہ حلولی تھے اور یہ کفر انہوں نے روافض اسمعیلیہ سے سیکھا لی غیر ذلک من ہفواتہ الشنیعة (اس کے علاوہ اس کے بہت سے برے ہفوات ہیں۔ ت) اور پھر تشرک کے لئے یا خود اپنے حال سے ناواقفی کے باعث جا بجا سنیت و اعتقاد اولیاء کا اظہار بھی کرتا ہے جس نے محققین یا شیخ الاسلام امام ہر وی کی طرف کفر میں تقلید روافض نسبت کر دی وہ اگر محققین و امام باقلانی کی طرف بدعت میں تقلید خوارج نسبت کر دے کیا بعید ہے، ہاں عجب ان مدعیان سنت سے کہ تمام اکابر ائمہ و علمائے اہلسنت کے ارشادات عالیہ پر پانی پھیرنے کے لئے ایک ایسے موثر کا دامن تھامیں، کیا آیہ کریمہ "يَسْأَلُ الظَّالِمِينَ بَدَلًا" ۱ (ظالموں کو کیا ہی بدلہ ملا۔ ت) یہاں ورا نہ ہو گی ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم۔

غالباً اس نسبت مخترع سے بھی اسے صوفیہ کرام پر چوٹ کرنی منظور ہے وہ بھی شرط قرشیت کو اجماعی مانتے ہیں خود اسی شخص نے اسی مقدمہ تاریخ فصل فاطمی میں ان اکابر کرام سے نقل کیا:

قالوا لما كان امر الخلافة لقریش حکماً شرعیاً بالاجماع الذی لایوھنه انکار من لم یراول علمہ ^۲ الخ۔	یعنی صوفیہ کرام نے فرمایا خلافت خاص قریش کیلئے ہونا حکم شرعی ہے ایسے اجماع سے ثابت جو ناواقف ناشناس کے انکار سے مست نہیں ہو سکتا الخ

لہذا محققین و امام سنت کا خلاف بتایا کہ ان کی تکذیب ہو۔

(۲۰) نہیں نہیں بلکہ اس کا راز اور ہے خود اسی بحث سے روشن کہ وہ آپ مبتدع اور خوارج کا

^۱ القرآن الکریم ۵۰/۱۸

^۲ مقدمہ ابن خلدون فصل فی امر الفاطمی مؤسسة الاعلیٰ للطبوعات بیروت ۳۲۴/۱

تبع اور اجماع صحابہ کرام کا خارق، اور ضراریہ و معتزلہ کا موافق ہے اس نے اوکا شرط خلافت میں کہا:

اما النسب القرشي فلا جماع الصحابة على ذلك ¹ ۔	قرشیت کی شرط اس لئے ہے کہ صحابہ کرام نے اس پر اجماع فرمایا۔

پھر اس اجماع کی منشا و مستند حدیثیں ذکر کیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **الائمة من قریش خلفاء قریشی ہوں۔** اور فرمایا:

لا يزال هذا الامر في هذا الحى من قریش ³ ۔	خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی۔

اور کہا اس پر دلائل بکثرت ہیں پھر آہستہ آہستہ روایات و اجماع کی طرف سرکا کہ:

لما ضعف امر قریش وتلاشت عصبیتهم فاشتبه ذلك على كثير من المحققين حتى ذهبوا الى نفي اشتراط القرشية ⁴ ۔	جب قریش میں ضعف آیا اور ان کی حمیت جاتی رہی تو بہت محققوں کو یہاں شبہ لگا یہاں تک کہ نفی شرط قرشیت کی طرف گئے۔

یہاں دونوں پہلو دیکھئے، اشتباہ کہا جس سے مفہوم ہو کہ ان کو غلطی پر جانتا ہے اور انہیں محققین کہا جس سے مترشح ہو کہ ان کے زعم کو تحقیق مانتا ہے پھر ان کے دو شبہ ذکر کئے ایک اسی حدیث دربارہ غلام حبشی سے جس کے جواب کلام ائمہ سے گزرے اور اس پر زیادہ کلام ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آتا ہے اس نے جواب خطائی اختیار کیا کہ یہ مبالغہ بطور فرض ہے، دوسرا شبہ اس روایت سے کہ امیر المومنین فاروق سے مروی ہوا:

لو كان سالم مولى ابى حذيفة حيا لوليت ⁵ ۔	اگر ابو حذیفہ کے غلام آزاد شدہ سالم زندہ ہوتے تو میں ضرور ان کو والی بناتا۔

یا فرمایا: **لما دخلتني فيه الظنة⁶** ان پر مجھے کوئی بدگمانی نہ ہوتی۔ اس کا کھلا ہوا روشن جواب تھا کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے "لولیتہ" میں انہیں والی کرتا، نہ کہ "استخلفتہ" میں انہیں خلیفہ کرتا، والی ایک صوبہ کا بھی ہوتا ہے ایک شہر کا بھی ہوتا ہے، جسے خلیفہ مقرر فرمائے تو اسے یہاں سے کیا علاقہ، اس روشن جواب کو چھوڑ کر اول تو یہ جواب دیا کہ مذهب الصحابی لیس بحجة یعنی یہ اگر ہے تو عمر کا قول ہے اور عمر کا قول کچھ حجت نہیں۔ شان فاروقی میں یہ کلمہ جیسا ہے اہل ادب پر ظاہر ہے جن کی نسبت خاص حکم احکم حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

¹ مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

² مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

³ مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

⁴ مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

⁵ مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

⁶ مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

⁷ مقدمہ ابن خلدون فصل في اختلاف الامة في حكم هذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۱۹۴/۱

ان دو کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي ابى بکر و عمر ^۱ ۔

یہاں تک تو یہی تھا آگے دوسرے جواب کے تیور دیکھئے، کہتا ہے:

یعنی دوسرا جواب یہ کہ کسی قوم کا آزاد شدہ غلام انہیں میں سے ہے اور اس رشتہ ولاء کے باعث قریش سالم کی حمیت کرتے اور یہی قومی حمیت شرط نسب کا فائدہ ہے صاف نسب کی حاجت نہیں کہ وہ تو اسی حمیت کی غرض سے ہے اور حمیت اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کی بھی کرتے ہیں۔	وايضاً مولى القوم منهم وعصبية الولاة حاصلۃ لسالم فى قریش وهى الفائدة فى اشتراط النسب و صراحة النسب غير محتاج اليه اذ الفائدة فى النسب انما هى العصبية وهى حاصلۃ من الولاة ^۲ ۔

اللہ انصاف! دکھانا تو یہ ہے کہ شرط قرشیت نہیں مانتے ان کے شبہ کا جواب دے رہا ہے اور جواب وہ دیا جس نے شرط قرشیت کو اکھاڑ پھینکا نسب کی کوئی حاجت نہیں قومی حمیت سے کام ہے جس طرح بھی ہو پھر بھی قرشیت کا کچھ ڈور الگار کھا کہ قریشی نہ ہو تو اس کا آزاد کردہ غلام تو ہوا اگرچہ اس میں بھی کلام ہے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد نہ فرمایا نہ وہ ان کے غلام تھے بلکہ ان کی بی بی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے انہیں آزاد کیا اور وہ انصار یہ ہیں نہ کہ قریشیہ۔ ہاں براہ موالات و دوستی مولیٰ ابی حذیفہ کہلاتے ہیں، ابو حذیفہ نے ان کو متبنی کیا تھا اور اپنی بھتیجی فاطمہ سے ان کی شادی کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتح الباری میں ہے:

یعنی سالم ایک انصار یہ بی بی کے غلام آزاد شدہ تھے جب ابو حذیفہ نے اس بی بی سے نکاح کیا ان کو متبنی بنایا، جب سے ابو حذیفہ کی طرف منسوب ہونے لگے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین	كان مولى لامرأة من الانصار فتبناه ابو حذيفة لما تزوجها فنسب اليه ^۳ ۔

لہذا ارشاد الساری میں مولیٰ ابی حذیفہ کی یوں شرح کی: (مولیٰ) امرأۃ ابی حذیفہ^۴ (ابو حذیفہ کے مولیٰ یعنی ان کی زوجہ کے مولیٰ)۔

^۱ جامع ترمذی ابواب المناقب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۰۷/۲

^۲ مقدمہ ابن خلدون فصل فی اختلاف فی حکم ہذا المنصب و شروط موسسة الاعلى للمطبوعات بیروت ۱۹۳/۱

^۳ فتح الباری شرح البخاری مناقب سالم مصطفی البابی مصر ۱۰۳/۸ و ۱۰۳

^۴ ارشاد الساری شرح البخاری مناقب سالم مولیٰ ابی حذیفہ دار الکتب العربی بیروت ۱۳۸/۶

غرض یہاں تک بھی دونوں پلے بچائے مگر نفی کا پلہ غالب کر دیا کہ یہ حقیقت ہے اور یہاں قرشیت کا لگاؤ رہنا مجاز، اب اندیشہ کیا کہ لوگ خارجی معتزلی سمجھیں گے کہ صحابہ کا اجماع چھوڑ کر ان گمراہوں کی تقلید کی، اس کے علاج کو یہ مخالفت امام سنت کے سر رکھ دی اور کہا:

یعنی امام قاضی ابوبکر باقلانی نے قرشیت شرط نہ مانی کہ قریش کی حمیت فنا ہو گئی ولہذا اس کی شرط انہوں نے ساقط کر دی اگرچہ یہ خارجیوں کے مذہب کے موافق ہے اور جمہور اب بھی شرط قرشیت مانتے رہے اگرچہ خلیفہ مسلمانوں کا کام بنانے سے عاجز ہو اور ان پر یہ اعتراض ہے کہ لیاقت کار کی شرط جاتی رہی کہ جب حمیت جانے سے شوکت گئی کام کیا بنا سکے گا اور جب شرط کفایت چھوٹی یہی راہ شرط علم و شرط دین کی طرف چلے گی اور خلافت کی شرطیں ساقط الاعتبار ہو جائیں گی اور یہ خلاف اجماع ہے (ملخصاً)	ومن القائلین بنفی اشتراط القرشية القاضی ابوبکر الباقلانی لما أدرك عصبية قریش من التلاشی فأسقط شرط القرشية وان كان موافقاً لرأى الخوارج وبقی الجمہور علی القول بأشتراطها ولو كان عاجزاً عن القيام بأمور المسلمين ورد عليهم سقوط شرط الكفاية لانه اذا ذهب الشوكة بذهاب العصبية فقد ذهب الكفاية واذا وقع الاخلال بشرط الكفاية واذا وقع الاخلال بشرط الكفاية تطرق ذلك ايضاً الى العلم والدين وسقط اعتبار شروط هذا المنصب وهو خلاف الاجماع¹ (ملخصاً)

اس کلام کے پیچ دیکھئے کیا کیا کروٹیں بدلی ہیں، اول امام سنت پر وہ تہمت رکھی کہ قریش کی بے حمیتی دیکھ کر شرط قرشیت ساقط کر بیٹھے، یہ اپنا بچاؤ اور جانب نفی کی تائید تھی کہ ایک مجھی کو شرط قرشیت میں کلام نہیں، اہلسنت کے اتنے بڑے امام اسے استعفا دے چکے ہیں، پھر ساتھ ہی کہہ دیا کہ اس میں وہ خارجیوں کے مذہب پر چلے، یہ جانب اثبات کی رعایت سے کہی، پھر اسی پہلو کا لحاظ بڑھایا کہ جمہور اسی پر رہے، پھر پہلوئے نفی کو کروٹ لی کہ ان پر بے اعتباری شرائط کا الزام قائم ہوتا ہے، یہ جھوٹا الزام صراحۃً خود اس پر حق تھا کہ قرشیت شرط تھی اور اس نے ساقط کی تو یوں ہی علم و دین و کفایت بھی ساقط ہو سکیں گی اور راہ ہر شرط کی طرف چلے گی اور جاہل بے دین عاجز چہار کو خلیفہ کر دینا جائز ہو جائے گا اور یہ خلاف اجماع ہے، اس کی پیش بندی کی کہ جمہور اہلسنت کے سر پر افترا جڑ دیا کہ وہ صرف قرشیت چاہتے ہیں اگرچہ کام سے بالکل عاجز ہو حالانکہ کتب عقائد و فقہ وحدیث شاہد ہیں کہ قرشیت و قدرت دونوں شرط ہیں اور ان کے ساتھ اسلام و حریت و ذکورت و بلوغ بھی نہ یہ کہ صرف قریشی ہونا

¹ مقدمہ ابن خلدون فصل فی اختلاف فی حکم ہذا المنصب وشروط مؤسسة الاعلیٰ للمطبوعات بیروت ۱۹۴/۱ و ۱۹۵

بس ہے، یہ چھچھلیاں کھیل کر اخیر میں دل کی صاف کھول دی:

یعنی ہم جو نظر کریں کہ شرط قرشیت کی حکمت اور اس سے شارع کا مقصود کیا ہے تو وہ علاقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک پر موقوف نہیں جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہو رہا ہے کہ قرب نبوی کے سبب قریش کو یہ فضل ملا ہے اس میں آن اور قومی حمیت کے اعتبار کے سوا کوئی مصلحت نہیں، یہ اس لئے کہ قریش اپنی کثرت اور آن اور شرافت کے سبب غالب تھے لہذا ان کا نسب شرط کیا گیا کہ دین کا انتظام خوب ہو جیسا کہ زمانہ فتوحات میں ہوا اور اس کے بعد بنی امیہ و بنی عباس کی دولتوں میں رہا یہاں تک کہ عرب نے بے حمیت ہو گئے اور جبکہ ثابت ہو لیا کہ قرشیت کی شرط فقط ان کی حمیت و غلبہ کے سبب تھی اور شریعت احکام کو کسی قبیلہ کے ساتھ خاص نہیں کرتی تو ہم نے علت حمیت کو عام کر دیا کہ خلیفہ میں ضرور ہے کہ کسی قوی و غالب حمیت والی قوم میں کا ہو پھر واقعات بھی اسی پر گواہ ہیں کہ قبیلے یا گروہ کا سردار وہی ہوتا ہے جو ان پر غالب ہو اور کم ہوگا کہ شریعت نیچر کے خلاف حکم دے (ملخصاً)

اذ بحثنا عن حکمة اشتراط القرشی ومقصد الشارع منه لم يقتصر على التبرک بوصلة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كما هو مشهور والمصلحة لم نجدھا الا اعتبار العصبية و ذلك ان قریشا كان لهم العزة بالكثرة والعصبية والشرف فاشتراط نسبهم ليكون ابلغ في انتظام الملة كما وقع في ايام الفتوحات واستمر بعدها في الدولتين الى ان تلاشت عصبية العرب فاذا ثبت ان اشتراط القرشية انما هو للعصبية والغلب والشارع لا يخصص الاحكام بجیل فطرنا العلة وهي العصبية فاشتراطنا في القائم بامور المسلمين ان يكون من قوم اولی عصبية قوية غالبية، ثم ان الوجود شاہد بذلك فانه لا يقوم بامرأة او جیل الامن غلب علیهم وقل ان يكون الامر الشرعی مخالفاً للامر الوجودی^۱ (ملخصاً)

ظاہر کر دیا کہ قرشیت شرط نہیں عصبیت شرط ہے قرشیت اس لئے شرط تھی کہ ان میں قومی حمیت جاہلیت تھی جب قریش بلکہ تمام اہل عرب بے حمیت ہو گئے تو اب ان کی خلافت کیسی بلکہ جس کی لاشھی اس کی بھینس، بالجملة نہ فقط شرط قرشیت کی نفی کی بلکہ نفی قرشیت بلکہ نفی عربیت شرط کر دی کہ اصل شرط خلافت قومی حمیت ٹھہرائی اور صاف کہہ دیا کہ نہ صرف قریش بلکہ تمام عرب بے حمیت ہو گئے تو خلافت کے لئے شرط ہوا کہ خلیفہ نہ قریشی ہو نہ عربی بلکہ یہ شرط ہے کہ کسی خوانخوار قوم کا ہو، تو یہ تو ضرار معزلی سے بھی بہت اونچا اثر اس نے تو یہی کہا تھا

^۱ مقدمہ ابن خلدون فصل فی اختلاف فی حکم ہذا المنصب و شروط مؤسسة الاعلیٰ للمطبوعات بیروت ۱۹۵/۱ و ۱۹۶

کہ غیر قریشی اولیٰ ہے اس نے یہ جمائی کہ قرشی بلکہ کسی عربی کی خلافت جائز ہی نہیں اور خود کہہ چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کہ ہمیشہ خلافت قریش ہی کے لئے ہوگی جب تک دنیا میں دو آدمی بھی رہیں یہ ہے اس کا حدیث پر ایمان، اور یہ ہے اس کا اجماع صحابہ کرام پر ایقان۔ اور سرے سے یہ اشد ساء ظلم قابل تماشا کہ وہ عصیت جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شدت منع فرمایا جسے نہ قریش بلکہ تمام عرب کے دل سے دھویا اسی کو اصل مقصود شارح اور خاص شرط خلافت ٹھہراتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة او يدعوا الى عصبة او ينصر عصبية فقتل فقتله جاهلية ^۱ ۔ وفي اخرى فليس من امتي ^۲ ۔ رواه مسلم عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه۔	جو کسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ عصیت (یعنی قومی حمیت شیوہ جاہلیت) کے لئے غضب کرے یا عصیت کی طرف بلائے یا عصیت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر و غفلت میں قتل کیا جائے اور دوسری روایت میں ہے وہ میری امت سے نہیں (اسے مسلم نے ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

نیز فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية ^۳ ۔ رواه ابو داود عن جبیر بن مطعم رضى الله تعالى عنه۔	ہمارے گروہ سے نہیں جو عصیت (قومی حمیت) کی طرف بلائے، ہم میں سے نہیں جو عصیت پر لڑے، ہم سے نہیں جو عصیت پر مرے، (اسے ابوداؤد نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

تو شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معبوض کو شارع کا مقصود بنانا کہ کیسا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء پیداک واجترائے ناپاک ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ عجب ایک مدعی سنیت ہے کہ صحابہ وائمہ و خود ارشاد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کو پیٹھ کر ایک گمراہ مخالف حدیث و خارق اجماع و محدث فی الدین کا دامن تھامے ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ (۲۱) تحریر فرنگی محلی نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ صراحۃً اجماع صحابہ لکھ کر پھر امام باقلانی کو اس کا مخالف اور خارجی مذہب کا موافق لکھتا ہے اس نے کہا تو کہا، ایک مدعی سنیت کو تو امام سنت پر ایسے شنیع الزام رکھتے شرم چاہئے تھی۔

^۱ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمة المسلمین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۱۲

^۲ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمة المسلمین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۱۲

^۳ سن ابوداؤد کتاب الادب باب فی العصبية آفتاب عالم پریس لاہور ۳۴۲/۲

(۲۲) عہ عبارت نمبر ۳۶ آپ نے سنی معلوم ہے یہ امام ابو بکر ابن الطیب کون ہیں وہی امام اجل امام سنت قاضی ابو بکر باقلانی ہیں، شرح الشفاء لعلی قاری میں ہے:

(وہو مذهب القاضی ابی بکر) ای ابن الطیب الباقلائی ^۱ ۔	اور یہی قاضی ابو بکر یعنی ابن الطیب الباقلائی کا مذہب ہے۔ (ت)

نسیم الریاض میں ہے:

(وہو مذهب القاضی ابی بکر) الباقلائی ^۲ ۔	اور قاضی ابو بکر الباقلائی کا یہی مذہب ہے (ت)

وفیات الاعیان میں ہے:

(القاضی ابو بکر محمد بن الطیب المعروف بالباقلائی المتکلم المشہور توفی سنة ثلاث واربع مائة ببغداد ^۳ ۔	القاضی ابو بکر محمد بن الطیب المعروف بہ باقلانی متکلم مشہور ہیں ۴۰۳ھ میں بغداد میں فوت ہوئے (ت)

دیکھا کہ ان امام نے کیا ارشاد فرمایا: پھر سن لو، اور کان کھول کر سنو، امام ابن المنیر مالکی پھر فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی شافعی کا یہی کلام علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی نے اتحاف السادة جلد دوم ص ۲۳۲ میں یوں نقل فرمایا:

قال الحافظ ابن حجر في فتح الباری قال ابن المنیر قال القاضی ابو بکر الباقلائی لم يعرج المسلمون علی هذا القول بعد ثبوت الحديث الاثمة من قریش وعمل المسلمون به قرناً	یعنی امام ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں فرمایا کہ امام ابن المنیر نے فرمایا کہ امام قاضی ابو بکر باقلانی نے فرمایا کہ معتزلی کے اس قول کی طرف مسلمانوں نے التفات نہ کیا بعد اس کے کہ حدیث کا ارشاد ثابت ہو لیا کہ خلفاء قریش ہی سے ہوں۔

عہ: یہاں تک کلام قاطع رگ اوہام تھا اب آگے وہ آتا ہے جسے دیکھ کر کذابوں مفتزیوں کی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں ۱۲ عبید الرضا حشمت علی قادری غفرلہ۔

^۱ شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل وامامات متعلق بالجوارح دار الفکر بیروت ۱۳/۷۱۳

^۲ شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل وامامات متعلق بالجوارح دار الفکر بیروت ۱۳/۷۱۳

^۳ وفیات الاعیان ترجمہ ۶۰۸ محمد بن الطیب الباقلائی دار الثقاقت بیروت ۲۹/۳، ۲۷۰

بعد قرن وانعقد الاجماع على اعتبار ذلك قبل ان يقع الاختلاف ¹ ۔	اور اسی پر مسلمانوں کا ہر طبقہ میں عمل رہا اور ان اختلاف کرنے والوں کے وجود سے پہلے اس پر اجماع ہو لیا۔

الحمد للہ یہ ارشاد ہے امام ابو بکر باقلانی کا جس نے اس مورخ کا سفید جھوٹ اور سیاہ افتراء ثابت کیا اور صحابہ وائمہ اہلسنت کو چھوڑ کر اس کا دامن تھامنے والوں کا منہ کالا کیا، واللہ الحمد۔

(۲۳) الحمد للہ یہاں سے فرنگی محلی تحریر کی امام قاضی عیاض پر وہ طعنہ زنی بھی باطل ہو گئی کہ ذکر اجماع کی ابتدا ان سے ہوئی امام قاضی عیاض چھٹی صدی میں تھے اور امام اہلسنت قاضی ابو بکر باقلانی چوتھی صدی میں، وہ اجماع نقل فرما رہے ہیں واللہ الحمد۔

(۲۴) اس کے بعد تحریر فرنگی محلی میں ہے: حنفیہ کی کتب میں ایسی فضول بات نہیں جیسی شافعیہ کی کتب میں ہے کہ الائمۃ سے ہر قسم کا امام مراد ہے کہ امام شافعی کے امام فی المذہب ہونے کی تاکید ہو کیونکہ وہ قریشی تھے یہ شافعیہ نے کہیں نہ کہا کہ ہر قسم کا امام مراد ہے، نہ کوئی ادنیٰ طالب علم کہہ سکتا ہے کہ نماز کی امامت بھی قرشی سے خاص علماء سے دوسرا امام نہیں ہو سکتا وہ اس سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک فضیلت ثابت کرتے ہیں کہ دوسرا عالم غیر قریشی جب دین و علم میں امام شافعی کے برابر ہو تو اس پر بوجہ قرشیت ان کو ترجیح ہے دیکھو فتح الباری کہ:

الاستدلال على تقديم الشافعي على من سواه في العلم والدين من غير قریش لان الشافعي قرشی ² ۔	امام شافعی کے برابر علم اور دین والے غیر قرشی پر امام شافعی کے مقدم ہونے پر یہ استدلال ہے کیونکہ امام شافعی قرشی تھے (ت)

(۲۵) بالفرض ایسا ہوتا تو اس فضول بات کا یہاں ذکر اس سے بدتر فضول، جس سے مطلب ہو تو صرف اتنا کہ جاہل عوام سمجھیں کہ اصل مسئلہ خلافت قریش ہی بعض شافعیہ کی فضول ہے کتب حنفیہ اس سے پاک ہیں۔

(۲۶) پھر کہا پھر بھی محققین شافعیہ اس کو شرط اختیاری کہنے پر مجبور ہوئے، یہ پھر بھی اسی قصہ تلبیس کی تائید ہے کہ نفس خلافت قریش کو شافعیہ کی فضول کہا کہ اسی کو اختیاری کہا ہے پھر اس میں شافعیہ کی تخصیص ایک تلبیس اور ان میں بھی محققین کی قید دوسرا کید، اور لفظ اختیاری سے جہاں کو دھوکا دینا کید عظیم ہے، اختیاری کے معنی سمجھ جائینگے

¹ اتحاف السادة المتقين الاصل التاسع ان شرائط الامامة الخ دار الفكر بیروت ۲/۲۳۲

² فتح الباری باب الامراء من قریش مصطفی البابی مصر ۱/۲۳۷

کہ اپنی خوشی پر ہے چاہے خلیفہ میں قرشیت کا اعتبار کریں یا نہیں، یہ شافعیہ خواہ ان کے محققین جس پر کہو افتراء کا زب ہے اور خود عقل و فہم سے بیگانہ و مجانب، شرط وہ جس کے فوت سے مشروط فوت ہو اور اختیاری وہ جس پر کچھ توقف نہ ہو، اصل بات جس کی صورت بگاڑ کریں دھوکا دینا چاہیہ ہے کہ ملک پر تسلط و طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ اہل حل و عقد کسی جامع شرائط کو امام پسند کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں جیسے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تسلط بلا منازعت ہو جانا اس کی شرط نہیں، نہ منازع سے قتال و جدال اس کے منافی، جیسے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دوم یہ کہ جس کی امامت اس طرح ہو چکی ہو وہ دوسرے کے لئے وصیت کرے جیسے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے۔ خلافت شرعیہ انہیں دو وجہ پر ہوتی ہے اور ہر ایک پسند و اختیار سے ہے پہلی میں اختیار و انتخاب اہل حل و عقد ہے اور دوسری میں اختیار و ارتضائے خلیفہ سابق۔ ان دونوں میں قرشیت و غیر ہاشم اہل یقینا ہیں، نہ اہل حل و عقد کو جائز کہ کسی غیر قرشی کو خلیفہ کریں نہ خلیفہ کو حلال کہ غیر قرشی کو ولی عہد کرے، تو خلافت شرعیہ اختیاری ہے کہ اختیار و پسند سے ناشی ہوتی ہے اور اس میں قرشیت و غیر ہاشم ضروریہ لازم و ضروری ہیں نہ کہ اختیاری اگر ترک کی جائیں گی خلافت شرعیہ نہ ہوگی بلکہ دوم تغلب کے حکم میں رہے گی، وہ تسلط کی دوسری صورت ہے کہ کوئی شخص اپنی شوکت و سطوت سے ملک دبا بیٹھے بادشاہ بن جائے اگرچہ لوگ اس کے قہر و غلبہ کے سبب اس کے ہاتھ پر بیعت بھی کریں، یہ صورت بے اختیاری و مجبوری ہے اس میں مسلمان شرائط کا لحاظ کیا کر سکتے ہیں کہ نہ ان کے اختیار سے ہے نہ اسے معزول کرنا ان کے قابو میں، یہاں اقامت جمعہ و عید و تزیین صغار و ولایت مال و تولیت قضاء و غیر ذلک امور مفوضہ خلیفہ میں اس کے ہاتھ کے سب کام نافذ ہوں گے، امر جائز شرعی میں اس کی اطاعت کرنی ہوگی اگرچہ قرشی نہ ہو بلکہ آزاد بھی نہ ہو حبشی غلام ہو کہ اتار ت فتنہ جائز نہیں، یہ نہ صرف شافعیہ بلکہ سب اہل مذاہب مانتے ہیں اور اسے انتقالے شرط قرشیت سے علاقہ نہیں، جبراً و وجوب اطاعت اور اس کا خلیفہ شرعی ہو جانا اور اطاعت ہوگی اور خلافت ہر گز نہ ہوگی، بلکہ متغلب ہوگا، ان کے بعض عوام پارٹی کے خود ساختہ امام نے یہی دھوکہ دیا ہے عبارتیں وہ نقل کرتا ہے جن میں متغلب کی اطاعت کا ذکر ہے اور ان میں اپنی طرف سے پچر لگالیتا ہے کہ اسی کو خلیفہ ماننا چاہئے، یہ محض باطل ہے اور اسی میں بحث ہے نہ کہ اطاعت میں، خود انہیں محققین شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ وہ متغلب ہوگا نہ کہ خلیفہ۔ فتح الباری سے گزرا کہ قریش کے سوا جو کوئی ہوگا متغلب ہوگا۔ اسی میں ہے:

هذا كله انما هو فيما يكون بطريق الاختيار واما لو تغلب عبد بطريق الشوكة	یعنی یہ سب اس حالت میں ہے کہ کسی کو بطور اختیار امامت دی جائے اور کوئی غلام اپنی شوکت سے

فان طاعته تجب اخفاء الفتنة ما لم يأمر بعصية ¹	زبردستی ملک دبا بیٹھے تو فتنہ بجھانے کے لئے اطاعت اس کی بھی واجب ہوگی جب تک گناہ کا حکم نہ دے۔

دیکھو امامت کو اختیاری کہا کہ اختیار و پسند سے ہو، نہ کہ شرط قرشیت کو اختیاری کہ چاہے رکھو یا نہ رکھو غیر قرشی کو متغلب ہی کہا۔ شرح مقاصد میں ہے:

وبالجملة مبني ما ذكر في باب الامامة على الاختيار والاعتذار واما عند العجز والاضطرار واستيلاء الظلمة والاضرار فقد صارت الرياسة الدنيوية تغلبية وبنيت عليها الاحكام الدينية المنوطة بالامام ضرورة ولم يعبأ بعدم العلم والعدالة وسائر الشرائط والضرورات تبيح المحظورات والى الله المشتكى في النكبات ²	یعنی وہ جو باب امامت میں مذکور ہوا اس کی بناء اختیار و قدرت پر ہے اور جب حالت مجبوری و ناچاری ہو ظالم شریہ لوگ تسلط پائیں تو اس وقت یہ دنیوی ریاست تغلب پر رہ جائے گی اور وہ دینی احکام کہ خلیفہ سے متعلق ہیں بمجبوری اس مبنی ریاست پر بنائے جائیں گے اور علم و عدالت وغیرہ شرائط نہ ہونے کا لحاظ نہ ہوگا، مجبوریاں ناجائز کورا کر لیتی ہیں اور ان مصیبتوں میں اللہ ہی سے فریاد ہے۔ آنکھ کھول کر دیکھو کہ وہ محققین کیا فرما رہے ہیں اور کیونکر اسے تغلب اور دنیوی ریاست بتا رہے ہیں مگر دھوکا دینے والے فریب سے باز نہیں آتے۔

تنبیہ: یہاں کام جاہلوں سے پڑا ہے جنہیں علم کا ادعا ہے۔ کوئی جاہل اس عبارت شامی سے دھوکا نہ دے:

يصير اماماً بالبيعة وباستخلاف امام قبله وبالتغلب والقهر ³	بیعت اور پہلے امام کے خلیفہ بنادینے اور غلبہ اور جبر سے امام بن جاتا ہے (ت)

آگے مسایرہ سے ہے:

لوتعذر وجود العلم والعدالة فيمن تصدى للامامة وكان في صرفه	امامت پر تسلط جمانے والے میں اگر علم اور عدالت کا وجود متعذر ہو جائے اور اس کو امامت سے ہٹانا ناقابل برداشت

¹ فتح الباری باب السبع والطاعة للامام الخ مصطفی البابی مصر ۲۴۰/۱۶

² شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثاني دار المعارف النعمانية لاہور ۲۷۷-۷۸/۲

³ رد المحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۱۰/۳

فتنہ کھڑا کرنا قرار پائے تو ہم اس کی امامت کے انعقاد کا حکم دیں گے تاکہ وہ صورت نہ بنے جو شخص ایک مکان بنائے اور پورے شہر مسمار کرے (ت)	عنها اثارۃ فتنۃ لاتطاق حکمنا بالنعقاد امامتہ کی لاتکون کمن یبنی قصر او یهدم مصر ^۱ ۔

کہ دیکھو جو زبردستی بادشاہ بن جائے اور اس کے جدا کرنے میں ناقابل برداشت فتنہ ہو، اسے امام مانا، اس کی امامت کو منعقد جانا، اور یہی خلافت شرعیہ ہے، حاشا یہ محض دھوکا ہے صاف تصریح کہ یہ تغلب ہے جو خلافت شرعیہ کی صریح ضد ہے نیز بلا فصل اس عبارت کے بعد ہے:

اس متغلب پر دوسرا تغلب کر کے اس کی جگہ بیٹھ جائے تو پہلا معزول اور اب یہ دوسرا متغلب امام بن جائے گا۔	واذا تغلب آخر علی المتغلب وقعد مکانہ العزل الاول وصار الثانی اماماً ^۲ ۔

یہیں اس کے ایک سطر بعد ہے:

لیکن تیسرا غلبہ پانے والے امام میں۔ (ت)	لکن الثالث فی الامام المتغلب ^۳ ۔

نیز بالآئکہ خود سلطنت ترک میں تھے صاف لکھ دیا کہ:

کبھی تغلب سے امام ہو جاتا ہے جیسے موجودہ دور کے سلاطین حضرات، اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے (ت)	قد یکون بالتغلب وهو الواقع فی سلاطین الزمان نصرهم الرحمن ^۴ ۔

دیکھو بالآئکہ سلاطین ترک کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی تھی، عدم بعض شرائط مثل قرشیت وغیرہا کے باعث تصریح فرمادی کہ باوصف بیعت ہیں متغلب، رحمن عزوجل انہیں نصرت دے۔ میں کہتا ہوں آمین اللہم آمین۔ بلکہ یہاں لفظ امامت کا اطلاق عرف فقہاء میں وسیع تر ہے (دیکھو بدائع امام ملک العلماء ابو بکر مسعود کاشانی قدس سرہ بیان موادعت و صلح) لاجرم یہاں امامت محض بمعنی سلطنت ہے خواہ صحیحہ جائزہ عادلہ ہو یا ظالمہ غاصبہ باطلہ نہ کہ بمعنی خلافت شرعیہ، اگرچہ اپنے محل میں وہ بھی مراد ہوتی ہے جیسے حدیث الائمتہ من قریش میں، اس کی نظیر لفظ امیر ہے کہ ہر گز خلیفہ کے ساتھ خاص نہیں، والی شہر و سردار حجاج کو

^۱ ردالمحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۰

^۲ ردالمحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۰

^۳ ردالمحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۰

^۴ ردالمحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۰

بھی کہتے ہیں مگر "الائمة من قریش" میں قطعاً خلفاء ہی مراد۔

تبیین: امامت متغلب صحت خلافت بالائے طاق۔ حکم اتباع بھی نہیں لاتی جہاں تک اثارتِ فتنہ یا ضررِ تاؤدی نہ ہو جس کا بیان مقدمہ میں گزرا، حیف ان پر جو مسلمان کسلا کر امرِ دینی میں مشرک کے پس رو بنتے اور اسے اپنا رہنما بتاتے ہیں۔

اور حکم یہ تھا کہ اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے۔ (ت)	"وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيَا الشَّيْطَانَ أَنْ يُضِلَّهُمْ صَلًّا بَعِيدًا" ①۔

کیا خوف نہیں کرتے کہ روز قیامت انہیں کے گروہ میں محشور ہوں جن کو قرآن عظیم نے فرمایا: وَقَاتِلُوا الْأَئِمَّةَ الْكَافِرَ (کفر کے اماموں سے لڑو) اور فرمایا: "وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعُونَ إِلَى الْتَأْيِمْ" ② (ہم نے انہیں ایسے امام کیا کہ دوزخ کی طرف بلا تے ہیں) وقال اللہ تعالیٰ "يَوْمَ نَذْعُوَاكُلَّ الْأَنْبِيَاءِ بِأَمَانِهِمْ" ③ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے) یعنی جس کو انہوں نے امرِ دین میں رہنما بنایا اور اس کے پس رو ہوئے اگرچہ مشرک ہو کہ آگے تفصیل میں دونوں ہی قسموں کا بیان فرمایا ہے "فَمَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِبَيِّنَةٍ" ④ (جن کا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا گیا) اور "مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى" ⑤ (یہاں راہ حق سے اندھے تھے) نَسَأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

(۲۷) پھر تحریر فرمائی محلی میں ہے: "اور حنفیہ کی کتب سے تو استحبابی ہونا ارباب عقل پر پوشیدہ نہیں۔" یہ حنفیہ اور ان کی کتب پر سخت افتراءے قطعی ہے، اس قدر عبارات کہ یہاں گزریں انہیں میں عقائدِ امام مفتی الجن والانس نجم الملۃ والدین عمر نسفی، اتحافِ علامہ سید مرتضیٰ زبیدی، مسایرہ محقق علی الاطلاق کمال الملۃ والدین، تعالیقِ علامہ قاسم بن قطوبغا، شرح مواقف علامہ سید شریف، منح الروض علی قاری، طریقہ محمدیہ امام برکوی، حدیقہ ندیہ سیدی عارف باللہ عبدالغنی نابلسی، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ قاری، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری امام عینی، شرح مشکوٰۃ سید جرجانی، اشعۃ الملتحٰث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، فتاویٰ سراجیہ، علامہ سراج الدین، اشاہ والنظار محقق زین بن نجیم، فتح اللہ المعین سید ازہری، غز العیون علامہ سید حموی، در مختار مدقق علانی حصکفی، حاشیہ علامہ سید احمد طحطاوی، رد المحتار علامہ سید ابن عابدین شامی۔

① القرآن الکریم ۶۰/۴

② القرآن الکریم ۴۱/۲۸

③ القرآن الکریم ۷۱/۷

④ القرآن الکریم ۷۱/۷

⑤ القرآن الکریم ۷۲/۷

تمہید امام ابو لکھنور سالی، مجمع البحار علامہ طاہر فتنی، شرح فقہ اکبر بحر العلوم وغیرہم حنفیہ کرام کی تمیں عبارتوں سے زائد مذکور ہوئیں اور خود حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص نص شریف گزرا کیا اب بھی تحریر فرنگی کے کذب و اغوائے عوام پر کچھ پردہ رہا۔

(۲۸) پھر کہا لفظ "ینبغی" عقائد نسفی کی دونوں احتمال رکھتی ہے، عقائد شریفہ کی عبارت یہ ہے:

ان یکون الامام ظاہر الامختفیا ولا منتظرا ویکون من قریش ولا یجوز من غیرہم ^۱ ۔	امام کا ظاہر غیر مخفی اور غیر منتظر ہونا ضروری ہے اور قریش میں سے ہونا بھی ضروری ہے خلیفہ غیر قریشی سے جائز نہیں (ت)

قطع نظر اس سے کہ اگر لفظ "ینبغی" اصلاً محتمل وجوب نہ ہوتا معنی استجباب میں مفسر ہوتا جب بھی یہاں حرج نہ تھا سائر ائمہ کی تصریحات قاہرہ اہلسنت کا عقیدہ اجماعیہ ظاہرہ قرینہ قاطعہ ہوتا کہ "یکون یکون" پر معطوف نہیں بلکہ "ینبغی" پر یہاں تو نفس عبارت میں امام صاف فرما رہے ہیں "لا یجوز من غیرہم" غیر قریشی سے خلیفہ ہونا جائز ہی نہیں، پھر دونوں احتمال بتانا کس درجہ آفتاب کو جھٹلانا ہے، افسوس کہ اتنے فاصلہ سے لفظ "ینبغی" دکھائی دیا اور بلا فصل ملا ہوا "لا یجوز من غیرہم" نظر نہ آیا۔

(۲۹) ایسا ہی ظلم ایک اور تحریر فرنگی محلّی نے عبارت شرح مواقف پر ڈھایا کہ اس میں لکھ دیا ہے: للامة ان یصبوا فاقدھا^۲ امت کو اختیار ہے کہ جس میں یہ شرطیں نہ ہوں اسے خلیفہ کر دے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہوں نے ابتداءً تین مختلف فیہ شرطیں بیان کیں، اصول و فروع میں مجتہد ہونا، امور جنگ میں ذی رائے ہونا، شجاع ہونا ان کی نسبت فرمایا کہ جن میں یہ شرطیں نہ ہوں امت انہیں بھی خلیفہ کر سکتی ہے، اس کے بعد شرط قرشیت لکھی اور اسے فرمایا یہ شرط یقینی قطعی ہے اور یہ اہلسنت کا مذہب ہے اس میں مخالف خارجی معتزلی ہیں، ان اختلافی شرائط پر جو اوپر کہا تھا اسے یہاں لگالینا کس درجہ صریح تحریف کلام و اغوائے عوام ہے، اس کی نظیر یہی ہے کہ عالم فرمائے نماز کی شرطیں نجاست حقیقیہ سے جسم و ثوب و مکان کی طہارت ہے، یہ شرطیں بعض اوقات ساقط بھی ہو جاتی ہیں اور اس کی شرط قطعی یقینی نجاست حکمیہ سے طہارت ہے کہ وضو و غسل یا تیمم سے حاصل ہوتی ہے اس پر کوئی فرنگی محلّی صاحب فتویٰ دیں کہ بعض اوقات بے وضو اور بحال جنابت بھی

^۱ عقائد نسفی مع شرح عقائد نسفی دار الاشاعت قندھار، افغانستان ص ۱۱۱

^۲ شرح المواقف المردد الرابع فی الامامة المقصد الثاني فی شروط الامامة منشورات الشریف رضی ۳۵۰/۸

نماز صحیح ہو جاتی ہے کہ عالم نے فرمایا ہے کہ یہ شرطیں بعض وقت ساقط بھی ہو جاتی ہیں، عالم نے کن شرطوں کو فرمایا تھا اور انہوں نے کس میں لگایا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

مسلمانو! دیکھا دین و سنت و مذہب و ملت پر کیا کیا ظلم جوتے جاتے ہیں اور پھر پیروانِ شریعت کو آنکھیں دکھاتے ہیں، مگر ہے یہ کہ مجبور ہیں باطل کی تائید باطل ہی سے ہوتی ہے ورنہ "وَمَا يُبَدِّلُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ" ^۱ اور باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کر آئے۔ ت) محققین اہلسنت پر افتراء، امام سنت علیہ الرحمۃ پر افتراء، شافعیہ پر افتراء، حنفیہ پر افتراء، وضاحت سے عناد، تحریف سے استمداد، ائمہ کی تکذیب، اہلسنت کی تخریب، اجماع صحابہ سے برکنار، اجماع امت سے برسرِ پیکار، اور پھر یہ سب کس لئے محض بلا وجہ محض بیکار، جس کا بیان اوپر گزرا اور ابھی خود مخالف کے اقرار سے سنئے گا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

(۳۰) یہ سب کچھ کہہ کر خاتمہ اس پر کیا کہ "باوجود بحث طلب ہونے کے میں نے کبھی اشتراطِ قرشیت سے انکار نہیں کیا" سبحان اللہ دروغ گوئی برروئے من، اس پر اجماع ثابت نہیں، حدیث سے دلیل نہیں، محققین اہلسنت کو نامقبول، امام سنت کو یکسر اس سے عدول، محققین شافعیہ کے نزدیک اختیاری، کتب حنفیہ سے محض استجابی۔ اور کیا انکارِ شرطیت کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔

(۳۱) الحمد للہ کہ آپ کو شرطِ قرشیت سے انکار نہیں تو ضرور آپ کے نزدیک غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا اور بدائت معلوم کہ ہمارے ترک بھائی قرشی نہیں تو آپ کے نزدیک سلطانِ ترکی ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسلمین نہیں خلافت کمیٹی تو فنا کی گود میں لیٹی، مگر سوال یہ ہے کہ آپ کے نزدیک تو شرطِ خلافت پر نہ اجماع نہ نص نہ مذہب حنفیہ نہ مقبول اہلسنت، پھر زبردستی اسے مان کر خلافت ترک فنا کر کے آپ ترک کے خیر خواہ ہوئے یا پکے بد خواہ۔ ان قومی لیڈروں کے حواس کدھر گئے ہیں کہ اتنے بڑے منکر خلافت کو حامی خلافت سمجھ رہے ہیں، اے جناب! آپ کے بڑے مسٹر آزاد تو دہلی میں ۱۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو خلافت ڈپوٹیشن کے جلسہ میں خیر مقدم میں صاف ^۱ کہہ چکے ہیں کہ "اگرچہ نماز کا پابند ہو، روزے رکھتا ہو، لیکن اگر خلافت سے منکر ہو تو دائرہ اسلام سے خارج ہے، یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس سے الگ ہو کر مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا"۔ دوسرے بدایونی ^۲ خطبہ صدارت خلافت کا نفرنس

عہ ۱: اخبارِ مدینہ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء نمبر ۷ جلد ۹۔ عبید الرضا حشمت علی

عہ ۲: یعنی متلذر عبد الماجد کا خطبہ ۱۲ حشمت علی رضوی۔

منعقدہ ستمبر ۲۰۱۳ء میں ہے کہ "اگر عسکری مسلمان مسئلہ خلافت کی امداد سے گریز اور اس میں دلچسپی لینے سے احتراز کرے تو مجھے اسے کافر کہنے میں کسی قسم کا پس پیش نہ ہوگا"۔ اب دیکھئے یہ آزاد والی تکفیر، یہ بدایونی جنگی تقریر آپ کو بھی اسلام سے آزاد و کفر کا پابند بناتی ہے یا آپ آزاد لاء کے مستثنیات عامہ میں ہیں، وہ قانون صرف کالے لوگوں کے لئے ہے۔

(۳۲) پھر کہا "بلکہ ہم نے تو کسی موقع پر بھی خصوصیت جزئیت رسول کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا ہے" وجوباً یا اولویۃً اول مذہب روافض سے بھی بڑھ کر ہے وہ بھی صرف ہاشمیت شرط کرتے ہیں کہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت سے انکار کریں، آپ نے جزئیت شرط کر کے مولا علی کی خلافت رد کردی اور بر تقدیر دوم اسے بحث سے کیا علاقہ ہوا کیا قرشیت بھی صرف مرتبہ اولویت میں ہے تو یہ کعبی معتزلی کا مذہب ہو اور اس کا رد بھی آپ نے کہا تھا کہ میں کبھی اشتراط قرشیت سے انکار نہ کیا، یا قرشیت واجب ہے تو اپنی پارٹی سے اپنا حکم پوچھئے، وہ دیکھئے مسٹر آزاد بدایونی کفر کا فتویٰ لگا چکے، بہر حال اس بلکہ نے کیا فائدہ دیا۔

(۳۳) پھر کہا "یہاں خلافة فی القریش میں بحث نہیں یہاں خلیفہ مسلم پر بغاوت کا مسئلہ ہے" بے قرشیت خلیفہ کہا اور خلافة فی القریش کی بحث نہ آئی، کچھ بھی سمجھ کر فرمائی۔

(۳۴) بغاوت خلافت اگر خانگی اصطلاحیں ہیں تو ان سے کام نہیں، اور اگر معانی شرعیہ مراد ہیں تو کیا آپ اس ارشاد ائمہ کا مطلب بتا سکیں گے جو انہوں نے صد ہا سال سے سلاطین کی نسبت لکھا، وہ جو فصول عمادی و در منتقی شرح ملتقی و تہذیب قلانی و جامع الفصولین و طحاوی علی الدر المختار وغیرہا میں ہے:

هذا كان في زمانهم واماني زماننا فالحكم للغلبة فلان الكل يطلبون الدنيا فلا يدرى العادل من الباغي ^۱	یعنی یہ امتیاز کہ فلاں عادل ہے اور دوسرا باغی زمانہ سابق میں تھا ہمارے وقت میں غلبہ کا حکم ہے اس لئے کہ سب دنیا طلب ہیں تو عادل و باغی کا امتیاز نہیں۔

(۳۵) آغاز میں کہا "اہل سنت، مسلم متغلب فاقد الشروط کی اطاعت کو فرض اور امامت کو درست مانتے ہیں"۔ امامت سے اگر خلافت مراد ہو جیسا کہ یہی ظاہر ہے تو قطعاً مردود جس کا روشن بیان گزرا اور اگر سلطنت مقصود ہو تو حق ہے مگر گزارش یہ ہے کہ جب مسئلہ یوں تھا اور بیشک تھا کہ متغلب کی بھی سلطنت صحیح اور اطاعت واجب، تو کیا ضرورت تھی کہ خواہی نخواہی مسئلہ خلافت چھیڑا جائے اجماع صحابہ و امت

عہ: دیکھو اخبار ہمد م ۱۲ ستمبر ۱۹۲۰ء

^۱ الدر المنتقی بحوالہ فصول العبادی علی ہامش مجمع الانہر باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۹۱ء

اکھیرا جائے، مذہب اہلسنت وجماعت ادھیڑا جائے، سلطان اسلام بلکہ اعظم سلاطین موجودہ اسلام کی اعانت بقدر قدرت کیا واجب نہ تھی، ظاہر اس شق مسلمین و راجماع صحابہ وائمہ دین و مخالفت مذہب اہلسنت وجماعت و موافقت خوارج و غیر ہم اہل ضلالت میں تین فائدے سوچے:

اولا درپردہ حمایت ترکوں سے مخالفت جس پر باعث وہابیہ و دیوبندیہ سے یارانہ موافقت، وہابی و دیوبندی ترکوں کو ابو جہل کے برابر مشرک جانتے ہیں جیسا کہ تمام اہلسنت کو یوں ہی مانتے ہیں لہذا دل میں ان کے پکے دشمن ہیں اور دوست کا دشمن اپنا دشمن، اس لئے ان کی حمایت اس آواز سے اٹھائی جس میں مخالفت پیدا ہو۔

دوہم اپنے محسودین اہلسنت سے بخار نکالنا، معلوم تھا کہ کر تو کچھ نہیں سکتے نہ خود نہ وہ، خالی چیخ پکار کا نام حمایت رکھنا ہے، اہل محفل و دین اول تو غوغائے بے ثمر کو خود ہی عبث جان کر صرف توجہ الی اللہ پر قانع رہیں گے اور اگر شاید شرکت چاہیں تو انہیں مذہب اہلسنت ہر شئی سے زیادہ عزیز ہے مذہب ہی ان کے نزدیک چیز ہے لہذا ایسے لفظ کی چلاہٹ ڈالو جو خلاف مذہب اہلسنت ہو کہ وہ شریک ہوتے ہوں تو نہ ہوں، اور کہنے کو موقع مل جائے کہ دیکھئے انہیں مسلمانوں سے ہمدردی نہیں یہ تو معاذ اللہ نصاریٰ سے ملے ہوئے ہیں تاکہ عوام ان سے بھڑکیں اور دیوبندیت و وہابیت کے پنجے جمیں۔

ثالثاً ترکوں کی حمایت تو محض دھوکے کی ٹٹی ہے اصل مقصود بغلامی ہنود و سوراہ کی چکھی ہے، بڑے بڑے لیڈروں نے جس کی تصریح کر دی ہے بھاری بھر کم خلافت کا نام لو عوام بھری چندہ خوب ملے اور گنگا و جمن کی مقدس زمینیں آزاد کرانے کا کام چلے

اے پس رو مشرکان بزمزم نرسی

کیں رہ کہ تو میروی بہ گنگ و جمن ست

(اے مشرکوں کے پیروکار! تو بزمزم تک نہیں پہنچ سکتا جس راہ پر تو چل رہا ہے یہ گنگا و جمن کو جاتا ہے۔ ت)

نسأل اللہ العفو والعافیۃ

ترکی سلاطین اسلام پر رحمتیں ہوں وہ خود اہلسنت تھے اور ہیں مخالفت انہیں کیونکر گوارا ہوتی، انہوں نے خود خلافت شریعہ کا دعویٰ نہ فرمایا اپنے آپ کو سلطان ہی کہا سلطان ہی کہلوایا اس لحاظ مذہب کی برکت نے انہیں وہ پیارا خطاب دلایا کہ امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین سے دلکشی میں کم نہ آیا یعنی خادم الحرمین الشریفین، کیا ان القاب سے کام نہ چلتا جب تک مذہب و اجماع اہلسنت پاؤں کے نیچے نہ کھلتا

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّا لَا يَرْضَاهُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَصْطَفَاہِ الْوَالِہِ وَصَحْبِہِ الْاَکَامِرِ الْہِدَاہِ۔

فصل سوم

رسالہ خلافت میں مسٹر ابولکلام آزاد کی تبلیغات و ہدایات کی خدمتگاری

یہ ۳۵ رد قاہر خطبہ صدارت فرنگی محلی کی ۱۵ اسطری تحریر پر قلم برداشتہ تھے، اب بعونہ تعالیٰ چار حرف ان کے بڑے آزاد لیڈر صاحب کی تحریر پر بھی گزارش ہوں وبالله التوفیق۔ اور سلسلہ شمار وہی رہے کہ بعضہم من بعض یہاں کلام چند بحث پر ہے۔

بحث اول: مسٹر کا قیاسی ڈھکوسلے سے دین کو رد کرنا

(۳۶) مسٹر آزاد نے بڑا زور اس پر دیا ہے کہ "اسلام تو قومی امتیاز کے اٹھانے کو آیا ہے پھر وہ خلافت کو قریش کے لئے کیسے خاص کر سکتا ہے" یہ اعتراض مسٹر آزاد کا طبع زاد نہیں خارجی خبیثوں سے سیکھا ہے،

یونہی ان کے اگلوں نے انہیں کی سی کہی تھی ان کے دل ایک سے ہیں۔	"كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ" ^۱ ۔

خارجیوں نے بھی یہی اعتراض کیا تھا جس کا اہلسنت نے رد کیا، مقاصد میں ہے:

امام کا قریشی ہونا شرط ہے اور خارجیوں نے اس میں خلاف کیا اس دلیل سے کہ مصالح سلطنت و دین میں نسب کا کچھ اعتبار نہیں، اہلسنت نے اس کا رد کیا کہ ضرور شرف نسب کو اس میں اثر ہے کہ رعایا کی رائیں اس پر اتفاق کریں اور دل خوشی سے اس کے مطیع ہوں، اور قریش کے برابر کوئی شرف نہیں خصوصاً اس حالت میں کہ افضل الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میں سے ظہور فرمایا۔ (ملخصاً)	یشترط كونہ قرشیاً خالفت الخوارج لانہ لاعبرة بالنسب فی مصالح الملك والدين وردبان لشرف الانساب اثرانی جمیع الآراء وبذل الطاعة ولا اشرف من قریش سبباً وقد ظہر منهم خیر الانبیاء ^۲ (ملخصاً)

^۱ القرآن الکریم ۱۱۸/۴

^۲ مقاصد مع شرح المقاصد الفصل الرابع البیحت الثانی دار البعاف النعمانیہ لاہور ۲/۷۷۷

شرح مقاصد میں ہے:

ولهذا شاع في الاعصار ان يكون الملك في قبيلة مخصوصة حتى يرى الانتقال عنه من الخطوب العظيمة والاتفاقات العجيبة ولا يبق بذلك من قریش الذين هم اشرف الناس سبيما وقد اقتصر عليهم ختم الرسالة وانتشرت منهم الشريعة الباقية الى يوم القيامة¹۔	اسی اعتبار نسب کے سبب تمام زمانوں میں شائع رہا کہ سلطنت ایک خاص قبیلے میں ہو یہاں تک کہ اس سے دوسرے قبیلے کی طرف انتقال سلطنت کو سخت کام اور عجب اتفاق سمجھا جاتا ہے اور قریش سے زلد اس کا لائق کوئی نہیں کہ وہ تمام جہان سے زیادہ شریف ہیں خصوصاً اب کہ انھیں پر رسالت ختم ہوئی اور انہیں سے وہ شریعت پھیلی کہ قیامت تک رہے گی۔

کتاب مبارک اراثۃ الادب لفاضل النسب مطالعہ ہو، کس قدر احادیث کثیرہ نے کہاں کہاں فضیلت نسب کا اعتبار فرمایا ہے، اور نکاح میں شرعاً اعتبار کفایت سے تو عالم بننے والے جہاں بھی ناواقف نہ ہوں گے جس سے تمام کتب فقہ گونج رہی ہیں، اور اس میں خود احادیث وارد، آیات و احادیث اس سے منع فرماتی ہیں کہ کوئی علم و تقویٰ و فضائل دینیہ کو بھولے اور خالی نسب پر تفاخر کر پھولے۔

(۳۷) مسٹر نے احادیث الائمة من قریش ولا یزال هذا الامر في قریش² (ائمہ قریش میں سے ہیں یہ خلافت قریش میں رہے گی۔ ت) سے تو یوں جان بچائی کہ "یہ کوئی حکم نبوی نہیں کہ احکام میں فضیلت نسب کا اعتبار ٹھہرے بلکہ نری پیشگوئی ہے" جس کا رد بعونہ تعالیٰ ابھی آتا ہے مگر اس حدیث جلیل کا کیا علاج کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا:

قدموا قریشا ولا تقدموها³۔	قریش کو مقدم رکھو اور ان پر تقدّم نہ کرو۔

یہ حدیث چھ صحابہ کرام کی روایت سے ہے، ہزار نے امیر المومنین مولیٰ علی اور ابن عدی نے ابوہریرہ اور ابو نعیم دلیلی نے انس بن مالک اور بیہقی نے جبیر بن مطعم اور طبرانی نے عبد اللہ بن حنظل نیز عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کی نیز مرسل ابو بکر سلیمان بن ابی حشمہ و مرسل ابن شہاب زہری سے آئی یہ تو صریح امر و نہی ہے اسے تو مسٹر خبر نہیں بنا سکتے اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح حکم

¹ شرح المقاصد الفصل الرابع المبحث الثاني دار المعارف النعمانية لاہور ۲/۷۷۷

² صحیح البخاری کتاب الاحکام قدیمی کتب خانہ ۱۰۵۷/۲، صحیح مسلم کتاب الامارۃ قدیمی کتب خانہ ۱۱۹/۲

³ کنز العمال حدیث ۸۹۷۳۳ و ۹۰۷۳۳ و ۹۱۷۳۳ بحوالہ ہزار و ابن عدی و طبرانی موسسة الرسالہ بیروت ۲۲/۱۲

فرما رہے ہیں کہ قریش کو مقدم کرنا قریش سے آگے قدم نہ دھرنا۔ اب تو مسٹر ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کریں گے کہ "اسلام کا داعی دنیا کو تو قومی و نسلی امتیازات کی غلامی سے نجات دلانا چاہتا مساوات عامہ کی طرف بلاتا ہو لیکن (نعوذ باللہ) خود اتنا خود غرض ہو کہ (تقدیم و ترجیح) صرف اپنے ہی ملک، ملک نہیں اپنے ہی وطن، وطن نہیں خاص اپنے قبیلہ، قبیلہ نہیں صرف اپنے ہی خاندان کے لئے مخصوص کر دے، ساری دنیا سے کہے تمہارے بتائے ہوئے حق جھوٹے ہیں سچا حق صرف عمل و اہلیت کا ہے لیکن خود اپنے لئے یہ کر جائے کہ عمل نہ اہلیت صرف قوم صرف نسل صرف خاندان"۔ اپنی طعن بھری عبارت سے صرف لفظ خلافت کو لفظ تقدیم و ترجیح سے بدل لیجئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے طعن کی یہ شدید بو چھاڑ ملاحظہ کیجئے بلکہ اس تبدیلی کی بھی حاجت نہیں خلافت خود اعلیٰ تقدیمات سے ہے۔

(۳۸) تخصیص قریش کو تخصیص ملک پھر اس سے بھی تنگ تر تخصیص وطن ٹھہرانا کیسی جہالت ہے نہ قریش کسی ملک و وطن کا نام نہ ان کے لئے لڑو کا کوئی خاص مقام ع

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست

(پھول کی شاخ جہاں بھی لگے گی وہ پھول بن کر ہی لگے گی۔ ت)

(۳۹) قریش کو قبیلہ سے بھی تنگ تر صرف خاندان ٹھہرانا دوسری جہالت ہے کیا رافضیوں کے مذہب کی طرف گئے کہ خلافت بنی ہاشم سے خاص ہے۔

(۴۰) نہ عمل نہ اہلیت صرف خاندان کا اتہام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و اہلسنت پر افترا ہے کس نے کہا ہے کہ خلافت کے لئے صرف قریشی ہونا درکار ہے اگرچہ نااہل محض ہو، قرشیت کے ساتھ اہلیت کی شرط بھی بالاجماع ہے، یہ گمان بد کہ کسی وقت تمام جہان میں سب سادات عظام، سب قریش کرام نالائق نااہل ہو جائیں و سوسہ اہلیس ہے ایسا کبھی نہ ہوگا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سارے جگر پارے ناقابل نالائق رہ جائیں صرف ایرا غیر اہلیت کا پھندہ لٹکائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرما چکے کہ دنیا میں جب تک دو آدمی بھی رہیں گے خلافت کا استحقاق صرف قریشی کو ہوگا تو قطعاً قیامت تک کوئی نہ کوئی قریشی اس کا اہل ضرور رہے گا و لہذا بعض فقہائے شافعیہ وغیرہم نے جب یہ صورت باطلہ فرض کی محققین نے تصریح فرمادی کہ یہ صرف فرض ہے واقعہ کبھی نہ ہوگی۔ شرح بخاری للمافظ میں ہے:

یعنی علماء نے فرمایا ان فقہاء نے یہ صورت اپنی اس عادت پر فرض کی کہ ایسی بات بھی ذکر کرتے ہیں جو صرف امکان عقلی رکھتی عاودۃً یا شرعاً کبھی

قالوا انما فرض الفقهاء ذلك على عادتهم في ذكر ما
يسكن ان يقع عقلا وان كان لا يقع

عَادَةً أَوْ شَرَعًا ^۱ ۔	واقع نہ ہو۔

خصوصاً حدیث کو پیشگوئی مان کر، تو اس کے خلاف کا ادعا جہل صریح بلکہ ضلال عہ قبیح ہے۔

عہ: قال الحافظ قلت والذي حمل قائل هذا القول على انه فهم منه (ای من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يزال هذا الامر في قریش) الخبر المحض وخبر الصادق لا يتخلف، واما من حمله على الامر فلا يحتاج الى هذا التأويل^۲ اھو کتبت علیہ اقول بلی یحتاج الیہ فانہ لو صح شرعاً وعادۃً ان تكون القریش فی شیئ من الازمنة ساقطین عن اہلیۃ الخلافۃ کما زعمہ بعض مبطلی زماننا وقد امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لاتجعل الخلافۃ ابدالاً فی قریش فیکون ذلك فی ذلك الزمان امراً باستخلاف غیر الاہل وهو محال ثم لا ادری ای تأویل فیہ وای صرف عن الظاہر انہا ہوا استنباط امری فیہ منطوق الحدیث فافہم^۳ منہ۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا: میں کہتا ہوں اس قول کے قائل کو جس چیز نے اس پر آمادہ کیا وہ یہ کہ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد "یہ خلافت ہمیشہ قریش میں ہوگی" کو خالص خبر سمجھا اور سچے نبی کی خبر خلاف واقع نہیں ہوتی لیکن جس نے اس حدیث کو امر (حکم) قرار دیا وہ اس تاویل کا محتاج نہیں ہے اھ، میں نے اس پر حاشیہ لکھا، اقول اس کی حاجت کیوں نہیں حاجت ہے کیونکہ اگر شرعاً اور عادۃً کسی وقت قریش کا خلافت کے لئے نااہل ہونا صحیح ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ کے بعض باطل لوگ خیال کرتے ہیں حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے کہ "کبھی بھی خلافت غیر قریش کو نہ دی جائے" تو خلافت اس نااہلیت کے زمانہ میں نااہل کو خلیفہ بنانے کا حکم ہوگا جو کہ محال ہے، پھر معلوم نہیں یہ کیا تاویل اور کیا ظاہر سے پھر ناہوا، حالانکہ یہ تو صرف منطوق حدیث سے ایک مفاد کا استنباط ہے، فافہم^۴ منہ (ت)

^۱فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفی البابی مصر ۱۶/۲۳

^۲فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفی البابی مصر ۱۶/۲۳

(۴۱) مسٹر نے کہا "خیر یہ بات کتنی ہی عجیب ہوتی لیکن ہم باور کر لیتے اگر قرآن و سنت واقعی ٹھہرائی ہوتی ہمارے نزدیک کسی اسلامی اعتقاد کی صحت کا معیار صرف یہ ہے کہ کتاب و سنت سے بطریق صحیح ثابت ہونہ کہ عقلوں کا ادراک۔ استنباط کی بنیاد ہمارا قیاسی استبعاد نہیں یہی ہے کہ کسی نص سے ایسا ثابت نہیں۔"

الحمد للہ، یہاں تو کچھ اسلامی جامے میں ہیں گویا آزادی سے بالکل جدا ہیں، ہم نصوص متواترہ و اجماع صحابہ و اجماع امت سے ثابت کر چکے کہ خلافت قریش ہی سے خاص ہے اب تو وہ اپنا استبعاد کہہ۔ "بھلا اسلام کہیں خصوصیت نسل مان سکتا ہے" جس کو خود کہہ رہے ہو یہ تمہارا نرا عقلی قیاسی ڈھکوسلا ہے واپس لیجئے اور اجماع امت و ارشادات حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ پر ایمان لائیے۔

مبحث دوم: ردِ احادیث نبوی میں مسٹر کی بے سود کوشش

(۴۲) بزور زبان بڑا زور اس پر دیا ہے ص ۶۰ کہ "خلافت قریش کی نسبت جس قدر روایات ہیں سب پیشگوئی و خبر ہیں کہ قریشی خلیفہ ہوں گے نہ کہ حکم کہ قریشی ہی خلیفہ ہوں۔" شرح عقائد نسفی و قواعد العقائد امام حجت الاسلام و اتحاف سید زبیدی و مسامرہ شرح مسایرہ و تعلیقات علامہ قاسم طوالح الانوار علامہ بیضاوی و مواقف علامہ قاضی عضد و شرح مواقف علامہ سید شریف و مقاصد و شرح مقاصد و شرح صحیح مسلم للامام النووی و ارشاد الساری و مرقاۃ قاری و شرح صحیح مسلم للقرطبی و ابن المنیر و عمدۃ القاری امام عینی و فتح الباری امام عسقلانی و شرح مشکوٰۃ علامہ طبری و شرح مشکوٰۃ علامہ سید شریف و امام اجل ابو بکر باقلانی و اشعۃ اللمعات شیخ محقق و غزالیون سید حموی و حاشیۃ الدرر للسید الطحطاوی و للسید ابن عابدین و کوکب کرمانی و مجمع البحار و شرح فقہ اکبر بحر العلوم و غیرہ کی عبارات کثیرہ کہ ابھی گزریں اس مجملہ کے رد کو بس ہیں مسٹر آزاد اگرچہ اپنے نشے میں تمام ائمہ مجتہدین کرام سے اپنے آپ کو اعلیٰ جانتے ہیں انکے ارشادات کو ظنی اور اپنے توہمات کو وحی سے مکتسب قطعی مانتے ہیں اور سلطان کا نام محض دکھاوا ہے تمام امت سے اپنی امامت مطلقہ منوانے کا دعویٰ ہے دیکھو رسالہ خلافت کا اخیر مضمون "اتبعون احدکم سبیل الرشاد" میرے پیرو ہو جاؤ میں تمہیں راہ حق کی ہدایت کروں گا، جس کا بیان بعونہ تعالیٰ بحث اخیر آتا ہے مگر الحمد للہ مسلمانوں میں اب بھی لاکھوں ہوں گے کہ ارشادات ائمہ کے مقابل ایسے نشے کی بالاخوانیوں امنگوں شطیحات کی بہکی ترنگوں کو بادِ شتر سے زیادہ نہیں جانتے۔

(۵۰۶۳۳) اشد ظلم حدیث صحیحین "لا یشال هذا الامر فی قریش" پر ہے اس میں لفظ وہ لئے جو صحیح بخاری میں واقع ہوئے مابقی منہم اثنان^۱ اور کہہ دیا ص ۶۳ "اس سے ہمارے بیان کی مزید

^۱ صحیح بخاری کتاب الاحکام ۱۰۵۷/۲، صحیح مسلم کتاب الامارۃ ۱۱۹/۲

تصدیق ہو گئی حدیث کا منطوق صریح پیشین گوئی کا ہے اگر اس کا یہ مطلب قرار دیا جائے کہ جب تک دو انسان بھی قریش میں ہیں خلافت انہیں کے قبضہ میں رہے گی تو یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے، ہزاروں قرشی موجود رہے اور خلافت قریش سے نکل گئی پس ضرور ہے کہ مابقیہ منہم اثنان کے منطوق پر مفہوم کو ترجیح دی جائے اور وہ یہی ہے کہ اگر قریش میں دو بھی خلافت کے اہل ہوں گے تو کبھی خلافت سے یہ خاندان محروم نہ ہوگا مگر جب دو بھی اہل نہ رہیں تو مشیت الہی قانون انتخاب الصلح کے مطابق دوسروں کو اس کام پر مامور فرمادے گی اور قریش خلافت سے محروم ہو جائیں گے،

چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا جب دو قریش بھی دنیا میں حکمرانی کے اہل نہ رہے خلافت نے معاً صفحہ الٹ دیا اور ایک قلم غیر عربی و غیر قرشی خلافت کا دور شروع ہو گیا۔

اور کمال جسارت و بیباکی یہ کہ نام صحیح مسلم کا بھی لیا اور کہا ص ۶۰: "عمدہ طریق وہ ہیں جو بخاری نے اختیار کئے ہیں لیکن کسی طریق سے بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں جس سے ثابت ہو کہ مقصود پیشینگوئی نہ تھا تشریح و امر تھا۔" الحق شوخ چشتی ہو تو اتنی تو ہو۔

اولا مسلم نے یہ حدیث خود انہیں استاذ بخاری احمد بن عبد اللہ یونس سے جس نے بخاری سے سنی یوں روایت کی:

لا يزال هذا الامر في قریش ما بقى من الناس اثنان۔	ہمیشہ خلافت قریش ہی میں رہے گی جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

اسی طرح اسمعیلی مستخرج میں روایت کی "ما بقى في الناس اثنان" جب تک آدمیوں میں دو بھی رہیں۔ یہ روایتیں روایت بخاری کی مفسر ہیں کہ "منہم" سے مراد "من الناس" ہے، لاجرم مرقاة علی قاری میں اس کی یہی تفسیر کردی (منہم) ای من الناس (اثنان) ^۱ جب تک ان میں سے یعنی آدمیوں میں سے دو بھی رہیں ولہذا امام اجل ابو زکریا نووی نے اولاً مسلم کی روایتیں ذکر کیں پھر فرمایا:

وفي رواية البخاری ما بقى منهم اثنان هذه الاحادیث واشباهها دليل ظاہر ان الخلافة مختصة بقریش لا يجوز عقدھا لاحد من غیرهم ^۲ ۔	بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تک ان میں سے دو آدمی باقی رہیں یہ اور ان کی مثل حدیثیں صریح دلیل ہیں کہ خلافت خاص قریش کے لئے ہے کوئی غیر قرشی خلیفہ نہیں کیا جاسکتا۔

^۱ مرقاة شرح مشکوٰۃ باب مناقب قریش مکتبہ حبیبہ کوئٹہ ۳۳۴/۱۰

^۲ شرح صحیح مسلم مع صحیح مسلم کتاب الامارة قدیمی کتب خانہ پشاور ۱۱۹/۲

حدیث کا یہی مفاد امام قسطلانی نے خود شرح روایت بخاری میں لکھا، امام عینی و امام ابن حجر نے شروح بخاری میں اس حدیث کی شرح میں امام قرطبی کا قول نقل کیا اور مقرر رکھا کہ:

ای لا تنعقد الامامة الكبرى الا القرشي مهما وجد احد منهم ^۱	یعنی مراد حدیث یہ ہے کہ جب تک ایک قریشی بھی دنیا میں رہے دوسرے کے لئے امامت کبریٰ ہو ہی نہیں سکتی۔

دیکھو اس روایت بخاری سے بھی ائمہ نے وہی مطلب سمجھا جو روایت مسلم میں تھا۔
 چنانچہ اگر تفسیر نہ مانو تعارض جانو تو متعدد کی روایت کیوں نہ ارجح ہو اور نہ سہی معارض تو ہوگی تو تمہاری سند کہ "منہم" ہے ثابت نہ رہے گی۔

حالانکہ کسی پرچہ اخبار کی ایڈیٹری اور چیز ہے اور حدیث وفقہ کا سمجھنا اور، وہ "من" کا ترجمہ "سے" اور "الی" کا ترجمہ "تک" سے نہیں آتا اگر ضمیر قریش کی طرف ہوتی تو "اثنان" کی جگہ "احد" فرمایا جاتا یعنی جب تک ایک قریشی بھی رہے جس طرح ابھی امام قرطبی و امام عینی و امام قسطلانی کے لفظ سن چکے اس کی تاویل آپ حسبِ عادت کہ قرآن کریم میں اپنی طرف سے اضافے کر لیتے ہیں حدیث میں یہ پچر بڑھاتے کہ یعنی جب تک کہ ایک قریش خلافت کا اہل رہے دو کی اہلیت پر موقوف فرمانا کیا معنی، کیا خلیفہ ایک وقت میں دو بھی ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں، ہاں آدمیوں کی طرف ضمیر ہو تو ضرور دو کی ضرورت تھی کہ خلافت حکومت ہے اور حکومت کو کم سے کم دو درکار، ایک حاکم ایک محکوم، اب تو آپ نے جانا کہ "منہم" کی ضمیر قریش کی طرف پھیرنا کیسی سخت جہالت تھا۔

راجا جانے دو آخر اس قدر کے تو منکر نہیں ہو سکتے کہ صحیح مسلم میں لفظ حدیث "ما بقی من الناس اثنان"^۲ ہیں اب کہاں گئی وہ آپ کی بالا خوانی کہ کسی طریق سے بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں، اب دیکھیں اسے کیسے پیشگوئی بناتے ہو، حدیث کا ارشاد تو یہ ہے کہ "جب تک دنیا میں دو آدمی بھی ہوں خلافت قریش کے لئے ہے" اسے خبر بمعنی مزعوم مسٹر وہی ٹھہرائے گا جو اللہ و رسول کو جھٹلائے گا، اور اگر اپنی پچر لیجے تو معنی یہ ہوں گے کہ جب تک دنیا میں دو آدمی بھی حکمرانی کے اہل رہیں گے خلافت قریش ہی کے قبضے میں رہے گی اب کیوں نہیں اور بھی زیادہ اچھل کر کہتے کہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے خلافت صد ہا سال سے قریش کے قبضے سے نکل گئی اور ہر گز کوئی وقت ایسا نہ ہوا کہ دنیا میں دو بھی حکمرانی کے اہل نہ ہوں۔ کیا مسٹر اپنی تاریخ دانی تیز زبانی یہاں دکھا کر ثبوت دیں گے کہ اٹھارہ کم سات سو برس یا بلحاظ خلافت مصری گیارہ کم چار سو برس سے دنیا میں وہ شخص بھی قابل حکمرانی نہ رہے۔

^۱ فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۲۳۵/۱۶

^۲ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الناس تتبع لقریش قدیم کتب خانہ پشاور ۱۱۹/۲

خامساً آپ کے نزدیک چار سو سولہ^{۳۱} برس سے خلافت شریعہ ترکوں میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ سب حکمرانی کے اہل ہوں کہ نااہل خلیفہ نہیں ہو سکتا معنہ قریش سے نکالی تو ان کی نااہلی کے باعث، اور پھر دی جاتی نااہلوں کو، یہ کون سا قانون اصلح ہے، اور جب وہ اہل تھے اور ہیں تو واجب کہ چار سو سولہ^{۳۲} برس سے روئے زمین پر کوئی دوسرا انسان قابل حکمرانی نہ ہو، ورنہ دنیا میں دو شخص اہل حکمرانی نکلتے اور خلافت قریش سے نہ جاتی، اب اس بدیہی البطان بات کا ثبوت آپ کے ذمے سے کہ سولہ اور چار سو برس سے تمام جہان میں سلطان ترکی کے سوا کوئی متنفس قابل حکمرانی پیدا نہ ہوا، کابل و بخارا و ایران و مغرب و ہندوستان وغیرہ تمام ملک خدا میں سب نرے نالائق گزرے پھر خدا جانے صد ہا سال ان کی حکومتیں چلیں کیسے، سلطان کافر کش، دین پرور اورنگ زیب محی الملک والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی "انار اللہ تعالیٰ برہانہ" اگر آپ کے نزدیک اس جرم پر کہ متشرع تھے اور کفار پر غفلت رکھتے نااہل تھے تو اکبر تو نالائق نہ تھا جو آپ ہی کا ہم مشرب اور اتحاد مشرکین کا دلدادہ تھا غرض پیشگوئی بتا کر تکذیب حدیث کے سوامسٹر کو کچھ مفر نہیں۔

سادساً آپ فرماتے ہیں تاریخ شاہد ہے کہ دو قریش بھی حکمرانی کے اہل نہ رہے، کون سی تاریخ شاہد ہے کہ سات سو یا چار سو برس سے تمام روئے زمین پر کوئی دو قریشی دو ہاشمی دو سید ابن الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سلم حکمرانی کے لائق پیدا ہی نہ ہوئے، فضل الہی قوم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خاندان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صد ہا سال سے اٹھایا گیا اور این و آں کو بٹتا ہے اور بٹایا، کیا آپ کے نزدیک مدار لیاقت وقوع پر ہے، جس نے حکمرانی نہ پائی نااہل تھا؟ جس نے پائی اہل تھا؟ تو ضرور آپ پلید مرید خبیث عنید نجس بیزید کو لائق بتائیں گے اور حضرت امام عرش مقام علی جدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ نالائق ٹھہرائیں گے، اور جب یہ معیار نہیں بلکہ صفات ذاتیہ پر مدار ہے تو کیا آپ نے سات سو^{۳۳} یا چار سو^{۳۴} برس سے آج تک کے تمام قریشیوں کی جانچ کر لی ہے کہ نالائق تھے، چار سو برس چھوڑیے کسی ایک برس کے سب قریشی جانے دیجئے صرف بنی ہاشم، سب بنی ہاشم بھی نہیں صرف سادات کرام کے فقط نام گنا دیجئے کہ جہان میں اس سال یہ یہ سید تھے، نام گنا نا بھی نہ سہی فقط کسی سال کے تمام سادات کی مردم شماری بتا دیجئے، جب اس قدر پر قادر نہیں تو سات سو^{۳۵} یا چار سو^{۳۶} برس کے تمام عالم کے تمام قریشیوں کی جانچ آپ نے ضرور کر لی کہ سب

عہ: یہ بھی جانے دو وہی منہم والی روایت اور قریش کی طرف ضمیر، اور وہی پچر لوزبان کے آگے بارہ بل چلتے ہیں ادعا آسان ہے ثبوت دیتے دام کھلتے ہیں "ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین" اپنی برہان لاؤ اگر سچے ہو ۱۲ حشمت علی رضوی غفرلہ۔

نالائق تھے اور اب تک سب نالائق ہیں، افسوس آپ کا مبلغ علم یہی تاریخی کہانیاں تھا ان پر بھی ایسا جیتا افترا جوڑا تا رہیں ہزار بے تکی ہوں ایسا پورے نشے کا ہڈیاں بجکتے انہیں بھی مار آئے گی۔

سابغہ فصل اول میں ائمہ کی تصریحیں گزریں کہ یہ حدیث خبر بمعنی امر ہے اسے آپ نہیں مانتے کہ پیروی ائمہ آپ کی شان انانیت کو زہر ہے نہ سہی خبر کیا پیشگوئی میں منحصر ہے جو محض خلاف واقع ہو، اور اپنی طرف سے پچر لگانے کی ضرورت پڑے، کیوں نہ کہ جس طرح امام قرطبی اور امام عینی و امام عسقلانی سے گزرا کہ یہ خبر تشریحی ہے جو عین منصب شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور اصلاً محتاج تاویل نہیں یعنی خلافت شریعہ ہمیشہ قریش میں رہی ان کے غیر کی حکومت کبھی خلافت شریعہ نہ ہوگی، یہ خلافت کے لئے لزوم قرشیت سے خبر ہوئی نہ کہ بلا فصل استمرار خلافت سے جسے خلاف واقعات کہتے، مثلاً گلاب کا کھلنا ہمیشہ موسم بہار میں ہے اس کے یہ معنی کہ پھول جب کھلے گا بہار ہی میں کھلے گا نہ یہ کہ گلاب سدا گلاب ہے اور بہار بارہ مہینے۔

ہمّا قول بلا فصل استمرار ہی لیجئے تو کیوں نہ ہو کہ هذا الامر سے مراد استحقاق خلافت ہو اور وہ بلاشبہ قریش میں مستمر اور انہیں میں منحصر ہے جس طرح امام عسقلانی سے گزرا کہ استحقاق خلافت قریش ہی کو ہے ان کا غیر نہ ہوگا مگر متغلب۔

(۵۱) مسٹر نے یونہی دوسری حدیث "الائمہ من قریش" سے تشریح اڑانے اور نری خبر بنانے کے لئے کیا کیا ڈوبتے سوار پکڑے ہیں ص ۶۳: "صحیح بخاری کے ترجمہ باب سے صاف واضح ہے کہ امام بخاری کا بھی مذہب یہی ہے انہوں نے باب باندھا (الامراء من قریش) قریش میں امارت و امراء۔ اس مضمون کا باب نہ باندھا کہ امارت ہمیشہ قریش ہی میں ہونی چاہئے۔ "سبحان اللہ! زہے مسٹر ویڈری و ایڈیٹر۔ امام بخاری کی عادت ہے کہ الفاظ حدیث سے ترجمہ باب کرتے ہیں نیز وہ الفاظ جو ان کی شرط پر نہ ہوں ترجمہ سے ان کا پتا دیتے ہیں حدیث انہیں لفظوں سے تھی انہیں سے باب باندھا، نیز یہ لفظ ان کی شرط پر تھے ترجمہ سے ان کا اشعار کیا، اس سے یہ سمجھ لینا کہ امام بخاری کا مذہب یہ ہے اور پھر اس پر یہ تحکم کہ "صاف واضح ہے" کس درجہ جہل فاضل ہے، فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

لفظ الترجمة لفظ حدیث اخرجه یعقوب بن سفین و ابو یعلیٰ والطبرانی ^۱ ۔	ترجمہ باب کی عبارت اس حدیث کے لفظ ہیں جو یعقوب بن سفین و ابو یعلیٰ و طبرانی نے ابو رزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

^۱ فتح الباری شرح البخاری باب الامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۲۳۰/۱۶

پھر فرمایا:

لما لم یکن شیئ منہا علی شرط المصنف اقتصر علی الترجمة واورد الذی صح علی شرط۔ ^۱	یہ روایتیں شرط بخاری پر نہ تھیں لہذا ان الفاظ کو ترجمہ میں لانے پر اقتصار کیا اور ان کے مؤید وہ حدیثیں لائے جو ان کی شرط پر تھیں

(۵۲) ص ۶۱ "ایک اور حدیث ہے کہ ضرور ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں سب قریش سے ہوں گے اس طرز بیان نے ظاہر کر دیا کہ اس بارے میں جو کچھ کہا ہے اس سے صرف آئندہ کی اطلاع مقصود ہے حکم و تشریع نہیں۔" بارہ خلفوں کی پیشگوئی اگر خبر ہے تو دنیا بھر کی حدیثیں سب خبر ہیں اس زبردستی و دیدہ دلیری کی کوئی حد ہے یعنی شارع سے جب کسی امر کے بارے میں کچھ پیشگوئی فرمائے تو اس میں جتنی حدیثیں ہیں سب حکم شرعی سے خالی ہو جاتی ہیں اور سب کو بزور زبان اگرچہ اپنی طرف سے پچریں لگا کر خبر پر ڈھال دینا واجب ہو جاتا ہے ارشاد اقدس:

قدموا قریشا ولا تقدموھا ^۲	قریش کو مقدم رکھو اور ان پر تقدم نہ کرو۔

یہ بھی امر و نہی نہیں خبر ہوگا کیونکہ ان کی "صرف دانی" میں "قدموا" صیغہ مضارع ہے اور "لا تقدمو" صیغہ ماضی، بات وہی کہ تبتبث بكل حشیث۔

(۵۳۵۳) ص ۶۲ "ائمہ حدیث نے حدیث قحطانی و حدیث قریش میں تطبیق دیتے ہوئے صاف صاف لکھ دیا کہ امارت قریش والی روایت تشریع نہیں محض خبر ہے"

اولاً یہ عیاری و چالاکی ملاحظہ ہو امارت قریش والی روایت میں کہا جس سے حدیث الامراء من قریش و حدیث الائمة من قریش و حدیث لایزال هذا الامر فی قریش کی طرف ذہن جائے حالانکہ ائمہ حدیث نے ہر گز نہ کہا کہ ان سے تشریع ثابت نہیں نری خبر ہیں زیر نمبر ۴۲ کتب کثیرہ کے نام گنا چکا ہوں ان کی عبارتیں فصل اول میں دیکھئے اور اس کذب صریح سے توبہ کیجئے، ائمہ حدیث کی اگر مانتے ہو تو ان کی ان روشن تصریحوں سے کیوں منکر ہو۔

ثانیاً ائمہ نے حدیث قحطانی سے جس حدیث کی تطبیق دی وہ یہ ہے:

ان هذا الامر فی قریش لایعادیہم احد الا کبہ اللہ علی وجہہ ما قاموا	بیشک یہ امر قریش میں ہے جو ان سے عداوت کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ گرائے گا جب تک قریش

^۱فتح الباری شرح البخاری باباً لامراء من قریش مصطفیٰ البابی مصر ۱۶/۲۳۱

^۲کنز العمال حدیث ۸۹، ۳۳، ۹۰، ۳۳، ۳۳ بحوالہ البزار وابن عدی و طبرانی مؤسسة الرسالة بیروت ۱۲/۲۲

الدین ^۱ ۔	دین قائم رکھیں۔

اسے اگر خبر بتایا کہ یہ اقامت دین سے مقید ہے تو احادیث مطلقہ کا خبر ہو جانا کیوں لازم آیا وہ تشریح ہیں اور اپنے اطلاق پر یعنی شرعاً خلافت صرف قریش کے لئے ہے اور یہ خبر ہے اور مقید ہے یعنی وہ اپنے حق سے بہرہ مند رہیں گے جب تک دین قائم رکھیں، جب اسے چھوڑیں گے خلافت جاتی رہے گی۔

عاجلاً عجیب ہے کہ ایک حدیث خاص میں دو چار شرح نے جو لکھا وہ تو ان کا دامن پکڑ کر سب احادیث کو بزور زبان عام کر لیا جائے اور خود ان باقی احادیث میں جو ان کی عام جماعتوں نے لکھا اور مذہب اہل سنت و اجماع صحابہ بتایا وہ انہیں کے کلام سے رد کر دیا جائے، اور کیا "يُحَوِّثُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ"^۲ کے سر پر سینگ ہوتے ہیں، قرآن عظیم نے اسے خصلت یہود بتایا کہ بات کو اس کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں۔

رباعاً جب جماعت ائمہ حدیث کی روشن و قابلہ تصریحات حتیٰ کہ اجماع صحابہ و عقیدہ اہل سنت مقبول نہ ہو تو ایک حدیث خاص میں ایک خاص وجہ سے ان کے دو چار کا کہنا کیوں حجت ہو، آپ تو مجتہدین سے بھی اونچے اڑتے ہیں، ان دو چار ٹھٹھ مقلدوں کا دامن نہ تھامئے، حدیث سے چلئے، حدیث میں "مَا قَامُوا الدِّينَ" بعد جملہ "لَا يَعْادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كِبَهُ اللَّهُ" ہے اسی سے کیوں نہ متعلق ہو اس سے توڑ کر دور کے جملہ "ان هذا الامر في قریش" سے کیوں جوڑ دیا جائے وہ اپنے اطلاق پر رہے اور یہ قید اسی جملہ میں ہو جس سے یہ متصل ہے تو معنی حدیث یہ ہیں کہ بیشک شرعی خلافت قریش میں منحصر ہے دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا اور قریش جب تک دین قائم رکھیں گے ان کا مخالف ذلیل و رسوا ہو گا اب اپنے اجتہاد کی خبریں کہئے۔

(۶۰۵۷۷) حدیث جلیل "الائمة من قریش" پر ایک ہاتھ من حیث السند بھی صاف کیا، ص ۶۴ "یہ الفاظ اور حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں، فتح الباری میں ہے:

الائمة من القریش ^۳ رجالہ رجال الصبیح ولكن فی سندہ انقطاع ^۳ ۔	حدیث "الائمة من قریش" کے تمام راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں لیکن اس کی سند میں انقطاع ہے (ت)

عہ: نہ فتح الباری میں "من القریش" ہے نہ حدیث میں، پہلے بھی آپ نے اپنے کلام میں حدیث ان لفظوں سے لکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی تھی مگر امام ابن حجر پر تو اس افتراء علی المصطفیٰ کی تہمت نہ رکھئے ۱۲ امنہ غفرلہ۔

^۱ صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب قریش قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۹۷

^۲ القرآن الکریم ۱۳/۵

^۳ فتح الباری شرح صحیح البخاری باب الامر من قریش مصطفیٰ البانی مصر ۱۶/۲۳۱

اولاً فتح الباری میں یہ حدیث متعدد الفاظ و کثیر طرق سے حضرت ابوہریرہؓ و حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی و حضرت انس بن مالک و حضرت ابوہریرہ و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بروایت یعقوب بن سفین و ابویعلیٰ و طبرانی و ابوداؤد طلیسی و بزار و تاریخ امام بخاری و نسائی و امام احمد و حاکم ذکر کی، یہ لفظ کہ اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں مگر اس میں انقطاع ہے صرف صدیق اکبر سے روایت احمد کی نسبت لکھے ہیں کہ مسند احمد میں صدیق سے اس کے راوی حضرت عبدالرحمن بن عوف احد العشرة المبشرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صاحبزادہ امام ثقہ تابعی جلیل حضرت حمید بن عبدالرحمن ہیں ان کے صدیق اکبر سے سماع نہیں۔ فتح الباری کی عبارت لمخصایہ ہے احادیث ابوہریرہ و مولیٰ علی و بعض طرق حدیث انس ذکر کر کے کہا:

یعنی نیز یہ حدیث امام نسائی اور امام بخاری نے تاریخ میں اور ابویعلیٰ نے بروایت بکیر جزری حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور امام احمد نے یہی لفظ الائمة من قریش حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حدیث سے روایت کئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے اور اس کے رجال رجال صحیح ہیں مگر اس کی سند میں انقطاع ہے، اور یہ حدیث طبرانی و حاکم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی انہیں لفظوں سے کہ "الائمة من قریش"۔

واخرجه النسائي والبخاري ايضا في التاريخ وابو يعلى من طريق بكير الجزري عن انس وله طرق متعددة عن انس. واخرج احمد هذا اللفظ من حديث ابی هريرة ومن حديث ابی بكر الصديق، و رجاله رجال الصحيح لكن في سنده انقطاع. واخرجه الطبراني والحاكم من حديث علي بهذا اللفظ الاخير¹۔

مسٹر نے اول آخر سب اڑا کر مطلقاً اس حدیث ہی پر حکم لگا دیا کہ فتح الباری میں اس کی سند منقطع بتائی یہ کیسی خیانت ہے۔
 چنانچہ فصل اول میں گزرا کہ انہیں صاحب فتح الباری امام ابن حجر نے اسی حدیث "الائمة من قریش" کے جمع طرق میں ایک مستقل رسالہ لکھا اور اسے چالیس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے دکھایا حدیث متواتر کو کہنا کہ بطریق اتصال ثابت ہی نہیں کیسا ظلم شدید و اغوائے جہال ہے اور پھر انہیں ابن حجر پر اس کے متن کے منقطع السند بتانے کی تہمت کیسی جرأت پر وبال ہے۔

لہذا طرفہ یہ کہ خود ہی ص ۵۶ پر کہہ چکے تھے "احادیث اس بارے میں جس قدر موجود ہیں

¹فتح الباری شرح صحيح البخاری باب الامراء من قریش مصطفى البانی مصر ۱۳۱۱/۲۳

سب صحیح ہیں۔ اب یہاں یہ کہ "بطریق اتصال ثابت ہی نہیں" چار ہی ورق بعد "نسی ما قدمت یدہ" (اپنے ہاتھوں پیش کیا ہوا بھول گیا۔ ت)

راہگاہیں اس کے متصل تھا "یہ بھی حق ہے کہ حضرت ابو بکر نے مجمع صحابہ میں اس کو پیش کیا اور کسی نے انکار نہ کیا" اب حق کی سند میں بھی کلام ہونے لگا، اگر یہ کلام اس کے حق ہونے میں خلل انداز ہے تو حق کرنا حق بنانے کی کوشش کرنے والا کون ہوتا ہے اور اگر اس سے اس کے حق ہونے پر کچھ حرف نہیں آتا تو رد و اعتراض کے لئے کہنا "اس سے بھی شرعاً اختصاص قریش کے دعوٰی کی کوئی مدد نہیں مل سکتی" اولاً یہ الفاظ اور حضرت ابو بکر والی روایت بطریق اتصال ثابت ہی نہیں، کیسا اغرائے جہال ہے۔ یہ ہے کہ مسٹر حدیث دانی اور ارشاد نبوت پر ظلم رانی، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مسئلہ ۲۹۵: از شہر بنارس محلہ کچی باغ مدرسہ محمد امان اللہ مدرس مدرسہ مظہر العلوم ۸ شعبان ۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماقولکم ایہا العلماء الکرام دام فضلکم (اے علماء کرام اللہ تمہیں بزرگی عطا فرمائے اس بارے میں تمہارا کیا قول ہے۔ ت) ایک عورت بالغہ کافرہ دختر ہندو کا بیاہ اس کی قوم کے ایک مرد سے ہوا، پر قبل ملاقات ویکیجا ہونے و بات چیت ہونے کے اس مرد سے، باپ عورت مذکورہ کا بعضی خرابیوں کے خیال سے اس مرد ہندو سے دختر کو اپنی چھڑا لایا، اور اس مرد ہندو نے عورت مذکورہ کو چھوڑ کر دوسرا بیاہ اپنی قوم میں کر لیا، عورت مذکورہ بعد اس کے کئی سال ماں باپ کے یہاں رہ کر محنت مزدوری سے بسر اوقات کرتی تھی، اسی حالت میں اسے توفیق قبول اسلام کی ملی، ماں باپ سے پوشیدہ اسلام لا کر ایک مسلمان سے اس نے بہ گواہی دو مرد مسلمان بالغ عاقل کے نکاح کر لیا، نکاح کے ایک سال کے بعد اس نکاح سے اس عورت کو ایک دختر پیدا ہوئی، جس کی عمر اس وقت پانچ سال سے متجاوز ہے اور وہ دختر اپنی ماں کے ساتھ اس مکان میں رہا کرتی ہے جس مکان کو نکاح کے باپ نے اس دختر اور اس کی ماں کے رہنے کو دیا ہے بسبب اسلام لانے اور مسلمان سے نکاح کرنے کے اس عورت کے ماں باپ بہنیں کافرہ کورنج و عناد ہوا، بہت کچھ فکر اس کے پھیرنے کی اسلام سے اور مرد سے چھڑانے کی کر کے سب طرح عاجز ہو کر اب کہ اس دختر کا کان بطریقہ رواج مسلمانان چھدوایا گیا اور اس کی دینی تعلیم دینے کا ارادہ ماں باپ نے اس کے ظاہر کیا، عناد ماں باپ بہنیں کافرہ کا اس عورت نو مسلمہ سے بڑھ گیا، کمال عناد سے اس دختر کے ہندو بنانے کی فکر میں ہو کر یہ افتراء شروع کیا ہے کہ دختر مذکورہ کو محض جھوٹ و غلط مرد ہندو کی طرف منسوب کرتے ہیں جس سے مادر دختر کو گاہے اتفاق ملاقات ویکیجا ہونے و بات چیت

کرینا بھی موقع نہیں ہوا اور بناء بر اس افترا کے اس دختر کے اس کے ماں باپ سے چھڑا کر اپنے یہاں لے جا کر ہندو بنا کر ہندو سے شادی بیاہ اس کا کرنا چاہتے ہیں، بعضے ہندو جو تعصب مذہبی رکھتے ہیں اور بعضے وہ مسلمانان جن کو ماں باپ بہنیں کافرہ مذکورہ سے غرض دنیاوی و نفسانی کا تعلق ہے اور بعضے وہ مسلمانان جو مرد نکاح اور عورت نو مسلمہ مذکورہ سے کچھ رنجش دنیاوی و حسد و عناد رکھتے ہیں، معین و مددگار ان کفار کے ہو رہے ہیں، اس وجہ سے شور پشٹی ان سبھوں کی اس درجہ کو بڑھ گئی ہے کہ مرد نکاح و عورت نو مسلمہ مذکورہ کو برسر کوچہ و بازار بر ملا گالیاں دے کر کہتے پھرتے ہیں کہ اس دختر کو ہر گز نہیں چھوڑیں گے اور مسلمہ نہیں ہونے دیں گے بلکہ جس طرح ہوگا اپنے یہاں لا کر اسے ہندو بنا کر ہندو کے ساتھ شادی بیاہ کر دیں گے اور طرح طرح کے افترا پر دازی و مقدمہ بازی جھوٹ کی بندشیں ہو رہی ہیں اور بے عزتی و ذلت مرد نکاح و عورت نو مسلمہ مذکورہ کی دھمکی دی جاتی ہے جس میں وہ دونوں ڈر کر بخیال نہ جانے کے ذلت دنیا سے، اس دختر کو ماں باپ بہنیں کافرہ کے حوالہ کر دیں، ایسے حال میں حکم خدا اور سول کیا ہے؟

(۱) آیا مرد نکاح و عورت مسلمہ مذکورہ اپنے نطفہ و بطن کی دختر کو دھمکی و ڈر سے ان شور پشٹیوں کے اور دنیاوی ذلت کے خوف سے حوالہ کفار دیں کہ وہ اسے لیجا کر کافرہ بنائیں؟

(۲) یا اپنی ذلت دنیاوی کا خیال چھوڑ کر جان توڑ کر کوشش اس دختر کی حفاظت کی کریں جس میں وہ دختر قبضہ ہندو میں جا کر ہندو نہ بننے پائے؟

(۳) اور مسلمانان کو اس شہر کے ہر طرح کی حمایت و مدد ایسی کرنی جس میں مسلمان کی لڑکی ہندو کے قبضہ میں جا کر کافرہ نہ بننے پائے، شرعاً حکم خدا اور سول لازم و ضرور ہے یا نہیں؟

(۴) اور جو مسلمان اس کے خلاف حمایت کفار کی کرے وہ خدا اور سول کے نزدیک کیسا ہے اور اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

(۵) اور اگر مسلمانان شہر کی غفلت و ناتوجہی و مدد نہ کرنے سے اور اس وجہ سے عورت نو مسلمہ اور اس کے نکاح مرد کے مجبور و بے بس ہو جانے سے دختر مذکورہ قبضہ ہندو میں جا کر ہندو بنائی جائے تو اس کا الزام و مواخذہ خدا اور سول کے طرف سے مسلمانان شہر پر ہوگا یا نہیں؟

ہر شق سوال کا جواب اردو میں عام فہم، مفصل و مدلل بسند قرآن و حدیث و کتب دینیہ اور ایسے موقع پر سیرت صحابہ کرام و ائمہ عظام کیا ہے بہ نقل اس کے درکار ہے، بینوا تو جروا

الجواب:

(۱) حرام حرام حرام جب تک حالت اکراہ شرعی کی نہ ہو،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سو اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ (ت)	قال الله تعالى "إِلَّا مَنْ أَكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ" ¹ ۔

(۲) فرض فرض فرض ہے کہ ہر جائز کوشش کو حد امکان تک پہنچادیں اور کسی طرح اس میں سستی یا کم ہمتی کو کام نہ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ (ت)	قال الله تعالى "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا" ² ۔

(۳) فرض فرض فرض ہے کہ ہر مسلمان بقدر قدرت اس مسلمان لڑکی کو اس سخت تر آفت سے بچائے اور کوئی کوشش جس حد تک جائز اور ممکن ہے اسے اٹھانے رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (ت)	قال الله تعالى "تَعَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى" ³ ۔

یہ فرض کفایہ ہے جتنے مسلمانوں کی کوشش سے کام چل جائے کافی ہے سب پر فرض اتر جائے گا، ورنہ سب گنہگار اور سخت وبال میں گرفتار رہیں گے، والعیاذ باللہ۔

(۴) اس کے لئے نار ہے نار ہے نار، اس پر غضب ہے غضب ہے غضب جبار،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (ت)	قال الله تعالى "لَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ⁴ ۔

علماء نے دوسرے کے کفر پر راضی ہونے کو کفر لکھا ہے "الرضا بالكفر كفر" نہ کہ دوسرے کو کافر بنانے میں کوشش یہ بلاشبہ مجکم فقہا کفر ہے مجکم فقہائے کرام ایسے شخص کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور وہ ان تمام امور کا سزاوار ہوگا جو ایک مرتد کے ساتھ کئے جانے کا حکم کہ اس کے پاس بیٹھنا، بات چیت، میل جول، شادی بیاہت، بیمار پر سی، جنازہ پر جانا، اسے غسل دینا، کفن دینا، نماز جنازہ پڑھنا، جنازہ بہ تکریم اٹھانا، مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا سب یک قلم ناجائز و گناہ ہے۔

(۵) اس کا جواب جواب سوم میں آگیا، اگر ایک مالدار ذی وجاہت مسلمان کی کوشش سے کام چل جائے تو ایک ہی کافی ہے اور سب مسلمانوں کی مجموعی قوت سے جائز کوشش اثر پذیر ہوگی تو سب پر فرض ہے کہ

¹ القرآن الکریم ۱۶/۱۰۶

² القرآن الکریم ۶/۶۶

³ القرآن الکریم ۵/۲

⁴ القرآن الکریم ۵/۲

مل کر ہر امکانی پسندیدہ جائزہ کو شش انتہا تک پہنچادیں، اگر پھر بھی کامیاب نہ ہوں تو معذور ہیں جس کے کسل و بے توجہی سے کام میں خلل پڑے گا وہ مستحق ناروغضب جبار ہے والعیاذ باللہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰: از پبلی بھیت محلہ منیر خاں مدرسۃ الحدیث مرسلہ مولانا سورتی ۴ ذی القعدہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس شخص کے حق میں جس نے سید صحیح النسب بالخصوص اور تمام سادات گیلانیہ اولاد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علی العلوم سواچار پیروں کے برسر بازار علی رؤس الاشہاد یہودی، نصرانی خزیر، کتا وغیرہ وغیرہ بری گالیاں کہے ہوں اور اوصاف ذمیدہ مذکورہ ان حضرات کے حق میں اعتقاد استعمال کئے ہوں اور کرتا رہے از روئے شرع اس شخص اور اس کے مددگاروں کا خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ وغیرہ کیا حکم ہے؟ بینوا بحوالۃ الکتب توجروا یوم الحساب، اس سوال کا جواب مجھے کسی کتاب میں نہ ملا اس وجہ سے حضور کو تکلیف دیتا ہوں۔

الجواب:

ایسے شخص کو از سر نو تجدید اسلام چاہئے اور اگر عورت رکھتا ہو تو اس سے بعد توبہ و تجدید اسلام پھر نکاح کرے کہ علمائے کرام نے ایسے شخص پر حکم کفر فرمایا ہے، مجمع الانہر میں ہے:

والاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلہم اولعلوی علیوی قاصدا بہ الاستخفاف کفر۔ ^۱	سادات اور علماء کی بے عزتی کرنا کفر ہے، جو شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلہم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (ت)

رہے اس کے معاونین خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ اگر خود ان کلمات ملعونہ میں اس کے معاون ہیں یا ان کو جائز رکھتے ہیں یا بلکا جانتے ہیں تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے جو اس کا ہے، اور اگر ایسا نہیں جب بھی ایسے شخص کے ساتھ میل جول کے سبب عاصی و مخالف حکم شرع ہیں۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ "وَأَمَّا يُسَيِّئُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ۲۔ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ "وَلَا تَتَّكِبُوا إِلَى الْإِنِّ يَنْ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمْ النَّارُ" ۳۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت)

والعیاذ باللہ تعالیٰ: واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر فصل ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۹۵

^۲ القرآن الکریم ۲/۱۸

^۳ القرآن الکریم ۱۱/۱۳

مسئلہ ۳۱: از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ سید اکبر شاہ طالب علم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص مرزائی کے نابالغ لڑکے کا بچیاں "مامن مولود الایولد علی الفطرۃ" (ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ ت) حنفی اگر امام کے پیچھے جنازہ کی نماز ادا کرے تو عند الشرح درست ہے یا نہیں؟ پڑھنے والا ثواب کا مستحق ہو گا یا نہیں؟ حنفیوں پر دیکھنے ایسی میت سے نماز جنازہ واجب ہو گی یا نہ؟ بینوا تو جروا

الجواب:

اگر مرزائی کا بچہ سات برس یا زائد کی عمر کا تھا، اچھے کی تمیز رکھتا تھا اور اس حالت میں اس نے اپنے باپ کے خلاف پر دین اسلام اختیار کیا اور قادیانی کو کافر جانا اسی پر انتقال ہوا تو وہ ضرور مسلمان تھا، مسلمانوں پر اسے غسل و کفن دینا اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا مقابر مسلمین میں دفن کرنا فرض ہے۔ اور ممکن ہو تو اس کے باپ وغیرہ کفار کو اسے ہاتھ نہ لگانے دیں جس طرح حضور اقدس علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے یہودی کو اس کے بیٹے کے سر ہانے سے اٹھانے کا حکم فرمایا جبکہ وہ نزع میں اسلام لا کر انتقال کر گیا، اور اگر اسی عمر و تمیز میں اپنے باپ کی طرح کفر بکتا تھا تو یقیناً کافر تھا۔ اب وہ سب کام مسلمان پر حرام ہیں، نہ غسل دیں نہ کفن دیں نہ دفن میں شریک ہوں، اور ان سب سے بدتر اس کے جنازہ پر نماز ہے کہ خود کفر کا پہلو رکھتی ہے اور اگر اس سے کفر یا اسلام کچھ ظاہر نہ ہوا یا نا سمجھ بچہ تھا کہ اس تمیز کے قابل ہی نہ تھا تو اب یہ دیکھا جائے گا اور اس کی ماں بھی اس کے باپ کی طرح قادیانی یا اور کسی کفری عقیدہ والی ہے تو وہ بچہ بھی کافر سمجھا جائے گا، اور اس کے لئے وہ سب کام مسلمانوں پر حرام ہوں گے اور اگر ماں مسلمان ہے تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتی ہے اور قادیانی کو کافر جانتی ہے تو اس صورت میں وہ بچہ جس سے کفر خود ظاہر نہ ہوا اور نابالغی میں مر گیا اپنی ماں کا تابع قرار پا کر مسلمان سمجھا جائے گا اور وہ سب کام اہل اسلام پر واجب ہوں گے حدیث "مامن مولود" اس حالت میں نابالغ ہے کہ بچہ سمجھ وال ہو کر خود کفر نہ کرے نہ نا سمجھی کی حالت میں ماں باپ دونوں کافر ہوں ورنہ اگر خود کفر کیا تو اچھی فطرت سے بدلا اور اگر خود سمجھ وال ہو کر اسلام نہ لایا اگرچہ کفر بھی نہ کیا اور ماں باپ دونوں کافر ہیں تو "ثم ابواہ یہودانہ" ^۱ (پھر اس کے والدین اسے یہودی بنادیں۔ ت) میں داخل ہے اور حکم کفر اسے شامل ہے۔ تنویر میں ہے:

جب عقلمند بچہ مرتد ہو جائے تو اس کا ارتداد اس کے

اذا ارتد صبی عاقل صح کا سلامہ

^۱ صحیح مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۳۶/۲

والعاقل المیز ^۱ ۔	اسلام کی طرح صحیح ہوگا اور عاقل سے مراد امتیاز نہ کرنے والا ہے۔ (ت)

در مختار میں ہے:

وہو ابن سبع فاکثر مجتبیٰ وسراجیۃ ^۲ ۔	وہ سات سال یا اس سے زائد عمر کا ہو۔ مجتبیٰ سراجیہ۔ (ت)

اسی میں ہے:

زوجان ارتدا فولدت ولد ایجبر علی الاسلام لتبعیتہ لابویہ ^۳ ۔ (ملخصاً)	خاوند ویوی دونوں مرتد ہو گئے، عورت نے بچہ جنا تو اسے اسلام پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ دین میں وہ اپنے والدین کے تابع ہے۔ (ملخصاً) (ت)

ردالمحتار میں ہے:

ای فی الاسلام والردۃ وہما یجبران فکذا هو ^۴ ۔	یعنی اسلام اور مرتد ہونے میں اور ان دونوں کو بھی اسلام کے لئے مجبور کیا جائے گا پس اسی طرح اس بچے کو بھی۔ (ت)

تنویر میں ہے:

الولد یتبع خیر الابویں دیناً ^۵ ۔	بچہ اپنے والدین میں سے اس کے تابع ہوگا جو دین کے اعتبار سے بہتر ہوگا۔ (ت)

شامی میں بعد ذکر حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ فرمایا:

انہم قالوا انہ جعل اتفاقہما ناقلاًہ عن الفطرۃ ^۶ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	فقہاء نے فرمایا ماں باپ کے کفر پر اتفاق نے بچے کو فطرت سے ہٹا دیا۔ (ت)

^۱ درمختار شرح تنویر الابصار باب المرتد مطبع مجتبیٰ دہلی ۳۶۱/۱

^۲ درمختار شرح تنویر الابصار باب المرتد مطبع مجتبیٰ دہلی ۳۶۱/۱

^۳ درمختار شرح تنویر الابصار باب المرتد مطبع مجتبیٰ دہلی ۳۶۱/۱

^۴ ردالمحتار باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۰۶/۳

^۵ درمختار شرح تنویر الابصار باب نکاح الکافر مطبع مجتبیٰ دہلی ۲۱۰/۱

^۶ ردالمحتار باب نکاح الکافر دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۹۴/۲

مسئلہ ۳۲: از ملک بنگال موضع رام پور ڈاکخانہ کجرہ ضلع پیرہ حال مقام خواجہ قطب بریلی محمد الہ طالب علم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کو انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض انگریزی خواں کہتے ہیں کہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں۔ کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوتی؟ اگر ایسا کہے تو کافر ہو گیا یا نہیں؟ بینوا تو جروا

الجواب:

ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے، اور یہ لفظ کہ "مولوی لوگ کیا جانتے ہیں" اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کفر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ

وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نُحُوسُ وَنُلْعَبُ ۖ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَابْتَهِرْ سُرُوسُ لَهُ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۖ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ ۱- اخرج ابن جرير وابن ابی حاتم و ابو الشیخ وابن مردويه عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما وابن جرير عن زيد بن اسلم وعن محمد بن كعب وغيرهما قال رجل في غزوة تبوك في مجلس يوما ما رأينا مثل قرأتنا هؤلاء ولا ارجب بطونا ولا اكذب السنة ولا اجبن عند اللقاء فقال رجل في المجلس كذبت ولكنك منافق لا خبرن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ونزل القرآن قال عبد الله فانما رأيته متعلقا ناقته رسول الله صلى الله عليه

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے ہم تو دلچسپی اور کھیل کرتے ہیں آپ فرمادیجئے کیا اللہ تعالیٰ اس کی نشانیوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم اور محمد بن کعب وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث کی تخریج کی کہ ایک شخص نے ایک دن ایک مجلس میں غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ ہم نے اپنے ان قاریوں کی مانند اور نہ دیکھے نہ کھانے کے لالچی اور نہ زبان کے جھوٹے اور نہ دشمن کے مقابل میں بزدل۔ تو اس مجلس میں ایک شخص نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے تو منافق معلوم ہوتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضرور اس بات کی خبر دوں گا تو اس کی یہ بات حضور اکرم کو معلوم ہوئی اور قرآن نازل ہوا حضرت عبد اللہ نے فرمایا تو میں نے اس شخص کو حضور اکرم کی اونٹنی کے

(باقی اگلے صفحہ پر)

وسلم والحجارة تنكيه وهو يقول يا رسول الله انما كنا نخوض ونلعب والنبى صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ابا لله واياته ورسوله كنتم تستهزءون¹ - والله تعالى اعلم۔	تنگ کے ساتھ لٹکا ہوا دیکھا پتھر اسے زخمی کر رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ! ہم تو دلچسپی اور کھیل کر رہے تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو فرما رہے تھے کیا اللہ تعالیٰ اس کی آیات اور اس کے رسول سے تم ٹھٹھا کرتے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۳: از بریلی محلہ چک شہر کہنہ مسئلہ صفدر علی خاں و مبارک علی خاں ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید سنی المذہب نے بکر کو سنی باور کر کے اپنی لڑکی نابالغہ کا بکر کے نابالغ لڑکے کے ساتھ اس کو سنی باور کر کے ولایت نکاح کر دیا مگر بوجہ نابالغ ہونے کے رخصتی نہیں ہوئی، اور آمدورفت بھی دونوں کی نہیں ہوئی نہ بیکجائی ہوئی، سات سال کے بعد دونوں کو بلوغ ہوا، زید کو یہ اطلاع ملی کہ بکر بھی پکاسنی نہیں اور اس کا بیٹا قطعی رافضی ہے جس کا ثبوت یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اس کے معمولی عمل میں ظاہر ہوتا ہے نماز شیعہ کی پڑھتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف کرتا ہے اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صحابیت کا منکر ہے اور تبرا کہتا ہے اور ایسے مجالس میں شرکت کرتا ہے جس میں سنی شریک نہیں ہوتے ہیں۔ زید نے اسی خبر کو سن کر رخصتی سے انکار شروع کیا اس پر بکر نے رخصت کرانے کی ضرورت سے لڑکے کو اس بات پر آمادہ کیا کہ لڑکا اپنے کو سنی ظاہر کرے چنانچہ ازراہ تقیہ لڑکے نے اپنے کو سنی ظاہر کیا لیکن کوئی ثبوت لڑکے کے سنی ہونے کا زید کو نہیں ملا بلکہ حال میں ۱۱ محرم ۱۳۳۳ھ کو مقام مرزا گنج پر ایک شخص جماعت اہل سنت والجماعت کو مدح صحابہ پڑھنے سے بااعلان اسی لڑکے نے روکا اور اپنے ایک ملازم شیعہ مذہب سے پوچھا اور اس کے باپ یعنی بکر نے حکام سے مدح صحابہ بااعلان کئے جانے کی شکایت کی اس وجہ سے حکام جمع ہوئے تو کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ لڑکی جس کا نابالغیت میں نکاح کیا گیا وہ لڑکی کہ حالت موجودہ میں منظور نہیں ہے، اور زید کو بھی انکار ہے آیا نکاح باقی رہا یا فسخ ہو گیا۔ فقط

الجواب:

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قذف کفر خالص ہے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

¹ تفسیر درمنثور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن ابی شیبہ وابن مردویہ تحت آیہ انما کنا نخوض و مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران

۳/۵۴، جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیہ انما کنا نخوض و نلعب المطبعة البیئنة مصر ۱۰/۴۰۱۰۵۱۰۵

صحابت کا انکار کفر خالص ہے، اسی طرح تبرائیاں زمانہ میں اور بھی کفر و ارتداد کی قطعی وجوہ ہیں جن کی تفصیل ردالرفضہ میں ہے اور ان کا کافر مرتد ہونا عامہ کتب معتبرہ خلاصہ وفتح القدیر و ظہیریہ و عالمگیری و ردالمحتار و عقود الدریۃ و بحر الرائق و نہر الفائق و تبیین الحقائق و بدائع و بزازیہ و بر جندی و انقرویہ و واقعات المفتین و اشباہ و مجمع الانہر و طحاوی علی الدر و غنیہ و نظم الفرائد و برہان شرح مواہب الرحمن و تیسیر المقاصد و شرح و بانیہ و مغنی المستفتی و تنویر الابصار و منح الغفار و اصول امام شمس الائمہ و کشف البزدوی و شفاء شریف و روضہ امام نووی و اعلام ابن حجر و کتاب الانوار و شرح عقائد و منح الروض و فواتح الرحموت و ارشاد الساری و فتاویٰ علامہ مفتی ابوسعود و علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و احمد مصری علی مراقی الفلاح و شلبی علی الزیلعی وغیرہما سے ثابت و روشن ہے، خزائن الفقہ پھر فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

لو قذف عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالزنی کفر باللہ تعالیٰ ^۱	اگر کسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت زنا لگائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ (ت)

شرح ملتقی الابحر میں ہے:

یکفر بقوله لا ادري ان النبي في القبر مؤمن او كافر وبقوله ما كان علينا نعمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لان البعثة من اعظم النعم وبقذفه عائشة رضي الله تعالى عنها وانكاره صحبة ابى بكر رضي الله تعالى عنه ^۲	اگر کسی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی قبر میں حالت ایمان میں ہے یا کفر میں، تو کافر ہو جائے گا، اسی طرح کافر ہو جائے گا اگر یہ کہتا ہے کہ ہم پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی نعمت نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ یا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگاتا ہے یا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابت کا انکار کرتا ہے۔ (ت)

توپر زید اگر مرتد نہ تھا اب مرتد ہو گیا، خزائن المفتین و ظہیریہ و علمگیریہ و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں منکران ضروریات دین رافضیوں کے بارہ میں ہے:

^۱ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳

^۲ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۶۲

ہؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامها احکام المرتدین ^۱ ۔	یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین والے ہیں۔ (ت)

اس کے مرتد ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ و باطل ہو گیا، تنویر الابصار و شرح علانی میں ہے:

ارتداد احد الزوجین ففسخ عاجل بلا قضاء ^۲ ۔ (ملخصاً)	زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے بلا تاخیر نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ (ت)

عورت کو حرام قطعی ہے کہ اسے شوہر سمجھے زید پر حرام قطعی ہے کہ دختر کو رخصت کرے اگر قربت واقع ہو گئی زنائے خالص ہوگا اگر اولاد ہو گئی ولد الزنا ہوگی، در مختار میں ہے:

فی شرح الوہبانیۃ للشرنبلالی ما یکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زناً ^۳ ۔	شرنبلالی کی شرح وہبانیہ میں ہے کہ جو چیز بالاتفاق کفر ہو اس سے عمل اور نکاح باطل ہو جاتا ہے اور اس کی اولاد ولد الزنا قرار پاتی ہے۔ (ت)

اگر بالفرض پسر بکرا ب اپنے آپ کو سنی ظاہر کرے بلکہ حقیقتاً سچا پاکا خالص مخلص و سنی ہو جائے تو نکاح کہ فسخ و باطل ہو گیا عود نہیں کر سکتا نہ عورت پر جبر ہو سکتا ہے کہ اس سے از سر نو نکاح کرے۔ جامع الفصولین میں ہے:

لو ارتد هو لاتجبر المرأة علی التزوج ^۴ واللہ تعالیٰ اعلم	اگر خاوند مرتد ہو جائے تو عورت کو (دوبارہ) نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

^۱ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳

^۲ در مختار شرح تنویر الابصار باب نکاح الکافر مطبع مجتبائی دہلی ۱/۲۱۰

^۳ در مختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۹

^۴ جامع الفصولین الفصل الثامن والثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/۳۱۷



رسالہ

رَدُّ الرَّفْضَةِ

(تبرائی رافضیوں کا رد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

مسئلہ ۳۴: از سینٹاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سُنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں، وہ عصبہ بن کروثہ سے ترکہ چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں، اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ بینواتؤجروا۔

الجواب:

سب حمدیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت دی اور رُفُض اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور ہر بلاء سے نجات دی، اور صلوة و سلام ہو ہمارے آقا، مولیٰ، ہمارے ملجا اور ماویٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی، میں احسن اور ایمان و یقین میں پختہ ہیں، آمین!

الحمد لله الذي هدانا لهذا وكفانا، وانا عن الرُفُض و الخروج، وكل بلاء نجانا، والصلوة والسلام على سيدنا و مولانا و ملجانا و ماوانا محمد وآله و صحبه الاولين ايماننا و الاحسنين احساننا و الامكنين ايقاننا آمين!

صورتِ مستفسرہ میں یہ رافضی اس مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے:

موانع الارث اربعة (الی قولہ) واختلاف الدینین ^۱	وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف، تک بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اس قدر کہ انھیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔ در مختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے:

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کلا جسام وانکارہ صحبة الصدیق۔ ^۲	اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے: وکذا خلافتہ^۳ (اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۱۵ اور خزائنہ المفتین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح میں ہے:

الرافضی ان فضل علیاً علی غیرہ فهو مبتدع ولو انکر خلافة الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر۔ ^۴	رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامة احمد شلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے:

^۱ سراجی فی المیراث فصل فی الموانع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۴

^۲ در مختار باب الامامة مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۳

^۳ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامة دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۲۴۴

^۴ خزائنہ المفتین کتاب الصلوٰۃ فصل من یصح الاقتداء بہ ومن لا یصح قلمی ۲۸

رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔	فی الرافض من فضل علیاً علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافة الصدیق او عمر رضی اللہ عنہما فهو کافر۔ 1

وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے:

خلافت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کفر ہے، یہی صحیح ہے، اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے،	من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الصحیح ومن انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الاصح۔ ²

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے:

امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائیگی اور رافضی، جمہی، قدری، تشبی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں، اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔	قال المرغینانی تجوز الصلوة خلف صاحب هوى و بدعة ولا تجوز خلف الرافضی والجهوی والقدری والمشبیه ومن یقول بخلق القرآن، حاصله ان كان هوى لا یکفر به صاحبه تجوز مع الکراهة والا فلا۔ ³

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے:

ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے۔	هکذا فی التبیین والخلاصة وهو الصحیح هکذا فی البدائع۔

اُسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۲ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصار مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاویٰ انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المقتنین مطبوعہ مصر ص ۱۳ سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے:

رافضی تہرائی جو حضرات تثنیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے، اور اگر مولا علی کرم اللہ	الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنہما والعیاذ باللہ تعالیٰ فهو کافر وان کان

¹ حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة المطبعة الکبری الامیریہ مصر ۱۳۵

² فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یتصل بہا مما یجب اکفاره من اہل البدع نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸

³ تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة المطبعة الکبری الامیریہ مصر ۱۳۴

یغضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ علیہما فهو مبتدع۔ ۱	تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اُسی کے صفحہ مذکورہ اور بر جندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ میں فتاویٰ ظہیر یہ سے ہے:

من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر و علی قول بعضهم هو مبتدع و لیس بکافر والصیح انہ کافر و کذلک من انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اصح الاقوال۔ ^۲	امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے، اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول پر کافر ہے۔

وہیں فتاویٰ بزازیہ سے ہے:

و یجب اکفارہم باکفار عثمان و علی و طلحة و زبیر و عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ^۳	رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کا کافر کہنا واجب ہے اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔ ^۴	اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فهو مبتدع وان انکر خلافة الصدیق فهو کافر۔ ^۵	رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

^۱ فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یتصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۹

^۲ بر جندی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل یقبل الشہادۃ من اہل الهواء نوکثور لکھنؤ ۳/۲۰، ۲۰

^۳ فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یتصل بہا یمایجب اکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۳۱۸

^۴ بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۱

^۵ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر کتاب الصلوۃ فصل الجماعۃ سنۃ مودۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۱۰۸

اُسی کے صفحہ ۱۳۶ میں ہے:

یُکفر بَانْكَارَہ صاحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبَانْكَارَہ امامتہ علی الاصح وبَانْكَارَہ صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔ ^۱	جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔ یونہی جو اُن کے امام برحق ہونے کا انکار کرنے مذہب اصح میں کافر ہے، یونہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے۔

غنیہ شرح نہیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے:

المر ادباً لمتدع من یعتقد شیئاً علی خلاف ما یعتقدہ اهل السنة والجماعة وانما یجوز الاقتداء به مع الكراهة اذالم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اهل السنة اما لوکان مؤدیان الی الکفر فلا یجوز اصلاً کالغلاة من الروافض الذین یدعون الالوهیة لعلی رضی اللہ تعالیٰ او ان النبوة كانت له فغلط جبریل ونحو ذلك مما هو کفر و کذا من یقذف الصدیقة او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافتہ او یسب الشیخین۔ ^۲	بد مذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اُس حال میں جائز ہے جب اُس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا تا ہو، اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبریل نے غلطی کی۔ اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے:

ان کان هواہ یُکفر اهلہ کالجهی و القدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی لغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجوز الصلوة خلفہ۔ ^۳	بد مذہبی اگر کافر کر دے جیسے جمعی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے، اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

^۱ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب المرتد فصل ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۲

^۲ غنیہ المستملی فصل الاولی بالامامة سہیل اکیدینی لاہور ص ۵۱۵

^۳ مستخلص الحقائق باب فی بیان احکام الامامة مطبع کائناتی رام پور کس لاہور ۱/ ۲۰۲، کفایہ مع فتح القدیر باب الامامة نوریہ رضویہ کھر ۱/

شرح کنز للامام مسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۰۸ علی ہامش فتح المعین میں ہے:

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے سوائے جسمیہ و جبریہ و قدریہ و رافضی غالی قائل خلق قرآن و مشبہ کے اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر نہ کہا جائے اُس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔	فی الخلاصة يصح الاقتداء بأهل الأهواء الالجهبية والجبرية والقدرية والرافضی الغالی ومن يقول بخلق القرآن والمشبہ، وجبتا ان من كان من اهل قبلتنا ولم يغفل في هواه حتى لم يحكم بكونه كافرا تجوز الصلوة خلفه وتكره اراد بالرافضی الغالی الذی ينكر خلافة ابی بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔¹

طحطاوی علی مرتی الفلاح مطبع مصر ۱۹۸ میں ہے:

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کفر ہے، اور برہان شرح مواہب الرحمن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے، اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اُس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔	ان انكر خلافة الصديق كفر و الحق في الفتح عمر بالصديق في هذا الحكم والحق في البرهان عثمان بهما ايضاً ولا تجوز الصلوة خلف منكر المسح على الخفين او صحبة الصديق ومن يسب الشيخين او يقدف الصديقة ولا خلف من انكر بعض ما علم من الدين ضرورة لكفرة ولا يلتفت الى تاويله واجتهاده²

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہامش مجیبہ ص ۴۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ مع الشرح فصل من کتاب السیر

میں ہے:

ومن لعن الشيخين او سب كافر ومن قال في الايدي الجوارح اكفر
وصح تكفير منكر خلافت ال عتيق في الفاروق ذلك الاظهر³

¹ شرح کنز للامام مسکین علی ہامش فتح المعین باب الامامة ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۰۸

² طحطاوی علی مراقی الفلاح باب الامامة نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

³ نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرائے یا بُرا کہے کافر ہے، اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قول صحیح تکفیر ہے اور یہی دربارہ انکار خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ اظہر ہے۔ تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للعلامہ الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے:

الرافضی اذا سب ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولعنہما یكون کافر او ان فضل علیہما علیا لا یکفر و هو مبتدع ^۱	رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر تبرائے کافر ہو جائے، اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اُن سے افضل کہے کافر نہیں مگر اہل بد مذہب ہے۔

اسی میں وہیں ہے۔

من انکر خلافة ابي بکر الصديق فهو کافر في الصحيح وکذا منکر خلافة ابي حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الاظهر ^۲	خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے، اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ نوح آفندی، پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبید اللہ آفندی، پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی، پھر عقود الدریۃ مطبع مصر جلد اول ص ۹۲، ۹۳ میں ہے:

الروافض کفرة جبعوا بین اصناف الکفر منها انهم یسبون الشیخین سود اللہ وجوہهم فی الدارین فمن اتصف بواحد من هذه الامور فهو کافر ملتقطاً ^۳	رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع میں ازانجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں ازانجملہ شیخین کو بُرا کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے، جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ ملتقطاً۔

انہیں میں ہے:

^۱ تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للشرنبلالی

^۲ تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ للشرنبلالی

^۳ عقود الدریۃ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/۴، ۱۰۳

امسب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہ کسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال اصدر الشہید من سب الشیخین اولعنہما یکفر۔ ^۱	شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنا ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا، اور امام صدر شہید نے فرمایا: جو شیخین کو بُرا کہے یا تمرا بکے کافر ہے۔

عقود الدریہ میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے:

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانیة لا زالت مؤیدة بالنصرة العلیة الافتاء فی شان الشیعة المذكورین وقد اشبع الکلام فی ذلك کثیر منهم و الفوافیه الرسائل ومن افقی بنحو ذلك فیهم المحقق المفسر ابوالسعود افندی العبادی و نقل عبارته العلامة الکواکبی الحلبي فی شرحه علی منظومته الفقہیة السیماة بالفرائد السنیة۔ ^۲	علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الہی سے موید رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دئے، بہت نے طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف کئے، اور انھیں میں سے جنھوں نے روافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا۔ محقق مفسر ابوسعود آفندی عمادی (سر دار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں اور اُس کی عبارت علامہ کواکبی حلبي نے اپنے منظومہ فقہیہ مسیٰ بہ فرائد سنیہ کی شرح میں نقل کی۔

اشباہ قلمی فن ثانی باب الرواة اور اتحاف ص ۱۸۷ اور انقروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفتین ص ۱۳ سب میں مناقب کردی سے ہے:

یکفر اذا انکر خلائتها او یبغضها لمحبة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہا۔ ^۳	جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا اُن سے بغض رکھے کافر ہے کہ وہ تور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تمرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں، تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے:

^۱ عقود الدریہ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۳

^۲ عقود الدریہ باب الردۃ والتعزیر ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۵

^۳ واقعات المفتین کتاب السیور و اثرہ معارف اسلامیہ، بلوچستان ص ۱۳

کل مسلم ارتد فتو بتہ مقبولة الا الکافر بسب النبی او الشیخین او احدہما۔ ^۱	ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات اشیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہو۔

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیر یہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۴، ۹۵ اور اتحاد الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص ۱۸۶ میں ہے:

کافر تاب فتو بتہ مقبولة في الدنيا والاخرة الاجماعۃ الکافر بسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین او احدہما ^۲	جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، دوسرا وہ کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

در مختار میں ہے:

في البحر عن الجوهرۃ معزیاً للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث و ہوا المختار للفتویٰ انتہی و جزم بہ الاشباہ و اقرہ المصنف۔ ^۳	یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں، اور اسی پر امام دبوسی اور امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے فتویٰ دیا، اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جزم کیا، اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ غزی تمر تاشی نے اسے برقرار رکھا۔

اور پر ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا۔ در مختار صفحہ ۲۸۳ میں:

موانعہ الرق والقتل واختلاف الملتین اسلاماً و کفراً ملتقطاً۔ ^۴	یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۴۰ عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۴ میں ہے:

^۱ در مختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتہائی دہلی ۱/ ۵۷-۵۶

^۲ فتاویٰ خیریہ کتاب السیر باب المرتدین دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۱۰۲

^۳ در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتد مطبع مجتہائی دہلی ۱/ ۵۷

^۴ در مختار شرح تنویر الابصار کتاب الفرائض باب المرتد ۲/ ۳۴۵

اختلاف الدین ایضاً یمنع الارث والمراد به الاختلاف بین الاسلام والكفر۔ ¹	مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے، اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدہ کفر رکھے وہ تو بضریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور در مختار صفحہ ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے:

صاحب الہوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد۔ ²	بد مذہب اگر عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔

غرر متن درر طبع مصر جلد ۲ ص ۳۴۶ میں ہے:

ذوہوی ان اکفر فکالمرتد۔ ³	بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔

ملتقى الابحر اور اس کی شرح مجمع الانهر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے:

ان حکم بکفرہ بما ارتکبه من الہوی فکالمرتد۔ ⁴	اگر اسی بد مذہبی کے سب اُس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸ اور بر جندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے:

يجب اكفار الروافض في قولهم برجعة الاموات الى الدنيا (الى قوله) وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا في الظهيرية۔ ⁵	یعنی رافضیوں کو اُن کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اُن کے احکام یعنی مرتدین کے احکام ہیں، ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

¹ تبیین الحقائق کتاب الفرائض المطبعة الكبرى الاميرية مصر ۲۴۰/۶

² فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن فی وصیۃ الذمی والحر فی نوری کتب خانہ پشاور ۱۳۰/۶

³ غرر الاحکام مع الدرر الحکام، کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل الکاتبة العلیہ مصر ۴۴۶/۲

⁴ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر کتاب الوصایا بوصیۃ الذمی دار احیاء التراث العربی بیروت ۷/۲

⁵ فتاویٰ ہندیہ باب المرتدین نوری کتب خانہ پشاور ۲۶۴/۲

ترک بھی ہر گز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ ص ۴۵۵ میں ہے:

المیرتد لایرث من مسلم ولا من مرتد مثله کذا فی المحيط ^۱	مرتد نہ کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث ہو گا، ایسے ہی محیط میں ہے۔ (ت)

خزانة المفتین میں ہے:

المیرتد لایرث من احد لامن المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثله ^۲	مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا۔ (ت)

یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبرا و انکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں،

والاحوط فیہ قول المتکلمین انہم ضلال من کلاب النار لا کفار وبہ ناخذ۔	اس میں محتاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی کُتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (ت)

اور روافض زمانہ تو ہر گز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں اُن کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں:

کفر اول: قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ لفظ بدل دے، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ اللہ عز و جل سورہ حجر میں فرماتا ہے:

"إِنَّا نَحْنُ نُزِّلْنَا الَّذِي كُورَ إِنَّ اللَّهَ لَخَفِظُونُ" ^۳ ۔	بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے:

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۲۵۵

^۲ خزانة المفتین کتاب الفرائض قلمی ۲/۲۵۰

^۳ القرآن الکریم ۹/۱۵

لحفظون ای من التحریف والزیادة والنقص۔ ^۱	تبدیل و تحریف اور کئی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (ت)

جلالین شریف میں ہے:

لحفظون من التبديل والتحريف والزيادة والنقص۔ ^۲	یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم خود اُس کے نگہبان ہیں اُس سے کہ کوئی اُسے بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھادے یا گھٹا دے۔

جمل مطبع مصر جلد ۳ ص ۵۶۱ میں ہے:

بخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها التحريف والتبديل بخلاف القرآن فإنه محفوظ عن ذلك لا يقدر احد من جميع الخلق الانس والجن ان يزيد فيه او ينقص منه حرفا واحدا او كلمة واحدة۔ ^۳	یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ اُن میں تحریف و تبدل نے دخل پایا۔ اور قرآن اس سے محفوظ ہے، تمام مخلوق جن و انس کسی کی جان نہیں کہ اُس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھادیں یا کم کردیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الم سجدہ میں فرماتا ہے:

"وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۖ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۚ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَبِيدٍ ۝"۔ ^۴	بیشک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے باطل کو اس کی طرف اصلاً راہ نہیں، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سرا ہے ہوئے گا۔

تفسیر معالم التنزیل شریف مطبوعہ بمبئی جلد ۴ ص ۳۵ میں ہے:

قال قتادة والسدي الباطل هو الشيطان لا يستطيع ان يغير او يزيد فيه او ينقص منه قال الزجاج معناه انه محفوظ من	یعنی قتادہ و سدی مفسرین نے کہا باطل کہ شیطان ہے قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا باطل کہ زیادت و نقصان ہیں قرآن ان سے محفوظ

^۱ انوار التنزیل المعروف بالبیضاوی تحت آیت انا نحن نزلنا الذکر الخ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۳۰۰

^۲ تفسیر جلالین تحت آیت انا نحن نزلنا الذکر الخ اصح المطابع دہلی ص ۲۱۱

^۳ الفتوحات الالہیہ تحت آیت انا نحن نزلنا الذکر الخ مصطفی البابی مصر ۲/ ۵۳۹

^۴ القرآن الکریم ۴۱/ ۴۲ و ۴۱/ ۴۲

ان ينقص منه فيأتيه الباطل من بين يديه او يزداد فيه فيأتيه الباطل من خلفه وعلى هذا المعنى الباطل الزيادة والنقصان ¹	ہے، کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے بڑھ جائے تو پس پشت سے۔ اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے محفوظ ہے۔

کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے:

كان نسخ التلاوة والحكم جميعاً جائزاً في حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فأما بعد وفاته فلا يجوز قال بعض الرافضة والملحدة ممن يتسترباً ظهار الاسلام وهو قاصد الى افساده، هذا جائز بعد وفاته ايضاً وزعموا ان في القرآن كانت آيت في امامة علي وفي فضائل اهل البيت فكتبها الصحابة فلم تبق بآندر اس زماً نهم، والدليل على بطلان هذا القول قوله تعالى "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" ①، كذا في اصول الفقه لشمس الاثمة ملقطاً ²	قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا، بعد وفات اقدس ممکن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور نرے زندیق ہیں بظاہر مسلمان کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں اور حقیقتاً انھیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے، وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولا علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الاثمة کی کتاب اصول الفقه میں ہے۔

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۴۶ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے فرماتے ہیں:

وكذلك ومن انكر القرآن او حرفاً منه اور غير شيئاً منه	یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے

¹ معالم التنزيل على هامش الخازن تحت آية انه لكتاب عزيز لا يأتيه الخ (مصطفى البابي مصر ۱/ ۱۱۳)

² كشف الاسرار عن اصول البزدوي باب تفصيل المنسوخ دار الكتاب العربي بيروت ۳/ ۸۹-۱۸۸

اوزاد فیہ ^۱	کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص ۶۱۷ میں ہے:

اعلم انی رأیت فی مجمع البیان تفسیر الشیعة انه ذهب بعض اصحابهم الى ان القرآن العیاذ باللہ کان زائدا علی هذا المکتوب المقرء قد ذهب بتقصیر من الصحابة الجامعين العیاذ باللہ لم یختر صاحب ذلك التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول فهو کافر لانکاره الضروری ^۲	یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس قدر موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذ باللہ اُن کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر دوم: ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔ شفاء شریف صفحہ ۳۶۵ میں انہی اجماعی کفروں کے بیان میں ہے:

وکذلک نقطع بتکفیر غلاة الرافضة فی قولهم ان الائمة افضل من الانبیاء ^۳	اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۴ میں کلام شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں: هذا کفر صریح^۴ (یہ کھلا کفر ہے)۔ منہ الروض الاذہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے:

ما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالة والحاد	وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و

^۱ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماہو من مقالات المطبعة الشركة الصحافیہ ۲/ ۲۷۷

^۲ فواتح الرحموت بذیل المستصفیٰ مسئلہ کل مجتہد فی المسئلة الاجتهاد الخ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۲/ ۳۸۸

^۳ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماہو من المقالات ۲/ ۲۷۵

^۴ شرح الشفاء ملا علی قاری فصل فی بیان ماہو من المقالات دار الفکر بیروت ۴/ ۵۱۹

وجہالۃ ^۱	جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے:

واللفظ لہا ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء ^۲	بینک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے:

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی ^۳	کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔

شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے:

واللفظ لہما (تفضیل الولی علی النبی) مرسلان کان اولاً (کفر و ضلال کیف و هو تحقیر النبی) بالنسبۃ الی الولی (و خرق الاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی الخ باختصار ^۴	ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے الخ اختصاراً۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۱۷۸ میں ہے:

النبی افضل من الولی و هو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورة ^۵	نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

^۱ منح الروض الاذھر شرح الفقہ الاکبر باب الولی لا یبلغ درجۃ النبی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۲۱

^۲ طریقہ محمدیہ ان الولی لا یبلغ درجۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکتبہ حنفیہ کوئٹہ ۸۴

^۳ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ والاستخفاف بالشریعة کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱۳۱۵

^۴ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ والاستخفاف بالشریعة کفر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱۳۱۶

^۵ ارشاد الساری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم دار الکتب العربیہ بیروت ۲۱۴

روافض کے مجتہدان حال نے اپنے فتوؤں میں ان صریح کفریوں کا صاف اقرار کیا ہے۔
یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد ووافض ورسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سینٹاپور ۱۲۹۳ھ و ۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ (۱): چہ می فرماید مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیاء سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ست یا نہ؟ بینوا تو جروا۔

الجواب: افضل ہیں، اللہ جانتا ہے (ت)

ہو العالم ۱۲۸۳

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۲): آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی مدح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں تاہم احتمال ہے، اللہ جانتا ہے۔ ہو العالم ۱۲۸۳

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۳): دوسرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضیٰ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟ (سید علی محمد ۱۲۶۳)

جواب: البتہ ائمہ ہدی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور رتبہ جناب امیر کا بھی۔ (سید علی محمد ۱۲۶۳)

فتویٰ (۱): چہ می فرماید مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیاء سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ست یا نہ؟ بینوا تو جروا۔

الجواب: افضل ست واللہ یعلم۔ العالم ۱۲۸۳

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۲): چہ میفرماید دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تحریک آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ؟

جواب: ایں امر بر سبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن محتمل ست۔ واللہ یعلم۔ (ہو العالم ۱۲۸۳)

الراقم میر آغا عفی عنہ

فتویٰ (۳): مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل ست یا نہ؟

جواب: البتہ مراتب ائمہ ہدی از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوا العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و رتبہ جناب امیر نیز۔ (سید علی محمد ۱۲۶۳)

فتویٰ (۴): مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ؟ جواب: تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہنچنین نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرآن بسیار و آثارات بیشمار۔ (سید علی محمد ۱۲۶۳) فتویٰ (۴): ساتواں مسئلہ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟ جواب: قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریف نظم قرآن یعنی ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔ (سید علی محمد ۱۲۶۳)	روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقینا ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ انھیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ فاء شریف ص ۳۶۲ میں انھیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے:

ولہذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیہم اوشک اوصح مذہبہم وان اظہر مع ذلک الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہارہ بہا ظہر من خلاف ذلک۔^۱ ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جانتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔	ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جانتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اُس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۱۳۲۱ اور فتاویٰ بزاز یہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ اور دروغر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاویٰ خیر یہ جلد اول صفحہ ۹۵، ۹۴ اور در مختار صفحہ ۱۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے:

^۱ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل في بيان ما هو من المقالات المطبوعة الشركة الصحافية ص ۲۷۱

من شك في كفره وعذابه فقد كفر۔ ¹	جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں:

هؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر ومن توقف في كفرهم فهو كافر مثلهم ² اھ مختصراً۔	یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے اھ مختصراً۔

علامہ الوجود مفتی ابوالسعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کو انکی شرح فرائد سنہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں:

اجمع علماء الاعصار على ان من شك في كفرهم كان كافراً ³ ۔	تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

تمیہ جلیل: مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم بجہج اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حادث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ "مقَامع الحديد علی خدا المنطق الجديد" ۱۳۰۴ھ میں مذکور توجہ وہی ہے کہ حادث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔ اعلام امام ابن حجر ص ۱۷ میں ہے:

زاد النووي في الروضة ان الصواب	علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست

¹ درمختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

² العقود الدرية في تنقيح الفتاوى حامديه باب الردة والتعزير ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۴-۱۰۳

³ العقود الدرية في تنقيح الفتاوى حامديه باب الردة والتعزير ارگ بازار قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۵

تقیدہ بما اذا جحد مجعاً علیہ یعلم من الاسلام ضرورة سواء كان فيه نص ام لا ^۱ ۔	یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی نص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن جو بحمد اللہ تعالیٰ شرقاً وغرباً قرنًا
فقرنًا تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمین بلا کم وکاست وہی "تنزیل رب
العالمین" ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں ان کے ایمان انکے
اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے مصون و محفوظ، اور اس کا وعدہ حقہ
صادقہ "انالہ لحافظون" میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے
ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں، ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان
غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے "انالہ لحافظون" کا مطلب یہی ہے یعنی
مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل ناقص نامکمل پر کرائیں گے اور اس اصلی جعلی کو ع

برائے نہادوں چہ سنگ و چہ زر

(رکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ ت)

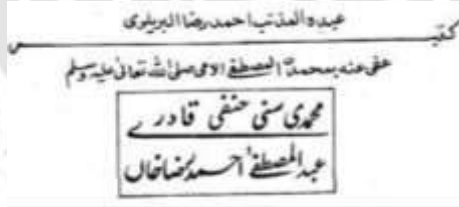
کی کھوہ میں چھپائیں گے، گویا "حافظون" کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے، انہیں اس کی پرچہائے
نہ دکھائیں گے، بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علم الہی ولوح محفوظ میں
تو بدستور باقی ہے، حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔ توریت وانجیل درکنار، مہمل سے
مہمل ردی سے ردی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی ولوح
محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے، ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسموع ہوں، نہ ان سے کفر و ارتداد اصلاً
مدفوع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نیچر یہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل و ملائکہ کو قوت خیر، ابلیس و شیاطین کو قوت بدی، حشر
و نشر و جنت و نار کو محض روحانی نہ جسدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین، ایک دوسرے شتی نے نبی
بالذات سے بدل دیا، ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت پرست لا الہ الا اللہ

^۱ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبيل النجاة مكتبة استنبول ترکی ص ۳۵۳

کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافتنی الاعلیٰ لا سیف الا ذوالفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں۔ ت) وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان لیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہے وباللہ التوفیق والحمد للہ رب العالمین۔

بالمجلہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں اُنکے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سُنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہر گز نکاح نہ ہو گا محض زنا ہو گا، اولاد ولد الزنا ہو گی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہو گی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سُنی تو سُنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلا کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے، اور اُس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کے لئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں۔ اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبیلہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم۔



مسئلہ ۳۵: ازمانڈے سورتی مسجد ملک برہما مسئلہ مولوی احمد مختار صاحب صدیقی ۶ رجب ۱۳۳۳ھ
ایک شخص ہمیشہ علماء کو بُرا کہتا رہتا ہے چنانچہ ایک روز اس کے سامنے ذکر ہوا کہ فلاں عالم نئے تشریف لانے والے ہیں تو وہ فوراً کہتا ہے کہ ہاں آتے ہوں گے کوئی بھاڑ کھاؤ ایسے بدگو علماء کے لئے شریعت غرہ میں کیا حکم ہے؟

الجواب:

ایسے شخص کی نسبت حدیث فرماتی ہے منافق ہے، فقہاء فرماتے ہیں کافر ہے۔ خطیب حضرت ابو ہریرہ اور ابو الشیخ ابن حبان کتاب التوبیخ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلاثة لا يستخف بحقهم الامنافق بين النفاق ذو الشبهة في الاسلام والامام المقسط ومعلم الخير ¹	تین افراد کو منافق کے علاوہ کوئی حقیر نہیں سمجھے گا، وہ بوڑھا جو حالت اسلام میں بوڑھا ہوا، عادل امیر اور خیر کی تعلیم دینے والا۔ (ت)

مجمع الانہر شرح ملتقى الاخر میں ہے:

الا ستخفاف بالافراف والعلماء كفر و من قال لعالم عويلم اولعوى عليوى قاصدا به الاستخفاف كفر ² والله تعالى اعلم۔	سادات اور علماء کی تحقیر کفر ہے، جو عالم کو عویلیم، علوی کو علیوی حقارت کی نیت سے کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۶: مسئلہ اکبر یار خاں صاحب ساکن شہر کہنہ محصل چندہ مدرسہ اہلسنت وجماعت ۹ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ دوشنبہ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ سب عبادتیں محض اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا چاہئے اگرچہ اس کی ذات پاک بے نیاز ہے۔ کسی کی عبادت، ریاضت وغیرہ کی اس کو ضرورت نہیں ہے وہ اس سے پاک اور

¹ تاریخ بغداد ۸/ ۲۷ و ۲۸ دار الکتب العربی بیروت، کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ فی التوبیخ عن جابر حدیث ۴۳۸۱۱ موسسة الرسالہ بیروت

² مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب المرتد الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۹۵

منزہ اور مبرا ہے، مگر بندہ ناچیز کو اپنے مولا کی تعیل حکم کرنا چاہئے، بکر کہتا ہے کہ زید کا دماغ خشک ہو گیا اس لئے کہتا ہے، یہ سب غلط ہے بلکہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں اور کرنا چاہئے ایسی صورت میں زید و بکر کے قول کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب:

زید و بکر اپنی اپنی مراد پر دونوں سچے ہیں، بیشک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب اللہ عز و جل ہی کے لئے ہیں یعنی ان سے اسی کی عبادت و نجابت تعظیم مقصود ہے۔

بیشک میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں۔	"إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ" ۱

اور بیشک تمام عبادات و اعمال حسن اپنے ہی لئے ہیں یعنی اپنے فائدے کو ہیں "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ" ۲ (جو نیک کام کرے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ دونوں قول قرآن عظیم میں موجود ہیں، ہاں بکر کا یہ کہنا کہ زید کا دماغ خشک ہو گیا ہے، مفت ایذائے مسلم ہے اس سے معافی چاہے اور اس کا کہنا کہ یہ سب غلط ہے بہت سخت کلمہ ہے اسے تجدید اسلام چاہئے کہ اس نے ایسے واضح دینی، قرآنی قول کی تغلیط کی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ایضاً زید اپنے آپ کو گنہگار، خطا وار جانتا ہے مگر بروقت گفتگو زید یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان مومن سچا ہوں، اور بکر بھی اپنے آپ کو گنہگار خیال کرتا ہے مگر بروقت بکر یہ کہتا ہے کہ میں ہر گز مسلمان نہیں ہوں، چنانچہ زید کو اپنی بابت سچا مومن کہنا اور بکر کو مسلمان ہونے سے انکار کرنا کیسا ہے، دونوں کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب:

زید کے قول میں حرج نہیں، ہاں اسے حمد الہی بڑھالینا چاہئے تھا، الحمد للہ میں مسلمان ہوں، بکر کا قول بہت فتیج ہے، ائمہ نے فرمایا ہے جو اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں اسے توبہ اور تجدید اسلام پھر تجدید نکاح چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

از شہر کہنہ مسئولہ سید نور صاحب محرر دارالافتاء

مسئلہ ۳۷:

(۱) زید بے علم ہے مگر ہر عالم درویش پر از روئے اہانت اعتراض کرتا ہے اور عیب جوئی میں سماعی رہتا ہے، پس اہانت علماء وغیرہ شرعاً کیسا فعل ہے؟

۱ القرآن الکریم ۶/ ۱۶۳

۲ القرآن الکریم ۱۴/ ۴۶

(۲) کیا فیصلہ اور حکم شرعی سے متجاوز اور منکر ہونا کفر ہے یا گناہ کبیرہ؟ فقط
الجواب:

(۱) عیب جوئی ہر مسلمان کی حرام ہے نہ کہ علماء کی، قال تعالیٰ "لَا تَجَسَّسُوا" ^۱ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیب نہ ڈھونڈو) اور
علمائے دین کی اہانت کفر ہے کما فی مجمع الانہر وغیرہ (جیسا کہ مجمع الانہر وغیرہ میں ہے۔ ت)

(۲) انکار بمعنی تکذیب کفر ہے اور تجاوز فسق و معصیت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۹: از ضلع پترہ ڈاک خانہ پنجہ رامپور موضع سات بیلہ مسئلہ رجب علی ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ شنبہ

اس معاملہ میں آپ کا کیا قول ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے (کہ چند مقامی علماء نے ایک شخص کے مکان پر جس نے شریعت کی خلاف ورزی کر رکھی ہے یعنی اس نے اپنی مغفلہ عورت دو تین ماہ سے رکھی ہوئی ہے اور اس سے ازدواجی تعلقات قائم کئے ہوئے ہے، ان لوگوں کو اس بات کا علم بھی تھا انھوں نے تنبیہ کے بغیر وہاں ختم پڑھا اور اس کا کھانا بھی کھایا اور ایک شخص معتبر عالم دوست، حرمین کا حاجی اور شاہ عبداللطیف شہودی کا مرید ہے جناب شاہ صاحب نے بھی اسے امور شرع کے بارے میں خوب تاکید فرمائی اور وہ بحکم شاہ صاحب اکثر مقدمات شرعیہ اور معاملات دنیوی کے فیصلے بھی کرتا ہے اس وقت وہ امور شرعیہ میں مستحکم اور مستقیم ہے اس نے انکے حق میں یہ کلمات کہے ہیں کہ اس زمانہ کے مولویوں نے گندگی میں منہ ڈالا ہوا ہے اور حلال و حرام میں وہ کوئی تمیز نہیں کرتے وہ شخص شرعی حکم کے مطابق کافر ہو گیا نہ؟ یا اس پر فقط تجدید نکاح کا حکم جاری ہو گا یا نہیں، اگر وہ	ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ مسئلہ (کہ چند مولویان معہود بمکان شخصے کہ ازوکارے خلاف شرع سرزد شدہ بود یعنی بازن مغفلہ خود تادمیت دو سہ ماہ باعیش ازواج اوقات بسر برد) بوجود علم بلا تعمیل و تنبیہ ختم خوانی کردہ طعام خوری نمودند، ازیں جہت شخصے معتبر عالم دوست حاجی الحرمین کہ از مریدان جناب شاہ عبداللطیف شہودی است و جناب شاہ صاحب نیز برائے تنبیہ امور شرع اور تاکید بسیار نموده و او برائے تعمیل ارشاد جناب شاہ صاحب اکثر مقدمات شرع شریف و معاملات دنیوی فیصلہ میکند و فی الحال درکار شرع بسیار مستحکم مستقیم ایشان را گفتہ کہ مولویان ایں زماں درریدہ سرگیں دہان افگند و میان حرام و حلال تمیز نکند پس دریں صورت شخص موصوف موافق شرع کافر شود یا نہ یا بروے فقط حکم تجدید نکاح کردہ شود یا نہ اگر شرعاً کافر نہ شود کسے اور اکافر گوید برویش چہ حکم

بینوا بسند الکتب توجروا عند اللہ یوم الحساب، فقط۔	شرعاً کافر نہیں تو جو اسے کافر کہے اس کا کیا حکم ہے؟ کتاب وسنت کے حوالے سے بیان کیجئے اور یوم قیامت اللہ تعالیٰ سے اجرا پائیے، فقط (ت)

الجواب:

کسے کہ بازن سہ طلاقہ خود بے تحلیل طرح معاشرت انداخت و نزد شوئی باخت بجائے خود بزہ کار است و با جنس گناہگار معاملہ پیشوایان دین مختلف بودہ است ہم بہ نرمی کار کردہ اندوہم بہ درشتی چنانکہ در احیاء العلوم رنگ تفصیل دادہ اند مولویان کہ بخانہ او ختم خواند و چیزے خوردند گناہے نکردند کسے کہ آناں راہد انسان والفاظ بدیاد کرد چیزے شنیع آورد باز حکم خاص بر آناں نہ نمود بلکہ عام مولویان ایں زمان گفت شناعتش از حد گزشت تکفیر او نشاید اما تجدید اسلام و نکاح سزد کہ باید و آنکہ تکفیر او کردہ است نیز کار از حد بردہ است اورانیز توبہ باید۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	جس شخص نے اپنی عورت کو طلاقیں دے دیں اور اس کے بعد بغیر حلال ہونے کے اس کے ساتھ مباشرت کرنا زنا اور بد کرداری ہے، ایسے گناہگار لوگوں کے ساتھ علمائے دین کا معاملہ مختلف ہوتا ہے کبھی ان پر نرمی کرنا پڑتی ہے اور کبھی سختی، اس کی تفصیل احیاء العلوم میں دیکھئے، مولویوں نے جو اس کے گھر ختم پڑھا اور کوئی چیز کھائی تو اس سے وہ گناہگار نہیں ہوئے جو شخص انہیں بدالفاظ سے یاد کرتا ہے وہ برا کرتا ہے پھر ان پر حکم خاص نہیں رکھا بلکہ عام مولویوں کی بات کرتا ہے تو اگرچہ یہ بات نہایت بری ہے لیکن اس پر تکفیر کا حکم جاری نہیں ہو سکتا، رہا تجدید اسلام اور نکاح کا معاملہ تو یہ مناسب ہے اور جس نے اس کی تکفیر کی ہے وہ بھی حد سے بڑھ گیا اس کو بھی توبہ کرنی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۴۰: از شہر سورت محلہ سید واڑہ مسئلہ سید صدر الدین زری والے صفر المظفر ۱۳۳۲ھ چہار شنبہ

عالی خدمت عالی جناب مولانا مولوی حضرت احمد رضا خاں صاحب دام ظلکمہ بعد ادائے آداب تسلیمات کے گزارش ہے کہ
در شہر سورت خیریت آنجناب کی شب و روز درگاہ رب العزت سے نیک مطلوب ہوں، دیگر گزارش یہ کہ قبل از اس کے ایک
گزارش نامہ در طلب رد و ہابیہ ارسال خدمت کیا تھا، ہنوز انتظار دست یاب نسخہ مذکور ہوں، اس اثناء میں ایک اور سوال بے
ثبات فرقہ مذکور سے ایجاد ہوا وہ یہ کہ رسالت مآب کے والد ماجد حالت کفر میں تھے اور اسی حالت میں رحلت بھی فرمایا اس کے
رد میں اہل تسنن نے یہ جواب دیا کہ

وہ کسی حالت سے بھی کافر نہیں ہو سکتے تھے تو یہ کفر کا اطلاق نامعقول ہے یہ جواب دیا مگر قیاسی و یا مگر قیاسی و یا سندی نہیں ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے جو اس بات کا پورا پورا جواب کریں اس لئے آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کا رد و ثبوت ہو جائے تو عین سرفرازی ہے تمام کیفیت کما حقہ اس خط سے اور آگے کے خط سے گوش زد کیا ہوں، فقط۔

الجواب:

مذہب صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین حضرت سیدنا عبد اللہ اور حضرت سید تنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل توحید و اسلام و نجات تھے، بلکہ حضور کے آباء و امہات حضرت عبد اللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک مذہب ارجح میں سب اہل اسلام و توحید ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو (ت)	قال اللہ تعالیٰ الَّذِي يَرِيكَ حِينَ تَقُومُ ۖ وَ تَقْلُبُكَ فِي السَّجْدِ ۖ ۱

اس آیت کریمہ کی تفسیر سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا^۲۔ اور حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا^۳ اور رب عزوجل کبھی کسی کافر کو طیب و طاہر نہ فرمائے گا، "إِنَّمَا النُّشُرُ كُونُ نَجَسٍ"^۴ (بیشک مشرکین نجس ہیں۔ ت) اس بارے میں ہمارا ایک خاص رسالہ ہے شمول الاسلام لاصول الرسول الکواہم۔ اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اس باب میں چھ رسالے لکھے۔ فشکو اللہ سعیه واجزل ثوابہ (اللہ تعالیٰ ان کی کاوش قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱ تا ۴۳: مسئلہ معرفت مصطفیٰ میاں سلمہ بروز چہار شنبہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ

(۱) ایک سنی کے سامنے ذکر آیا کہ شیعہ و معتزلہ دار جنت میں رؤیت باری عزوجل کے منکر ہیں، ان صاحب نے کہا وہ سچ کہتے ہیں انہیں تو نہیں ہوگی، شاید مومنین کے لئے بھی ذکر میں تھا اگرچہ یہ ایک شبہ سایا دپڑتا ہے، یہ کہنا کیسا ہے؟

(۲) ارتضا حسین پیر میاں صاحب نے اپنا نام ابوالبرکات رکھا اور اس پر اب آزاد کا اور اضافہ

^۱ القرآن الکریم ۱۶/۱۹-۲۱۸

^۲ معالم التنزیل مع الخازن آیتہ تقلبک فی الساجدین کے تحت مصطفیٰ البابی مصر ۵/۹۹

^۳ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى المطبعة الشركة الصحافية مصر ۱/۲۳

^۴ القرآن الکریم ۹/۲۸

کیا، جس کی ایک واہی تباہی روایت چھپوا کر تقسیم کی، اس کی بابت اک صاحب نے کہا کہ یہ نام انہوں نے کہاں سے رکھا، کچھ اللہ میاں کے یہاں تو آپ کا یہ نام لکھا ہوا ہے نہیں جس پر کہا گیا کہ لوح محفوظ میں تو سب لکھا ہوا ہے یہ بھی لکھا ہوا ہے، اس پر ان صاحب نے کہا کہ میں نے اس بنا پر کہا تھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نام ماں باپ رکھتے ہیں وہ نام اللہ میاں کے یہاں لکھا جاتا ہے، غلام اس قائل کا مطلب یہ تھا کہ نام کر کے وہی نام لکھا جاتا ہے جو ماں باپ کا رکھا ہے اور جو خود گھڑ لے وہ بطور ایک امر واقع کے لکھا ہوتا ہے کہ فلاں اپنا یہ نام رکھے گا نام کر کے نہیں کہ فلاں کا یہ نام ہے، الغرض اس کا وہ مقولہ کیسا ہے اور اس کی کیا اصل ہے کہ نام وہی ہوتا ہے جو ماں باپ کا رکھا ہے یا خود رکھا ہوا۔

(۳) ایک سنی صاحب کے سامنے میں نے کہا کہ حضور سرور عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے بہت خصائص ہیں، وہ احکام شرعیہ جو عام نہیں ان سے حضور نے بعض صحابہ کو مستثنیٰ کیا تھا ان پر ان صاحب نے کہا کہ جبھی تو بعض جملہ کہنے لگے تھے کہ اللہ عزوجل رضا جوئے محمدی ہے، اس پر میں نے کہا کہ بعض جملہ کی کیا تخصیص ہے، اللہ عزوجل تو رضا جوئے محمدی ہے انہوں نے بھی اس کا صاف اقرار کیا اور کہا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن بھی یہ کہنے لگی تھیں، مگر اصل بات یہ ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے فرمودہ سے باہر قدم ہی نہیں رکھتے تھے وہی فرماتے تھے جو اللہ عزوجل کا حکم تھا تو اصل میں حضور تابع حکم الہی اور رضا جوئے الہی بھی ہوئے، ان کی اس وقت کی طرز تقریر و حالت سے ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا تھا کہ جملہ تو یہ سمجھ کر اللہ عزوجل کو رضا جوئے محمدی کہنے لگے تھے کہ حضور ایک حکم دیتے ہیں اور پھر اللہ عزوجل بھی ویسی ہی وحی نازل فرمادیتا ہے یعنی اللہ عزوجل حضور کا اتباع فرماتا ہے حالانکہ اصل میں حکم الہی وہی ہوتا ہے اور اس کے اتباع سے حضور حکم دیتے ہیں، غرض اس کا یہ مقولہ کہ جبھی تو بعض جملہ بھی الخ کا کیا حکم ہے اس کلی مقولہ کا کیا جو اس کے بعد کہا گیا۔

الجواب:

(۱) مولا عزوجل فرماتا ہے: انا عند ظن عبدی بی^۱ (میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں۔ ت) روافض و معتزلہ کہ روایت الہی سے مایوس ہیں مایوس ہی رہیں گے، وہابیہ شفاعت سے منکر ہیں محروم ہی رہیں گے تو ان کا انکار ان کے اعتبار سے صحیح ہو اظہار قائل کی یہی مراد ہے کہ ان کی نفی ان کے حق میں سچی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں جو اس کے قول کی تصدیق بمعنی نفی مطلق کرے وہ ضرور گمراہ و خارج از اہلسنت ہے۔

^۱ مسند احمد بن حنبل حدیث واثلہ بن الاسقع دار الفکر بیروت ۱۰۶/۴

(۲) بلاشبہ لوح محفوظ میں ہر صغیر و کبیر مستطر ہے جو اسم بحیثیت علم، دنیا میں کسی کے لئے ہے لوح محفوظ میں وہی بحیثیت علم مکتوب ہے خواہ ماں باپ کا رکھا ہے یا اپنا یا اور کا اور جس میں تغیر واقع ہوا مغیر اور مغیر الیہ دونوں اپنے اپنے زمانہ کی قید سے مکتوب ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام تبدیل فرمائے کہ اگلے نام متروک ہو گئے اور وہ انہیں دوسرے ناموں سے مشہور ہیں تو عند اللہ بھی اب یہی ان کے نام ہیں اور انہیں ناموں سے روز قیامت پکارے جائیں گے، اور جو شخص اپنا نام بدل کر کچھ رکھے اور بحیثیت علم معروف نہ ہو تو اللہ عزوجل کے یہاں بھی وہ نام علم ہو کر لکھا نہ گیا، ہاں یہ واقعہ ضرور مکتوب ہے ظاہر ایسی مراد قائل ہے، قائل نے یہ نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ نہیں لکھا ہے بلکہ یہ کہا کہ اس کا نام یہ نہیں لکھا ہے تو کتابت نہیں بلکہ سبب کتابت علمیت ہے، اور یہ صحیح ہے کہ جب کہ اس وضع کئے ہوئے نام نے حیثیت علمیت پیدا نہ کی، ہاں ایسی جگہ کلام بہت ہو شیری سے چاہئے جس میں کوئی پہلوئے ناقص نہ نکلے، سوال میں اسم جلالت کے لفظ "میاں" مکتوب ہے یہ ممنوع و معیوب ہے، زبان اردو میں "میاں" کے تین معنی ہیں جن میں دو اس پر محال ہیں اور شرع سے درود نہیں لہذا اس کا اطلاق محمود نہیں۔

(۳) قائل کا کہنا کہ جب ہی تو بعض جہلائخ بہت سخت قبیح و شنیع واقع ہوا اور جو معنی اس نے بعد کو قرار دیئے اس میں بھی وہ حقیقت کو نہ پہنچا بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تابع مرضی الہی ہیں اور بلاشبہ کوئی بات اس کے خلاف حکم نہیں فرماتے اور بلاشبہ اللہ عزوجل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے۔

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ ہم دیکھ رہے ہیں، بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی پس ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔ (ت)	"وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ" ۱ "قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَتَكَ تَرْضَاهَا قَوْلٌ وَجْهِكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" ۲۔

حکم الہی بیت المقدس کی طرف استقبال کا تھا حضور تابع فرمان تھے یہ حضور کی طرف سے رضا جوئی الہی تھی مگر قلب اقدس کعبہ کی طرف استقبال چاہتا تھا، مولیٰ عزوجل نے مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم

^۱ القرآن الکریم ۵/۹۳

^۲ القرآن الکریم ۱۴۴/۲

منسوخ فرمادیا اور حضور جو چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہ ہی قبلہ مقرر فرمادیا، یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رضا جوئی محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ان میں سے جس کا انکار ہو قرآن عظیم کا انکار ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں:

مااری ربك الايسار عفی ہواک ^۱ ۔ رواہ البخاری۔	میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے، اسے بخاری نے روایت کیا۔

یہ ہے وہ کلمہ کہ بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا اور عرض کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا تو قائل کا کہنا کہ ایسے خصائص دیکھ کر شاید بعض ازواج مطہرات یہ کہنے لگی تھیں دراصل بات یہ ہے الخ یہ بتا رہا ہے کہ ان بعض ازواج مطہرات نے خلاف اصل بات کہی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر رکھی، حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا:

كلهم يطلبون رضائي وانا اطلبك رضاك يا محمد ^۲ ۔	یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

بالجملہ کلمہ بہت سخت و شنیع تھا اور بعد تاویل بھی شاعت سے بری نہ ہوا، توبہ لازم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵۴۳۴: از مقام چٹوڑ گڑھ علاقہ اودر پور راجپوتانہ مسئولہ عبدالکریم صاحب بروز شنبہ ۱۶ ربیع الاول شریف ۱۳۳۲ھ (۱) جو شخص انگریزی ٹوپی و کوٹ پتلون محض ان کی موافقت کی وجہ سے پہنے تو وہ کافر ہے یا نہیں، غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار باب مرتد میں لکھا ہے کہ جو شخص بلا ضرورت سردی و گرمی کے مجوسی کی ٹوپی پہنے وہ کافر ہے، اسی طرح جو شخص زنا ر باندھے وہ بھی کافر ہے، مگر بضرورت اب اگر انگریزی ٹوپی و کوٹ پتلون بلا ضرورت پہنے والا کافر نہیں ہے تو زنا ر باندھنے والے کو غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار باب المرتد میں کافر کیوں کہا؟

^۱ صحیح البخاری کتاب التفسیر الاحزاب باب قوله ترحی من تشاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۶۷

^۲ التفسیر الکبیر تحت آیۃ "فلنولينك قبلة ترضها" المطبعة المصرية مصر ۱/۱۰۶

(۲) جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کے اور تعزیر داری کو جائز کرے اور سجدہ تعظیمی کرائے اور محدثین صحاح ستہ پر الزام نکال ڈالنے صحیحہ کا لگائے اس شخص کی نسبت علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟
الجواب:

(۱) بلا ضرورت زنا باندھنا یا بیٹ یعنی انگریزی ٹوپی رکھنا بلاشبہ کفر ہے، حدیقہ ندیہ میں فرمایا: لبس زی الافرنج علی الصحیح۔^۱ (ملخصاً) فرنگیوں کا ہیٹ پہننا صحیح قول کے مطابق کفر ہے (ت) رہے کوٹ پتلون وہ اگر موافقت نصاریٰ اور ان کی وضع کے استحسان کے لئے ہے تو اسے بھی فقہاء کرام نے مطلقاً کفر فرمایا۔ غزالیوں میں ہے:

اتفق مشائخنا من رأى امر الكفار حسناً فقد كفر۔ ^۲	جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا باتفاق مشائخ کافر ہو گیا۔

اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے جبکہ بلا ضرورت شریعہ ہو، اور اسے اختیار نہیں کرتا مگر وہ جس کے دل میں کجی ہے جب حب فی اللہ اور بغض اللہ کہ مناظر ایمان ہیں قلب میں مستحکم ہو جاتے ہیں تو اولیاء اللہ کی ہر ادا اچھی معلوم ہوتی ہے اور اعداء اللہ کی ہر بات بری، نسأل اللہ الهدایۃ (ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے ہیں۔ ت)

(۲) کسی بات کی طرف نظر کرنے کی حاجت نہیں بعد اس کے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کے یقیناً کافر مرتد ہے،

من شك في عذابه وكفره فقد كفر۔ ^۳	جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ کافر ہو گیا۔ (ت)

جو اس کے قول پر مطلع ہو کہ اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے، مسلمانوں کو اس کے پاس بیٹھنا، اس سے میل جول سلام کلام سب قطعاً حرام۔

قال الله تعالى "وَأَمَّا يُبْشِرُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَّبِعْهُ بَعْدَ الَّذِي كُذِّبَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ④۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

^۱ الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية النوع الثامن من الانواع الستين مكتبة نورية رضوية فيصل آباد ۲/ ۲۳۰

^۲ غزالیون البصائر مع الاشباه والنظائر كتاب السير والردة (مجمع) سید کمپنی کراچی ۱/ ۲۹۵

^۳ در مختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

^۴ القرآن الكريم ۶/ ۶۸

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے (ت)	وقال تعالى "وَلَا تَزِرْ كُرْسِيُّ إِلَى الَّذِينَ يَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ النَّارُ" ^۱ ۔ وقال تعالى "وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ" ^۲ ۔

ان آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اگر تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ، ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی، جو تم میں ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے، اگر وہ علانیہ تائب ہو اور از سر نو مسلمان ہو فیہا ورنہ اگر وہ بیمار پڑے اس کی عیادت حرام، اگر مر جائے اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس کے جنازہ کی نماز سخت حرام، جنازہ کے ساتھ جانا حرام، مقابرِ مسلمین میں اسے دفن کرنا حرام، اسے ایصالِ ثواب حرام بلکہ کفر، کوئی تنگ گڑھا کھود کر اس میں ڈال دیں اور بغیر کسی فاصلے کے اوپر سے اینٹ پتھر خاک بلا جو کچھ ہو پاٹ دیں،

اور بے انصافوں کی سزا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)	"وَذَلِكْ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ" ^۳ ۔ نسأل الله الثبات على الايمان والختم بالحسنى ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۶: مسؤلہ حافظ محمد علاء الدین صاحب پیش امام جامع مسجد مقام بلرام پور ڈاکخانہ رانگہ ڈیہہ ضلع مان بھوم یکم صفر ۱۴۳۵ھ

ایک شخص اپنا شجرہ مجھ سے پڑھانے لگا اس میں پہلے مولانا وارث حسن کا نام تھا، اس کے بعد رشید احمد گنگوہی کا نام تھا، رشید احمد گنگوہی کا نام پڑھتے ہی میں نے اس شجرہ کو نہیں پڑھا کیونکہ "حسام الحرمین" نے ان کے حال سے اچھی طرح خبردار کر دیا ہے، مہربانی فرما کر ایک فہرست مطبعت اہلسنت وجماعت کی مخصوص اپنے تصنیفات کی مرحمت فرمائی جائے اور ذیل کے استفسار پر کرم فرما کر جواب سے مشرف فرمائیے، مولانا وارث حسن کا کیا مذہب ہے؟

الجواب:

جب آپ "حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے دیکھ چکے تو اس کے بعد

^۱ القرآن الکریم ۱۱۳/۱۱

^۲ القرآن الکریم ۵۱/۵

^۳ القرآن الکریم ۲۹/۵

اس سوال کی ضرورت نہ رہی وارث حسن کے مذہب پر فقیر کو اطلاع نہیں، نہ کبھی ملاقات، مگر اس قدر ضرور ہے کہ وہ جس کا مرید ہے تو اسے ولی جانے گا، کم از کم صحیح العقیدہ صالح نہ سہی مسلمان تو جانے گا، اور حکم شرع وہ ہے جو "حسام الحرمین" میں مذکور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۸۶۳: مرسلہ عبدالواحد خاں صاحب مسلم بمبئی اسلام پورہ معرفت عبداللطیف ہیڈ ماسٹر میونسپل اردو اسکول ۴ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

(۱) قادیانیوں سے کس طرح کس پیرایہ میں بحث کیا جائے، یعنی ان کی تردید کے بھاری ذرائع کیا ہیں؟

(۲) یا حدیثوں کے انکار سے انسان کافر ہو سکتا ہے؟ اگر ہاں تو کن حدیثوں کے انکار سے؟

الجواب:

(۱) سب سے بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلمات کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات کی طرح اہل گیلے پھر رہے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر لعن طعن، اور یہ کہنا کہ یہودیوں کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں ان کا جواب نہیں اور یہ کہ نبوت عیسیٰ پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے یہ ماننا کہ قرآن نے ان کو انبیاء میں گنا ہے اور پھر صاف کہہ دینا کہ وہ نبی نہیں ہو سکتے، معجزات عیسیٰ الصلوٰۃ والسلام سے صراحتاً انکار، اور یہ کہنا کہ وہ مسمریزم سے یہ کچھ کیا کرتے تھے، اور یہ کہ میں ان باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو آج عیسیٰ سے کم نہ ہوتا، تو وہ روشن معجزے جن کو قرآن مجید آیات بینات فرما رہا ہے یہ ان کو مسمریزم و مکروہ مانتا ہے، اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے، اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، اور یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار دایاں نانیاں معاذ اللہ زانیہ تھیں اور یہ کہ اسی خون سے عیسیٰ کی پیدائش ہے۔ اپنے آپ کو نبی کہنا، اپنی طرف وحی الہی کا ادعا کرنا، اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کلام الہی کہنا، اور یہ کہ آیہ کریمہ "مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ" ^۱ (ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ ت) سے میں مراد ہوں، اور یہ کہ مجھ پر اترا ہے انا انزلناہ بالقادیان وبالحق نزل (ہم نے اپنے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا۔ ت) اور دوسرا بھاری ذریعہ اس خبیث کی پیشگوئیوں کا جھوٹا پڑنا جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں:

^۱ القرآن الکریم ۶/۶۱

ایک اس کے بیٹے کا جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند پیدا ہوگا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، مگر شانِ الہی کہ چوں دم برداشتم مادہ برآمد (جب میں نے دم اٹھا کر دیکھا تو مادہ پایا۔ ت) بیٹی پیدا ہوئی، اس کے اوپر کہا کہ وحی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہوگا وہ انبیاء کا چاند ہوگا۔ بیٹی، بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کے ہوا بیٹا مگر چند روز جی کر مر گیا، بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

دوسری بہت بڑی بھاری پیشگوئی آسمانی جو رو کی اپنی بیچارہ بہن احمدی کو لکھ کر بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی میرے نکاح میں دے دے، اس نے صاف انکار کر دیا، اس پر پہلے طع دلائی پھر دھمکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آگئی کہ "زوجنا کھما" ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا، اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا۔ مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہیں سنی، سلطان محمد خاں سے نکاح کر دیا، وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا، نہ وہ شوہر مرا، کتنے بچے اس سے ہو چکے اور یہ چل دئے۔ غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں کہاں تک گئے جائیں اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو نالتے ہیں، اور بحث کریں گے تو کاہے میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا مع جسم کے اٹھائے گئے یا صرف روح، مہدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد۔ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے، ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر، فرض کیجئے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ نہیں، فرض کیجئے کہ وہ مع جسم نہیں اٹھائے گئے، فرض کیجئے کہ مہدی و عیسیٰ ایک ہیں، پھر اس سے وہ تیرے کفر کیونکر مٹ گئے۔ کلام تو اس میں ہے کہ تو کہتا ہے میں نبی ہوں ہم کہتے ہیں تو کافر، اس کا فیصلہ ہونا چاہئے، انبیاء کی توہمیں، انبیاء کی تکذیبیں، معجزات سے استہزاء، نبوت کا ادعاء، اور پھر دوسرے درجہ میں انبیاء کے چاند والا بیٹا، آسمانی جو رو، یہ تیری تکفیر تکذیب کو کافی ہیں۔

(۲) حدیث متواتر کے انکار پر تکفیر کی جاتی ہے خواہ متواتر باللفظ ہو یا متواتر المعنی، اور حدیث ٹھہرا کر جو کوئی استخفاف کرے تو یہ مطلقاً کفر ہے اگرچہ حدیث احاد بلکہ ضعیف بلکہ فی الواقع اس سے بھی نازل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹: مرسلہ عبد الجبار خاں صاحب دھام پور ضلع بجنور ۲۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ

کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر مقلدین سب کے سب کافر ہیں؟

الجواب:

ان میں ضروریاتِ دین سے کسی شے کا جو منکر ہے یقیناً کافر ہے اور جو قطعیات کے منکر ہیں ان پر

بحکم فقہاء لزوم کفر ہے اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انہیں فرعی اعمال میں مخالف ہو اور تمام عقائد قطعیہ اہلسنت کا موافق، یا وہ شیعہ تفضیلی ہے تو ایسوں پر حکم تکفیر ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱۵۰: از بنارس محلہ پتر کندہ مرسلہ مولانا مولوی عبدالمجید صاحب پانی پتی ۱۱ شعبان ۱۳۳۵ھ

ہمارے سنی حنفی علماء کثر ہم اللہ تعالیٰ وابقاہم الی یوم الجزاء اس میں کیا فرماتے ہیں:

(۱) فرقہ غیر مقلدین 'اللہ تعالیٰ کے لئے مکان کا قائل اور نیز اس کے لئے جہت کا قائل ہے جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں کے رسالہ "الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء" اور نیز ان کے دیگر رسائل سے ظاہر ہے، اور آحناف کی فقہ کو باطل اور ناحق جانتا ہے، اور "بدیں وجہ اس کی سخت توہین کرتا ہے چنانچہ ایک کلانوری غیر مقلد نے اپنے رسالہ "الجرح علی اصول الفقہ" میں فقہ احناف کے حق میں لکھا ہے (بلکہ بدبودار سنڈ اس ہے کہ جب اس کے پاس جاؤ تو بدبو ہی آتی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، اور مولوی ابوالقاسم بنارسی کے رسالہ "الجرح علی الامام" کی ایک عبارت سے فقہ احناف کا موجب دخول دوزخ ہونا ثابت ہے، اور "نیز امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی توہین بیحد کرتا ہے، چنانچہ مولوی ابوالقاسم بنارسی نے اپنے رسالہ مذکورہ میں منجملہ حضرت امام صاحب کی شان میں بے انتہا بے ادبیاں کیں، آپ کی ولادت شریفہ کے سنہ کلامہ لفظ "سگ" اور آپ کی وفات شریف کے سنہ کلامہ لفظ "بوکم جہاں پاک" لکھا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ، اور "اجماع کا منکر ہے کہ نواب صدیق حسن خاں کے رسالہ "عرف الجادی" اور نیز ان کے دیگر رسائل سے ظاہر ہے اور یہ سب باتیں احناف کی فقہ کی مستند کتابوں مثل فتاویٰ قاضی خاں اور فتاویٰ عالمگیری اور نور الانوار وغیرہ کے بموجب کفر ہیں، پس فرقہ غیر مقلدین بوجہ مذکورہ بحکم فقہ احناف کافر ہے یا نہیں، اور "نیز فرقہ غیر مقلدین مفارق الجماعۃ ہے جیسا کہ ظاہر ہے پس بحکم حدیث شریف:

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع رقبۃ الاسلام من عنقه ^۱	جو جماعت سے بالشت بھر دور ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پھندہ اتار دیا (ت)

کے خارج از اسلام ہوا یا نہیں؟ اور "نیز فرقہ غیر مقلدین تقلید کو شرک اور مستلزم انتفاء ایمان اور مقلدین کو جن میں بے شمار علماء اور اولیاء بھی داخل ہیں، مشرک اور بے ایمان کہتا و جانتا ہے جیسا کہ مولوی سعید بنارسی کے رسالہ "ہدایۃ المرتکب" ص ۱۸ اور ان کے بیٹے ابوالقاسم بنارسی کے رسالہ "العرجون القدیم" ص ۲۰ اور نیز دیگر غیر مقلدین کے رسائل سے ظاہر ہے، پس بموجب حدیث:

^۱ مستند امام احمد بن حنبل حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/ ۱۸۵

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الارادت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ^۱ ۔	کسی آدمی کا دوسرے کو فاسق و کافر کہنا اسی پر لوٹ آتا ہے اگر دوسرے میں کفر و فسق نہ ہو۔ (ت) کے یہ خود مشرک اور بے ایمان ہوئے یا نہیں۔

(۲) اور نیز اس میں کہ رافضی تبرائی کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

جواب سوال اول: بلاشبہ طائفہ نائفہ غیر مقلدین گمراہ بدین اور بحکم فقہ کفار و مرتدین، جن پر بوجہ کثیرہ لزوم کفر بین مبین، ہمارے رسالہ "الکوکبة الشهابیة علی کفریات ابی الوهابیة وسل السیوف الہندیة علی کفریات بابا النجدیة والنہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقليد" وغیرہا میں اس کا بیان ثانی و وافی۔ یہاں انہیں بعض وجوہ سے کلام کریں جن کی طرف سائل فاضل نے اشارہ کیا، وبالله التوفیق۔

(۱) اللہ عزوجل کے لئے مکان ماننا کفر ہے، بحر الرائق جلد پنجم ص ۱۲۹ میں ہے:

یکفر بقوله يجوز ان يفعل الله فعلا لاحکمة فيه وبأثبات المكان لله تعالى ^۲ ۔	اگر کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے فعل کا صدور ممکن ہے جس میں حکمت نہ ہو تو وہ کافر ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کے مکان کا اثبات تسلیم کرتا ہے (ت)

فتاویٰ قاضی خاں فخر المطالع جلد چہارم ص ۴۳۰:

یکون کفر الان الله تعالى منزلة عن المكان ^۳ ۔	کافر ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے (ت)
فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲، جنس ۲:	
یکفر لانه اثبت المكان لله تعالى ^۴ ۔	وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت کیا ہے۔ (ت)

^۱ مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱/۵

^۲ بحر الرائق باب احکام المرتدین ۱/۵۱۲

^۳ فتاویٰ قاضی خاں کتاب السیر باب یکون کفرًا وما لایکون کفرًا نوکسور لکھنؤ ۱/۸۸۴

^۴ خلاصۃ الفتاویٰ فصل الثانی فی الفاظ الکفر مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۳۸۴/۴

فتاویٰ عالمگیری مطبع مصر جلد دوم ص ۱۲۹:

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ^۱ ۔	اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (ت)

جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۸ فتاویٰ ذخیرہ سے:

قال. اللہ فی السماء عالم لواراد بہ المکان کفر ^۲ ۔	کسی نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان میں عالم ہے اگر اس سے مراد مکان لیا ہے تو کفر ہے (ت)

(۲) مولیٰ عزوجل کے لئے جہت ماننا بھی صریح ضلالت و بددینی ہے اور بہت ائمہ نے تکفیر فرمائی۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کی تحفہ اثنا عشریہ طبع کلکتہ ۲۵۵ بیان عقائد اہلسنت و جماعت میں ہے:

عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اورا جسے از فوق متصور و ہمیں ست مذہب اہل سنت و جماعت ^۳ ۔	تیرھواں عقیدہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کیلئے مکان نہیں اور نہ اس کے لئے کوئی جہت نہ فوق اور نہ تحت، اور یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے (ت)

امام ابن حجر مکی کی اعلام بقواطع الاسلام طبع مصر ص ۱۵ بعد نقل کلام امام حجۃ الاسلام غزالی:

هكذا کماتری ظاہر تکفیر القائلین بالجهة ^۴ ۔	جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں جو لوگ جہت کے قائل ہیں ان کا کافر ہونا واضح ہے (ت)

اسی میں ان کلمات میں جو ہمارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق کفر ہیں ص ۳۲ پر ہے:

او قال اللہ تعالیٰ فی السماء عالم او علی العرش و عنی بہ المکان او لیس له نية او قال ينظر الینا ویبصرنا من العرش. او قال هو فی السماء او علی الارض. او قال لا یخلو منه مکان او قال اللہ تعالیٰ فوق وانت تحتہ اھ ونازعہ	یا کہتا ہے کہ وہ آسمان میں عالم ہے یا عرش پر، اور اس سے مراد مکان لیتا ہے یا اسکی کوئی نیت نہیں یا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو عرش سے دیکھتا ہے، یا کہتا ہے وہ آسمان میں ہے یا زمین پر، یا کہتا ہے اس سے کوئی مکان خالی نہیں، یا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر ہے اور تو نیچے اھ ابن حجر نے

^۱ فتاویٰ ہندیہ موجبات الکفر انواع نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۵۹

^۲ جامع الفصولین فصل الثامن والثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۹۸

^۳ تحفہ اثنا عشریہ باب پنجم درالہیات سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۴۱

^۴ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة مقدمہ کتاب مکتبہ الحقیقیہ اشنبول ترکی ص ۳۵۱

"لیس له نية" کی صورت میں اختلاف کیا اور کہا کہ اس صورت میں کفر میں اختلاف ہے چہ جائیکہ کفر بالاتفاق ہو کیونکہ نیت قصد کا نام ہے۔ امام نووی نے شرح المہذب میں کہا کہ جو کہا جاتا ہے قصد اللہ کذا یعنی اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ معنی میں ہوتا ہے اور جس نے کہا "اللہ کے لئے نیت نہیں" یعنی قصد نہیں، اگر اس کی مراد یہ ہے کہ اسی طرح اگر یہ کلمہ مطلقاً ذکر کیا یا یہ مراد لیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ارادہ نہیں، اب اگر وہ معنی مراد لیا جو معتزلہ کہتے ہیں تو وہ بھی کفر نہیں یا مراد یہ ہے کہ مطلقاً ارادہ کی نفی ہے نہ کہ وہ معنی جو معتزلہ کا قول، تو پھر کفر ہے اھ اقول اللہ تعالیٰ شیخ پر رحم فرمائے "اس کی نیت نہیں" یہ الفاظ کفر میں سے نہیں بلکہ اس کا عطف "اس نے مکان مراد لیا" پر ہے یعنی وہ کافر ہو جائے گا جب اس نے مکان مراد لیا یا اس نے کلمہ بولا اور اس سے کوئی ارادہ نہ کیا، بحر الرائق میں ہے کہ اگر کسی نے کہا "اللہ آسمان میں ہے" اگر تو اس نے وہ مراد لیا جو ظاہراً اخبار میں ہے تو پھر کافر نہیں، اور اگر اس نے مکان مراد لیا تو کفر ہوگا اور اگر اس نے کوئی ارادہ نہ کیا تو اکثر کے نزدیک وہ کافر ہے اور یہی اصح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ت)

ابن حجر فی قوله ليس له نية فقال في الكفر نظر فضلا عن كونه متفقاً عليه لان النية القصد. وقد ذكر النووي عفا الله تعالى عنه في شرح المہذب انه يقال قصد الله كذا بمعنى اراد فمن قال ليس له نية اى قصد فان ارادانه ليس قصد كقصد نا فواضح. وكذا ان اطلق او ارادانه لا ارادة له اصلا فان اراد المعنى الذى تقوله المعتزلة فلا كفر ايضا. او اراد سلبها مطلقاً لا بالمعنى الذى يقولونه فهو كفر¹ اھ اقول: رحم الله الشيخ ليس له نية ليس من الفاظ الكفر بل هو عطف على قوله عني به المكان اى يكفر ان اراد المكان. او اطلق ولم ينو شيئاً قال في البحر الرائق ان قال الله في السماء فان قصد حكاية ما جاء في ظاهر الاخبار لا يكفر وان اراد المكان كفر وان لم يكن له نية كفر عند الاكثر وهو الاصح وعليه الفتوى² اھ

نیز اسی کے فصل کفر متفق علیہ میں ہے ص ۳۹:

¹ اعلام بقواطع الاسلام مع سبیل النجاة فصل اول مكتبة الحقیقیہ، تنبؤل ترکی ص ۳۶۷

² بحر الرائق باب احكام المرتدين (بج) ایم سعید کمپنی کراچی ۱۵/۱۴۰

یا اس نے اللہ تعالیٰ کو کسی شئی کے ساتھ مشابہت دی یا مکان یا جہت کے ساتھ اس کا وصف بیان کیا۔ (ت)	اوشبہہ تعالیٰ بشیعی او وصفہ بالمكان او الجہات ^۱ ۔

(۳) فقہ حنفی کو مطلقاً باطل و ناحق جاننا تو سخت غبیث و ملعون ہے کہ وہ احکام قرآن عظیم و احکام صحاح احادیث پر مشتمل سب سے سہل تراحم قیاس ہیں، اس کی نسبت فتاویٰ تاناخانیہ پھر فتاویٰ عالمگیریہ جلد دوم صفحہ ۷۱۲ میں ہے:

رجل قال قیاس ابی حنیفہ حق نیست یکفر ^۲ ۔	جس نے یہ کہا کہ "قیاس ابوحنیفہ درست نہیں" اس نے کفر کیا (ت)

ہم نے خاص اس قول کی شرح بعونہ تعالیٰ ایک نفیس رسالہ لکھا اور اس میں اسے مشرح و مفصل و مبرہن و مدلل کیا واللہ الحمد۔
(۴) یہیں سے تو بین فقہ مبارک کا حکم ظاہر کہ صرف باطل کہنے سے وہ ملعون الفاظ بدرجہا بدتر، زید و عمر و مختلف ہوں کہ بکر اس وقت قائم ہے یا قاعد، دونوں میں ایک ضرور باطل ہے مگر ان میں کوئی موجب دخول دوزخ نہیں،
"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۳ (اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت) منہج الروض ص ۲۱۲: کفر باستخفاف الفقہ^۴ (فقہ کی کتاب کی تحقیر سے کافر ہوگا۔ ت)

(۴) بعد وضوح صواب و کشف حجاب بحمد الوہاب امامت و ولایت و جلالت شان و رفعت مکان حضرات عالیہ ائمہ اربعہ علیہم الرضوان پر امت اجابت کا اجماع منعقد ہو لیا بحثائے مبتدعین مثل وہابیہ و رافضیہ و غیر مقلدین امت اجابت سے نہیں کافروں کی طرح امت دعوت سے ہیں، ولہذا اجماع میں ان کا اختلاف معتبر نہیں، اصول امام اجل فخر الاسلام بزدوی قدس سرہ بحث اجماع باب الاہلیۃ میں ہے:

صاحب الہوی المشہور لیس من الامۃ علی الاطلاق ^۵ ۔	دین میں جو گمراہی والا مشہور ہو وہ علی الاطلاق امت میں سے نہیں ہے۔ (ت)

^۱ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة فصل اول مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی ص ۳۷۴

^۲ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۱۲/ ۲۷۱

^۳ القرآن الکریم ۲۲/ ۲۲۷

^۴ منہج الروض الاذہر شرح فقہ اکبر فصل فی العلم والعلماء مصطفی البابی مصر ص ۱۷۴

^۵ اصول بزدوی باب الاہلیۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۳۳

توضیح طبع قسطنطنیہ جلد دوم ص ۵۰۶ میں ہے:

صاحب البدعة يدعو الناس اليها ليس هو من الامة على الاطلاق ¹ ۔	اہلسنت کے مخالف عقیدے والا جو لوگوں کو اپنے عقیدے کی دعوت دے وہ علی الاطلاق امتی نہیں ہے (ت)

تلوٹح علامہ تفتازانی ص ۵۰۶ و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد پنجم ۶۵۴ میں ہے:

لان المبتدع وان كان من اهل القبلة فهو من امة الدعوة دون المتابعة كالکفار ² ۔	کیونکہ اعتقاد میں بدعتی اگرچہ اہل قبلہ سے ہے لیکن امت اجابت میں نہیں بلکہ وہ مثل کفار امت دعوت میں سے ہے۔ (ت)

اور اجماع امت بلاشبہ حجت ہے تو حضرات ائمہ اربعہ خصوصاً امام الائمہ سراج اللہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امام
امت واجلہ اولیائے حضرت عزت سے ہونے کا اب انکار نہ کریگا مگر گمراہ بدین یا ملحد بے دین مرتد بالیقین اور بحکم فقہ اس پر
لزوم کفر، ظاہر و مبین۔ مجمع الانہر طبع مصر جلد اول ص ۶۳۳ و منح الروض ۲۱۲ میں ہے:

من قال لعالم عويلم اولعلوی عليوى قاصدا به الاستخفاف كفر ³ ۔	جو شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلیم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (ت)

جب ایک عالم کو بنظر تحقیر مولویا کہنے کو کفر فرماتے ہیں تو عالم العلماء امام الائمہ کی نسبت ایسے ہفوات ملعونہ کس درجہ خبیث تر
ہیں، اکابر اولیائے فرماتے ہیں کہ ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام باقی اولیاء کرام کے مقام سے بالیقین بلند وبالا
ہے۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس شرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ جلد اول ص ۱۷۲:

سمعت سیدی علیاً المرصفی رحمه الله تعالى يقول اعتقادنا ان اکابر الصحابة والتابعين والائمة المجتهدين كان مقامهم اكبر من مقام باقي الاولياء بيقين ⁴ ۔	میں نے سیدی علی المرصفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یقین ہمارا اعتقاد ہے کہ اکابر صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا مقام باقی اولیاء کرام سے بڑا تھا۔ (ت)

¹ توضیح علی التنقیح معہ التلویح باب الابلیۃ المطبوعہ الخیریہ مصر ۲۳۷/۱۲

² توضیح علی التنقیح معہ التلویح باب الابلیۃ المطبوعہ الخیریہ مصر ۲۳۷/۱۲

³ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۵، منح الروض الاذہر شرح فقہ اکبر فصل فی العلم

والعلماء مصطفى البابی مصر ص ۱۷۴

⁴ میزان الشریعۃ الکبریٰ باب صفة الصلوٰۃ مصطفى البابی مصر ۱/۱۵۷

تو بالیقین امام الامۃ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اعظم سردارانِ اولیاء اللہ عزوجل سے ہیں، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب ^۱ ۔ رواہ البخاری	جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان فرمادیا اس سے لڑائی کا۔ (اسے بخاری نے اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے اللہ عزوجل سے روایت کیا۔ ت)

ڈاکوؤں کی بابت فرمایا:

"إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ^۲ الْاِيَةِ ^۲	یہ جو اللہ و رسول سے لڑتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی دئے جائیں، الی آخر الایہ۔

سود کے بارے میں فرمایا:

"فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ^۳ ۔	اگر سود نہ چھوڑو تو اعلان کرو اللہ و رسول سے لڑائی کا۔

لیکن یہاں فرمایا جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے خود میں نے اس سے لڑائی کا اعلان فرمادیا، خود ابتداء فرمانا دلیل واضح ہے کہ عداوت باعثِ ایذائے رب عزوجل ہے۔ اور رب عزوجل فرماتا ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ^۴ ۔	بیشک وہ جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ عاصی اگرچہ معاذ اللہ معذب ہو آخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں ورنہ بالآخر رحمت و نعمت و جنت ابدی نہ پاتا اس کی نار نارِ تطہیر ہے، نہ نارِ لعنت و العادہ ندلیل و تحقیر، تو جسے

^۱ صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۶۳

^۲ القرآن الکریم ۵/ ۳۳

^۳ القرآن الکریم ۲/ ۲۷۹

^۴ القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷

اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر۔ اور یہ وہاں ہے کہ بعد وضوح حق براہ عناد ہو جس طرح اب وہابیہ مار دین اعدائے دین کا حال ہے "فَلْيَكْفُرُوا أَلَّا يَكْفُرُوا" ^۱ (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) ان کے وصف کو ایک حدیث بس ہے کہ دارقطنی و ابو حاتم خزاعی نے ابو امامہ بابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اہل البدع کلاب اہل النار ^۲ ۔	گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

کتا اور وہ بھی بدترین خلاق دوزخیوں کا جن کے متعلق فرمایا، "أُولَٰئِكَ هُم شَرُّ الْبَرِيَّةِ" ^۳ وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں، کتے سے بدتر، سور سے بدتر، سور کے لئے اگر کوئی متافرض کیا جائے تو ایسے لوگ سور سے بدتروں کے کتے ہیں، "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ^۴۔ (۶) بلاشبہ طائفہ غیر مقلدین اجماع امت کو اصلاً حجت نہیں مانتے بلکہ محض مہمل و نامعتبر جانتے ہیں، صدیق حسن بھوپالی کا مصرع ہے:

قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد

(قیاس فاسد ہے اور اجماع کوئی اثر نہیں رکھتا۔ ت)

اور ائمہ کرام و علمائے اعلام حجیت اجماع کو ضروریات دین سے بتاتے اور مخالف اجماع قطعی کو کفر ٹھہراتے ہیں، مواقف عضد الدین و شرح مواقف علامہ سید شریف مطبوعہ استنبول جلد اول ص ۱۵۹:

کون الاجماع حجة قطعية معلوم بالضرورة من الدين ^۵ ۔	اجماع کا قطعی حجت ہونا ضروریات دین سے ہے۔ (ت)

مسلم الثبوت وفوائح الرحمت جلد دوم ص ۴۹۴:

الاجماع حجة قطعاً ویفید العلم الجازم عند جمیع اہل القبلة، ولا یعتد بشر ذمة	اجماع قطعی حجت ہے اور یہ تمام اہل قبلہ کے ہاں یقینی علم کا فائدہ دیتا ہے اور خارجی اور رافضی احمقوں

^۱ القرآن الکریم ۳۰/۹

^۲ کنز العمال حدیث ۱۱۲۵ موسسة الرسالة بیروت ۱/۲۲۳

^۳ القرآن الکریم ۶/۹۹

^۴ القرآن الکریم ۱۸/۱۱

^۵ شرح المواقف باب المقصد السادس منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱/۲۵۵

من الحقاء الخوارج والروافض لانهم حادثون بعد الاتفاق يتشككون في ضروریات الدین ^۱ ۔	کے گروہ کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ نئے فرقے ہیں جو ضروریات دین میں تشکیک پیدا کرتے (ت)

اصول امام اجل فخر الاسلام، بزودی باب حکم الاجماع:

فصار الاجماع كآية من الكتاب او حديث متواتر في وجوب العمل والعلم به فيكفر جاحده في الاصل ^۲ ۔	تو اجماع کتاب اللہ یا حدیث متواتر کی طرح وجوب علم و عمل ثابت کرتا ہے لہذا قاعدہ کی رو سے اس کا منکر کافر قرار دیا جائے گا۔ (ت)

کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبوعہ قسطنطنیہ جلد چہارم ص ۲۶۱:

يحكم بكفر من انكر اصل الاجماع بان قال ليس الاجماع بحجة ^۳ ۔	جو اجماع کے اصول میں ہونے سے انکار کرے اور کہے کہ اجماع حجت نہیں ہے اس کی تکفیر کی جائے گی (ت)

مسایرہ امام محقق ابن الممام مطبوعہ مصر خاتمہ ص ۹:

وبالجملة فقد ضم الى التصديق بالقلب في تحقق الايمان امور الاخلال بالايمان اتفاقا كتروك السجود للصنم وقتل نبي والاستخفاف به ومخالف ما اجمع عليه وانكاره بعد العلم به ^۴ (ملتقطاً)	حاصل یہ کہ ایمان کے لئے تصدیق بالقلب کے ساتھ کچھ امور ایسے ہیں جو بالاتفاق ایمان میں خلل انداز ہوتے ہیں جن کا ترک ضروری ہے، مثلاً بت کو سجدہ، نبی کا قتل اور اس کی توہین اور اجماع کی مخالفت اور اجماع کے علم پر اس کا انکار۔ (ملتقطاً)

الفصول البدائع فی اصول الشرائع علامہ شمس فتاویٰ مطبوعہ استنبول جلد دوم ص ۲۷۴:

يكفر جاحد حجية الاجماع مطلقاً وهو المذهب عند مشائخنا ^۵ ۔	اجماع کی حجیت کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر قرار پائیگا ہمارے مشائخ کا یہی مذہب ہے (ت)

^۱ فواتح الرحموت بذييل المستصفى باب الاجماع حجة قطعاً منشورات الشريف الرضي قم ۱۴۲۲/۲

^۲ اصول البزوي باب حكم الاجماع قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۴۵

^۳ کشف الاسرار عن اصول البزوي باب حكم الاجماع الخ دار الفكر بيروت ۲۶۱/۳

^۴ المسایرہ معہ المسامرة الخاتمة فی بحث الايمان المكتبة التجارية الكبرى مصر ۳۳

^۵ فصول البدائع فی اصول الشرائع

تلوٹح جلد دوم ص ۵۱۵:

الاجماع علی مراتب فالاولی بمنزلة الآیة والخبر المتواتر یکفر جاحده ^۱ ۔	اجماع کے مراتب ہیں، پہلا مرتبہ بمنزلہ آیت کریمہ اور خبر متواتر ہے جس کا منکر کافر ہوگا (ت)

کشف الاسرار شرح المنار للامام النسفی مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۱۱۱:

یکفر جاحده کما یکفر جاحد ماثبت بالکتاب او المتواتر ^۲ ۔	اجماع کا منکر کافر ہے جس طرح کتاب اللہ یا خبر متواتر سے ثابت شدہ کا منکر کافر ہے (ت)

مرآة الاصول علامہ مولیٰ خسرو مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۲۷۱:

یکفر منکر حجية الاجماع مطلقاً هو المختار عند مشائخنا ^۳ ۔	مطلقاً اجماع کی حجیت کا منکر کافر ہے ہمارے مشائخ کے ہاں یہی مختار ہے (ت)

(۷) جماعت اسلام سے ان کی مفارقت اسی معنی پر ہے جو زرد فقہائے کرام ان کو خارج از اسلام کرتی ہے کما یظهر بہامروئیاتی بالتفصیل المودعة فی رسائلنا المذكورة (جیسا کہ گزشتہ اور آئیو الے بیان اور ان تفصیل سے ظاہر ہو جائیگا جو ہمارے رسائل میں شامل ہیں۔ ت) تو بلاشبہ یکم فقہ یہ طائفہ حدیث مذکور کے حکم ظاہر میں داخل اور اسلام سے خارج۔

(۸) یونہی تقلید کو مطلقاً شرک و نافی ایمان کہنا، قرآن و حدیث و اجماع امت سب کا انکار اور کفر ہے، کشف اصول بزودی جلد ۳ ص ۳۸۸ میں ہے:

رجوع العامی الی قول المفتی وجب بالنص والاجماع ^۴ (ملخصاً)	عوام کا مفتی کے قول کی طرف رجوع کرنا نص اور اجماع کی بناء پر لازم ہے (ت)

فصول البدائع جلد دوم ص ۴۳۳:

للعامی تقلید المجتہد فی فروع الشریعة خلافاً لمعتزلة بغداد، لنان علماء	عوام کے لئے فروع شریعت میں تقلید مجتہد لازم ہے، اس میں معتزلہ بغداد کا اختلاف ہے، ہماری دلیل

^۱ تلویح علی التوضیح الامر الرابع فی حکم الاجماع المطبوعة الخیریہ مصر ۳۲۷/۲

^۲ کشف الاسرار شرح منار الانوار فی اصول الفقہ

^۳ مرآة الاصول شرح مرقاة الوصول فی علم الاصول مولیٰ خسرو

^۴ کشف الاسرار عن اصول البزودی قبیل باب حکم العلة دارالکتب العربی بیروت ۳۸۸/۳

یہ ہے کہ تمام علاقوں کے علماء نے عوام کو اپنے اقوال پر عمل سے نہیں روکا تو مخالف قول سے پہلے پہلے اس پر اجماع ہو چکا ہے (ت)	الامصار لا ینکرون علی العوام الاقتصار علی اقاویلہم فحصل الاجماع قبل حدوث المخالف ^۱ ۔

فواتح الرحموت جلد اول ص ۷:

مقلد مجتہد کے قول پر عمل کا وجوب ضروریات دین یا تقلید محض کے طور پر جانتا ہے اھ اقول: پہلی صورت وہاں ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ اختلاط ہو دوسری صورت وہاں جہاں ابھی مسلمانوں کے ساتھ اختلاط نہ ہوا ہو۔ (ت)	المقلد یعلم وجوب العمل بقول المجتہد ضرورة من الدين او بالتقليد المحض ^۲ اھ اقول: الاول فیمن کان مخالطاً للمسلمین والثانی فیمن لم یخالطہم بعد۔

(۹) بلاشبہ گیارہ سو برس سے عامہ امت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ مقلدین ہیں مقلدوں کو مشرک کہنا عامہ امت مرحومہ کی تکفیر ہے اور بلاریب حکم ظواہر احادیث و فتویٰ ائمہ فقہ کفر ہے۔ عالمگیری جلد دوم ص ۷۸، ۳، بر جندی شرح نقایہ جلد چہارم ص ۶۸، حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ جلد اول ص ۱۴۰ و ص ۱۵۶، جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۱، نزازیہ جلد سوم ص ۳۳۱، رد المحتار جلد سوم ص ۲۸۳، در مختار ص ۳۹۳، جامع الرموز مطبوعہ کلکتہ جلد چہارم ص ۶۵۱، مجمع الانہر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۵۶۶، خزائن المفتین قلمی، کتاب السید آخر فصل الفاظ الکفر، نیز ان کتب میں ذخیرۃ الفتاویٰ وفصول عمادی و احکام علی الدرر و قاضیچاں و نہر الفائق و شرح وہابیہ وغیرہا سے:

ایسے مسائل میں فتویٰ کے لئے مختار یہ ہے کہ اگر ایسے کلمات سے مراد سب و شتم ہو اور کفر کا اعتقاد نہ ہو تو کافر نہیں ہوگا اور اگر مقلد کو کافر سمجھتا ہے اور اسے اپنے اس اعتقاد کے مطابق مخاطب کرتا ہے تو اب کافر ہو جائے گا۔ (ت)	المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخطبه بهذا بناء علی اعتقاده انه کافر یکفر ^۳ ۔

^۱ فصول البدائع فی اصول الشرائع

^۲ فواتح الرحموت بذیل المستصفیٰ المقدمہ فی اصول الفقہ منشورات الشریف الرضی قمی ان ۱۲

^۳ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۷۸

(۱۰) نمبر ۶ میں ان کا منکر قیاس ہونا گزرا اور یہ اظہر من الشمس ہے، ولہذا فقہ کے منکر ہیں، علمائے کرام فرماتے ہیں قیاس وفقہ کی حجیت بھی ضروریات دین سے ہے تو اس کا انکار ضرور کفر ہونا لازم، کشف البرز دوئی جلد ۳ ص ۲۸۰:

قد ثبت بالتواتر ان الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم عملوا بالقياس وشاع وذاع ذلك فيما بينهم من غير ردوا انكار ^۱ ۔	یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قیاس پر عمل پیرا تھے اور عمل ان کے درمیان بغیر کسی رد و انکار جاری و مشہور تھا۔ (ت)

ایضاً ص ۲۸۱:

انهم كانوا مجمعين على ذلك فيما لانص فيه وكفى باجمعهم حجة ^۲ ۔	جس حکم کے بارے میں نص نہ ہوتی صحابہ کا اس پر اجماع ہو جاتا اور ان کا اجماع ہی کافی ہے (ت)

ایضاً ص ۲۸۱ امام حجة الاسلام غزالی سے:

قد ثبت بالقواطع من جميع الصحابة الاجتهاد والقول بالرأي والسكوت عن القائلين به وثبت ذلك بالتواتر في وقائع مشهورة ولم ينكرها احد من الامة فاورث ذلك علما ضروريا فكيف يتروك المعلوم ضرورة ^۳ ۔	دلائل قطعیہ کے ساتھ ثابت ہے کہ تمام صحابہ اجتہاد اور رائے پر عمل کرتے اور دیگر صحابہ خاموش رہتے اور یہ بات بڑے بڑے مشہور مواقع کے بارے میں تواتر کے ساتھ منقول ہے اور امت میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا تو اس سے علم ضروری کا ثبوت ہو جائیگا جو ضروری طور پر معلوم ہوا سے کیسے ترک کیا جاسکتا۔ (ت)

فوائح الرحمت ص ۷۲:

الفقة عبارة عن العلم بوجوب العمل وهو قطعي لا ريب فيه ثابت بالاجماع القاطع بل ضروري في الدين ^۴ ۔	فقہ علم بوجوب عمل کا نام ہے اور یہ ایسی قطعی چیز ہے جس میں کوئی شک نہیں یہ اجماع قطعی سے ثابت بلکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔ (ت)

^۱ کشف الاسرار عن اصول بزدوی باب القیاس دار الکتب العربی بیروت ۲۸۰/۳

^۲ کشف الاسرار عن اصول بزدوی باب القیاس دار الکتب العربی بیروت ۲۸۱/۳

^۳ کشف الاسرار عن اصول بزدوی باب القیاس دار الکتب العربی بیروت ۲۸۱/۳

^۴ فتاوح الرحمت بذیل المستصفی باب المقدّمہ فی اصول الفقہ منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۲/۱۴

فواتح الرحموت میں ہے:

عن ابیہ ملک العلماء عن المدقق صاحب المسلم القیاس علی تقدیر کونہ فعلاً من الفقہ اما ان کان عبارة عن المساواة المعتبرة شرعاً فحجیتہ ضروریة دینیة کما سیصرح فی السنة ان حجیتہا ضروریة دینیة ^۱ ۔	اپنے والد گرامی ملک العلماء سے انہوں نے مدقق صاحب المسلم سے نقل کیا کہ قیاس اس تقدیر پر کہ وہ فقہی فعل ہے تو یا وہ شرعاً مساوات معتبرہ سے عبارت ہوگا تو اس کا حجت ہونا ضرورت دینی ہے جیسا کہ سنت کے بارے میں عنقریب تصریح آرہی ہے کہ اس کا حجت ہونا ضروریات دین میں سے ہے (ت)

بالجملہ حکم فقہ بلکہ بحکم حدیث بھی طائفہ غیر مقلدین پر بوجہ کثیرہ حکم کفر ہے، جسے زیادہ تفصیل پر اطلاع منظور ہو ہمارے رسائل مذکورہ کی طرف رجوع کرے واللہ الہادی۔

جواب سوال دوم: بلاشبہ رافضی تہائی بحکم فقہائے کرام مطلقاً کافر مرتد ہے، اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل کو ہمارا رسالہ "ردالرفضة" بحمد اللہ کافی و وافی، یہاں دو چار سندوں پر اقتصار، درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹:

کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولة الا الکافر بسب نبی والشیخین او احدهما ^۲ ۔	ہر وہ مسلمان جو مرتد ہو گیا اس کی توبہ قبول ہے مگر وہ کافر جس نے کسی نبی یا ابوبکر و عمر یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دی (ت)

در مختار میں ہے:

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ ^۳ ۔	جس نے حضرت ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو گالی دی یا ان پر طعن تو وہ کافر ہے اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی (ت)

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۱۳۵:

فی الروافض من فضل علیاً علی الثلاثة	رافضیوں میں سے جس نے حضرت علی کو باقی تین

^۱ فواتح الرحموت بذیل المستصفیٰ قانون ثالث منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۶

^۲ درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۵۷-۵۶

^۳ درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۵۷

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دی وہ بدعتی ہے اور اگر کسی نے خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انکار کیا تو وہ کافر ہے (ت)	رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمبتدع وان انکر خلافة الصديق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فهو کافر ^۱ ۔

فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴:

صحابہ ہوی و بدعت کی اقتداء میں نماز جائز مگر رافضی کے پیچھے جائز نہیں، حاصل یہ ہے کہ اگر وہ ایسی بدعت ہے جس سے صاحب بدعت کافر نہیں ہوتا تو اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ نماز جائز ہوگی اور اگر وہ بدعت کفر ہے تو نماز جائز ہی نہ ہوگی، تبیین اور خلاصہ میں اسی طرح ہے اور یہی صحیح ہے، بدائع میں بھی اسی طرح ہے (ت)	تجوز الصلوة خلف صاحب هوى وبدعة ولا تجوز خلف الرافضى وحاصله ان كان هوى لا يكفر به صاحبه تجوز الصلوة خلفه مع الكراهة والا فلا هكذا في التبيين والخلاصة وهو الصحيح هكذا في البدائع ^۲ ۔

فتاویٰ خلاصہ مطبوعہ لاہور جلد اول ص ۱۰۷:

رافضیوں میں سے اگر کوئی حضرت علی کو دوسرے پر فضیلت دیتا ہے تو وہ بدعتی ہے اور اگر وہ خلافت صدیقی کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہوگا۔ (ت)	في الروافض ان فضل عليا على غيره فهو مبتدع وان انكر خلافة الصديق فهو كافر ^۳ ۔

عقود الدرر مطبوعہ جلد اول ص ۹۲ در بارہ روافض:

اے مخاطب (اللہ تعالیٰ تجھے نیک بخت بنائے) یہ کافر ہیں کہ انہوں نے اپنے اندر کفر کی مختلف صورتیں جمع کر رکھی ہیں جس نے ان کے کفر والحاد میں توقف کیا وہ بھی انہی کی طرح کافر ہے۔ (ت)	اعلم اسعدك تعالى ان هؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر ومن توقف في كفرهم والحادهم فهو كافر مثلهم ^۴ ۔

ایضاً صفحہ نمبر ۹۲:

کئی وجوہ سے کفر ہے ایک یہ کہ یہ لوگ دین کی تحقیر	اما الكفر فمن وجوه منها انهم يستخفون

^۱فتح القدیر باب الامامة مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۱/ ۳۰۴

^۲فتاویٰ ہندیہ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغيره نورانی مکتب خانہ پشاور ۱۱/ ۸۴

^۳خلاصۃ الفتاویٰ فصل فی الامامة والاقتدار مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۱/ ۱۳۹

^۴العقود الدریۃ فی تنقیح فتاویٰ حامدیۃ باب حکم الروافض او سب الشیخین حاجی عبدالغفار و پسران قندھار افغانستان ۱۱/ ۴-۱۰۳

بألدين ومنها انهم يهينون العلم والعلماء ¹ ۔	کرتے ہیں دوسرا یہ کہ یہ علم اور علماء کی توہین و تذلیل کا ارتکاب کرتے ہیں (ت)

ایضاً صفحہ ۹۳:

ومنها انهم يسبون الشيخين سود الله وجوهم في الدارين ² ۔	ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضرت ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو گالیاں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں انہیں ذلیل فرمائے (ت)

ایضاً صفحہ ۹۳:

فمن اتصف بواحدة من هذه الامور فهو كافر ³ ۔	ان مذکورہ چیزوں میں سے جس میں ایک پائی جائے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (ت)

ایضاً صفحہ ۹۳:

اماسب الشيخين رضى الله تعالى عنها فانه كسب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقال الصدر الشهيد من سب الشيخين اولعنهما يكفر ولا تقبل توبته واسلامه ⁴ ۔	شیخین کو گالیاں دینا ایسے ہی ہے جیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینا ہے۔ صدر الشہید نے فرمایا: جس نے حضرات شیخین کو گالی دی یا ان پر لعنت کی وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی توبہ اور اسلام قبول نہیں کیا جائے گا (ت)

ایضاً صفحہ ۹۳:

اجمع علماء الاعصار على ان من شك في كفرهم كان كافرا ⁵ ۔	تمام ادوار کے علماء کا اتفاق ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہو جائے گا (ت)

والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدیہ باب حکم الروافض وسب الشیخین حاجی عبدالغفار وپسران قندھار افغانستان ۱/ ۴-۱۰۳² العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدیہ باب حکم الروافض وسب الشیخین حاجی عبدالغفار وپسران قندھار افغانستان ۱/ ۴-۱۰۳³ العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدیہ باب حکم الروافض وسب الشیخین حاجی عبدالغفار وپسران قندھار افغانستان ۱/ ۴-۱۰۳⁴ العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدیہ باب حکم الروافض وسب الشیخین حاجی عبدالغفار وپسران قندھار افغانستان ۱/ ۴-۱۰۳⁵ العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدیہ باب حکم الروافض وسب الشیخین حاجی عبدالغفار وپسران قندھار افغانستان ۱/ ۴-۱۰۳

مسئلہ ۵۲: از جوینور ملا ٹولہ مرسلہ مولوی عبدالول صاحب ۶ رمضان مبارک ۱۳۳۵ھ

یہ جواب صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہو تو اور دلائل سے مبرہن و مزین فرما کر مہر و دستخط سے ممتاز فرمایا جائے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان ممتحن نے زیر نگرانی دو شخص مسلمان کے پرچہ زبان دانی انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے مرتب کیا جس میں سب سے بڑے سوال میں نصف نمبر رکھے تھے، حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی اور توہین کے فقرات استعمال کئے تاکہ مسلمان طالب علم لامحالہ مجبور ہو کر اپنے قلم سے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معصوم و مقدس شان میں بدگوئی لکھیں جو برائے فتویٰ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

"ابن عبد اللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی اصلی زبان بولنے کے لحاظ سے شریف ترین تھا اور اس کی فصاحت کی سنجیدگی باموقع سکوت پر عمل کرنے سے تصحیح اور ترقی ہوتی رہی باوجود اس فصاحت کے محمد ایک ناخواندہ وحشی تھا بچپن میں اسے نوشت و خواند کی تعلیم نہیں دی گئی تھی عام جہالت نے اسے شرم اور ملامت سے مبرا کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک ہستی کے تنگ دائرہ میں محدود تھی اور وہ اس آئینہ سے (جس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں پر عقلمندوں اور نامور بہادروں کے خیالات کا عکس پڑتا ہے) محروم رہا تاہم اس کی نظروں کے سامنے ان کتابوں کے اوراق کھلے ہوئے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرتا کچھ تمدنی اور فلسفی توہمات جو اسے عرب کے مسافر پر محمول کئے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔"

جس شخص نے پرچہ مرتب کیا اور جن لوگوں نے اس کی نظر ثانی کی وہ لوگ بوجہ استعمال الفاظ ناشائستہ جو بلا ضرورت شان حضرت جناب رسالت مآب میں کئے گئے وہ بوجہ اس گستاخی کے دائرہ ناسلام سے خارج ہو گئے یا نہیں اور ان کی کیا سزا ہے اور ان کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے فقط راقم مسلمانان جون پور

خلاصہ جوابات جون پور

الجواب:

شخص مذکور فی السوال شرعاً ملعون و کافر و مرتد ہے،

اشباہ و نظائر میں ہے کہ ہر کافر توبہ کرے تو اس کی توبہ دنیا و آخرت میں مقبول ہے، مگر کافروں کی وہ جماعت جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیخین ابو بکر و عمر رضی اللہ

فی الاشباہ والنظائر کل کافر تاب فتوبتہ مقبولة فی الدنيا والاخرة الاجماعۃ الکافر یسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اویسب الشیخین

او احدھما ^۱ ۔	تعالیٰ عنہما یا ان میں سے ایک کو گالی دی ہو۔ (ت)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں، شفاء ص ۳۹۳ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا برا کہنے والا کافر ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے^۲۔ منجمہ علماء کے امام مالک اور امام لیث بن سعد مصری اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل و امام ابو یوسف و امام محمد و زفر و سفیان ثوری و اہل کوفہ و امام اوزاعی اور علمائے اسلام کہ و مدینہ و بغداد و مصر ہیں اور اس میں سے کسی نے بھی شاتم الرسول کے مباح الدم ہونے میں خلاف نہیں کیا، واللہ اعلم

کتبہ الفقیر الی اللہ عزوجل عبدالاول الخفی الجونیوری ۱۳ شعبان ۱۳۳۵ھ (عبدالاول بن علی جونیوری ۱۳۰۲) سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کافر ہے، بغیر تجدید ایمان کے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، صحیح یہ ہے کہ تجدید ایمان کے بعد سزائے قتل نہ ہوگی جیسا کہ تنقیح حامدیہ میں ہے، ہاں اگر وہ مرتد توبہ نصوح کرے اور پھر اس سے ایمان لائے اور اپنا اسلام اور حال ٹھیک رکھے تو اس کی توبہ قبول ہونے پر بھی صاف نہ چھوڑا جائے گا بلکہ تعزیر و جس کا مستحق ہوگا۔ جیسا کہ تنقیح میں ہے:

ویکتفی بالتعزیر والحبس تأدیبا ^۳ ۔	ادب کے پیش نظر صرف تعزیر اور قید کی سزا پر اکتفاء کیا جائیگا۔ (ت)

رقمہ راجی رحمۃ رب العباد محمد حماد نخل الشیخ دین سے خارج و مرتد ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز مجدد خلیفہ راشد کا یہی مذہب ہے کہ سب رسول کو سزائے قتل دی جائے مگر جب کہ تجدید ایمان و حسن اسلام لائے۔

حررہ عبدالباطن بن مولانا الشیخ عبدالاول الجونفوری
الجواب:

"رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ" ۱ ۲ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ۳ ۴	اے میرے رب تیری پناہ شیطان کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

^۱ الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/ ۲۸۹

^۲ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی القسم الرابع الباب الاول شركة صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۰۸

^۳ العقود الدریۃ فی تنقیح فتاوی حامدیہ احکام المرتدین حاجی عبدالغفار و پسران قندھار افغانستان ۱/ ۱۰۷

^۴ القرآن الکریم ۲۳/ ۹۷

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔ (ت)

"وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ^۱
 "إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا" ^۲ "أَلَا لَعَنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ^۳

ان نام کے مسلمان کھلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پرچہ مرتب کیا وہ کافر مرتد ہے، جس جس نے اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد، جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر مرتد، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انہوں نے بجوشی اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا جانا یا اسے اپنے نمبر گھٹے یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا وہ سب بھی کافر مرتد، بالغ ہوں خواہ نابالغ، ان چاروں فریق میں ہر شخص سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام، میل جول حرام نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام اس کی جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام، اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر قاطع اسلام، جب ان میں کوئی مر جائے اس کے اعزہ اقربا مسلمین اگر حکم شرع نہ مانیں تو اس کی لاش دفع غفونت کے لئے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلو کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ دیں کہ اسکی بدبو سے ایذا نہ ہو، یہ احکام ان سب کے لئے عام ہیں اور جو جوان میں نکاح کئے ہوئے ہوں ان سب کی جو روئیں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں اب اگر قربت ہوگی حرام حرام حرام ورنائے خالص ہوگی اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں ان میں سے جسے ہدایت ہو اور توبہ کرے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہوا پھر مسلمان ہو اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے منتهی ہوں گے، اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق ندامت و خلوص توبہ و صحت اسلام ظاہر و روشن ہو مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں

^۱ القرآن الکریم ۹/۶۱

^۲ القرآن الکریم ۳۳/۵۷

^۳ القرآن الکریم ۱۱/۱۸

آسکتیں انہیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں دوسرے سے نکاح کر لیں یا کسی سے نہ کریں ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا ہاں ان کی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکیں گی۔ شفاء شریف صفحہ ۳۲۱:

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنتقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ۔	یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے:

ما صرح بہ من کفر الساب والشاک فی کفرہ ہو ما علیہ اثمتنا وغیرہم ^۲ ۔	یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر، یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔

وجیز امام کردری جلد ۳ ص ۳۲۱:

لو ارتد والعیاذ باللہ تعالیٰ تحرم امرأته ویجدد النکاح بعد اسلامہ، والمولود بینہما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمۃ الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمۃ الشہادۃ علی العادۃ لایجدیہ ما لم یرجع عما قالہ لان باتیانہما علی العادۃ لایرتفع الکفر الا اذا سب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او واحدا من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ و	یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے گا کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے قتل کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کی

^۱ کتاب الشفاء القسم الرابع فی وجوہ الاحکام فی من تنقص الباب الاول مکتبہ شرکت صحافیہ ترکی ۲۰۸

^۲ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض القسم الرابع فی وجوہ الاحکام فی من تنقص الباب الاول دار الفکر بیروت ۳۳۸

والسلام فلا توبة له واذا شئت عليه الصلوة والسلام سکران لایعفی واجمع العلماء ان شاتبه کافر ومن شک فی عذابه وکفره کفر ^۱ اه ملتقطاً کاکثر الاواق للاختصار۔	بیہوشی میں کلمہ گستاخی بکاجب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم ص ۴۰۷:

کل من ابغض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بقلبه کان مرتداً فإلساب بطریق اولی (ملخصاً) وان سب سکران لایعفی عنه ^۲ ۔	یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا کراہیہ اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکاجب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ص ۳۵ میں یعنی کلمہ مذکور ذکر کر کے ص ۳۶ پر فرمایا:

سب واحد من الانبياء كذا لك فلا يفيد الانكار مع البينة لاننا نجعل انكار الردة توبة ان كانت مقبولة ^۳ ۔	یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لئے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔

درر الحکام علامہ مولیٰ خسر و جلد اول ص ۲۹۹:

اذا سبه صلى الله تعالى عليه وسلم او واحداً من الانبياء صلوات الله تعالى عليهم اجمعين مسلم فلا توبة له اصلاً واجمع	یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کلاماً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہر گز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت

^۱ فتاویٰ بزازیہ علی ہامش فتاویٰ ہندیہ الفصل الثانی النوع الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۲۲-۲۲۱

^۲ فتح القدیر باب احکام المرتدین مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۴/۲۳۲

^۳ بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۵/۱۲۶

العلماء ان شاتمہ کافر ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر ^۱ ۔	مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

غنیۃ ذوالاحکام ص ۳۰۱:

محل قبول توبۃ المرتد مالم تکن ردتہ بسبب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان کان بہ لاتقبل توبتہ سواء جاء تأثباً من نفسه او شہد علیہ بذلك بخلاف غیرہ من الکفرات ^۲ ۔	یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

اشباہ والنظائر قلمی، باب الردۃ:

لا تصح ردۃ السکران الا الردۃ بسبب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانه لا یغفر عنہ کذا فی البزازیۃ وحکم الردۃ بینونة امرأۃ مطلقاً ^۳ (ای سواء رجع او لم یرجع اه غمز العیون ^۴) واذا مات علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اهل ملة وانما یلقی فی حفرة کالکلب، والمرتد اقبح کفر من الکافر الاصلی، و اذا شہد واعلیٰ مسلم بالردۃ وهو منکر لا یتعرض له لا لتکذیب	یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دینگے کذا فی البزازیۃ اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مرجائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے

^۱ الدرر الحاکم شرح غرر الاحکام فصل فی الجزیۃ احمد کامل الکائنہ فی دار السعادت بیروت ۱/ ۳۰۰-۲۹۹

^۲ غنیۃ ذوی الاحکام فی درر الاحکام باب المرتد احمد کامل الکائنہ فی دار السعادت بیروت ۱/ ۳۰۱

^۳ الاشباہ والنظائر باب الردۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۹۱۲۸۹

^۴ غمز عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر مع الاشباہ باب المرتد ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۹۰

الشہود والعدول بل لان انکارہ توبہ ورجوع فتثبت الاحکام التی للمرتد لو تاب من حبط الاعمال و بینونة الزوجة وقوله لا یتعرض له انما هو فی مرتد تقبل توبته فی الدنیا لا الردة بسبب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم^۱ اہ الاولیٰ تنکید النبی کما عبرہ فیما سبق اہ^۲ ملخصاً غمز العیون۔	وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ ورجوع سمجھیں گے و لہذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا، اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جو رونا کناح سے باہر، اور یہ قول کہ اس سے تعرض نہ کیا جائے اس مرتد سے متعلق ہے جس کی توبہ دنیا میں قبول ہے، نہ وہ مرتد جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں، یونہی کسی نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام، اولیٰ یہ تھا کہ لفظ نبی کو نکرہ ذکر کرتے جیسا کہ گزشتہ عبارت میں تعبیر کیا ہے اہ ملخصاً غمز العیون۔ (ت)

فتاویٰ خیر یہ علامہ خیر الدین رحمتی استاذ صاحب در مختار جلد اول ص ۹۵:

من سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانه مرتد وحکمہ حکم المرتدین ویفعل بہ ما یفعل بالمرتدین ولا توبۃ لہ اصلاً واجمع العلماء انہ کافر ومن شک فی کفرہ کفر اہ^۳ ملتقطاً۔	جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

مجمع الانہر شرح ملتقى الأبحر جلد اول ص ۶۱۸:

اذا سبه صلى الله تعالى عليه وسلم او واحدا من الانبياء مسلم ولو سكران فلا توبة	یعنی جو مسلمان کلاماً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ

^۱ غمز عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر مع الاشباہ باب المرتد ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۹۱ و ۲۹۳

^۲ غمز عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر مع الاشباہ باب المرتد ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۹۳

^۳ فتاویٰ خیریہ باب المرتدین دارالمعرفة بیروت ۱/ ۱۰۳

کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بے دین کی توبہ نہ سنی جائیگی، اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔	لہ تنجیہ کالزندیق ومن شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر^۱۔

ذخیرۃ القلی علامہ انٹی یوسف ص ۲۴۰:

یعنی بیشک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے، خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر، بہر حال جمیع علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔	قد اجبعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم وبأى نبى كان عليهم الصلوة و السلام كفر سواء فعله على ذلك مستحلام فعله معتقد الحرمة وليس بين العلماء خلاف في ذلك ومن شك في كفره وعذابه كفر^۲۔

ایضاً صفحہ ۲۴۲:

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مر جائے تو نہ اسے غسل دیں نہ کفن دیں نہ اس پر نماز پڑھیں، ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برات کرے اور دین اسلام میں داخل ہو اس کے بعد مر جائے تو غسل، کفن، نماز، مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہوگا۔	لا يغسل ولا يصلى عليه ولا يكفن اما اذا تاب وتبرأ عن الارتداد ودخل في دين الاسلام ثم مات غسل وكفن وصلى عليه ودفن في مقابر المسلمين^۳۔

تنویر الابصار شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی:

یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ دنیا میں سزا سے بچانے کے لئے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔	كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب نبی^۴ الخ۔

^۱ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب الجزية دار احياء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۷۰

^۲ ذخیرۃ العقبی فی شرح صدر الشریعة العظمی کتاب الجہاد باب الجزیہ مطبع نوکسٹور کانپور ۲/ ۳۱۹

^۳ ذخیرۃ العقبی فی شرح صدر الشریعة العظمی کتاب الجہاد باب الجزیہ مطبع نوکسٹور کانپور ۳/ ۳۲۱

^۴ درمختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

در مختار:

الکافر بسب نبی الانبیاء لا تقبل توبته مطلقاً ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر ^۱ ۔	یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۹۷:

قال ابو یوسف وایما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم او كذبه او عابه تنقصه فقد كفر بالله تعالى وبانت زوجته ^۲ ۔	یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

بالجملہ اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلاً شک نہیں، دربارہ اسلام و رفع دیگر احکام ان کی توبہ اگر سچے دل سے ہو ضرور مقبول ہے، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انہیں بعد توبہ و اسلام صرف تعزیر دے یا اب بھی سزائے موت دے وہ جو برازیہ اور اس کے بعد کی بہت کتب معتمدہ میں ہے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں اس کے یہی معنی ہیں اور اس کی بحث یہاں بیکار ہے، کہاں سلطان اسلام اور کہاں سزائے موت کے احکام، صدہا خمیث، اخبث، ملعون، انجس ہیں کہ کلمہ گو بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان مفتی واعظ مدرس شیخ بن کر اللہ و رسول کے جناب میں منہ بھر کر ملعونات بکتے، لکھتے، چھاپتے ہیں اور ان سے کوئی تو کہنے والا نہیں اور اگر انہیں تو کہتے تو نہ صرف ان کے بلکہ بڑے بڑے مہذب بننے والے مسلمانوں کے نزدیک یہ بے تہذیبی و تشدد ہو،

فانظر الى آثار مقت الله الغيور كيف انقلبت وانعكست الامور ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم، "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۳ والله تعالى اعلم۔	تو دیکھو اللہ غیور کے عذاب کے آثار کی طرف دل کیسے بدل جاتے ہیں اور امور کیسے الٹ ہو جاتے ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله العلیٰ العظیم، اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

^۲ کتاب الخراج فصل فی الحکم فی المرتد عن الاسلام مطبع بولاق مصر ۹۸-۱۹۷

^۳ القرآن الکریم ۲۶/۲۷

مسئلہ ۵۳: از کوہ کسولی مرسلہ منشی نور محمد صاحب عرائض نویس پکھری ۱۹ رمضان شریف ۱۳۳۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند اہل اسلام ایک مکان میں ختم شریف پڑھ رہے تھے ختم مذکور میں یہ بیت بھی پڑھی گئی نہ

عفو کن خطا یا حیات النبی

مری کر شفیع یا حیات النبی

ایک شخص شریک مجمع مذکور منصب امامت رکھتا تھا، بضرورت ادائیگی نماز مغرب وہاں سے چلا گیا اور بعد نماز مغرب چند اہل اسلام کے سامنے یہ مسئلہ بیان کیا کہ امداد سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی سے نہیں مانگنا چاہئے، جیسا کہ لوگ کہا کرتے ہیں نہ
امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر

ایسا کہنا شرعاً جائز نہیں، دوسرے وقت میں شعر مندرجہ بالا پر نجس چھڑی تو پیش امام موصوف نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ سے بھی کوئی استعانت نہیں مانگنا چاہئے کیونکہ وفات پا گئے ہیں اور مردہ ہیں۔ یہ سن کر ایک شخص نے امام موصوف کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی اور اپنے علیحدہ مکان میں مسجد قرار دے کر بشمولیت چند مردمان اہل اسلام جمعہ و دیگر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں، پیش امام مذکور نے اپنی بے ادنی و گستاخی معلوم کر کے معترض و دیگر مردمان کے سامنے توبہ کر لی اور معافی کا بھی خواستگار ہوا مگر معترض نے اسے معاف نہیں کیا اور بدستور اپنے اصرار پر قائم ہے، پیش امام مذکور نے یہ کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعالم حیات ہمارے سامنے بھی موجود ہوں تو اپنے اختیار سے بھی کوئی کام نہیں کر سکتے حالانکہ بظاہر وفات پا گئے ہیں، میرا اس پر ایما ہے اور لفظ "مردہ" جو میری زبان سے نکلا اس کے لئے توبہ کرتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں، اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ پیش امام مذکور کی امامت جائز ہے یا نہیں اور شخص معترض کی نماز مسجد سے علیحدہ اس کے اپنے گھر میں ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ بینوا تو جدوا (بیان کر کے اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

یہ سوال پہلے بھی آیا اور دارالافتاء سے جواب دیا گیا، جواب اب بھی وہی ہے اگرچہ سوال میں بہت الفاظ شیطانی کم ہیں، آخر یہ تو خود پیش امام نے اقرار کیا کہ اس نے شان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادنی و گستاخی کی، یہی کفر ہے اور اس کے معافی معترض سے چاہنا عجیب ہے، گستاخی کرے محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں یہ معاف کر دے، گویا یہ کہے کہ اگرچہ تو نے میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہا مگر میں اس کی پروا نہیں کرتا، میں نے کہا بے کہا کر دیا، معترض ایسا کہتا تو اسے خود اپنے ایمان کے لالے پڑتے۔ زید کا حق عمرو، عمرو کا حق زید معاف نہیں کر سکتا، وہ بے ادب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں گرفتار ہو اسے زید و عمرو کیونکر معاف کر دیں، درمختار میں ہے:

الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته مطلقاً ولو سب الله تعالى قبلت لانه حق الله تعالى والاول حق عبد لا يزول بالتوبة ومن شك في عذابه وكفره كفر¹۔	جو کسی نبی کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو اس کی توبہ کسی حال میں قبول نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو توبہ مقبول ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اور پہلا بندے کا حق ہے جو توبہ سے زائل نہیں ہوتا اور جس نے بھی اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ کافر ہو جائے گا۔

انکارِ استمداد و استعانت اور وہ بھی خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اور وہ بھی اس ملعون خیال پر کہ مردہ ہیں، ان پر تو شخص مذکور اب بھی قائم ہے ایک لفظ "مردہ" کو اس کے معنی سے تبدیل کرتا ہے، یہ تمام عقائد و خیالات وہابیہ کے ہیں اور وہابیہ کی امامت ہر گز نہیں، اور ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے، فتح القدیر میں ہے:

روی محمد عن ابی حنیفة و ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان الصلوة خلف اهل الاهواء لا تجوز² اھ وقد حققنا بما لا مزيد علیہ فی النہی الاکید۔	امام محمد نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ اہل بدعت کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی، اس کی بے مثل تفصیل ہم نے اپنے رسالہ "النہی الاکید" میں کی ہے۔

جس مسلمان نے وہ کلمات سن کر اس کے پیچھے نماز سے احتراز کے لئے اپنے مکان کو مسجد کر کے اس میں جمعہ و جماعت شروع کر دی اس کے لئے اللہ عز و جل کے یہاں اجر عظیم ہے ان شاء اللہ الکریم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

² فتح القدیر باب الامامة مكتبة نوريه رضويه سكر ۱/۳۰۴

مسئلہ ۵۴: از موضع گلخان پور ڈاکخانہ رام کولا ضلع سارن مرسلہ محمد اسحاق صاحب ۳۰ شوال ۱۳۳۵ھ
ایک استفتاء جو حضور میں پیش ہے دیوبند گیا تھا فقط قرآن شریف کا حوالہ ہے وہ ہم لوگ دیہاتی نہیں سمجھ سکتے کہ جب آدمی مرتد ہو جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، لہذا التماس حضور میں ہے کہ جواب سے پورے طور سے خلاصہ مطلع فرمائیں کہ کفارہ کیا ہے کس قدر ہونا چاہئے؟

الجواب:

کفارہ ان گناہوں میں رکھا گیا ہے جن کا معاوضہ اس سے ہو جائے اور جو گناہ حد سے گزرے ہوئے ہیں ان کے لئے کفارہ نہیں ہوتا مثلاً صحیح مقیم بلا عذر شرعی ماہ مبارک کا ادارہ جس کی نیت رات سے کی ہو دوا یا غذا یا جماع سے قصداً بلا کر اٹھ کر توڑ دے تو اس کا کفارہ ہے اور سرے سے رکھے ہی نہیں کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں، مگر توبہ اور اس روزے کی قضا، یونہی اگر معاذ اللہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان براہ خط مارا جائے مثلاً شکار پر فائر کرے اور اس کے لگ جائے تو اس کا کفارہ ہے لیکن اگر عیاذ باللہ قصداً قتل کرے کہ یہ جرم اعظم ہے اس کا کوئی کفارہ نہیں مگر توبہ و قصاص، معاذ اللہ مرتد ہونا سب سے بدتر جرم ہے اس کا کیا کفارہ ہو سکتا مگر توبہ و اسلام، اور اگر توبہ نہ کرے اور اسلام نہ لائے تو دنیا میں سلطان اسلام کے یہاں اس کی سزا قتل ہے اور آخرت میں ابد آباد کے لئے جہنم، والی عیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

آپ نے علمائے کرام حرمین شریفین کا مبارک فتویٰ حسام الحرمین شاید نہ دیکھا ہو دیکھئے اور ضرور دیکھئے مطبع اہل سنت و جماعت بریلی سے ملتا ہے اس میں علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ دیوبندی عقیدے والے خود کافر مرتد ہیں پھر ان کو عالم جاننا اور ان سے فتویٰ پوچھنا کیونکر حلال ہو سکتا ہے احتیاط فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵: از پیل قاضی مرسلہ مرسلہ منشی محمد عنایت رسول صاحب ۹ شوال المکرم ۱۳۳۵ھ

ایسے گروہ کے باب میں جو بظاہر مسلمان ہو کے اپنے خاندان کو خاندان رسالت پر فضیلت دینے حسب و نسب میں ہر طرح اپنے آپ کو نجیب گردانے اور کہے کہ دیکھو رسول اللہ کس نسل سے ہیں، حضرت ہاجرہ کون تھیں، حضرت سارہ کی کنیز تھیں کہ نہیں، اور تائید میں قول نصرانی مؤرخ کا پیش کرے اور بعض کو اولاد فاطمہ سے لوٹڈی بچا کہے اور ساداتِ زمانہ کو قابل تعظیم و تکریم نہ جانے، بلکہ ان کی توہین و تمجین و تذلیل اور ان پر سب و شتم اور ایذا رسانی کو جائز و مباح سمجھے اور عامل ایسے شائع اعمال کا ہو، مسلمانوں کے ایسے گروہ کے ساتھ کھانا پینا، مناکحت و موالات، انکی مجالس و محافل میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

ایسا شخص گمراہ، بد دین، مسخرہ شیاطین ہے بلکہ اس پر حکم کفر کا لزوم ہے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے میل جول، مناکحت درکنار انکے پاس بیٹھنا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَمَا يُؤْمِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ①۔

مجمع الانہر میں ہے:

یعنی سادات و علماء کی توہین کفر ہے اور جو بنظر توہین کسی عالم کو مولویا یا سید کو میرا کہے وہ کافر ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔	الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلما وعلوی علیوی قاصدا به الاستخفاف کفر ² ۔

مسئلہ ۵۶: مرسلہ جناب قاضی ارشاد احمد صاحب از بمیل پور ضلع پٹی بھیت ۵ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

ایک واعظ نے یہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو؟ آپ نے جواب عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز سے آتی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کبھی تم نے پردہ اٹھا کر دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ کو اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اب کی مرتبہ پردہ اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبریل نے ایسا ہی کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور عمامہ سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا، یہ روایت کہاں تک صحیح ہے، اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے؟

الجواب:

یہ روایت محض جھوٹ اور کذب و افتراء ہے اور اس کا بیان کرنے والا ابلیس کا مسخرہ اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۱۵۷: از ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ ملا محمد رمضان پیش امام مسند نیاپورہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

(۱) اول عبدالقادر جس نے یہ کلمات کہے ہیں وہ کافر ہے یا نہیں؟ اگر اس کے کفر میں شک کرے اس کے

¹ القرآن الکریم ۶۸/۲

² مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب الفاظ الکفر دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۵

واسطے کیا حکم ہے؟

(۲) قاضی صاحب شہر یا دیگر مسلمان جو عبدالقادر کے معاون اور مددگار ہیں اور اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور دینی اور دنیوی مراسم میں تعلق رکھتے ہیں ان کے واسطے کیا حکم ہے؟

(۳) عبدالقادر کے گروہ میں سے جن لوگوں کا ہمارے گروہ سے زن و شوکا تعلق ہے یعنی زوجہ اس گروہ کی ہے اور زوج اس گروہ کا ہے، اسی طرح زوج اس گروہ کا ہے اور زوجہ اس گروہ کی ہے اور وہ لوگ یعنی ہر دو فریق اپنے اپنے عقیدہ پر قائم ہیں تو ایسی صورت میں ان کا نکاح شرعاً قائم رہتا ہے یا نہیں؟

(۴) قاضی صاحب شہر سے یہ کہا گیا کہ تم عبدالقادر جس نے توہین کی ہے اس کو کیا سمجھتے ہو، قاضی شہر یہ کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والے کو کافر سمجھتا ہوں مگر عبدالقادر کے پیچھے نماز ضرور پڑھوں گا، اس سے یہ مطلب کہ عبدالقادر سے اسلامی مراسم منقطع نہ کروں گا، حالانکہ قاضی صاحب کے روبرو عبدالقادر نے یہ الفاظ وعظ میں کہے اور ان کے سامنے چار مسلمانوں نے گواہی دی کہ ہمارے روبرو عبدالقادر نے یہ الفاظ وعظ میں کہے اور پھر حسب خواہش قاضی صاحب علماء کے فتوے بھی پیش کردئے، ایسی حالت میں قاضی شہر کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے نکاح پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ایک شخص نے علی الاعلان توبہ کی اس پر کفر کا فتویٰ منگوانا اور اس مسلمان کو کافر کہنا ایسے شخص کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب:

(۲۱) صورتِ مستفسرہ میں بلاشبہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور بلاشبہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے کافر ہے، اور بلاشبہ جو اس امر پر مطلع ہو کر اسے قابلِ امامت جانے اس کے پیچھے نماز پڑھے بلکہ وہ بھی جو اسے مسلمان جانے بنکے وہ بھی جو اس کے کفر میں شک کرے سب کافر و مرتد ہیں۔ شفاء شریف امام قاضی عیاض و وجیز امام شمس الائمہ کردری و ذخیرۃ العقبیٰ و مجمع الانہر و در مختار و غیر ہا میں ہے: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر^۱۔ (جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ ت)

^۱ در مختار باب المرتد مطبع مکتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

(۳) جو مرد اس عقیدہ پر ہوں یا اس پر مطلع ہو کہ اس عقیدہ والے کو کافر نہ جانتے ہوں ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے، عورتیں ان سے اپنے مہر کافی الحال مطالبہ کر سکتی ہیں اور بعد عدت جس سے چاہیں اپنا نکاح کر سکتی ہیں اور عورتوں میں جو کوئی اس حقیقت حال سے آگاہ ہو اور جان بوجھ کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہو گئی، مگر حسب روایت مفتی بہا اپنے شوہر مسلمان کے نکاح سے نہ نکلے گی نہ اسے اختیار ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کرے، ہاں ان کے شوہروں کو جائز نہ ہوگا کہ انہیں ہاتھ لگائیں جب تک وہ تائب ہو کر پھر اسلام نہ لائیں۔

(۴) قاضی مذکور کے سامنے شہادتیں پیش ہونے کا کیا ذکر جبکہ سوال میں مذکور کہ سورہ والضحیٰ شریف دکھا کر وہ الفاظ قاضی کے سامنے کہے اس صورت میں قاضی خود اس شخص کے ان احکام میں شریک ہے، اس کے پیچھے نماز محض باطل اور اس سے میل جول حرام اور اس سے نکاح پڑھوانا جائز نہیں۔

(۵) جو شخص توبہ کر چکا ہو اسپر کفر کا فتویٰ منگنا سخت عذاب کا استحقاق ہے اور مسلمان کو بلا وجہ کافر کہنے پر حدیث صحیح میں ارشاد فرمایا کہ وہ کہنا اس کہنے والے ہی پر پلٹ آئے گا یعنی جب کہ بروجہ اعتقاد ہو اور بروجہ سب و دشنام تو اشد کبیرہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور زیادہ تفصیل ہمارے فتاویٰ میں ہے۔

مسئلہ ۶۲: از ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ ملا محمد رمضان پیش امام مسجد نیا پورہ مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ عبدالقادر نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور اس پر علماء کا فتویٰ کفر کا آچکا ہے اور وہ توبہ سے انکار کرتا ہے اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور اس کے بھائی سمجھتے ہیں اور اس کے معاون ہیں ان کا نکاح بھی عند الشرع ٹوٹ گیا یا نہیں، اور اگر ٹوٹ گیا ہے تو ان کی مطلقہ بیویوں کا نکاح دوسرے مسلمانوں سے جائز ہے یا نہیں اور وہ مطلقہ بیویاں مہر کی لین دار ہیں یا نہیں؟ اس کا جواب بحوالہ کتب معتبرہ عطا فرمایا جائے، عند اللہ ماجور ہوں گے۔

الجواب:

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یقیناً کافر ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور جو اس کی توہین پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے ایسے جتنے لوگ ہوں خواہ توہین کرنے والوں کے عزیز قریب ہوں یا غیر ان سب کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور فی الحال وہ اپنے

مہر کا مطالبہ کر سکتی ہیں، ان عورتوں کو اختیار ہے کہ عدت کے بعد جس مسلمان سے چاہیں نکاح کر لیں، واللہ تعالیٰ اعلم
مسئلہ ۶۳: از ہوئل ضلع گورگانوہ مرسلہ عبد اللہ شاہ

معظم و مکرم قدوۃ الفضلاء فضلانا مولانا اولانا _____ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب

دام فیوضہ بعد سلام مسنون، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی بنام زید اور چند مسلمان امی اس کے ہمراہ ایک پادری مذہب عیسوی کے مکان پر نشست برخاست ایک وقت معین پر پادری صاحب کے مکان پر ہوا کرتی ہے، بروقت نشست پادری صاحب کے یہاں کے خور و نوش میں شریک ہوتے ہیں یعنی پان و چائے وغیرہ خاص پادری صاحب کے مکان کا بنا ہوا کھاتے پیتے ہیں اور گفتگو وغیرہ میں یہاں تک نوبت ہوتی ہے کہ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں لفظ بے ادبانہ وہ پادری کہتا ہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں افک و بہتان تک نوبت پہنچتی ہے اور حضرت زینب و زید کی شان میں لفظ گستاخانہ کرتا ہے، اب دوسرے مسلمان اس مولوی سے کہتے ہیں کہ پادری کے یہاں کا اکل و شرب اچھا نہیں، تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ کچھ حرج نہیں اور ہمارے ایمان میں کوئی فرق اور خلل نہیں آتا ہے، اگر فرق آتا ہو ہم کو قرآن و حدیث سے ثبوت دو، جناب مفتی صاحب یہ امر طلب ہے آیا اس مولوی کے ایمان میں خلل و فرق آیا یا نہ، اور اس مولوی کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہ اور کوئی گناہ ہے یا نہ اور گناہ کیسا ہے، صغیرہ یا کبیرہ؟ بینوا تو جرو؟

الجواب:

اس نام کے مولوی کے ایمان میں اگر فرق نہ ہوتا تو وہ ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو سکتا جن میں اللہ و رسول کے ساتھ استہزاء و طعن کئے جاتے ہیں وہ ثبوت مانگتا ہے اسے اگر ایمان احکام کی خبر ہوتی تو جانتا کہ قرآن عظیم اس صورت میں اس کے مثل نصاریٰ ہونے کا فتویٰ دے رہا ہے۔

خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے درد ناک عذاب ہے، وہ جو کافروں کے دوست بناتے ہیں مسلمانوں کے سوا کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں، عزت تو ساری اللہ کے لئے اور بیشک وہ تم پر کتاب میں حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
"بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ
الْكُفْرَ بَيْنَ أُولِيئَا عَمَلٍ دُونَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ أَلَّا يَتَّبِعُونَ عِندَهُمُ
الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
أَن إِذَا سَمِعْتُمُ آيَاتَ اللَّهِ يُفْرَبُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا
مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا

بات میں نہ پڑیں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی انہیں کی مثل ہو بیشک اللہ کافروں اور منافقوں سب کا جہنم میں ایک ساتھ اکٹھا کرے گا۔	فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ^۱ إِنَّكُمْ إِذَا صَلَّيْتُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ السُّفَّيِّينَ وَ الْكُفْرَيْنَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ^۲ ۱

اس شخص کے پیچھے نماز ہر گز جائز نہیں اور وہ سخت اشد کبیرہ کا مرتکب ہے بلکہ اس کا ایمان ہی ٹھیک نہیں، جیسا کہ قرآن عظیم صاف ارشاد فرما چکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۴: از کمرالہ پرگنہ اوسیت ضلع بدایوں مرسلہ محمد یسین خاں خطیب الذیقعدہ ۱۳۳۵ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی بنگالی نے کہا کہ جو کوئی نماز سنت پڑھے وہ
مشرک ہے، اور التحیات اور دو درود شریف نماز میں پڑھنے کی کہیں سند نہیں، اور اگر سند ہو تو قرآن شریف سے ثابت کرو اور نماز
جنازہ کی بھی نہیں پڑھنی چاہئے اس کی بھی قرآن شریف سے سند نہیں اور حدیث کا کچھ اعتبار نہیں ازراہ عنایت جواب سے
زود تر سرفراز فرمائیے۔

الجواب:

جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر ہے اور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا
منکر ہے اور جو قرآن مجید کا منکر ہے اللہ واحد قہار کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے صریح مرتد کافر ہے اور جو مرتد کافر ہے اسے
اسلامی مسائل میں دخل دینے کا کیا حق۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں بازر ہو۔	"مَا أَسْكَمَ الرَّسُولُ وَخُذُوا ^۲ وَمَا هُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" ^۱

اور فرماتا ہے:

اے نبی! تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک تجھے ہر اخلاقی بات میں حاکم نہ بنائیں پھر اپنے دلوں میں تیرے فیصلہ سے کچھ تنگی نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔	فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ^۳

^۱ القرآن الکریم ۴/۱۳۸ تا ۱۴۰

^۲ القرآن الکریم ۷۹/۷

^۳ القرآن الکریم ۴/۶۵

نماز سنت و جنازہ اور التحیات و درود سب کا حکم کلام اللہ شریف میں صراحۃً موجود مگر:

جسے اللہ نے نور نہ دیا اس کے لئے کہیں نور نہیں۔

"مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ" ①۔

پہلے یہ منکر بتائے کہ پانچ نمازوں کا ثبوت کلام اللہ شریف میں کہاں ہے، اور صبح کی دو رکعتیں، مغرب کی تین رکعتیں، باقی کی چار چار، ان کا ذکر کلام اللہ شریف میں کہاں ہے، اور نمازوں کی ترتیب کہ پہلے قیام اور اس میں قرأت پھر رکوع پھر سجود پھر قعود قرآن مجید میں کہاں ہے، وفتوں کی ابتداء و انتہا کہ فجر کا وقت طلوع صبح سے شروع ہو کر طلوع شمس پر ختم ہوتا ہے، اور ظہر کا زوال شمس سے سایہ اصلی کے سوا ایک مثل یا دو مثل سایہ ہونے تک اس کا ذکر قرآن مجید میں کہاں ہے، وضو کی ناقض یہ یہ چیزیں ہیں اور غسل کی یہ یہ، اور نماز ان چیزوں سے فاسد ہوتی ہے ان کی تفصیل قرآن مجید میں کہاں ہے۔ جب وہ ان سوالوں سے عاجز ہوگا اور اپنے کفر و جہل کا اقرار کر کے تائب ہوگا اس وقت ہم اسے بتادیں گے جن چیزوں کا وہ منکر ہے وہ سب قرآن مجید سے ثابت ہے اور ساتھ یہ بتائے کہ اس نے اس قرآن موجود کو بے کم و بیش قرآن منزل من اللہ کیونکر مانا، کیا اللہ خود اس کے ہاتھ میں دے گیا، اور جب یہ نہیں تو دلیل دے اور سمجھ رکھے کہ اس دلیل سے جو کچھ ثابت ہوگا سب ماننا پڑے گا ورنہ قرآن بھی ہاتھ سے کھوئے گا، کھویا تو ہے ہی جھوٹے زبانی اقرار سے بھی ہاتھ دھوئے گا" ② إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ③

(بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔) یہ مسائل جن کا ثبوت ہم نے قرآن عظیم سے دینا اس کے ذمہ لازم کیا ہے اس طرح لکھے جس طرح ہم مسلمانوں میں ہے، اس کے نزدیک اگر اور طور پر ہوں تو جس طرح اس کے اعتقاد میں ہیں نماز میں کیا کیا فرائض ہیں، ان کی ترتیب اور پڑھنے کی ترکیب کیا ہے، وضو و غسل کی ناقض کیا کیا ہیں، ہر وقت کی نماز میں کس کس رکعتیں ہیں، کس کس چیز سے فاسد ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ

مسئلہ ۶۵: شبہ پیش کردہ بعض اہل علم

بلاشبہ اشرف علی تھانوی اپنی عبارت خفض الایمان میں حق کا معاند ہے، مگر تکفیر میں یہ شبہ ہے کہ وہ علوم غیبیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتا بلکہ اطلاق لفظ عالم الغیب کا تیسری شق جو مصحح ثبوت علوم کثیرہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اس نے دھوکا دینے کے لئے قصداً

① القرآن الکریم ۲۴/۴۰

② القرآن الکریم ۶/۶۳

چھپالی اور زید پر براہ فریب و مغالطہ ایک الزامی ایراد قائم کیا اس سے وہ حق کا معاند ضرور ہے مگر کافر نہ ہوا، ہم اسے دیکھتے ہیں کہ وہ خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا ہے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتا۔

الجواب:

اشرف علی تھانوی سے زیادہ اپنی مراد کون بتا سکتا ہے اس نے جو عرق سریزی و حرکت مذہبوجی "بسط البنان" میں کی اس پر شدید قاہر الہی رد "وقعات السنن" وغیرہ میں ملاحظہ ہوں، مگر ایک ذی علم کے لئے کشف شبہ کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ یہ سوال حاضر کیا جاتا ہے جس میں سراسر عبارت خفض الایمان کا پورا چرہ ہے اس کا جواب دیتے بلکہ ان شاء اللہ تعالیٰ ملاحظہ کرتے ہی کھل جائے گا اور شبہ کا دوسوہ دھواں ہو کر اڑ جائے گا وباللہ التوفیق۔

سوال یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید نے حمد الہی میں کہا اے سخی داتا الہ العلمین اس پر حمید و ولید دو شخصوں نے اعتراض کیا۔ حمید، یہ ناجائز ہے اسمائے الہی توقیفی ہیں اللہ عزوجل کو جواد کہا جائے گا سخی کہنا جائز نہیں، حواشی حاشیہ خیالی علی شرح العقائد النسفی میں اس کی تصریح ہے۔ ولید: اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر سخاوت کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سخاوت سے مراد بعض عطا ہے، یعنی کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی شخص کو کچھ نہ کچھ دے دینا اگرچہ ایک نوالہ یا ایک کوڑی یا کل عطا کہ کسی سائل کا کوئی سوال کبھی نہ پھیرا جائے ہمیشہ جو کچھ مانگے اسے دیا جائے اگر بعض مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے ایسی سخاوت تو زید عمر و ہر ذلیل و رذیل ہر بھنگی چمار کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص سے کسی نہ کسی چیز کا دینا واقع ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو سخی داتا کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو سخی داتا کہوں گا تو پھر سخاوت کو منجمد کمالات الہیہ شمار کیوں کیا جاتا ہے، جس امر میں مومن بلکہ شریف شخص کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات الوہیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو خدا و غیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام عطایا مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہی۔ ولید کے اس کلام پر حمید اکابر علمائے کرام نے کفر صریح ہونے کا حکم کیا، سعید کو اس میں یہ شبہات ہیں ہم دیکھتے ہیں، ولید خشوع خضوع سے نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتا، اس کا مقصود اطلاق لفظ سخی پر انکار ہے نہ کہ عطاء الہی کا ابطال تیسری شق جو مصحح ثبوت عطاء الہیہ ہے، اس نے دھوکا دینے کے لئے قصداً چھپالی اور زید پر براہ فریب و مغالطہ ایک الزامی ایراد قائم کیا اس سے وہ حق کا معاند ضرور ہے مگر کافر نہ ہوا، اب علمائے کرام سے استفسار ہے کہ:

(۱) آیا کلام ولید میں اس تاویل کی گنجائش ہے؟

(۲) محض لفظ سخی کے اطلاق پر انکار وہ تھا جو حمید نے کیا یا یہ جو ولید نے کہا؟

(۳) منشاء اطلاق یعنی عطا کو دو مشقوں میں منحصر کر دینا ایک وہ کہ خدا میں بھی نہیں دوسرے وہ کہ بھنگی چہار میں ہے اور اس بنا پر اسے کمالات الہیہ سے نہ جاننا اور خدا اور اس کے غیر ہر بھنگی چہار میں فرق پوچھنا محض اطلاق لفظ سخی کا انکار ہوگا یا اللہ عزوجل کی صفت کمالیہ عطا کا صریح ابطال ہوگا؟

(۴) اس تقریر سے عطا کو کمالات الہیہ سے نہ جاننا اور خدا اور بھنگی چہار میں فرق پوچھنا اور اللہ تعالیٰ کی خصوصیت نہ جاننا ہر بھنگی چہار کے لئے بھی حاصل ماننا یہ تو بین شان عزت ہے یا نہیں؟

(۵) اس کلام کے سننے سے کسی طرح کسی کا ذہن اس طرف جاسکتا ہے کہ یہ ابطال عطاء الہی نہیں نہ اس کے کمال پر حملہ نہ اس قسم عطا میں جو اسے حاصل ہے، اس کی خصوصیت کا انکار نہ ہر بھنگی چہار کی اس میں شرکت کا اظہار بلکہ باوصف صحت معنی و حصول مبنی صرف بالخصوص لفظ سخی پر انکار ہے۔

(۶) جو معنی کسی طرح کلام سے مفہوم نہ ہو سکیں کیا ان کی طرف پھیرنا کفر کا نافی ہو سکتا ہے، شفاء امام قاضی عیاض وغیرہ کتب معتمدہ ائمہ میں تصریح ہے کہ التاویل فی لفظ صراح لایقبل^۱ (صریح الفاظ میں تاویل مقبول نہیں ہوتی۔ ت) ایسی تاویل مسموع ہو تو کوئی کلام کفر نہ ٹھہر سکے، "اردت برسول اللہ العقر ب" (میں نے رسول اللہ سے مراد بچھو لیا ہے۔ ت) کی تاویل اس تاویل سے قریب تر ہے یا نہیں کہ بلاشبہ عقر ب بھی خدا ہی کا بھیجا ہوا ہے۔

(۷) صحیح بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ذلک اخبار النفاق^۲ (یہ نفاق کا خضوع ہے۔ ت) اس خضوع و خضوع کا جواب کافی ہے یا یہ کہ کوئی کیسا ہی کفر کرے جب بعض اعمال صالحہ کرتا ہو کافر نہیں ہو سکتا۔ بینوا اتوجروا۔

مسئلہ ۶۶: از یازید پور ضلع پٹنہ مرسلہ عبدالصمد صاحب ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ امکان نسخ نہیں بلکہ وقوع نسخ کا ماننا فرض ہے یا واجب یا مستحب جس کو دوسرے لفظوں میں یوں صاف کر سکتے ہیں کہ وقوع نسخ پر دلیل قطعی یعنی آیت قرآنی یا حدیث متواتر ہے یا دلیل ظنی ہے اس کا منکر کافر ہوگا یا فاسق؟ بینوا اتوجروا؟

^۱ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى القسم الرابع في تصرف وجوه الاحكام مطبع شركت صحافيه ۲/ ۲۰۹

^۲ مجمع الزوائد باب الاعمال بالخواتيم دار الکتب بیروت ۴/ ۲۱۳

الجواب:

وقوع نسخ بلاشبہ قطعیات سے ثابت بلکہ باعتبار شرائع سابقہ ضروریات دین سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۷: از بجوڑہ مرسلہ حاجی عبداللطیف الریج الاول شریف ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اور مرد میں سے کسی سے بے علمی کی وجہ سے ایسا کلمہ منہ سے نکل جائے کہ کفر میں شمار ہو تو طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور اگر ایسا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے کیونکہ ظاہر نکاح دوسری بار پڑھانے سے شرم کرتا ہو تو بغیر گواہ کے ایسا نکاح پھر درست ہو سکتا ہے یا نہیں کہ صرف مرد عورت دونوں ہی نکاح قائم کر لیں کہ کوئی صورت آسان ہو تو بتلائیں کیونکہ اکثر لوگ بے علمی کی وجہ سے کوئی کلام کہہ دیتے ہیں اور وہ کفر ہوتا ہے اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے۔

الجواب:

معاذ اللہ جس سے کلمہ کفر صادر ہوا ہے بعد توبہ تجدید نکاح کا حکم ضرور ہے نکاح بغیر دو گواہوں کے نہیں ہو سکتا، دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں عاقل بالغ آزاد اور مسلمان، عورت کے نکاح میں ان کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے وہ ایجاب و قبول کو ایک سلسلے میں سنیں اور سمجھیں کہ یہ نکاح ہو رہا ہے بغیر اس کے نکاح نہیں ہو سکتا، ہاں یہ کچھ ضرور نہیں کہ وہ غیر ہی لوگ ہوں، زن و شوہر کے جوان بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، نوکر چاکران میں سے اگر دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیں کافی ہے، اور تجدید نکاح کوئی شرم کی بات نہیں، یہ وسوسہ شیطانی ہے، شرم کی بات یہ ہے کہ نکاح میں خلل پڑ جائے اور بغیر تجدید کے زن و شوہر کا علاقہ باقی رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶۸: از انجمن اسلامیہ بھرت پور مرسلہ حافظ عبدالوہاب خاں ٹوکی ۱۶ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ

یہاں ایک مولوی صاحب نے اثنائے وعظ میں فرمایا کہ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی لاش مبارک شہادت کے بعد کئی روز تک نہایت ناگفتہ بہ حالت میں رہی اور آپ کی ایک ٹانگ (نعوذ باللہ) کتوں نے چبا ڈالی، مولوی صاحب اور ان کے مقلدین اس واقعہ کو تاریخی واقعہ بتاتے ہیں، یہاں کوئی ایسا عالم نہیں جو اس واقعہ کے متعلق صحت کر سکے، اسلئے عرض ہے کہ ہوا پس اس واقعہ کے اصلی حالت سے اطلاع دیں، اگر صحیح ہے تو کسی معتبر کتاب سے پتہ چل سکتا ہے؟ اگر غلط ہے تو کس فرقہ کا عقیدہ ہے؟

الجواب:

امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

قال الزبير بن بكار بويح يوم الاثنين لليلة بقيت من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين وقتل يوم الجمعة لشبان عشرة خلت من ذى الحجة بعد العصر ودفن ليلة السبت بين المغرب والعشاء ¹ ۔	(حضرت زبير بن بكار کا بیان ہے۔ ت) یعنی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت یوم الاثنين ذی الحجہ کی آخری شب ۲۳ ہجری کو کی گئی ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ روز جمعہ بعد عصر شہید ہوئے اور اسی شام کو مغرب کے بعد عشاء سے پہلے دفن ہوئے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں امیر المومنین ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رافضیوں کے دسویں طعن میں ان ملائین سے نقل کیا کہ:

"بعد از قتل اور اسہ روز اوفادہ گزاشتند و بدفن او نہر واخند" ² ۔	قتل کے بعد انہیں تین دن تک ایسے ہی پھینک دیا گیا اور دفن نہ ہونے دیا گیا۔ (ت)

وہ کتوں کا لفظ اس طعن میں بھی نہیں، پھر جواب میں بہت روایات ذکر کر کے فرمایا:

ازیں روایات مشہورہ متعدده ثابت شد کہ تاہ روز اوفادہ ماندن لاش عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) محض افتراء و دروغ ست و در جمع تواریخ تکذیب آں موجودست زیرا کہ باجماع مورخین شہادت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بعد از عصر روز جمعہ ہیزدہم ذی الحجہ واقعہ شدہ است و دفن او در بقع شب شنبہ وقوع یافت بلاشبہ انتہی ³ ۔	ان تمام مشہور روایات سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی لاش کا تین دن تک پڑے رہنے کا واقعہ محض افتراء اور جھوٹ ہے اور تمام کتب تاریخ میں اس کی تکذیب موجود ہے کیونکہ تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر ہوئی اور بلاشبہ ہفتہ کی رات بقیع شریف میں تدفین ہوئی انتہی۔ (ت)
ورأيتني كتبت في بعض تعليقاتي الحديثية وهذا ايضا تجاوز نعم لا تقبل المناكير المنكرات في مقابلة المشهورات المقبولات	مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے بھی اپنے بعض حواشی میں یہی بات لکھی ہے اور یہ بھی تجاوز ہے ہاں مشہور و مقبول روایات کے مقابلے میں مناکیر و

¹ الاصابہ فی تہییز الصحابہ باب عثمان رضی اللہ عنہ دار صادر بیروت ۲/ ۴۶۳

² تحفہ اثنا عشریہ مطاعن عثمان رضی اللہ عنہ طعن دہم سہیل اکیڈمی لاہور ۱/ ۳۲۶

³ تحفہ اثنا عشریہ مطاعن عثمان رضی اللہ عنہ طعن دہم سہیل اکیڈمی لاہور ۱/ ۳۲۹

واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم۔	منکرات مقبول نہیں ہوتیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم (ت)

مسئلہ ۶۹: از شہر مالیگاؤں محلہ قلعہ قریب مسجد کلاں مرسلہ محمد صادق صاحب ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ
اگر کوئی شخص آیات قرآنی کو نہ مانے تو وہ شخص گناہگار ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوتا ہے تو کس درجہ کا؟ اور نماز اس کے پیچھے کیسی ہوتی ہے؟

الجواب:

آیت کو نہ ماننا یعنی انکار کرنا کفر ہے اس کے پیچھے نماز کیسی، مگر عوام نہ ماننا اسے بھی کہتے ہیں کہ گناہ خلاف آیت قرآنی واقع ہوا اور اسے آیت سنائی گئی اور وہ اپنے گناہ سے باز نہ آیا یہ باز نہ آنا اگر محض شامت نفس سے ہو، آیت پر ایمان رکھتا ہے، نہ اس سے انکار کرتا ہے نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے تو گناہ ہے کفر نہیں، پھر اگر وہ گناہ خود کبیرہ ہو یا بوجہ عادت کبیرہ ہو جائے اور یہ شخص اعلان کے ساتھ اس کا مرتکب ہو تو فاسق معلن ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پڑھنی گناہ اور پڑھی ہو تو پھیرنی واجب، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۰: از چندوسی حسینی بازار مرسلہ غلام حسین صاحب ۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ علی النبی الکریم وآلہ وصحبہ المکرمین اٰمین!
(کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چندوسی میں مسلمانوں نے ہنود، مشرکین سے اتفاق کرنے میں یہ آثار ظاہر کئے کہ سوائے نوبت نقارے نوازی اور ناچ رنگ نامشروع کے ایسا مبالغہ اور عروج ان کی رسوم جلادینے میں کہ بعض فریق تلک، قشقہ، سندے برہمنوں کے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر کھنچوا کر خوش اور مسرور ہوا اور بعض فریق برہمنوں کے ساتھ جے راجندر جی اور جے سینتاجی کی بول اٹھا اور بعض فریق نے ہمراہ ہنود تخت رواں نستہ عورتوں کے گشت کی اور وہ تخت رواں خلاف سالہائے گزشتہ پیوستہ کے بیخوف و خطر گلی کوچہ پھر اگر مسلمانوں کے جائے جلوس پر ہنود لائے، مسلمانوں نے سوائے تواضع پان، پھول اور بار، لالچئی وغیرہ ان کے آنے کا شکریہ بفرمایا ادا کر کے شیرینی کی تھالی پیش کی اس عمل سے کس فریق کی عورت نکاح سے باہر ہوئی اور کون مبتلائے کفر ہوا اور کون مرتکب گناہ کبیرہ ہوا اور ہر فریق کی توبہ کی صورت کیا ہے؟

الجواب:

وہ جنہوں نے برہمن سے قشقہ کھنچوایا وہ جنہوں نے ہنود کے ساتھ وہ جے بولی کافر ہو گئی، ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں اور وہ کہ گشت میں شریک ہوئے اگر کافر نہ ہوئے تو قریب بکفر ہیں،

حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سود مع قوم فهو منهم ^۱ وفي لفظ من كثر سواد قوم ^۲ ۔	جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

اور وہ جنہوں نے بت کے لانے پر شکریہ ادا کیا اور خوش ہوئے ان پر بھی حکم فقہاء کفر لازم ہے غمزاہیون میں ہے:

اتفق مشائخنا ان من رأى امر الكفار حسنا فقد كفر ^۳ ۔	جس نے کافر کے عمل کو اچھا جانا وہ باتفاق مشائخ کافر ہو جاتا ہے (ت)

ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷: از موضع میری پور ڈاکخانہ قصبہ علی گڑھ ضلع بریلی مرسلہ خان محمد خاں ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید آداب و احکام و ارکان شریعت کا محض منکر ہے یعنی اہل ہنود کی پرستش گاہوں پر پوجا کرتا ہے، سراسر جو کام شرک و کفر کے ہنود کرتے ہیں ان کو زید بھی کرتا ہے اور بجائے محفل میلاد شریف کے مثل ہنود کے کتھا کی یعنی برہمن کو بلا کر پوریاں وغیرہ پکوا کر اور ہنود کو کھلا کر جن مسلمانوں سے رسم تھا ان کو کھلا دیں اور ہنود کے ہوم رول میں چندہ دیا اور مسجد کے دینے سے انکار، صوم و صلوٰۃ کا مخرف باس امور کہ زید میں موجود ہیں، عمر اپنی بیٹی زید کے بیٹے کو دینا چاہتا ہے ہر چند اس سے منع کیا گیا مگر قصداً رسم گیا حتیٰ کہ تاریخ شادی کی ٹھہر گئی، عمر کی زوجہ نے جواب دیا اور سخت کلامی کی کہ زید اگر بھنگی ہے تو ہم بھی بھنگی ہیں، عمر سے کہا گیا کہ تم کو اگر زید سے ملنا ہے تو اس کو توبہ استغفار کرا دیا جائے، مگر عمر نہ مانا اور شرک و کفر کی حالت میں دیدہ دانستہ قرابت کی، آیا ہم جمیع مسلمان زید و عمر کے ساتھ کیسا معاملہ رکھیں، جو حکم شرع شریف کا ہو، نافذ ہو ایسا شخص بموجب شرع شریف کے مستوجب سزا ہے یا نہیں، بینواتوجروا۔

^۱ تاریخ بغداد ترجمہ ۵۱۶ عبد اللہ بن عتّاب الخ دار الکتب العربی بیروت ۱۰/۲۱

^۲ نصب الراية لاحادیث الهدایہ بحوالہ مسند ابی یعلیٰ المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۴/۳۲۶، کنز العمال حدیث ۲۴۲۵۵ مؤسسة الرسالہ بیروت

۲۲/۱

^۳ غمزاہیون البصائر مع الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ السبعۃ سید کمپنی کراچی ۱/۲۹۵

الجواب:

صورت مذکورہ میں زید کافر مرتد ہے، اس سے سلام، کلام مسلمانوں کو حرام اس کی شادی غمی میں شرکت حرام۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الظَّالِمِينَ" ①۔

بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ" ②۔

عمر اس کے سب افعال پر آگاہ ہے اس نے توبہ بھی لینا نہ چاہی اور ایسی قرابت اس کے ساتھ کی مبتلائے گناہ عظیم و مستحق عذاب الیم ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِنَّكُمْ إِذَا مِثُّهُمْ" ③۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَلَئِنَّ مِنْهُمْ" ④۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَلَا تَزْكُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ" ⑤۔

زید و عمر اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ انہیں یک لخت چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۲ تا ۷۳: از بدایوں مرسلہ نھو و نثار احمد سودا گران چرم ۱۸ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۶ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے باجود اس علم کے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کافر ملحد ہونے کا فتویٰ تمام علمائے اسلام دے چکے ہیں، پھر بھی اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرزائی کے لڑکے کے ساتھ کر دیا اب زید کو گمراہ اور بد عقیدہ سمجھا جائے یا نہیں اور زید کے ساتھ کھانا پینا اور اس کی شادی غمی میں شریک ہونا اپنے یہاں اس کو شریک کرنا

① القرآن الکریم ۶/۶۸

② القرآن الکریم ۹/۸۴

③ القرآن الکریم ۴/۱۴۰

④ القرآن الکریم ۵/۵۱

⑤ القرآن الکریم ۱۱/۱۱۳

جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ ایسا کریں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) مرزائیوں کے لڑکوں کو جو ابھی سن شعور کو نہیں پہنچے اور اپنے ماں باپوں کے رنگ میں رنگے ہیں اور ہر امر میں انہیں کے ماتحت ہیں کیا سمجھنا چاہئے مرزائی یا غیر مرزائی؟

الجواب:

(۱) اگر وہ لڑکا اپنے باپ کے مذہب پر تھا اور اسے یہ معلوم تھا کہ اس کا یہ مذہب ہے اور دانستہ لڑکی اس کے نکاح میں دی تو یہ لڑکی کو زنا کے لئے پیش کرنا اور پرلے سرے کی دیوثی ہے، ایسا شخص فاسق ہے اور اس کے پاس بیٹھنا تک منع ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یا د آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَأَمَّا يُسَيِّئُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ①

ورنہ اس کے سخت بے احتیاط اور دین میں بے پروا ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اور اگر ثابت ہو کہ وہ واقعی مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے اس بنا پر تقریب کی تو خود کافر مرتد ہے، علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ:

من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر ②	جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں، بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسکی قبر پر جانا حرام،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ" ③	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (ت)

(۲) وہ سب مرزائی ہیں مگر وہ کہ عقل و تمیز کی عمر کو پہنچا اور اچھے برے کو سمجھا اور مرزائیوں کو کافر جانا اور ٹھیک اسلام لایا وہ مسلمان ہے، یہ اس حالت میں ہے کہ ماں مرزائی ہو، اور اگر ماں مسلمان ہو اگرچہ اپنی

① القرآن الکریم ۶/۲۸

② حسام الحرمین باب المعتبد والمستند مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۱۳

③ القرآن الکریم ۹/۸۴

شامت نفس یا اپنے اولیاء کی حماقت یا ضلالت سے مرزائی کے ساتھ نکاح کر کے زنا میں مبتلا ہے، اب جو بچے ہوں گے جب تک نا سمجھ رہیں گے اور سمجھ کی عمر پر آ کر خود مرزائیت اختیار نہ کریں گے اس وقت تک وہ اپنی ماں کے اتباع سے مسلمان ہی سمجھے جائیں گے،

فان الولد يتبع خیر الابوين دینا فکیف من لیس له الا لامر فان ولد الزنا لاب له۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	بچہ والدین میں سے اس کے تابع ہوتا ہے جس کا دین بہتر ہو تو اس وقت کیا حال ہوگا جب اس کی صرف ماں ہی ہو کیونکہ ولد زنا کا باپ نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۸۱۴۷۴: از مقام رانچی محلہ اوپر بازار مرسلہ عبدالرب صاحب ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

جو کہے: (۱) معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غلط ہیں، معجزہ حضرت سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) مردہ کو زندہ کرنا غلط ہے، مطلب اس کا احوال قوم کو زندہ کرنا ہے ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے شرعاً؟

(۲) کتاب فتاویٰ عالمگیری وقاضی خاں بے اعتبار ہیں، توہین علماء دین قول بکر سے متصور ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

(۳) قربانی کرنے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ گوشت و خون کا محتاج نہیں، نہ اس تک پہنچتا ہے، بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، قربانی کے جانور کی قیمت مدرسہ میں دینا افضل ہے، غور فرمایا جائے کہ بکر نے ترک وجوب پر حملہ کیا یا نہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

(۴) حضرت منصور کا دار پر کھنچا جانا امور سلطنت و مستم ہونے کی وجہ سے نہ تھا نہ اور کسی وجہ سے، شرعاً کیا حکم ہے؟

(۵) بکر عبادت گاہ کفار میں نہ بہ نیت تفریح طبع و دیکھنے کے جاتا ہے بلکہ شرکت عبادت گاہ کفار کو فرض و سنت و مستحب ٹھہراتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

(۶) بکر پر وہ حنفیت میں کار بند وہابیت ہے، وہابیوں کی حمایت اور اہلسنت و تمامی مفسرین و فقہاء کی توہین کرتا ہے، میلاد و قیام کے متعلق الفاظ ناشائستہ و بدعت سیدہ کہتا ہے، بکر کی اقتداء جائز ہے یا نہیں؟ اور بکر در حقیقت مقلد ہے یا غیر مقلد؟

(۷) بکر محض پھاس کلام و اثبات مدعا اپنے بزور زبان عبارات فقہیہ کو تحریف کیا ہے، بکر دست انداز اقوال ائمہ مجتہدین پر ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

(۸) بکر جناب کنز الفقراء تاج الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) پر طعن و تکذیب کرامات اولیاء کرتا ہے و نیز دیگر اشخاص بھی بمقابلہ بکر کے حضرت کی شان میں طعن کرتے ہیں اور بکر

خاموش رہتا ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:

(۱) جو شخص معجزاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتائے کافر مرتد ہے، مستحق لعنت ابد ہے۔ حضور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ احیائے موتی کا غلط کہنے والا بھی یقیناً کافر مرتد ہے اور وہ تاویل کہ احوال قوم زندہ کرنا مراد ہے، اسے کفر و ارتداد سے نہ بچائے گی کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ عقائد امام مفتی الثقلین مفتی الجن والانس عمر نسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

النصوص تحمل علی ظواہرها والعدول عنها الی معان یدعیہا اهل الباطن الحاد ^۱ ۔	نصوص کو اپنے ظاہر ہی پر محمول کیا جائے گا اور اس سے ایسے معانی کی طرف عدول جن کا دعویٰ اہل باطن نے کیا سراسر الحاد ہے (ت)

شرح میں ہے:

الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال و التصاق بالکفر لكونه تکذیباً للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیما علم مجیئہ بہ بالضرورة ^۲ ۔	الحاد یعنی اسلام سے عدول اعراض ہے اور یہ کفر کے ساتھ اتصال ہے کیونکہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان معاملات میں تکذیب ہے جن کا لانا آپ سے بالضرورة ثابت ہے (ت)

شفاء قاضی عیاض میں ہے:

التاویل فی الضروری لا یسمع ^۳ ۔	ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ (ت)

(۲) سبحان اللہ! جب وہ معجزاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط کہتا ہے تو اس سے اس کی کیا شکایت کہ فتاویٰ قاضی خاں و عالمگیری کو نہیں مانتا جو اللہ اور اس کے رسولوں کی تکذیب کر چکا اس سے تو ہین علم و علماء کا گلہ فضول ہے، ماعلیٰ مثله بعد الخطاء (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں۔ ت)

(۳) قربانی کا انکار ضلالت ہے، یہ ہندو تو سارے کے سارے گائے کی قربانی سے کتنا چڑتے ہیں، غایت یہ کہ یہ ایک بات میں ہندوؤں سے بڑھ گیا کہ مطلقاً قربانی کے وجوب کا منکر ہوا اور ایک بات میں ہندو اس سے

^۱ عقائد نسفی مع الشرح مطبوعہ دارالاشاعت العربیہ قندھار افغانستان ص ۱۱۹

^۲ شرح عقائد نسفی مطبوعہ دارالاشاعت العربیہ قندھار افغانستان ص ۱۱۹

^۳ کتاب الشفاء للقاضی عیاض القسم الرابع فی تصرف وجوہ الاحکام الخ مکتبہ شرکت صحافیہ ترکی ۲/ ۲۱۰

بڑھ کر ہیں کہ وہ چڑتے ہیں یہ فقط منکر۔

(۴) ایک بے معنی بات ہے صرف اتنے لفظ محتاج توجیہ نہیں۔

(۵) شرکت عبادت گاہ کفار صریح کفر ہے کیونکہ ہدایت یار کو جانا شرکت نہیں ہو سکتا، کتب دینیہ میں تصریح ہے کہ معابد کفار میں جانا مکروہ ہے کہ وہ ماوائے شیطین ہیں کما فی رد المحتار وغیرہ (جیسا کہ رد المحتار وغیرہ میں ہے۔ ت) نہ کہ شرکت کہ صریح کفر ہے اور کفر کو ہلکا جانا بھی کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ مستحب بلکہ سنت بلکہ فرض ٹھہرانا،

اباللہ وایتہ ورسله کنتم تستہزؤن، لاتعتذروا قد کفرتم بعدایمانکم ^۱	کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (ت)

(۶) عجب ہے کہ سائل اس سے وہ کلمات نقل کر کے پھر اس کا مقلد ہونا پوچھتا ہے وہ مقلد ضرور ہے مگر ابلیس کا،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِسْتَوْذَعْتَهُمُ الشَّيْطَانَ فَأَنسَهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۖ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ" ۝۲	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی، وہ شیطان کے گروہ ہیں، سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔ (ت)

(۷) معلوم نہیں سائل نے اس کا پہلا عقیدہ معجزہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتانا غلط لکھ دیا یا صحیح، اگر غلط لکھا تو کیوں، اور صحیح لکھا تو اس کے بعد ان باتوں کی کیا گنجائش رہی، ائمہ مجتہدین پر دست اندازی کرنیوالا گمراہ سہی کافر تو نہیں، تکذیب معجزات کرنے والا تو کافر ہے۔ گنہگار پر شادی مسیح چرن سے اس کی کیا شکایت کہ تو ہمارے ائمہ پر کیوں اعتراض کرتا ہے۔

(۸) کرامات اولیاء کا انکار گمراہی ہے،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ لَيْسَ بِي مِنْ شَيْءٍ ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے، کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا، بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ

^۱ القرآن الکریم ۹/۶۵، ۶۶

^۲ القرآن الکریم ۵۸/۱۹

بَعْدَ جَسَآٓٓٓٓ ۱ "وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى "قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ ظَرْفُكَ ۚ" ۲	جسے چاہے بے گنتی دے (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔ (ت)

اور حضور ولی الاولیاء، غوث الاقطاب ملاذ الابدال والافراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم کی شان اقدس میں زبان درازی نہ کرے گا
مگر رافضی تبرائی۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ۳ - واللہ تعالیٰ اعلم۔	اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۸۲ تا ۸۴: از مراد آباد محلہ قائم کی بیریاں مرسلہ محمد مختار ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ۔

(۱) ایک شخص کے دل میں زبان میں برے خیال نکلتے ہیں وہ نماز پڑھنے سے عاجز آگیا ہے چنانچہ لاحول، سورہ ناس، درود
شریف، قرآن شریف پڑھتا ہے تو بھی اس کے دل میں برے خیالات آتے ہیں اور ایک بات زبان سے برابر دل سے برابر نکلا
کرتی ہے مثلاً سراج الحق بیٹا کس کا، اپنے ماں باپ کا، اور فحش خیالات بیٹے بیٹیوں، ماں باپ کے بارے میں ہر وقت برے
خیالات بہت۔

(۲) برے خیالات یہ بہت دھوکے انجانی یوقونی زبان سے، دل جان سے ہیں، نعوذ باللہ خدا کا شریک نکلا، پھر یہ نکلا خدا وحدہ
لا شریک ہے، رسول برحق ہیں یہ خیال بہت جلد دھوکے سے نکلا، ایک ماہ میں تین بار، ایک دفعہ ایک یوم میں دوسرا آٹھ یوم
میں تیسرا سولہ یوم میں نکلا پھر یہ خیالات نہیں نکلتے، پھر دل زبان سے یہ نکلا کہ خدا وحدہ لا شریک ہے جبکہ ہزار باتوں کے بعد
جب کہ زبان نہیں رکتی تھی، وہ روکتا تھا مگر وہ نہیں رکتی تھی، دل میں دنیا کے خیالات بہت برے تھے وہ یہ ہیں خدا نے کسی کو
بیٹا بیٹی مال اسباب دیا ہے سب یہیں رہے گا بس خدا کی بات اچھی ہے دل میں یہی بیٹیوں بیٹیوں کے خیالات، وہ بخشاجائے گا
یا نہیں؟ مسلمان رہا یا نہیں؟ گنہگار ہوا یا نہیں۔

(۳) وہ ہمیشہ لوگوں کو نیک تعظیم دیتا ہے، خدا نے جو بتایا ہے نماز روزہ اور بہت باتوں کی، وہ قرآن اور خدا رسول کی محبت کرتا
ہے جو خدا اور رسول کو برا اور قرآن کو برا کہتا ہے اس کو جان سے مارنے کو تیار ہے،

^۱ القرآن الکریم ۳/۳۷

^۲ القرآن الکریم ۲/۴۰

^۳ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

وہ خدا اور رسول کو جان سے زیادہ زیادہ سمجھتا ہے، خدا سے کئی مرتبہ دعا مانگی مگر خدا کا حکم نہیں ہوا ان سے پہلے وہ عاجز آگیا ان باتوں سے، اور نماز میں بھی برے خیالات آتے ہیں، وہ اپنے اسلام کا پکا ہے، وہ خدا اور رسول سے بہت خوش ہے، کئی آدمی نے خدا اور رسول کو برا کہا اس نے ان کو مارا مگر جنہوں نے برا کہا وہ کافر تھا، یہ سب بیٹے بیٹیاں کس کی ہیں، کیا آدم علیہ السلام کی یا اپنے ماں باپوں کی؟

الجواب:

برے خیالات اگر آئیں اور انہیں جمایا نہ جائے، نہ بالقصد انہیں زبان سے ادا کیا جائے، تو اس سے اسلام میں کچھ فرق نہیں آتا اور جہاں تک مجبوری ہے گناہ بھی نہیں، اور وہ سراج الحق والا فقرہ بار بار کہنا گناہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، خلل دماغ کا ایک شعبہ ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ برے وسوسے جب دل میں آئیں فوراً اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرے اور کہے:

امنا باللہ ورسوله "هُوَ الْوَلُّ وَالْأَخِرُ وَالْقَاهِرُ وَالْبَاطِنُ" ۱	میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا "وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے" (ت)

اور لا حول شریف پڑھے اور خشکی دماغ کا طبی معالجہ بھی چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶۴۸۵: ازدادھن پور گجرات قریب احمد آباد قریب احمد آباد مرسلہ حکیم محمد میاں صاحب ۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ (۱) ایک مولوی صاحب بعد ختم ہونے وعظ کے فرمانے لگے کہ ہم نے جو وعظ آپ صاحبوں کو سنایا ہے وہ کلام اللہ اور حدیث سے سنایا ہے، نہیں معلوم کہ یہ جھوٹ ہے یا سچ، اس بات کا علم خدا کو ہے، یہ الفاظ مولوی صاحب نے کیوں فرمائے، ایسا کہنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

(۲) مذکور مولوی صاحب ہر وعظ میں بہشتی زیور کے لئے خاص حکم دیتے ہیں، وہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی تصانیف سے ہے، بہت سے ذی علم لوگوں کو شک ہے اور بہشتی زیور پڑھنے کو منع کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے، اس کتاب میں کون سے مسائل غلط ہیں اور ان کون سے صحیح؟ ان کا خلاصہ اور آپ اس کتاب کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

^۱ القرآن الکریم ۵۷/۳

الجواب:

(۱) یہ کہہ کر کہ میں نے تمہیں یہ وعظ قرآن وحدیث سے سنایا ہے یہ کہنا کہ معلوم نہیں جھوٹ ہے یا سچ قرآن عظیم کے صدق میں شک کرنا ہے اور تاویل بعید کی یہاں کچھ حاجت نہیں، اول تو الفاظ اس کے مساعد نہیں پھر سوال دوم میں بیان مسائل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واعظ ہر وعظ میں مسلمانوں کو بہشتی زیور منگانی کی ترغیب دیتا ہے ایسا ہے تو عقیدہ کا دیوبندی معلوم ہوتا ہے اور دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید کے صدق میں ضرور شک ہے وہ اللہ عزوجل کو وجوباً سچا نہیں جانتے بلکہ صاف تصریح کرتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ امکائاً جھوٹا ہے پھر وعظ کو قرآن وحدیث سے بتا کر اس کے صدق و کذب میں شک کرنا ضرور کلمہ کفر ہے، مسلمانوں کو ایسے شخص کا وعظ سننا اور اسے وعظ کی مسند پر بٹھانا حرام ہے۔

(۲) بہشتی زیور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح کالی دی اور جس کی نسبت تمام علمائے حرین شریفین نے بالاتفاق حسام الحرمین میں فرمایا ہے کہ:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱	جو اس کو باتوں پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جاننا درکنار اس کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ بھی کافر۔

بہشتی زیور کا دیکھنا عوام مسلمان بھائیوں کو حرام ہے اس میں بہت سے مسائل گمراہی کے اور بہت سے مسائل غلط و باطل ہیں اور یہی کیا تھوڑا ہے کہ وہ ایسے کی تصنیف ہے جس کو مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے علمائے کرام باتفاق فرما رہے ہیں کہ اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ زیادہ اطمینان درکار ہو تو کتاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والہین مطبع اہل سنت وجماعت بریلی سے طلب کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۷: از شہر بریلی مرسلہ شوکت علی صاحب فاروقی ۲۷ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کفار کے قسم کے ہوتے ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضر ہے؟ بینوا تو جو را۔

الجواب:

اللہ عزوجل ہر قسم کفر و کفار سے بچائے، کافر دو قسم ہے: اصلی و مرتد۔ اصلی وہ کہ شروع سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے، یہ دو قسم ہے: مجاہد و منافق، مجاہد وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو اور منافق وہ کہ بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو، یہ قسم حکم آخرت میں سب اقسام سے بدتر ہے۔

^۱ حسام الحرمین باب المعتبد والمستند مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۱۳

"إِنَّ السُّفَّيْقِينَ فِي الدُّنْيَا أَلَا سُفُلٌ مِنَ النَّاسِ" ^۱۔

بیشک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں۔

کافر مجاہر چار قسم ہے:

اول دہریہ کہ خدائی کا منکر ہے۔

دوم مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود جانتا ہے، جیسے ہندو بت پرست کہ بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مگر معبود مانتے ہیں اور آریہ کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں، مگر قدیم و غیر مخلوق جانتے ہیں دونوں مشرک ہیں اور آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے۔

سوم مجوسی آتش پرست۔

چہارم کتابی یہود و نصاریٰ کہ دہریہ نہ ہوں،

ان میں اول تین قسم کا ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل ہے اور قسم چہارم کی عورت سے نکاح ہو جائے گا اگرچہ ممنوع و گناہ ہے۔

کافر مرتد وہ کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے اس کی بھی دو قسم ہیں: مجاہر و منافق۔

مرتد مجاہر وہ کہ پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ اسلام سے پھر گیا کلمہ اسلام کا منکر ہو گیا چاہے دہریہ ہو جائے یا مشرک یا مجوسی یا کتابی کچھ بھی ہو۔

مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے، جیسے آجکل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، جھوٹے صوفی کہ شریعت پر ہنستے ہیں، حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہیں اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا، اس کا نکاح کسی مسلم کافر مرتد اس کے ہم مذہب یا مخالف مذہب، غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا، جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو خواہ عورت، مرتدوں میں سے سب سے بدتر مرتد منافق ہے، یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے، خصوصاً وہابیہ خصوصاً دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خاص اہلسنت کہتے، خفی بنتے، چشتی نقشبندی بنتے، نماز روزہ ہمارا سا کرتے، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے

^۱ القرآن الکریم ۱۴ / ۱۳۵

اور اللہ ورسول کو گالیاں دیتے ہیں، یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں، ہوشیار خبردار! مسلمانوں! اپنا دین بچائے ہوئے رہو
 "فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَفِظًا ۖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ" ^۱ (تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان۔ ت) واللہ
 تعالیٰ اعلم۔



^۱ القرآن الکریم ۱۲ / ۶۴



رسالہ

المبین ختم النبیین
(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مسئلہ ۹۳۶۸۸: از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مدرسہ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم _____ حامداً ومصلياً ومسلماً

اما بعد بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلباء تعلیم دادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ:

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (ت)	"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" ^۱

تلاوت کر کے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام

^۱ القرآن الکریم ۳۳/۴۰

استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہو اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے، چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی و بد عقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زید یہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیہ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبت خاتمت کالم سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں، فقط المستفتی محمد عبداللہ۔

دلائل خارجیہ

دلیل اول: توضیح ص ۱۰۰ میں ہے:

اصل یعنی رائج عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی

الاصل ای الراجح هو العهد الخارجي

عہ: چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لأنه حقيقة التعيين وكمال التمييز ¹ ۔	حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے۔

پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔
دلیل دوم: نور الانوار صفحہ ۸۱ میں ہے:

يسقط اعتبار الجمعية اذا دخلت على الجمع ² ۔	جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت ساقط ہو جاتا ہے۔

پس نمین کہ صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہو تو نمین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔
دلیل سوم: یہ امر مسلم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے جب فرد واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے کل، باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کہ ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشئ علی نفسه لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النیسین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب:

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلاتاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ وَلَکِنْ رَّاسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ³ (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ت) و حدیث متواتر لا نبی بعدی⁴ (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً و خلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاویٰ یتیمیہ الدرر و اشباہ و النظائر و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے: وَلَکِنْ رَّاسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ⁵

¹ التوضیح والتلویح قوله ومنها الجمع المعروف باللام نورانی کتب خانہ پشاور ۱/ ۱۳۶

² نور الانوار بحث التعریف باللام والاضافة مکتبہ علمی دہلی ص ۸۱

³ القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

⁴ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۱

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات دین سے ہے (ت)	اذالم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات^۱

شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے:

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بکلم اجماع امت و بکلم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔	کذلک (یکفر) من ادعی نبوة احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوبعدہ (الی قوله) فهو لا کلهم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انه خاتم النبیین ولانبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انه خاتم النبیین وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة علی حمل ان هذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر هؤلاء الطوائف کلها قطعاً اجماعاً وسیعاً^۲

امام حجت الاسلام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ	ان الامة فہمت هذا اللفظ انه افہم عدم نبی بعدہ ابد او عدم رسول بعدہ ابد وانه لیس فیہ تاویل ولا تخصیص وامن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الہذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانه مکذب لهذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر مؤول

^۱ الاشباہ والنظائر باب الردۃ ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۲۹۶، فتاویٰ ہندیہ باب احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳

^۲ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین شرکت صحافیہ فی البلد العثمانیہ ترکی ۱/۷، ۷۰، ۷۱

ولامخصوص^۱۔	اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسائی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعده یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انه خاتم النبیین و آخر المرسلین وفي السنة انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علی ظاہرہ و هذه احدى المسائل المشہورة التي کفرنا بها الفلاسفة لعنہم اللہ تعالیٰ^۲۔	ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم و استغراق بلاتا ویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسکوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمدہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ درمیان اسلامیان روشن ترازیاں ست کہ آں را بکشف و بیان حاجت افتد، خدائے تعالیٰ خبردار کہ بعد ازوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی دیگر نباشد و منکر اس مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر بر رسالت او معترف بودے وے را در ہر چہ از اں خبردار صادق دانستے و بہمان جہت کہ از طریق تواتر رسالت او بیش مادرست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باز پسیں پیغمبران ست در	بحمد اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ اہل اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے خود اطلاع فرمادی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب

^۱ الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی المكتبة الادبية مصر ص ۱۱۴

^۲ المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد السنیہ تجویز نبی بعدہ کفر مکتبة الحقیقیة استنبول ترکی ص ۱۱۵

زمانہ اووناقیامت بعد ازوے یحییٰ نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شکست درال نیز بہ شکست ونہ آں کس کہ گوید کہ بعد اووے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دار د کہ باشد کافرست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔^۱	تاقیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیہ کریمہ "وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" ^۲ مثل حدیث متواتر لانی بعدی ^۳ قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل و قال اصلاً مسموع نہیں، جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ "خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ "تقدم" ^۴ تاخیر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیال جہاں ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے۔ اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں ^۵ ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے"، ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین" ^۶ ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہر گز منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں "چند اور خبیثوں نے

عہ ۱: تحذیر الناس نانوتی ۱۲

عہ ۳: مناظرہ احمدیہ ۱۲

عہ ۲: مواہب الرحمن قادیانی ۱۲

^۱ المعتقد فی المعتقد

^۲ القرآن الکریم ۳۳/۴۰

^۳ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن نبی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

لکھا کہ "الف لام عہ" خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عربی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں "ان شیاطین سے بڑھ کر" اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ "اہل اسلام عہ" کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریحی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے"

الی غیر ذلک من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلّیس لعن اللہ قائلہا وقاتل اللہ قابلیہا۔	دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدوں کو متضمن ہے اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے۔ (ت)

یہ سب تاویل ریک ہیں یا عموم واستغراق "النبیین" میں تشویش و تشکیک سب کفر صریح و ارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ و غیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر عقائد و فقہ ان کے بیانیوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة"^۱ میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کئے واللہ الحمد۔ تو یہاں عموم واستغراق کے انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر، مردود و ملعون، خائب و خاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء، رب العلمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عربی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالیٰ "وَإِنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ"۔

^۱ (جیسے کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: اور میں نے تم کو جہاں والوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی

عہ ۱: ناصر المؤمنین سسوانی ۱۲

عہ ۲: تحریر اسی زندیق پشاور ۱۲

کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں،

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)	"أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ^۱، "إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا" ^۲۔

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز بعثت سے جب یا اب کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگرچہ ایک ہی، اگرچہ غیر تشریعی، اگرچہ کسی اور طبقہ زمین، یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع انسانی میں واقع مانتا، یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان و قوی جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و ندیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر و مرتد ملعون ابد ہے "فَتَنَاهُمْ اللَّهُ أَنْ يُلْوَ كُفْرًا" ^۳ (اللہ انہیں مارے کہاں اونڈھے جاتے ہیں۔ ت) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ اور احتمال خلاف، ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شک کو مسلمان کہنا اسے کافر نہ جانا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:

جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔ (ت)	من قال بعد نبینا یکفر لانه انکر النص وکذلک لو شک فیہ ^۴۔

در مختار و زازیہ و مجمع الانہر وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

^۱ القرآن الکریم ۱۸/۱۱

^۲ القرآن الکریم ۵۷/۳۳

^۳ القرآن الکریم ۳۰/۹

^۴ بحر الکلام

من شك في كفره وعذابه فقد كفر ¹ ۔	جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

ان لغتی اقوال، نجس تراز ابوال، کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غار مذلت میں گر کر قعر جہنم کو پہنچے والحمد للہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سوچھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جبار، اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے

قَالَ تَعَالَى "أَلَمْ تَهْلِكْ إِلَّا وَلِيَيْنِ ۖ ثُمَّ نُنَبِّهُهُمُ الْآخِرِينَ ۖ كَذَلِكَ نَفْعِلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۖ وَيَوْمَ يُؤْمَرُ مَنِ الْإِيمَانِيِّينَ" ۖ ²	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا، پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت، معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آئیہ کریمہ میں افادہ استغراق سے انکار اور ارادہ بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آئیہ کریمہ اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقل متواتر ضروریات دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمت خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم خمر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواتر بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوصاً نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابوزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

إذا جحد مجمعا عليه يعلم من دين الاسلام ضرورة سواء كان فيه نص اولافان جحدہ يكون كفرا اه ملتقطاً ³ ۔	جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریات دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے اہ ملتقطاً (ت)

¹ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر فصل في احكام الجزية دار احیاء التراث العربی بیروت / ۶۷۷

² القرآن الکریم ۷۷/۱۹۳۱۶

³ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة مكتبة الحقيقة استنبول ترکی ص ۳۵۲

بعینہم یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک، کبھی کسی وقت کسی جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہو سکتا کچھ اس آئیہ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاهر و باہر، متوار و متطافر، متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بھگت اللہ تعالیٰ مسئلہ خود ضروریات دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر، مجمع علیہ، قطعی ضروری کا انکار، اس پر کفر ثابت کرے گا اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفس مسئلہ کا انکار نہیں، منح الروض الاذہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

لو قال حرمة الخمر لا تثبت بالقرآن كفر اى لانه عارض نص القرآن وانكر تفسير اهل الفرقان ¹ ۔	اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل فرقان کی تفسیر کا انکار کیا (ت)

فتاویٰ تتمہ میں ہے:

من انكر حرمة الخمر في القرآن كفر ² ۔	جس نے قرآن کے حوالے سے حرمت شراب کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا (ت)

اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلمات کفر بالاتفاق میں نقل کیا:

او قال لم تثبت حرمة الخمر في القرآن ³ ۔	یا اس نے کہا قرآن میں حرمت شراب کا ثبوت نہیں ہے۔ (ت)

پھر خود فرمایا:

كفر زاعم انه لانص في القرآن على تحريم الخمر ظاهر، لانه مستلزم لتكذيب القرآن الناص في غير ما آية على تحريم الخمر فان قلت غاية ما فيه انه كذب وهو لا يقتضى الكفر قلت ممنوع لانه كذب	جس نے کہا تحریم شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا

¹ منح الروض الاذہر شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃً مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۹۰

² منح الروض الاذہر شرح الفقہ الاکبر بحوالہ فتاویٰ تتمہ فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃً مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۹۰

³ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبیل النجاة مكتبة الحقيقة استنبول ترکی ص ۷۱ ۳

یستلزم انکار النص المجمع علیہ المعلوم من الدین بالضرورة ^۱ ۔	تقاضا نہیں کرتا میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔ (ت)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیہ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تمام نبوت پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کر سکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر اباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد، کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ و اجماع یقینی و ضروریات دین سے ثابت یقیناً مانیں ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزع خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں، بطالتوں، کج فہمیوں کے باعث آیہ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی اس پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر از انجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کردی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق و احتیاط ہوگا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

ومن ثم یتجہ انہ لو قال الخمر حرام و لیس فی القرآن نص علی تحریمہ لم یکفر لانہ الان محض کذب و هو لا کفر بہ اھ ^۲ ۔	اسی وجہ سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لیے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا۔ اھ (ت)

اقول: وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یارو معین، مرتدین و کافرین و بازپچہ کنندہ کلام رب العالمین، و مکذذب تفسیر حضور سید المرسلین و مخالف اجماع جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے۔

اول تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہم زبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزع خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود دود جانا۔

^۱ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبیل النجاة مكتبة الحقيقة استنبول ترکی ص ۷۷۲

^۲ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبیل النجاة مكتبة الحقيقة استنبول ترکی ص ۷۷۲

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد: (۱) فرداً فرداً خواہ بتدریج اسماء یہ صرف چھیس ۲۶ کے لئے ہے: آدم، ادریس، نوح، ہود، صالح، ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، لوط، یعقوب، یوسف، ایوب، شعیب، موسیٰ، ہارون، الیاس، الیسع، ذوالکفل، داؤد، سلیمان، عزیر، یونس، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل "قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ" ^۱ (اشمویل) (ان کو ان کے نبی (شمویل) نے کہا) "وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتْنَةٍ" ^۲ (یوشع) فوجد اعبدا امن عبادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا "توپایا حضرت موسیٰ اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ ت) (۲) یا بر سبیل عموم واستغراق اور یہی او فواکثر ہے، مثل قوله تعالیٰ:

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (الی قوله تعالیٰ) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" (الی قوله تعالیٰ)
 "وَمَا أَوْفَىٰ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ" ^۳
 وقال تعالیٰ "وَلَكِنَّ الْإِبْرَءَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ
 وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ" ^۴ وقال تعالیٰ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
 بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ" ^۵ وقال تعالیٰ
 "كُلٌّ مِّنَ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ" ^۶ وقال
 تعالیٰ "لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ"

^۱ القرآن الکریم ۲۴۸/۲

^۲ القرآن الکریم ۶۵۶/۱۸

^۳ القرآن الکریم ۱۳۶/۲

^۴ القرآن الکریم ۱۷۷/۲

^۵ القرآن الکریم ۲۵۳/۲

^۶ القرآن الکریم ۲۸۵/۲

"أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ" ^۱، وقال تعالى

"وَمَا أَوْفَىٰ لِلنَّبِيِّينَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا تُغْنِي عَنْ أَحَدٍ وَهُمْ" ^۲،

وقال تعالى

"فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ"

^۳، وقال تعالى

"وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ

أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُم" ^۴، وقال تعالى

"فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ" ^۵ وقال تعالى "لَئِنْ أَقْبَلْتُمُ الصَّلَاةَ

وَاتَّيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَرَّرْتُمْ عَنْهُمْ" ^۶ وقال

تعالى "يَوْمَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمْ" ^۷ وقال

تعالى "وَمَا تُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ" ^۸

وقال تعالى "فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ

الْمُرْسَلِينَ" ^۹، وقال تعالى

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ ملاموسی اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ

^۱ القرآن الکریم ۲/۲۸۵

^۲ القرآن الکریم ۳/۸۴

^۳ القرآن الکریم ۴/۶۹

^۴ القرآن الکریم ۴/۱۵۲

^۵ القرآن الکریم ۶/۸

^۶ القرآن الکریم ۵/۱۲

^۷ القرآن الکریم ۵/۱۰۹

^۸ القرآن الکریم ۶/۳۸

^۹ القرآن الکریم ۷/۷۷

عن المؤمنین، "لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ بِآيَاتِنَا الْحَقِّ" ¹،

وقال تعالى عن الكافرين

"لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ بِآيَاتِنَا الْحَقِّ فَهَلْ نُلَاقِي شُفَعَاءَ" ²،

وقال تعالى "ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا" ³، وقال

تعالى "وَاتَّخَذُوا إِلَٰهِيَّ وَرُسُلِي هُزُؤًا" ⁴، وقال تعالى

"أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ" ⁵، وقال تعالى

"إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ النَّبِيُّ سُلُونِ" ⁶، وقال تعالى

"وَإِذَا حَذَرَآمِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ" ⁷ وقال

تعالى "هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ النَّبِيُّ سُلُونِ" ⁸ وقال

تعالى "وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ سُبْحَانَكَ" ⁹، وقال

تعالى وَسَلَّمْ عَلَى النَّبِيِّينَ" ¹⁰، وقال تعالى

"وَجَاءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءَ" ¹¹،

نے مومنین سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے۔ اور اللہ نے کفار سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہے وہ جس کا حملن نے وعدہ دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور سلام ہے پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کے امت کے ان پر گواہ ہوں گے۔

¹ القرآن الکریم ۷/۲۳

² القرآن الکریم ۷/۵۳

³ القرآن الکریم ۱۰/۱۰۳

⁴ القرآن الکریم ۱۸/۱۰۶

⁵ القرآن الکریم ۱۹/۵۸

⁶ القرآن الکریم ۲۷/۱۰

⁷ القرآن الکریم ۳۳/۸

⁸ القرآن الکریم ۳۶/۵۲

⁹ القرآن الکریم ۳۷/۱۷۱

¹⁰ القرآن الکریم ۳۷/۱۸۱

¹¹ القرآن الکریم ۳۹/۶۹

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ لکھ چکا کہ ضرور غالب آؤں گا اور میرے رسول۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں۔ (ت)	وقال تعالیٰ "إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا"¹، وقال تعالیٰ "وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ"²، وقال تعالیٰ "أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ"³، وقال تعالیٰ "لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ"⁴، وقال تعالیٰ "كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَيْنَ أَنَا وَرُسُلِي"⁵، وقال تعالیٰ "وَإِذَا الرُّسُلُ أَقْبَتَتْ⁶ لَا يَوْمُ أُمَّتٍ⁷"⁶۔ الى غير ذلك من آیات كثيرة۔

(۳) یا ملحوظ بوصف قبلیت یعنی انبیائے سابقین علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل قوله تعالیٰ:

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا دستور چلا آ رہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقریر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور	"وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوْحٍ إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى"⁷، وقال تعالیٰ "وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا أَنْهُمْ لَيَاكُمُونَ الْعِلْمَ"⁸، وقال تعالیٰ "سَنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ⁹ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا"⁹، الَّذِينَ يَبْتَغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ⁹، وقال تعالیٰ وَ

¹ القرآن الكريم ۵۱/۴۰

² القرآن الكريم ۱۹/۵۷

³ القرآن الكريم ۲۱/۵۷

⁴ القرآن الكريم ۲۵/۵۷

⁵ القرآن الكريم ۲۱/۵۸

⁶ القرآن الكريم ۱۱-۱۲/۷۷

⁷ القرآن الكريم ۱۰۹/۱۲

⁸ القرآن الكريم ۲۰/۲۵

⁹ القرآن الكريم ۳۸-۳۹/۳۳

بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم سے نہ فرمایا جائیگا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزت و حکمت والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیر ذلک۔	"لَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ" ^۱، وقال تعالى "مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ" ^۲، وقال تعالى "كَذَلِكَ يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" ^۳، وقال تعالى "وَسُئِلَ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا" ^۴۔ وغیر ذلک۔

(۴) یا رسول اللہ! معنی جنسی شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص و شمول مثل قولہ تعالیٰ:

جو کوئی شخص دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری و دورد ناک عذاب کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا شہر الو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں (الی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں	"مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ" ^۵ وقوله تعالى "إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لَبِئْسَ لَهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٌ" ^۶، وقوله تعالى "وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّنَ أَرْبَابًا" ^۷، وقوله تعالى "وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا" ^۸، وقوله تعالى ان الذين "إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُقْرِضُوا بِئِنَّ اللَّهَ وَرُسُلَهُ" ^۹ (الی قولہ تعالیٰ) أُولَئِكَ

^۱ القرآن الکریم ۲۵/۳۹

^۲ القرآن الکریم ۳۲/۳۱

^۳ القرآن الکریم ۳۰/۳۲

^۴ القرآن الکریم ۲۵/۳۳

^۵ القرآن الکریم ۹۸/۱۲

^۶ القرآن الکریم ۲۱/۳

^۷ القرآن الکریم ۸۰/۱۳

^۸ القرآن الکریم ۱۳۶/۳

^۹ القرآن الکریم ۱۵۰/۳

ہُمْ اَنْ كُفِرُوْنَ حَقًّا^۱۔ وغیرہا

ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا۔

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو،

مثلاً قولہ تعالیٰ:

"وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَفَقَّيْنَاهُ مِنْ بَعْدِ اِلٰهِ الرَّسُلِ"^۲،وقال تعالیٰ فی بنی اسرائیل: "وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُّرْسَلًا بِالْبَيِّنَاتِ"^۳،

وقال تعالیٰ فی

التوراة: "يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِيْنَ اٰسْنُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا"^۴،

وقال تعالیٰ ما ذکر نوحاً ثم

رسولاً آخر: "ثُمَّ اَمْرُسَلْنٰ مُرْسَلًا ثَوْرًا"^۵^۵، ثم قال: ثم ارسلنا موسی، وقال تعالیٰ:"اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوحٍ وَاللَّيْثِيْنَ مِنْ بَعْدِ"^۶^۶، فالمراد من بین ہود و موسی علیہم الصلوٰۃ والسلام،وقال تعالیٰ فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صُغُفَةً مِّثْلَ صُغُفَةِ عَادٍ وَتُؤَدُّ^۷اِذْ جَاءَهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ"^۷، وقال

تعالیٰ بعد ذکر نوح و ابراہیم: "ثُمَّ فَفَقَّيْنَاهُ اَعْلٰى اَنْ اَلٰرِهِمْ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا: اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا: اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا۔ پھر فرمایا: ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ان سے ہود اور موسیٰ کے درمیان والے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد و ثمود پر آئی تھی۔ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول

^۱ القرآن الکریم ۱۴/ ۱۵۱^۲ القرآن الکریم ۵/ ۳۳^۳ القرآن الکریم ۵/ ۴۴^۴ القرآن الکریم ۲۳/ ۴۴^۵ القرآن الکریم ۲۳/ ۴۵^۶ القرآن الکریم ۴/ ۱۶۳^۷ القرآن الکریم ۴/ ۱۳ و ۱۴

یہ سُنَّیْنَا ^۱	بھیجے۔ (ت)

یا بوجہ عہد حضوری مثل قولہ تعالیٰ:

"قَالَ يَقُومُوا اتَّبِعُوا النَّبِيَّ سَلِيمًا ^۲	بولائے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو (ت)

یا ذکرِ مثل قولہ تعالیٰ:

فِي قَوْمِ نُوحٍ وَهُوَ دُو صَالِحٍ وَلُوطٍ وَشُعَيْبٍ بَعْدَ مَا ذَكَرَهُمْ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، "تِلْكَ الْأَمْثَلُ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ يَهَاءُ وَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ" ^۳	نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد: یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلین لے کر آئے (ت)

یا علی مثل قولہ تعالیٰ:

"وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقُرْيَةِ إِذْ جَاءَهُمُ الْمُرْسَلُونَ ^۴ ، وَقَالَ تَعَالَى سَنَنْتَبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْإِنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ^۵ ، وَغَيْرِ ذَلِكَ	اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا، وغیر ذلک (ت)

اب اولاً اگر آ یہ کریمہ "وَالْكَرْنُ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ"^۶ (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پیچھے۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکرِ کری، اور ذکرِ کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ وہ ہے جو بدلتے کلامِ کریمہ میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت و مفید بقید سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متاخر کہنا محض لغو و فضول کلامِ مہمل و معطل و مغول ہوگا جس حاصل حمل اولیٰ بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے بچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا۔

^۱ القرآن الکریم ۵۷/۲۷

^۲ القرآن الکریم ۳۶/۲۰

^۳ القرآن الکریم ۷/۱۰۱

^۴ القرآن الکریم ۳۶/۱۳

^۵ القرآن الکریم ۳/۱۸۱

^۶ القرآن الکریم ۳۳/۳۰

اسے بالخصوص مقصود بالا فادہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہے

چشمانِ توزیر ابرو مانند

وندانِ تو جملہ درد بانند

(تمہاری آنکھیں زیر ابرو ہیں اور دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، "أَحْسَنَ تَقْوِيمٍ" (۱) (اچھی صورت۔ ت) سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یوں مہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود، اور پھر عموم و اشتراک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے کچھلی ہوتی ہے غرض یہ وجہ تو یوں مندرج ہو جائے گی کہ اصلاً محل افادہ و صالح ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اول و چہارم و پنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجوہ کثیر ہیں، کہیں "من بعد موسیٰ"، کہیں "من بعد نوح"، کہیں انبیائے اسرائیل، کہیں "من بعد ہود و موسیٰ"، کہیں صرف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ثمود، کہیں "من بعد ابراہیم قوم لوط و مدین" وغیرہ، بہر حال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ و مینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنی ہی کی تعیین ہے منہدم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافی تعیین، نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

بھیجا جب کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم و استغراق ہے کہ لانی بعدی^۲ (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) کیا سیاقی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد و استغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہو گئی، اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

^۱ القرآن الکریم ۹۵/۴

^۲ صحیح البخاری باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے، حضور کے بعد ہر قرن و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے استاذوں کو مرسلین اولوالعزم بتائے، آیہ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلا۔

ہاں میں تکثر و تزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب پر یہی آش در کاسہ رہے گی کہ کچھلی جھوٹی کاذبہ ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول یعنی افراد مخصوصہ معینہ مراد لئے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں معدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علی وجہ الابہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعت خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعت صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعت کاذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کے بھی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیعیٰ لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کا ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نفع فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہدویہ و قادیانیہ و امیریہ و نذیریہ و نانو تو یہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجہ نے جی کھول کر امانابہ کر لیا "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۱ (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احق بنالینا اور معتقدات اسلام کو مخیلات عہ عوام ٹھہرا دینا ایسے خبیثانہ باتیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق و ادراک تو اثر پر دسترس، وہاں ایک ہش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے، اس

عہ: دیکھو تخذیر الناس۔

میں بخاری و مسلم ؑ کی بھی صحیح احادیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان ہیے کے اندھوں کی کچھ کوردی ہے تو قرآن عظیم سے بغرض تبلیہ عوام، یرائے ؑ نام اسلام کا ادعا ہو کر، قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹوخر در گل ہے، لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو الٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کر لیں پھر گو نہ وحی شیطانی کا رستہ کھل جائے گا "وَاللّٰهُ مُتِمِّمٌ مِّنْ دُونِ مَا كُذِّبَ الْكُفْرُ عَنْ" ① (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ برا مانیں کافر۔ ت)

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنیٰ خادم حدیث پر روشن یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و غیر ہا میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیكون في امتي كذا بون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لاني بعدى ² ۔	بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

يكون في امتي كذا بون ودجالون سبعة وعشرون من هم اربعة نسوة واني خاتم النبيين لاني بعدى ³ ۔	میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردودیہ میں جابر رضی اللہ عنہ

عہ ۲: دیکھو تحذیر الناس

عہ ۱: دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی۔

① القرآن لا کریم ۸/۲۱

② جامع ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء لاتقوم الساعة حتى يخرج كذا بون اثنی عشر دہلی ۲/۳۵

③ المعجم الكبير للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۳/۱۷۰

سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها واحسنها الاموضع لبنة فکان من دخلها فنظر اليها قال ما احسنها الاموضع اللبنة فانما موضع اللبنة فختم بي الانبياء¹۔	میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کا مل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دئے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی ومثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الالبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلك اللبنة²۔	میری اور سابقہ انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادہ صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترك فيها موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنیان ويعجبون منه و يقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانما فی النبیین موضع تلك اللبنة³۔	پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

¹ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۳۸، صحیح البخاری کتاب

المناقب باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۰۱

² مسند امام احمد حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۹/ ۳

³ جامع ترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فضل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۰۱

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن النسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا:

فَاَنَا الْبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ^۱	تو میں وہ اینٹ ہوں اور خاتم النبیین ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین و بارک وسلم۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رد کرنے والا اجماعی قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ بد دین ہونے کے کون ہوگا۔

"نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا" ^۲	ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (ت)

رہی بد عقلی وہ اس کے ان شبہات و اہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل "عہد خارجی" کے لئے پیش کئے اہل علم کے سامنے ایسے مملات کیا قابل التفات، مگر حفظ عوام و ازالہ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الہادی و ولی الایادی (اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ ت) شبہ اولیٰ میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اولاً: اگر یہ مدعیان عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیہ کریمہ "وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" ^۳ (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجوہ ذکر و عدم اولیت و ترجیح جس کا بیان مشرعا گزرا، کمال تمیز جداسرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں "عہد خارجی" ناممکن، کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی اصلی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العهد هو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبيعة ^۴ (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و

^۱ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۳۸

^۲ القرآن الکریم ۱۱۵/۴

^۳ القرآن الکریم ۳۳/۴۰

^۴ توضیح علی التنقیح الفاظ العامر الجمع معروف باللام المكتبة الرحيمية ديوبند سہارنپور بھارت ۱/ ۱۴۵

سفہت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا بعض الافراد لعدم الاولیۃ^۱ (اور نہ بعض افراد کیونکہ اولی نہیں۔ ت) اس کی صفرائگی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کہتا کہ طائفہ حائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا تو توضیح کا اور برائے بد قسمتی عبارت نقل کردی تلوتح کی، جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور ان کے وہم کا سد کی تفہیم تھی، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اچھا تو توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنی ہی لکھانہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کرائے کہ عہد خارجی مرسوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہو سکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلوتح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے،

پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے (ت)	ثم الاستغراق الى ان قال فالاستغراق هو المفهوم من الاطلاق حيث لا عهد في الخارج خصوصاً في الجمع الى قوله هذا ما عليه المحققون^۲

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجہ خمسہ سے اول وسوم و پنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہو لیا اور واضح ہو چکا کہ خود جن سے کلام الہی کا اولاً و اصلۃ خطاب تھا یعنی حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انہوں نے ہر گز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا ب نہ رہیں، مگر وجہ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر وافر ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بروجہ عموم و استغراق تام ہے اسی وجہ معبود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد اللہ تعالیٰ وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت و بعدیت ہے، جیسے اولویت بمعنی نفی معیت و قبلیت تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے:

^۱ توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معروف باللام المكتبة الرحيمية ديوبند سہارنپور بھارت ۱/ ۱۳۷

^۲ توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معروف باللام المكتبة الرحيمية ديوبند سہارنپور بھارت ۱/ ۱۵۰

الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابق علیہ ولا مقارنہ ^۱ ۔	اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

حدیث شریف میں ہے:

انت الاول فلیس قبلك شیعی وانت الآخر فلیس بعذك شیعی ^۲ ، رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی و احمد وابن ابی شیبہ وغیرہم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و للبيہقی فی الاسماء والصفات عن امر سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان يدعو بهذا الدعاء اللهم انت الاول فلاشیعی قبلك وانت الآخر فلاشیعی بعدک ^۳ ۔	تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شیعی نہیں، اور تو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شیعی نہیں، اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء و الصفات میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شیعی نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شیعی نہیں (ت)

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی
عرفاً و لغتاً و شرعاً افراد ہی سے ہوتی ہے و لہذا لائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے لا رجل فی الدار و لہذا لا الہ الا اللہ ہر غیر
خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، واللہ الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

^۱ التعریفات باب الالف انتشارات ناصر خسرو ویران ص ۱۷

^۲ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الدعاء عند النور قدیمی مکتب خانہ کراچی ۲/ ۳۴۸، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الدعاء حدیث ۹۳۶۲

ادارۃ القرآن کراچی ۱۰/ ۲۵۱

^۳ الاسماء والصفات للبیہقی مع فرقان القرآن باب ذکر اسماء التي تتبع اثبات الباری الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۱۰

مسئلہ ۹۵: از ریاست نانپارہ بازار چوک بساط خانہ دکان حاجی الہی بخش بہرائچی مرسلہ حافظ عبدالرزاق امام مسجد ۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ضلع بارہ بنگی میں چند روز سے ایک گروہ پیدا ہوا ہے جس کا نام کبیر پنٹھی ہے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو صاحب اور دعوت کو ہندوؤں کی طرح بھنڈا رہتے ہیں، نماز روزہ سے بالکل منکر ہیں اور روزہ داروں اور نمازیوں کو برا کہتے اور ان پر طعن تشنیع کرتے ہیں، گوشت کھانا بالکل حرام جانتے اور قربانی ہر جانور کی بہت سخت ظلم کہتے ہیں، موضع صورت گنج تحصیل فتح پور ضلع بارہ بنگی نواب گنج میں فقیرے تیلی کبیر پنٹھی نے برادری کی دعوت کی اور اپنی حیثیت کے موافق کھانا پکوا یا، گوشت کی جگہ کھٹل پکوا یا گیا، برادری والوں نے کہا ہم گوشت کھائیں گے، تو اس نے کہا ہمارے گروہی گوشت نہیں کھاتے تھے، چاہے جان جاتی رہے گردن کٹ جائے، مگر ہم گوشت نہ دیں گے، لوگوں نے کہا کہ چاہے سیر آدھ سیر ہی گوشت ہو مگر ہم بلا گوشت کھانا نہ کھائیں گے۔ فقیرے نے کہا کہ ہم آپ لوگوں سے خدا کے واسطے ایک چیز مانگتے ہیں ہم کو اللہ معاف کر دو، برادری والوں نے کہا کہ اگر تم ہم سے گوشت اللہ معاف کراتے ہو تو تمام کھانا ہم اللہ معاف کئے دیتے ہیں اور آدھ آدمی اٹھ کر پانچو تیلی کے مکان پر چلے آئے اور آدھ اسی کے مکان پر رہ گئے، لیکن کھانا کسی نے نہیں کھایا پانچو تیلی گوشت کھاتا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے، اب دونوں قسم کے تیلیوں نے پانچو کا حقہ پانی بند کر دیا ہے کہ اسی کی وجہ سے ہماری برادری میں پھوٹ پڑی، اس حالت میں عام مسلمانوں کو کبیر پنٹھیوں سے میل جول، شادی بیاہ برادری سے رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور شرعاً یہ لوگ کیسے ہیں جن لوگوں نے پانچو کا حقہ پانی اسی وجہ سے بند کیا ہے؟ ان سے دوسروں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟

الجواب:

نماز سے منکر کافر ہے، روزہ سے منکر کافر ہے، جو نماز پڑھنے کو برا کہے، نمازی پر نماز پڑھنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرے کافر ہے، روزہ رکھنے جو برا کہے روزہ دار پر روزہ کی وجہ سے طعن کرے وہ کافر ہے گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کفر ہے قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے، ان اعتقادوں والے مطلقاً کفار ہیں۔ پھر اگر اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان کہتے یا کلمہ پڑھتے ہوں تو مرتد ہیں کہ دنیا میں سب سے بدتر کافر ہیں، ان سے میل جول حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے جانا حرام، مرجائیں تو ان کے جنازے کی نماز حرام، پانچو تیلی پر کوئی الزام نہیں، جنہوں نے اس بنا پر اس کا حقہ پانی بند کیا ظالم ہیں، ان پر لازم ہے کہ اپنے ظلم سے توبہ کریں، پانچو سے اپنا قصور معاف کرائیں، اگر یہ لوگ باز نہ آئیں تو مسلمان ان کو چھوڑ دیں کہ ظالموں کا ساتھ دینے والا بھی ظالم ہے، یہ سب مضامین قرآن عظیم کی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہیں جو بارہا ہمارے

فتاویٰ میں مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۶: از بریکانیر مارواڑ محلہ مہاوٹان مرسلہ قاضی قمر الدین صاحب ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ رسول خدا کے بندے نہیں ہیں اور آپ بشر بھی نہیں ہیں، اس پر ان سے پوچھا گیا کہ پھر کیا ہیں؟ تو جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا، اور یہ بھی ان سے پوچھا گیا کہ رات دن نماز میں قعدہ میں تم عبدہ و رسولہ پڑھتے ہو، یہ کیا ہے کیا اس کا ترجمہ ہوا؟ تو کہا اس کا ترجمہ بندہ اور رسول کا ہوا لیکن میں کچھ نہیں کہتا، حضور پر نور ایسے شخص کی بابت کیا حکم ہے؟ اور کیا یہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا ان کلمات کے باعث یا نہیں؟ کیا کفر عامد اس پر ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان کرو اجر پائیے۔ ت)

الجواب:

جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ اللہ کے بندے نہیں وہ قطعاً کافر ہے،

میں گواہی دیتا ہوں بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتار اقرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (ت)

اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال اللہ تعالیٰ "وَأَنَّهُ لَبَاقَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ"¹، وقال تعالیٰ "تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا"²، وقال تعالیٰ "سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ"³، وقال تعالیٰ "وَأَن تَتَّبِعُوا فِي مَتَابِعِ رَسُولِنَا"⁴، وقال تعالیٰ "أَلْحَدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ"⁵، وقال تعالیٰ "فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ"⁶

¹ القرآن الكريم ۱۹/۷۲

² القرآن الكريم ۱/۲۵

³ القرآن الكريم ۱/۱۷

⁴ القرآن الكريم ۲۳/۲

⁵ القرآن الكريم ۱/۱۸

⁶ القرآن الكريم ۱۰/۵۳

اور جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت ظاہری بشری ہے حقیقت باطنی بشریت سے ارفع و اعلیٰ ہے یا یہ کہ حضور اوروں کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے،

قال تعالیٰ "سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلًا" ۱۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۹۷: ازخان پور سید واڑہ احمد آباد مرسلہ منشی ایچ ڈی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ "ذوالنور الحق المبین" چھاپی ہے شیخ البواہر نے وہ سنیوں کے لئے کیسی ہے؟ مہربانی کر کے اس کا جلدی جواب دیجئے۔

الجواب:

وہ کتاب مذہب اہلسنت کے خلاف ہے بلکہ اس میں خود اسلام کی بھی مخالفت ہے، اس کا دیکھنا، پڑھنا، سننا حرام ہے،

الاعالم یرید ان یرد علیہ او یکشف مافیہ من کفر وضلال۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	ہاں جو عالم اس کا مطالعہ کرے اس کی تردید کے لئے یا اس میں جو کفر بیان ہو اس کے انکشاف کے لئے تو اس کے لئے پڑھنا دیکھنا حرام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۹۸: از شہر بریلی محلہ بہاری پور مسئلہ عنایت حسین صاحب ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی برادری کے آدمیوں کے سامنے اشرف علی تھانوی کو کافر کہا اور یہ بھی کہا کہ جو شخص اس کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے، لہذا اس باعث سے اشرف علی کو کافر کہا کہ اس پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے، اس شخص کو بوجہ کافر کہنے کے برادری سے علیحدہ کر دیا جس آدمی نے اشرف علی کو کافر کہا اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

الجواب:

تمام علمائے حریم شریفین نے اشرف علی تھانوی پر بھی فتویٰ دیا ہے "حسام الحرمین شریف" بارہ برس سے چھپ کر شائع ہے، اس شخص نے سچ کہا اور اس پر اسے برادری سے خارج کرنا ظلم شدید ہوا ان

^۱ القرآن الکریم ۱۷/۹۳

لوگوں پر توبہ فرض ہے اور جو شخص تھانوی کے اقوال کفر سے آگاہ ہو کر ایسا کرے وہ خود ایمان سے خارج اور اس کی عورت اس کے نکاح باہر ہو گئی۔ درمختار، مجمع الانہر، نزازیہ و شفاء شریف میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ، واللہ تعالیٰ اعلم۔	جس نے اس کے کفر وعذاب میں شک کیا اس نے کفر کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۹۹: از کانپور محل فیل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی محمد آصف صاحب ۲۷ جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ
بفضلہ تعالیٰ کمترین بختیاریت ہے، صحتوری ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب، دو عریضے ملفوف فدوی نے روانہ خدمت فیضد رجت کئے، ہنوز جواب سے محروم ہے۔ الہی مانعش بخیر باد۔

حضور کے فتاویٰ جلد اول ص ۱۹۱ میں خواتمی وہابی کے متعلق حاشیہ میں یہ عبارت ہے: "یہ شقی گروہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کا صاف منکر ہے خاتم النبیین کے یہ معنی لینا تحریف کرنا اور بمعنی آخر النبیین لینے کو خیال جہال بتانا کبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل وجود مانتا ہے۔" اور کتاب حسام الحرمین میں بھی فرقہ امثالیہ کو مرتدین میں شمار کیا گیا ہے لیکن فتاویٰ بے نظیر در معنی مثل آنحضرت بشیر و نذیر جو کہ عرصہ ہوا مطبع اسدی میں حسب ایمائے محمد یعقوب صاحب منصرم مطبع نظامی طبع ہوا تھا اور بہت سے علمائے کرام کے فتوے اس میں درج کئے ہیں، حسب ذیل عبارت ہے: "هو العزیز قطع نظر اس کے کہ علمائے حدیث نے "ان اللہ خلق سبع ارضین" میں ہر طرح کلام کیا بعد ثبوت رفع و تسلیم صحت متن و اسناد مفید اعتقاد نہیں، بلکہ جس حالت میں مضمون اس کا دلالت آیات و احادیث صحیحہ و عقیدہ اہل حق کے خلاف ہے تو قطعاً متروک الظاہر واجب التاویل ہے، پس جو شخص اس حدیث سے وجود تحقیق و مثال سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر استدلال کرے سخت جاہل اور معتقد فضیلت مثل آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمعنی مشارکت فی المہابیت والصفات الکمالیہ مبتدع اور مخالف عقیدہ اہل سنت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم، اس عبارت کے حضور جناب والد ماجد صاحب قبلہ قدس سرہ کی نقل مہر طبع ہوئی ہے اور پھر حضور کی حسب ذیل عبارت بنقل مہر طبع کی گئی،

والقائل بتحقیق المثل او الامثال بالمعنی المذكور فی السوال مبتدع ضال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔	جو شخص سوال میں مذکور معنی کے مطابق مثل یا امثال کے تحقق کا قائل ہے وہ بدعتی اور گمراہ ہے، اور اللہ ہی حقیقت حال سے آگاہ ہے (ت)

کون فرقہ امثالیہ مرتد ہے اور کون مبتدع؟ آیا ان فرقوں کے عقائد میں اختلاف ہے یا کیا؟ بینوا تو جروا۔

^۱ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر فصل احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۷۷

الجواب:

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ، مبتدع ضال ایک لفظ عام ہے، کافر کو بھی شامل، کہ بدعت دو قسم ہے:

(۱) مکفرہ (۲) غیر مکفرہ

وَقَالَ تَعَالَى "وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ" ^۱ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوں۔ (ت)

امام ابن حجر مکی نے بظاہر اس سے بھی ہلکے لفظ حرام کو کفر کہنے کے منافی نہ مانا۔

اعلام بقواطع الاسلام میں فرمایا: عبارة الرافعي في العزيز نقلا عن التتمة انه اذا قال لبس لم ياكفر بلا تاويل اه ^۲ وتبعه النووي في الروضة فان قلت قد خالف ذلك النووي نفسه في الاذكار فقال يحرم تحريماً غليظاً قلت لا مخالفة فان اطلاق التحريم في لفظ لا يقتضي انه لا يكون كفراً في بعض حالاته على ان الكفر محرم تحريماً غليظاً فتكون عبارة الاذكار شاملة للكفر ايضاً ^۳ ۔	عزیز میں تتمہ سے منقول رافعی کی عبارت یہ ہے اگر کسی نے مسلمان کو بغیر کسی تاویل کے کافر کہا وہ کافر ہو جائے گا اھ اور نووی نے روضہ میں اسی کی اتباع کی ہے، اگر کوئی اعتراض کرے خود نووی نے اذکار میں اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سخت حرام ہے میں کہتا ہوں یہ مخالفت نہیں کیونکہ لفظ تحریم کا اطلاق اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ بعض حالات میں وہ کفر نہ ہو، علاوہ ازیں کفر سخت حرام ہے لہذا اذکار کی عبارت بھی کفر کو شامل ہو جائے گی۔ (ت)

اسی میں چند ورق کے بعد ہے:

الحرمة لاتنافي الكفر ^۴ ، كما مر۔	حرام ہونا کفر کے منافی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ گزر چکا ہے (ت)

^۱ القرآن الكريم ۹۲/۵۶

^۲ اعلام بقواطع الاسلام مقدمہ مکتبہ الحقیقیہ ترکی ص ۳۴۰

^۳ اعلام بقواطع الاسلام مقدمہ مکتبہ الحقیقیہ ترکی ص ۳۴۰-۳۴۱

^۴ اعلام بقواطع الاسلام مقدمہ مکتبہ الحقیقیہ ترکی ص ۳۵۰

ماہیت و صفات کمالیہ میں مشارکت اس میں نص نہیں کہ جمیع صفات کمال میں شرکت ہونے سے ان سب گمراہوں کا مذہب تھا ان میں بعض صرف تشبیہ یعنی کنبیہ کہ ختم نبوت لیتے اور تصریح کرتے کہ وہ انبیاء اپنے اپنے طبقے کے خاتم اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم، صرف اتنے پر حکم کفر مشکل تھا، لہذا ایک ایسا لفظ لکھا گیا کہ دوسری صورت کو بھی شامل ہے، اعلام میں بعد عبارت سابقہ فرمایا:

التحریم الغلیظ قصد الشمول للحالة التي يكون فيها كافر او غيرها ^۱ ۔	غلظ تحریم کے لفظ سے اس حالت کو شامل کرنا مقصود ہے جس میں کفر وغیرہ ہو۔ (ت)

حسام الحرمین میں خاص فرقہ مرتدین کا ذکر ہے، ولہذا خاتم الخواتم ماننے والوں میں صرف اس کا قول لیا جس نے اس میں کفر خالص بڑھا دیا کہ:

لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لو حدث بعده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلك بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انه لافضل فیہ اصلا عند اهل الفہم ^۲ ۔	اگر بالفرض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نیا نبی آجائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، یہ محض عوام کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر نبی ہیں حالانکہ اہل فہم کے ہاں اس میں ہرگز کوئی فضیلت نہیں۔ (ت)

اس طرح کا خاتم الخواتم ماننے والا مطلقاً کافر مرتد ہے، اس سے ۵۸ ورق پہلے جہاں المعتمد المستند میں خاص مرتدین کا ذکر تھا، عبارت یہ ہے:

خرج دجالون یدعون وجود سنة نظراء للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شارکین له فی اشهر خصائصه الکمالیة اعنی ختم النبوة فی طبقات الارض الست السفلی، فمنهم من یقول کل منهم خاتم ارضه ونبینا	ان دجالوں کو خارج کیا ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چھ نظیروں کا دعویٰ کرتے ہیں اور تشبیہ میں آپ کے مشہور خصائص کمالیہ میں بھی ان کو شریک کرتے ہیں یعنی خلی چھ زمینوں میں بھی ختم نبوت کا قول کرتے۔ ان میں سے بعض کا یہ قول ہے کہ ہر زمین کا کوئی خاتم ہے اور ہمارے

^۱ اعلام بقواطع الاعلام مقدمہ مکتبۃ الحقیقیہ ترکی ص ۳۴۱

^۲ حسام الحرمین فصل نہم الوابیہ مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۹، المستند المعتمد تعلیقات المنتقد المعتمد منهم الوابیۃ الامثالیۃ الخ مکتبہ

حامدیہ لاہور ص ۲۴۲

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس زمین کے خاتم ہیں بعض کا قول یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی زمینوں کے خاتم ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الخواتم ہیں ان میں سے بدتر کفر والے وہ ہیں جنہوں نے یہ تصریح کی ہے کہ وہ تمام خاتم۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام صفات کمالیہ میں شریک اور ہم مثل ہیں اور جبکہ دوسروں نے اپنے آپ کو مسلمانوں میں شامل رکھنے کے لئے ان کا رد کیا ہے۔ (ت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم هذه الارض، ومنهم من يقول انهم خواتم اراضيهم ونبينا صلي الله تعالى عليه وسلم خاتم الخواتم والا كفر الاو قح منهم يصرح بانهم مماثلون للنبي صلي الله تعالى عليه وسلم وشركاء له في جميع صفاته الكمالية ويرده اخرون ابقاء على انفسهم من المسلمين¹۔

ان سب اقوال کے لحاظ سے وہاں عام مبتدع ضال سے تعبیر کیا کہ بدعت مکفرہ کو بھی شامل ہے، والسلام مع الکراہ۔

مسئلہ ۱۰۰: از منڈی رام نگر ضلع نیننی تال مرسلہ جناب بشیر احمد صاحب رجب المرجب ۱۳۳۸ھ

ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی حالت بیماری میں اپنے اچھا ہونے کی غرض سے ایک روز کچھ ہنود کو اپنے مکان پر بلا کر ڈبرو بجوایا اور موافق رسم ہنود کے ہندوؤں کے دیوتا کی پوجا یعنی بکری اور مرغ ہندوؤں سے مروایا یعنی مردار کرایا اور ڈبرو پر ناچا، اس ناجائز حرام کام کرنے پر یہاں کے مسلمان لوگوں نے اس شخص کو برادری سے نکال باہر کر دیا اور حقہ بند کر دیا، کچھ دنوں بعد اس بت پرست شخص نے مسلمانوں سے کہا میری جان جا رہی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کام کرائے آئندہ مجھ سے ایسا قصور نہ ہو گا تب یہاں کے مسلمانوں نے اس کی معافی مانگنے اور آئندہ کو توبہ کرنے سے اس کا ایک سو روپیہ جرمانہ لے کر اور توبہ کروا کر حقہ کھول دیا بعد کچھ دنوں کے پھر اس شخص نے پوشیدہ طور رات کو ایک ہندو کے یہاں اپنی بیوی اور لڑکی کو بھیج کر ڈبرو بجوایا اور ان کی لڑکی ناچی یعنی لڑکی کے بدن پر ڈبرو بجانے سے دیوتا مسان آیا اور اسی نے یعنی دیوتا نے بکری اور مرغ ہندو کو ڈبرو بجانے والے نے مرغ اور بکری کو مردار کر کے پوجا کر دی دوبارہ اس حرکت کی کسی کو خبر نہ ہوئی اب سہ بارہ اس شخص نے ایک ہندو کو اپنے مکان پر بلا کے ایک مرغ اس کو یعنی اس ہندو کو دیا اس نے موافق اپنے رسوم کے مرغے کو اپنے قبرستان میں لے جا کر رات کو مردار کر کے قبر میں دبا دیا اور ایک قبرستان میں جا کر پتھروں کو پوجا اس کام کے کرنے پر یہاں مسلمانوں نے پھر اس کا حقہ بند کر دیا اور کہا کہ تو نے مکر رسہ کر اسی کام کو

¹ المستند المعتمد تعليقات المنتقد المعتمد مسئلة النبوة ليست كسببية مكتبة حامد يه لاہور ص ۱۱۵

کرا اور کرتا ہے تو کافر ہے، اس کے جواب میں بت پرست مسلمان کہتا ہے ضرورت شدید میں یہ کام جائز ہے یعنی مولوی لوگوں سے معلوم کر لیا ہے لہذا عرض کہ اس مسئلہ کو خلاصہ تحریر کیجئے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں یہ کام جائز ہے یا انہوں نے یہ کام کرے اگر یہ کام جائز ہے، نہیں تو اس کام کے کرنے والے کو مسئلہ سے کیا سزا ہونا چاہئے؟

الجواب:

صورت مستفسرہ میں وہ کافر ہے، اور وہ مولویوں پر افترا کرتا ہے، کوئی مولوی ایسا نہیں کہہ سکتا اور اگر کسی نام کے مولوی نے مرض سے شفا کے واسطے غیر خدا کی پوجا جائز کر دی ہو تو وہ بھی کافر ہے اور یہ شخص جب کہ تین بار ایسا کر چکا اب مسلمان اسے ہرگز نہ ملائیں اگرچہ توبہ ظاہر کرے کہ وہ جھوٹا ہے اور فریب دیتا ہے، اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے۔ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں جسے ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)	"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَدَّوْا كُفْرًا" ۱ "لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَلَا وَلِيَّكَ هُمُ الصَّالُّونَ" ۲ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

از کلک محلہ بخشی بازار مرسلہ ولی محمد صاحب

مسئلہ ۱۰۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین اس مسئلہ میں، مولوی اجابت اللہ بنگالی چائگامی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں اللہ کے سوا اپنے پیر کو سجدہ کرنے کو جائز سمجھتا ہے اور دلائل میں کئی اوراق سیاہ فرمائے اور علمائے اہلحدیث کو نسبت دی ہے فرقہ اسماعیلیہ سے، اور ان کو گمراہ کہا ہے، اور علمائے دیوبند کو اسی فرقہ سے شمار کیا ہے اور اپنے گمان میں اس سجدہ کو قرآن شریف سے مدلل کیا ہے اور جس حدیث سے سجدہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، اس کو بے اصل سمجھتا اور کہتا ہے کہ احادیث احاد قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتیں اور حدیث ابوداؤد کو جس میں سجدہ کی ممانعت ہے اس کو بھی اسی قسم سے سمجھتا ہے، اور سجدہ کی دو قسمیں ٹھہراتا ہے: تحیت اور تعبدی۔ تحیت کو جائز سمجھتا ہے اور تعبدی کو منع کرتا ہے، مولانا اسحاق صاحب کلکتہ مدرسہ عالیہ میں مدرس ہیں جو شروع میں مدرسہ کانپور میں بھی تعلیم دیتے تھے، انہوں نے سجدہ کی ممانعت کے بارے میں کچھ لکھا تھا، ان کو یہ شخص گمراہ اور گمراہ کنندہ کہتا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب

^۱ القرآن الکریم ۱۴/ ۱۳۷

^۲ القرآن الکریم ۳/ ۹۰

دہلوی کے فتوے سے سجدہ کو جائز ثابت کرتا ہے اور در مختار کو بے اصل ثابت کرتا ہے کیونکہ چھٹے طبقہ کی کتاب ہے۔ امام فخر الدین رازی کے حوالہ سے اس رسالہ کو لکھا ہے اور کہتا ہے کہ تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں ہے سجدہ کرنا اللہ کے سوا دوسرے کو جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص جو خدا کے سوا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز سمجھے تو ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان؟

الجواب:

غیر خدا کو سجدہ تحیت کا جائز کرنے والا ہر گز کافر نہیں اور اب جو اہل حدیث کہلاتے ہیں ضرور اسمعیلی و گمراہ ہیں اور دیوبندیہ ان سے گمراہ تر صریح مرتدین ہیں، علمائے حریم شریفین نے ان کی نسبت تصریح فرمائی کہ:

جس نے اس کے کفر میں شک کیا اس نے کفر کیا۔ (ت)

من شک فی کفرہ فقد کفر^۱۔

جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے۔ در بارہ سجدہ حق و تحقیق یہ ہے کہ غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تحیت حرام، کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے اور آج کوئی مجتہد نہیں کہ متفق علیہ ارشادات ائمہ کے خلاف دلیل سے مسئلہ نکالنا چاہے افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں واللہ العالی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۲: از شہر بریلی مدرسہ منظر الاسلام مسئلہ حشمت علی صاحب ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم کرتا ہے، لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا، دریافت کرنے پر کہا کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے، لیکن دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں:

(۲) کفر فعلی

(۱) کفر قولی

کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو، جیسے دیوبندیوں نے تو بہن خدا اور سول (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بکی۔

اور کفر فعلی یہ کہ جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنا رباند ہنا، بت کو سجدہ کرنا وغیرہ، اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

^۱ حسام الحرمین منها الوہابیہ مکتبہ نبویہ لاہور ص ۲۱

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (ت)

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" ^۱

قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہر گز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث و آیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے۔ اب بتائیے ہم لوگ اپنے مقدمات کا بجائے آیات و احادیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں، ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں انتہی کلامہ، اب استثناء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے؟ اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے؟

الجواب:

جو مدعی حق پر ہیں وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ مجبور ہی ہے جو ابد ہی نہ کرے تو یک طرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں آج سے نہیں صد ہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسروں کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یونہی جھوٹا مدعا علیہ مثلاً دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں چاہتا اور وہی مدد ان ذرائع کاذبہ سے لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے، آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے، یہ لوگ کافر ہیں، یہ نہ فقط مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے، رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح و عشا کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے اس سے کافر نہیں ہوتا جبکہ دل سے احکام کو حق و نافع جانتا ہے، ہاں اگر دل سے نماز کو بیگار اور روزے کو مفت کا فائدہ جانے تو ضرور کافر ہے اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے:

^۱ القرآن الکریم ۶۵/۴

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ہم انہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوْ احْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ" ¹۔

ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے: "مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ" ² (اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے۔ ت) حالانکہ رب عزوجل جابجا ان کے سچے پکے مومن ہونے کی شہادت دیتا ہے یہاں تک کہ فرماتا ہے:

اے محبوب کے صحابیو! اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی، یہی لوگ راہ پر ہیں اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے۔	"وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّشِدُونَ ۖ فَضَلَّاهُمْ اللَّهُ وَنِعْمَةً ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ" ³۔

یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان و کمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادت ثواب کی بناء ہے۔ حدیث میں فرمایا:

افضل العبادات احبها ⁴۔	سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس پر زیادہ شاق ہو۔

بہر حال یہ شخص جو اپنے کفر کا مقرر ہے قطعاً کافر ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

مسلم قال انا ملحد يكفر ولو قال ما علمت انه كافر لا يعذر منه ⁵، واللہ تعالیٰ	اگر کسی مسلمان نے کہا میں ملحد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا، اور کہا میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کہنا

¹ القرآن الكريم ۲۶/۴

² القرآن الكريم ۲۶/۴

³ القرآن الكريم ۲۹/۸-۷

⁴ الاسرار المرفوعة في الاخبار الموضوعة حديث ۲۰۸ دار الكتاب العلمية بيروت ص ۶۱، كشف الخفاء للعجلوني ۱/ ۱۷۵

⁵ فتاویٰ ہندیہ باب موجبات الکفر انواع نورانی مکتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۹

اعلم۔	اگر کسی مسلمان نے کہا میں طحہ ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا، اور کہا میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کہنا کفر تھا اس کا عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۰۳: ازڈاکخانہ انگس جوٹ مل گور ہٹی ضلع ہنگلی اسکول انگس مسئلہ محمد سلیم خاں ماسٹر اسکول ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے پیر کے لڑکے کو نبی زادہ لکھا کرتا ہے، اس کا اور جو لوگ اسے اچھا سمجھ کر خوش ہوتے ہیں ان کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

اگر اس کا مرشد سید ہے بایں معنی اسے نبی زادہ لکھتا ہے تو بجا ہے، اور اگر وہ سید نہیں بلکہ مرشد کو نبی ٹھہرا کر اس کے لڑکے کو نبی زادہ لکھتا ہے تو وہ بھی کافر اور جتنے اس پر خوش ہوتے ہیں وہ بھی، وھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴: ازپورولیا ضلع مان بھوم مسئلہ خلیفہ محمد جان ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۱۶ اپریل، ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء میں جن مسلمانوں نے ہڑتال کی ہے اور جلسے میں شریک ہوئے ہیں ان کی بیبیاں حرام ہوئیں یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

جس نے لوگوں کے مجبور کئے سے ہڑتال کی اس پر وہ الزام نہیں اگرچہ بلا مجبوری شرعی مجبور بن جانے کا الزام ہو، اور جس نے ایک طوفان بے تمیزی کی موافقت چاہی اس سے زائد کچھ نیت نہ تھی اس پر گناہ ہوا مگر وہ الزام اس پر نہیں اور جس نے کافروں کا سوگ منانے اور حکم مشرک کی تعظیم بجالانے کے لئے ہڑتال کی اس پر تجدید اسلام پھر تجدید نکاح کا حکم ہے،

لان تبجیل الکافر کفر ^۱ ، کما فی الظہیریۃ والاشباہ و الدر وغیرہ من الاسفار الغر، وھو تعالیٰ اعلم۔	کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، جیسا کہ ظہیریہ، اشباہ، در وغیرہ معروف کتب میں ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۱۰۵: از متوناتھ بھجن ضلع اعظم گڑھ محلہ اللہ دادپورہ مسئلہ حکیم صابر حسین صاحب ۷ ار مضان المبارک ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جو شخص ہنود کے خوش کرنے کے واسطے اپنے مذہب اسلام کی

^۱ درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتہدی دہلی ۲/۵۱

پروانہ کرے اور ان کے مذہب کے تائید کرے تو یہ شخص کس چیز کا مرتکب ہوگا؟ بینواتوجروا
الجواب:

جو شخص خوشنودی ہنود کے لئے دین اسلام کی پروانہ کرے اور مذہب ہنود کی تائید کرے اگر یہ بات واقعی یونہی ہے تو اس پر حکم کفر لازم ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۶: ازچک ۲۲۴ متصل لاکل خانقاہ چشت دربار صابری مسئلہ مولوی نظام الدین صاحب ۷ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے جواب میں کہ ایک نئی مسجد کے محراب کے دائیں طرف کاتب نے لکھا یا اللہ اور دوسری طرف یا محمد نقش کر دیا تو ایک غیر مقلد نے آکر کہا کہ یہ بت کیوں لکھا ہے اس کو مٹا دو، معمار سے وہ مٹوایا، اس کی اس حرکت سے مسلمان بہت رنجیدہ ہوئے اور پھر حضور کا نام مبارک لکھوایا، اس پر وہ غیر مقلد کہنے لگا اگر گورو گو بند سنگھ کا نام لکھ دو یا کوئی بت کھڑا کر دو تو بہتر ہے، کیا اس شخص نے حضور کی بے ادبی کی ہے یا نہ؟ اور اس دریدہ دہنی سے یہ مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ؟ بینواتوجروا۔

الجواب:

لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اللعنة اللہ علی الظالمین اللعنة اللہ علی الظالمین اللعنة اللہ علی الظالمین۔	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر صلوٰۃ و سلام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر صلوٰۃ و سلام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر صلوٰۃ و سلام، سنو ظالموں پر اللہ کی لعنت، سنو ظالموں پر اللہ کی لعنت، سنو ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ (ت)

شخص مذکور کافر کافر مرتد مرتد مرتد ہے من شک فی کفرہ فقد کفر^۱ جو اس کے کافر ہونے میں شک

^۱ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب احكام الجزیه دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۷۷

کرے خود کافر ہے، مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام ہے، اس سے سلام و کلام حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام، اسے اپنے پاس بیٹھنے دیان حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازہ پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ت)

قال الله تعالى "وَمَا يُؤْمِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الَّذِي كُذِّبَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ۱. وقال
تعالى "وَلَا تَزْكُرُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ" ۲،
وقال تعالى "وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ" ۳

3

مسلمان دیکھیں وہابیہ کو یہ دشمنی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اور پھر سادہ لوح ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، ایک یہ بات یاد رہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر نہ چاہئے بلکہ اس کی جگہ یا رسول اللہ ہو اور دیوار پر کندہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آئینہ من لکھ کر نصب کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ

از دیوگڈھ میواڑہ مرسلہ قاضی عبدالعزیز صاحب

مسئلہ ۱۰۷:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک گروہ نہ ہندو نہ مسلم دائم شراب الخمر، مشرک، سارق علانیہ، ملکوں میں سیاحی کر کے نہ معلوم کس طرح سے فریب کر کے یا سرقہ کر کے ہزاروں روپوں کا سونا چاندی وزیورات وغیرہ لے آتے ہیں اور گیتا و بھاگوت پر عمل کرنے والے اور ہولی و دیوالی و گنگو وغیرہ کی پرستش کرنے والے، جب نام لینا رام چندر بھگوت ہی کو پکارنا اور قسم بھی ان کی کھانا اسماء و لباس بھی اہل ہنود کا سا کلمہ جن کو یاد نہیں اسلام سے بالکل نا آشنا محض نکاح و نماز جنازہ کے پابند ہیں بعض اوقات سیاحی میں مردوں کو بھی آگ میں جلاتے ہیں اگر ان سے

۱ القرآن الکریم ۶/ ۶۸

۲ القرآن الکریم ۱۱/ ۱۱۳

۳ القرآن الکریم ۹/ ۸۴

کہا جاتا ہے کہ طریقہ اسلام پر ہو جاؤ اور شرک و شراب سے اجتناب کرو، تو کہتے ہیں کہ یہ ہم سے چھوٹ نہیں سکتے ہیں، ہمارے آباء و اجداد سے یہ طریقہ جاری ہے اور کلمہ پڑھنے سے پورا نکار ہے نہ کما حقہ اقرار برسوں سے ان کی راہ ہدایت کی کوشش کی جارہی ہے لیکن یہ قوم اپنی حرکاتِ ناشائستہ سے باز نہیں آتی، ایسی حالت میں ان مشرکوں، شراب خوروں، دزدوں کی نماز جنازہ و نکاح وغیرہ جائز ہے یا کیونکر؟ اسی طرح جو تھوڑے عرصہ میں کہیں سے سونا لے آتے ہیں اس کے روپے کو مسجد کی تعمیر و میلاد و مصرف کار خیر میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسلمانوں کو یہ مال کیسا ہے؟ تو نکاح پڑھانے والا اور اس مال کا لینے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ بالتفصیل ارقام فرمائیں، رب العزت آقائے نامدار کو فی الدارین جزائے خیر عطا فرمائے۔

الجواب:

یہ لوگ اگر باوصف ان حرکات کے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو مرتد ہیں ورنہ کافر مشرک، بہر حال سے شادی بیاہ حرام وزنا اور ان کے جنازہ کی نماز حرام قطعی، اور ان سے کوئی برتاؤ مسلمانوں کا سار کھنا حرام، رہا نکاح پڑھانا اگر پہلی صورت کے ہیں جب تو ان کا نکاح کسی سے ممکن ہی نہیں، نہ مسلمان سے نہ کافر سے، نہ اس کے ہم مذہب مرتد سے، نہ اس کے مردکانہ عورت کا۔ اور اگر دوسری صورت کے ہیں تو مسلمان عورت کا ان سے یا مسلمان مرد کا ایسی عورت سے نکاح باطل و حرام ہے ان صورتوں میں نکاح پڑھانے والا زنا کا دلال ہے اور اگر وہ مرتد نہیں اصلی کافر ہیں تو ان کے عورت و مرد کا نکاح اگرچہ کسی کافر یا کافرہ سے ہو سکے مگر مسلمان کو اس کا پڑھانا نہ چاہئے وہ سونا کو جلد لے آتے ہیں اگر معلوم یا گمان غالب ہو کہ چرا کر یا ٹھک کر لاتے ہیں تو اس کا لینا بھی حرام اور اسے مسجد یا میلاد مبارک یا کسی کار خیر میں صرف کرنا بھی حرام، اگر اس کا گمان غالب نہیں شک ہے تو بچنا بہتر اور لیں اور لگائیں تو گناہ نہیں،

امام محمد فرماتے ہیں ہم اس پر عمل پیرا ہیں، جب تک کسی شئی کو ہم حرام لعینہ نہ جان لیں، ذخیرہ، ہندیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	قال محمد به نأخذ ما لم نعرف شيئا حراما لعينه¹، ذخيره، ہندیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

¹ فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی فی الہدایا والضیافات نورانی مکتب خانہ پشاور ۲۴۲/۵

مسئلہ ۱۰۸: از میرٹھ دفتر رسالہ خیال دفتر رسالہ خیال بازار بزازہ مرسلہ حافظ سید ناظر حسین چشتی صابری عابدی وسید عزیز احمد چشتی صابری عابدی و شرف الدین احمد صوفی وارثی قادری رزاقی ۴ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک معتقد نے اپنے خواب و بیداری کا حال جو ذیل میں درج ہے لکھ کر تھانوی کے پاس بھیجا جس کا جواب انہوں نے رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ میں حسب ذیل الفاظ میں دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ جواب ان کا بموجب شرع شریف کہاں تک درست اور صحیح ہے؟ نیز حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے مطابق تھانوی صاحب کی نسبت حکم شرع شریف کا کیا صادر ہوا ہے؟

خلاصہ خواب: بجائے کلمہ طیبہ کے دوسرے جن کے یوں پڑھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی جگہ تھانوی کا نام لیتا ہوں ہر چند قصد کرتا ہوں لیکن یہی زبان سے نکلتا ہے بعد بیداری اس غلطی کی تلافی میں درود شریف پڑھنا چاہا تو اس میں بھی بے اختیار تھانوی کا نام زبان پر آ جاتا ہے۔¹

جواب خواب: اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔²

الجواب:

سیدی امام بوصیری قدس سرہ صاحب بردہ شریف امام القری میں فرماتے ہیں: ما علی مثله بعد الخطاء³ (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں۔ ت) دیوبندیوں کے کفر کا پانی ان کے سر سے گزر گیا ہے جس کا حال کتاب مستطاب "حسام الحرمین شریف" سے ظاہر ہے یہ لوگ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شدید گالیاں دے چکے اور ان پر اب تک قائم ہیں، ان علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق نام بنام ان سب کی تکفیر کی اور صاف فرمایا:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ⁴ ۔	جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ خود کافر، پھر ایسوں کی کسی بات کی شکایت کیا، ان کے بڑے قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں صاف لکھ دیا کہ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔⁵

¹ رسالہ الامداد مطبوعہ تھانہ بھون ص ۳۵

² رسالہ الامداد مطبوعہ تھانہ بھون ص ۳۵

³ القصيدة الهمزية في المدح النبوية مع حاشية الفتوحات الاصلية المكتبة التجارية الكبرى مصر ص ۳۹

⁴ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب احكام الجزية دار احياء التراث العربي بيروت ۱/۶۷۷، حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

⁵ تحذیر الناس کتب خانہ امدادیہ دیوبند ص ۲۴

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت سے صاف انکار ہے اور آیہ کریمہ "وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" ^۱ اور لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ ت) کی صریح تکذیب ہے پھر یہ لوگ اگر صاف صاف ادعائے نبوت و رسالت کریں تو ان سے کیا بعید ہے، مسلمان ہوتا تو ایسی بات سن کر لرز جاتا اور اس کفر بکنے والے سے کہتا کہ خبیث منہ بند کر کفر نہ بک، نہ کہ اسے اور تسلی دی اور اس کی رجسٹری کر دی،

اب جانا چاہتے ہیں کہ ظالم کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۲ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

- مسئلہ ۱۲۰۳۱۰۹: مسئلہ محمد خلیل الدین صاحب صدیقی بریلوی ازکان پور امین گنج نمبر ۴۸
- کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ ایک مقلد شخص ایک آزاد شخص کی کہ جس کی تعریفات ذیل میں لکھی جاتی ہیں نماز میں اقتدا نہیں کرتا کیا بوجہ ترک اقتدا ایسے آزاد شخص کی یہ شخص مقلد قابل ملامت ہے۔
- (۱) شخص آزاد اپنے آپ کو صدر العلماء اور شیخ الشیوخ مشہور کرتا ہے، فلسفہ قدیم و جدید سائنس و کمپوٹری، سنسکرت و انگریزی کا ماہر و استاذ و پیر روشن ضمیر اور مناظر و داعی اسلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور شیخ الاسلام ہند ہونے کا متمنی و امیدوار ہے، لیکن فقہ حنفیہ کی تحقیر عملاً کرتا ہے، اور آیات قرآنی و احادیث نبوی کے معانی و تفسیر اپنی رائے سے بیان کرتا ہے، امام غزالی اور امام رازی کو اپنے مقابلہ میں احمق و سفیہ کہتا ہے اور شبلی نجیری کی طرح صحابہ و محدثین و مفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹا سمجھتا ہے۔
- (۲) اپنے لب بالاکے بال سکھوں کی طرح بڑھائے رکھتا ہے۔
- (۳) موسم سرما میں بعد جماع کے غسل جنابت اور وضو کے بجائے تیمم کر کے بارہا ملامت کی۔
- (۴) مسجد میں بیٹھ کر مسجد کے ظروف گلی میں اسپرٹ آمیز دوا پی، اسپرٹ کو حرام و ناپاک نہیں سمجھتا ہے۔
- (۵) سود پر روپیہ دیتا ہے اور سود لینا جائز سمجھتا ہے۔
- (۶) رمضان میں بلا عذر علالت و مسافرت روزوں کے بجائے فدیہ دے دینا کافی سمجھتا ہے، یطبقونہ

^۱ القرآن الکریم ۳۳/۴۰

^۲ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

میں سلب ماخذ یا حذف لا کو نہیں مانتا۔

- (۷) ایک محضہ عورت سے ربط و ضبط پیدا کر کے اس کے شوہر کو دھوکا دے کر طلاق دلوا کر اپنے تصرف میں لایا۔
 (۸) اس کے دور کے رشتہ دار اس کی جو روؤں کے ساتھ اس کے پیچھے اور اس کے سامنے بے تکلف مخالطت رکھتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا، اس کی جو رو اس کے ماں باپ کو مغالطات فحش گالیاں دیتی ہے اور وہ خاموش سنتا رہتا ہے۔
 (۹) ایک مرتبہ نماز مغرب میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا، آگاہ کرنے پر کہا کہ بحالت مسافرت قصد اقصا کیا تھا۔
 (۱۰) ایک مرتبہ نماز عشاء میں ایک رکعت میں آیہ الکرسی پڑھی لیکن چند الفاظ چھوڑ گیا متنبہ کرنے پر کہاتین آیت کی مقدار پڑھنے کے بعد غلطی ہو جانے سے نماز کا اعادہ ضروری نہیں۔

- (۱۱) ہزار ہا مسلمانوں کے ایک جلسہ میں ایک آیت کی تفسیر میں رجال کے معنی میں عورتوں کو بھی شامل کر کے بیان کیا کہ حضرت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کسی مرد کے باپ تھے اور نہ کسی عورت کے باپ تھے۔
 (۱۲) اپنے پیر کو کہتا ہے کہ وہ بمنزلہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہے اور اپنے آپ کو بمنزلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پیر جب کسی کو مرید کرتا ہے، اس سے مراد ہے کہ میری بیعت لیتا ہے اور جو دوسرے مشائخ مرید کرتے ہیں وہ بھی میری بیعت میں داخل ہوتے ہیں اس طرح کنایہ دعوی نبوت و رسالت بھی کرتا ہے۔

الجواب

- (۱) فقہ حنفی کی تحقیر ضلالت ہے۔ تفسیر بالرائے حرام امام غزالی اور امام رازی کو اپنے مقابلہ میں ایسے الفاظ سخیفہ سے یاد کرنا سخت تکبر ہے اور متکبروں کا ٹھکانا جہنم ہے،

کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں (ت)

"أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ" ^۱۔

صحابہ کرام کو جھوٹا سمجھنے والا گمراہ بد دین ہے۔ اور اگر سب صحابہ کو عموماً ایسا سمجھے تو کافر بالیقین ہے۔

(۲) لب بالا کے بال حد سے متجاوز رکھنا سنت کی مخالفت اور کافروں سے تشبہ ہے۔

^۱ القرآن الکریم ۶۰/۳۹

(۳) پانی اگر ضرر نہ کرتا ہو تو صرف خوف سردی سے تیمم کرنا حرام ہے اور نماز باطل اور اس کے پیچھے سب کی نماز باطل ایسا کرنے والا اشد فاسق۔

(۴) اسپرٹ حرام ہی نہیں بلکہ نجس بھی ہے، اپنے ہی منہ میں پینا، تو حرام و نجس چیز کھانے پینے کا آج کل ہر شخص کو اختیار ہے، مگر مسجد کے برتن نجس کئے کہ مسلمانوں کے جامہ و بدن ناپاک اور وضو و نماز باطل ہوں، یہ صاف دلیل ہے کہ یہ شخص شریعت پر سخت جری و بیباک ہے۔

(۵) سود لینے کو حلال جاننا کفر صریح ہے اور حرام جان کر ایک درم سود کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کے برابر ہے،

من اکل درہم ربًا و هو یعلم فکانما زنی بامہ ستا و ثلاثین مرة ^۱ ۔	جس نے عمداً ایک درہم سود کھایا اس نے اپنی ماں سے چھتیس ۳۶ دفعہ زنا کیا۔ (ت)

(۶) بے عذر مرض و سفر روزے رمضان کے نہ رکھنا اور فدیہ کافی جاننا قرآن عظیم کی تحریف اور نئی شریعت کا ایجاد اور جہنم کبریٰ کا استحقاق ہے۔

"لَوْلَہٗ مَا تَوَلَّیْ وَفُضِّلَہٗ جَہَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ۝" ^۲	ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

(۷) سائل نے تصرف میں لانا مطلق لکھا اگر بلا نکاح یا عدت کے اندر نکاح کے ساتھ ہے تو زنا ہے، ورنہ دھوکا دینے پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من غشنا فلیس منا ^۳ ۔	جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ (ت)

(۸) اپنی منکوحہ پر غیرت نہ کرنے والا دیوث ہے اور ماں باپ کو فحش گالیاں جو رو سے سن کر خاموش رہنے والا عاق ہے اور دیوث و عاق دونوں کو فرمایا کہ وہ جنت میں نہ جائیں گے۔

(۹) مغرب میں قصر کرنا نئی شریعت کا نکالنا اور اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے،

"إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ	بیٹھک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں انکا بھلا

^۱ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۵/ ۲۲۵

^۲ القرآن الکریم ۱۱۵/۴

^۳ صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۷۰

"لَا يُفْلِحُونَ" ۱

نہ ہوگا۔ (ت)

(۱۰) آیہ الکرسی میں چند الفاظ کا بیچ میں سے چھوڑ جانا اگرچہ ایک مذہب پر مطلقاً مفسد نماز ہے جبکہ صرف آیہ الکرسی ہی پڑھی ہو اور جب کوئی لفظ چھوٹ گیا آیت پوری نہ ہوئی، مذہب رائج میں بے فساد معنی فساد نماز نہیں، اور واجب بھی ادا ہو جائے گا جبکہ باقی تین آیت کی قدر ہو، مگر یہ مسئلہ کہ تین آیت کی قدر پڑھنے کے بعد کوئی غلطی مفسد نماز نہیں ہوتی محض باطل۔

(۱۱) یہ صراحۃً آیہ کریمہ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ" ۲ (اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے فرمادو۔ ت) کی تکذیب ہے اور آیت کی تکذیب کفر۔

(۱۲) اس قول میں کمال تکبر ہے اور وہ آیہ کریمہ "لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِيْ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا" ۳ (بیشک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے۔ ت) میں داخل ہوتا ہے اور یہ کہ جو بیعت لیتا ہے میری ہی لئے لیتا ہے درپردہ رسالت و نبوت یا کم از کم غوثیت عظمیٰ کا ادعا ہے، بالجملہ افعال و اقوال مذکورہ فسق و ضلال و کفر میں دائر ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے، جو مسلمان اس کی اقتداء سے بچتا ہے وہ بہت اچھا کرتا ہے اس پر ملامت حق پر ملامت ہے، جو اس کے پیچھے نماز پڑھے وہی مستحق ملامت، بلکہ سزاوار عذاب شدید ہے، والعیاذ باللہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: از شہر پونہ گھوڑ پوڑی بازار متصل مسجد مکان نمبر ۷۲ بھولی بخش بالور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت ہے، وہ پیشتر قوم چمار تھی، بعد میں مسلمان ہو کر ایک مرد مسلمان سے اس نے نکاح کر لیا، اس سے پہلے اسی قوم میں شادی ہو چکی تھی، کیونکہ اس کے ایک لڑکا ہے، اب وہ عورت اپنی قوم میں جانا چاہتی ہے اور اس کے خاندان کے لوگ اور اس کا بیٹا اس کو ورغلار ہے ہیں کہ تو اپنی قوم میں آ جا تجھ کو اچھی طرح رکھیں گے، اور وہ عورت میرے یہاں کھانا پکانے پر ملازم ہے اور وہ عورت بھی جانا چاہتی ہے، تو اب ہم کو شرع شریف کیا حکم دیتی ہے کہ ہم کس طریقہ سے اس کو رکھیں اور اس کے اسلام میں تو کوئی ضعف نہیں ہے اور ہم کو اسے

۱ القرآن الکریم ۱۰/۶۹

۲ القرآن الکریم ۳۳/۵۹

۳ القرآن الکریم ۲۵/۲۱

کیسی امداد دینی چاہئے اور وہ میرے قبضہ میں بھی ہے اور اس کو ہم نے سمجھا سمجھا کر رکھا ہے ورنہ وہ اب تک اپنی قوم میں شریک ہو جاتی، فقط۔

الجواب:

جب وہ کافروں میں جا ملنا اور کافر ہونا چاہتی ہے تو وہ کافر ہو گئی جبراً روک رکھنے سے مسلمان نہیں ہو سکتی، ہاں اگر یہ سمجھا جائے کہ اس روکنے سے وہ خواہش کفر اس کے دل سے نکل جائے گی اور پھر صدق دل سے مسلمان ہو جائے گی تو روکا جائے ورنہ دور کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۲: از دروڈ اک خانہ خاص ضلع بنی تال مرسلہ عبد اللہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائد کو بہت اچھا اور بہتر جانتے ہیں اور دیوبندی مولویوں کے عقائد کو بہت برا جانتے ہیں اور بڑے پکے سنت جماعت ہیں لیکن بہ سبب بے علمی اور نادانی کے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں، حضور کی تحریروں سے اتنا شوق نہیں جو حق اور ناحق معلوم کریں، آیا ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ اور اس مرض میں بہت مخلوق مبتلا ہے۔

الجواب:

جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی لئے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ۔	جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جاننا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ بڑے لوگ بد عقیدہ بد مذہب ہیں وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل و بیکار، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۳: از بخشی بازار کٹک مرسلہ محمد عبدالرزاق ۱۲ رمضان ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

^۱ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب احكام الجزیه دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۷۷، حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

علیہ وسلم کا علم برابر ہے اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مغیبات عطیہ تھے، خدا کے علم کے مقابلے میں حضرت کا علم کروڑ ہا سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ سے بھی کم ہے، اور شخص اول شخص دوم کو کافر و مشرک و وہابی جانتا ہے، خواہ عالم ہو یا جاہل ہم لوگوں نے یہ سنا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے برابر کوئی عالم نہیں ہے، اور مجدد مائتہ حاضرہ آپ ہی ہیں، اور شخص اول ایصال ثواب کو جو عوام الناس دن مقرر کرتے ہیں واجبات میں سے جانتا ہے، اور جو ایصال ثواب کو بلا تعین کرتا ہے اس کو خاطی کہتا ہے اور اہلسنت سے خارج، اور ایصال ثواب کے واسطے دن مقرر کرنے کو سنت سمجھتا ہے اور کہتا ہے مجدد مائتہ حاضرہ کا بھی یہی عقیدہ ہے، اس میں حق کیا ہے؟ اور ان دونوں میں کون کافر ہے کون مسلمان؟

الجواب:

علم الہی سے مساوات کا دعویٰ بیشک باطل و مردود ہے مگر تکفیر اس پر بھی نہیں ہو سکتی جب کہ بے طائے الہی مانے، اور بلاشبہ حق یہی ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین و اولین و آخرین کے مجموعہ علوم مل کر علم باری سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو ایک بوند کے کروڑوں حصہ کو کروڑوں سمندروں سے ہے، اور ایصال ثواب کے لئے تعین تاریخ بلاشبہ جائز ہے اور سنت مسلمین، یعنی ان کا طریقہ مسلوک ہے مگر اسے واجب جاننا باطل محض ہے یونہی سرکار رسالت کی سنت سمجھنا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۴: از گڑھنگ لچ ڈاکخانہ ضلع کوٹھار پور جامع مسجد مرسلہ آدم شاہ پیش امام ۴ رمضان ۱۳۳۸ھ

ایک خاندانی شخص آئین دین و قوانین شریعت کو قصداً و عمدتاً نہیں مانتا اور اپنے ہی قول و فعل پر ہٹ دھرمی کرتا ہو یعنی قطعی جان بوجھ کر اپنی لڑکی کے حرام کی کمائی کھاتا ہو اور وضع حمل حرام ہونے تک اپنے گھر میں رکھ کر ہر قسم کا برتاؤ کرتا اور کسی کی نصیحت بھی نہ مانتا ہو ایسے موذی شخص کے بارے میں علماء دین کس قسم کے برتاؤ کا حکم دیتے ہیں؟

الجواب:

ایسا شخص خبیث و مردود دیوث ہے بحکم حدیث اس پر جنت حرام ہے اور بحکم قرآن عظیم اس کے پاس بیٹھنا جائز نہیں،

قال الله تعالى "وَمَا يُؤْمِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَّبِعْهُ بَعْدَ الَّذِي كُفِيَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ① -	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

مسلمان اسے یک لخت چھوڑ دیں اور اس سے سلام کلام، میل جول، سب ترک کر دیں جب تک صدق دل سے توبہ نہ کر لے، اس سے زیادہ یہاں کیا سزا ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۲۵: از سر ائے چھبیدہ ضلع بلند شہر مرسلہ راحت اللہ صاحب امام مسجد جامع ۱۹ رمضان ۱۳۳۸ھ
زید کہتا ہے کہ سود کے معنی اور ہیں اور بیان کے معنی اور ہم بہت نہیں لیتے ہیں اور کھلم کھلا سود کھاتا ہے اور اوروں کو کہتا ہے کہ تم سود کے معنی نہیں جانتے، اور جائز کہتا ہے، اس کے اصرار پر شرع کا کیا حکم ہے؟
الجواب:

سود مطلقاً حرام ہے بہت ہو یا تھوڑا، قال اللہ تعالیٰ "وَحَرَّمَ الرِّبَا" ^۱ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور حرام کیا سود۔ ت) زید کا اسے حلال کہنا اس کی حلت پر اصرار کرنا موجب کفر ہے، اس پر توبہ فرض ہے، از سر نو مسلمان ہو پھر اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح جدید کرے، اور اگر نہ مانے تو مسلمان اسے قطعاً چھوڑ دیں اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا حرام ہے،

قال تعالیٰ "وَأَمَّا يُنْهَىٰكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّعْوَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ^۲ - واللہ تعالیٰ اعلم۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۶: از موضع پر تاب پور پر گنہ و ضلع بریلی مرسلہ محبوب عالم صاحب ۱۸/ بیچ الآخر شریف ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مرید خاندان عالیہ مدار یہ میں ہے اور نماز و روزہ کا پابند ہے اور بصدق دل کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے، خدا کو حق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برحق اور عقیدہ اہل سنت و جماعت کا پابند ہے لہذا خدمت بابرکت میں مستدعی ہے کہ عند الشرع ایسا شخص مسلمان اور صاحب ایمان ہے یا نہیں؟
الجواب:

جب وہ اللہ و رسول کو برحق جانتا ہے اور تمام عقائد ایمانیہ کا سچے دل سے معتقد ہے اور کوئی قول یا فعل تکذیب یا توہین کا اس سے صادر نہیں ہوتا، جاہل مداریوں وغیرہم کی طرح شریعت کو لغو نہیں سمجھتا تو بیشک وہ مسلمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ القرآن الکریم ۲/ ۲۸۵

^۲ القرآن الکریم ۶/ ۶۸

مسئلہ ۱۲۹۱۲:

مسئلہ آدم ابراہیم صاحب از کچھ انجار ضلع کچھ بھوج بھوم پیر

(۱) ایک شخص کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ فرض ہے محمد رسول اللہ واجب ہے کیونکہ قرآنی آیت سے تو پورا کلمہ ایک جگہ ثابت نہیں، ہاں احادیث سے ضرور ثابت ہے، غلط ہے یا صحیح؟

(۲) ایک شخص کہتا ہے کہ ہم کو قرآن وحدیث سے ضرور نہیں، تم آپ ہی اس کے ورق لوٹا کرو، نماز تم ہی پڑھو، سریشے اور چوڑے اوپر کون کرے، ایسے لوگوں کا کیا کہنا چاہئے اور بیعت ان سے کرنا کس طرح ہے؟ زعم یہ ہے کہ قرآن مولویوں نے بنایا ہے مولویوں کے قرآن کو نہ ماننا چاہئے۔

(۳) ایک شخص بروئے حلف یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں وہابی نہیں، اللہ کو ایک جانتا ہوں رسول اللہ کو نبی برحق اور اولیائے عظام کو برابر جانتا ہوں، کرامت کا قائل ہوں، حنفی مذہب کا پابند ہوں، جو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کریں تو کیا کیا جائے، قرآن اور اللہ پر یقین نہ کرنے والوں کو کیا کہا جائے؟ بینواتو جروا۔

الجواب:

(۱) وہ شخص جھوٹ کہتا ہے، شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ دونوں کا ماننا فرض سے اعظم فرض اور یکساں فرض ہے، دونوں قرآن مجید میں ہیں، یکجا نہ ہونے سے ایک کی فرضیت کیوں جاتی رہی، بلکہ ان کی فرضیت تو قرآن مجید ماننے سے بھی مقدم ہے، قرآن مجید کا ماننا ان کے ماننے پر موقوف ہے بلکہ ان میں بھی پہلا جملہ بغیر دوسرے جملہ کے بیکار ہے اور دوسرے جملہ کے ماننے میں پہلے کا ماننا خود آگیا صرف لا الہ الا اللہ سے مسلمان نہیں ہو سکتا اور صرف محمد رسول اللہ سچے دل سے ماننا اسلام کے لئے کافی ہے، جو اسے مانے محال ہے کہ لا الہ الا اللہ نہ مانے۔ درمختار میں ہے:

یلقن بذکر الشہادتین لان الاول لاتقبل بدون	(میت کو) دونوں شہادتوں کی تلقین کی جائے کیونکہ پہلی شہادت (توحید) دوسری شہادت (رسالت) کے بغیر مقبول ہی نہیں۔ (ت)

یہ کہنے والا اگر فرق فرض و واجب سے غافل ہے یونہی سنی سنائی اتنا جانتا ہے کہ فرض کا مرتبہ زیادہ ہے جب تو اسی قدر حکم ہے کہ کذاب ہے بیباک ہے شریعت پر مفتری ہے، مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ فرض ہے، اور اگر فرق جان کر کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ (حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

^۱ درمختار باب صلوة الجنائز مطبع مجتہدانی دہلی ۱۱۹

اللہ کے رسول ہیں۔ ت) کلامنا یقینی لازم نہیں صرف ظنی ہے، تو قطعاً کافر مرتد ہے۔

(۲) اس میں تین الفاظ ملعونہ اور تینوں کفر خالص ہے کافر مرتد کے ہاتھ پر بیعت کیا معنی! جو ان اقوال پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ نزازیہ و مجمع الانہر و در مختار و غیرہا میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ۔	جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

(۳) اگر اس میں کوئی بات وہابیت کی نہ دیکھی، نہ کوئی قوی وجہ شبہہ کی ہے تو بلاشبہ شبہہ نہ کیا جائے بدگمانی حرام ہے، اور اگر اس میں وہابیت پائی تو ثابت شدہ بات اس کی قسموں سے دفع نہ ہو جائے گی، وہابی اکثر ایسی قسمیں کھایا کرتے ہیں،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلْبَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ" ^۲ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا۔ اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر بعد میں کافر ہو گئے۔ (ت)

نہ ان کی قسموں کا اعتبار۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِنَّهُمْ لَا آيَاتَ" ^۳ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں۔

اور اگر کسی وجہ سے شبہہ ہے تو صرف ان قسموں پر قناعت نہ کریں بلکہ اس سے دریافت کریں کہ تو اسماعیل دہلوی و نذیر حسین دہلوی و رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی و اشرف علی تھانوی اور ان کی کتابوں تقویۃ الایمان و معیار الحق و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و حفظ الایمان و بہشتی زیور و غیرہا کو کیسا جانتا ہے، اگر صاف کہے کہ یہ لوگ بے دین گمراہ ہیں اور یہ کتابیں کفر و ضلالت سے بھری ہوئی ہیں، تو ظاہر یہ ہے کہ وہابی نہیں ورنہ ضرور وہابی ہے، جھوٹوں کی قسم پر اعتبار نہ کرنا قرآن اور اللہ پر اعتبار نہ کرنا نہیں،

"إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا اشْهَدْ إِنَّكَ لَمَّا سَأَلَ اللَّهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ"	جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے

^۱ در مختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

^۲ القرآن الکریم ۹/ ۷۳

^۳ القرآن الکریم ۹/ ۱۲

إِنَّكَ لَمَّ سُوْلُهُ ۖ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْا اٰيٰتَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ اِنَّهُمْ سَاَءُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝^۱	رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں، اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرایا تو اللہ کی راہ سے روکا، بیشک وہ ہی برے کام کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۱۳۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان لوگوں کے بارے میں جو نہ تو علمائے کرام کے فتاویٰ پر عمل کریں
 اور نہ مانیں بلکہ علمائے کرام و رثۃ الانبیاء کو محض اس بغض پر کہ ان کے کاموں کو کیوں ناجائز بتلاتے ہیں، برا کہیں۔

الجواب:

یہ جو طلب کیا جاتا ہے وہ بھی تو فتویٰ ہی ہوگا جو فتویٰ نہیں مانتے ان پر اس کا کیا اثر ہوگا، عالم دین سے بلاوجہ ظاہر بغض رکھنے
 پر خوف کفر ہے نہ کہ جب کہ وہ بغض ان کا فتویٰ شرعی ہو۔ منح الروض وغیرہ میں ہے:

من ابغض عالماً بغیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر^۲۔	جس نے سبب ظاہری کے بغیر کسی عالم سے بغض رکھا اس پر کفر کا خوف ہے (ت)

عالم دین کی توہین کھلے منافق کا کام ہے اور فقہ میں ان پر حکم کفر۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلاثة لا يستخف بحقهم الامنافق بين النفاق ذو العلم وذو الشبهة في الاسلام وامام مقسط^۳۔	تین آدمیوں کی بے ادبی و توہین کرنے والا اعلانیہ منافق ہے: صاحب علم، مسلمان بوڑھا اور عادل حاکم۔ (ت)

مجمع الانہر میں ہے:

^۱ القرآن الکریم ۲/۱۳۲۔

^۲ منح الروض الاذہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی العلم والعلماء مصطفی البابی مصر ص ۱۷۳۔

^۳ المعجم الکبیر حدیث ۸۱۹/۷۱۹، المكتبة الفيصلية بيروت ۸/۲۳۸، كنز العمال حدیث ۴۳۸۱۱، مؤسسة الرسالة بيروت ۱۶/۳۲۔

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلہم اولعلوی علیوی قاصدا بہ الاستخفاف کفر ^۱ ۔	سادات اور علمائے کی توہین کفر ہے، جس نے بے ادبی و گستاخی کی نیت سے کسی عالم کو عویلہم (ادنی عالم) یا کسی علوی کو علیوی کہا اس نے کفر کیا (ت)

مگر وہاں کیا جائے شکایت جہاں قرآن و حدیث کی عمر بت پرستی پر نثار کی جاتی ہو۔

سُبْحَنَ مَقْلَبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ، "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ" ① ②۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	پاک ہے وہ ذات جو دل و نگاہ کو بدل دیتی ہے اے ہمارے پرو ردگار! ہمیں اپنی ہدایت عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بلا شبہ تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۳۳۱ تا ۱۳۳۸: مسئلہ میر فدا علی صاحب از شہر کہنہ انسپکٹر چوگلی ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید عالم فرقہ وہابیہ کے شاگرد کے پیچھے روزانہ نماز پڑھتا ہے اور عالم مذکور کے کہنے کو مانتا ہے خواہ وہ کہنا اس کا کسی طور پر بظاہر نیک کام کے واسطے ہو اور خود بھی مشورہ کے لئے اس کے پاس جاتا ہے نیز عالم اہل سنت کی خدمت حاضر ہوتا ہے خواہ یہ حاضری کسی نیک کام کے لئے ہو اور اپنے آپ کو سنی بھی کہتا ہے، ایسی حالت میں بموجب شریعت اسے اہل سنت و جماعت کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) عمرو عالم فرقہ وہابیہ کے شاگرد کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور اعتراض ہونے پر یہ جواب دیتا ہے کہ یہ علماء کے جھگڑے ہیں یہ ان کو برا کہیں وہ ان کو برا کہیں ہماری نماز سب کے پیچھے ہو جائے گی، علماء کی باتیں علماء جانیں، ایسی صورت میں عمرو سنی کہا جاسکتا ہے۔

(۳) یا نہیں، اور ایسا جواب دینا اس کا ٹھیک ہے یا نہیں؟

بکر اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور فرقہ وہابیہ اور غیر مقلدوں کے معاملہ میں کہتا ہے کہ یہ سب قرآن و حدیث کے ماننے والے ہیں، جھگڑے کی باتیں نہیں نکالنا چاہئے، سب حق پر ہیں، ایسی

^۱ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت / ۱۹۹۵

^۲ القرآن الکریم ۸ / ۳

کیفیت میں بکر کو سنی کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

(۱) اگر وہابی کا شاگرد وہابی ہے اور یہ اسے وہابی جانتا ہے پھر اسے قابل امامت مانتا ہے خلاصہ یہ کہ کسی وہابی کو وہابی جان کر کافر نہیں جانتا وہ سنی کیا مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔

(۲) ایسی صورت میں عمرو سنی کیا مسلمان بھی نہیں کہ اس کے نزدیک اسلام و کفر یکساں ہیں اور کفر کا رد جھگڑا ہے۔

(۳) ایسی صورت میں بکر کافر و مرتد محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۴: از شہر عقب کو توالی مسئلہ ولایت حسین و عبدالرحمن ۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ میں ایمان سے کہتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو پہلے قادیانی تھا اور نہ اب ہوں، قادیانی پر لعنت کرتا ہوں، میں اہل سنت و جماعت ہوں اگر کوئی شخص مجھ پر بعد توبہ کرنے کے الزام دے تو وہ مواخذہ دار ہوگا یا نہیں؟ یا اگر میرا میل کسی وقت ان لوگوں سے کوئی ثابت کرے تو میں سب لوگوں کا مواخذہ دار ہوں گا۔ قادیانی کو کافر جانتا ہوں۔ العبد ولایت حسین

گواہان: عبدالرحمن بقلم خود، مسیح اللہ بقلم خود، قادر حسین بقلم خود، امانت حسین بقلم خود، مولوی محمد رضا خاں بقلم خود، صادق حسین بقلم خود، محمد محسن بقلم خود، لیاقت حسین بقلم خود، فقیر محمد حشمت علی خان رضوی، فقیر ایوب علی رضوی بقلم خود، قناعت علی قادری رضوی بقلم خود۔

الجواب:

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور بعد توبہ کے گناہ باقی نہیں رہتا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ^۱	گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا گناہ کیا ہی نہیں۔

قادیانیوں کے ساتھ میل جول سے انہوں نے پہلے بھی ایک مجمع میں توبہ کی تھی اور آج پھر ایک مجمع میں توبہ کی تھی پھر ایک مجمع کے ساتھ آئے جن کے دستخط اوپر ہیں اور دوبارہ توبہ کی، توبہ کے بعد ان پر بلا وجہ جو کوئی الزام رکھے گا وہ سخت گنہگار ہوگا اور توبہ کے بعد اگر پھر یہ میل جول کریں گے تو ان پر گناہ عظیم کا بار ہوگا مگر بلا وجہ توبہ کے

^۱ سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۳

بعد الزام رکھنا سخت جرم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۵: از نوشہرہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں مسئلہ عبدالغفور صاحب ۱۴ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔

مرزا صاحب مجدد وقت ہے۔ عالی جاہ! اس قوم نے لوگوں کو بہت خراب کیا ہے، ثبوت کے لئے کوئی رسالہ وغیرہ ارسال

فرمائیں تاکہ گمراہی سے بچیں۔

الجواب:

مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضرور ہے اور قادیانی کافر مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ:

من شک فی کفرہ وعذا بہ فقد کفر ^۱	جو اس کے کافر اور عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔

لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر، دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں، نہ گاندھی امام ہو سکتا

ہے نہ قادیانی مجدد، السوء والعقاب وقہر الدیان وحسام الحرمین مطبع اہلسنت بریلی سے منگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳۶: از شہر محلہ شاہ آباد مسئلہ شیخ الطاف احمد صاحب رضوی ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میں نے مولانا صاحب مسجد جانی سے کہا کہ اگر رافضی تکبیر

تمہاری جماعت میں آکر کہے تو تکبیر شمار کی جائے گی یا نہیں؟ کہا: رافضی کی تکبیر شمار نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ مسلمان نہیں

ہیں: میں نے کہا: اگر وہابی تکبیر کہے تو وہ تکبیر شمار ہوگی یا نہیں؟ کہا: تو کیا یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے ہیں کیا حرج ہے، میں نے

کہا: یہ مسلمان نہیں سمجھے جاتے۔ جواب ملا: کیا خوب۔ علاوہ اس کے امام مسجد مذکورہ کی نشست بھی رہتی ہے، لہذا ایسی صورت

میں اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی تو اچھا کیا یا برا؟ نماز نہ پڑھنے والا توبہ کرے اور معافی چاہے یا امام؟ بیینوا تو جروا۔

^۱ درمختار باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶، حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

الجواب:

صورت مذکورہ میں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے نے بہت اچھا کیا؟ اس پر کچھ الزام نہیں، اس امام پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور سنی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

مسئلہ ۱۳: از شہر محلہ کانکر ٹولہ مسئلہ سید فرحت علی صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اس مسئلہ میں کہ زید مسلمانوں کے ایک گروہ کا سردار بننا چاہتا ہے، لیکن علمائے وہابیہ کو اچھا کہتا اور کہتا ہے کہ وہ علمائے دین ہیں، ان کے وعظ سنتا ہے، ان سے فتوے لیتا ہے، ان پر عمل کرتا ہے، نماز فجر کی اندھیرے سے پڑھتا ہے، اکثر نماز میں سنتیں ترک کرتا ہے، میلاد شریف میں قیام کے بعد آتا ہے یا پہلے سے کھڑا ہو جاتا ہے، اور کبھی آتا بھی نہیں، اور کہتا ہے کہ میلاد شریف اتنی دیر نہ پڑھنی چاہئے کہ نماز صبح کی قضا ہو جائے کیونکہ میلاد سے نماز مقدم ہے۔ زید سے مسلمانوں کو بدگمانی ہوئی تو زید نے کہا کہ میں اللہ کو جانوں، اس کے رسول کو پیچانوں صحابہ کو سمجھوں، آل پر فدا ہوں۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ اچھا تم گیارہویں شریف کرو یا میلاد شریف کرو۔ کہا میرے پاس پیسہ نہیں تم کرو میں بھی سر پر رکھ کر کھاؤں گا۔ ایسی صورت میں مسلمان زید کو اپنا سردار مانیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں اور اس سے میل جول رکھیں یا نہیں؟ اور جو مسلمان سردار مانیں یا اس سے ملیں اس کی باتوں پر عمل کریں ان پر کیا حکم ہے؟ اور زید ہمارے اہلسنت کے گروہ میں کس حکم سے داخل ہو سکتا ہے پھر اس حکم پر بھی اسکو سردار مانا جائے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

جو شخص دیوبندیوں کو مسلمان ہی جانے یا ان کے کفر میں شک کرے بفتوائے علمائے حرمین شریفین ایسا شخص خود کافر ہے کہ:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱	جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (ت)

پھر وہ سردار مسلمانان کیسے ہو سکتا ہے، گیارہویں شریف کی نیاز کھالینا دلیل اسلام نہیں بڑے بڑے کٹر وہابی جو اسے حرام و شرک کہتے ہیں کھانے کو آپ سب سے پہلے دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں، ایسا شخص جب تک وہابیہ اور خصوصاً ان دیوبندیوں کو جنہیں علمائے حرمین شریفین نے کافر لکھا نام بنام بالا اعلان کافر نہ کہے اس کی توبہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ درمختار باب المرتد، مطبع مکتبائی دہلی، ۳۵۶، حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

مسئلہ ۱۵۳ تا ۱۵۸: از شہر کہنہ محلہ روہیلی ٹولہ مسئلہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۹ محرم ۱۳۳۹ھ

جس طرح کہ ایران میں باب اور بہاؤ کو پیشرو بنا کر بابی و بہائی جدید فرقے بنائے گئے اور ہندوستان میں گرو نانک، کبیر، سید احمد جوئیہ، سید احمد رائے بریلوی، سید احمد کوئی، آغا خاں اور مرزائی قادیانی کو پیشوا، مہدی، لیڈر، نبی اور خدا بنا کر جدید فرقے بنائے گئے۔ اسی طرح اس وقت محض برائے نام مسلمان لیڈروں اور مولویوں نے ایک ہندو لیڈر مسٹر گاندھی کو اپنا پیشوا بنا کر ایک جدید فرقہ بنایا ہے اور ان کی نسبت اب تک بذریعہ اخبارات، رسالہ جات، اشتہارات، مشاہدات اور مسموعات امور ذیل معلوم ہوتے ہیں:

(۱) ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک کافر کو اپنا رہنما بنایا تھا اسی طرح ہم نے مسٹر گاندھی کو اپنا ہادی بنایا ہے، اور صاف لکھ دیا کہ ہمارا حال اس شعر کا مصداق ہے

عمرے کے آیات و احادیث گزشت

رفتنے و نثار بت پرستی کر دے

(وہ عمر جو آیات و احادیث میں گزری ہے وہ ختم ہو گئی اور وہ بت پرستی کی نذر کردی)

(۲) کہتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے کافر قبائل سے موالات کی تھی ہم کفار ہند سے موالات کرتے ہیں۔

(۳) مسجد میں ہندوؤں سے منبر پر لکچر دلوائے گئے اور کہا گیا کہ مسجد نبوی میں وفود کفار قیام کرتے تھے اور اپنے طریقے پر عبادت بھی کرتے تھے، اور کفار کا داخلہ مخصوص بمسجد الحرام ایک خاص وقت کے واسطے منع تھا۔

(۴) بعض لیڈروں نے جن کو مولانا کا بھی خطاب دے دیا گیا ہے مندروں میں جا کر اپنے ماتھوں پر ہندوؤں سے ٹیکے لگوائے۔ کہتے ہیں کہ تشفقہ شعار کفر اور منافی اسلام نہیں ہے۔

(۵) پارٹی مذکور کے اس مولانا نے ہمد میں چھاپ دیا ہے کہ ہماری جماعت ایک ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہے جو ہندو مسلم امتیاز اٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس مقام بنائے گا پارٹی مذکور نے اسے مقبول رکھا اور کسی نے چون و چرا نہ کیا۔

(۶) پارٹی مذکور کے اس مولانا نے شائع کیا ہے کہ اگر آج تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کرو گے۔

(۷) ایک ہندو کی ٹکٹی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اس کی جے پکارتے ہوئے سروپا ہنہ مرگھٹ تک لے گئے ایک بت اٹھایا گیا اس کے ساتھ سروپا ہنہ جے پکارتے سڑکوں پر گشت کیا گیا۔

(۸) اس کے ماتم کے لئے سروپا ہنہ مساجد میں جمع ہوئے اور اسکے لئے دعائے مغفرت اور نماز کے اشتہار دئے اور اس پر کاربند ہوئے، اسکے ماتم میں مسجدیں بے چراغ رکھی گئیں۔

(۹) ہولی کے سوانگ میں ہندوؤں نے بزرگان اسلام کی تحقیر و توہین کی، مسلمانوں نے ہندو مسلم اتحاد کو مد نظر رکھ کر کچھ تعرض نہ کیا اور چشم پوشی کی۔

(۱۰) مسٹر گاندھی کے فرمان کے بموجب روزے رکھے گئے اس کے حکم پر نفل نمازیں پڑھی گئیں اور کاروبار بند کر کے معطل رہے۔

(۱۱) ایک ہندو لیڈر کے حکم سے ایک ڈولا سجایا گیا اور اس میں قرآن مجید، بائبل اور رامائن رکھ کر ان کی پوجا کراتے مندر میں لے گئے۔

(۱۲) مسٹر گاندھی اور اس کے قوم کو خوش اور راضی کرنے کی غرض سے ایک جائز مشروع فعل قربانی گاؤ کو ممنوع اور ترک کر کے درپردہ ایک شعار اسلام سے مسلمانوں کو باز رکھا گیا اور ایک امر حلال کو حرام قرار دیا گیا، ایک بکری کی قربانی ایک خاندان (اگرچہ ساٹھ ستر آدمیوں کا ہو) کی طرف سے جائز سمجھی گئی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرنا غیر ضروری بتایا گیا۔

(۱۳) خلافت کی مصنوعی حمایت کے حیلہ سے ہزار ہا مسلمانوں کو ہجرت افغانستان اور جہاد کی ترغیب دے کر خانماں برباد ویران و پریشان بنایا گیا۔

(۱۴) کٹار پور کے ہندوؤں نے قربانی گاؤ کے پیچھے مسلمانوں پر شدید ظلم توڑے، انہیں بے دریغ ذبح کیا، انہیں آگ سے جلایا، اس پر ان میں سے بعض گرفتار ہوئے جن پر ثبوت کامل ہو گیا اس خیر خواہ اسلام پارٹی نے ان کی معافی کے ریزولوشن پاس اور گورنمنٹ کو ان کی رہائی کے لئے تار دئے اور مظالم ہولا گڈھ سے چشم پوشی و بے اعتنائی کی گئی۔

(۱۵) خلافت کی مصنوعی حمایت کے حیلہ سے مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ اقطاع ہندوستان اور یورپ کی سیر و سیاحت اور تفریح و تفریق میں صرف کیا جاتا ہے۔

(۱۶) خلافت کے مصنوعی حمایت کے حیلہ سے عیسائیوں سے ترک موالات اور عدم تعاون، عمل کے غیر ممکن العمل منصوبوں اور تجاویز پر عملدرآمد کرایا جاتا ہے اور مشرکین ہند کے ساتھ مواخات و موالات قائم کر کے بعض شعار کفر اختیار اور بعض شعار اسلام ترک کرائے جا رہے ہیں، باوجود ان سب امور کے

وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور جوان کی پیروی نہ کرے اس کو کافر کہتے ہیں، لہذا علمائے اہلسنت وجماعت اس فرقہ گاندھویہ اور اس کے پیشروان و پیروان کی نسبت جو عبد اللہ کے بجائے عبدالگاندھی بن گئے ہیں اور دوسروں کو عبدالگاندھی بنا رہے ہیں صاف صاف احکام شرعی دربارہ معاشرت و مناکحت مصاہرت و نماز ظاہر واضح فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

الجواب:

(۱) قرآن و حدیث کی عمر کو معاذ اللہ بت پرستی پر نثار کرنا قرآن و حدیث کی شدید توہین اور بت پرستی ملعونہ کی عظیم تعظیم ہے، یہ اگر کفر نہ ہو تو دنیا میں کوئی چیز کفر نہیں، کہاں زمین غیر معروف کا راستہ بتانے کے لئے کسی مشرک کو ساتھ لینا اور کہاں معاذ اللہ اپنے دین کا اسے ہادی و رہبر بنانا، اس کی نظیر بھی ہو سکتی ہے کہ کسی کا شیخ و امام و ہادی دین، یکہ میں سوار ہو یکہ بان کافر ہو، اس امام کے بعض مرید بننے والے مشرک کو نماز میں اپنا امام کریں اور اسی شیخ مقتدا کے فعل سے سند لائیں کہ دیکھو یکہ بان کافران کے آگے بیٹھا تھا ہم نے اس کافر کو نماز میں اپنے آگے کر لیا تو کیا حرج ہوا، پھر یہ بھی اس وقت کا واقعہ ہے کہ ہنوز حکم جہاد نازل نہ ہوا، "لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ" ^۱ (تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔ ت) پر عمل تھا۔ پھر بتدریج کفار پر تغلیظ، بڑھتی گئی اور اخیر حکم ابدی ناطق وہ نازل ہوا کہ:

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر، اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)	"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ وَيْسَ الْمَصِيرِ" ^۲

پہلے واقعات سے سند لانا اگر جاہل سے ہو تو جہل شدید ہے اور ذی علم سے تو مکر خبیث و ضلال بعید۔

(۲) یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء محض ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کافر سے موالات نہیں فرمائی اور کیونکر فرما سکتے حالانکہ ان کا رب عزوجل فرماتا ہے:

تم میں جو ان سے موالات کرے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔	"وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَلَئِنَّ مِنْهُمْ" ^۳

^۱ القرآن الکریم ۶/۱۰۹

^۲ القرآن الکریم ۹/۷۳

^۳ القرآن الکریم ۵۱/۵

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کا ابتدائی حکم یہ تھا:

"فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْبَشَرِ كَيْنَ" ^۱	اعلان کے ساتھ فرمادو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

اور انتہائی حکم یہ ہوا۔

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" ^۲	اے نبی! تمام کافروں اور منافقوں سے جہاد فرما اور ان پر سختی و درشتی کر۔

معاذ اللہ موالات کا وقت کون سا تھا، سورہ ن شریف میکہ ہے اس میں فرماتا ہے: "وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ" ^۳ کافراں تمنا میں ہیں کہ کہیں تم کچھ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑیں۔ اس وقت میں مدہانت تور وار کھی نہ گئی نہ کہ معاذ اللہ موالات۔ ائمہ دین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت مدہانت کرنے والے کی تکفیر فرمائی ہے چہ جائے مفتری موالات، شفاء شریف امام قاضی عیاض میں ہے:

الوجه الثاني ان يكون القائل غير قاصد للسب ولكن تكلم بكلمة الكفر من اضافة ما لا يجوز عليه مثل ان ينسب اليه اتيان كبيدة او مداهنة في تبليغ الرسالة او في حكم بين الناس فحكم هذا الوجه حكم الاول ^۴ ۔ (ملخصاً)	دوسری وجہ یہ ہے کہ کہنے والے کا مقصد سب نہ ہو لیکن اس نے ایسا کلمہ کفر بولا اور ایسی شئی کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی جو آپ کی شان کے مناسب نہ تھی مثلاً کبیرہ کے ارتکاب یا احکام رسالت کے پہنچانے میں یا لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمانے میں مدہانت کی نسبت کی تو اس کا حکم بھی پہلے کے حکم کی طرح ہی ہے۔ (ت)

سخت محرومی و بیباکی ہے، یہ کہ آدمی کے کسی عیب پر نکتہ چینی ہو اور وہ اپنے اوپر سے دفع الزام کے لئے کسی نبی سے استمشاد کرے کہ ان سے بھی ایسا واقع ہوا اگرچہ ظاہر آوہ فعل وقوع میں آیا ہو اور اس نے اپنی نابینائی سے فرق نہ دیکھا اور ملائکہ کو چہار پر قیاس کیا۔ شفاء شریف امام قاضی عیاض میں ہے:

^۱ القرآن الكريم ۱۵ / ۹۴

^۲ القرآن الكريم ۶۶ / ۹

^۳ القرآن الكريم ۶۸ / ۹

^۴ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل قال القاضي تقدم الكلام مطبع شركت صحافيه في بلد العثمانية ترقى ۲۳ - ۲۲۲

هذه كلها وان لم تتضمن سبوا ولا قصد قائلها ازراء فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة ولا عزر حرمة الاصطفاء صلى الله تعالى عليه وسلم حتى شبهه من شبهه في معرفة قصد الانتفاء منها بمن عظم الله خطره ونهى عن جهر القول له ورفع الصوت عنده فحق هذا ان درى عنه القتل السجن وقوة تعزيره¹ - (ملخصاً)	یہ تمام کلام اگرچہ سب و شتم کو متضمن نہیں اور نہ ہی قائل نے اس سے کسی عیب کا قصد کیا ہے بہر حال اس نے نہ تو منصب نبوت و رسالت کا خیال رکھا ہے نہ ہی حرمت کا اقرار کیا ہے حتیٰ کہ روانی کلام میں شاعر نے اپنے مدوح کو عیب سے پاک ہونے کا قصد کرتے ہوئے اس ذات سے تشبیہ دی جس کی قدر و منزلت کو اللہ تعالیٰ نے عظیم فرمایا، اور اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ رب العالمین نے ان کی بارگاہ میں بلند آواز سے بولنے کی ممانعت فرمائی، اس سوء ادبی کی سزا اگرچہ قتل نہیں ہے تاہم قید بامشقت کی سزا دینا ضروری ہے (ملخصاً) (ت)

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معاذ اللہ انہونی جوڑنا اور اس نے اپنی ناپاکی کا جواز چاہیں، کتنی سخت خباثت اور کس قدر
شدید موجب لعنت ہے، کیا کسی عالم دین کا وہ ناسعید بیٹا سخت ناخلف نہ قرار پائے گا جس کے بھنگ پینے پر اس کے باپ کے شاگرد
اعتراض کریں اور وہ اپنے اوپر سے دفع اعتراض کے لئے محض جھوٹ بہتان اپنے باپ پر رکھ دے کہ کیا تمہارے استاد چرس نہ
پیتے تھے، پھر کہاں باپ اور کہاں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !
(۳) یہ کہنا کہ مسجد الحرام شریف سے کفار کا منع ایک خاص وقت کے واسطے تھا اگر یہ مراد کہ اب نہ رہا تو اللہ عزوجل پر صریح
افتراء ہے،

قال الله تعالى "إِنَّمَا النَّسْرُ كُونُ نَجَسٍ فَلَا يَقْبَلُ الْبُؤْسُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَاقِبَتِهِ هَذَا"²	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔ (ت)

یونہی یہ کہنا کہ وفود کفار مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے، اور نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسے جائز رکھنے کا اشعار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

¹ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل قال القاضي تقدم الكلام مطبع شركت صحافيه في بلاد العثمانية ترقى ۲ / ۲۳۰

² القرآن الكريم ۹ / ۲۸

علیہ وسلم پر افتراءِ فجار، حاشا کہ اللہ کا رسول گویا بار فرمائے کہ کسی مسجد، نہ کہ خاص مسجد مدینہ کریمہ میں نہ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بتوں یا مسیح کی عبادت کی جائے، جانتے ہو کہ اس سے ان کا مقصود کیا ہے، یہ کہ مسلمان تو اسی قدر پر ناراض ہوئے ہیں کہ مشرک کو مسجد میں مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے ان کو واعظ بنایا وہ تو اس تہیہ میں ہیں کہ ہندوؤں کو حق دیں کہ مسجد میں بت نصب کر کے ان کی ڈنڈوت کریں، گھٹے بجائیں، سنکھ پھونکیں کیونکہ ان مفتریوں کے نزدیک خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں خود حضور کے سامنے کفار اپنے طریقہ کی عبادت کرتے تھے۔

تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے۔ (ت)	"وَيُنَكِّمُ لَا تَقْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا يَكْتُمُ وَعَذَابُ اللَّهِ ۚ" ۱۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مسجد کریمہ کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا کسی کافر کی حاضری معاذ اللہ بطور استیلا و استعلاء نہ تھی بلکہ ذلیل و خوار ہو کر یا اسلام لانے کے لئے یا تبلیغ اسلام سننے کے واسطے، کہاں یہ اور کہاں وہ جو بدخواہان اسلام نے کیا کہ مشرک کو بروجہ تعظیم مسجد میں لے گئے اسے مسلمانوں سے اونچا کھڑا کیا اسے مسلمانوں کو واعظ و ہادی بنایا اس میں مسجد کی توہین ہوئی اور توہین مسجد حرام، مسلمانوں کی تذلیل ہوئی اور تذلیل مسلمین حرام، مشرک کی تعظیم ہوئی اور تعظیم مشرک حرام، بدخواہی مسلمین ہوئی بلکہ بدخواہی اسلام، پھر اسے اس پر قیاس کرنا کیسی سخت ضلالت و گمراہی ہے طرفہ یہ کہ زبانی کہتے جاتے ہیں کہ مشرک کا بطور استعلاء مسجد میں آنا ضرور حرام ہے، اور نہیں دیکھتے کہ یہ آنا بطور استعلاء ہی تھا،

تو یہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں (ت)	"فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ" ۲۔

اسی نابینائی کی بناء پر یہ مسلمان کو دھوکا دینے والے یہاں، حنفیہ و شافعیہ کا اختلافی مسئلہ کہ مسجد میں دخول کافر حرام ہے یا نہیں محض دھوکا دینے کو پیش کرتے ہیں، قطع نظر اس سے کہ اس مسئلہ میں تحقیق کیا ہے۔

اولاً خود کتب معتمدہ حنفیہ سے ممانعت پیدا ہے،

ثانیاً خود محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے ہویدا ہے۔

ثالثاً علماء و صلحاء کا ادب کیا رہا ہے اختلاف احوال زمانہ و عادات قوم ہمیشہ مائل تعظیم و توہین میں

^۱ القرآن الکریم ۲۰/۶۱

^۲ القرآن الکریم ۲۲/۴۶

داخل رکھتا ہے۔

راجا غیر اسلامی سلطنت اور نامسلموں کی کثرت میں اجازت کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لئے وقف کرنا کس قدر بھی خواہی اسلام ہے۔

خامساً وہ نجس قوم کہ نبض قرآن اس پر حکم نجاست ہے اور وہ مسلمانوں کو ملچھ کہے، بھنگی کے مثل سمجھے سودا بیچے تو دور سے ہاتھ میں رکھ دے، اس کے نجس بدن، ناپاک پانوں کے لئے تم اپنی مساجد کو وقف کرو یہ کس قدر مصلحت اسلام کے گہرے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے، ان سب سے قطع نظر ان حرکاتِ شنیعہ کا اس سے کیا علاج ہو سکتا ہے۔

اوگماں بردہ کہ من کردم چواو

فرق راکہ بیند آں استیزہ جو

(اس نے گمان کیا کہ میں نے اس کی مثل کیا حالانکہ وہ لڑائی کی جستجو کرنے والا اس فرق کو کیسے محسوس کر سکتا ہے)

صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

فَرَمَا: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِي مَسْجِدِهِ شَرِيفٌ مِمَّنْ كَتَمَ آتِيَّ جَائِئِي تَحْتِ (ت)	قَالَ كَانَتْ الْكَلَابُ تُقْبَلُ وَتُذَبُّ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ¹ ۔

زمانہ رسالت میں مسجد شریف میں کتے آتے جاتے تھے اب تم خود کتے اپنی مسجدوں اور مسجد الحرام شریف یا مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لے جاؤ اور جمعہ کے دن امام کے دہنے بائیں منبر پر دو کتے بٹھاؤ تمہارے استدلال کی نظیر تو یہیں تک ہو گئی، کہہ دینا کیا زمانہ اقدس میں کتے مسجد میں نہ آتے جاتے تھے، ہم لے گئے اور منبر پر انہیں بٹھایا تو کیا ہوا، اور وہ جو آنے جانے اور یوں لے جانے اور منبر پر بٹھانے کا فرق ہے اس سے آنکھ بند کر لینا جیسے یہاں بند کر لی، کون سی آنکھ، دل کی کہ "وَلَكِنْ نَعَى الْقُلُوبَ الَّتِي فِي الصُّدُورِ" (دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ ت) بلکہ خدا تمہیں عقل و انصاف دے تو یہ بھی تمہارے فعل کی نظیر نہیں، تم خطیب کے آس پاس منبر پر کتے بٹھاؤ اس سے وہ کتے خطیب نہ ہو جائیں گے، اور تم نے مشرکین کو

¹ صحیح البخاری کتاب الوضوء باب اذا شرب الكلب في الاناء قديمي كتب خانه کراچی ۱/ ۲۹

² القرآن الكريم ۲۲/ ۴۶

خطیب مسلمین بنایا لہذا اگر قدرے اپنے فعل سے تقریب چاہو تو ان کتوں کو سدھاؤ کہ جب امام پہلا خطبہ پڑھ کر بیٹھے وہ نہایت بلند آواز سے بھونکنا اور رونا شروع کر دیں کہ باہر تک کے سب لوگوں کو خبر ہو جائے کہ جلسہ ودعا کا وقت ہے، یونہی نماز کے وقت آٹھ آٹھ دس دس صفوں کے فاصلے سے چار چار کتے صف میں کھڑے کرو کہ تکبیر انتقال کے وقت چیخیں اور کبڑوں سے زیادہ تبلیغ کلام دیں اور یہی حدیث بخاری حجت میں پیش کر دینا کہ دیکھو زمانہ اقدس میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے بلکہ ان کے آنے سے کوئی فائدہ نہ تھا اور ہم کتے اس نفع دینی کے لئے لے گئے، تو بدرجہ اولیٰ یہ جائز ہوا، وہاں تک تو قیاس تھا یہ دلالت النص ہوئی اور اس میں جو تمہارے استدلال کی خباثت ہے نہ دیکھنا، کیونکہ ٹھہر گئی ہے کہ

"وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ" ①۔

(۴) قشقہ ضرور شعار کفر منافی اسلام ہے جیسے زنا بلکہ اس سے زائد کہ وہ جسم سے جدا ایک ڈورا ہے جو اکثر کپڑوں کے نیچے چھپا رہتا ہے اور یہ خاص بدن پر اور بدن میں بھی کہاں چہرے پر، اور چہرے میں کس جگہ، ماتھے پر، جوہر وقت چمکے اور دور سے کھلے حرفوں میں منہ پر لکھا دکھائے کہ هذا من الکافرین (یہ کفار میں سے ہے۔ ت) خلاصہ و ظہیریہ و محیط و منہج الروض الاضر و غیرہ کتب معتمدہ میں ہے:

واللفظ لهذا في الخلاصة من تزنا بزنار اليهود والنصارى وان لم يدخل كنيسهم كفر، ومن شد على وسطه حبلا وقال هذا زنا بزنار كفر، وفي الظهيرية وحرمة الزوج، وفي المحيط لان هذا تصريح بيا هو كفر، وفي الظهيرية من وضع قلنسوة المجوس على راسه ففعل له فقال ينبغي ان يكون القلب سويا كفر ②۔ (ملخصاً)	خلاصہ کی عبارت یہ ہے جس نے یہود و نصاریٰ کا زنا رہنا اگرچہ وہ ان کے کنیہ میں نہیں کیا وہ کافر ہے، جس نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ زنا رہا ہے اس نے کفر کیا۔ ظہیریہ میں ہے اس پر بیوی حرام ہو گئی۔ محیط میں ہے کیونکہ یہ صراحت کفر ہے۔ ظہیریہ میں ہے جس نے مجوس کی ٹوپی سر پر رکھی اسے بتایا گیا تو کہنے لگا بس دل صحیح ہونا چاہئے، وہ کافر ہے۔ (ت)

(۵) مسلم و ہندو میں امتیاز اسلام و کفر کا امتیاز ہے اور وہ موقوف نہیں ہو سکتا جب تک مسلم مسلم اور کافر کافر ہیں اور یہ اس کلام کی مراد نہیں ہو سکتی کہ سب ہندوؤں کو مسلمان کر لیں گے کہ اس کے لئے کسی نے

① القرآن الکریم ۴۶/۲۲

② منہج الروض الاضر شرح الفقہ الاکبر فصل فی العلم والعلماء مصطفی البابی مصر ۱۸۵

مذہب کی کیا حاجت، تو ضروریہ مراد ہے کہ ایک ایسا مذہب ایجاد کریں گے جو نہ ہندو کو ہندو رکھے نہ مسلمان کو مسلمان، اور وہ نہ ہوگا مگر کفر کہ اسلام کے سوا جو کچھ ہے سب کفر ہے، یونہی پر یا گ و سنگم کی تقدیس یوں مراد نہیں ہو سکتی جیسے سلاطین اسلام شکر اللہ تعالیٰ عنہم نے معابد کفار پر قبضہ فرما کر ان کو مساجد بنایا کہ اس کے لئے بھی نیا مذہب بنانا نہ ہوا، لاجرم یہ مراد ہے کہ وہ رہیں معابد کفار اور پھر مقدس مانے جائیں، اور یہ بھی کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نوٹ: ۶: ۶۱ تک کے جواب دستیاب نہ ہوئے)

مسئلہ ۱۶۲ تا ۱۵۳: از لاہور مسجد نیگم شاہی مسئلہ صوفی احمد دین صاحب ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

الحمد لله وكفى وسلام على عبادة الذين اصطفى۔ اما بعد يا علماء الملة وامناء الامة افيضوا علينا من علومكم دام فيوضكم۔	تمام تعریف اللہ کے لئے اور وہی کافی ہے، سلام اس کے منتخب بندوں پر ہو، اے علماء ملت اور امین امت! ہمیں اپنے علوم کا فیض عطا کیجئے اللہ تعالیٰ تمہارے فیض کو جاری و ساری رکھے (ت)

(۱) اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے جن کے امام اول نے سلطان وقت سے باغی ہو کر مکہ معظمہ زاد اللہ تعالیٰ شرفاً پر تغلب کیا، وہاں کے علماء کو تہ تیغ کیا، مزارات اولیاء پر پاخانہ بنائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ مبارک کو صنم اکبر سے تعبیر کیا، ائمہ مجتہدین اور فقہاء و مقلدین کو انہم ضلوا و اضلوا (وہ گمراہ ہیں اور انہیں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ ت) کا مصداق بنایا، اپنی خواہشات کو حق و باطل کا معیار قرار دیا، مختلف عبارات و پیرایہ سے حضور پر نور عفو غفور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرتا تھا اور اسی بد عقیدہ پر اپنی ذریات و اذناب کو لگا تھا، اپنے تبعین کے سوا سب کو مشرک جانتا تھا، درود شریف پڑھنے سے بہت ایذا پاتا تھا، حتیٰ کہ ایک نابینا کو منارہ پر بعد اذان صلوٰۃ و سلام پر شہید کر دیا اور بولا:

ان الربابة في بيت الخاطئة يعني الزانية اقل اثماً ممن ينادى بالصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ^۱ الخ۔	زانیہ کے گھر باب بجانا اس سے کم گناہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے الخ (ت)

اس کے تبعین طرح طرح سے حضور علیہ السلام کی تحقیر و توہین کرتے اور وہ سن کر خوش ہوتا یہاں تک

ان بعض اتباعه كان يقول عصاي هذه	اس کے بعض ماننے والے کہتے ہیں یہ میری لاٹھی

^۱ الدرر السنية في رد الوهابية مكتبة الحقيقة اشدول ترکی ص ۴۱

خیر من محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لانہا ینتفع بہا فی قتل الحیة ونحوھا ومحمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قد مات ولم یمق فیہ نفع اصلاً وانما هو طارش وقد مضی^۱ الخ کتاب الدرر السنیة فی رد الوہابیہ ص ۴۲، ۴۱۔	محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ یہ سانپ وغیرہ مارنے کا کام دیتی ہے، اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فوت ہو گئے اب ان سے بالکل کوئی نفع نہیں اٹھایا جاسکتا وہ بہرے تھے جو گزر گئے الخ (ت)

بظاہر حنبلی بنتا تھا مگر دراصل حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بالکل بے تعلق تھا، دعویٰ نبوت کا متمنی تھا مگر قبل از صریح اظہار طعمہ اجل ہو کر اپنے کفر کردار کو پہنچا اور آیت:

"إِنَّ الَّذِينَ يُبَيِّتُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"^۲ الآیة	بیٹھک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔ (آیہ (ت)

کا پورا پورا مصداق بنا۔

(۲) ان کے امام ثانی نے پہلے امام کی ہندی شرح المسمیٰ بہ تقویۃ الایمان لکھی، اپنے فرقہ کا نام موحد رکھا، اور اپنے امام کے قدم بقدم ہو کر سب امت کو کافر و مشرک بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ خود خدائے تعالیٰ جل و علا شانہ کی توہین کی، دشنام دہی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو چوم پڑے چمار اور عاجز و ناکارہ لوگوں سے تمثیل دی^۳ (تقویۃ الایمان ص ۱۹، ۲۹، ۱۰) اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات میں عیب و آلائش کا آجانا جائز رکھا، وقوع کذب سے صرف بغرض ترفع و بخوف اطلاع پہنچانا (بیکروزی ص ۱۴۴، ۱۴۵)، نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال آنا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا^۴ (صراط مستقیم ص ۹۵) دعویٰ نبوت کے لئے بنیادیں کھودیں پڑیاں جمائیں اور یوں تمہیدیں باندھیں بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ بلا واسطہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے نور قلب سے

^۱ الدرر السنیة فی رد الوہابیہ مکتبۃ الحقیقیۃ اشتبول ترکی ص ۴۲

^۲ القرآن الکریم ۳۳ / ۵۷

^۳ تقویۃ الایمان مطبع علیی بیرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۰، ۲۹، ۱۹

^۴ صراط مستقیم فارسی ہدایت ثانیہ در ذکر محلات عبادات مکتبہ سلفیہ لاہور ص ۸۶

بھی پہنچتے ہیں وہ انبیاء اور ہم استاد بھی^۱ (صراط مستقیم ص ۳۹) بااثر جاہ طلبی و ملک گیری کے نشہ میں سکھوں سے مڈھ بھیڑ اور عارفِ راز من الرجب کے بعد افغانوں کی موذی کش تلوار سے راہِ فنا دیکھی علیہ ماعلیہ۔

(۳) جب ہندی وہابیہ کے امام واس کے پیر کی موت ان کی سب یا وہ گویوں اور پیشینگوئیوں کی مبطل ہوئی تو اس کے اذتاب و ذریات سے ایک شخص قومی ترقی قومی اصلاح کا بہروپ بدل کر نکلا، جملہ کتب تفسیر و فقہ و حدیث سے انکار کیا، تمام ضروریات دین سے منہ موڑا اور بکا کہ، نہ حشر ہے نہ نشر، نہ دوزخ نہ بہشت، نہ فرشتہ ہے نہ جبریل نہ صراط، فرشتہ قوت کا نام ہے، دوزخ و بہشت و حشر، نشر و روحانی ہیں، نہ جسمانی کرامات و معجزات سب بیچ ہیں، ہر کوئی کوشش کرنے سے نبی ہو سکتا ہے، خدا بھی نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے نزدیک غایت درجہ کی غمی کا نام دوزخ تھا۔ سو وہ اپنی اسی مسلمہ دوزخ کے راستہ سے اسفل السافلین میں پہنچا اور وہ اس طرح ہوا کہ اس کے خازن و امین نے بہت سارو پیہ اندوختہ اس کا غبن کیا، معلوم ہونے پر نہایت غمگین ہوا، کھانا پینا ترک کیا، آخر اسی صدمہ سے ہلاک ہوا۔

(۴) اسی کے دُم چھٹوں میں سے مسیح قادیانی دجال پیدا ہوا، دعویٰ نبوت کیا، سورہ صف میں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اسم احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہے اس کو اپنے اوپر چسپاں کیا، اسی طرح درکاتِ جہنم طے کرتا ہوا درک اسفل میں پہنچ کر یوں کفری بول بولانے

آنچہ دادست ہر نبی را جام
پر شد از نور من زمان وز میں
داو آں جام را مراو تمام
سر ہنوزت بہ آسمان از کیس
با خدا جنگنا کنی ہیہات
ایں چہ جور و جفا کنی ہیہات

(ہر نبی کو جو جام عطا کیا گیا وہ تمام مجھے عطا کئے گئے، میرے نور سے زمین و زماں پر ہو گئے اور ابھی میرا آسمان پر ہے، تو خدا کے ساتھ جنگ کر رہا ہے افسوس! یہ تو کیا ظلم و زیادتی کر رہا ہے۔ ت) (نزول مسیح) لڑکا پیدا ہونے پر کہنے لگا کان اللہ نزل من السماء (گویا اللہ آسمان سے اترا آیا۔ ت) پھر کہا مجھے الہام ہوا ہے خدا کی طرف سے انت منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک (تو میری

^۱ صراط مستقیم فارسی ہدایت رابعہ در بیان شہادت حب ایمانی مکتبہ سلفیہ لاہور ص ۳۶-۳۵

اولاد کی مانند ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ ت) (واقع البلد ص ۷۶) الغرض افتراء و تکذیب کلام الہی و توہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو گندی سڑی گالی دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی (ضمیمہ انجام آتھم) انجام کار اپنے مسلمہ عذاب اعنی مرض ہیضہ سے وعدہ الہی:

"فَلَا يَسْتَبِيعُونَ تَرْصِيَّةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ" ①۔	تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں۔ ت)

کا مورد بنا اور اپنے منکر و مخالف علماء کے رو رو و فرعون بے عون جہنم رسید ہوا، مسلمان کے سامنے

"وَاعْرِضْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ" ② (اور فرعون والوں کو ہم نے تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا۔ ت) کا سماں بندھ گیا چاروں طرف سے مسلمانوں بلکہ ہندوؤں نے اس کی نقش خبیث پر نفرین کے نعرے بلند کئے ہر طرف سے بول و راز کی بوچھاڑ ہوئی اور "أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ" ③ (ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی) کا نقشہ آنکھوں میں جم گیا، "فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ" ④ (تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ ت)

(۵) امام ثانی کے اذنا ب سے ایک بھوپالی پیدا ہوا، تروج و ہایت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا طرح طرح کے لالچ دے کر مفت کتابیں بانٹ کر خدائے تعالیٰ کے لئے جہت و مکان و جسم و غیرہ مانا (رسالہ الاحتواء) فقہاء و مقلدین کو دشنام دینے میں اپنے بڑوں سے سبقت لے گیا اس کا قول بدتر از بول "یہ ہے سرچشمہ سارے جھوٹوں خبیثوں اور مکروں کا اور کان تمام فریبیوں اور دغا بازیوں کی علم فقہ و رائے ہے اور مہاجال ان سب خرابیوں کا فقہاء اور مقلدین کی بول چال ہے" (ترجمان وہابیہ ص ۳۶، ۳۵) و انجام کار معزول و مسلوب الخطاء ہو کر عدم کی راہ لی اور "خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ" ⑤ (دنیا اور آخرت دونوں کا گھٹا۔ ت) کا مصداق بنا، صحابہ کرام کو عموماً اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خصوصاً مخترع بدعت سیدہ ٹھہرایا (انتقاد الرحیم)

(۶) وہابیہ و غیر مقلدین کی ضلالت و بدعت جب پورے طور ظاہر ہو چکی اور ہر دیار و امصار سے ان کے رد میں کتابیں لکھی گئیں تو ذریات امام ثانی نے ایک اور مکر کھیلایا، اپنا خفی و مقلد ہونا ظاہر کیا عقیدہ تقویۃ الایمان پر

① القرآن الکریم ۳۶ / ۵۰

② القرآن الکریم ۲ / ۵۰

③ القرآن الکریم ۲ / ۱۶۱

④ القرآن الکریم ۵۹ / ۲

⑤ القرآن الکریم ۲۲ / ۱۱

قائم رکھا اور ہر طرح سے ان کفریات کی حمایت کرتے رہے، اور عملیات میں خفی ہونا ظاہر کیا، ٹھیک اسی طرح جس طرح ان کا امام اول حنبلی المذہب بنتا تھا، بظاہر غیر مقلدین کے رد میں کتابیں بھی لکھیں، مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ ان مسائل میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وقت سے اختلاف چلا آتا ہے، لہذا غیر مقلدوں و وہابیوں پر طعن و تشنیع ناجائز (سبیل الرشاد وغیرہ)، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانا (براہین قاطعہ) علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر صبی و مجنون سے تمثیل دی (رسالہ حفظ الایمان و علم غیب وغیرہ) اور بکے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں، معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہیں۔ ان کے رد میں بھی بکثرت کتابیں شائع ہوئیں خصوصاً قانع بدعت حامی سنت صاحب حجت قاہرہ مجدد مائہ حاضرہ، حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مد اللہ تعالیٰ ظہم العالی نے ان کی وہ سرکوبی کی کہ باید شاید۔

(۷) بھوپالی کے دم چھلوں میں سے ایک ہندو بچہ پیدا ہوا آپ اگرچہ ناخواندہ تھا مگر بعض خواندہ وہابیہ سے چند ایک کتابیں مثل ظفر المبین طعن امام ہمام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور قیاسات امام پر لکھیں چاروں اماموں کے مقلدین اور چاروں طریقوں کے متبعین کو معاذ اللہ مشرک و کافر بنایا (ظفر المبین ص ۱۸۹ و ۲۳۰ و ۳۳۲ وغیرہ) انجام کار مرض ابلاؤس میں ایسا گرفتار ہوا کہ متواتر پانچ سات دن اس کے منہ سے پاخانہ نکلتا رہا، مرتے وقت وصیت کی کہ مجھے مشرکوں (حنفیوں) کے قبرستان میں نہ دفن کیا جائے، بالآخر کتے کی موت مر اور لاہور کی دروازہ بدر کے کنارہ دفن ہوا، بدرد کا گندہ پانی اس کی قبر میں سرایت کرتا رہا، حتیٰ کہ اس کی قبر بھی نیست و نابود ہو کر بدر و میں مل گئی، "فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ" (تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ ت)

(۸) اس بھوپالی کے دم چھلوں میں سے ایک اور شخص نکلا، چلنے پھرنے سے معذور، اور لکھنے پڑھنے سے عاری، اس نے اہل قرآن ہونے کا دعوٰی کیا، کل کتب فقہ، تفسیر و حدیث سے انکار کیا اور کہا یہ سب مخالف قرآن ہیں اور (معاذ اللہ) منافقوں کی بنائی ہوئی ہیں، "أَطِيعُوا الرَّسُولَ" (اور حکم مانو رسول کا۔ ت) میں رسول سے مراد قرآن مجید ہے، اور "مَا أَلْسَنُكَمُ الرَّسُولُ" (اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں۔ ت) میں بھی رسول سے مراد قرآن مجید ہے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد لئے جائیں تو یہ حکم مال غنیمت میں تھا نہ کہ عام حکم، نماز میں بھی نئی اختراع کی، المسمیٰ بہ صلوٰۃ القرآن بآیات الفرقان، اور ایک تفسیر

^۱ القرآن الکریم ۵۹/۲

^۲ القرآن الکریم ۵۹/۳

^۳ القرآن الکریم ۵۹/۷

چند ایک سیارہ کی کسی سے لکھوائی جس کا نام "تفسیر القرآن بآیات الرحمن" رکھا اور کہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محض ایلیٰ تھے ایلیٰ کو نام و پیام کیا تشریح و مطلب آرائی میں کوئی حق نہیں (معاذ اللہ منها) آخر ذلیل و رسوا ہو کر لاہور سے نکالا گیا، چند ایک ملاحدہ نیا چرہ اور اچھل ترین وہابیہ سے اس کے پیرو گئے، ملتان میں جا کر اپنی بد مذہبی کی اشاعت میں مصروف ہوا، انجام کار بدکاری کرتا ہوا پکڑا گیا خوب زد و کوب ہوئی اور اسی صدمہ سے ہلاک ہوا اور سبھین میں پہنچا۔ (۹) بھوپالی کے تبعین سے ایک شخص ملا قصوری اور ایک حافظ شاعر پنجابی پیدا ہوئے، اول الذکر نے ابن تیمیہ مجسمیہ کے رسالہ "علی العرش استوی" کی اشاعت کی، صوفیائے کرام کے رد میں بڑے اہتمام سے کتاب "حقیقة البیعة والالہام" لکھی اور یوں کفری بولی بولے: بیعت مروجہ یعنی پیرو مریدی سے دین اسلام میں اس قدر فتور اور فسادات پڑے ہیں کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہے، شریک فی اللویبیت و شریک فی الربوبیۃ و شریک فی الدعاء جس قدر اقسام شرک کے ہیں سب اس سے پیدا ہوئے (ص ۲۸) سب افعال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محمود نہیں اور آپ کے لیے عصمت مطلقہ ثابت نہیں۔ (ص ۴۴ و ۴۵) آخر الذکر نے تقویۃ الایمان کو پنجابی میں نظم کیا اور اس کا نام "حصن الایمان وزینت الاسلام" رکھا اور بھوپالی کے رسالہ "طریقہ محمدیہ" کو پنجابی نظم کا جامہ پہنایا اور اس کا نام "انواع محمدی" رکھا، پنجاب میں ہر کس و ناکس جولاہا موچی دھنا وغیرہ جسے دو حرف پنجابی کے آتے تھے یہ کتابیں پڑھ کر اہل سنت و جماعت کو مخالف قرآن و حدیث بدعتی و مشرک کہنے لگے اور تبلیہ کی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما گئے ہیں:

اذا صح الحدیث فهو مذہبی و اترکوا قولی بخبر المصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)	حدیث صحیح میرا مذہب ہے اور میرے قول کو مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حدیث کے مقابل چھوڑ دو۔ (ت)

پس دراصل ہم اہلحدیث ہی سچے اور یکے حنفی ہیں نہ کہ فقہاء و مقلدین، اس خلف نانہجار بدتر از مار نے اپنے پدر بزرگوار کی کتاب فتنہ کار دیکھا اور کہا کہ اس وقت علم کم تھا اب دریا علم کا اچھلا اور ہر طرف سے کتب احادیث کی اشاعت ہوئی الغرض بخوف طوالت و ملالت اس قدر پر کفالت نہ ان قبائح کا استیعاب ممکن اور نہ ہی ان کے فرقوں کا حصر معلوم، آخر وہ بھی تو انہیں میں سے ہونگے جو دجال کے ساتھ جا ملیں گے، اب آپ کے جناب سے استفتاء یہ ہے کہ آیا یہ فرق وہابیہ مثل دیگر فرق ضال و افض و خوارج وغیرہ کے ہیں یا نہیں اور نصوص سے:

"أُولَئِكَ هُمُ شُرَكَاءُ اللَّهِ" ^۱ "أُولَئِكَ	وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں، وہ

^۱ القرآن الکریم ۶/۹۸

چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے (ت)	كَأَنَّهُمْ بُلْهُمُ أَصْلٌ ^۱ "فَسَلُّهُ كَسَلُ الْكَلْبِ ۚ إِنَّ تَحِيْلًا عَلَيْهِ يَلْهَثُ ۖ أَوْ تَشْرُكُهُ يَلْهَثُ ^۲ "

اور احادیث مثل:

اہل بدعت تمام مخلوق سے بدتر ہوتے ہیں و اہل بدعت اہل دوزخ کے کتے ہیں (ت)	اهل البدع شر الخلق والخليقة و اهل البدع كلاب اهل النار ^۳

کے مصداق ہیں یا نہیں؟ ان کے پیچھے اقتداء ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے میل جول کا کیا حکم ہے جو ان سے محبت رکھے اور ان کو عالم اور پیر وان سنت سے سمجھے اس کے واسطے کیا ارشاد ہے تکذیب نصوص، ایذائے جمع امت، تکفیر و تفسیق اہل سنت و جماعت، دعویٰ ہمہ دانی و انانیت، مادہ خروج و بغاوت، تحقیر و توہین شان نبوت ان سب فرق میں کم و بیش موجود۔ بینوا تو جو را۔

الجواب:

اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں (ت)	"رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ^۴ ۖ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُونِ ^۵ "

یہ سوال کیا محتاج جواب ہے خود ہی اپنا جواب باصواب ہے، سائل فاضل سلمہ نے جو اقوال ملعونہ ان خبثا سے نقل کئے ہیں ان سب کا ضلال مبین اور اکثر کافر اور ارتداد مہین ہونا خود ضروری فی الدین و بدیہی عندا المسلمین،

اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیگے۔ (ت) ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔ اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور	"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ^۶ " "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ^۷ " "وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ^۸ قُلْ أَلَيْسَ الْبِرُّ إِلَيْنَا وَإِلَىٰ آلِئِهِمْ رَسُولُهُ"

^۱ القرآن الكريم ۱۷۹/۷

^۲ القرآن الكريم ۱۷۶/۷

^۳ الكنز العمال حدیث ۹۵-۱۰۹۳ مؤسسة الرسالة بیروت ۱/ ۲۱۸

^۴ القرآن الكريم ۳۳/ ۹۷

^۵ القرآن الكريم ۲۶/ ۲۲۷

^۶ القرآن الكريم ۱۸/ ۱۱

"لَنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۖ لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ" ^۱،
 "يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةً تَكْفُرًا وَكَفَرُوا
 بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ" ^۲، "لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ" ^۳،
 "وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ^۴،
 "إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا" ^۵

اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد، اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔ اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ت)

ان آیاتِ کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کے لئے بری بازگشت ہے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے، نہ کہ وہ جو اولیاء پر ظلم کریں نہ کہ انبیاء پر نہ کہ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و علو شان اقدس پر، ان پر کیسی اشد لعنت الہی ہوگی اور ان کا ٹھکانا دوزخ کا اخبث طبقہ، اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیسے کفریات ملعونہ تم نے بکے تو حیلے گھڑیں گے بے سرو پا جھوٹی تاویلیں کریں گے اور کچھ نہ بنے تو یوں کہیں گے کہ ہماری مراد تو یہیں نہ تھی ہم نے تو یوں ہی ہنسی کھیل میں کہہ دیا تھا، واحد قہار جل و علا فرماتا ہے: اے محبوب! ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ جب کوئی حیلہ نہ چلے گا تو کذاب خمیشوں کا بچھلاداو چلیں گے کہ خدا کی قسم ہم نے تو یہ باتیں نہ کہیں نہ ہماری کتابوں میں ہیں، ہم پر افترا ہے ناواقف کے سامنے یہی جل کھیلتے ہیں، اللہ واحد قہار جل و علا فرماتا ہے: بیشک ضرور وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو۔ "إِنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ لَهُمْ" ^۶ ان پیشوایان کفر کی قسمیں کچھ نہیں "إِثَّخَذُوا آيَاتِنَا هُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ" ^۷ وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں لاجرم ان کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا

^۱ القرآن الکریم ۹/۶۶-۶۵

^۲ القرآن الکریم ۹/۷۴

^۳ القرآن الکریم ۲/۸۸

^۴ القرآن الکریم ۹/۶۱

^۵ القرآن الکریم ۳۳/۵۷

^۶ القرآن الکریم ۹/۱۲

^۷ القرآن الکریم ۵۸/۱۶

عذاب ہے۔ ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بیشک جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے تیار کر رکھا ذلت دینے والا عذاب۔ طوائف مذکورین وہابیہ و نیچریہ و قادیانیہ وغیرہ مقلدین و دیوبندیہ و چکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں، ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صد ہا کفر اس پر لازم تھے جیسے نمبر ۲ والا دہلوی مگر اب اتباع و اذنا ب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر^۱ جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور احادیث کہ سوال میں ذکر کیں بلاشبہ ان کے اگلے پچھلے تابع متبوع سب ان کے مصداق ہیں، یقیناً وہ سب بدعتی اور استحقاق نار جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگر انہیں خوارج و روافض کے مثل کہنا روافض و خوارج پر ظلم اور ان وہابیہ کی کسر شان خباثت ہے۔ رافضیوں خاریجیوں کی قصدی گستاخیاں صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مقصور ہیں ان کی گستاخیوں کی اصل مطمع نظر حضرات انبیائے کرام اور خود حضور پر نور شافع یوم النشور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ع

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

(راستے کا تفاوت دیکھ کہاں سے کہاں تک ہے۔ ت)

ان تمام مقاصد اور ان سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسائل "سل السیوف و کوکبة شہابیۃ و سبحان السبوح و فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین و تمہید ایمان و انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد و قصیدۃ الاستمداد اور اس کی شرح کشف ضلال دیوبندیہ" وغیرہ کثیرہ تبیرہ، حافلہ کافلہ، شافعہ وافیہ، قالعہ قاعمہ، میں ہے واللہ الحمد، ان کے پیچھے اقتداء باطل محض ہے کما حققناہ فی النہی الاکید (جیسا کہ ہم نے "النہی الاکید" میں اس پر تفصیلاً گفتگو کی ہے۔ ت) ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد۔ ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام و کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔ قال اللہ تعالیٰ :

^۱ درمختار باب المرتد مطبع مہتابی دہلی ۱/ ۳۵۶

1. "C"

"وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اقْتَبَسْكُمْ النَّارُ" ² -

فایاکم وایاهم لایضلونکم ولایفتنونکم³ -

لا تجالسوهم ولا تؤاكلوهم ولا تشاربوهم وإذا مرضوا
لا تعودوهم وإذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا عليهم
ولا تصلوا معهم⁴

"وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ" ^٥ -

"وَمَنْ يُولَدْهُمْ مِّنْهُمْ فَإِنَّهُمْ جُنَّ" ^ط⁶- تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔

⁶ القرآن الكريم ٥١/٦

اور اس کا حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احب قومًا حشرہ اللہ فی زمرة ہم ^۱ ۔	جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

اور فرماتے ہیں: من ہوی الکفرۃ فهو مع الکفرۃ^۲ جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا اور جو ان کو عالم دین یا پیر و سنت سمجھے قطعاً کافر و مرتد ہے۔ شفاء امام قاضی عیاض و ذخیرۃ العقبیٰ بحر الرائق و مجمع الانہر و فتاویٰ بزازیہ و در مختار و غیر ہا معتبرات اسفار میں ہے: من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر^۳ (جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب ان کو مسلمان سمجھنا درکنار ان کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے تو معاذ اللہ انہیں عالم دین یا پیر و سنت سمجھنا کس قدر اخبث کفر ہوگا "وَذٰلِكَ جَزَاُ الظّٰلِمِیْنَ" ۴) اور ظالموں کی یہی جزا ہے۔ ت) اللہ عز و جل سب خبیثات کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست و دشمن پہچاننے کی تمیز دے، ارے کس کے دوست و دشمن، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست و دشمن، افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو پہچانے، اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے، اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، ان کے بد گویوں، انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے، کیا قیامت نہ آئے گی، کیا حشر نہ ہوگا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں، کیا ان کے آگے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلا نا نہیں! مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو۔ اللہ عز و جل توفیق دے۔ آمین! واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۶۳ تا ۱۶۹: از شہر محمّد روہلی ٹولہ مسئلہ حاجی محمد غلیل الدین احمد صاحب یکم صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) مشرکین سے اتحاد و دودا حلال ہے یا نہیں؟

(۲) مشرک کو اپنی حاجت دینیہ میں اپنا لیڈر یعنی ہادی و امام و رہبر بنانا کیسا ہے؟

^۱ المعجم الكبير للطبرانی حدیث ۲۵۱۹ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۳/ ۱۹

^۲ مجمع الزوائد باب تحشر کل نفس علیٰ ہادار الکتاب بیروت ۱۱۳

^۳ در مختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

^۴ القرآن الکریم ۲۹/۵

(۳) مشرک کی نسبت یہ کہنا کہ وہ ہمارے شہر کی خاک کو پاک کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں، کیا حکم رکھتا ہے؟

(۴) مشرک کے لے بڑا مرتبہ اور عزت ماننا مطابق اسلام ہے یا نہیں؟

(۵) اور اس کے استقبال کو شاندار بنانے کے لئے مسلمانوں کا جانا اور مشرک کی تعظیم،

(۶) اور اس کی جے بولنا،

(۷) اور اس کو مہاتما کہنا کیسا ہے؟ بینواتو جروا۔

الجواب:

(۱) مشرکین سے اتحاد درکنار و داد حرام قطعی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جنہیں اللہ اور قیامت پر ایمان ہے کہ اللہ و رسول کے مخالف سے دوستی کریں اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان اللہ نے لکھ دیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی۔

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ" ^۱

اور فرماتا ہے جل و علا:

تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔

"وَمَنْ يُؤَاكِبْهُمْ فَآلَهُمْ مِنْكُمْ" ^۲

یہ ہیں قرآن عظیم کی شہادتیں کہ ان سے و داد و اتحاد کفر ہے اور یہ کہ اس کے مرتکب نہ ہوں گے مگر کافر۔ مسلمانو! قرآن کریم

سے بڑھ کر کس کا فتویٰ ہے، "وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا" ^۳ اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہے۔

(۲) مشرک کو حاجت دینیہ میں ہادی بنانا امام ٹھہرانا قرآن عظیم کی صریح تکذیب ہے، قرآن عظیم میں

^۱ القرآن الکریم ۵۸/۲۲

^۲ القرآن الکریم ۵/۵۱

^۳ القرآن الکریم ۱۴/۸۷

ہزار ہا آیتیں گونج رہی ہیں کہ وہ گمراہ ہیں، ہدایت سے بالکل بیگانہ ہیں، یہاں تک کہ فرمایا:

"إِنَّهُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا" ۱۔	وہ چوپایوں کی طرح نرے بے عقل ہی ہیں بلکہ ان سے بھی سخت تر گمراہ۔

تو جو انہیں ہادی و امام بنائے گا قطعاً قرآن عظیم کو جھٹلائے گا اور قطعاً راہ ہلاک پائے گا۔

إذا كان الغراب دليل قوم

سيهديهم طريق الهالكينا

(جب کسی قوم کا رہنما کو ہو تو وہ ان کو ہلاکت کی راہ چلائے گا۔ت)

اور روز قیامت ایسا گروہ اس مشرک ہی کے نام سے پکارا جائے گا قال اللہ تعالیٰ: "يَوْمَ نَذْعُ الْاُنَاسَ بِامَانِهِمْ" ۲ جس دن ہر گروہ کو ہم اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے۔

(۳) لا الہ الا اللہ عجب ان سے کہ مدعی اسلام ہوں اور اسلام کے پورے مدعی بن بیٹھیں، کیا قرآن عظیم کے رد ہی پر کمر باندھی ہے، واحد قہار فرماتا ہے: "اِنَّمَا الْاِنْسَانُ لَشَكْرٌ" ۳ مشرک تو نہیں مگر نرے گندے، بلکہ عین نجاست عجب کہ نجاست اور مطہر، ہاں جب ہندو دھرم ہی اختیار کیا تو عجب نہیں کہ گوہر اور پوتر، لا واللہ اس سے بھی ہزار درجہ بدتر گوہر کی نجاست میں ائمہ کو اختلاف ہے اور مشرک کی نجاست پر قرآن کریم کا نص صاف ہے اور آمد سے زمین ناپاک کرنے میں نجاست باطن نجاست ظاہر سے کروڑ درجہ بدتر ہے، نجاست ظاہر ایک دھار پانی سے پاک ہو جاتی ہے اور نجاست باطن کروڑ سمندروں سے نہیں دھل سکتی جب تک صدق دل سے ایمان نہ لائے، ع

ہرچہ شوقی پلید تر باشد

(جتنا دھوئے گا اتنا ہی زیادہ پلید ہوگا۔ت)

(۴) کیا قسم کھائی کہ قرآن عظیم کا کوئی جملہ سلامت نہ رکھیں، مشرک کے لئے ہر گز کوئی عزت نہیں اور بڑا درکنار ادنیٰ سے ادنیٰ، چھوٹے سے چھوٹا کوئی رتبہ نہیں، واحد قہار جل و علا فرماتا ہے:

"وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلّٰهِ الْمُنِيْنُ وَلَكِنَّ	عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں

۱ القرآن الکریم ۳۵/۴۴

۲ القرآن الکریم ۱۷/۷۱

۳ القرآن الکریم ۹/۲۸

"الْمُنَافِقِينَ لَا يَخْلُقُونَ" ۱	کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

عزیز مقتدر جل وعلا فرماتا ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يَخْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ" ۲	بیشک اللہ ورسول کے جتنے مخالف ہیں سب ہر ذلیل سے بدتر ذیلیوں میں ہیں۔

عزیز منتقم، عز جلالہ فرماتا ہے: "هُم سَرَّ الْأَكْرِيَّةَ" ۳ وہ تمام مخلوق الہی سے بدتر ہیں۔ مخلوق میں کتا بھی ہے سور بھی ہے۔ قرآن عظیم شہادت دیتا ہے کہ مشرکین ان سے بھی بدتر ہیں، پھر رتبہ و عزت کے کیا معنی! (۵) اس کی تعظیم سخت سے سخت کبیرہ اور قرآن عظیم کی مخالفت شدیدہ ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعة فقد اعلان على هدم الاسلام ۴۔	جو کسی بدعتی بد مذہب کی تعظیم کرے اس نے اسلام کے ڈھادیے پر مدد دی۔

مبتدع کی تعظیم پر حکم یہ ہے مشرک کی تعظیم کس درجہ بیخ کنی اسلام ہوگی "وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَخْلُقُونَ" ۵ (مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ ت) استقبال کو شاندار بنانے کے لئے جانا تو عین تعظیم ہے جو صریح مخالفت قرآن عظیم ہے، اس جلوس نامانوس میں ویسے بھی شرکت حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من سود مع قوم فهو منهم ۶ جو کسی قوم کے جتنے میں شامل ہوا وہ انہیں میں سے ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: من کثر سواد قوم فهو منهم ۷ جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

۱ القرآن الکریم ۸/۲۳

۲ القرآن الکریم ۲۰/۵۸

۳ القرآن الکریم ۶/۹۸

۴ کنز العمال حدیث ۱۱۰۲ مؤسسة الرسالة بیروت ۱/۲۱۹، المعجم الاوسط حدیث ۶۷۸، مكتبة المعارف الرياض ۷/۳۹۶

۵ القرآن الکریم ۲۰/۲۳

۶ کنز العمال حدیث ۲۳۸۱ مؤسسة الرسالة بیروت ۱۰/۹

۷ نصب الراية لاحادیث الهدایہ بحوالہ مسند ابویعلی المکتبة الاسلامیة الرياض ۴/۳۴۶، کنز العمال حدیث ۳۵۷۳ مؤسسة الرسالة

بیروت ۲۲/۹

تیسری حدیث میں ہے:

من جامع البشرک وسکن معہ فانہ مثلہ ^۱ ۔	جو مشرک کے ساتھ آئے اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔

(۶) مشرک کی جے نہ بولے گا مگر مشرک۔ حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش ^۲ ۔	جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الہی کانپ جاتا ہے۔

جب فاسق کی مدح پر یہ حکم ہے تو مشرک کہاں، اس کی مدح کس درجہ باعث غضب شدید رب عزوجل ہوگی!

(۷) مہاتما کے معنی ہیں "روح اعظم" جو خاص لقب سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے، مشرک کو اس سے تعبیر کرنا صریح مخالفتِ خدا و رسول ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقولوا للمنافق یا سید فانہ ان یکن سید کم فقد اسخطتم ربکم عزوجل ^۳ ۔	منافق کو "اے سردار" نہ کہو بیشک اگر وہ تمہارا سردار ہے، تو تم نے اپنے رب عزوجل کا غضب لیا۔

اب ادھر تو منافق و مشرک کا فرق دیکھو اور ادھر سردار و روح اعظم کا موازنہ کرو، انہیں نسبتوں سے اس پر اللہ عزوجل کا غضب اشد ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے مسلمان کرے، مسلمان رکھے، مسلمان مارے، مسلمان اٹھائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ سنن ابی داؤد آخر کتاب الجہاد آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹

^۲ شعب الایمان حدیث ۲۸۸۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۲۳۰، تحائف السادة باب الآفة الثامنة عشر المدح دار الفکر بیروت ۷/ ۵۷۱

^۳ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب یقول المملوک الخ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۴، مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت بریدۃ الاسلمی

دار الفکر بیروت ۵/ ۴۷-۳۴۶

مسئلہ ۱۷۰: از موضع خورد منوڈ اکخانہ بدوسرائے ضلع بارہ بنکی مسئلہ سید صفدر علی صاحب ۲ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ افواہنا جاتا ہے کہ اکثر لوگ ایسے ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں کہ ریاضت کرتے ایسے واصل بخدا ہو جاتے ہیں کہ نماز روزہ ترک کر دیتے ہیں (جبکہ اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی مقرب تر نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز روزہ بدرجہ اتم ادا فرماتے تھے) اور لوگ ان کی ولایت کے قائل ہوتے ہیں، چنانچہ تاریخ فرشتہ (اردو) جلد دوم میں لکھا ہے کہ "شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حالت جذب میں نماز نہیں پڑھتے تھے"۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے تارک نماز روزہ کے نسبت قرآن مجید و حدیث شریف میں کیا حکم ہے؟ آیا تارک نماز و روزہ ولی اللہ کہے جانے کے لائق ہو سکتا ہے اور ہے یا نہیں اور کوئی درجہ شریعت، طریقت، معرفت میں ایسا ہے کہ جہاں پہنچ کر روزہ نماز کا تارک گنہگار نہ ہو؟

الجواب:

کوئی شخص ایسے مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس سے نماز و روزہ وغیرہ احکام شرعیہ ساقط ہو جائیں جب تک عقل باقی ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ" ۱	مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کر۔

سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی: کچھ لوگ پیدا ہوئے کہ نماز وغیرہ عبادات چھوڑ دی ہے اور کہتے ہیں کہ شریعت تو راستہ ہے ہم پہنچ گئے ہمیں راہ کی حاجت نہیں فرمایا: "صدقوا القدر وصلوا لکن الی ابن النار" وہ سچ کہتے ہیں ضرور پہنچ گئے مگر کہاں تک، جہنم تک۔ پھر فرمایا: اگر مجھے صد ہا برس کی عمر دی جائے تو فرض تو فرض جو نفل مقرر کر لئے ہیں ہر گز نہ چھوڑوں۔ اس مسئلہ کا مکمل بیان ہمارے رسالہ "مقال عرفاء" میں ہے، حالت جذب میں مثل جنون عقل سلامت نہیں رہتی، اس وقت وہ مکلف نہیں، جو باوصف بقائے عقل واستطاعت قصداً نماز یا روزہ ترک کرے ہر گز ولی اللہ نہیں ولی الشیطان ہے قرآن و حدیث میں اسے مشرک و کافر تک فرمایا۔

قال اللہ تعالیٰ "أَقْبِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُسْرِكِينَ" ۲	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔

^۱ القرآن لا کریم ۹۹/۵

^۲ القرآن الکریم ۳۱/۳۰

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر جهارا ^۱ ۔	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قصداً نماز چھوڑی وہ علانیہ کافر ہو گیا (ت)

مسئلہ ۱۷۱: از شہر محلہ کوہاڑا پیر مسئولہ یوسف علی بیگ ۵ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل سنت و جماعت کو رافضیوں سے ملنا جلنا اور کھانا پینا اور رافضیوں سے سود سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص سنی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟ آیا وہ شخص دائرہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے یا نہیں؟ اور شخص مذکورہ بالا سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات منقطع کرنا چاہئیں یا نہیں؟

الجواب:

روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں کما بیننا فی رد الرافضة (جیسا کہ ہم نے اسے رد الرافضہ میں بیان کیا ہے) ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں، ان سے میل جول نشست و برخاست سلام کلام سب حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ:

"وَأَمَّا يُسِئَنَّ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِی مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ⑤ ^۲ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سبأتی قوم لهم نبز يقال لهم الرافضة يطعنون السلف ولا يشهدون جمعة ولا جباة فلا تجالسوهم ولا تواكلوهم ولا تشاربوهم ولا تنكحوهم و اذا مرضوا فلا تعودوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم ^۳ ۔	عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بدل لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا سلف صالحین پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعات میں حاضر نہ ہوں گے، ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا، ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔

^۱ مجمع الزوائد باب في تارك الصلوة دار الكتاب بيروت / ۱ / ۲۹۵

^۲ القرآن الكريم ۶ / ۶۸

^۳ كنز العمال حديث - ۳۱۶۳، ۳۲۵۲۹، ۳۲۵۲۸، ۳۲۵۲۷، ۳۲۵۲۶، ۳۲۵۲۵، ۳۲۵۲۴، ۳۲۵۲۳، ۳۲۵۲۲، ۳۲۵۲۱، ۳۲۵۲۰، ۳۲۵۱۹، ۳۲۵۱۸، ۳۲۵۱۷، ۳۲۵۱۶، ۳۲۵۱۵، ۳۲۵۱۴، ۳۲۵۱۳، ۳۲۵۱۲، ۳۲۵۱۱، ۳۲۵۱۰، ۳۲۵۰۹، ۳۲۵۰۸، ۳۲۵۰۷، ۳۲۵۰۶، ۳۲۵۰۵، ۳۲۵۰۴، ۳۲۵۰۳، ۳۲۵۰۲، ۳۲۵۰۱، ۳۲۵۰۰، ۳۲۴۹۹، ۳۲۴۹۸، ۳۲۴۹۷، ۳۲۴۹۶، ۳۲۴۹۵، ۳۲۴۹۴، ۳۲۴۹۳، ۳۲۴۹۲، ۳۲۴۹۱، ۳۲۴۹۰، ۳۲۴۸۹، ۳۲۴۸۸، ۳۲۴۸۷، ۳۲۴۸۶، ۳۲۴۸۵، ۳۲۴۸۴، ۳۲۴۸۳، ۳۲۴۸۲، ۳۲۴۸۱، ۳۲۴۸۰، ۳۲۴۷۹، ۳۲۴۷۸، ۳۲۴۷۷، ۳۲۴۷۶، ۳۲۴۷۵، ۳۲۴۷۴، ۳۲۴۷۳، ۳۲۴۷۲، ۳۲۴۷۱، ۳۲۴۷۰، ۳۲۴۶۹، ۳۲۴۶۸، ۳۲۴۶۷، ۳۲۴۶۶، ۳۲۴۶۵، ۳۲۴۶۴، ۳۲۴۶۳، ۳۲۴۶۲، ۳۲۴۶۱، ۳۲۴۶۰، ۳۲۴۵۹، ۳۲۴۵۸، ۳۲۴۵۷، ۳۲۴۵۶، ۳۲۴۵۵، ۳۲۴۵۴، ۳۲۴۵۳، ۳۲۴۵۲، ۳۲۴۵۱، ۳۲۴۵۰، ۳۲۴۴۹، ۳۲۴۴۸، ۳۲۴۴۷، ۳۲۴۴۶، ۳۲۴۴۵، ۳۲۴۴۴، ۳۲۴۴۳، ۳۲۴۴۲، ۳۲۴۴۱، ۳۲۴۴۰، ۳۲۴۳۹، ۳۲۴۳۸، ۳۲۴۳۷، ۳۲۴۳۶، ۳۲۴۳۵، ۳۲۴۳۴، ۳۲۴۳۳، ۳۲۴۳۲، ۳۲۴۳۱، ۳۲۴۳۰، ۳۲۴۲۹، ۳۲۴۲۸، ۳۲۴۲۷، ۳۲۴۲۶، ۳۲۴۲۵، ۳۲۴۲۴، ۳۲۴۲۳، ۳۲۴۲۲، ۳۲۴۲۱، ۳۲۴۲۰، ۳۲۴۱۹، ۳۲۴۱۸، ۳۲۴۱۷، ۳۲۴۱۶، ۳۲۴۱۵، ۳۲۴۱۴، ۳۲۴۱۳، ۳۲۴۱۲، ۳۲۴۱۱، ۳۲۴۱۰، ۳۲۴۰۹، ۳۲۴۰۸، ۳۲۴۰۷، ۳۲۴۰۶، ۳۲۴۰۵، ۳۲۴۰۴، ۳۲۴۰۳، ۳۲۴۰۲، ۳۲۴۰۱، ۳۲۴۰۰، ۳۲۳۹۹، ۳۲۳۹۸، ۳۲۳۹۷، ۳۲۳۹۶، ۳۲۳۹۵، ۳۲۳۹۴، ۳۲۳۹۳، ۳۲۳۹۲، ۳۲۳۹۱، ۳۲۳۹۰، ۳۲۳۸۹، ۳۲۳۸۸، ۳۲۳۸۷، ۳۲۳۸۶، ۳۲۳۸۵، ۳۲۳۸۴، ۳۲۳۸۳، ۳۲۳۸۲، ۳۲۳۸۱، ۳۲۳۸۰، ۳۲۳۷۹، ۳۲۳۷۸، ۳۲۳۷۷، ۳۲۳۷۶، ۳۲۳۷۵، ۳۲۳۷۴، ۳۲۳۷۳، ۳۲۳۷۲، ۳۲۳۷۱، ۳۲۳۷۰، ۳۲۳۶۹، ۳۲۳۶۸، ۳۲۳۶۷، ۳۲۳۶۶، ۳۲۳۶۵، ۳۲۳۶۴، ۳۲۳۶۳، ۳۲۳۶۲، ۳۲۳۶۱، ۳۲۳۶۰، ۳۲۳۵۹، ۳۲۳۵۸، ۳۲۳۵۷، ۳۲۳۵۶، ۳۲۳۵۵، ۳۲۳۵۴، ۳۲۳۵۳، ۳۲۳۵۲، ۳۲۳۵۱، ۳۲۳۵۰، ۳۲۳۴۹، ۳۲۳۴۸، ۳۲۳۴۷، ۳۲۳۴۶، ۳۲۳۴۵، ۳۲۳۴۴، ۳۲۳۴۳، ۳۲۳۴۲، ۳۲۳۴۱، ۳۲۳۴۰، ۳۲۳۳۹، ۳۲۳۳۸، ۳۲۳۳۷، ۳۲۳۳۶، ۳۲۳۳۵، ۳۲۳۳۴، ۳۲۳۳۳، ۳۲۳۳۲، ۳۲۳۳۱، ۳۲۳۳۰، ۳۲۳۲۹، ۳۲۳۲۸، ۳۲۳۲۷، ۳۲۳۲۶، ۳۲۳۲۵، ۳۲۳۲۴، ۳۲۳۲۳، ۳۲۳۲۲، ۳۲۳۲۱، ۳۲۳۲۰، ۳۲۳۱۹، ۳۲۳۱۸، ۳۲۳۱۷، ۳۲۳۱۶، ۳۲۳۱۵، ۳۲۳۱۴، ۳۲۳۱۳، ۳۲۳۱۲، ۳۲۳۱۱، ۳۲۳۱۰، ۳۲۳۰۹، ۳۲۳۰۸، ۳۲۳۰۷، ۳۲۳۰۶، ۳۲۳۰۵، ۳۲۳۰۴، ۳۲۳۰۳، ۳۲۳۰۲، ۳۲۳۰۱، ۳۲۳۰۰، ۳۲۲۹۹، ۳۲۲۹۸، ۳۲۲۹۷، ۳۲۲۹۶، ۳۲۲۹۵، ۳۲۲۹۴، ۳۲۲۹۳، ۳۲۲۹۲، ۳۲۲۹۱، ۳۲۲۹۰، ۳۲۲۸۹، ۳۲۲۸۸، ۳۲۲۸۷، ۳۲۲۸۶، ۳۲۲۸۵، ۳۲۲۸۴، ۳۲۲۸۳، ۳۲۲۸۲، ۳۲۲۸۱، ۳۲۲۸۰، ۳۲۲۷۹، ۳۲۲۷۸، ۳۲۲۷۷، ۳۲۲۷۶، ۳۲۲۷۵، ۳۲۲۷۴، ۳۲۲۷۳، ۳۲۲۷۲، ۳۲۲۷۱، ۳۲۲۷۰، ۳۲۲۶۹، ۳۲۲۶۸، ۳۲۲۶۷، ۳۲۲۶۶، ۳۲۲۶۵، ۳۲۲۶۴، ۳۲۲۶۳، ۳۲۲۶۲، ۳۲۲۶۱، ۳۲۲۶۰، ۳۲۲۵۹، ۳۲۲۵۸، ۳۲۲۵۷، ۳۲۲۵۶، ۳۲۲۵۵، ۳۲۲۵۴، ۳۲۲۵۳، ۳۲۲۵۲، ۳۲۲۵۱، ۳۲۲۵۰، ۳۲۲۴۹، ۳۲۲۴۸، ۳۲۲۴۷، ۳۲۲۴۶، ۳۲۲۴۵، ۳۲۲۴۴، ۳۲۲۴۳، ۳۲۲۴۲، ۳۲۲۴۱، ۳۲۲۴۰، ۳۲۲۳۹، ۳۲۲۳۸، ۳۲۲۳۷، ۳۲۲۳۶، ۳۲۲۳۵، ۳۲۲۳۴، ۳۲۲۳۳، ۳۲۲۳۲، ۳۲۲۳۱، ۳۲۲۳۰، ۳۲۲۲۹، ۳۲۲۲۸، ۳۲۲۲۷، ۳۲۲۲۶، ۳۲۲۲۵، ۳۲۲۲۴، ۳۲۲۲۳، ۳۲۲۲۲، ۳۲۲۲۱، ۳۲۲۲۰، ۳۲۲۱۹، ۳۲۲۱۸، ۳۲۲۱۷، ۳۲۲۱۶، ۳۲۲۱۵، ۳۲۲۱۴، ۳۲۲۱۳، ۳۲۲۱۲، ۳۲۲۱۱، ۳۲۲۱۰، ۳۲۲۰۹، ۳۲۲۰۸، ۳۲۲۰۷، ۳۲۲۰۶، ۳۲۲۰۵، ۳۲۲۰۴، ۳۲۲۰۳، ۳۲۲۰۲، ۳۲۲۰۱، ۳۲۲۰۰، ۳۲۱۹۹، ۳۲۱۹۸، ۳۲۱۹۷، ۳۲۱۹۶، ۳۲۱۹۵، ۳۲۱۹۴، ۳۲۱۹۳، ۳۲۱۹۲، ۳۲۱۹۱، ۳۲۱۹۰، ۳۲۱۸۹، ۳۲۱۸۸، ۳۲۱۸۷، ۳۲۱۸۶، ۳۲۱۸۵، ۳۲۱۸۴، ۳۲۱۸۳، ۳۲۱۸۲، ۳۲۱۸۱، ۳۲۱۸۰، ۳۲۱۷۹، ۳۲۱۷۸، ۳۲۱۷۷، ۳۲۱۷۶، ۳۲۱۷۵، ۳۲۱۷۴، ۳۲۱۷۳، ۳۲۱۷۲، ۳۲۱۷۱، ۳۲۱۷۰، ۳۲۱۶۹، ۳۲۱۶۸، ۳۲۱۶۷، ۳۲۱۶۶، ۳۲۱۶۵، ۳۲۱۶۴، ۳۲۱۶۳، ۳۲۱۶۲، ۳۲۱۶۱، ۳۲۱۶۰، ۳۲۱۵۹، ۳۲۱۵۸، ۳۲۱۵۷، ۳۲۱۵۶، ۳۲۱۵۵، ۳۲۱۵۴، ۳۲۱۵۳، ۳۲۱۵۲، ۳۲۱۵۱، ۳۲۱۵۰، ۳۲۱۴۹، ۳۲۱۴۸، ۳۲۱۴۷، ۳۲۱۴۶، ۳۲۱۴۵، ۳۲۱۴۴، ۳۲۱۴۳، ۳۲۱۴۲، ۳۲۱۴۱، ۳۲۱۴۰، ۳۲۱۳۹، ۳۲۱۳۸، ۳۲۱۳۷، ۳۲۱۳۶، ۳۲۱۳۵، ۳۲۱۳۴، ۳۲۱۳۳، ۳۲۱۳۲، ۳۲۱۳۱، ۳۲۱۳۰، ۳۲۱۲۹، ۳۲۱۲۸، ۳۲۱۲۷، ۳۲۱۲۶، ۳۲۱۲۵، ۳۲۱۲۴، ۳۲۱۲۳، ۳۲۱۲۲، ۳۲۱۲۱، ۳۲۱۲۰، ۳۲۱۱۹، ۳۲۱۱۸، ۳۲۱۱۷، ۳۲۱۱۶، ۳۲۱۱۵، ۳۲۱۱۴، ۳۲۱۱۳، ۳۲۱۱۲، ۳۲۱۱۱، ۳۲۱۱۰، ۳۲۱۰۹، ۳۲۱۰۸، ۳۲۱۰۷، ۳۲۱۰۶، ۳۲۱۰۵، ۳۲۱۰۴، ۳۲۱۰۳، ۳۲۱۰۲، ۳۲۱۰۱، ۳۲۱۰۰، ۳۲۰۹۹، ۳۲۰۹۸، ۳۲۰۹۷، ۳۲۰۹۶، ۳۲۰۹۵، ۳۲۰۹۴، ۳۲۰۹۳، ۳۲۰۹۲، ۳۲۰۹۱، ۳۲۰۹۰، ۳۲۰۸۹، ۳۲۰۸۸، ۳۲۰۸۷، ۳۲۰۸۶، ۳۲۰۸۵، ۳۲۰۸۴، ۳۲۰۸۳، ۳۲۰۸۲، ۳۲۰۸۱، ۳۲۰۸۰، ۳۲۰۷۹، ۳۲۰۷۸، ۳۲۰۷۷، ۳۲۰۷۶، ۳۲۰۷۵، ۳۲۰۷۴، ۳۲۰۷۳، ۳۲۰۷۲، ۳۲۰۷۱، ۳۲۰۷۰، ۳۲۰۶۹، ۳۲۰۶۸، ۳۲۰۶۷، ۳۲۰۶۶، ۳۲۰۶۵، ۳۲۰۶۴، ۳۲۰۶۳، ۳۲۰۶۲، ۳۲۰۶۱، ۳۲۰۶۰، ۳۲۰۵۹، ۳۲۰۵۸، ۳۲۰۵۷، ۳۲۰۵۶، ۳۲۰۵۵، ۳۲۰۵۴، ۳۲۰۵۳، ۳۲۰۵۲، ۳۲۰۵۱، ۳۲۰۵۰، ۳۲۰۴۹، ۳۲۰۴۸، ۳۲۰۴۷، ۳۲۰۴۶، ۳۲۰۴۵، ۳۲۰۴۴، ۳۲۰۴۳، ۳۲۰۴۲، ۳۲۰۴۱، ۳۲۰۴۰، ۳۲۰۳۹، ۳۲۰۳۸، ۳۲۰۳۷، ۳۲۰۳۶، ۳۲۰۳۵، ۳۲۰۳۴، ۳۲۰۳۳، ۳۲۰۳۲، ۳۲۰۳۱، ۳۲۰۳۰، ۳۲۰۲۹، ۳۲۰۲۸، ۳۲۰۲۷، ۳۲۰۲۶، ۳۲۰۲۵، ۳۲۰۲۴، ۳۲۰۲۳، ۳۲۰۲۲، ۳۲۰۲۱، ۳۲۰۲۰، ۳۲۰۱۹، ۳۲۰۱۸، ۳۲۰۱۷، ۳۲۰۱۶، ۳۲۰۱۵، ۳۲۰۱۴، ۳۲۰۱۳، ۳۲۰۱۲، ۳۲۰۱۱، ۳۲۰۱۰، ۳۲۰۰۹، ۳۲۰۰۸، ۳۲۰۰۷، ۳۲۰۰۶، ۳۲۰۰۵، ۳۲۰۰۴، ۳۲۰۰۳، ۳۲۰۰۲، ۳۲۰۰۱، ۳۲۰۰۰، ۳۱۹۹۹، ۳۱۹۹۸، ۳۱۹۹۷، ۳۱۹۹۶، ۳۱۹۹۵، ۳۱۹۹۴، ۳۱۹۹۳، ۳۱۹۹۲، ۳۱۹۹۱، ۳۱۹۹۰، ۳۱۹۸۹، ۳۱۹۸۸، ۳۱۹۸۷، ۳۱۹۸۶، ۳۱۹۸۵، ۳۱۹۸۴، ۳۱۹۸۳، ۳۱۹۸۲، ۳۱۹۸۱، ۳۱۹۸۰، ۳۱۹۷۹، ۳۱۹۷۸، ۳۱۹۷۷، ۳۱۹۷۶، ۳۱۹۷۵، ۳۱۹۷۴، ۳۱۹۷۳، ۳۱۹۷۲، ۳۱۹۷۱، ۳۱۹۷۰، ۳۱۹۶۹، ۳۱۹۶۸، ۳۱۹۶۷، ۳۱۹۶۶، ۳۱۹۶۵، ۳۱۹۶۴، ۳۱۹۶۳، ۳۱۹۶۲، ۳۱۹۶۱، ۳۱۹۶۰، ۳۱۹۵۹، ۳۱۹۵۸، ۳۱۹۵۷، ۳۱۹۵۶، ۳۱۹۵۵، ۳۱۹۵۴، ۳۱۹۵۳، ۳۱۹۵۲، ۳۱۹۵۱، ۳۱۹۵۰، ۳۱۹۴۹، ۳۱۹۴۸، ۳۱۹۴۷، ۳۱۹۴۶، ۳۱۹۴۵، ۳۱۹۴۴، ۳۱۹۴۳، ۳۱۹۴۲، ۳۱۹۴۱، ۳۱۹۴۰، ۳۱۹۳۹، ۳۱۹۳۸، ۳۱۹۳۷، ۳۱۹۳۶، ۳۱۹۳۵، ۳۱۹۳۴، ۳۱۹۳۳، ۳۱۹۳۲، ۳۱۹۳۱، ۳۱۹۳۰، ۳۱۹۲۹، ۳۱۹۲۸، ۳۱۹۲۷، ۳۱۹۲۶، ۳۱۹۲۵، ۳۱۹۲۴، ۳۱۹۲۳، ۳۱۹۲۲، ۳۱۹۲۱، ۳۱۹۲۰، ۳۱۹۱۹، ۳۱۹۱۸، ۳۱۹۱۷، ۳۱۹۱۶، ۳۱۹۱۵، ۳۱۹۱۴، ۳۱۹۱۳، ۳۱۹۱۲، ۳۱۹۱۱، ۳۱۹۱۰، ۳۱۹۰۹، ۳۱۹۰۸، ۳۱۹۰۷، ۳۱۹۰۶، ۳۱۹۰۵، ۳۱۹۰۴، ۳۱۹۰۳، ۳۱۹۰۲، ۳۱۹۰۱، ۳۱۹۰۰، ۳۱۸۹۹، ۳۱۸۹۸، ۳۱۸۹۷، ۳۱۸۹۶، ۳۱۸۹۵، ۳۱۸۹۴، ۳۱۸۹۳، ۳۱۸۹۲، ۳۱۸۹۱، ۳۱۸۹۰، ۳۱۸۸۹، ۳۱۸۸۸، ۳۱۸۸۷، ۳۱۸۸۶، ۳۱۸۸۵، ۳۱۸۸۴، ۳۱۸۸۳، ۳۱۸۸۲، ۳۱۸۸۱، ۳۱۸۸۰، ۳۱۸۷۹، ۳۱۸۷۸، ۳۱۸۷۷، ۳۱۸۷۶، ۳۱۸۷۵، ۳۱۸۷۴، ۳۱۸۷۳، ۳۱۸۷۲، ۳۱۸۷۱، ۳۱۸۷۰، ۳۱۸۶۹، ۳۱۸۶۸، ۳۱۸۶۷، ۳۱۸۶۶، ۳۱۸۶۵، ۳۱۸۶۴، ۳۱۸۶۳، ۳۱۸۶۲، ۳۱۸۶۱، ۳۱۸۶۰، ۳۱۸۵۹، ۳۱۸۵۸، ۳۱۸۵۷، ۳۱۸۵۶، ۳۱۸۵۵، ۳۱۸۵۴، ۳۱۸۵۳، ۳۱۸۵۲، ۳۱۸۵۱، ۳۱۸۵۰، ۳۱۸۴۹، ۳۱۸۴۸، ۳۱۸۴۷، ۳۱۸۴۶، ۳۱۸۴۵، ۳۱۸۴۴، ۳۱۸۴۳، ۳۱۸۴۲، ۳۱۸۴۱، ۳۱۸۴۰، ۳۱۸۳۹، ۳۱۸۳۸، ۳۱۸۳۷، ۳۱۸۳۶، ۳۱۸۳۵، ۳۱۸۳۴، ۳۱۸۳۳، ۳۱۸۳۲، ۳۱۸۳۱، ۳۱۸۳۰، ۳۱۸۲۹، ۳۱۸۲۸، ۳۱۸۲۷، ۳۱۸۲۶، ۳۱۸۲۵، ۳۱۸۲۴، ۳۱۸۲۳، ۳۱۸۲۲، ۳۱۸۲۱، ۳۱۸۲۰، ۳۱۸۱۹، ۳۱۸۱۸، ۳۱۸۱۷، ۳۱۸۱۶، ۳۱۸۱۵، ۳۱۸۱۴، ۳۱۸۱۳، ۳۱۸۱۲، ۳۱۸۱۱، ۳۱۸۱۰، ۳۱۸۰۹، ۳۱۸۰۸، ۳۱۸۰۷، ۳۱۸۰۶، ۳۱۸۰۵، ۳۱۸۰۴، ۳۱۸۰۳، ۳۱۸۰۲، ۳۱۸۰۱، ۳۱۸۰۰، ۳۱۷۹۹، ۳۱۷۹۸، ۳۱۷۹۷، ۳۱۷۹۶، ۳۱۷۹۵، ۳۱۷۹۴، ۳۱۷۹۳، ۳۱۷۹۲، ۳۱۷۹۱، ۳۱۷۹۰، ۳۱۷۸۹، ۳۱۷۸۸، ۳۱۷۸۷، ۳۱۷۸۶، ۳۱۷۸۵، ۳۱۷۸۴، ۳۱۷۸۳، ۳۱۷۸۲، ۳۱۷۸۱، ۳۱۷۸۰، ۳۱۷۷۹، ۳۱۷۷۸، ۳۱۷۷۷، ۳۱۷۷۶، ۳۱۷۷۵، ۳۱۷۷۴، ۳۱۷۷۳، ۳۱۷۷۲، ۳۱۷۷۱، ۳۱۷۷۰، ۳۱۷۶۹، ۳۱۷۶۸، ۳۱۷۶۷، ۳۱۷۶۶، ۳۱۷۶۵، ۳۱۷۶۴، ۳۱۷۶۳، ۳۱۷۶۲، ۳۱۷۶۱، ۳۱۷۶۰، ۳۱۷۵۹، ۳۱۷۵۸، ۳۱۷۵۷، ۳۱۷۵۶، ۳۱۷۵۵، ۳۱۷۵۴، ۳۱۷۵۳، ۳۱۷۵۲، ۳۱۷۵۱، ۳۱۷۵۰، ۳۱۷۴۹، ۳۱۷۴۸، ۳۱۷۴۷، ۳۱۷۴۶، ۳۱۷۴۵، ۳۱۷۴۴، ۳۱۷۴۳، ۳۱۷۴۲، ۳۱۷۴۱، ۳۱۷۴۰، ۳۱۷۳۹، ۳۱۷۳۸، ۳۱۷۳۷، ۳۱۷۳۶، ۳۱۷۳۵، ۳۱۷۳۴، ۳۱۷۳۳، ۳۱۷۳۲، ۳۱۷۳۱، ۳۱۷۳۰، ۳۱۷۲۹، ۳۱۷۲۸، ۳۱۷۲۷، ۳۱۷۲۶، ۳۱۷۲۵، ۳۱۷۲۴، ۳۱۷۲۳، ۳۱۷۲۲، ۳۱۷۲۱، ۳۱۷۲۰، ۳۱۷۱۹، ۳۱۷۱۸، ۳۱۷۱۷، ۳۱۷۱۶، ۳۱۷۱۵، ۳۱۷۱۴، ۳۱۷۱۳، ۳۱۷۱۲، ۳۱۷۱۱، ۳۱۷۱۰، ۳۱۷۰۹، ۳۱۷۰۸، ۳۱۷۰۷، ۳۱۷۰۶، ۳۱۷۰۵، ۳۱۷۰۴، ۳۱۷۰۳، ۳۱۷۰۲، ۳۱۷۰۱، ۳۱۷۰۰، ۳۱۶۹۹، ۳۱۶۹۸، ۳۱۶۹۷، ۳۱۶۹۶، ۳۱۶۹۵، ۳۱۶۹۴، ۳۱۶۹۳، ۳۱۶۹۲، ۳۱۶۹۱، ۳۱۶۹۰، ۳۱۶۸۹، ۳۱۶۸۸، ۳۱۶۸۷، ۳۱۶۸۶، ۳۱۶۸۵، ۳۱۶۸۴، ۳۱۶۸۳، ۳۱۶۸۲، ۳۱۶۸۱، ۳۱۶۸۰، ۳۱۶۷۹، ۳۱۶۷۸، ۳۱۶۷۷، ۳۱۶۷۶، ۳۱۶۷۵، ۳۱۶۷۴، ۳۱۶۷۳، ۳۱۶۷۲، ۳۱۶۷۱، ۳۱۶۷۰، ۳۱۶۶۹، ۳۱۶۶۸، ۳۱۶۶۷، ۳۱۶۶۶، ۳۱۶۶۵، ۳۱۶۶۴، ۳۱۶۶۳، ۳۱۶۶۲، ۳۱۶۶۱، ۳۱۶۶۰، ۳۱۶۵۹، ۳۱۶۵۸، ۳۱۶۵۷، ۳۱۶۵۶، ۳۱۶۵۵، ۳۱۶۵۴، ۳۱۶۵۳، ۳۱۶۵۲، ۳۱۶۵۱، ۳۱۶۵۰، ۳۱۶۴۹، ۳۱۶۴۸، ۳۱۶۴۷، ۳۱۶۴۶، ۳۱۶۴۵، ۳۱۶۴۴، ۳۱۶۴۳، ۳۱۶۴۲، ۳۱۶۴۱، ۳۱۶۴۰، ۳۱۶۳۹، ۳۱۶۳۸، ۳۱۶۳۷، ۳۱۶۳۶، ۳۱۶۳۵، ۳۱۶۳۴، ۳۱۶۳۳، ۳۱۶۳۲، ۳۱۶۳۱، ۳۱۶۳۰، ۳۱۶۲۹، ۳۱۶۲۸، ۳۱۶۲۷، ۳۱۶۲۶، ۳۱۶۲۵، ۳۱۶۲۴، ۳۱۶۲۳، ۳۱۶۲۲، ۳۱۶۲۱، ۳۱۶۲۰، ۳۱۶۱۹، ۳۱۶۱۸، ۳۱۶۱۷، ۳۱۶۱۶، ۳۱۶۱۵، ۳۱۶۱۴، ۳۱۶۱۳، ۳۱۶۱۲، ۳۱۶۱۱، ۳۱۶۱۰، ۳۱۶۰۹، ۳۱۶۰۸، ۳۱۶۰۷، ۳۱۶۰۶، ۳۱۶۰۵، ۳۱۶۰۴، ۳۱۶۰۳، ۳۱۶۰۲، ۳۱۶۰۱، ۳۱۶۰۰، ۳۱

جو سنی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم فاسق ہے، مسلمانوں کو ان سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷۲: از شہر بازار صندل خاں مسئلہ نیاز علی خاں ۶ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرع سے فتویٰ ہوا ہے کہ مشرک کی تعظیم کے جلوس اور اس کے لکچر کے جلسے میں جس میں سے واعظ مسلمان بنایا گیا ہو شرکت حرام ہے اس پر ایک شخص نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک نہیں اور فضول گھڑنت اور زبردستی کا لٹھ چلانا ہے ایسے شخص سے بیاہ شادی کرنا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسا شخص مسجد میں اذان کہے تو جائز ہے یا نہیں؟ سلام و کلام، میل جول رکھنا اور مسلمان کہنا جائز ہے یا نہیں؟ کھانا پینا اس کے یہاں جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو تو مہر کردی جائے اور ناجائز ہو تو مہر کردی جائے۔

الجواب:

صورت متفسرہ میں اس شخص نے حکم شریعت کی توہین کی اور شریعت کی توہین کفر ہے، عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ از سر نو مسلمان ہو کر توبہ کرے کلمہ اسلام پڑھے، اس کے بعد اگر عورت راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے میل جول حرام ہے اور بیاہ شادی محض زنا، اور اس کی اذان ناجائز، نہ اس سے سلام و کلام جائز، نہ اسے مسلمان کہنا جائز۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال آنها کہ علم آموزند داستانها است کہ می آموزند او قال باداست آنچه می گوید او قال تزویر است او قال من علم حیلہ را منکر ہذا کلمہ کفر کذا فی المحیط ^۱ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	ایک آدمی کہتا ہے جو علم انہوں نے سکھایا ہے وہ تمام کہانیاں ہیں یا کہتا ہے جو اسے بیان کیا ہے وہ تمام فریب ہے یا کہتا ہے میں علم حیلہ کا منکر ہوں، تو یہ کلمہ کفر ہے، جیسا کہ محیط میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۷۳: از دہلی بازار چٹلی قبر چھتا موم گران مسئلہ محمد سلیمان خاں سادیکار ۶ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں کہ:

(۱) قادیانی غیر مقلد، اہل قرآن، رافضی وغیرہ وغیرہ علاوہ سنیوں کے جتنے فرقے ہیں ان کے ساتھ

^۱ فتاویٰ ہندیہ باب المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۰

کھانا پینا، سلام علیک کرنا، نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ رسول خدا کی حدیث ہے کہ جس میں سو میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔

(۲) ہندو انگریز وغیرہم کی ہم نوکری کرتے ہیں اور ملتے ہیں ان میں اور قادیانی و دیگر فرقوں میں کیا فرق ہے؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

(۱) یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی و پنجری غرض جو بھی ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں، ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک کرنا، ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام، نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگئے اور انہیں اپنے سے دور کرنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاہم لایضلونکم ولا یفتنونکم ^۱ ۔	ان سے بچو، انہیں دور رکھو تاکہ وہ تمہیں نہ گمراہ کریں نہ فتنہ میں ڈال سکیں۔ (ت)

وہ حدیث جو سوال میں لکھی محض جھوٹ اور نری بناوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کا حکم یہ ہے کہ ہزار باتیں اسلام کی کرتا ہو اور ایک کلمہ کفر کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

"يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلْبَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ" ^۲ ۔	اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات نہ کہی اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کا لفظ کہا اور اسکے سبب مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

دین و عقل دونوں کا مقتضی تو یہ ہے کہ ننانوے قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کی ڈال دو سب پیشاب ہو جائے گا، مگر ان خبیثوں کا مذہب یہ ہے کہ ننانوے تولے پیشاب میں تولہ بھر ڈال دو سب گلاب ہو جائے گا، پاک ہے، حلال ہے چڑھا جاؤ۔

(۲) ہندو اور نصاریٰ کافران اصلی ہیں اور یہ فرقے کافران مرتد اور شریعت مطہرہ میں مرتد کا حکم اصلی سے سخت تر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ صحیح مسلم مقدمۃ الكتاب باب نہی عن الروایۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

^۲ القرآن الکریم ۹/۷۴

مسئلہ ۱۷۵:

از بنارس محلہ نواب گنج مسئلہ شیخ فریدین سوداگر ۲۲ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مقابلہ کفار میں جب کفار میں جب لشکر اسلام کو شکست ہو تو زید کفار کو ان کی فتح پر مبارکباد دے اور مسرت و خوشی کا اظہار کرے عند الشریع اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

اگر یہ بات واقعی ہے کہ وہ معاذ اللہ کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہتا تھا تو اس کے کفر میں شک نہیں،

قال اللہ تعالیٰ "إِنْ تَسْتَكْبِرُوا فَسَاءَ مُجْرِمُكُمْ إِنَّكُمْ تُسِئُونَ أَنْفُسَكُمْ وَلَئِنْ لَمْ تَفْعَلُوا سَأُتِيَنَّكُمْ بَشِيرٌ" ۱۔	تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔ (ت)

ورنہ مرتکب اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں اور تجدید اسلام لازم، اس کے بعد تجدید نکاح کا حکم۔ عالمگیریہ میں ہے:

لو فاسق شرب الخمر فجاء أقاربه ونشروا الدراهم عليه كفروا ولولم ينثروا لکن قالوا مبارکباد کفروا ایضاً ^۲ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	اگر کسی فاسق نے شراب پی اس کے رشتہ دار آئے اور انہوں نے اس پر روپے وارے تو وہ کافر ہو جائیں گے اور اگر پیسے نہ وارے مگر مبارکباد دی تب بھی کافر ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۱۷۶:

از جی آئی پی ریلوے اسٹیشن بھساول مسئلہ عبد الباسط ۱۱ رمضان ۱۳۳۹ھ

ایک شخص مسلمان کہلاتا ہے مگر پابند روزہ حج زکوٰۃ نہیں، اس کے علاوہ فریمنشن بھی ہے، اور انگریزوں کے ہمراہ فریمنشن کے مکان میں ہفتہ عشرہ جا کر وہاں جو کچھ ہوتا ہے اس میں شامل رہتا ہے، ایسے شخص کو مسلمان اپنے گھر کھانے کی دعوت کریں یا نہ کریں اور اس کی دعوت قبول کریں یا نہیں؟ مسلمانوں کے قبرستان میں اسے مرنے کے بعد دفن کریں یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

نہ اس کی دعوت کرنا جائز نہ اس کی دعوت کھانا جائز، نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، نہ اس کے ساتھ کوئی معاملہ موت و حیات اسلام کریں کہ فریمنشن اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ القرآن الکریم ۳/ ۱۲۰

^۲ فتاویٰ ہندیہ باب المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۲

مسئلہ ۱۸۱۶۷: ازرائے پور گول بازار مالک متوسط مسئلہ مرزا محمد اسماعیل صاحب بیگ ۲۴ شعبان ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سرآمد علمائے متکلمین سرخیل کملائے دین جنید عصر شبلی دہر، حامی شریعت حاجی بدعت، مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حضرت مولانا صاحب قبلہ مدظلکم اللہ تعالیٰ علی الفارقین المعتقدين، پس از سلام سنت اسلام آنکہ عرصہ دراز سے کوئی عریضہ ارسال خدمت اقدس نہیں کیا مگر اکثر اوقات حضور کی صحوری اور مزاج کی کیفیت کا جبل پور و دیگر مقامات کے کاٹھیاواری احباب سے جو یاں رہا، موجودہ شورش نان کو آپریشن و ہندو و مسلم اتحاد پر مقررین کی تقریریں سنیں اور حضور کے سکوت پر ہمیشہ یہی خیال کرتا رہا کہ دیوبندی اور دیگر فرق ضالہ کی شرکت کی وجہ سے حضور اس روش سے کنارہ کش ہیں اور بحمد اللہ کہ میرا یہ خیال صحیح ہوا۔ چند رسالے جبل پور سے آئے اور تحقیقات قادریہ آیہ "إِنَّمَا يُدْعِيكُمْ اللَّهُ" ^۱ جو تحقیق حضور نے فرمائی وہ حاکم علی صاحب بی اے دلائل پور والے ماسٹر صاحب کو ترک موالات کے متعلق جو مفصل و مدلل فتویٰ ارسال فرمایا من و عن میری نظر سے گزرا میں ایک جاہل شخص ہوں لیکن اب تک الحمد للہ عقیدہ اہل سنت و جماعت پر قائم ہوں اور رہوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ، ان تمام رسائل اور اشتہارات کے دیکھنے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ حضور کی تحقیق اور حضور کی وسعت نظر کا مخالفین کو بھی ضرور اعتراف ہوگا، گو بظاہر وہ حضور کا خلاف کرتے ہیں، لیکن اب تک ایک خلش میرے دل میں اور باقی رہی جس کی وجہ سے یہ عریضہ بصورت استفتا بغرض طلب ہدایت ارسال خدمت ہے:

(۱) ان تمام رسائل اور اشتہارات سے یہ تو ثابت ہو چکا کہ موالات ہر کافر و مشرک سے قطعاً حرام ہے خواہ وہ ہند، چین، جاپان، غرض کہ دنیا کہ کسی حصہ کا کیوں نہ ہو لیکن اعزاز و اقتدار خلافت قائم رکھنے کے لئے مسلمانان ہند کو خصوصاً اور مسلمانان دنیا کو عموماً کون سا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے جو حدود شرعیہ کے اندر ہو اور اس سے تجاوز نہ کرتا ہو۔

(۲) خلافت یا سلطنت اسلام کی بقا اور تحفظ کا کیا ذریعہ ہے؟

(۳) الاثمۃ من القریش ^۲ (امام، قریش میں سے ہوں گے۔ ت) کی حدیث پر حضور اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں۔

^۱ القرآن الکریم ۹/۶۰

^۲ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱۳۹

(۴) اخبار واشتہار و چشم دید واقعات سے یہ ظاہر ہے کہ شریف مکہ نے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی بے حرمتی کی یا کرائی، جزیرۃ العرب میں کفار و مشرکین کا داخلہ قبول کر لیا اس صورت میں شریف مکہ کے ساتھ کیا سلوک مسلمانوں کو کرنا چاہئے اور شریعت مطہرہ کا ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟

(۵) مقامات مقدسہ کفار کے قبضہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ہیں ان کفار کے اخراج کے لئے کیا طریقہ عمل ہونا چاہئے؟

ان چند امور پر حضور کی اجمالی یا تفصیلی تحقیق مجھے مطلوب ہے اور دیگر علماء سے مجھے کوئی اتنا زیادہ سروکار نہیں جتنا حضور سے، میں نے جب سے ہوش سنبھالا حضور ہی کو اپنا راہبر راہ حق سمجھتا رہا، نہ صرف یہی بلکہ میرے والد بزرگوار جناب مرزا فطرت بیگ صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس حضور ہی کی ہدایت پر ندوہ کی ممبری سے علیحدہ ہوئے جو اس خط سے واضح ہے جو مکتوبات علماء و کلام اہل صفا میں بنام حافظ یقین الدین صاحب مرحوم شائع کر دیا گیا ہے، اس لئے مجھے فخر ہے کہ میں اس سے ہدایت یافتہ ہوں جو میرے والد مرحوم کے راہبر ہیں، انجمن رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قیام سے بچہ خوشی حاصل ہوئی اس شہر میں اس کی اشاعت کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ، لیکن ایک دیوبندی محمد یسین کی وجہ سے اس میں کچھ رکاوٹ ہوگی، یہ وہی شخص ہے جس کے مدرسہ کے مقابل یہاں کے اہل سنت نے ایک مدرسہ قائم کر کے حضور کے توسط سے مولوی سید مصباح القیوم صاحب زیدی الواسطی کو بلایا ہے، مولوی صاحب نہایت نیک آدمی ہیں اور ان کی تحقیق مندرجہ بالا امور میں محدود ہے، اس لئے عرض ہے کہ ان پانچ سوالات کے جوابات حضور کے پاس سے آنے پر ان شاء اللہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ انجمن مذکور کی ترویج یہاں بھی ہو، پس عرض ہے کہ جواب باصواب سے جلد تر سرفراز فرمائیں: بینواتوبر و افقظ حدادب!

الجواب:

مکرمی کرم فرما اکر مکم اللہ تعالیٰ، وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ، الائمة من القریش^۱ (امام، قریش میں سے ہوں گے۔ ت) حدیث صحیح متواتر ہے اور اس کے مضمون پر صحابہ کرام و تابعین عظام و ائمہ اعلام تمام اہلسنت کا اجماع ہے کہ کتب عقائد و حدیث و فقہ اس مسئلہ کی روشن تصریحات سے مالا مال ہیں، ہر سلطنت اسلام نہ سلطنت ہر جماعت اسلام نہ جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: الدین النصیح للکل مسلم^۲ (دین ہر مسلمان کے لئے

^۱ مسند امام احمد بن حنبل حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱۳/۹

^۲ صحیح البخاری باب الدین النصیحة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳/۱

سرایا خیر خواہی ہے۔ ت) ہر فرض بقدر قدرت ہے اور ہر حکم مشروط بہ استطاعت،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" ^۱ ۔

جو شخص حفاظت اسلام و سلطنت اسلام و اماکن مقدسہ کی استطاعت رکھتا ہے اور کابلی سے نہ کرے مرتکب کبیرہ ہے یا کفار کی خوشامد و خوشنودی کے لئے تو مستوجب لعنت ہے یا دل سے ضرر اسلام پسند کرنے کے سبب تو کافر ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا معذور ہے، شریعت اس کام کا حکم فرماتی ہے جو شرعاً جائز اور عادتاً ممکن اور عقلاً مفید ہو، حرام یا ناممکن یا عبث، افعال حکم شرع نہیں ہو سکتے لہذا:

(۱) مسلمانانِ ہندو کو جہاد کا ہر گز حکم نہیں، المحجة المؤتمنه میں اسے واضح کر دیا ہے حتیٰ کہ خود مولوی عبدالباری کے رسالہ ہجرت ص ۲۷ میں ہے:

"میں کشت و خون کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت جیسا کہ لشکر کرتا ہے غیر مفید سمجھتا ہوں کیونکہ اس کے اسباب مجتمع نہیں غیر قادرین پر فرض نہیں بد سگالی کی غرض سے کر سکتے ہیں اس کا ضرر ہوگا۔"

(۲) ہندوستان دارالاسلام ہے، اس میں فقیر کا رسالہ اعلام الاعلام مدتوں سے شائع ہے اور خود مولوی عبدالباری کے رسالہ ہجرت ص ۷۷ میں ہے:

"ہم لوگوں کا مسلک یہ ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔"

اور شک نہیں کہ دارالاسلام سے ہجرت عامہ کا حکم ہر گز شرع مطہر نہیں فرماتی، نہ عادتاً وہ ممکن نہ کچھ مفید کہ سب مسلمان اپنی جائیدادیں یونہی نصاریٰ کے لئے چھوڑ جائیں یا کوڑیوں کے مول ہندوؤں کو دی جائیں اور خود کروڑوں ننگے بھوکے اور ملک کے مسلمانوں پر ڈھٹی دیں ان کی عافیت بھی تنگ کریں یا بھوکے مرجائیں اور اپنی مساجد و مزارات اولیاء پامالی کفار و مشرکین کے لئے چھوڑ جائیں اور یہ سب کچھ اوڑ بھی لیا جائے تو اس سے سلطنت اسلام کو کیا فائدہ، اور اماکن مقدسہ کا کیا نفع اور ہجرت بعض کا بے سود ہونا بھی عقلاً تو معلوم تھا ہی، اب تجربہ مشہور بھی ہو لیا سو ان غریب مسلمانوں کی بے سرو سامانی و آوارگی و پریشانی و حسرت و پشیمانی کے اور بھی کوئی فائدہ مترتب ہوا۔

(۳) مالی امداد البتہ ایک چیز ہے اگرچہ مولوی عبدالباری اس کے بھی منکر ہیں۔ رسالہ ہجرت ص ۵

^۱ القرآن الکریم ۲/ ۲۸۶

پر ہے: "ہم اس وقت اعانت بمال کو مسلمانان ہند پر فرض نہیں سمجھتے بوجہ عدم استطاعت"۔ یہ عذر کیسا بھی ہو مگر ذرائع وصول مہیا ہونا اور وصول پر وثوق کے ساتھ اطمینان ملنا بہت ضرور ہے نہ ایسا کہ لاکھوں کے چندے ہوئے اور باوصف کثرت تقاضا اب تک حساب بھی نہیں دیتے۔

(۴) معاملت حرام کا ترک ہمیشہ سے واجب تھا اور نہ کیا اب جائز کا ترک بھی فرض کر رہے ہیں، یہ شرع پر زیادت ہے پھر بھی جائز کا ترک ہر وقت جائز ہے جب کہ کسی منظور کی طرف منجر نہ ہو اس کا نام ممکن یا نامفید ہونا المحجۃ المومنینہ ص ۸۷ سے ۹۲ تک ملاحظہ ہو، باتیں وہ بتائی جاتی ہیں جن پر تمام ملک ہر گز کار بند نہ ہوگا، نہ صرف تمام مسلمان اور بفرض غلط سب مسلمان مان بھی لیں تو بجائے نفع مضر، پھر باطل و نامتوقع پر عام عمل اگر متخیل بھی ہو تو مدید و طویل مدتیں درکار، اور حاجت اس وقت فوری تاثر یاق از عراق کی مثل ہے۔

(۵) فتنہ و فساد پھیلانے کی نامفیدی ظاہر، اب تک سوائے بعض ذلتوں کے کیا حاصل ہوا اور یہ کھلا پہلو اس کے شرعاً بھی ناجائز ہونے کا ہے، حدیث میں ہے:

"مسلمان کو روا نہیں کہ اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے۔"

خود مولوی عبدالباری کے رسالہ ہجرت ص ۷ میں ہے:

"اس میں شک نہیں کہ اہلاک نفس بلا ضرورت جائز نہیں، قانون جن امور کو روکتا ہے ان کو نہ کرنے میں ہم کو عذر ہے۔"

(۶) رہی خالی چیخ پکار، آفتاب سے زیادہ آشکار کہ محض بے سود و بیکار، ملک پیچھے پکارنے سے واپس نہیں ہوتا وہ بھی اتنا وسیع، وہ بھی ہلال کا، وہ بھی صلیب سے، ورنہ اگلے علماء و مشائخ نے ہندوستان ہی چلا چلا کر پھیر لیا ہوتا، یا مولوی عبدالباری کے بزرگوں نے چیخ پکار کر یہی ذرا سی لکھنؤ کی پڑیا، کیا ان کو درد اسلام نہ تھا، تھا مگر عقل بھی تھی کہ مہمل شور و غل سے کیا حاصل ہوگا، خود آزاد کے اللال جلد ۱۲ ص ۱۶ میں ہے: "زبان سے نالہ و فریاد کرنے کی صورتیں اسی وقت تک کے لئے ہیں جب تک ان سے کثود کار ممکن ہو۔"

(۷) خیر یہاں تک تو تھا جو کچھ تھا، قیامت کا بند تو ہے کہ خلافت کی حمایت و اماکن مقدسہ کا نام لے کر

مسلمان کھلانے والے مشرکوں میں فنا ہو گئے، مشرک کو پیشوا بنالیا آپ پس رو بنے، جو وہ کہے وہی مانیں، قرآن وحدیث کی تمام عمر اس پر نثار کردی، ترک موالات کا نام بدنام اور اللہ کے دشمن مشرکوں سے وداد محبت واتحاد بلکہ غلامی وانقیاد، ان کی خوشی کے لئے شعار اسلام کا انسداد، ان شغالات کے حلال کرنے کو آیات میں تحریف شریعت میں الحاد، نئی نئی شریعت کا دل سے ایجاد، جس کا بیان آپ کو المحجۃ المومنینہ میں ملے گا، یہ تو صراحۃً اسلام کو کند چھری سے ذبح کرنا ہے اس کا نام حمایت اسلام رکھنا کس درجہ صریح مغالطہ وانغوا ہے، ندوہ میں بدمذہبوں ہی کی شرکت کا رونا تھا بظاہر کلمہ گو تو تھے انہوں نے سرے سے کلمہ ہی کو اٹھا کر بالائے طاق رکھ دیا، نہیں نہیں، بلکہ پس پشت پھینک دیا، مشرکوں کو روح اعظم بنایا، موسیٰ بنایا نبی بالقوہ بنایا، مذکر مبعوث من اللہ بنایا، اس کی مدح خطبہ جمعہ میں داخل کی، اس کی تعریف میں کلام الہی کا مصرعہ:

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

(تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے۔ ت)

گایا اور کیا کفر و کفریات وضلالت اختیار کئے جن کا نمونہ آپ کو المحجۃ المومنینہ کے ص ۴۵۲ پر ملے گا جزیرۃ العرب میں کفار کی سکونت پچھلے سلاطین کے زمانے سے ہے، عدن میں انگریزی فوج وغیرہ میں نصرانی سفارتوں کے قیام مدتوں سے ہیں، حرمین محترمین کی بے ادبی شریف سے ہونے کا مجھے علم نہیں، اخباروں اشتہاروں کو میں خود اپنے معاملہ میں روزانہ دیکھ رہا ہوں کہ میری نسبت محض جھوٹ محض بہتان شائع کرتے اور قصداً لعنت الہی اپنے اوپر لے رہے ہیں اور ان کی تائید میں کذابین کی عینی شہادتیں ہوتی ہیں حالانکہ اللہ ورسول جانتے ہیں اور وہ خود دل میں جان رہے ہیں کہ محض جھوٹ بکتے اور افترا بکتے ہیں "وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اَنَّ السُّفٰهِيْنَ لَكَذِبُوْنَ" ① (اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ت) اگر بے ادبی حقیقہ ثابت ہو تو جس حیثیت کی جس کی نسبت ثبوت پائے وہ اس قدر کے حکم شرعی کا مستحق ہوگا کہ کسے باشد۔ فقط ۲۴ شعبان ۱۳۳۹ھ

① القرآن الکریم ۵۹/۱۱

المحجة المؤتمنة فی اية الممتحنة ۱۳۳۹ھ

(سورۃ ممتحنہ کی آیت کریمہ کے بارے میں درمیانی راستہ)

مسئلہ ۱۸۲: از سرسلہ مولوی حاکم علی صاحب بی اے حنفی نقشبندی مجددی پروفیسر سائنس اسلامیہ کالج لاہور ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ
اللہ تعالیٰ نے ہمیں کافروں اور یہود و نصاریٰ کے تولی سے منع فرمایا ہے مگر ابوالکلام زبردستی تولی کے معنی "معاملت" اور ترک
موالات کو "ترک معاملت" (نان کو آپریشن) قرار دیتے ہیں اور یہ صریح زبردستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کے ساتھ کی
جاری ہے، مذکور نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی جزل کونسل کی کمیٹی میں تشریف لا کر اطلاق یہ کر دیا کہ جب تک اسلامیہ کالج
لاہور کی امداد بند نہ کی جائے اور یونیورسٹی سے اس کا قطع الحاق نہ کیا جائے تب تک انگریزوں سے ترک موالات نہیں ہو سکتی
اور اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو فتویٰ دے دیا کہ اگر ایسا نہ ہو تو کالج چھوڑ دو، لہذا اس طرح سے کالج میں بے چینی پھیلا دی کہ پھر
پڑھائی کا سخت نقصان ہونا شروع ہو گیا۔ علامہ مذکور کا یہ فتویٰ غلط ہے یونیورسٹی

نقل خط مولوی صاحب: آقائے نامدار مؤید ملت طاہرہ مولینا و بالفضل اولینا جناب شاہ احمد رضا خاں صاحب دام ظلہم السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ، پشت ہذا (باقی بر صفحہ آئندہ)

کے ساتھ الحاق قائم رہنے سے اور امداد لینے سے معاملت قائم رہتی ہے نہ کہ موالات جس کے معنی محبت کے ہیں نہ کہ کام کے۔ جو کہ معاملت کے معنی ہیں، مذکور کی اس زبردستی سے اسلامیہ کالج تباہ ہو رہا ہے مولوی محمود حسن صاحب مولوی عبدالحق صاحب تو دیوبندی خیالات کے ہیں زبردستی فتوے اپنے مدعا کے مطابق دیتے ہیں لہذا میں فتوے دیتا ہوں کہ یونیورسٹی کے ساتھ الحاق اور امداد لینا جائز ہے میرے فتوے کی تصحیح، ان اصحاب سے کرائیں جو دیوبندی نہیں مثلاً ملت طاہرہ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں قاری صاحب بریلوی علاقہ روہیل کھنڈ اور مولوی اشرف علی تھانوی ممالک مغربی و شمالی

الجواب:

موالات و مجرد معاملت میں زمین و آسمان کا فرق ہے دنیوی معاملت میں جس سے دین پر ضرر نہ ہو سو امر تدین مثل وہابیہ دیوبندیہ و امثالہم کے کسی سے ممنوع نہیں۔ ذمی تو معاملت میں مثل مسلم ہے:

لہم مالنا وعلیہم ماعلینا۔	ان کے لئے ہے جو ہمارے لئے اور جو ان پر ہے ہم پر۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) پر کا فتویٰ مطالعہ گرامی کے لئے ارسال کر کے التجا کرتا ہوں کہ دوسری نقل کی پشت پر اس کی تصحیح فرما کر احقر نیاز مند کے نام بوالہسی ڈاک اگر ممکن ہو سکے یا کم از کم دوسرے روز بھیج دیں، انجمن حمایت اسلام کی جزل کونسل کا اجلاس بروز اتوار بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو منعقد ہوتا ہے اس میں پیش کرنا ہے کہ دیوبندیوں اور نیچریوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے میں کوئی تامل نہیں کیا ہے ہندوؤں اور گاندھی کے ساتھ موالات قائم کر لی ہے اور مسلمانوں کے کاموں میں روٹہ اٹکانے کی ٹھان لی ہے اللہ عالم خفیہ کو ان کے ہاتھوں سے بچائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ نیاز مند و دعا گوے حاکم علی بی اے موتی بازار لاہور ۱۲۵ اکتوبر ۱۹۲۰ء

جواب خط مولوی صاحب: مکرم کرم فرما جناب مولوی حاکم علی صاحب بی اے سلم بعد ابدائے ہدیہ مسنونہ ملتس کل گیارہ بچے آپ کا فتویٰ آیا اس وقت سے شب کے بارہ بجے تک اہم ضروریات کے سبب ایک حرف لکھنے کی فرصت نہ ہوئی، آج صبح بعد وظائف یہ جواب ادا فرمایا امید کہ مجموعہ فتاویٰ کی نقل کے بعد آج ہی کی ڈاک سے مرسل ہو، اور مولیٰ تعالیٰ قادر ہے کہ کل ہی آپ کو پہنچ جائے، مامول کہ وقت پر موصول ہونے سے مطلع فرمائیں والسلام فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری عفی عنہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۲۹ھ۔

(یعنی دنیاوی منافع میں ہماری طرح ان کو بھی حصہ دیا جائے گا اور دنیوی مواخذہ ان پر بھی وہی ہوگا جو ایک مسلمان پر کیا جائے گا) اور غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیباب بشر و طہا جائز اور خرید نامطلقاً ہر مال کا کہ مسلمان کے حق میں مستقیم ہو اور بیچنا ہر جائز چیز کا جس میں اعانت حرب یا اہانت اسلام نہ ہو اسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلاف شرع نہ ہو، اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اس کا استعلاء نہ ہو، ایسے ہی امور میں اجرت پر اس سے کام لینا یا اس کا کام کرنا بمصلحت شرعی اسے ہدیہ دینا جس میں کسی رسم کفر کا اعزاز نہ ہو، اس کا ہدیہ قبول کرنا جس سے دین پر اعتراض نہ ہو حتیٰ کہ کتابیہ سے نکاح کرنا بھی فی نفسہ حلال ہے، وہ صلح کی طرف جھکیں تو مصالحت کرنا مگر وہ صلح کہ حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال، یونہی ایک حد تک معاہدہ و مواعدت کرنا بھی، اور جو جائز عہد کر لیا اس کی وفافرض ہے، اور غدر حرام الی غیر ذلک من الاحکام۔ در مختار میں ہے:

والمرتدة تحبس ابدًا ولا تجالس ولا تتواكل حتى تسلم ولا تقتل اه¹ قلت وهو العلة فانها تبقى ولا تغنى وقد شملت المرتد في اعصارنا وامصارنا لامتناع القتل۔	مرتد عورت دائم الحبس کی جائے گی اور نہ اس کے پاس کوئی بیٹھے نہ اس کے ساتھ کوئی کھائے یہاں تک کہ وہ اسلام لائے اور قتل نہ کی جائے گی، میں کہتا ہوں یہی ان احکام کا سبب ہے کہ وہ باقی چھوڑ دی جاتی ہے اور فنا نہیں کی جاتی اور اب اس ملک میں یہ سب مرتد کو بھی شامل ہو گیا کہ قتل نہیں کیا جا سکتا۔

محیط میں ہے:

اذا خرج للتجارة الى ارض العدو بآمان فان كان امر الا يخاف عليه منه وكانوا قوماً يوفون بالعهد يعرفون بذلك وله في ذلك منفعة فلا بأس²۔	جب دشمن کے شہر کو امان لے کر تجارت کے لئے جائے اگر معاملہ ایسا ہو کہ اس پر اس سے اندیشہ نہیں اور وہ کافر عہد پورا کرنے میں مشہور ہوں اور اسے وہاں جانے میں نفع ہو تو حرج نہیں۔

ہندیہ میں ہے:

اذا اراد المسلم ان يدخل دار الحرب	جب مسلمان دار الحرب میں امان لے کر جانا چاہے

¹ الدر المختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۶۰

² فتاویٰ ہندیہ بحوالہ محیط کتاب الکراہیۃ الباب السادس والعشرون نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۶۵

بأمان للتجارة لم يمنع ذلك منه و كذلك اذا اراد حمل الامتعة اليهم في البحر في السفينة ¹ ۔	تو اس سے منع نہ کیا جائے گا اور یو نہی جب کچھ اسباب دریائی سفر میں ان کی طرف کشتی میں لے جائے۔

اسی میں ہے:

قال محمد لا باس بان يحمل المسلم الى اهل الحرب ما شاء الا الكراع والسلاح فان كان خيرا من ابريسم او ثيابا رقاقا من القز فلا باس باذخالها اليهم ولا بأس باذخال الصفر والشبه اليهم لان هذا لا يستعمل للسلاح ² (ملخصاً)	امام محمد نے فرمایا مسلمان جو مال تجارت چاہے حربیوں کی طرف لے جاسکتا ہے مگر گھوڑے اور ہتھیار، تو اگر ریشمی دوپٹے یا دیبا کے باریک کپڑے ہوں تو انہیں ان کی طرف لے جانے میں حرج نہیں اور پیتل اور جست ان کی طرف لے جانے میں مضائقہ نہیں کہ ان سے ہتھیار نہیں بنتے۔ (ملخصاً)

اسی میں ہے:

لا يمنع من اذخال البغال والحمير والثور والبعير ³ ۔	خچر اور گدھے اور بیل اور اونٹ دارالحرب میں لے جانا مضائقہ نہیں رکھتا۔

فتاویٰ امام طاہر بخاری میں ہے:

مسلم اجر نفسه من مجوسى لا باس به ⁴ ۔	مسلمان کسی مجوسی کے یہاں مزدوری کرے تو حرج نہیں۔

ہدایہ میں ہے:

من ارسل اجيراله مجوسيا او خادما فاشتري لحما فقال اشتريته من يهودى او نصرانى او مسلم	جس نے اپنا نوکر یا غلام مجوسی بازار کو بھیجا اس نے گوشت خریدا اور کہا میں نے یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے خریدا ہے اسے اس کے کھانے کی

¹ فتاویٰ ہندیۃ الباب السادس فی المستأمن الفصل الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۳۳

² فتاویٰ ہندیۃ الباب السادس فی المستأمن الفصل الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۳۳

³ فتاویٰ ہندیۃ الباب السادس فی المستأمن الفصل الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۳۳

⁴ خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الاجارات الفصل العاشر مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۵۹/ ۳

وسعہ اکلہ ^۱ ۔	گنجائش ہے (کہ معاملات میں کافر کا قول مقبول ہے)

در مختار میں ہے:

الکافر يجوز تقليده القضاء ليحكم بين اهل الذمة ذكره الزيلعي في التحكيم ^۲ ۔	بادشاہ اسلام اگر کسی کافر کو قاضی بنائے کہ ذمی کافروں کے مقدمے فیصلہ کرے تو جائز ہے اسے زیلعی نے باب تحکیم میں ذکر کیا۔

محیط میں ہے:

قال محمد ما يبعثه ملك العدو من الهدية الى امير جيش المسلمين او الى الامام الا كبر وهو مع الجيش فانه لا باس بقبولها ويصير فيئا للمسلمين وكذلك اذا اهدى ملكهم الى قائد من قواد المسلمين له منعة ولو كان اهدى الى واحد من كبار المسلمين ليس له منعة يختص هو بها ^۳ ۔	امام محمد نے فرمایا دشمنوں کا بادشاہ جو ہدیہ مسلمانوں کے سپہ سالار یا خلیفہ حاضر لشکر کو بھیجے اس کے قبول میں حرج نہیں تو وہ سب مسلمانوں کے لئے مشترک ہو جائے گا یونہی جب ان کا بادشاہ مسلمان کے کسی فوجی سردار کو ہدیہ بھیجے جس کے پاس فوج ہو اگر کسی اسلامی سردار کو کو بھیجا جس کے پاس اس وقت فوج نہیں تو ہدیہ خاص اسی سردار کی ملک ہوگا۔

اسی میں ہے:

لو ان عسكر امن المسلمين دخلا دار الحرب فاهدى اميرهم الى ملك العدو هدية فلا باس به وكذلك لو ان امير الثغور اهدى الى ملك العدو هدية و اهدى ملك العدو اليه هدية ^۴ ۔	اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہو اور سردار لشکر کچھ ہدیہ دشمنوں کے بادشاہ کو بھیجے اس میں حرج نہیں اور یونہی اگر سرحدوں کا سردار دشمنوں کے بادشاہ کو کوئی ہدیہ بھیجے اور دشمنوں کا بادشاہ اسے ہدیہ بھیجے۔

^۱ الهداية كتاب الكراية مطبع يوسفى لکھنؤ ۴/ ۴۵۱

^۲ الدر المختار كتاب القضاء مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۷۱

^۳ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ المحيط الباب السادس الفصل الثالث نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۳۳۶

^۴ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ المحيط الباب السادس الفصل الثالث نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۳۳۶

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور حلال ہیں تمہارے لئے پارسا عورتیں ایمان والیوں میں سے اور ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی جب تم ان کے مہر دو (اور اس مسئلہ کی پوری تحقیق ہمارے فتاویٰ میں ہے) اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف میل کرو۔ سب کافروں کو قتل کرو مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ ہو لیا، پھر انہوں نے تمہارے حق میں کوئی تقصیر نہ کی اور تم پر کسی کو مدد نہ دی تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پر ہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے عہد پورا کرو بیشک عہد پوچھا جائے گا، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے مسلمانوں میں صلح جائز ہے مگر وہ صلح جو کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام نہ کرے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بد عہدی نہ کرو۔	وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ" ¹ (وتمام تحقیقہ فی فتاونا) وقال اللہ تعالیٰ "وَإِنْ جَعَلَ الْمُسْلِمُ فَاجِتُمْ لَهَا" ² وقال اللہ تعالیٰ "إِلَّا الَّذِينَ بَيْنَ عَهْدٍ مِّنَ النَّسْرِ كَيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوا سَيِّئًا لَّمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتَيْتُمُوهُمُ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مَدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ" ³ وقال تعالیٰ "وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا" ⁴ وعنه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (الصلح جائز بین المسلم الاصلحاً اهل حراماً او حرم حلالاً) ⁵ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتغدروا ⁶۔

وہ الحاق و اخذ امداد اگر نہ کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منجر، تو اس کے جواز میں کلام نہیں، ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا مگر یہ عدم جواز اس شرط یا لازم کے سبب سے ہوگا نہ برہنائے تحریم مطلق معاملت جس کے لیے شرع میں اصلاً اصل نہیں اور خود ان مانعین کا طرز عمل ان کے کذب دعویٰ پر شاہد، ریل تار ڈاک سے تمتع کیا معاملت نہیں ہے، فرق یہ ہے کہ اخذ امداد میں مال

¹ القرآن الکریم ۵/۵

² القرآن الکریم ۶۱/۸

³ القرآن الکریم ۳/۹

⁴ القرآن الکریم ۳۴/۱۷

⁵ سنن ابی داؤد کتاب القضاء باب فی الصلح آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۵۰

⁶ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۲

لینا ہے اور ان کے استعمال میں دینا عجب کہ مقاطعت میں مال دینا حلال ہو اور لینا حرام اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ریل تار ڈاک ہمارے ہی ملک میں ہمارے ہی روپے سے بنے ہیں۔ سبحان اللہ امداد تعلیم کاروپہ کیا انگلستان سے آتا ہے وہ بھی یہیں کا ہے۔ تو حاصل وہی ٹھہرا کہ مقاطعت میں اپنے مال سے نفع پہنچانا مشروع اور خود نفع لینا ممنوع۔ اس الٹی عقل کا کیا علاج، مگر اس قوم سے کیا شکایت جس نے نہ صرف شریعت بلکہ نفس اسلام کو پلٹ دیا مشرکین سے ودا بلکہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد فرض کیا، خوشنودی ہنود کے لئے شعار اسلام بند اور شعار کفر کا تھوں پر علم بلند، مشرکین کی جے پکارنا ان کی حمد کے نعرے مارنا، انھیں اپنی اس حاجت دینی میں جسے نہ صرف فرض بلکہ مدار ایمان ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ اس میں شریک نہ ہونے والوں پر حکم کفر لگاتے ہیں، اپنا امام و ہادی بنانا مساجد میں مشرک کو لے جا کر مسلمانوں سے اونچا کر کے واعظ مسلمان ٹھہرانا، مشرک کی تکلفی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ میں لے جانا، مساجد کو اس کے ماتم گاہ بنانا، اس کے لئے دعا مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار لگانا وغیرہ وغیرہ ناگفتہ بہ افعال موجب کفر و مورث ضلال، یہاں تک کہ صاف لکھ دیا کہ اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لو تو اپنے خدا کو راضی کر لو گے، صاف لکھ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھا دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا صاف لکھ دیا کہ ہم نے قرآن و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دی، یہ ہے مولات، یہ ہے حرام، یہ ہیں کفریات، یہ ہیں ضلال تام، فسبب مقلب القلوب والابصار والاحول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



جواب عہ امام اہلسنت عین حق ہے کلام الامام الکلام دیوبندیوں سے منع استصواب حق و صواب، تھانوی صاحب کا استثناء عجب العجائب یہ سر و سر غنہ دیوبند ہیں، انفعی را کشتن و پچہ اش را نگاہ داشتن (سانپ کو مارنا اور اس کے بچے کی حفاظت کرنا۔ ت) کا حال معلوم نہ کہ بچگان کشتن و انفعی گزاشتن (بچوں کو مارنا اور سانپ کو چھوڑ دینا۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری مہتمم دارالافتاء اہلسنت و جماعت بریلی۔ ۱۲ صفر ۱۳۳۹ھ

عہ: بحمد اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی دین پرستی کہ انھوں نے اس نصیحت کو قبول کیا اور فتوائے اصل جمیعت علمائے ہند ص ۴ و ۵ پر یہ مضمون چھاپ دیا، الحمد والمینۃ کہ یکم نومبر ۱۹۲۰ء عالیجناب موید ملت طاہرہ علیہ السلام مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلیوی کا فتویٰ موصول ہوا اس سے مجھے ٹھیک پتا لگا کہ مولوی اشرف علی صاحب تیسر و سر غنہ دیوبند ہیں یا اللہ! میری توبہ، مجھ سے یہ غلطی میرے ایک دوست نے کرا دی استغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنب ۱۲۔

استثناء عجب العجاب یہ سر و سر غنہ دیوبند ہیں۔ افعی راکشتن و پچہ اش رائگہ داشتن (سانپ کچ مارنا اور اس کے بچے کی حفاظت کرنا۔ت) کا حال معلوم نہ کہ بچگان کشتن و افعی گزاشتن (بچوں کو مارنا اور سانپ کو چھوڑ دینا۔ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفیٰ رضا قادری مہتمم دارالافتاء اہلسنت و جماعت بریلی۔ ۱۴ صفر ۱۳۳۹ھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسئلہ ۱۸۳: از لاہور بری بساط لکڑہارا اکبری منڈی مسئلہ چودھری عزیز الرحمن صاحب بی اے سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول لائلپور ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

جناب حضرت قبلہ و کعبہ مجدد دوراں حضرت احمد رضا خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد حمد و صلوٰۃ واضح رائے عالی ہو کہ حضور کا فتویٰ جو مسٹر حاکم علی بی اے پروفیسر ریاضی اسلامیہ کالج لاہور کے خط کے جواب میں حضور نے ارسال فرمایا پڑھ کر خاکسار کو بڑی حیرت ہوئی کیونکہ خاکسار آں حضور کو جیسا کہ لاکھوں کروڑوں پنجاب و ہندوستان کے سنت و جماعت مجدد وقت مانتے ہیں اس زمانے کا مجدد مانتا ہے اور جب سے ہوش سنبھالا اسی عقیدے پر بفضل خدا رہا جس پر آپ اور دیگر بزرگان قوم و علمائے کرام ہیں یا ہوتے آئے ہیں لیکن اس فتوے کو دیکھ کر میرے دل میں بڑا اضطراب پیدا ہوا ہے اور میں نے یہ جرات کی ہے کہ جناب سے مفصل طور پر دریافت کر لوں کہ ایسے زمانے میں جبکہ مسلمانوں پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اندرونی و بیرونی دشمن اسلام کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کفار کی مدد سے باغیوں (شریف مکہ) نے چھین لئے ہیں اور کفار جزیرۃ العرب (جدہ و عدن وغیرہ) میں اپنا قدم جمائے بیٹھے ہیں اور خلافت ریزہ ریزہ کی گئی ہے اور ایک بڑی سلطنت کا وزیر اعظم اپنی تقریر میں صاف کھلے لفظوں میں برملا کہتا ہے کہ یہ لڑائی جو عراق عرب میں مسلمانوں سے ہوئی مذہبی لڑائی تھی اور اب ہم نے بیت المقدس ان کی گندگی سے پاک

کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ، غرض کہ ایسے وقت جبکہ اعداء اللہ اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخ کنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا، عراق، فلسطین اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا، پھر کفار کی حریفانہ حوصلہ مند یوں کی جولا نگاہ بن گئے ہیں خلیفۃ المسلمین دشمنوں کے زرعے میں پھنس کر بے دست و پا ہو چکے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے اپنے گھروں (تھریس سمرنا وغیرہ) اور زرخیز علاقوں سے زبردستی نکالے جا رہے ہیں، اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے علماء قرآنی احکام ڈڑتے ڈڑتے بتاتے ہیں، جہاد کا تو نام ہی منہ پر آنا بس قیامت ہے، کیا ایسے وقت میں اسلامی حمیت و غیرت یہ چاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ نکل آئے جس سے انگریز افسر خوش ہو جائیں اور مسلمان تباہ ہو جائیں، مسٹر حاکم علی نے ایک پالیسی سے انگریز پر نسیل اور دوسرے انگریز افسروں اور غدار مسلمانوں کو خوش کرنے کے واسطے حضور سے ایک عجیب طرز میں فتویٰ پوچھا اور حضور نے اس کے مضمون کے مطابق صحیح صحیح فیصلہ جواب میں بھیج دیا، یہ بالکل درست ہے کہ موالات و مجرد معاملات میں زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن دین کا نقصان کر کے دنیوی معاملات کہاں جائز ہے حضور نے بہت سی شرائط سے مشروط کر کے گول مول جواب عنایت فرمایا ہے لیکن اس وقت ضرورت ہے ایسے فتوے کی جو صاف صاف لفظوں میں حالات حاضرہ پر نظر کر کے بغیر کسی شرط کے لکھا جائے تاکہ ہر عالم و جاہل جو آپ کا پیرو ہے فوراً پڑھ کر جان لے کہ اس کے واسطے اب ایسا کرنا ضروری ہے، حالات حاضرہ حضور پر بخوبی روشن ہیں اور کچھ تھوڑے سے میں نے اوپر بیان کئے ہیں، کیا مسلمانوں کا بھرتی ہو کر فوج میں مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکلنے اور غلام بنانے کے لئے جانا اور دوسرے کھڑکوں کا ان کی امداد کے لئے عراق و شام وغیرہ میں ملازمت ہو کر جانا جائز ہے، اگر جانا جائز نہیں تو پھر آپ جیسے بزرگ کیوں چپ چاپ بیٹھے ہیں۔ کیوں نہیں ایسے فتوے شائع کرتے اور اظہار حق میں دنیوی طاقت سے کیوں ڈرتے ہیں، موجودہ وقت کھینچ تان کر کفار سے تعلق رکھنے اور ان کی اعانت کرنے کا جواز ثابت کرنے کا نہیں ہے بلکہ سینہ سپر ہو کر بے خوف و خطر لوگوں کو صراط مستقیم بتانے کا ہے، حضور نے جو لکھا ہے کہ الحاق اور اخذ امداد جائز ہے، اگر کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ ہو، عالیجاہ! گورنمنٹ جو امداد سکولوں اور کالجوں کو دیتی ہے وہ خاص اغراض کو مد نظر رکھ کر دی جاتی ہے اور میرا خیال ہے کہ حضور کو سب حال روشن ہوگا لیکن اگر اس بارے میں ناواقفیت ہو تو میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو امداد میں اس قسم کی شرط ضرور ہوتی ہے کہ کالج کا پرنسپل اور ایک دو پروفیسر انگریز ہوں، دوسرے مقررہ کورس پڑھائے جائیں جن میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خلاف اسلام باتیں ہوتی ہیں بلکہ بعض میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھے ہوئے ہوتے ہیں تیسرے دینی تعلیم

لازمی نہیں کوئی پڑھے یا نہ پڑھے لیکن جہاں دینی تعلیم پڑھائی جائے خاص وقت سے زیادہ نہ دیا جائے کیونکہ یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے چار گھنٹے وقت ضرور خرچ ہوا اگر چار گھنٹے سے کم ہوگا تو امداد نہیں ملے گی، پھر جو استاد دینیات پڑھائے گا اس کو امداد نہیں دی جائے گی پھر فلاں فلاں مضمون ضرور طالب علم کو لینے چاہئیں ورنہ امتحان میں شامل نہیں ہو سکتا، پھر ڈرل وغیرہ اور کھیلوں کی طرف جن میں ہر ایک طالب علم کو حصہ لینا ضروری ہوتا ہے آج کل جو ڈرل سکھائی جا رہی ہے اس میں عجیب مخرب اخلاق باتیں کی جا رہی ہیں امداد لینے اور الحاق یونیورسٹی سے رکھنے کے لئے ضروری ہے وہی ڈرل تمام اسکولوں میں کرائی جائے، کھیلوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ عجب بے پردہ لباس پہنا جاتا ہے۔ فٹ بال اور باکسی میں جو نیکر پہنے جاتے ہیں وہ ٹخنوں سے اوپر تک نگار کھتے ہیں، غرضیکہ کیا عرض کروں اسی الحاق و امداد کی خاطر معلمین و متعلمین کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ قرآن شریف و دینیات کا جو گھنٹہ رکھا ہوا ہے اس میں بھی انگریزی ہی کا سبق یاد کرا دوں کیونکہ انسپکٹر نے انگریزی تو سننی ہے قرآن مجید تو نہیں سننا، جماعتوں میں جو ترقی دی جاتی ہے اس میں بھی اسی بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ انگریزی لڑکا جانتا ہے یا نہیں قرآن شریف خواہ ناظرہ بھی نہ پڑھ سکتا ہو نماز کا ایک حرف نہ جانتا ہو لیکن دسویں اور ایف اے اور بی اے پاس کرتا چلا جائے گا۔ یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں دوسرے سکولوں اور کالجوں سے ہمیں کوئی تعلق نہیں یہ سب کس واسطے ہو رہا ہے، اسی واسطے کہ ہم یونیورسٹی سے الحاق رکھنا چاہتے ہیں اور سرکاری امداد لینا چاہتے ہیں، اگر یہ خیال نہ ہو تو بالکل حالت بدل جائے کہ طالب علم یکے مسلمان بن جائیں ان میں حمیت و غیرت مذہبی پیدا ہو جائے ان کے اخلاق درست ہو جائیں نیچریت اور دہریت کا اثر ان کے دلوں سے دور ہو جائے، انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائیں اور لباس اور فیشن وغیرہ ہر بات میں تقلید نصاریٰ کر رہے ہیں اس سے چھوٹ جائیں غرض کہ ہزاروں طرح کی برکات حاصل کریں، میرا کچھ لکھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے، حضور پر سب حال روشن ہے میں حضور سے یہ فتویٰ مانگتا ہوں، برائے مہربانی جواب باصواب سے خاکسار کو مشکور و ممنون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ حالات حاضرہ پر نظر کرتے ہوئے گورنمنٹ سے ترک موالات (عدم تعاون) کرنا اسلامی حکم ہے یا نہیں اور گورنمنٹ سے اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کو امداد لینا اور یونیورسٹی سے الحاق کرنا اندریں حالات چاہئے یا نہیں؟ جواب باصواب سے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ فقط والسلام

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم کرم فرما سلمہ و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رب عزوجل فرماتا ہے:

"فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ ۝ أَحْسَنَهُ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ وَوَلَّيْنَا لَهُمُ أُولَٰئِكَ الْبَابَ ۝" ^۱	خوشخبری دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنتے پھر سب میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی عقل والے ہیں

من و تو کی کیا حقیقت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ معاندین کے چند طریقے رہے ہیں:

اول سرے سے بات نہ سننا کہ:

"لَا تَسْمَعُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ وَالْعَوَافِيَهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَبُونَ" ^۲	یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں بیہودہ غل کرو شاہد تم غالب آؤ۔

دوم سن کر مکابرانہ تکذیب کا منہ کھول دینا کہ: "إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا كَذِبُونَ" ^۳ تم تو نہیں مگر جھوٹے۔

سوم ہدایت کو معطل بالغرض بتانا کہ: "إِنَّ هَٰذَا الشَّيْءَ عَجَبٌ" ^۴ اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے۔

چہارم حق کا باطل سے معارضہ کرنا:

"وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا" ^۵	کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اس سے حق کو زائل کر دیں اور انھوں نے میری آیتوں اور ڈراؤوں کو ہنسی بنالیا ہے۔

مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب طرق سے پرہیز کرے اور اس پر عامل ہو جو راستہ پہلی آیت بشارت میں اس کے رب نے بتایا ہر تعصب و طرفداری سے خالی الذہن ہو کر کان لگا کر بات سننے اگر انصافاً حق پائے اتباع کرے بارگاہ عزت سے ہدایت و دانشمندی کا خطاب ملے ورنہ پھینک دینا تو ہر وقت اختیار میں ہے واللہ الہادی و ولی الایادی۔

مدارس کے اقسام اور ان میں امداد لینے کے احکام:

(۱) ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ کی بنارس کچی باغ سے یہ سوال آیا: "مدرسہ اسلامیہ عربیہ

^۱ القرآن الکریم ۱۸/۳۹

^۲ القرآن الکریم ۲۶/۳۱

^۳ القرآن الکریم ۱۵/۳۶

^۴ القرآن الکریم ۶/۳۸

^۵ القرآن الکریم ۵۶/۱۸

جس میں پچیس سال سے گورنمنٹ سے امداد ماہوار ایک سو روپیہ مقرر ہے جس میں کتب فقہ و احادیث و قرآن کی تعلیم ہوتی ہے، ممبران خلافت کمیٹی نے تجویز کیا کہ امداد نہ لینا چاہئے، پس استفسار ہے کہ یہ امداد لینا جائز ہے یا نہیں؟ مدرسہ ہذا میں سوا تعلیم دینیات کے ایک حرف کسی غیر ملت و غیر زبان کی تعلیم نہیں ہوتی فقط۔"

اس کا جواب مطلق جواز ہوتا مگر پھر بھی احتیاطاً شکل شرط میں دیا گیا کہ "جبکہ وہ مدرسہ صرف دینیات کا ہے اور امداد کی بناء پر انگریزی وغیرہ اس میں داخل نہ کی گئی تو اس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں تعلیم دینیات کو جو مدد پہنچتی تھی اس کا بند کرنا محض بے وجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

۲۲ صفر ۱۳۳۹ھ کو کراچی سبز بازار سے یہ سوال آیا: "ایک ایسے صوبے میں جس کی قریباً پچاس فیصدی آبادی اسلامی کاشتکاروں پر مشتمل ہے جس کے سالانہ محاصل کا ایک حصہ تعلیمی امداد کے ذیل و حصول کر کے حصہ رسانی مدارس مروجہ امدادیہ کو تقسیم کیا جاتا ہے اس سے استفادہ جائز ہے یا ناجائز؟ خصوصاً ایسے مدارس کے لئے جو کامل اسلامی اہتمام کے ماتحت جاری ہیں جن کی دینی تعلیم پر ارباب حکومت کسی نہج معترض نہیں ہوتے اور جن کی نصاب تعلیم کا سرکاری حصہ مروجہ تعلیم بھی خفیف سے خفیف شائبہ موانع شرعیہ سے جزاً و کلاً پاک ہے فقط۔"

اس کا جواب دیا گیا: "جو مدارس ہر طرح سے خالص اسلامی ہوں اور ان میں ولایت، نیچریت وغیرہما کا دخل نہ ہو ان کا جاری رکھنا موجب اجر عظیم ہے، ایسے مدارس کے لئے گورنمنٹ اگر اپنے پاس سے امداد کرتی لینا جائز تھا نہ کہ جب وہ امداد بھی رعایا ہی کے مال سے ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔"

ندوہ کو بھی گورنمنٹ سے امداد ملتی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایسے قیود نہ تھے جو آپ نے ذکر کئے اور ضرور کچھ مدارس وہ بھی ہیں جن پر امداد امور خلاف شرع سے مقید یا ان کی طرف منجر ہو وہ بلاشبہ ناجائز اگرچہ صرف اسی قدر کھیل میں بے ستری یا خلاف حیا و مخرب اخلاق باتوں کی شرط ہو خصوصاً وہ صورت جو آپ نے بیان کی کہ نصاب میں وہ کتابیں مقرر ہوں جن میں خلاف اسلام باتیں ہیں حتیٰ کہ معاذ اللہ تو بین رسالت اس میں حرمت درکنار کفر نقد وقت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ مولوی حاکم علی صاحب کی تحریر میں کوئی تفصیل نہ تھی لہذا یہ جواب دینا ضرور ہوا: "وہ الحاق و اخذ امداد اگر نہ کسی امر خلاف اسلام و مخالف شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منجر، تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا" یہ جواب دونوں صورتوں کو حاوی اور ناقابل تبدیل ہے حالات حاضرہ سے اس کی کسی شق میں تغیر نہ ہو انہیہاں کوئی جواب مطلق بلا شرط ہو سکتا ہے۔

لیڈر امداد چھڑاتے ہیں اور مخرب دین تعلیموں پر اب تک قائم ہیں:

(۲) انگریزوں کی تقلید و فیشن وغیرہ سے آزادی اور دہریت و نیچریت سے نجات بہت دل خوش کن کلمات ہیں خدا ایسا ہی کرے مگر یہ صرف ترک امداد والحاق سے حاصل نہیں ہو سکتے اس آگ کے بجھانے سے ملیں گے جو سید احمد خان نے لگائی اور اب تک بہت سے لیڈروں میں اس کی لپٹیں مشتعل ہیں انگریزی اور وہ بے سود و تضييع اوقات تعلیمیں جن سے کچھ کام دین تو دین دنیا میں بھی نہیں پڑتا جو صرف اس لئے رکھی گئی ہیں کہ لڑکے این و آں و مملات پر مشغول رہ کر دین سے غافل رہیں کہ ان میں حمیت دینی کا مادہ ہی پیدا نہ ہو، وہ یہ جانیں ہی نہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا دین کیا۔ جیسا کہ عام طور پر مشہور و معہود ہے، جب تک یہ نہ چھوڑی جائیں اور تعلیم و تکمیل عقائد حقہ و علوم صادقہ کی طرف باگیں نہ موڑی جائیں دہریت و نیچریت کی تیج کئی ناممکن ہے، کیا لیڈر اس میں سماعی ہیں؟ ہر گز نہیں صرف امداد والحاق ترک کراتے ہیں جو ظاہری تعلق ہیں اور تعلیمات کے گہرے تعلقات نہ چھڑاتے ہیں نہ چھوٹیں گے کیا انھیں میں وہ لوگ جن سے پوچھا جاتا کہ صاحبزادوں کو قرآن نہ پڑھایا تو جواب دیتے کیا ان سے سوم کے چنے پڑھوانے ہیں، کیا اب ان کے خیالات بدل گئے، کیا اب انھوں نے انگریزی کے سوا اور رزاق سمجھ لیا، کیا

اب یہ جواب نہ دیں گے کہ پرانے علوم سکھ کر کیا کھائیں گے، کیا اب انھیں شبلی کے شعر بھول گئے

سیارے ہیں اب نئی چمک کے	وہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے
اب صورت ملک و دین نئی ہے	افلاک نئے زمیں نئی ہے
سب بھول گئے ہیں ماسبق کو	گردوں نے الٹ دیا ورق کو
قائم جو وہ انجمن نہیں ہے	اس نقد کا اب چلن نہیں ہے
القصہ یہ بات کی تھی تسلیم	یعنی کہ علوم نو کی تعلیم
تدبیر شفا جو ہے تو یہ ہے	اس دکھ کی دوا جو ہے تو یہ ہے
تقویم کسن سے ہاتھ اٹھائیں	تہذیب کے دائرے میں آئیں
سیکھیں وہ مطالب نو آئیں	یورپ میں جو ہو رہے ہیں تلقین
وہ گنج گراں دانش فن	وہ فلسفہ جدید بیکن
کپلر کی وہ نکتہ آفرینی	نیوٹن کے مسائل یقینی

اور بفرض غلط ایسا ہو بھی تو اکثر لیڈر کہ انھیں تعلیمات فارغہ کے بل پر لیڈر بننے ہیں کس مصرف کے رہیں گے جب وہ مردود یہ خود مطرود، کیا اس وقت یہ شعر حالی ان کا ترجمان حال نہ ہوگا۔

قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر ان کو کس مد میں کوئی کھپائے^۱

لیڈر نصاریٰ کی ادھوری غلامی چھوڑتے اور مشرکین کی پوری غلامی مناتے ہیں:

(۳) نصاریٰ کی یہ غلامی کہ یہ پیر نیچر نے تھامی لیڈر جس کے اب زبانی شاکی ہیں اور دل سے پرانے حامی، اس کے نتائج تشبہ وضع و تحقیر شرع و شیوع دہریت و فروغ نیچریت مطالبے نہ تھے بلکہ التزامی اب اگر بعد خرابی بصر و آنکھیں کھلیں اور اسے چھوڑنا چاہتے ہیں مبارک ہو اور خدا سچ کرے اور راست لائے مگر للہ انصاف، وہ غلامی ادھوری تھی سید احمد خاں نے کسی پادری یا نصرانی کو امور دین میں صراحتاً اپنا امام و پیشوا نہ لکھا تھا آیات احادیث کی تمام عمر کو چرچ یا صلیب پر نثار کرنا نہ کہا تھا کسی پادری کو مساجد میں مسلمانوں کا واعظ و ہادی نہ بنایا تھا نصرائیت کی رضا کو خدا کی رضا یا کسی پادری کو نبی بالقوہ نہ بنایا تھا اور اب مشرکین کی پوری غلامی ہو رہی ہے ان کے ساتھ یہ سب کچھ اور ان سے بہت زائد کیا جا رہا ہے یہ کون سا دین ہے نصاریٰ کی ادھوری سے اجتناب اور مشرکین کی پوری میں غرقاب، فر من المطر و وقف تحت المیزاب ع چلتے پر نالے کے نیچے ٹھہرے مینے سے بھاگ کر

موالات برکافر سے حرام ہے:

(۴) موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے اگرچہ ذمی مطیع اسلام ہوا اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریبی ہو، قال تعالیٰ:

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے اگرچہ وہ ان کے باب بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔	"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ" ۲

موالات صوریہ کے احکام:

حتیٰ کہ صوریہ کو بھی شرع مطہر نے حقیقہ کے حکم میں رکھا۔ قال تعالیٰ:

^۱ مسدس حالی مطبوعہ نوکسور لاہور ص ۶۴

^۲ لقرآن الکریم ۵۸ / ۲۲

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو ان کی طرف محبت کی نگاہ ڈالتے ہو اور وہ اس حق سے کفر کر رہے ہیں جو تمہارے پاس آیا۔	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ" ۱

یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی کہ نزول کریمہ دربارہ سیدنا خطاب بن ابی بلتعہ احد اصحاب البدور رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم ہے کما فی الصحیح^۲ البخاری و مسلم (جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ ت) تفسیر علامہ ابوالسعود میں ہے:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو سخت جھڑک ہے اس بات سے کہ کافروں سے وہ بات کریں جو بظاہر محبت ہو اگرچہ حقیقت میں دوستی نہ ہو۔	فیہ زجر شدید للمؤمنین عن اظهار صورة الموالاة لهم وان لم تكن موالاة فی الحقیقة^۳۔

مگر صوریہ ضروریہ خصوصاً باکراہ، قال تعالیٰ:

مگر یہ کہ تمہیں ان سے واقعی پورا ڈر ہو۔	"إِلَّا أَنْ تَتَخَوَّاهُمْ تُقَّةً" ۴۔

وقال تعالیٰ:

مگر وہ جو پورا مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔	"إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ" ۵۔

مجر و معاملت کا حکم: اور معاملت مجر وہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو نہ اضرار اسلام و شریعت ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے چہ جائیکہ کافر، قال تعالیٰ:

گناہ و ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔	"وَلَا تَعَاوُزُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ۶

^۱ القرآن الکریم ۱۶۰/۱

^۲ صحیح بخاری کتاب التفسیر باب لاتتخذوا عدوی وعدوکم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶/۲

^۳ ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) سورۃ ۱۵/۱۵ دار احیاء التراث العربی بیروت ۸/۴

^۴ القرآن الکریم ۲۸/۳

^۵ القرآن الکریم ۱۰۶/۱۶

^۶ القرآن الکریم ۲/۵

غیر قوموں کے ساتھ جواز معاملات کی مجمل تفصیل اس عہ فتوے میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ہر معاملت کے ساتھ وہ قید لگا دی ہے جس کے بعد نقصان دین کا احتمال نہیں، ان احکام شرعیہ کو بھی حالات دائرہ نے کچھ نہ بدلا، نہ یہ شریعت بدلنے والی ہے۔

باطل نہیں آسکتا نہ اس کے آگے نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے سرا ہے گئے گا۔	"لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَبِيدٍ" ①

احکام البیہ میں لیڈروں کی طرح طرح کھینچ تان بلکہ کایا پلٹ:

(۵) اللہ انصاف، اس میں کون سی کھینچ تان ہے، جتنی بات کبھی گئی صاف صریح احکام شرعیہ و جزئیات منصوصہ ہیں کھینچ تان کر احکام شرعیہ میں تغیر کا وقت خادم شرع کے لئے نہ اب ہے نہ کبھی تھا نہ کبھی ہو، ہاں خادمان گاندھی کے لئے نہ صرف کھینچ تان بلکہ کلام الہی و احکام الہی کو یکسر کایا پلٹ کر کے فرضیت موالات کفار بنانے کا وقت ہے، مسجد میں کسی دے ہوئے ذمی کے ذلت خواری کے ساتھ آنے کے جواز کا اختلافی مسئلہ نکالیں اور مشرک کو بروجہ استعلاء مسجد میں لے جانا اور مسلمانوں کا واعظ و ہادی بنانا، مسند سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جمانا اس پر ڈھالیں دے ہوئے ملتی بے قابو مشرک سے کوئی بالائی خدمت یازرہ خود بکتر عاریۃ لینے کے جواز کا مسئلہ دکھائیں اور اس سے خود سر خود غرض، زبردست، خونخوار مشرکوں کے دامن پکڑنا، ان کے سایہ میں پناہ لینا، ان صریح بدخواہوں کی رائے پر اپنے آپ کو سپرد کر دینا منائیں کفار معاہدین یا بعض کے نزدیک قتال سے بالذات

عہ: خود محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں: اخبرنا ابو حنیفہ عن عماد عن ابراہیم انه قال في التاجر يختلف الى ارض الحرب انه لا بأس بذلك ما لم يحمل اليهم سلاحاً او كراعاً، وسلباً. قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة² یعنی ہمیں امام اعظم نے امام حماد بن ابی سلیمین انھوں نے امام ابراہیم نخعی سے خبر دی کہ تجارت کے لئے دار الحرب میں تاجر کی آمد و رفت جائز ہے جب تک ان کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا قیدی نہ لے جائیں، امام محمد نے فرمایا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام اعظم کا ہے، نیز مؤطا شریعت کی عبارت آتی ہے کہ مشرک مقاتل کو ہدیہ بھیجنے میں حرج نہیں جب تک ہتھیار یازرہ کا بھیجنا نہ ہو۔ اور یہی قول امام اعظم اور ہمارے عام فقہاء کا ہے³ انتھی ۱۲ منہ

¹ القرآن الکریم ۴۲/۴۱

² کتاب الآثار امام محمد باب حمل التجارۃ الى ارض الحرب حدیث ۱۵۱ ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۶

³ مؤطا امام محمد باب ما یکبره من لیس الحریر والدیبا ج آفتاب عالم پریس لاہور ص ۲۷۱

عاجزین کے ساتھ کچھ مالی سلوک کی رخصت والی آیت سنائیں اور اسے خونخوار مشرکین سخت اعدائے اسلام و مسلمین کے ساتھ اتحاد و وداد بلکہ غلامی و انقیاد کی نہ صرف رخصت بلکہ اعظم فرضیت کی دلیل بنائیں، ان سب کا بیان بعونہ تعالیٰ ابھی آتا ہے آپ انصاف کر لیں گے کس نے کھینچ تان کی، حاشا نہ صرف کھینچ تان بلکہ کمال جسارت سے احکام الہیہ کا پلٹ کر قرآن و حدیث کی عمر بت پرستی پر قربان کی۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ۱	اور اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

تعلیم کے لئے امداد لینا اور لیڈروں کی دینی حالت کہ اسلام ان کو نہ جب مد نظر نہ تھا نہ اب ہے:

(۶) اور تعلیم دین کے لئے گورنمنٹ سے امداد قبول کرنا جو مخالف شرع سے مشروط نہ اس کی طرف منجر ہو یہ تو نفع بے غائلہ ہے جس کی تحریم پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں۔ دین پر قائم رہو مگر دین میں زیادت نہ کرو۔ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سلاطین کفار کے ہدایا قبول نہ فرمائے، جو وجہ شاعت آپ نے ان مدارس میں لکھیں کہ امور مخالف اسلام حتیٰ کہ توہین حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم داخل نصاب ہے بیشک جو اس قسم کے اسکول یا کالج ہوں ان میں نہ فقط اخذ امداد بلکہ تعلیم و تعلم سب حرام قطعی بلکہ مستلزم کفر ہے، آپ فرماتے ہیں یہ میں اسلامیہ اسکولوں اور کالجوں کا ذکر کر رہا ہوں پھر غیر اسلامیہ کا کیا پوچھنا، مگر افسوس اور سخت افسوس یہ کہ آج آپ کو جتنے لیڈر دکھائی دیں گے وہ ان کے بازو اور ان کے ہم زبان عام طور پر انہیں اسکولوں کالجوں کے کاسہ لیس ملیں گے، انہیں سے بڑی بڑی ڈگریاں ایم اے، بی اے کی پائے ہوئے ہوں گے، کیا اس وقت تک ان میں یہ خباثتیں نہ تھیں، ضرور تھیں مگر ان صاحبوں کو مقبول اور منظور تھیں، اور اب بھی جو آنکھ کھلی تو صرف ایک گوشہ انگریزوں کی طرف کی اور وہ بھی شریعت پر زیادت کے ساتھ کہ ان سے مجرد معاملت بھی حرام قطعی بلکہ کفر اور مشرکوں کی طرف کی پہلے سے بھی زیادہ پٹ ہو گئی کہ ان سے وداد و اتحاد واجب بلکہ ان کی غلامی و انقیاد و فرض انہیں راضی کر لیا تو خدا کو راضی کر لیا تو ثابت ہوا کہ اسلام ان حضرات کو نہ جب مد نظر تھا ورنہ ایسی دین تعلیموں سے بھاگتے، نہ اب مد نظر ہے ورنہ مشرکوں کے اتحاد و انقیاد کے فتنے نہ جاگتے ع

نہ آغاز بہتر نہ انجام اچھا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

موالات کی بحث

(۷) ترک معاملت کو ترک موالات بنا کر قرآن عظیم کی آیتیں کہ ترک موالات میں ہیں سو جھیں، مگر فتوائے مسٹر گاندھی سے ان سب میں استثنائے مشرکین کی پھر لگالی کہ آیتیں اگرچہ عام ہیں مگر ہندوؤں کے بارے میں نہیں، ہندو تو ہادیان اسلام ہیں، آیتیں صرف نصاریٰ کے بارے میں ہیں اور نہ کل نصاریٰ فقط انگریز، اور انگریز بھی کل تک ان کے مورد نہ تھے حالت حاضرہ سے ہوئے، ایسی ترمیم شریعت و تغیر احکام و تبدیل اسلام کا نام خیر خواہی اسلام رکھا ہے، ترک موالات قرآن عظیم نے ایک دو، دس بیس جگہ تاکید شدید پر اکتفاء نہ فرمائی بلکہ بکثرت جا بجا کان کھول کھول کر تعلیم حق سنائی اور اس پر تنبیہ فرمادی کہ:

ہم نے تمہارے لیے آیتیں صاف کھول دی ہیں اگر تمہیں عقل ہو۔	"قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ" ۱

مگر تو، کہاں عقل اور کہاں کان، یہ سب تو دوداد ہندو پر قربان، لاجرم ان سب سے ہندوؤں کا استثناء کرنے کے لیے بڑے بڑے آزاد لیڈروں نے قرآن عظیم میں تحریفیں کیں، آیات میں پیوند جوڑے، پیش خویش واحد قہار کو اصلا حین دیں ان کی تفصیل گزارش ہو تو دفتر طویل نگارش ہو۔

آیہ ممتحنہ کا روشن بیان

ایک آیہ کریمہ کے بیان پر اقتصار کروں کہ وہی ان سب چھوٹے بڑے لیڈروں کی نقل مجلس ہے یعنی کریمہ ممتحنہ "لَا يَهْدِيكُمْ اللَّهُ" الایۃ "اس میں اکثر اہل تاویل جن میں سلطان المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں فرماتے ہیں: اس سے مراد بنو خزاعہ ہیں جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مدت تک معاہدہ تھا۔ رب عزوجل نے فرمایا ان کی مدت عہد تک ان سے بعض نیک سلوک کی تمہیں ممانعت نہیں۔ امام مجاہد تلمیذ اکبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان کی تفسیر بھی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس ہی سمجھی جاتی ہے، فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے ابھی ہجرت نہ کی تھی، رب عزوجل فرماتا ہے ان کے ساتھ نیک سلوک منع نہیں۔ بعض مفسرین نے کہا: مراد کافروں کی عورتیں اور بچے ہیں جن میں لڑنے کی قابلیت ہی نہیں۔ قول اکثر کی حجت حدیث بخاری و مسلم و احمد وغیرہ ہے کہ سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ان کی والدہ قتیلہ بحالت کفر آئی اور کچھ ہدایا لائی، انہوں نے نہ اس کے ہدیے قبول کئے نہ آنے دیا کہ تم

^۱ القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

کافر ہو جب تک سرکار سے اذن نہ ملے تم میرے پاس نہیں آسکتیں۔ حضور میں عرض کی، اس پر آیہ کریمہ اتری کہ ان سے ممانعت نہیں، یہ واقعہ زمانہ صلح و معاہدہ کا ہے خصوصاً یہ تو ماں کا معاملہ تھا ماں باپ کے لیے مطلقاً ارشاد ہے "وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا"¹ دنیوی معاملوں میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہ۔ ظاہر ہے کہ قول امام مجاہد پر تو آیہ کریمہ کو کفار سے تعلق ہی نہیں خاص مسلمانوں کے بارے میں ہے اور نہ اب وہ کسی طرح قابلِ نسخ، اور قول سوم یعنی ارادہ نساء و صبیان پر بھی اگر منسوخ نہ ہو ان دوستان ہنود کو نافع نہیں کہ یہ جن سے ودا و اتحاد منار ہے ہیں وہ عورتیں اور بچے نہیں، قول اول پر بھی کہ آیت اہل عہد و ذمہ کے لیے ہے، اور یہی قول اکثر جمہور ہے آیہ کریمہ میں نسخ ماننے کی کوئی حاجت نہیں، لاجرم اکثر اہل تاویل اسے محکم مانتے ہیں،

آیہ ممتحنہ میں حنفیہ کا مسلک:

اور اسی پر ہمارے ائمہ حنفیہ نے اعتماد فرمایا کہ آیہ "لَا يُلَاحِظُهُمُ اللَّهُ دَرَبَهُ اَهْلُ ذِمَّةٍ" اور آیہ "يُلَاحِظُهُمُ اللَّهُ حُرَبِيَّوْنَ" کے بارے میں ہے۔ اسی بنا پر ہدایہ و درر وغیرہما کتب معتمدہ میں فرمایا: کافر ذمی کے لیے وصیت جائز ہے اور حربی کے لیے باطل و حرام، آیہ "لَا يُلَاحِظُهُمُ اللَّهُ ذِمِّيَّوْنَ" کے ساتھ احسان جائز فرمایا اور آیہ "اِنَّهَا يُلَاحِظُهُمُ اللَّهُ" نے حربی کے ساتھ احسان حرام۔ عبارت ہدایہ یہ ہے:

جائز ہے کہ مسلمان (ذمی) کافر کے لیے وصیت کرے اور کافر مسلمان کے لیے، اول تو اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے منع کرتا جو تم سے دین میں لڑیں آخر آیت تک، اور دوم اس لیے کہ وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے اسی لیے زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ مالی نیک سلوک کر سکتا ہے تو یوں ہی بعد موت بھی، اور جامع صغیر میں ہے حربیوں کے لیے وصیت باطل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تو تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں آخر آیت تک،

يجوز ان يوصي المسلم للكافر والكافر للمسلم فالاول لقوله "لَا يُلَاحِظُهُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ" الآية. والثاني لانهم بعقد الذمة ساواوا المسلمين في المعاملات ولهذا جاز التبوع من الجانبين في حالة الحياة فكذا بعد الممات وفي الجامع الصغير الوصية لاهل الحرب باطلة لقوله تعالى "اِنَّهَا يُلَاحِظُهُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ" الآية²

¹ القرآن الكريم ۱۵/۳۱

² الهدایہ کتاب الوصایا مطبعہ یوسفی لکھنؤ ۱۳/۶۵۳

کافر^۱ سے خاص ذمی مراد ہے بدلیل قوله انهم بعقد الذمة والہذا امام اکمل نے عنایہ میں اس کی شرح یوں فرمائی:

وصیۃ المسلم للکافر الذمی وعکسہا جائزۃ ^۱ ۔	مسلمان کا کافر ذمی کے لئے وصیت کرنا اور اس کا عکس جائز ہے۔

امام اتقانی نے غایۃ البیان میں فرمایا:

اراد بالکافر الذمی لان الحربی لاتجوز له الوصیۃ علی مانبین ^۲ ۔	عبارات ہدایہ میں کافر سے ذمی مراد ہے اس لئے کہ حربی کے لئے وصیت جائز نہیں جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔

ایسا ہی جوہرہ نیرہ میں و مستضیٰ میں ہے کفایہ میں فرمایا:

اراد به الذمی بدلیل التعلیل وروایۃ الجامع الصغیر ان الوصیۃ لاهل الحرب باطلۃ ^۳ ۔	صاحب ہدایہ نے کافر سے ذمی مراد لیا ایک توان کی دلیل اس پر گواہ ہے کہ فرمایا وہ ذمی ہونے کے سبب معاملات میں مسلمانوں کے برابر ہو گئے دوسرے جامع صغیر کی روایت کہ حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے۔

اسی کو وافی و کنز و تنویر و غیر ہا متون میں یوں تعبیر فرمایا:

یجوز ان یوصی المسلم للذمی وبالعکس ^۴ ۔	جائز ہے کہ مسلمان ذمی کے لئے وصیت کرے اور اس کا عکس بھی ۱۲

تفسیر احمدی میں ہے:

والحاصل ان الایۃ الاولیٰ ان کانت	حاصل یہ ہے کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی

عہ: یہاں سے بعض مفتیان اہل کی جہالت شدیدہ ظاہر ہوئی جنہوں نے عبارت ہدایہ کو مشرکین ہند پر جمایا طرفہ یہ کہ اپنی ہی نقل کردہ عبارت نہ سوچیں لانہم بعقد الذمۃ سوچیں، کیوں نہیں قصد عوام کو دھوکے دینے کی ٹھہرائی ۱۲۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ۔

^۱ العنایۃ شرح الہدایۃ علی ہامش فتح القدیر کتاب الوصایا مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۹/۵۵

^۲ الجوبرة النيرة (مفہوماً) کتاب الوصایا مکتبہ امدادیہ ملتان ۲/۹۱

^۳ الکفایۃ مع فتح القدیر کتاب الوصایا مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۹/۵۵

^۴ کنز الدقائق کتاب الوصایا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۴

حاصل یہ ہے کہ پہلی آیت جس میں نیک سلوک کی رخصت ہے اگر دربارہ ذمی ہو اور دوسری جس میں مقاتلین سے ممانعت ہے دربارہ حربی جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور یہی مذہب اکثر ائمہ ہے تو آیتیں دلیل ہوں گی کہ ذمی کے ساتھ نیک سلوک جائز ہے۔ اور حربی کے ساتھ حرام، ولہذا صاحب ہدایہ نے باب الوصیۃ میں انھیں آیتوں کی سند سے فرمایا کہ وہ ایک طرح کا احسان ہے اور اسی کے سبب باب الزکوۃ میں فرمایا کہ نفلی صدقہ ذمی کو دینا حلال اور حربی کو دینا حرام ۱۲	فی الذمی والثانیۃ فی الحربی کما ہوا لظاهر وعلیہ الاکثرون کان دالاعلی جواز الاحسان الی الذمی دون الحربی، ولہذا تمسک صاحب الہدایۃ فی باب الوصیۃ ان الوصیۃ للذمی جائزۃ دون الحربی لانہ نوع احسان ولہذا المعنی قال فی باب الزکوۃ ان الصدقۃ النافلۃ یجوز اعطاء ہا للذمی دون الحربی^۱۔

نہایہ امام سخنائی وغایۃ البیان امام اتقانی وبحر الرائق وغنیۃ علامہ شرنبلالی میں ہے:

زکوۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: تمہیں اللہ ان سے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں، ذمی کی قید اس لئے لگائی کہ حربی کے لئے جملہ صدقات حرام ہیں، فرض ہوں یا واجب یا نفل۔ جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں، حربی کو مطلق رکھا تو مستامن کو بھی شامل ہوا جو سلطان اسلام سے پناہ لے کر دارالاسلام میں آیا اسے بھی کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں۔ اور نہایہ میں اس کی صاف تصریح ہے۔	واللفظ للبحر صح دفع غیر الزکوۃ الی الذمی لقولہ تعالیٰ "لَا یُہْلِكُ اللّٰهُ عَنِ الدِّینِ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ" الایۃ وقید بالذمی لان جمیع الصدقات فرضاً كانت او واجبة او تطوعاً لا تجوز للحربی اتفاقاً کما فی غایۃ البیان لقولہ تعالیٰ یُہْلِكُ اللّٰهُ عَنِ الدِّینِ قَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ واطلقہ فشمّل المستامن وقد صرح بہ فی النہایۃ^۲۔

^۱ التفسیرات الاحمدیۃ سورۃ الممتحنہ المطبع الکبریٰ بمبئی ص ۷۰۰-۶۹۹

^۲ البحر الرائق باب المصروف ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۲/ ۲۴۲

تبیین الحقائق امام زیلعی پھر فتح اللہ المعین سید ازہری میں ہے:

ذمی کو زکوٰۃ دینا تو جائز نہیں۔ اور امام زفر نے فرمایا تمام قسم کے صدقات دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے نہیں روکتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں، بخلاف حربی اگرچہ مستامن ہو کہ اسے کسی قسم کا صدقہ دینا حلال نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے روکتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں، اور ائمہ امت کا اجماع ہے کہ قرآن عظیم میں جو صدقات فقراء کے لئے بتائے حربی فقیران سے خارج ہیں۔	لايجوز دفع الزكاة الى ذمی وقال زفر يجوز لقوله تعالى "لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" صرف الصدقات كلها اليهم بخلاف الحربى المستامن حيث لايجوز دفع الصدقة اليه لقوله تعالى "اِنَّبَايْهَكُمْ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" واجمعوا على ان فقراء اهل الحرب خرجوا من عموم الفقراء¹ (ملخصاً)

جوہرہ نیرہ میں ہے:

خاص ذمی کے لئے وصیت جائز اور حربی کے لئے حرام اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نیک سلوک کو منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں، اور تمہیں گھروں سے نہ نکالا پھر فرمایا اللہ تمہیں ان سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں۔	انما جازت الوصية للذمی ولم تجز للحربى لقوله تعالى "لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ" ثم قال "اِنَّبَايْهَكُمْ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ"² - الآية

کافی میں ہے:

زکوٰۃ کے سوا اور صدقات ذمی کو دے سکتے ہیں اور امام ابو یوسف و امام شافعی نے فرمایا اور صدقات بھی ذمی کو نہیں دے سکتا جیسے زکوٰۃ ہماری دلیل	يجوز ان يدفع غير الزكاة الى ذمی وقال ابو يوسف و الشامى لايجوز كالزكاة ولنا قوله تعالى لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ

¹ تبیین الحقائق باب المصروف المبطعة الكبلى بولاق مصر ۱/ ۳۰۰

² الوجوه النيرة كتاب الوصايا مكتبة امداديه ملتان ۲/ ۳۹۱

"لَمْ يُقَاتِلُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ أَنْ تَكُونُوا لَهُمْ" ^۱	اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں بھلائی میں ان سے منع نہیں فرماتا جو دین میں تم سے نہ لڑیں۔

فتح القدیر میں ہے:

الفقراء في الكتاب عام خص منه الحربى بالاجماع مستندين الى قوله تعالى "اِنَّمَا يَهْتَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي الدِّينِ" ^۲	قرآن عظیم میں فقراء کا لفظ عام ہے باجماع امت حربی اس سے خارج ہیں اجماع کی سند اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑیں۔

عنایہ و معراج الدرایہ و محیط رہانی و جودی زادہ و شرنبلالی بدائع و سیر کبیر امام محمد کی عبارتیں عنقریب آتی ہیں، یہ ہے مسلک ائمہ حنفیہ جسے حنفی بننے والے لیڈریوں مسخ و نسخ کی دیوار سے مارتے ہیں اور اس سے حربی مشرکوں کے ساتھ نرا احسان مالی نہیں بلکہ وداد اتحاد بگھارتے ہیں۔

آیت میں نسخ کے اقوال

"يُحَرِّقُونَ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ" ^۳	دیدہ دانستہ بات سمجھ کر اس کی جگہ سے پھیرتے ہیں۔

آیہ کریمہ میں ایک قول یہ ہے کہ مطلق کفار مراد ہیں جو مسلمانوں سے نہ لڑے ان کے نزدیک وہ ضرور آیات قتال و غلظت سے منسوخ ہے اجلہ ائمہ تابعین مثلاً امام عطاء بن ابی رباح استاذ امام اعظم ابو حنیفہ جن کی نسبت امام اعظم فرماتے ہیں: "ما رأيت افضل من عطاء" میں نے عطا سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ و عبد الرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر فاروق اعظم و قتادہ و تلمیذ خاص حضرت انس خادم خاص حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے منسوخ ہونے کی تصریح فرمائی، تفسیر کبیر میں ہے:

اختلفوا في المراد من "الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُواكُمْ" فالاكثر على انهم اهل العهد	اس میں اختلاف ہوا کہ "وہ جو تم سے دین میں نہ لڑیں" ان سے کون لوگ مراد ہیں، اکثر اہل تاویل اس پر ہیں

^۱ کافی شرح وافی

^۲ فتح القدیر باب من يجوز دفع الصدقة الخ مکتبہ رضویہ سکر ۲۰۷/۲

^۳ القرآن الکریم ۷۵/۲

کہ ان سے اہل عہد مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ حضور سے لڑیں گے نہ دشمن کی مدد کریں گے، اور وہ بنی خزاعہ ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ نہ لڑیں گے نہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ سے نکالیں گے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک فرمائیں اور ان کا عہد مدت موعود تک پورا کریں، حضرت عبداللہ بن عباس و مقاتل بن حیان و مقاتل بن سلیمین و محمد بن سائب کلبی کا یہی قول ہے اور امام مجاہد نے فرمایا: وہ مسلمانان مکہ مراد ہیں جنہوں نے ابھی ہجرت نہ کی تھی۔ اور بعض نے کہا عورتیں اور بچے مراد ہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں اتری ان کی ماں قنیلہ بحالت کفر ان کے پاس کچھ ہدیے لے کر آئیں انہوں نے نہ ہدیے کو قبول کئے نہ انہیں آنے کی اجازت دی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اسے آنے دیں اور اس کے ہدیے قبول کریں اور اس کی خاطر اور اس کے ساتھ نیک سلوک کریں، اور بعض نے کہا آیت در بارہ مشرکین ہے، قتادہ نے کہا وہ آیت جہاد منسوخ ہو گئی۔

الذین عاہدوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ترک القتال والمظاہرة فی العداوة، وہم خزاعة كانوا عاہدوا الرسول علی ان لا یقاتلوه ولا یرجوه، فامر الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بالبر والوفاء الی مدة اجلهم، وھذا قول ابن عباس ومقاتل ابن حیان ومقاتل ابن سلیمین ومحمد ابن سائب الکلبی، وقال مجاہد الذین امنوا بمکة ولم یہاجرُوا وقیل ھم النساء والصبیان، وعن عبداللہ بن الزبیر انھا نزلت فی اسماء بنت ابی بکر قدمت امھا قتیلہ علیھا وھی مشرکۃ بہدایا فلم تقبلھا ولم تأذن لھا بالدخول فامرھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تدخلھا وتقبل منها وتکرمھا وتحسن الیھا، وقیل الایۃ فی المشرکین وقال قتادۃ نسختھا آیۃ القتال^۱۔

صحیح مسلم شریف میں اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

^۱ مفاتیح الغیب (التفسیر البکیر) زیر آیۃ لا ینھکم اللہ الخ المطبعة البھیة المصریة ۲۹/۴-۳۰۳

میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طمع لے کر میری پاس آئی ہیں کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں اپنی ماں سے نیک سلوک کر۔	قدمت علی امی وہی مشرکہ فی عہد قریش اذ عاہدہم فاستفیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت قدمت علی امی وہی راغبۃ افاصل امی قال نعم صلی امک^۱۔

جہل میں قرطبی سے ہے:

یہ آیت خاص ہے ان کے بارے میں جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی، اور بعض نے کہا اس سے عورتیں اور بچے مراد ہیں اس لئے کہ وہ لڑنے کے قابل نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مالی نیک سلوک کی اجازت دی، اسے بعض مفسرین نے نقل کیا۔ اور اکثر اہل تاویل نے کہا آیت محکم ہے، اور اس سے سند لائے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کرے جب وہ ان کے پاس بحالت شرک آئی تھیں؟ فرمایا: ہاں، اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔	ہی مخصوصۃ بالذین آمنوا ولم یہاجرُوا وقیل یعنی بہ النساء الصبیان لانہم من لایقاتل فاذن اللہ فی برہم حکاہ بعض المفسرین وقال اکثر اہل التاویل ہی محکمۃ واحتجوا بان اسماء بنت ابی بکر سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هل تصل امہا حین قدمت علیہا مشرکہ قال نعم۔ اخرجہ البخاری ومسلم^۲۔

تفسیر در منثور میں ہے:

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے امام مجاہد سے تفسیر کریمہ "لَا يَهْتَكُمُ الْخَالُ" میں روایت کیا، فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ اللہ تمہیں منع نہیں فرماتا کہ تم ان کی مغفرت کی دعا کرو اور ان سے نیک سلوک و انصاف کا	اخرج حمید وابن المنذر عن مجاہد فی قوله "لَا يَهْتَكُمُ اللّٰهُ عَنِ الْيَمَنِ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ" الآية قال ان تستغفروا وتبروہم وتقسطوا الیہم ہم

^۱ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۲۴

^۲ الفتوحات الالہیہ (الشہیر بالجہل) زیر آیہ لاینہکم اللہ الخ مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۲۸

الذین آمنوا بركة ولم يهاجروا ^۱ ۔	برتاؤرتو اس سے مراد کون لوگ ہیں وہ جو مکہ میں ایمان لائے تھے اور ہجرت نہ کی۔

تفسیر جامع البیان میں بہ سند صحیح ہے:

حدثني يونس قال اخبرنا ابن وهب قال قال ابن زيد وسألته عن قول الله عز وجل "لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ" الآية فقال هذا قد نسخ نسخه القتال ^۲ ۔	مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی کہ مجھ کو ابن وهب نے خبر دی کہ حاجب میں نے امام ابن زید سے کریمہ "لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ" کے بارے میں پوچھا، فرمایا یہ منسوخ ہے حکم جہاد نے اسے نسخ فرمادیا۔

تفسیر در منثور میں ہے:

اخرج ابو داود في تاريخه وابن المنذر عن قتادة "لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ" الآية نسختها "فَأَقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ" ^۳ ۔	ابوداؤد نے اپنی تاریخ اور ابن المنذر نے تفسیر میں قتادہ سے روایت کیا کریمہ "لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ" کو اس آیت نے منسوخ فرمایا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

اسی میں ہے:

ابن أبي حاتم وابو الشيخ عن مقاتل في قوله تعالى "وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً" قال نسخت هذه الآية كل آية فيها رخصة ^۴ ۔	ابن ابی حاتم و ابو الشیخ نے اپنی تفسیروں میں مقاتل سے روایت کیا کہ اللہ عزوجل کے اس ارشاد نے کہ سب مشرکوں سے قتال کرو اس سے پہلے جتنی آیتوں میں کچھ رخصتیں تھیں سب منسوخ فرمادیں۔

تفسیر ارشاد العقل السليم میں زیر کریمہ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ"^۵ ہے:

قال عطاء نسخت هذه الآية كل	امام عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کافروں کے

عہ: یہاں سے اس جاہل مفتی کی جہالت ظاہر ہو گئی جس نے آیہ کریمہ "لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ" کو کہا کہ "وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" سے اس کو کسی نے منسوخ نہیں بتایا۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

^۱ الدر المنثور (تفسیر) زیر آیہ لا ینہکم اللہ عن الذین الخ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۲۰۵/۶

^۲ جامع البیان لابن جریر الطبری زیر آیہ لا ینہکم اللہ عن الذین الخ مطبعہ مینہ مصر ۱۲۸/۳۱

^۳ الدر المنثور زیر آیہ لا ینہکم اللہ عن الذین الخ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۲۰۵/۶

^۴ الدر المنثور زیر آیہ وقاتلوا المشرکین كافة الخ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ایران ۳۳۶/۳

شبیعی من العفو والصفح ^۱	ساتھ معافی و درگزر کی جتنی اجازتیں تھیں سب اس آیہ کریمہ نے منسوخ فرمادیں۔

تفسیر عنایہ القاضی میں زیر کریمہ "لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ" ہے:

هذه الآية منسوخة بقوله تعالى "فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْحَقِّ" الآية ^۲	یہ آیت اللہ عزوجل کے اس ارشاد سے منسوخ ہے کہ مشرکوں کو جہاں پاؤں تلوار کے گھاٹ اتارو۔

تفسیر خطیب شربنی میں پھر فتوحات الالہیہ میں ہے:

كان هذا الحكم وهو جواز موالاة الكفار الذين لم يقاتلوا في اول الاسلام عنه المودة وترك الامر بالقتال ثم نسخ بقوله تعالى "فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْحَقِّ وَجَدُّهُمْ" ^۳	یہ حکم کہ "جو کفار مسلمانوں سے نہ لڑیں ان کے ساتھ کچھ نیک سلوک کیا جائے" ابتداء میں تھا کہ لڑائی موقوف تھی اور جہاد کا حکم نہ تھا، پھر یہ حکم اسی آیہ کریمہ سے منسوخ ہو گیا کہ مشرکوں کو جہاں پاؤں تلوار کے گھاٹ اتارو۔

جلالین شریف میں ہے:

هذا مقابل الامر بالجهاد ^۴	یہ اجازت اس وقت تک تھی کہ جہاد کا حکم نہیں ہوا تھا۔

اسی کے خطبہ میں ہے:

هذا تكملة تفسير القرآن الكريم الذي الفه الامام جلال الدين المحلى على نطه من ذكر ما يفهم به كلام الله تعالى والاعتماد على ارجح الاقول ^۵ (ملخصاً)	یہ امام جلال الدین محلی کی تفسیر کا مکملہ اسی انداز پر ہے کہ اتنی بات بیان کی جائے جس سے کلام اللہ سمجھ میں آجائے اور جو قول سب سے رائج ہے اس پر اعتماد کیا جائے۔ (ملخصاً)

جمل میں ہے:

^۱ ارشاد العقل السليم آية يا ايها النبي جاهد الكفار دار احياء التراث العربي بيروت ۴/ ۸۴

^۲ عناية القاضى على تفسير البيضاوى آية لا ينهكم الله عن الذين دار صا در بيروت ۸/ ۱۸۸

^۳ الفتوحات الالهيه (الشهيد بالجمال) آية لا ينهكم الله عن الذين مصطفى الباكى مصر ۴/ ۳۲۸

^۴ تفسير جلالين آية لا ينهكم الله عن الذين مطبع مجتبائی دہلی نصف ثانی ص ۵۵۵

^۵ تفسير جلالين خطبه كتاب مطبع مجتبائی دہلی نصف اول ص ۲

ای الاقتصار علی ارجح الاقوال ^۱ ۔	یعنی صرف وہ قول بیان کریں گے جو سب سے رائج ہے۔

زر قانی علی المواہب میں ہے:

الجلال قد التزم الاقتصار علی الاصح ^۲ ۔	امام جلال نے التزام فرمایا ہے کہ صرف وہ قول لکھیں گے جو سب سے زیادہ صحیح ہے۔

یہاں مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں جو اس کی طرف بلاتے ہیں مسلمانوں کے بدخواہ ہیں:

تنبیہ ضروری: یہ آیه کریمہ کہ یہاں علماء وائمہ نے بیان ناسخ کے لئے تلاوت کی کہ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اور اس مضمون کی اور آیات نیز وہ عبارات ہدایہ وغیرہا قریب آنے والیاں کہ جہاد میں پہل واجب ہے ان کا تعلق سلاطین اسلام و عساکر اسلام اصحاب خزائن و اسلحہ و استطاعت سے ہے نہ کہ ان کے غیر سے، قال اللہ تعالیٰ:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ^۳ ۔	اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔

وقال تعالیٰ:

"لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا أَتَتْهَا" ^۴ ۔	اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنے کی جس قدر کی استطاعت اسے دی ہے۔

وقال تعالیٰ:

"لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ" ^۵ ۔	اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

مجتہدی و جامع الرموز و رد المحتار میں ہے:

يجب على الامام ان يبعث	سلطان اعظم اسلام پر فرض ہے کہ ہر سال

^۱ الفتوحات الالہیہ (الشہید بالجمل) خطبہ کتاب مصطفی البابی مصر ۱۱ ۷

^۲ شرح الزرقانی علی المواہب الدینیہ المقصد الثانی الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت ۱۷۱/۳

^۳ القرآن الکریم ۲/۲۸۶

^۴ القرآن الکریم ۷/۶۵

^۵ القرآن الکریم ۲/۱۹۵

سریة الى دار الحرب كل سنة مرة او مرتين وعلى الرعية الا اذا اخذ الخراج فان لم يبعث كان كل الاثم عليه وهذا اذا غلب على ظنه انه يكافيهم والا فلا يباح قتالهم¹۔	ایک یادو بار دار الحرب پر لشکر بھیجے اور رعیت پر اس کی مدد فرض ہے اگر ان سے خراج نہ لیا ہو تو سلطان اگر لشکر نہ بھیجے تو سارا گناہ اسی کے سر ہے، یہ سب اس صورت میں ہے کہ اسے غالب گمان ہو کہ طاقت میں کافروں سے کم نہ رہے گا ورنہ اسے ان سے لڑائی کی پہل ناجائز ہے۔

خصوصاً ہندوستان میں جہاں اگر دس مسلمان ایک مشرک کو قتل کریں تو معاذ اللہ دسوں کو پھانسی ہو ایسی جگہ مسلمانوں پر جہاد فرض بتانے والا شریعت پر مفتوی اور مسلمانوں کا بدخواہ ہے، ہمارا مقصود اس قدر تھا کہ کریمہ ممتحنہ اگر جملہ مشرکین غیر محاربین کو عام ہے تو ضرور منسوخ ہے وہ بحدہ تعالیٰ بروجہ احسن ثابت ہو گیا۔

خود قرآن عظیم سے اس آیت کی منسوخی کا ثبوت اگر ہر غیر محارب بالفعل کو عام مانی جائے۔

وانا اقول: وبالله التوفيق (اور میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) اگر وہ اکابر تابعین اس کے نسخ کی تصریح اور یہ امام جلیل اس کی ترجیح و تصحیح نہ فرماتے تو قرآن عظیم خود شاہد تھا کہ آیہ "لَا يَهْدِيهِمْ" اگر جملہ مشرکین غیر محاربین بالفعل کو عام ہے تو قطعاً منسوخ ہے، ممتحنہ کا نزول سورہ براءت سے یقیناً پہلے ہے تصریح ائمہ نہ ہوتی تو خود اس کی آیہ کریمہ بتا رہی ہیں کہ نزول تک مکہ معظمہ قبض کفار میں تھا اور سورہ توبہ شریف کے ارشادات جگہ گارہے ہیں کہ اس کا نزول بعد فتح بلد الحرام و تسلط تام دین اسلام ہے واللہ الحمد، سورہ براءت میں ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ" ²۔	اے نبی! کافروں اور منافقوں پر جہاد فرمائیے اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آئیے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کیا ہی بری پھرنے کی جگہ ہے۔

پھر اسی سورۃ میں ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اقَاتُوا لِلَّذِينَ	اے ایمان والو! اپنے پاس کے کافروں سے لڑو

¹ جامع الرموز کتاب الجہاد مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱۳/ ۵۵۵

² القرآن الکریم ۹/ ۷۳

یَاۤؤُنَّ کُمْ مِّنَ الْکَافِرِۖ وَیَجِدُوۡا فِیۡکُمْ غُلَظَّةً ^۱	اور تم پر فرض ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں

یہ حکم بھی جمیع کفار کو عام ہے حکمت یہی ہے کہ پہلے پاس والوں کو زیر کیا جائے جب وہاں اسلام کا تسلط ہو جائے تو اب جو اس سے نزدیک ہیں وہ پاس والے ہوئے وہ زیر ہو جائیں تو اب جو ان سے قریب ہیں یونہی یہ سلسلہ شر تا غر بامنتائے زمین تک پہنچے اور بحمد اللہ ایسا ہی ہوا اور بعونہ تعالیٰ ایسا ہی بروجہ اتم و کمال زمانہ امام موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہونے والا ہے سب کافروں سے قتال و غلظت کا حکم ہے اگرچہ محارب بالفعل نہ ہوں محارب بالفعل کی تخصیص منسوخ ہو گئی:

"کَیۡفَی لَا تَكُوۡنُوۡنَ فِیۡئَنۡةً وَّیَكُوۡنَ الدِّیۡنُ كُلُّهُۥ لِلّٰهِ" ^۲	یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔

یہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ کفار پر درشتی کرو۔ مومنین کو حکم ہوا کافروں پر سختی کرو۔ اس میں نہ کوئی تقسیم ہے نہ تردید، نہ تخصیص نہ تقلید، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نیک سلوک اور سختی و درشتی باہم متنافی ہیں، پہلے نیک سلوک کی اجازت تھی اب درشتی و سختی کا حکم ہوا تو وہ اجازت ضرور منسوخ ہو گئی، اجماع امت ہے کہ جہاد کفار محاربین بالفعل سے مخصوص نہیں مدافعانہ و جارحانہ قطعاً دونوں طرح کا حکم ہے اجازت کا مدافعانہ میں حصر پہلے تھا پھر قطعاً منسوخ ہو گیا، مبسوط شمس الائمہ سرخسی و کفایہ و عنایہ و تبیین و بحر الرائق و رد المحتار و غیرہا میں ہے:

واللفظ للبأبرقی قوله تعالى فان قاتلوكم فاقتلوهم منسوخ وبيان ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان في الابتداء مأمور بالصفح والاعراض عن المشركين بقوله "فَأَصْفَحْ الصَّفْحَ الْجَبِيلَ" ①	یہ ارشاد کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو ان کو قتل کرو منسوخ ہے، بیان اس کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابتداء میں یہ حکم تھا کہ مشرکوں سے درگزر اور روگردانی فرمائیں ارشاد تھا اچھی طرح درگزر کرو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔ پھر حضور کو حکم ہوا کہ سمجھانے اور خوبی کے ساتھ دلیل قائم فرمانے سے دین کی طرف بلاؤ کہ ارشاد تھا اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ۔ پھر

^۱ القرآن الکریم ۹/۱۳

^۲ القرآن الکریم ۸/۳۹

اجازت فرمائی گئی کہ ان کی طرف سے قتال کی ابتدا ہو تو لڑو، ارشاد تھا کہ جن سے قتال کیا جائے انھیں پروا لگی ہے، اور ارشاد تھا کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انھیں قتل کرو۔ پھر بعض اوقات ابتدا قتال کا حکم ہوا ارشاد فرمایا جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو پھر مطلقاً ابتداء بالقتال کا حکم ہوا سب زمانوں اور سب مکانوں میں ارشاد ہوا ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے، اور فرمایا ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔	بالاحسن بقوله تعالى "ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ" الآية. ثم اذن بالقتال اذا كانت البدائة منهم بقوله تعالى "اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ" الآية وبقوله "فَإِنْ قُتِلْتُمْ فَاقْتُلُواهُمْ" ^۱ ثم امر بالقتال ابتداء في بعض الازمان بقوله تعالى "فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ" الآية ثم امر بالبدائة بالقتال مطلقاً في الازمان كلها وفي الاماكن بأسرها فقال تعالى "وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ" الآية. "قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ" الآية ^۱۔

کنز میں ہے:

جہاد کی پہل کرنا فرض کفایہ ہے۔	الجهاد فرض كفاية ابتداء ^۲۔

بحر الرائق میں ہے:

یہ عبارت فائدہ دیتی ہے کہ جہاد فرض ہے اگرچہ کافر پہل نہ کریں کہ آیتیں عام ہیں اور وہ جو فرمایا تھا کہ اگر وہ تم سے لڑیں تو انھیں قتل کرو وہ منسوخ ہے	مفيد لافتراضه وان لم يبدونا للعبومات واما قوله تعالى فان قاتلوكم فاقتلوهم فمنسوخ ^۳۔

ہدایہ میں ہے:

کافروں سے لڑنا واجب ہے اگرچہ وہ پہل نہ کریں کہ احکام عام ہیں۔	قتال الکفار واجب وان لم يبدوا للعبومات ^۴۔

^۱ کفایہ و عنایہ مع فتح القدير کتاب السیر مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۵/ ۱۹۳

^۲ کنز الدقائق کتاب السیر والجهاد ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۸۳

^۳ بحر الرائق کتاب السیر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۷۱

^۴ الہدایہ کتاب السیر المکتبۃ العربیہ کراچی ۲/ ۲۳۹

فتح القدیر میں ہے:

صريح قوله صلى الله تعالى عليه وسلم في الصحيحين وغيرهما امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله الحديث يوجب ان نبداهم بآدنى تأمل¹ اه اقول وكذا قوله تعالى قاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله² الآية ثم في العناية رأيت كما تقدم³۔	صحیحین وغیرہما میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صاف ارشاد مجھے حکم ہوا کہ لوگوں سے قتال فرماؤں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں پوری حدیث ادنیٰ غور سے واجب فرماتا ہے کہ ہم ان سے قتال کی پہل کریں، فتح القدیر کی عبارت تمام ہوئی اور میں کہتا ہوں یونہی رب العزت کا ارشاد کہ ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے، پھر میں نے عناية میں اسی دلیل کو دیکھا جیسا کہ گزر چکا۔

نیز اسی میں زیر حدیث رأى صلى الله تعالى عليه وسلم امرأة مقتولة فقال هاها ما كانت هذه تقاتل³ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت دیکھی تو فرمایا ارے یہ تو لڑنے کے قابل نہ تھی) ہے:

الحديث صحيح على شرط الشيخين فقد علل صلى الله تعالى عليه وسلم بالمقاتلة فثبت انه معلول بالحراية فلزم قتل ما كان مظنة له بخلاف ما ليس اياه⁴۔	یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ قتل کی علت قتال ہے تو ثابت ہوا کہ قتل وہی کیا جائے جو لڑنے کے قابل شخص ہے تو جسے لڑنے کے قابل سمجھا جائے شریعت میں اس کا قتل لازم ہوا، بخلاف اس کے جو اس کے لائق ہی نہ ہو۔

عہ: مبسوط امام شمس الائمہ سرخسی میں ہے: لا تخرج بنيتهم من ان تكون صالحة للمحاربة وان كانوا لا يشتغلون بالمحاربة كالمشتغلين بالتجارة والحراية منهم بخلاف النساء والصبيان⁵ کافر اگرچہ بالفعل نہ لڑیں ان کے بدن کی بناوٹ تو لڑنے کے قابل ہے جیسے ان کے سوداگر اور کسان، بخلاف زنان و اطفال ۱۲ منہ غفرلہ

¹ فتح القدیر کتاب السیر مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۵/ ۱۹۳

² القرآن الکريم ۸/ ۳۹

³

⁴ فتح القدیر باب كيفية القتال مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۵/ ۲۰۳

⁵ المبسوط للسرخسي باب آخر في القليلة دار المعرفة بيروت الجزء العاشر ص ۱۳

ہر ادنیٰ خادم فقہ جانتا ہے کہ حربی مقابل ذمی ہے نہ کہ خاص محارب بالفعل۔ ہدایہ وغیرہ کی عبارات ابھی گزریں تو آیت قطعاً تمام حربیوں کو شامل خواہ بالفعل مصدر قتال ہوئے ہوں یا نہیں البتہ معاہدین کا استثناء ضروریات دین سے ہے جس پر نصوص قاطعہ ناطق، اور وہ اذہان مسلمین میں ایسا مرتکز کہ اصلاً محتاج ذکر نہیں، یونہی حکم جہاد و قتال کے اعتبار سے اصحاب قول سوم کو بھی یہاں گنجائش اجماع و اتفاق ہے کہ معاہدین و ذراری محل جہاد ہی نہیں تو کلمہ جہاد و قتال سے ان کی طرف ذہن نہیں جائے گا۔ فتح القدیر میں ہے:

وما الظن الا ان حرمة قتل النساء والصبيان اجماع	گمان اس کے سوا کسی کی طرف نہیں جاتا کہ عورتوں اور بچوں کا قتل حرام ہونے پر اجماع ہے۔

غرض معاہدہ ذمی و نساء و صبیان کو نص قتال ابتداء ہی شامل نہ ہوا کہ تخصیص کی حاجت ہو، بحر الرائق میں ہے:

نفس النص ابتداء لم يتعلق به لانه مقيد بمن بحيث يحارب كقوله تعالى "وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً" الآية فلم تدخل المرأة ²	سرے سے خود نص اسے متعلق نہ ہوا کہ وہ خاص ایسے کے بارے میں ہے جو لڑنے کے قابل ہو جیسے ارشاد الہی: سب مشرکوں سے لڑو تو یہ عورت کو شامل نہیں ہے۔

باقی تحقیق عنقریب آتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، بالجملہ آیہ کریمہ میں دو قول ہیں:

ایک قول اکثر اہل تاویل کہ سب کفار غیر محاربین بالفعل مراد نہیں بلکہ خاص اہل عہد و پیمان یا اطفال و زنان یا غیر مہاجر مسلمان، اس تقدیر پر آیہ کریمہ مشرکین ہند کو جن سے اتحاد و داد منایا جا رہا ہے کسی طرح شامل ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ نہ اہل ذمہ ہیں نہ عورتیں، بچے نہ مسلمان۔

دوسرا قول بعض کہ سب مشرکین غیر محاربین بالفعل مراد تھے۔

لیڈروں کو پہلا جواب:

اس طور پر وہ اولاً یقیناً منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا ضلالت و گمراہی، کیا کوئی روار کھے کہ شراب پئے اور کافروں کو بیٹیاں دے اور اپنی سگی بہن سے نکاح کرے ع

کہ بعہد قدیم نابود دست

(کہ یہ بے حیائی تو زمانہ (قدیم) جہالت میں روا نہیں رکھی گئی۔ ت)

¹ ففتح القدیر باب کیفیۃ القتال مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲۰۲/۱۵

² البحر الرائق کتاب السیر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۷۰/۱۵

لیڈر بننے والوں کا یہ ظلم عظیم ہے کہ ہندوؤں کو شامل کرنا لیا قول ثانی سے، اور اس کا غیر منسوخ^۱ ہونا لیا قول اول سے جمع بین المنافین کر کے پیارے جاہلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

لیڈروں کو دوسرا جواب:

ہاجی: اگر بفرض باطل ان کی یہ شتر گرگی مان بھی لی جائے تو عام^۲ مشرکین ہند کو "لَمْ يُقَاتِلُوا كُفْرًا فِي الدِّينِ" کا مصداق ماننا ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ لینا ہے، کیا وہ ہم سے دین پر نہ لڑیں، کیا قربانی گاؤ پر ان کے سخت ظالمانہ فساد پر انے پڑ گئے، کیا کٹار پور و آہ اور کہاں کہاں کے ناپاک و ہولناک مظالم جو ابھی تازے ہیں دلوں سے محو ہو گئے، بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کئے گئے، مٹی کا تیل ڈال کر جلائے گئے، ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں قرآن کریم کے پاک اور اق پھاڑے جلائے، اور ایسی ہی وہ باتیں جن کا نام لئے کلیجہ منہ کو آئے، "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ^۳ "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ^۴

"أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ^۵ "سن لو اللہ کی لعنت ظالموں پر، اب کوئی درد رسیدہ مسلمان ان لیڈروں سے یہ کہہ سکتا ہے یا نہیں کہ اے اسٹیجوں پر مسلمان بننے والو، ہمدردی اسلام کا تانا تنے والو! کچھ حیا کا نام باقی ہے تو ہندوؤں کی گنگا میں ڈوب مرو، اسلام و مسلمین و مساجد و قرآن پر یہ ظلم توڑنے والے کیا یہی تمہارے بھائی، تمہارے چہیتے تمہارے پیارے۔

عہ: ۱: یہاں سے اس فتوے جاہلانہ کاحال کھل گیا جس میں عبارت مذکورہ جمل "قال اکثر اهل التاویل ہی محکمہ" ^۲ الخ اور عبارت روح البیان فی الفتح الرحمن نسختها فاقتلوا المشرکین والاكثر علی انها غیر منسوخة ^۳ سے استناد کر کے آیہ کریمہ کا قول اکثر میں غیر منسوخ ہونا بتا کر اسے ہندوؤں پر جہاد یا اب یہ کون سمجھے کہ قول اکثر پر کسی طرح ہندو اس میں داخل نہیں اور قول دیگر پر بفرض غلط اگر داخل ہو سکتے ہیں تو یقیناً منسوخ ہے حشمت علی عفی عنہ

عہ: ۲: اس تقریر کو خوب محفوظ رکھنا چاہئے کہ اس سے ان مفتیان اجہل کی جہالت و بیباکی بلکہ عیاری و چالاکی خوب روشن ہوتی ہے جنہوں نے کہا کہ "ہندوستان کے عام ہندو اہل اسلام سے مقاتلہ فی الدین نہیں کرتے اور عامہ نصاریٰ مقاتلہ فی الدین کے مرتکب و معاون ہیں۔ طرفہ تریہ کہ جانب نصاریٰ میں معاون کا لفظ بڑھالیا کہ عامہ نصاریٰ پر جما سکیں اور جانب ہنود میں اسے اڑا دیا کہ عام ہنود اس میں نہ آسکیں۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ۔

^۱ القرآن الکریم ۱۸/۱۱

^۲ الفتوحات الالہیۃ الشہیر بالجمال آیۃ لاینہکم اللہ الخ مصطفی البابی مصر ۳۲۸/۴

^۳ روح البیان آیۃ لاینہکم اللہ الخ المکتبۃ الاسلامیہ لصاحبہا الریاض. الجزء الثامن والعشرون ص ۳۸۱

تمہارے سردار، تمہارے پیشوا، تمہارے مددگار، تمہارے غمگسار مشرکین ہند نہیں جن کے ہاتھ آج تم بکے جاتے ہو، جن کی غلامی کے گیت گاتے ہو، اُف اُف اُف اُف اُف اُف۔

بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔	"إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا" ①۔

اور بے ایمان اور پکا بے ایمان ہو گا وہ جو واحد قہار کو یکسر پیٹھ دے کر کہے یہ ملعون مظالم تو بعض بعض شہر کے بعض کفار نے کہے، اس سے سب تو "قُتِلُوا فِي الدِّينِ" نہیں ہو گئے، بد عقلو بد منشو! کوئی قوم ساری کی ساری نہیں لڑتی۔

تمام مشرکین ہند محارب بالفعل ہیں اور محارب بالفعل کے معنی کی تحقیق:

کفار زمانہ رسالت جن کی نسبت حکم ہوا: "وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ" ② انھیں جہاں پاؤ قتل کرو۔ اور حکم ہوا:

"وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً" ③ سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔ کیا ان کا ہر ہر فرد میدان جنگ میں آیا تھا، لڑائی دیکھی جاتی ہے اگر جو لڑے ان کی خاص کوئی ذاتی غرض ہے جس میں ساری قوم شریک نہیں تو وہ لڑائی خاص انھیں کی طرف منسوب ہوگی جو اس کے مرتکب ہوئے مثلاً کسی گاؤ کے دھڑے مینڈھے پر بعض لوگوں سے جنگ ہو تو وہ انھیں کی ہے نہ تمام قوم کی، اور اگر لڑائی مذہبی ہے تو ان سب اہل مذہب کی ہے کہ باقی دامن درمے قلمے قدمے معین ہوں گے اور کچھ نہ ہو تو راضی ہوں گے اور اپنے مذہب کی فتح ہو تو خوش ہوں گے اور دوسرے کی ہو تو رنجیدہ ہوں گے۔ قال تعالیٰ:

اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو انھیں بری لگے اور تمہیں برائی پہنچے تو اس پر شاد ہوں۔	"إِنْ تَسْأَلْهُمْ حَسَنَةً سَأَلُوكَ وَإِنْ تَسْأَلْهُمْ سَبًّا سَبُّوا بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ" ④

تو وہ سب محاربین بالفعل ہیں خواہ ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے، یہ قربانی کا مسئلہ ایسا ہی ہے کون سا ہندو ہے جس کے دل میں اس کا نام سن کر آگ نہیں لگتی کون سی ہندو زبان ہے جو گور کھشاکی مالا

① القرآن الکریم ۴/ ۱۳۰

② القرآن الکریم ۲/ ۱۹۱ و ۳/ ۹۱

③ القرآن الکریم ۹/ ۳۶

④ القرآن الکریم ۳/ ۱۲۰

نہیں چلتی۔ کون سا شہر ہے جہاں اس کی سبھا یا اس کے ارکان یا اس میں چندہ دینے والے نہیں، کیا یہ مقدس بیگناہوں کے خون، یہ پاک مساجد کی شہادتیں، یہ قرآن عظیم کی اہانتیں انھیں ناپاک رکھشائیں انھیں مجموعی سفاک سبھاؤں کے نتائج نہیں، نہ سہی ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اب جس شہر جس قصبہ جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو، اپنی مذہبی قربانی کے لئے گائے پچھاڑو۔ اس وقت یہی تمھاری بانیں پسلی کے نکلے، یہی تمھارے سگے بھائی، یہی تمھارے منہ بولے بزرگ یہی تمھارے آقا یہی تمھارے پیشوا تمھاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں۔ ان متفرقات کا جمع کرنا بھی جہنم میں ڈالنے وہ آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی کاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے، اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہندو دین میں ہم سے محارب ہیں پھر انھیں "لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" میں داخل کرنا کیا نری بے حیائی ہے یا صریح بے ایمانی بھی، محاربہ مذہبی ہر قوم کا اس بات پر ہوتا ہے جسے وہ اپنے دین کی رو سے زشت و منکر جانے، اسی کے ازالہ کے لئے لڑائی ہوتی ہے، اور ازالہ منکر تین قسم ہے کہ موقع ہو تو ہاتھ سے ورنہ زبان سے ورنہ دل سے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه ¹ ۔	تم میں جو کوئی کچھ خلاف شرع بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے رد کرے، پھر اگر نہ ہو سکے تو زبان سے، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے۔

یہ تینوں صورتیں ازالہ و تغیر کی ہیں اور سب اہل محاربہ سے محاربہ ہی ہیں بالفعل ہتھیار اٹھانا شرط نہیں جس کا ثبوت اوپر گزرا، اور اگر یہی ٹھہرے کہ اگرچہ لڑائی سرتاج قوم اور تمام افراد کی رضا سے ہو مگر "لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" میں صرف وہی داخل ہوں گے جنھوں نے میدان میں ہتھیار اٹھائے تو ذرا انگریزوں کے ساتھ اپنے بائیکاٹ کا مزاج پوچھ لیجئے، کیا ہر انگریز ترکوں کے ساتھ میدان جنگ میں گیا تھا ہر گز نہیں، لاکھوں یا شاید کروڑوں ہوں جنھوں نے اس میدان کی صورت تک نہ دیکھی خصوصاً ہندوستان میں سول کے انگریز، تو یہ سب "لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" ہوئے، اور تمھارا یہ ترک تعاون کا عام مسئلہ تمھارے ہی منہ سخت جھوٹا

¹ مسند احمد بن حنبل روایت ابو سعید الخدری دار الفکر بیروت ۱۰/۳، صحیح مسلم کتاب الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۱

اور شریعت پر افتراء ٹھہرا کہ مقاطعہ کرو تو انھیں معدود سے کرو جو میدان میں ترکوں سے لڑے، غرض۔
 نے فروعت محکم آمد نے اصول
 شرم بادت از خدا واز رسول
 (نہ تیرے فروغ قائم رہیں نہ اصول تو خدا اور سول سے شرم کھات)

قرآن عظیم سے مزعومات لیڈران کا رد

تنبیہ جلیل: اقول: کریمہ "وَقَاتِلُوا الشُّرُكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْكُمْ كَافَّةً" ^۱ (اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں۔ ت) کہ ابھی ہم نے تلاوت کی قطعاً اپنی ہر وجہ ہر پہلو پر لیڈران عنود پس روانہ ہو پر رد شدید ہے، ان کا مزعوم دو فقرے ہیں:

اول یہ کہ ہنود میں مقاتل فی الدین صرف وہی ہے جنھوں نے وہ مظالم کئے تو مقاتل نہیں مگر مقاتل بالفعل جس نے ہتھیار اٹھایا اور قتل کو آیا تاکہ عامہ ہنود کو "قَتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ" سے بچالیں
 دوم یہ کہ جو مقاتل بالفعل نہیں اس سے اظہار عداوت فرض نہیں تاکہ بزور زبان ان سے ودا و اتحاد کی راہ نکالیں۔
 اب آیہ کریمہ میں چار احتمال ہیں:

اول: دونوں "کافہ" مسلمانوں سے حال ہوں یعنی سب مسلمانوں مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔
 دوم: دونوں "کافہ" مشرکین سے حال ہوں یعنی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وہ سب تم سے لڑتے ہیں۔
 سوم: پہلا "کافہ" مشرکین سے حال ہو اور دوسرا منومنین سے یعنی تم بھی سب مشرکین سے لڑو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔ یہ قول عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔
 چہارم: اس کا عکس یعنی سب مسلمان مشرکوں سے لڑیں جس طرح وہ سب مشرک مسلمانوں سے لڑتے ہیں، کبیر میں اسی کو ترجیح دی اور لباب میں اسی پر اقتصار کیا، اور امام نسفی نے چاروں احتمالات کا اشعار کیا، مفتاح الغیب میں ہے:

فی قوله تعالى كافة قولان، الاول	ارشاد الہی کافہ میں دو قول ہیں، اول مراد یہ ہے

کہ تم سب ان کے قتال پر اتفاق کر کے ان سے لڑو جس طرح وہ تم سے یونہی لڑتے ہیں، فرماتا ہے قتال مشرکین میں سب آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور ایک دوسرے کو بے یار نہ چھوڑو نہ باہم علاقہ قطع کرو اور سب اللہ کے بندے ہو جاؤ، دشمنوں کے قتال پر یک دل و یک رائے ہو کر دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہ سب مشرکوں سے لڑو اور ان میں کسی سے ترک قتال میں محابہ نہ کرو جس طرح وہ تم سب سے قتال روارکتے ہیں اور پہلا قول زیادہ قریب ہے تاکہ ایک فریق کا دوسرے پر قیاس صحیح ہو۔	ان یکون المراد قاتلوهم بأجمعكم مجتمعين على قتالهم، كما أنهم يقاتلونكم على هذه الصفة. يريد تعاونوا وتناصروا على ذلك ولا تتخاذلوا ولا تتقاطعوا وكونوا عباداً لله مجتمعين متوافقين في مقاتله الا عداً، والثاني قال ابن عباس قاتلوهم بکلیتہم ولا تحابوا بعضهم بترك القتال كما أنهم يستحلون قتال جميعكم، والقول الاول اقرب حتى يصح قياس احد الجانبين على الآخر¹۔

خازن میں ہے:

یعنی سب مل کر قتال مشرکین پر متفق الرائے ہو کر ان سے لڑو جس طرح وہ تم سے یونہی لڑتے ہیں۔	يعني قاتلوا المشركين بأجمعكم مجتمعين على قتالهم كما أنهم يقاتلونكم على هذه الصفة²۔

مدارک میں ہے:

کافة فاعل سے حال ہے یا مفعول سے۔	کافة حال من الفاعل او المفعول³۔

اس احتمال چہارم پر آیہ کریمہ کے دونوں جملے لیڈروں کے پہلے فقرے کا رد ہیں ظاہر ہے کہ سب مشرک میدان میں نہ آئے سب نے ہتھیار نہ اٹھائے بلکہ کچھ ساعی تھے کچھ معاون کچھ راضی، اور آیت میں فرمایا کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں تو معلوم ہوا کہ جمیع اقسام مقاتل فی الدین ہیں یونہی قطعاً تمام ہنود کہ منشا مظالم گور کھشا ہے اور اس میں سب شریک، پھر مسلمانوں کو فرمایا تم سب لڑو اگر قتال قتال بالید سے خاص ہو تو جہاد مطلقاً فرض عین ہو جائے اور یہ بالاجماع باطل ہے نیز اس تقدیر پر یہ حکم صحابہ کرام سے آج تک کبھی بجانہ لایا گیا کون سے دن دنیا کے سب مسلمان ہتھیار لے کر میدان میں آئے تو معاذ اللہ صحابہ کرام و جمیع امت کا اجماع ضلالت و معصیت پر

¹ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیہ قاتلوا المشركين الخ المطبعة البهية المصرية مصر ۱۱۶/ ۵۴

² لباب التأویل فی معانی التنزیل (تفسیر الخازن) تحت آیہ قاتلوا المشركين الخ مصطفى البابی مصر ۳۰/ ۹۰

³ مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) تحت آیہ قاتلوا المشركين الخ دار الکتب العربی بیروت ۲۵/ ۲۵

ہو اور یہ اول سے بڑھ کر باطل و کفر باطل (سخت) ہے لاجرم قتال معاونت و رضا سب کو عام ہے اب بیشک اس کا حکم شامل جملہ حکم اسلام ہے، اسی طرح احتمال اول پر آیہ کریمہ کے دونوں جملے فقرہ اولیٰ کے رد ہیں، پہلے کا بھی بیان ہوا اور دوسرا یوں کہ جب مشرکین سب مسلمانوں سے مقاتل ہیں تو سب مسلمان مشرکوں کے مقاتل کہ مفاعلہ جانین سے ہے اور وہ نہیں مگر اسی طرح پر کہ فاعل و معاون و راضی سب مقاتل ہوں بعینہ اسی تقریر سے احتمال دوم و سوم بھی جیسا کہ فہیم پر مخفی نہیں۔ بالجملہ ہر پہلو پر آیہ کریمہ کا ہر جملہ ان کے فقرہ اولیٰ کا رد ہے اور احتمال دوم و سوم پر کریمہ کا پہلا جملہ لیڈروں کے فقرہ دوم کا بھی رد ہے کہ عام فرمایا گیا سب مشرکوں سے قتال کرو، اور قتل و قتال سے بڑھ کر اور اظہار عداوت کیا ہے تو ثابت ہوا کہ مشرک مقاتل بالید ہو یا نہ ہر ایک سے اظہار عداوت فرض اور واد و اتحاد حرام،

کہو حق آیا باطل کا دم ٹوٹا، بیشک باطل تو دم توڑنے ہی کو تھا بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں کہ وہ باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے جیسی وہ فنا ہو جاتا ہے اور تمہارے لئے خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو۔	"قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا" ^۱ "بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ" ^۲ وَلَكُمْ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ" ^۳

اصح قول اکثر ہے کہ کریمہ ممتحنہ صرف معاہدین کے بارے میں ہے:

تنبیہ دوم: اقول یہاں سے روشن ہوا کہ آیہ ممتحنہ میں قول اکثر ہی راجح و اصح ہے "لَمْ يَقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ" وہی ہو سکتے ہیں جو اہل عہد و ذمہ ہیں کہ ان کے عہد نے صراحۃً انہیں مقاتلین سے جدا کر لیا، "والصريح يفوق الدلالة" تصریح دلالت پر مرجح ہے۔ باقی تمام حربی کفار مقاتل فی الدین ہیں اگرچہ ہتھیار نہ اٹھائے ہوئے ہوں۔ قول آخر کے اصح ہونے کی وجہ یہی ہوئی کہ لفظ عام ہے اور جب ثابت ہوا کہ وہ اہل عہد و ذمہ ہی پر صادق ہے تو حربیوں کی تعیم ناموجہ ہے یونہی نساء و صبیان سے تخصیص کی وجہ نہیں، اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا، ورنہ صرف صلہ مادر و پدر یا غایت درجہ صلہ رحم کی اجازت نکلے نہ جملہ نساء و صبیان کو تعیم مقبول کہ اگرچہ وہ حکم قتال سے مستثنیٰ ہیں مگر حکم غلظت سے مستثنیٰ نہیں، اہل عہد و ذمی کی عورتیں بچے ان کے حکم میں رہیں گے اور غیر معاہد حربیوں کے زنان و اطفال ان کے حکم میں، قال تعالیٰ "وَمَنْ ذَكَرَ اَوْ اُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ" ^۳ مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو۔

^۱ القرآن الکریم ۸۱/۷

^۲ القرآن الکریم ۱۸/۳۱

^۳ القرآن الکریم ۱۹۵/۳

یہاں کے کسی کافر فقیر کو بھیک دینا بھی جائز نہیں:

صحاح ستہ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنان و صبیان کفار کے بارے میں فرمایا: ہم منہم^۱ وہ انھیں میں سے ہیں، ولہذا ہمارے ائمہ کرام نے حربی کو صدقہ نافلہ دینے کی ممانعت سے ان کی عورتوں بچوں کسی کو مستثنیٰ نہ فرمایا حکم عام دیا، جامع الصغیر امام محمد و بدایہ و درر و عنایہ و کفایہ و جوہرہ و مستصفیٰ پر نہایہ و غایۃ البیان و فتح القدیر و بحر الرائق و کافی و تبیین و تفسیر احمدی و فتح اللہ المعین و غنیہ ذوی الاحکام کتب معتمدہ کی عبارتیں اوپر گزریں، معراج الداریہ میں ہے:

صلتہ لایکون براشرعاً ولذا لم یجز التطوع الیہ ^۲ ۔	حربی سے نیک سلوک شرعاً کوئی نیکی نہیں اس لئے اسے نفل خیرات دینا بھی حرام ہے۔

عنایہ امام اکمل میں ہے:

التصدق علیہم مرحمة لهم ومواساة وہی منافیة لمقتضى الآية ^۳ ۔	انھیں خیرات دینا ان پر ایک طرح کی مہربانی اور ان کی غنغھاری ہے اور یہ حکم قرآن مجید کے خلاف ہے۔

امام برہان الدین صاحب ذخیرہ نے محیط پھر علامہ جوی زادہ پھر علامہ شرنبلالی نے غنیہ میں فرمایا:

لا یجوز للمسلم بر الحربی ^۴ ۔	حربی کے ساتھ نیک سلوک مسلمان کو حرام ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ائمہ کی نظر ایسی ہی غائر و دقیقہ رس ہے جب کبھی تنقیح تام کی جاتی ہے جو انھوں نے تحقیق فرمایا وہی گل کھلتا ہے ہکذا ینبغی التحقيق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

مستامن کے لئے مسئلہ بہہ و وصیت کی تحقیق:

تبیین سوم: مستامن کے بارے میں عبارات مختلف آئیں کثیر

^۱ صحیح مسلم باب جواز قتل النساء والصبيان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۸۴

^۲ رد المحتار بحوالہ معراج الدرایۃ باب المصروف دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۲/۶۸

^۳ العنایہ شرح الہدایہ مع فتح القدیر باب من یجوز دفع الصدقۃ الیہ الخ مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۲/۲۰۷

^۴ غنیہ ذوی الاحکام حاشیۃ الدرر الحکام کتاب الوصایا مطبوعۃ احمدی کامل الکائنۃ دار السعادت مصر ۱۲/۴۲۹

روایات مذکورہ میں مطلقاً حربی سے نیک سلوک کی ممانعت ہے جس میں مستامن بھی داخل، اور نہایہ و تنہین و بحر الرائق و ابوالسعود کی عبارات میں اس سے ممانعت کی صاف تصریح گزری لیکن بعض روایات سے اس کے لئے رخصت ثابت، فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

لاباس بان یصل الرجل المسلم المشرک قریبا کان اوبعیدا محارباً کان اودمیاً و اراد بالحارب المستامن واما اذا کان غیر المستامن فلا ینبغی للمسلم ان یصله بشیء کذا فی المحيط ^۱ ۔	کوئی حرج نہیں کہ مسلمان مشرک سے کوئی مالی سلوک کرے خواہ رشتہ دار ہو یا اجنبی، حربی ہو یا غیر مستامن ہو تو مسلمان کو سزاوار نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی نیک سلوک کرے، ایسا ہی محیط میں ہے۔

امام ملک العلماء نے بدائع میں مستامن کے لئے وصیت کا جواز مبسوط سے نقل کیا پھر فرمایا، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدم جواز مروی ہوا اور یہی روایت ہمارے ائمہ کے قول سے موافق تر ہے کہ وہ مستامن کے لئے صدقات حرام فرماتے ہیں، یونہی وصیت بھی، پھر فرمایا بعض نے کہا اس کے لئے جواز و عدم جواز صدقات میں ہمارے اصحاب سے دو روایتیں ہیں تو وصیت بھی انھیں دونوں روایتوں پر ہوگی، عبارت یہ ہے شرائط وصیت باعتبار موصی لہ میں فرمایا:

ومنہا ان لا یكون حربیاً غیر مستامن فان کان لا تصح الوصیة لہ من مسلم او ذمی وان کان مستامناً ذکر فی الاصل انه یجوز لانه فی عہد نافا شبہ الذمی، وروی عن ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه لا یجوز و ہذہ الروایۃ بقول اصحابنا رحمہم اللہ تعالیٰ اشبہ فانہم قالوا لا یجوز صرف الکفارة والنذر وصدقۃ الفطر والاضحیۃ الی المستامن ویجوز صرفہا	ایک شرط جواز وصیت کی یہ ہے کہ حربی غیر مستامن نہ ہو ایسا ہو تو اس کے لئے وصیت باطل ہے مسلمان کرے خواہ ذمی، اور اگر حربی مستامن ہو تو امام محمد نے مبسوط میں ذکر فرمایا کہ جائز ہے اس لئے کہ وہ بھی ہمارے معاہدہ میں ہے تو ذمی سا ہو اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حربی مستامن کے لئے بھی وصیت جائز نہیں اور یہی روایت ہمارے ائمہ کے قول سے زیادہ موافق ہے اس لئے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حربی مستامن کو بھی نذر و کفارہ و صدقہ فطر و قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔ اور ذمی

^۱ فتاویٰ ہندیہ الباب الرابع عشر فی اہل الذمہ الخ مکتبہ نوری مکتب خانہ پشاور ۱۵/ ۳۴۷

کو جائز ہے اس لئے کہ ذمیوں کے ساتھ احسان کی ہمیں ممانعت نہ فرمائی گئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں، اور کہا گیا کہ زندگی میں حربی مستامن کو کچھ ہبہ یا خیرات دینے میں ہمارے ائمہ سے دو روایتیں ہیں تو اس کے لئے وصیت بھی انہیں دو روایتوں پر رہے گی۔ (ملخصاً)	الى الذمی لاننا ما نهینا عن براهل الذمة لقوله تعالى "لا یهلکم اللہ عن الذین لم یقاتلوا فی الدین" وقیل ان فی التبوع علیہ فی حال الحیاة بالصدقة و الهبة روایتین عن اصحابنا فالوصیة له علی تلك الروایتین ایضاً (ملخصاً)¹

اس پر تمام کلام و نقض و ابرام ردالمحتار پر ہمارے حاشیہ جدا المختار میں مذکور جس سے اطالت کی یہاں حاجت نہیں سیر کبیر سے حربی کے لئے اشعار جواز نقل کیا گیا مگر اس میں حربی فی دارہ کے لئے تصریح ہے محیط پھر قاضی زادہ نے اس کی عبارت یہ نقل کی:

اگر مسلمان نے کسی حربی کے لئے وصیت کی اور حربی دار الحرب میں تھا جائز نہیں پھر اگر جس حربی کے لئے وصیت تھی امان لے کر دارالاسلام میں آئے اور اپنی وصیت لینا چاہے اسے اس میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وارث اجازت بھی دے دیں کہ وصیت سرے سے باطل واقع ہوئی تو وارثوں کی اجازت اس میں کیا کام دے گی،	لو اوصی مسلم لحربی والحربی فی دار الحرب لا تجوز فان خرج الحربی الموصی له الی دار الاسلام بامان واراد اخذ وصيته لم یکن له من ذلك شیء وان اجازت الورثة لان الوصیة وقعت بصفة البطلان فلا تعمل اجازة الورثة فیها²

اقول: ہاں فی دارہ کی قید اور سیاق کلام سے مستامن کے لئے جواز نکلتا ہے "کہا لا یخفی وبہ اندفع ایراد محیط ثم نتائج الافکار علیہم" (جیسا کہ مخفی نہیں اس سے محیط پھر نتائج الافکار کا ان پر اعتراض ختم ہو گیا۔ ت) تو یہ اسی توفیق کی طرف مشیر جو علامہ مولیٰ خسرو نے درر میں کی اور تنویر نے اسے متن میں لیا کہ مستامن کے لئے صحیح اور غیر مستامن کے لئے ناجائز، درمیں اسے بحث درر ٹھہرایا حالانکہ منصوص ہے، وہی ہدایہ جس سے گزرا کہ حربی کے لئے وصیت باطل

¹ بدائع الصنائع کتاب الوصایا فصل و اما شرائط الرکن الخ بیچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳۴۱/۷

² نتائج الافکار قاضی زادہ (شرح ہدایہ تکملہ فتح القدیر باب فی صفة الوصیة الخ نور یہ رضویہ سکر ۳۵۵/۹

اسی میں ہے کہ مستامن کے لئے صحیح باب وصیۃ الذمی میں فرمایا:

اذا دخل الحربی دارنا بآمان فاوصی له مسلم بوصیة جاز لانه مادام فی دار الاسلام فهو فی المعاملات بمنزله الذمی ^۱ (ملخصاً)	جب حربی امان لے کر دارالاسلام میں آئے اور اس وقت مسلمان اس کے لئے کچھ وصیت کرے تو جائز ہے اس لئے کہ وہ جب تک دارالاسلام میں ہے معاملات میں بمنزلہ ذمی ہے۔

اقول: اور یہی مفاد کریمتین ممتحنہ ہے کہ معاہدے کے لئے رخصت اور غیر معاہدے سے ممانعت اور مستامن بھی مثل ذمی معاہدہ ہے اگرچہ اس کا عہد موقت ہے کما تقدم عن البدائع والهدایة (جیسا کہ بدائع اور ہدایہ سے گزرتا ہے) اور وصیت عہ^۱ و صدقہ میں فرق کی کچھ وجہ نہیں کہ دونوں بروصلہ ہیں خصوصاً کریمہ "لَا يَهْلِكُ لَكُمْ اللَّهُ" کا نزول ہی دربارہ مستامن ہوا تو ایسی تخصیص کہ اصل سبب کی نفی کر دے کیونکہ روا ہو جس طرح شرح سیر کبیر کا اطلاق کہ ہر گونہ حربی کے لئے جواز کا موہم ہے کیونکہ مقبول ہو سکتا ہے کہ کریمہ "إِنَّمَا يَهْلِكُ لَكُمْ اللَّهُ" کا صاف منافی ہے اور عہ^۲ یہ کہنا کہ اس میں موالات سے ممانعت ہے نہ کہ صلہ سے۔

اقول: یہ محض بے معنی ہے موالات ہر کافر سے حرام ہے اگرچہ ذمی ہوا اگر صلہ ہر حربی کے لئے بھی جائز ہو تو فریقین میں فرق کیا رہا حالانکہ صریح نزول کریمتین اثبات فرق کے لئے ہے، تو قطعاً عہ^۳ کریمہ ثانیہ میں صلہ ہی کو موالات فرمایا اور اسی سے منع کیا، لاجرم اس کی صحیح تاویل وہی ہے جو ابھی محیط و ہندیہ سے گزری کہ حربی سے مستامن یعنی معاہدہ مراد ہے، لاجرم اسی ہندیہ میں تاتار خانہ سے ہے:

ذكر الامام ركن الاسلام على السغدي اذا كان حربياً في دار الحرب وكان الحال حال صلح ومسالمة فلا باس بان يصله ^۲ ۔	امام رکن الاسلام علی سغدی نے فرمایا: جب حربی دارالحرب میں ہو اور وہ وقت صلح معاہدہ التوائے جنگ کا وقت ہو تو اس سے مالی سلوک میں حرج نہیں۔

عہ^۱: تعریض بہا فی رد المحتار ۱۲ منہ غفرلہ

عہ^۲: تعریض بہا فی بعض التفاسیر ۱۲ منہ غفرلہ

عہ^۳: تفاسیر معالم و خازن و کبیر و تفسیر ابن عباس کے نصوص ابھی آتے ہیں۔

^۱ الهدایة باب وصیة الذمی مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۳/ ۶۸۶

^۲ فتاویٰ ہندیہ الباب الرابع عشر فی اہل الذمہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۱۵/ ۳۴۷

اس تحقیق سے بہت عبارات میں توفیق ہو گئی جن میں حربی کے لئے مطلقاً ممانعت ہے جیسے ارشاد جامع صغیر و کتب کثیر ان میں حربی غیر معاهد مراد ہے، لاجرم کافی پھر در پھر نتائج الافکار نے کلام جامع صغیریوں نقل کیا:

الوصیۃ للحربی وهو فی دار الحرب باطلۃ لانہا بروصلۃ وقد نہینا عن بر من یقاتلنا لقولہ تعالیٰ انما ینہکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین ^۱ ۔	حربی کہ دار الحرب میں ہو اس کے لئے وصیت باطل ہے اس لئے کہ وہ احسان و نیک سلوک ہے اور حربی کے ساتھ نیک سلوک سے ہمیں منع فرمایا گیا کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے جو دین میں تم سے لڑے۔

جامع صغیر شریف کے متعدد نسخے حاضر، اس کی عبارت صرف اس قدر ہے:

الوصیۃ لاهل الحرب باطلۃ ^۲ ۔	حربیوں کے لئے وصیت باطل ہے۔

اور یہی اس سے ہدایہ متن ہدایہ میں منقول، نہ اس میں تعلیل ہے، نہ لفظ "ہو فی دارہم" ضرور، یہ بعض شروح جامع کی عبارت ہے جسے کافی نے حسب عادت علماء جامع کی طرف نسبت فرمایا تو شارح نے اطلاق جامع کو غیر مستامن پر حمل کیا اور جن میں مطلق جواز ہے جیسے عبارت شرح سیر کبیر جس کو محیط نے اسی عہ عادت کی بناء پر سیر کبیر کی طرف نسبت کیا ان میں مستامن و معاهد مقصود جس طرح خود محیط نے تصریح کی کہ: اراد بالمحارب

عہ: فلا علیک مآوقع فی زکوۃ^۳ من عزوہ لمحمد فی السیر الکبیر فقد ابان الصواب فی الوصایا ناقلان عن العلامة جوی زادہ ان مراد ہم مایبدل علی الجواز مآذکر فی شرح السیر الکبیر^۴ للامام السرخسی منہ غفرلہ۔

شامی کی کتاب الزکوۃ میں سیر کبیر کے حوالہ سے جو امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے وہ تجھے اشتباہ نہ دے اس لئے کہ شامی کے وصایا میں علامہ جوی زادہ سے درست و صحیح عبارت منقول ہے کہ جواز پر دلالت کرنے سے ان کی وہ دلیل مراد ہے جو امام سرخسی کی شرح سیر کبیر میں مذکور ہے۔ منہ غفرلہ (ت)

^۱ الدرر الحکام شرح غرر الاحکام کتاب الوصایا مطبعہ احمد کامل الکائنۃ دار سعادت مصر ۱۲/ ۲۴۹، نتائج الافکار تکملہ فی القدر باب

صفة الوصیۃ مایجوز من ذلک مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۳۵۵/ ۹

^۲ الجامع الصغیر باب الوصیۃ بثلاث المال مطبعہ یوسفی لکھنؤ ۱۷۰

^۳ رد المحتار مطبوعہ کوئٹہ ۳/ ۷۳

^۴ رد المحتار مطبوعہ کوئٹہ ۵/ ۲۶۳

المستامن^۱ حربی سے متامن مراد لیا، اسی طرح عبارت موطنے امام محمد:

لاباس بالهدية الى المشرک المحارب مالم يهد اليه سلاح اودرع وهو قول ابی حنيفة والعامه من فقهاءنا ^۲ -	حربی مشرک کو ہدیہ دینے میں حرج نہیں جب تک ہتھیار یا زرہ کا بھیجنا نہ ہو اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا ہے۔

وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تملیک عین مجانا ہے، اور امام محمد جامع صغیر میں صاف فرما چکے کہ ان کے لئے وصیت باطل تو ہدیہ کیسے جائز ہو سکتا ہے مگر اسی فرق سے کہ معاہدہ کے لئے جائز اور غیر معاہدہ کے لئے ناجائز، جس طرح خود امام نے سیر کبیر میں اشعار فرمایا اور کتاب الاصل میں ارشاد امام نے تو بالکل کشف حجاب فرمادیا کہ فرمایا حربی کے لئے باطل، پھر فرمایا: متامن کے لئے جائز، ردالمحتار میں ہے:

نص محمد فی الاصل علی عدم جواز الوصیة للحربی صریحاً ^۳ ۔	امام محمد نے اصل میں روشن تصریح فرمائی کہ حربی کے لئے وصیت جائز نہیں۔

بدائع امام ملک العلماء سے گزرا:

وان کان مستامناً ذکر فی الاصل انه یجوز ^۴ ۔	امام محمد نے اصل میں فرمایا کہ کافر اگر متامن ہو تو اس کے لئے وصیت جائز ہے۔

خانہ امام فقہیہ النفس میں ہے:

اوصی مسلم لحربی مستامن بثلاث ماله ذکر فی الاصل انه تجوز وقیل هذا قول محمد وعن ابی حنيفة فی رواية لاتجوز وان لم یکن الحربی مستامناً لاتجوز فی قولهم ^۵ ۔	کسی مسلمان نے حربی متامن کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کی، مبسوط میں فرمایا: یہ جائز ہے، بعض نے کہا: یہ قول امام محمد کا ہے، اور امام اعظم سے ایک روایت میں ہے کہ جائز نہیں اور اگر حربی متامن نہ ہو تو بالاتفاق ناجائز ہے۔

^۱ المحيط البرہانی

^۲ مؤطا امام محمد باب مایکرہ من لبس الحریر والدیبا ج آفتاب عالم پریس لاہور ص ۱۷۳

^۳ ردالمحتار کتاب الوصایا مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۱۵/۲۶۳

^۴ بدائع الصنائع کتاب الوصایا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۳۴۱

^۵ فتاویٰ قاضی خان فعل فیمن تجوز وصیة وفیمن لاتجوز وصیة الخ نوکسور لکھنؤ ۳/۸۳

رہا شرح سرخسی میں یہ استدلال کہ قحط مکہ معظمہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانسواشر فیاں ابوسفیان و صفوان بن امیہ کو عطا فرمائیں کہ فقرائے مکہ پر تقسیم کریں، اقول: واقعہ عین کے لئے عموم نہیں ہوتا۔ ممکن کہ وہ زمانہ صلح و معاہدہ ہو معہذا ابوسفیان و صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں مؤلفہ القلوب سے تھے، ممکن کہ اس مد سے عطا فرمائی ہوں پھر بھی وہ عبارات باقی رہیں جن میں مستامن کے لئے بھی عدم جواز کا صریح ارشاد ہے یونہی وہ کہ حربی غیر معاہدہ کے لئے بھی جواز ان کا مفاد ہے، ہندیہ میں محیط سے ہے:

لو ان عسکرا من المسلمین دخلوا دار الحرب فآھدی امیرھم الی ملک العدو وھدیۃ فلا بأس بہ ^۱ ۔	اگر مسلمانوں کا کوئی لشکر دار الحرب میں داخل ہو اور سپہ سالار دشمنوں کے بادشاہ کو کچھ ہدیہ بھیجے کچھ مضائقہ نہیں۔

انہم لیڈروں پر سخت اشد عذاب:

ظاہر ہے کہ فے وہی مال ہے کہ کافر سے بے لڑے قہر لیا جائے اور لڑ کر لیں تو غنیمت، اور ایام معاہدہ کے ہدایا قہر نہیں، شرح سیر کبیر میں ہے:

لو ادع الامام قوماً من اهل الحرب سنة على مال دفعوه اليه جاز لو خير المسلمين ثم هذا المال ليس بغيئ ولا غنیمة حتی لا یخس. ولكنہ كالخراج یوضع فی بیت المال لان الغنیمۃ اسم لمال یصاف بأیجاف الخیل والركاب والغبیئ اسم لما یرجع من اموالهم الی ایدینا بطریق القهر وهذا یرجع الینا بطریق المراضاة ^۲ ۔	اگر سلطان اسلام نے حربیوں کے کسی گروہ سے سال بھر کے لئے صلح کر لی اور اس پر کچھ مال ان سے لے لیا تو اگر یہ مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو جائز ہے پھر یہ مال نہ فے ہے نہ غنیمت، یہاں تک کہ اس سے خمس نہ لیا جائے گا، ہاں وہ خراج کی طرح ہے خزانہ مسلمین میں داخل کیا جائے گا، اس لئے کہ غنیمت اس مال کا نام ہے جو گھوڑے اونٹ دوڑا کر یعنی لڑ کر ملے اور فے اس مال کا نام ہے جو ہمیں ان سے بطور غلبہ ہاتھ آئے اور یہ تو ہم کو بطور رضامندی حاصل ہوا۔

خیالات لیڈران کا قلع قمع اس توفیق انیق ہی سے ہو گیا، یہ دونوں قسمیں ان پر اشد ہیں ان کے دونوں مزعوم کا سخت تردد ہیں، قسم اول نے حربی معاہدہ کے ساتھ بھی ذرا سا سلوک مالی حرام فرمایا ان کے فقیر گداگر کو بھیک

^۱ فتاویٰ ہندیہ کتاب السیر الفصل الثالث مکتبہ نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۳۶۶

^۲ شرح السیر الکبیر

دینے تک منع بتایا اور لیڈروں نے غیر معاہدہ مشرکوں سے وداؤ و اتحاد منایا بلکہ ان کی غلامی و انقیاد کا کلنک لگایا۔
 قسم دوم نے خود محارب و نامعاہدہ حربیوں کو ہدیہ دینا لینا جائز ٹھہرایا، لیڈروں کے مطلقاً ترک تعاون کی فرضیت کا در باجلایا۔ خیر
 انھیں اسی طرح ہر طرف کی ضرب و جرح و رد و طرح میں چھوڑے، جانب توفیق باگ موڑیئے،
 سلوک مالی کی اقسام
 فاقول: سلوک مالی تین طرح ہیں:

مرحمت، مکرمت، مکیدت

اول یہ کہ محض اسے نفع دینا خیر پہنچانا مقصود ہو یہ متامین معاہدہ کے لئے بھی حرام ہے، امان و معاہدہ و کف ضرر کے لئے ہے نہ
 کہ اعداء اللہ کو بالقصد ایصال خیر کے واسطے۔
 دوم یہ کہ اپنی ذاتی مصلحت مثل مکافات احسان و لحاظ رحم کے لئے کچھ مالی سلوک، یہ معاہدہ سے جائز نامعاہدہ سے ممنوع۔
 سوم یہ کہ مصلحت اسلام و مسلمین کے لئے محاربانہ چال ہو، یہ حربی محارب کے واسطے بھی جائز کہ حقیقت بروصلہ سے اسے
 علاقہ نہیں۔

موالات کی تقسیم اور اس کے احکام:

تحقیق مقام یہ ہے کہ موالات دو قسم ہیں:

اول حقیقیہ: جس کا ادنیٰ ر کون یعنی میلان قلب ہے، پھر ۲ وداؤ پھر ۳ اتحاد پھر اپنی خواہش سے بے خوف و ۴ طمع انقیاد پھر ۵ تبتل یہ
 کج بیج و جوہ ہر کافر سے مطلقاً ہر حال میں حرام ہے۔

میل طبعی کا حکم

قال اللہ تعالیٰ:

"وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَأَلْزَمْنَا بَاطِنَ الْهَيْكَلِ الْمَوْتِ ۚ وَأَلْزَمْنَا بَاطِنَ الْهَيْكَلِ الْمَوْتِ ۚ وَأَلْزَمْنَا بَاطِنَ الْهَيْكَلِ الْمَوْتِ ۚ" ۱۔

ظالموں کی طرف میل عہ نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے۔

مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زین حسینہ کی طرف کہ جس طرح بے اختیار ہو زیر حکم نہیں پھر بھی

عہ: جب مجرد میلان قلب کو حرام و موجب عذاب نار فرمایا تو وداؤ و اتحاد و انقیاد و تبتل کس قدر سخت کبیرہ موجب عذاب اشد ہوں
 گے لیڈر وداؤ و اتحاد و انقیاد سب خود قبول کر رہے ہیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

اس تصور سے کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے، بقدر قدرت اس کا دباننا یہاں تک کہ بن پڑے تو فنا کر دینا لازم ہے کہ شے مستمر میں بقاء کے لئے حکم ابتدا ہے کہ اعراض ہر آن متحد ہیں آنا بے اختیار تھا اور جانا یعنی ازالہ قدرت میں ہے تو رکھنا اختیار موالات ہوا اور یہ حرام قطعی ہے ولہذا جس غیر اختیاری کے مبادی اس نے باختیار پیدا کئے اس میں معذور نہ ہوگا جیسے شراب کہ اس سے زوال عقل اس کا اختیاری نہیں مگر جبکہ اختیار سے پی تو زوال عقل اور اس پر جو کچھ مرتب ہو سب اسی کے اختیار سے ہوا، قال تعالیٰ:

اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہی پکا ظالم ہوگا۔	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" ①۔

تفسیر کبیر و نیشاپوری و خازن و جمل وغیرہا میں ہے:

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں سے بیزاری کا حکم دیا اور بتائید شدید واجب فرمایا تو بعض مسلمانوں نے کہا آدمی کا اس کے باپ اور ماں اور بھائی سے یہ پورا انقطاع کیونکر ممکن ہے، اس پر رب عزوجل نے فرمایا کہ باپ اور اولاد اور بھائیوں سے ان کے کفر کے سبب پورا انقطاع ہی لازم ہے۔	انه تعالى امر المؤمنين بالتبدي عن المشركين و بالغ في ايجابه، قالوا كيف تمكن هذه المقاطعة التامة بين الرجل وبين ابيه وامه واخيه، فذكر الله تعالى ان الانقطاع من الآباء والاولاد والاخوان واجب بسبب الكفر ②۔

موالات صوریہ کے احکام:

دوم صوریہ: کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو، یہ بحالت ضرورت و بمجبوری صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے۔ قال تعالیٰ:

مگر یہ کہ تمہیں ان سے پورا واقعی خوف ہو۔	"إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُ" ③۔

بقدر ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدم اظہار عداوت میں کام لگتا ہو تو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظہار محبت کی

① القرآن الکریم ۹/۲۳

② مفاتیح الغیب (تفسیر الکبیر) آیہ قل ان کان آباءکم الخ کے تحت المطبعة البهية المصرية مصر ۱۲/۱۸

③ القرآن الکریم ۳/۲۸

ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کہے صریح کی اجازت نہیں اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت، ایفاء جریر و منذر و ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی:

نہی اللہ المومنین ان یلاطفوا الکفار و یتخذوہم ولیجۃ من دون المومنین الا ان یکون الکفار علیہم ظاہرین اولیاء فیظہرون لہم اللطف ویخالفونہم فی الدین و ذلک قولہ تعالیٰ الا ان تتقوا منہم ثقۃ ^۱ ۔	اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ کافروں سے نرمی کریں اور مسلمانوں کے سوا ان میں سے کسی کو راز دار بنائیں مگر یہ کہ کافران پر غالب و والیان ملک ہوں تو اس وقت ان سے نرمی کا اظہار کریں اور دین میں مخالفت رکھیں اور یہ ہے مولیٰ تعالیٰ کا ارشاد مگر یہ کہ تم کو ان سے واقعی پورا خوف ہو۔

مدارک میں ہے۔

ای الا ان یکون للکافر علیک سلطان فتخافہ علی نفسک ومآلک فحینئذ یجوز لک اظہار الموالاة و ابطان المعاداة ^۲ ۔	یعنی مگر یہ کہ کافر کی تجھ پر سلطنت ہو تو تجھے اس سے اپنے جان و مال کا خوف ہو اس وقت تجھے جائز ہے کہ اس سے دوستی ظاہر کرے اور دشمنی چھپائے۔

کبیر میں ہے:

و ذلک بان لا یظہر العداوۃ باللسان، بل یجوز ایضاً ان یظہر الکلام البوہم للمحبۃ والموالاة، ولكن بشرط ان یضمر خلافہ وان یعرض فی کل ما یقول ^۳ ۔	یہ یوں ہے کہ زبان سے دشمنی ظاہر نہ کرے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ ایسا کلام کہے جو محبت و دوستی کا وہم دلائے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں اس کے خلاف ہو اور جو کچھ کہے پہلو دار بات کہے۔

صوریہ کی اعلیٰ قسم^۱ مداہنت ہے اس کی رخصت صرف بحالت مجبوری و اکراہ ہی ہے اور ادنیٰ قسم^۲ مدارات یہ مصلحتاً بھی جائز، قال اللہ تعالیٰ:

^۱ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) القول فی تأویل قوله لا یتخذ المومنون الکفرین الخ المطبعة المبینہ مصر ۱۴۰/۳

^۲ مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) آیہ ۳/۲۸ دار الكتاب العربی بیروت ۱/۱۵۳

^۳ مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) آیہ ۳/۲۸ المطبعة البهیة مصر ۱۴/۸

اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو تاکہ کلام الہی
سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔

"وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ
اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَأْمَنَهُ" ^۱

ظاہر ہے کہ اس وقت غلظت و خشونت منافی مقصود ہوگی۔

مدارات کا بیان

مدارات صرف اس ترک غلظت کا نام ہے اظہار الفت و رغبت پھر کسی قسم اعلیٰ میں جائے گا اور اسی کا حکم پائے گا، مدارات
و مدارات کے بیچ میں موالات صورت یہ کی دو قسمیں اور ہیں: برواقساط اور معاشرت، یہ دو صورتیں موالات کی ہوں گی اور دس کی
مکمل مجرد معاشرت ہے، نہ کہ میلان پر مبنی نہ اس سے منہی، یہ سوائے مرتد ہونے کا فرسے جائز ہے جب تک کسی محظور شرعی کی
طرف منجر نہ ہو معاشرت کے نیچے افعال کثیرہ ہیں، سلام و کلام، مصافحہ، مجالست، مساکنت، مواصلت و تقریبوں میں شرکت،
عیادت، تعزیت، اعانت، استعانت، مشورت وغیرہا ان سب کے صورت و شقوق کی تفصیل اور ہر صورت پر بیان حکم و دلیل ایک
مستقل رسالہ چاہے گا، یہاں بروصلہ سے بحث ہے جس کی ہم نے تین قسمیں بیان کیں، قسم اول کہ بے اپنی کسی غرض صحیح
کے بالقصد ایصال نفع و خیر منظور ہو یہ بے رغبت و میلان قلب متصور نہیں، تو موالات حقیقیہ ہے اور مطلقاً قطعاً حرام قطعی، باقی
دو قسمیں کہ اپنی غرض ذاتی یا مصلحت دینی مقصود ہو تو موالات صورت یہ کی ایک ہلکی قسمیں ہیں اگرچہ مجرد ترک غلظت پر ان
میں شے زائد ہے، ان دو میں فرق یہ ہے کہ قسم دوم بھی اگرچہ حقیقت موالات سے برکراں ہے اور صورت بھی کوئی قوی دلیل
نہیں مگر معنی کچھ اس کی نفی و ضد بھی نہیں، اور سوم حقیقتہً معادات و قصد اضرار ہے، لہذا حربی محارب سے بھی جائز ہوئی کہ
اب وہ ظاہری صورت خدعہ اور چال رہ گئی والحرب خدعة ^۲ (لڑائی فریب ہے۔ ت) کفار کو پیٹھ دے کر بھاننا کیسا اشد حرام
و کبیرہ ہے لیکن اگر مثلاً اس لئے ہو کہ وہ تعاقب کرتے چلے آئیں گے اور آگے اسلامی کمین ہے جب اس سے گزریں ان کے پیچھے
سے کمین کا لشکر نکلے اور آگے سے یہ لوٹ پڑیں اور کافر گھر جائیں تو ایسا فرار بہت پسندیدہ ہے کہ یہ صورت فرار معنی گزار ہیں، قال
تعالیٰ:

جہاد کے دن جو کوئی کافروں کو پیٹھ دکھائے گا سو اس کے جو
لڑائی کے لئے کنارہ کرنے یا اپنے جتھے میں جگہ

"وَمَنْ يُؤْلِهِمْ يَوْمَ ذُبُرَ الْاِمْتَحَرَّ قَالِقَتَالِ اَوْ مَحْجِرًا
إِلَى فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ" ^۳

^۱ القرآن الکریم ۶/۹

^۲ صحیح البخاری باب الحرب خدعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۲۵

^۳

لینے کو جائے وہ بیشک اللہ کے غضب میں پڑا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری پھر نے کی جگہ ہے۔	"يَغْضَبُ مِنَ اللَّهِ وَمَا أُوذِيَ بِهِمْ وَبَسَّ الْبَصِيرُ" ^۱

حرابی غیر معاہدہ سے موالات کی حالی صورت بھی حرام ہے:

اور دوم ان سے جائز نہیں کہ حقیقت معادات سے خالی اور صورت موالات حالی یہ صرف معاہدین کے لئے ہے "تذیلا للناس منا زلهم" ہر شخص کو اس کے مرتبے پر رکھنے کے لئے۔ اور غیر معاہدہ کے لئے یہ بھی موالات ممنوعہ ہی ہے اوپر گزرا کہ مولیٰ عزوجل نے ان سے صوریہ کو بھی مثل حقیقیہ منع فرمایا اور اس کا نام بھی مودت ہی رکھا کہ "تلقون الیہم بالمودۃ تسرون الیہم بالمودۃ" ^۲ (تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے تم انہیں محبت کا خفیہ پیغام پہنچاتے ہو۔) یہ ہے حقیقت انیق متکفل توفیق و تطیق والحمد للہ علی حسن التوفیق۔

آیات ممتحنہ میں برو معاملات سے کیا مراد:

اس تحقیق سے روشن ہوا کہ کریمہ "لَا يَنْهٰكُمْ" میں بر سے صرف اوسط مراد ہے کہ اعلیٰ معاہدہ سے بھی حرام اور ادنیٰ غیر معاہدہ سے بھی جائز، اور آیت فرق کے لئے اتنی ہی ہے نیز ظاہر ہوا کہ کریمہ "اِنَّمَا يَنْهٰكُمْ" میں "تولوہم" سے یہی برو صلہ مراد ہے تاکہ مقابلہ فرق ظاہر ہوا لاجرم تفسیر معالم و تفسیر کبیر میں ہے:

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بیان فرمایا جن سے نیک سلوک کی ممانعت ہے کہ فرمایا اللہ تمہیں ان سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑیں۔	ثم ذكر الذين ينهائهم عن صلتهم فقال "اِنَّمَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ" الآية ^۳

تنویر المقباس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

اللہ تمہیں ان سے منع فرماتا ہے یعنی ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے کہ ان سے موالات یعنی نیک سلوک کرو۔	(اِنَّمَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الذِّينِ) عن صلة الذين (ان تولوهم) ان تصلوهم ^۴ (ملخصاً)

^۱ القرآن الكريم ۱۶ / ۸

^۲ القرآن الكريم ۱ / ۶۰

^۳ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) زیر آیت انما ینہکم اللہ عن الذین الخ المطبعة البهية المصرية مصر ۲۹ / ۳۰۴

^۴ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس القرآن الكريم انما ینہکم اللہ عن الذین الخ مصطفی البابی مصر ص ۳۵۱

معنی اقساط کی تحقیق:

تبیین چہارم: معنی اقساط میں مفسرین تین وجہ پر مختلف ہوئے:

اول کشف و مدارک و بیضاوی و ابوالسعود و جلالین میں اسے بمعنی عدل ہی لیا اولین میں اور واضح کر دیا کہ ولا تظلموہم امام ابو بکر ابن العربی نے اس پر ایراد کیا کہ عدل و منع ظلم کا حکم معاہدہ سے خاص نہیں حربی محارب کو بھی قطعاً عام ہے اور وہ صرف رخصت نہیں بلکہ قطعاً واجب۔ قال تعالیٰ:

کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل نہ کرنے پر باعث نہ ہو عدل کرو وہ پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے	"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَتَتَّقُوا اللّٰهَ" ¹

یہ تقریر ایراد ہے اور اسے قرطبی خطیب شربنی پھر جمل نے مقرر رکھا۔

دوم عدل سے صرف وفائے عہد مراد ہے اسے کبیر میں مقاتل سے نقل کیا اور یہی تنویر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی:

ان کے ساتھ اقساط کی اجازت فرماتا ہے یعنی جو معاہدہ ان کے ساتھ ہوا اسے پورا کرو یہ عدل ہے بیشک اللہ تعالیٰ اقساط والوں کو دوست رکھتا ہے جو وفائے عہد سے عدل کرتے ہیں۔	(ان تقسطوا علیہم) تعدلوا بینہم بوفاء العہد (ان اللہ یحب المقسطین) العادلین بوفاء العہد ² ۔

اگر کہتے معاہدہ سے وفائے عہد بھی واجب ہے نہ صرف رخصت اقول وفا واجب ہے اتمام مدت واجب نہیں، مصلحت ہو تو نبذ جائز، قال تعالیٰ: "فَاٰتِذْ بِالْیَہْمِ عَلٰی سَوَآءٍ" ³ (ان کی طرف یکساں حالت پر نبذ کر دو)۔ اب ایراد بھی نہ رہا اور بروقسط و وجدا چیزیں ہو گئیں، اور "اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ" ⁴ "یہاں بھی بلا تکلف ہے۔

عہ: جن کفار سے ایک مدت تک معاہدہ ہو اور مصلحت اسلام اس کا ترک چاہے، فرض ہے کہ ان کو اطلاع کر دی جائے ہو شیار ہو جاؤ اب ہم تم سے معاہدہ رکھنا نہیں چاہتے اس کا نام نبذ ہے اس میں فرض ہے کہ اگر اس وقت وہ امن کی جگہ نہ ہوں تو اتنی مہلت دی جائے کہ وہ اپنی امان کی جگہ پہنچ جائیں، اور اگر (باقی اگلے صفحہ پر)

¹ القرآن الکریم ۸/۵

² تنویر المعباس من تفسیر ابن عباس زیر آیہ لاینہکم اللہ عن الذین الخ مصطفیٰ البابی مصر ص ۳۵۱

³ القرآن الکریم ۸/۵۸

اور اسے ماثور ہونے کا بھی شرف حاصل اگرچہ سند ضعیف ہے تو یہی اسلام و اقویٰ ہے۔

سوم عدل سے مراد صرف عدل بالبر ہے، ابن جریر و معالم و خازن میں ہے: تعدلوا فیہم بالاحسان والبر^۱ (ان سے انصاف کا برتاؤ کرو بھلائی اور نیکی کے ساتھ۔ ت) ابن العربی و قرطبی و شربنی و نیشاپوری و جمل نے اس کی یوں توجیہ کی اقساط قسط بمعنی حصہ سے یعنی اپنے مال سے کچھ دینا۔

وانا قول: وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) ممکن ہے کہ عدل سے عدل فی البر مراد ہونے کہ بالبر اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں عہد معاہدہ میں آتی ہے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سے صلہ کا مسئلہ پوچھتی ہیں اس پر یہ آیہ کریمہ اترتی ہے وہ اگر کچھ ہدیہ نہ لاتی یہ اپنی طرف سے صلہ کرتیں یا جتنا وہ لاتی اس سے زائد یہ دیتیں تو کل یا قدر زائد۔ ان کی طرف سے احسان ہوتا یہ بر ہے، اتنا ہی دیتیں تو دینے میں عدل یعنی مساوات ہوتی، یہ اقساط ہے، آیہ کریمہ نے معاہدہ سے دونوں صورتوں کی اجازت فرمائی اب یہ آیت زیادت و مساوات دونوں کی اجازت اور ان میں تقدیم ذکر زیادت میں آیت تحیت کی نظیر ہوگی "وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا^۲" جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے زیادہ الفاظ جواب میں کہو یا اتنے ہی، واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ، یہ ہے بتوفیق اللہ تعالیٰ، تفسیر کریمہ ممتحنہ میں تمام کلام کہ ان اوراق کے غیر میں نہ ملے گا والحمد للہ حمد اکثیرا طیباً مبارکاً فیہ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا والہ و ذویہ امین والحمد للہ رب العالمین۔ بالجملہ عطر ارشادات ائمہ و نتیجہ تحقیقات ممہ یہ ہوا کہ کریمہ ممتحنہ میں اگر قتال سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) باطمینان معاہدہ وہ اپنے قلعے خراب کر چکے ہوں تو فرض ہے کہ اتنی مدت دی جائے جس میں وہ اپنے قلعے درست کر لیں یہاں سے یکساں حالت کے معنی کھل گئے یعنی یہ نہ ہو کہ اپنا سامان ٹھیک کر کے ان کی غفلت میں نبذ کر دو اور انھیں درستی سامان کی مہلت نہ دو، یہ ہے اسلام کا انصاف والحمد للہ ۱۲ منہ غفرلہ۔

^۱ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) زیر آیہ لاینہکم اللہ عن الذین الخ المطبعة البیئنة مصر ۲۸/۴۰

^۲ القرآن الکریم ۸۶/۴

قتال بالفعل مراد ہو تو یقیناً آیات کثیرہ سے منسوخ جس کے نسخ پر تصریحات جلیلہ مذکورہ کے علاوہ مبسوط و عنایہ و کفایہ و تبیین و بحر الرائق و رد المحتار کے نصوص کا اور اضافہ ہوا یہ جواب اول تھا اور اگر مطلق قتال مقصود کہ ہر حربی غیر معاہدہ میں موجود، تو ضرور آیت محکم اور مشرکین ہند کو اس میں داخل نہ کرنا شدید ظلم و ستم یہ جواب دوم ہوا، اور یہی مذہب جمہور و مشرب منصور و مسلک ائمہ حنفیہ صدور ہے مسلم حنفی بننے والی ہند پرستی نے نہ حنفیت قائم رکھی نہ حنفیت، نہ مذہب ہی برقرار رکھا نہ شریعت، "ذَلِكَ هُوَ الْحُصْنُ اِنْ الْمُبِينُ" ۝ "ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، دو جواب تو ہوئے۔

لیڈروں کو تیسرا جواب

حائلاً: وائے غربت اسلام و انصاف، کیا کوئی ان سے اتنا کہنے والا نہیں کہ ہندوؤں کے بالفعل محاربین سے بھی تمہیں عداوت کا اقرار رہا تھی کے دانت ہیں، کھانے کے اور دکھانے کے اور، کیا تمہیں نہیں ہو کہ جب وہ محاربین قاتلین ظالمین کافرین گرفتار ہوئے ان پر ثبوت اشد جرائم کے انبار ہوئے تمہاری چھاتی دھڑکی، تمہاری مامتا کی پھڑکی، گھبرائے، تلملے، سٹپٹے، جیسے اکلوتے کی پھانسی سن کر ماں کو درد آئے، فوراً گرما گرم دھواں دھار، بزدلیوشن پاس کیا ہے کہ ہے یہ ہمارے پیارے ہیں۔ یہ ہماری آنکھ کے تارے ہیں، انھوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا، جلایا پھونکا، مسجدیں ڈھائیں، قرآن پھاڑے، یہ ہماری ان کی خانگی شکر رنجی تھی، ہمیں اس کی مطلق پرواہ نہیں، یہ ہمارے سگے ہیں کوئی سوتیا ڈاہ نہیں، ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی، برتن ایک دوسرے سے کھڑک ہی جاتا ہے ان کے درد سے ہمیں غش پر غش آتا ہے۔ ان کا بال بیکا ہوا اور ہمارا کلیجہ پھٹا، اللہ ان کو معافی دی جائے، فوراً ان سے درگزر کی جائے، یہ ہے آئیہ ممتحنہ پر تمہارا عمل، یہ ہے "الَّذِينَ قَتَلُوا كُفْرًا فِي الدِّينِ" سے تمہاری جنگ و جدل۔ یہ ہے واحد قہار کو تمہارا پیٹھ دینا، یہ ہے کلام جبار سے تمہارا میٹھا لینا ان تمہارے سگوں نے قرآن مجید پھاڑے، تم نے اس کے احکام پاؤں تلے مل ڈالے، انھوں نے مسجدیں ڈھائیں، تم نے رب المسجد کے ارشاد دہولتوں سے کچل ڈالے، قرآن چھوڑا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ موڑا اور ان کے دشمنوں ان کے اعداء سے رشتہ جوڑا، یہ تمہیں اسلام کا بدلا ملا۔

عہ: بعض مفتیان بے انصاف اسے دیکھیں جنھوں نے لکھا تھا "اگر کوئی ہندو اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ محارب سے بروقت ناجائز۔ ع

یہی اقرار یہی قول، یہی وعدہ تھا۔ الخ حشمت علی عفی عنہ

اف "بُئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا" ۱	اف ہے تم پر ظالموں نے کیا ہی برا عوض پایا۔

آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ تمہیں آیہ ممتحنہ پڑھنے کا کیا منہ ہے تمہارا پڑھنا یقیناً مصداق "رب تالی القرآن و القرآن یلعنہ" ۲ (بہترے وہ ہیں کہ وہ تو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت فر رہا ہے) ہے کیا اسی آیت کا تہمتہ نہیں:

"وَمَنْ يَبْتَغِ لَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" ۳	تم میں جو ان سے دوستی رکھے تو وہی کچے ظالم ہیں

جو ان سے موالات کرے وہی ظالم ہے تم نے خاص محاربین بالفعل مقاتلین فی الدین سے موالات کی تو تم حکم قرآن ظالمین ہوئے یا نہیں، اور یہی قرآن فرماتا ہے:

"أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" ۴	سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

تو حکم قرآن ایسے لوگ لعین ہوئے یا نہیں اب دو فتوے اب کرو آیہ ممتحنہ کا دعویٰ:

"وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ" ۵	اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا کچھ لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور انہیں ایمان نہیں، اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں سے فریب کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ اپنی ہی جانوں کو فریب میں ڈالتے ہیں اور انہیں خبر نہیں، ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ان کے جھوٹ کا بدلہ۔
"وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ" ۶	يُخَذُّونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا مَا يَخَذُونَ لِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ" ۷

لیڈروں کو چوتھا جواب:

ربا: ان صاحبوں سے یہ بھی پوچھ دیکھئے کہ سب جانے دو کریمہ "لَا يَهْدِيكُمْ" ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر محکم ہی سہی اور مشرکین ہند میں کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی، اب دیکھو تمہارے ہاتھ میں قرآن سے کیا ہے، خالی ہوا۔

۱ القرآن الکریم ۱۸/۵۰

۲ المدخل لابن الہجاج الکلام علی جمیع القرآن دار الکتب العربی بیروت ۱/۸۵ و ۲/۳۰۴

۳ القرآن الکریم ۹/۲۳

۴ القرآن الکریم ۱۱/۱۸

۵ القرآن الکریم ۹/۱۰۹

۶ القرآن الکریم ۲/۱۰۴۸

"وَأَقْبَدَتْهُمْ هَوَاءً" ^۱ اور ان کے دل اڑے ہوئے ہیں۔

کریمہ "لَا يَهْدِيكُمْ" نے کچھ نیک برتاؤ مالی مواسات ہی کی تورخصت دی یا یہ 'فرمایا کہ انھیں اپنا انصار بناؤ، ان کے گھرے یار غار ہو جاؤ، ان کے طاغوت کو اپنے دین کا امام ٹھہراؤ، ان کی جے پکارو، ان کی حمد کے نعرے مارو، انھیں مساجد مسلمین میں بادب و تعظیم پہنچا کر مسند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لے جا کر مسلمانوں سے اونچا اٹھا کر واعظ و ہادی مسلمان بناؤ ان کا مردار جیفہ اٹھاؤ، کندھے پر ٹکلی زبان پر جے یوں مرگٹ میں پہنچاؤ، مساجد کو ان کا ماتم گاہ بناؤ، ان کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اعلان کرو، ان کی موت پر بازار بند کرو سوگ مناؤ، ان سے اپنے ماتھے پر قشقے لگواؤ، ان کی خوشی کو شعار اسلام بند کرو، گائے کا گوشت کھانا گناہ ٹھہراؤ، کھانے والوں کو مکینہ بناؤ، اسے مثل سور کے گناہ، خدا کی قسم کی جگہ رام دہائی گاؤ، واحد قہار کے اسماء میں الحاد رچاؤ، اسے معاذ اللہ رام یعنی ہر چیز میں رہا ہوا ہر شے میں حلول کئے ہوا ٹھہراؤ۔

عہ: یہاں سے صریح گمراہی ظاہر ہوئی ان جاہل مفتیوں کی جنھوں نے کہا کہ "اس میں کیا حرج ہے رام خدا ہی کو تو کہتے ہیں" اور جب تنبیہ کی گئی کہ رام لچھن و سیتا رام میں کون سے لکھا کہ "بظاہر رام ہنود کے یہاں خدا کو کہتے ہیں اور خدا کی دہائی دینا جائز ہے" اتحاد منانے کا اثر ہے کہ وہ جو شدید کالی رب العزت کو دینے میں مقبول و شیر مادر ہے، خدا کو تو رام بنالیا کیا اپنے آپ کو بھی مولوی کی جگہ پنڈت اور عبد مضاف باحد اسماء الہیہ کے بدلے رام داس اور اپنی مسجد کو شوالہ اور اپنے مدرسہ کو پاٹ شالا کہنا روا رکھیں گے، کیا ان لفظوں کی جگہ مولوی عبد۔۔۔ صاحب نے اپنے مدرسہ کی مسجد میں وعظ فرمایا یوں کہنے کی اجازت دیں گے کہ پنڈت رام داس جی نے اپنے پاٹ شالا کے شوالے میں کتھا بکھائی یا کم از کم اتنا کہ اپنے لئے مولوی صاحب السلام علیکم کے بدلے پنڈت جی منتکار کہنا روا رکھیں گے، اور یہی نہیں اپنے جنازوں کے ساتھ کلمہ طیبہ کی جگہ رام رام ست پکاریں گے کہ آخر ہنود کے نزدیک رام خدا ہی تو ہے اور خدا ضرور حق ہے، نہ اجازت دیں گے تو کیوں اللہ کو رام کہنا جائز، اور تمھارے لئے ویسے ہی ترجمے کرنا حرام معلوم ہوا، اللہ عزوجل کی عظمت سے اپنی عظمت دل میں زائد اور بہت زائد ہے، یہ ترجمہ کا سلسلہ تو بہت اونچا چلتا ہے مگر بے ادبوں کی اسی قدر سزا ہے ۱۲ حسمت علی لکھنوی عفی عنہ۔

۳ قرآن مجید کو رمان کے ساتھ ایک ڈولے میں لے جاؤ ۴ دونوں کی پوجا کراؤ، ۵ ان کے سر غنہ کو کہو خدا نے ان کو تمہارے پاس مذکر بنا کر بھیجا ہے، یوں معنی نبوت جماء اللہ عزوجل ۶ نے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہی فرمایا، "إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ" ۱ تم تو نہیں مگر مذکر۔ اور خدا نے مذکر بنا کر بھیجا ہے اس نے معنی رسالت کا پورا نقشہ کھینچ دیا، ہاں لفظ بچایا ۲ اسے یوں دکھایا نبوت ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے ۴ اور امام و پیشوا و بجائے مہدی موعود تو صاف کہہ دیا بلکہ ۸ اس کی حمد میں یہاں تک کہ اونچے اڑے کہ "خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست" ۹ صاف کہہ دیا کہ "آج اگر تم نے ہندو بھائیوں کو خوش کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا، صاف کہہ دیا کہ "ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز اٹھا دے گا، ۳ صاف کہہ دیا کہ "ایسا مذہب چاہتے ہیں جو سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرائے گا" ۱ صاف کہہ دیا کہ "ہم نے قرآن مجید و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر ثار کر دی" کیا کریمہ "لَا يَهْتَكُمُ" میں ان ملعونات و کفریات کی اجازت دی تھی۔

تمہاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب میں بھون دے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یہ ہیں وہ لوگ کہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے	"وَلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتْكُمْ بِعَذَابٍ" ۲ "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ أُولَٰئِكَ يُعَذِّبُ اللَّهُ عَنِ رَأْيِهِمْ وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ"

عہ: یہاں سے صاف ظاہر ہوئی ان جاہل مفتیوں کی جنہوں نے لکھا "مذکر یاد دلانے کے معنی میں بولا جاتا ہے پس اگر کسی کو مذکر یعنی کوئی بات یاد دلانے کہا جائے تو جائز ہے" مسلمانو! اللہ انصاف کہاں تو کوئی بات یاد دلانے والا اور کہاں یہ کہ "خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے گاندھی کو پیشوا نہیں بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مدر بنا کر بھیجا، یہ گفتنی جدید لیڈر بننے والے جناب عبد الماجد بدایونی کی ہے جو جلسہ جمیعت علمائے ہند دہلی میں ہوئی اور اخبار فتح دہلی ۲۴ نومبر میں چھپی انھیں کی حمایت میں مفتی مذکر کا وہ فتویٰ ہے مگر معلوم نہیں ان مفتی صاحب فقیہ کی کتاب علم یا ان کے طور پر پنڈت رام داس جی شاستری کی ودیا پشتک میں مولوی عبد الماجد کو پانڈے شری داس کہنے کا بھی جواز ہے یا ان کے کھینے کے لئے صرف بارگاہ قہار بے نیاز ہے ۱۲ حسنت علی لکھنوی عفی عنہ۔

۱ القرآن الکریم ۲۱/۸۸

۲ القرآن الکریم ۲۰/۶۱

"الَّذِينَ كَذَّبُوا عَمَّا رَبِّهِمْ لَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٢﴾" س ۱	یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت وہ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔

دیجی تم نے آئینہِ ممتحنہ میں اپنی صورت:

"وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٣﴾" كَذَلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤﴾" ۳	یہ سزا ہے ظالموں کی، عذاب ایسا ہوتا ہے اور بیشک آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے۔

لیڈروں سے ضروری سوال:

سوال ضروری لیڈران اور پارٹی کو اب تو کھلا کہ انہوں نے یقیناً دشمنانِ خدا اور رسول سے وداد و اتحاد منایا اور ان کا کوئی عذر
باردا نہیں کام نہ آیا اب قرآن کریم سے اپنا حکم بتائیں، اوپر آیہ کریمہ تلاوت ہوئی:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" ۴	تم نہ پاؤ گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ مخالفانِ خدا اور رسول سے وداد کریں۔

دوسری آیات میں فرمایا:

"تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُطِيسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ لَهُمْ خُلْدٌ ﴿١﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا لَهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢﴾" ۵	تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بری چیز ہے جو خود انہوں نے اپنے لئے تیار کی، یہ کہ ان پر اللہ کا غضب اتر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر انہیں اللہ و نبی و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو دوست نہ بناتے مگر ہے کہ ان میں بہت سے فاسق ہیں۔

^۱ القرآن الکریم ۱۱/ ۱۹، ۱۸

^۲ القرآن الکریم ۵/ ۲۹

^۳ القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

^۴ القرآن الکریم ۵۸/ ۲۲

^۵ القرآن الکریم ۵/ ۸۰، ۸۱

ترک موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط:

فرمائیے اللہ واحد قہار سچا کہ ہندوؤں سے وداد و اتحاد منانے والے ہر گز مسلمان نہیں انھیں اللہ و نبی و قرآن پر ایمان نہیں، یا معاذ اللہ یہ سچے کہ ہم تو نکسالی مسلمان ہیں ہم تو قوم کے لیڈران و ریفرامران ہیں، مسلمان تو یہی کہے گا کہ اللہ سچا "ومن اصدق من اللہ حدیثاً"، غرض ترک موالات میں افراط کی تو وہ کہ مجرد معاملات حرام قطعی اور تفریط کی تو یہ کہ ہندوؤں سے وداد و اتحاد واجب بلکہ ان کی غلامی و انقیاد فرض بلکہ مدار ایمان۔

پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے۔

فسبحن مقلب القلوب والابصار۔

اول میں تحریم حلال کی، دوم میں تحلیل حرام بلکہ افتراض حرام اور ان دونوں کے حکم ظاہر و طشت از بام۔

انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے بہتانی الزام کارو:

للہ انصاف! کیا یہاں اہل حق نے انگریزوں کے خوش کرنے کو معاذ اللہ مسلمانوں کا تباہ کرنے والا مسئلہ نکالا یا ان کے اہل باطل نے مشرکین کے خوش کرنے کو صراحۃً کلام اللہ و احکام اللہ کو پاؤں کے نیچے مل ڈالا، مسلمان کو خدا لگتی کہنی چاہئے، ہندوؤں کی غلامی سے چھڑانے کو جو فتویٰ اہلسنت نے دیئے کلام الہی و احکام الہی بیان کئے یہ تو ان کے دھرم میں انگریزوں کو خوش کرنے کے ہوئے وہ جو پیر نیچر کے دور میں نصرانیت کی غلامی اُنچی تھی جسے اب آدھی صدی کے بعد لیڈر، رونے بیٹھے ہیں۔ کیا اس کا رد علمائے اہل سنت نے نہ کیا، وہ کس کو خوش کرنے کو تھا، کیا بکثرت رسائل و مسائل اس کے رد میں نہ لکھے گئے، حتیٰ کہ اس کے بچے ندوے کے رد میں پچاس^{۵۰} سے زائد رسائل شائع کئے جن میں جابجا اس نیم نصرانیت کا بھی رد بلیغ ہے، یہ کس کے خوش کرنے کو تھا، کیا مصمام حسن میں نہ تھا

نیچر یاں راست خداور کمند	نیچر وقانون وراپائے بند
سر توند کہ ز نیچر کشند	خط بخدائیش سنچر کشند
کیست سنچر سی والیس آئی ست	گول بکول آمدہ نیچر پست
چوں شدہ استارہ ہند آن دغل	نخس و بلند آمدہ ہنجوں زحل
عرش و فلک جن و ملک حشر تن	نار و جنان جملہ غلط کرد و ظن
کیست نبی پر دل پر جوش گو	وحی چہ باشد سخن جوش او
برزوہ برہم ہمہ از اصل و فرع	دین نوآورد و نوآورد شرع
ریش حرام ست و دم فرق فرض	جج سوئے انگلنڈ بود قطع ارض
گفت بیا قوم شنو قوم من	ہیں سوئے اعزاز بدو قوم من

ذلت تان دین مسلمانی ست

وائے برائکس کہ نہ نصرانی ست

(ترجمہ: خدا نیچریوں کی قید میں ہے، نیچر (طبیعت) اور قانون اس کو پابند کرینوالے ہیں، وہ نیچر سے سر نہیں پھر سکتا۔ نیچر اس کو خدائی پر لکیر کھینچ دیتا ہے، نیچر کون؟ سی، ایس آئی ہے، ایک بیوقوف نیچر پرست (سر سید) کول میں آیا ہے، جب سے وہ کھوٹا شخص ستارہ ہند ہوا (اسے تمنغہ ملا ہے) زحل کی طرح منحوس اور بلند ہو گیا ہے، اس نے عرش آسمان، فرشتے، حشر جسمانی، جنت دوزخ سب کو غلط اور ظنی قرار دیا ہے، (اس کے نزدیک) نبی کون ہے؟ بہادر اور شعلہ بیان خطیب ہے تمام اصول اور فروع کو اس نے درہم برہم کر دیا ہے، دین نیلا لایا ہے اور شریعت نئی لایا ہے، داڑھی حرام ہے اور (ٹیڑھی) مانگ کی دم فرض ہے، حج انگلینڈ کی طرف سفر کا نام ہے، اس نے کہا اے میری قوم! آ اور سن، اے میری قوم! عزت کی طرف دوڑ، دین اسلام تمہاری ذلت ہے، افسوس اس شخص پر جو نصرانی (عیسائی) نہیں ہے) یہ کس کی خوشی کو تھا، کیا مشرقستان اقدس میں نہ تھلے

ندو یا کیس جلوہ در اسپنج و لکچر می کنند	چوں بہ سنت می رسند آں کار دیگر می کنند
گہ روافض رابر سر بر تاج لطف اللہ نہند	گہ پوادر راہہ تخت عالماں بر می کنند
بخت و رخت تخت دیں ہیں جلوہ با صدرش براں	پاڈری وسکاٹ بامسٹری براڈری کنند
مفت مفتی یافت ایں عزت کہ اور اہمنشین	بالمالماں جج و جنٹ و کلکٹر می کنند
ساز و ناز عالماں ہیں نظم بزم دیں بدیں	میز واسٹج و ٹکٹ ہال و کلب گھری کنند
زیں سگا لشاچہ نالشا کہ خود ایں سرکش	داور دادار را برٹش گور نرمے کنند

(ترجمہ: ندوہ والے جو تقریر اور لکچر میں جلوہ دکھاتے ہیں جب سنت تک پہنچے ہیں تو دوسرا کام کرتے ہیں، (یعنی سنت کی مخالفت)۔ یہ کبھی رافضیوں کے سر پر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا تاج رکھتے ہیں کبھی پادریوں کو علماء کے سٹج پر بٹھاتے ہیں۔ دین کے اسٹج کی قسمت اور ساز و سامان دیکھئے کہ سوداڑھی مندوں کے ساتھ پادری وسکاٹ اور مسٹر کو (اپنا) بھائی بناتے ہیں، مفتی کو مفت میں یہ عزت مل گئی کہ اسے اماموں، ججوں، جنٹوں، اور کلکٹروں کا ہم نشین بنادیتے ہیں، علماء کے ناز و انداز دیکھئے، مجلس دینی کا نظام دیکھئے، میز اسٹج، ٹکٹ ہال اور کلب گھر بناتے ہیں، ان خوشامدوں پر کیا رونا کہ یہ سرکش لوگ برٹش گورنر کو حاکم اور منصف مقرر کرتے ہیں) یہ کس کی خوشی کو تھا، مولوی عبدالباری صاحب خدام کعبہ کی باگی کے لئے مسجد کانپور کو عام سڑک اور ہمیشہ کے لئے جنب و حائض و کافر و مشرک کی پامال کرا

آئے اور بکال جرات اسے مسئلہ شرعیہ ٹھہرایا اس کے رد میں ابانہ المتواری لکھا جس میں ان سے کہا گیا

دانم نہ رسی کعبہ اے پشت براہ

کیں رہ کہ تو میروی بانگستانست

(کعبہ کی طرف پشت کر کے چلنے والے! میں جانتا ہوں تو کعبہ نہیں پہنچ سکے گا کہ جس راہ پر تو چل رہا ہے وہ انگلستان کا راستہ ہے۔ ت)

نیز ان کے شبہات و اہیہ کے قلع قمع کو قانع الواہیات شائع ہوا، یہ کس کی خوشی کو تھا، بات یہ ہے ع
المرء یقیس علی نفسه

ع آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس

لیڈروں اور ان کی پارٹی نے آج تک نصرانیت کی تقلید و غلامی، خوشنودی نصاریٰ کو کی اب کہ ان سے بگڑی اس سے بدرجہا بڑھ کر خوشنودی ہنود کو ان کی غلامی لی، سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ خادمان شرع بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے حالانکہ اللہ و رسول جانتے ہیں کہ اظہار مسائل سے خادمان شرع کا مقصود کسی مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ عزوجل کی رضا اور اس کے بندوں کو اس کے احکام پہنچانا اور واللہ الحمد سنئے ہم کہیں واحد قہار اور اس کے رسولوں اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لغتیں جس نے انگریزوں کے خوش کرنے کو تباہی مسلمین کا مسئلہ نکالا ہو، نہیں نہیں، بلکہ اس پر بھی جس نے حق مسئلہ نہ رضائے خدا و رسول نہ تنبیہ و آگاہی مسلمین کے لئے بتایا بلکہ اس سے خوشنودی نصاریٰ اس کا مقصد و مدعا ہو اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ لیجئے کہ اللہ واحد قہار اور اس کے رسولوں اور ملائکہ اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لغتیں ان پر جنھوں نے خوشنودی مشرکین کے لئے تباہی اسلام کے مسائل دل سے نکالے اللہ عزوجل کے کلام اور احکام تحریف و تغیر سے کا پلٹ کر ڈالے شعار اسلام بند کئے شعار کفر پسند کئے، مشرکوں کو امام و ہادی بنایا، ان سے و داد و اتحاد منایا اور اس پر سب لیڈر مل کر کہیں آمین، ان کی یہ آمین ان شاء اللہ تعالیٰ خالی نہ جائے گی اگرچہ دل میں بہت کی دعائے ہو "الافی ضلل"۔

مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا ردِ تبلیغ

(۸) لیڈر کہ احکام اسلام کو یکسر بدلنے اور بیچارے عوام کو جھوٹے من گھڑت احکام سنا کر چھلنے پر تلے ہیں محض فریب دہی کے لئے اس طرف چلے ہیں کہ ہندوؤں سے اور ہم سے اب جبکہ عہد موافقت ہو گیا تو ہم کو اس کا پورا کرنا لازمی ہے یہ شریعت پر محض افتراء ہے، اول کون سی شریعت میں ہے کہ مشرکوں سے عہد موافقت، کافروں سے معاہدہ شرعیہ ایک مدت تک بمصلحت شرعی التوائے قتال کا عہد ہے، نہ کہ موافقت کا جواب نصوص قطعیہ حرام ہے۔

لیڈران پر دوسرا رد:

دوم صرف موافقت ہی نہیں بلکہ لیڈران فرماتے ہیں اگر شرعی عہد مصلحت ہو تو اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں۔

عہ: عبارت گزشتہ اور یہ سب عبارات کہ اس بحث میں آتی ہیں جن پر خط ہے خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب جلسہ انجمن علمائے صوبہ متحدہ ۱۲ رجب ۱۳۸۸ھ بمقام کانپور کی ہیں ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

مشرکوں سے اتحاد:

اللہ اکبر مشرک اور اتحاد جب تک یہ مشرک یا وہ مسلم نہ ہو جائیں دو ضدوں کا اتحاد کیونکر ممکن، ظاہر ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوئے نہ یہ ان کو مسلمان مان کر ان سے متحد ہوئے تو ضرور صورت عکس ہے کہ انھیں نے شرک قبول کیا، لیڈر صاحبو! ممنوع ہے یا نہیں تمھاری خانگی پیچاتی بات نہیں "إِنْ أَلَّحُمُ إِلَّا لِلَّهِ" ^۱ حکم نہیں مگر اللہ کے لئے، خود لیڈر ان فرماتے ہیں خدا کے سوا کسی کو حاکم بنانا روا نہیں "لا حکم الا للہ"، اور اس میں یہاں تک بڑھے کہ اگر رسول کی اطاعت لازم ہے تو اس صورت میں جبکہ مخالفت احکام اللہ نہ ہو ورنہ "انما الطاعة فی المعروف" مشہور ہے۔

لیڈر ان کے نزدیک رسول اللہ بھی خلاف خدا حکم فرما سکتے ہیں:

اللہ اکبر واحد قہار تو یہ فرمائے کہ "مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" ^۲ جس نے رسول کی اطاعت کی بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور لیڈر ان فرمائیں رسول کی اطاعت اسی وقت تک ہے جب تک وہ احکام الہی کی مخالفت نہ کرے۔ جب رسول خلاف خدا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں، خیر، جب آپ کے یہاں رسول کا یہ مرتبہ ہے تو کیا قوم پر آپ کی اطاعت ہر طرح لازم ہے اگرچہ خلاف خدا و قرآن حکم دیجئے، ابھی تو آپ نے کہا کہ حکم نہیں مگر خدا کے لئے اب اگر خدائی دعوئی تمھیں نہیں تو دکھاؤ خدا نے کہاں فرمایا ہے کہ مشرکوں سے اتحاد پیدا کرنا بمصلحت ممنوع نہیں۔

لاؤ اپنی برہان اگر تم سچے ہو۔

"هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ" ^۳

قرآن عظیم کے صفحات مشرکین سے اتحاد و وداد حرام کرنے سے گونج رہے ہیں لیڈرو! "عَاثْتُمْ أَعْلَمَ أَمْرًا" ^۴ مصلحت شرعی تم زیادہ جانو یا اللہ جو فرماتا ہے۔

"لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ" ^۵
کسی غیر مسلم کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے ان کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا۔

^۱ القرآن الکریم ۶/۱۲ و ۵۷/۳۰ و ۱۲/۶۷

^۲ القرآن الکریم ۴/۸۰

^۳ القرآن الکریم ۲/۱۱۱

^۴ القرآن الکریم ۲/۱۴۰

^۵ القرآن الکریم ۳/۱۱۸

اللہ اکبر ایسا کھلا افتراء اور واحد قہار پر، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اپنی زبانوں کی جھوٹی بناوٹ سے نہ کہو کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے تھوڑے دنوں دنیا میں برت لیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔	"وَلَا تَقُولُوا الْبَاطِلَ الَّذِي هُوَ الْكَذِبُ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتَقْتُلُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۖ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ^۱

لیڈران پر تیسرا رد:

لیڈران فرماتے ہیں ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔

لیڈران کے نزدیک دشمنان خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے:

اللہ اکبر اللہ کے دشمنوں سے اتحاد اور اس میں محبت خدا کا عداوتی ان کے نزدیک اللہ کی محبت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مل کر ایک ہو جائیں، امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

دشمن تین ہیں: ایک خود تیرا دشمن، دوسرا تیرے دوست کا دشمن، تیسرا تیرے دشمن کا دوست،	الاعداء ثلاثة عدوك وعدو صديقك وصديق عدوك ^۲

اللہ عزوجل فرماتا ہے: "فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ" ^۳ بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے تم کہ اس کے دشمنوں سے متحد ہوئے کیونکر اللہ کے دشمن نہ ہوئے

تو دعدوی ثم تزعم اننی

صديقك ليس النوك عنك بعارب

(تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ جھک مارتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں حماقت تجھ سے دور نہیں)

^۱ القرآن الکریم ۱۶/۱۱۷، ۱۱۷

^۲ نہج البلاغۃ مع شرح ابن ابی الحدید الجزء التاسع عشر دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۸۴

^۳ القرآن الکریم ۲/۹۸

لیڈران پر چوتھا رد:

چہارم کافروں مشرکوں سے معاہدہ شرعیہ صرف اس وقت روا ہے جب معاذ اللہ مسلمانوں کو اس کی احتیاج و ضرورت ہو، امام ملک العلماء بدائع میں فرماتے ہیں:

المواذعة ركنها فهو لفظ المواذعة او المساومة او المصالحة والمعاودة او ما يؤدى معنى هذه العبارات وشرطها الضرورة فلا تجوز عند عدم الضرورة ^۱ (ملخصاً)	معاہدہ صلح کا رکن یہ الفاظ ہیں موادعت، مسالمت، مصالحت، معاہدہ اور جو لفظ ان معنی کو ادا کرے اور معاہدہ کی شرط ضرورت ہے بے ضرورت حرام ہے۔

لیکن لیڈران اپنا بھاری جرم خود قبول نہیں کرتے ہیں کہ ہم کو احتیاج نے اتحاد برداران ہند کی جانب مائل نہیں کیا تمہارا معاہدہ اگر بفرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی بے ضرورت ان کی طرف مائل ہونا حرام تھا ہر حال اس نے تمہیں واحد قہار کا نافرمان اور صریح بدخواہ مسلمانان و دین مسلمانان کر دیا۔

لیڈران پر پانچواں رد:

پنجم کفار سے معاہدہ شرعیہ ایک قسم امان ہے اور شرط امان یہ ہے کہ کفار کو امان دہندہ سے خوف قتل و قتل ہو اور یہ ان پر قاہر ہو اگرچہ اپنی جماعت کے لحاظ سے اگرچہ نسبتاً پلہ انھیں کا بھاری ہو جنگ دوسر دار و حرب میں چرب کو بھی خوف ہوتا ہے جس سے انھیں اپنے قتل کا خوف نہ ہو اس کا امان دینا باطل اور معاہدہ کرنا مردود، بدائع ملک العلماء میں ہے:

اما حکم المواذعة فما هو حکم الامان المعروف لانها عقد امان ايضاً ^۲	معاہدہ کا حکم وہی ہے جو امان کا مشہور حکم ہے اس لئے کہ معاہدہ بھی ایک عقد امان ہے۔

ہدایہ میں ہے:

انه من اهل القتال فيخافونه اذ هو من اهل المنعة فيتحقق الامان منه لملاقاته محله ^۳	اس لئے کہ وہ امان دہندہ اہل قتال سے ہے تو کافر اس سے ڈریں گے اس لئے کہ وہ حمایتی گروہ رکھتا ہے تو اس کا امان دینا ٹھیک ہوگا اپنے محل پر واقع ہوا۔

^۱ بدائع الصنائع کتاب السیر مطلب و اما حکم المواذعة الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۷/ ۱۰۸

^۲ بدائع الصنائع کتاب السیر مطلب و اما حکم المواذعة الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۷/ ۱۰۹

^۳ الهدایہ باب المواذعة من يجوز امانه المكتبة العربية کراچی ۲/ ۵۳۴

اسی میں ہے:

لايجوز امان اسير ولا تاجر يد خل عليهم لانهم لا يخافونها والامان يختص بمحل الخوف ¹ (ملخصاً)	قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں تجارت کو گیا ہو ان کی امان صحیح نہیں اس لئے کہ کافران سے نہ ڈریں گے اور امان وہیں ہو سکتی ہے جہاں خوف ہو۔ (ملخصاً)

اسی میں ہے:

ومن اسلم في دار الحرب ولم يهاجر اليها لا يصح امانه لها ²	جو دار الحرب میں مسلمان ہوا اور دارالاسلام میں ہجرت کر کے نہ آئے اس کا امان دینا بھی صحیح نہیں اسی دلیل سے کہ ہم بیان کر چکے۔

فتح القدیر میں ہے:

لها بينا من ان الامان يختص بمحل الخوف ولا خوف منه حال كونه مقبياً في دارهم لامنعة له ولا قوة دفع ³	ہماری بیان کی ہوئی دلیل یہ ہے کہ امان دینا اس کا صحیح ہے جس سے خوف ہو اور اس سے خوف نہیں کہ یہ انھیں کے ملک میں رہتا ہے، اس کے پاس نہ اپنی حمایت کرنے والا کوئی گروہ ہے نہ مدافعت کفار کی قوت۔

عنایہ امام اکمل میں ہے:

شرط جواز الامان هو الايمان وعلته هو الخوف لان الخوف انما يحصل من له قوة وامتناع ⁴	امان جائز ہونے کی شرط ایمان ہے اور اس کی علت خوف اس لئے کہ خوف اسی سے ہوتا ہے جو زور رکھتا ہو اور اپنے آپ کو بچا سکتا ہو۔

کلام امام نسفی میں ہے:

صح امانه لانه من اهل القتال	اس کی امان صحیح ہے اس لئے کہ وہ قتال کے

¹ الهداية باب المواعدة من يجوز امانه المكتبة العربية كراچی ۱۲/ ۵۳۵

² الهداية باب المواعدة من يجوز امانه المكتبة العربية كراچی ۱۲/ ۵۳۵

³ فتح القدیر باب المواعدة من يجوز امانه مكتبة نوريه رضويه سكر ۱۵/ ۲۱۳

⁴ عنایة مع فتح القدیر باب المواعدة من يجوز امانه مكتبة نوريه رضويه سكر ۱۵/ ۲۱۳

ومنة الاسلام فيخافونه فينفذ منه الامان الذي هو ازالة الخوف ¹ ۔	لائق ہے اور اپنی حمایت کے لئے اسلامی گروہ رکھتا ہے تو کافر اس سے ڈریں گے تو امان کہ خوف زائل کرنے کا نام ہے اس سے نفاذ پائے گی۔

اسی میں ہے:

لا يجوز امان اسير وتاجر دخل عليهم ومسلم اسلم في دار الحرب ولم يهاجر لان الامان يكون على خوف ولا خوف لهم منه ² ۔	قیدی یا تاجر کہ دار الحرب میں داخل ہوا یا حربی کہ وہاں اسلام لایا اور دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کی ان کا امان دینا صحیح نہیں کہ امان ڈر میں ہوتی ہے اور کافران سے نہ ڈریں گے۔

تبیین امام زیلعی میں ہے:

لو دخل مسلم في عسكر اهل الحرب في دار الاسلام وامنهم لا يصح امانه الا اذا امنهم من يقاتلهم بخلاف ما اذا امن عشرين او نحوهم في دار الاسلام حيث لا يجوز امانه لان الواحد وان كان مقهورا باعتبار نفسه حيث لا يقاتلهم لكنه قاهر ممتنع بقوة المسلمين فكان قاهر الهم حكماً ³ ۔ (ملخصاً)	حریوں کا لشکر دار الاسلام میں آیا ہوا ہے اور کوئی مسلمان ان کے لشکر میں جا کر امان دے آئے یہ امان صحیح نہیں ہاں جب اتنے مسلمان انھیں امان دیں جو اس لشکر کی مقاومت کر سکتے ہوں بخلاف اس کے مثلاً بیس پچیس حربی دار الاسلام میں آئے اور ایک مسلمان نے ان میں جا کر انھیں امان دے دی، یہ امان صحیح ہو گئی کہ ایک اگرچہ بیس سے مغلوب ہے ان کی مقاومت نہیں کر سکتا مگر وہ مسلمانوں کے زور سے ان پر غالب ہے تو حکماً غلبہ اسی کا ہوگا۔ (ملخصاً)

اسی میں ہے:

الامان ازالة الخوف ومن لم	امان خوف زائل کرنے کا نام ہے اور وہ جو قتال

¹ کافی شرح وافى للنسفی

² کافی شرح وافى للنسفی

³ تبیین الحقائق کتاب السیر المطبعة الكبرى الامیریہ بولاق مصر ۱۳/ ۲۴

یباشر القتال لایخافونه فکیف یصح امانہ ^۱ ۔	نہ کرے کافر اس نہ ڈریں گے تو اس کی امان کیسے صحیح ہو۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہندو پر قابہ تھے کیا ان کے قتل پر قادر تھے کیا ان کو تم سے خوف قتل تھا جسے تمہاری امان نے زائل کیا، اور جب یہ کچھ نہ تھا اور بینک نہ تھا تمہارا معاہدہ اگر بفرض باطل، معاہدہ شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی قطعاً باطل و مردود تھا، اور مردود کو پورا کرنا لازمی بتانا اس سے بڑھ کر مردود۔

لیڈران پر چھٹا رد:

ششم کفار سے معاہدہ شرعیہ میں شرط اعظم یہ ہے کہ جتنی مدت تک ہو اس میں تہیہ قتال رکھیں اور اس کی آمدگی و درستی سامان سے غفلت نہ کریں کہ التواء و معاہدہ سے اصل مقصود یہی ہے ورنہ تارک فرض اہم ہوں گے اور مستحق نار جہنم، والعیاذ باللہ تعالیٰ، بدائع امام ملک العلماء میں ہے:

المعاهدة شرطها الضرورة وهي ضرورة استعداد القتال لان المودة ترك القتال المفروض فلا يجوز الا في حال يقع وسيلة الى القتال ^۲ ۔	معاہدہ جائز ہونے کی شرط ضرورت ہے اور وہ ضرورت یہ ہے کہ اس مدت میں سامان قتال درست کریں اس لئے کہ جہاد فرض ہے اور معاہدہ اس فرض کا ترک ہے تو اس حال میں حلال ہو سکتا ہے کہ یہ جہاد کے لئے وسیلہ پڑے۔

ایمان سے کہنا کیا تم ہندوؤں سے آمدگی قتال میں ہو اور اسی لئے ایک مدت تک ان سے معاہدہ کیا ہے کہ اس فرصت میں ان کے قتل کا سامان مہیا کر لو کیوں مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہو، بلکہ عالم الغیب والقلب کے ساتھ فریب کی راہ لیتے ہو۔

"وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ" ^۳	اور فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انھیں شعور نہیں۔

طرح طرح ثابت ہوا کہ تمہارا یہ معاہدہ اگر بفرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں بھی ہوتا جب بھی

^۱ تبیین الحقائق کتاب السیر قبیل باب الغنائم المطبعة الكبرى الاميرية بولاق مصر ۱۳/ ۲۴۸

^۲ بدائع الصنائع کتاب السیر مطلب و امانوع الثانی وهو الامان الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۰۸/ ۷

^۳ القرآن الکریم ۹/ ۲

حرام و مردود و خلاف شرع ہوا، اب کیوں نہ یاد کریں لیڈران اپنا ہی قول کہ "خدا کے یہاں معاہدہ کا حیلہ بھی کارگر ہوتا ہے" یا دیکھئے کیا جواب ملتا ہے کوئی اگر معاہدہ کا دغوی بھی کرے تو خلاف شرع معاہدہ کیونکر مسلم ہوگا کیونکہ صلح حدیبیہ منسوخ ہو چکی ہے اور الاما احل بہ حراماً او حرم بہ حلالاً^۱ (مگر وہ معاہدہ جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنائے۔ ت) کا استثناء حکم مستقل ہے۔"

لیڈران پر ساتوں رو:

ہفتم لیڈران کی بڑی کوشش اس میں ہے کہ مشرکین ہند کے شدید مظالم چھپائیں اور ان کو جیسے بنے "لَمْ يَقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ" میں داخل ٹھہرائیں تاکہ انھیں زیر حکم "لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ" لائیں یہ صاف کہہ رہا ہے کہ معاہدہ کا عذر محض جھوٹا ہے معاہدہ تو حسب ضرورت شرعیہ مقاتلین سے خاص وقت قتال بھی جائز ہے پھر اگر معاہدہ ہوتا تو اس کھینچ تان کی کیا ضرورت پڑتی معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے ہیں اور قصداً بکتے ہیں اور دل میں خوب سمجھ رہے ہیں کہ نرا جھوٹ بکتے ہیں "وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ" (۵) (۲) اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ ت)

مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل اغراض

(۹) لیڈران حاشا تمھارا معاہدہ ہنود سے نہ التوائے قتال کے لئے ہوانہ اس کا کچھ ذکر تھا نہ تم ان پر قابہ تھے نہ انھیں تم سے اپنے قتل کا خوف تھا بلکہ دونوں تیسرے کے ہاتھ میں مقہور ہو، نہ ہرگز اس مدت معاہدہ میں تم قتل ہنود کا سامان کر رہے ہونہ ہرگز تمھاری نیت نہ ہرگز تم ایسا کر سکتے ہو غرض معاہدہ شرعیہ سے ایسا ہی دور ہو جیسے مشرکین توحید سے یا تم شرع مجید سے بلکہ ناپاک معاہدہ چار باتوں کے لئے ہوا:

مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے:

یکم: مشرکین سے عقد مواخات بھائی چارہ کہ برادران وطن ہندو بھائی، اللہ عزوجل فرمائے "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ" مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ تم کہو "نحن والمشرکون اخوة" ہم اور مشرکین آپس میں بھائی ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

^۱ سنن ابن ماجہ ابواب الاحکام باب الصلح ایچ ایم سعید کینی کراچی ص ۱۷۱

^۲ القرآن الکریم ۹۵/۲

^۳ القرآن الکریم ۱۰/۳۹

کیا تم نے نہ دیکھا کہ منافقوں کو کہ اپنے بھائی کافروں سے کہتے ہیں۔	"لَا خَوَانَهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ" ^۱

وہاں "من اهل الكتاب" تھا یہاں اس سے بڑھ کر "من الشركين" ہوا۔

کافروں سے اتحاد کرنے والے حکم قرآن کافر ہیں:

دوم: ان سے اتحاد، حالانکہ قرآن عظیم میں سے زیادہ آیات میں اسے مردود و ملعون فرما چکا اور جا بجا صاف ارشاد فرمادیا کہ ایسا

کرنے والے انہیں میں سے ہیں، "وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَلَئِنَّ مِنْهُمْ" ^۲ ایسا کرنے والے مسلمان نہیں

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" ^۳ ایسا کرنے والوں کو اللہ و رسول و قرآن پر ایمان

نہیں "وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا أَتَزَلِ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا لَهُمْ أَوْلِيَاءَ" ^۴۔

کافروں کا حلیف بننا حرام ہے:

سوم: مشرکین کے حلیف بننا انہیں اپنا حلیف بنانا، حالانکہ حلیف بنانا منسوخ ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں:

اب اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔ یہ حدیث امام احمد نے مسند اور امام محمد بن عیسیٰ نے جامع میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کی۔	لا تحدثوا في الاسلام حلفاً ^۵، رواه الامام احمد في المسند ومحمد بن عيسى في الجامع عن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه بسند حسن۔

یہ منسوخات ہی کے عمل پر ہیں کل کو شراب بھی حلال کر لیں گے اور خدا جانے کہاں کہاں تک بڑھیں گے، رب عزوجل

فرماتا ہے:

^۱ القرآن الکریم ۵۹ / ۱۱

^۲ القرآن الکریم ۵ / ۵۱

^۳ القرآن الکریم ۵۸ / ۲۲

^۴ القرآن الکریم ۵ / ۸۱

^۵ جامع الترمذی ابواب السیر باب ما جاء في الحلف امين کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/ ۱۹۲، مسند احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمرو

بن عاص دار الفکر بیروت ۲ / ۲۰۷ - ۲۱۳

اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور باقی سب کافران میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو۔	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُم مِّنْهُ مُّؤْمِنِينَ" ۱

تفسیر ابن جریر میں اس آیہ کریمہ کے تحت میں ہے:

رب عزوجل فرماتا ہے اے مسلمانو! کافروں کو مددگار یا بھائی اور حلیف نہ بناؤ وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہ کریں گے اگرچہ تم سے دوستی و یارانہ ظاہر کریں۔	يقول لا تتخذوهم ايها المؤمنون انصارا او اخوانا او حلفاء فانهم لا يألونكم خبالا وان اظهروا لكم مودة و صداقة ۲۔

فقہ وحدیث کے حاوی امام اجل ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشکل الآثار میں یہ تحقیق فرما کر کہ مشرکوں سے استعانت حرام کتابی سے ہو سکتی ہے اس پر حدیث سوم کہ فائدہ ثانیہ میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن ابی منافق کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس کر دیا اور انھیں مشرکین فرمایا اعتراض وارد کی کہ دیکھو حضو نے یہود کو بھی مشرکین سے گنا اور ان سے استعانت کو بھی مشرکین سے استعانت قرار دیا اس کے جواب میں فرمایا اس کی وجہ ان کا اس مشرک منافق سے حلف ہے کہ حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں تو مشرک کے حلیف ہو کر وہ کتابی نہ رہے مرتد ہو گئے اور اسی طرح مشرک، عبارت یہ ہے:

جوابنا ان وجه قول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لهؤلاء اليهود على ما بينهم وبين ابن ابى المنافق من الحلف والمخالفة هي الموافقة من الحالفين للمخالفين فكانوا بذلك خارجين من اهل الكتاب مرتدين عما كانوا عليه وصاروا مشركين كمشركي العرب³ (ملخصاً)

امام ابوالولید باجی نے مختصر پھر علامہ یوسف دمشقی نے معتقر میں اسے مقرر رکھا،

¹ القرآن الکریم ۵/ ۵۷

² جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیت ۵/ ۵۷ المطبعة الميمنية مصر ۱۶۶/ ۶

³ مشکل الآثار للحطاي كتاب الجهاد باب بيان مشكل ماروى عن رسول الله الخ دار صادر بيروت ۳/ ۲۴۱

ان بنی قینقاع ببحالفتهم عبد اللہ صاروا کالمتردین فخر جوابہ عن حکم اہل الکتاب فصاروا کالمشرکین فکان لہم حکبہم فلذلک منعوا وسبوا مشرکین ¹ (ملخصاً)	بنی قینقاع کے یہودی ابن اُبی کے حلیف بن کر مرتدوں کے مثیل ہو گئے تو کتبیوں کے حکم میں نہ رہے اور مشرکوں کی طرح ہو گئے تو ان کا وہی حکم ہوا جو مشرکوں کا، اسی واسطے حدیث نے انہیں منع فرمایا اور ان کا نام مشرک رکھا۔ (ملخصاً)

سبحان اللہ! یہودی مشرک کے حلیف بن کر کتبی نہ رہے مرتد و مشرک ہو گئے حالانکہ "الکفر ملة واحدة" مگر کلمہ گو

لیڈر مشرکین ہند کے حلیف پس رو غلام بن کر نہ مرتد ہوئے نہ مشرک، بٹے کٹے مسلمان ہی بنے رہے۔

مشرک ہے عہد باندھ کے مشرک ہوئے یہود

یہ مشرکوں کے عبد مسلمان ہی رہے

اقول: حلف جب دو^۲ مساوی گروہوں میں ہو فریقین یکساں ہیں اور جب مغلوب و ضعیف گروہ دوسرے کی پناہ لے کر اس کا حلیف بنے تو پوری موافقت کا بار اسی پر ہے اس کی طرف سے صرف قبول پناہ وہی ہے، ابن ابی خبیث نے بڑی سطوت پیدا کر لی تھی یہاں تک کہ اس کے لئے تاج تیار کیا جاتا تھا قریب تھا کہ اسے بادشاہ بنایا جائے تو یہود بنی قینقاع کا حلف اس کی شوکت سے مستفید ہی ہونے کو تھا، ولہذا امام نے فرمایا: **ہی الموافقة من الحالفین للمحالفین**^۲ (حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اس کی موافقت قبول کرتے ہیں۔ ت) نہ اختصار کی طرح **الموافقة بین المتحالفین**^۳ (حلف کرنے والوں کے درمیان موافقت۔ ت) پھر در بارہ ادیان حکم یہ ہے کہ نازل سے مجرد ارادہ موافقت نازل کر دیتا ہے اور ضد کے لئے صرف ارادہ کافی نہیں، مسلمان اگر معاذ اللہ ارادہ کفر کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔ لیکن کافر محض ارادہ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا جب تک اسلام قبول نہ کرے، یوں ہی کتبی صرف ارادہ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مشرک نہ ارادے سے کتبی نہ ہو جائے گا لہذا وہ یہودی مشرک ہو گئے، ابن ابی خبیث کتبی نہ ہوا، یونہی حلیفان مشرکین ہند پر

¹ المبتصر من المختصر کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیہ حیدر آباد کن ۲۳۰/۱

² مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۲۴۱/۳

³ المبتصر من المختصر کتاب الجہاد باب فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیہ حیدر آباد کن ۲۳۰/۱

امام کا یہ حکم نافذ ہوگا۔ مشرکین ہند مسلمان ہو جائیں گے۔

اصل مقصود سلف گورنمنٹ ہے اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام ٹٹی ہے:

چہارم: اصل مقصود سلف گورنمنٹ ہے جس کی صاف تصریح بڑے بڑے علما لیدران نے کردی اس میں اپنی کمزوری بلکہ عجز دیکھ کر مشرکوں کا دامن پکڑا اپنا یار و انصار بنایا اوروں کو چھوڑے مولویوں میں گئے جانے والے لیدر فرماتے ہیں "ہم عہد تو ہندوستان کی آزادی کو ایک فرض اسلامی سمجھتے ہیں اس کے لئے ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اور پوری کوشش سے مقصد حاصل کیا جائے حالانکہ مشرکوں سے ایسی استعانت نص قرآنی کے خلاف اور قطعاً حرام بلکہ صراحۃً قرآن کریم کی تکذیب ہے۔ ہم اس بحث کو بعونہ چند فوائد میں روشن کریں:

مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل ہے:

فائدہ اولیٰ آیات کریمہ: قرآن کریم نے منع موالات کفار کو بکثرت آیات میں ارشاد فرمایا وہ سب ان کو مددگار بنانے سے ممانعت ہیں یہ اعلیٰ درجہ موالات میں ہے، ولہذا کبار مفسرین نے جابجا بولی کو ناصر اور ولایت کو نصرت و معونت و مظاہرت سے تفسیر کیا، مگر ہم یہاں صرف ان بعض آیات پر اقتصار کریں جو اپنے سوق نظم یا شان نزول سے اس مقصود کو بالخصوص افادہ فرما رہی ہیں:

استعانت بمشرکین کے حرام ہونے پر آیات قرآنیہ:

آیت نمبر:

اے ایمان والو! اپنے غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، دشمنی ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں دبی ہوئی ہے اور بڑی ہے بیشک ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں صاف بیان فرمادیں اگر تمہیں عقل ہو۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَاطِلًا مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُوكُمْ خَبَالًا وَلَا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ" ۱

عہد ۱: مثل شوکت علی و محمد علی و ابوالکلام آزاد ۱۲ حشمت علی غفرلہ

عہد ۲: وہی خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب ۱۲ حشمت علی غفرلہ

۱ القرآن الکریم ۱۱۸/۳

لیڈران نے اس آئیہ کریمہ کو کیسا کیسا روکیا کس کس طرح جھٹلایا:

یہ آئیہ کریمہ اپنے ایک ایک جملے سے اس طوفان بد تمیزی کو جو آج مشرکین ہند سے لیڈران برت رہے ہیں رد فرماتی ہے:

۱۔ حالت کمزوری و عجز میں مدد کے لئے جس کسی کی طرف التجا لائی جائے ضرور ہے کہ اسے اپنا راز دار بنایا جائے اور رب عزوجل فرماتا ہے: کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ، یہ واحد قہار کی نافرمانی ہوئی،

ب۔ ظاہر ہے کہ اسے اپنا خیر خواہ سمجھا گیا کہ بد خواہ کے دامن میں کوئی نہ چھپے گا اور رب عزوجل فرماتا ہے: وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہوئی۔

ج۔ مصیبت میں التجا و استمداد اسی سے ہوگی جسے جانا جائے کہ ہمیں مشقت سے بچائے گا، اور رب عزوجل فرماتا ہے: ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، یہ دوسری تکذیب ہوئی۔

د۔ چھپا دشمن جس سے اثر عداوت کبھی ظاہر نہ ہوا آدمی اس کے دھوکے میں آسکتا ہے اور جس کے منہ سے بغض کھل چکا اس سے قطعی احتراز کرے گا، رب عزوجل نے فرمادیا تھا کہ دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو چکی پھر بھی ان کی محبت نے وہ اندھا بہرا کر دیا کہ نہ اللہ تعالیٰ کی سنی نہ ان کے منہ سے چھلکی یاد رہی۔

۵۔ اگر ایک خفیف حد کی مخالفت و رنجش ظاہر ہوتی اور اطمینان ہوتا کہ دل میں اس سے زائد نہیں تو کچھ گنجائش ہو سکتی کہ یہ ہمارا اس حد کا بدخواہ نہیں جو ایسی بھاری مصیبت میں ساتھ نہ دے اس خیال ارذل کو رب عزوجل نے ان تینوں جملوں سے رد فرما دیا کہ وہ کوئی ہلکے مخالف نہیں تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے، یہ گمان نہ کرنا کہ وہ کسی سخت سے سخت مصیبت میں تم پر کچھ ترس کریں گے ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو کوئی خفیف رنجش ان کے منہ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ بغض اور پوری دشمنی بیر عداوت، اور اس پر چوتھا جملہ یہ ارشاد فرمادیا کہ اس پر بس نہ جانو کہ ان کے دلوں کی دبی اور سخت تر ہے مگر انھوں نے اس واحد قہار کریم مہربان پروردگار کی ایک نہ مانی اور جملے جملے کی تکذیب ہی ٹھانی و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آیت نمبر ۲:

اے محبوب! خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لئے

"بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا" ^۱ الذین

دردناک عذاب ہے، وہ جو مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار بناتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے قبضے میں ہے۔	يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيْبَتُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَبِيًّا ۝۱۳۱

ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بل بازو سے ہمیں قوت ملے گی ہماری کمزوری و ذلت، غلبہ و عزت سے بدلے گی، اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ ان کی بد عقلی ہے کافروں کی مدد سے غلبہ و عزت کی تمنا ہو س باطل ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السليم میں اسی آیہ کریمہ کے تحت ہے:

اس آیت میں ان کی نامرادی کا بیان ہے جو کافروں سے استعانت کرتے ہیں، فرماتا ہے کیا کافروں کی دوستی سے غلبہ و قوت چاہتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے اس میں ان کی رائے فاسد ہونے پر دلیل فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت عزت کے لئے خاص ہیں کہ اس کے دوستوں کے سوا کسی کو نہیں مل سکتیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت صرف اللہ تعالیٰ و رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے تو اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور ان سے نفع پہنچنا محال (مختصر)	بيان لخبية رجائهم يطلبون بوالاة الكفر القوة والغلبة (فإن العزة لله جبيًا) تعليل لبطلان رأيهم فإن انحصار جميع افراد العزة في جنابه عزو علا بحيث لا ينالها الا اولياءه قال "وَاللَّهِ الْعِزَّةُ لِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ" يقضي بطلان التعزز بغيرة واستحالة الانتفاع به² (مختصرا)

آیت نمبر ۳:

مسلمان، مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔	"لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ" ۳

تفسیر لباب التاویل میں ہے: ان عبادۃ بن الصامت کان له حلفاء من اليهود فقال يوم الاحزاب يا رسول الله

¹ القرآن الکریم ۱۳۹/۴

² ارشاد العقل السليم (تفسیر ابی السعود) تحت آیت ۱۳۹/۴، ۱۳۸ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۴۴

³ القرآن الکریم ۲۸/۳

معی خمسائة من اليهود وقد رأيت ان استظهر بهم على العدو فنزلت هذه الآية وقوله (لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ) الآية
يعنى انصارا واعوانا (مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ) يعنى من غير المؤمنين والمعنى لا يجعل المؤمن ولايته لمن هو غير
مؤمن نهى الله المؤمنين ان يوالوا الكفار او يلا طفوهم لقراية بينهم او محبة او معاشرة والمحبة فى الله
والبغض فى الله باب عظيم واصل من اصول الايمان¹۔

يعنى عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی حلیف تھے غزوہ احزاب میں انھوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے
ساتھ پانسو یہودی ہیں میری رائے ہوتی ہے کہ دشمن پر ان سے مدد لوں، اس پر یہ آیہ کریمہ اتری کہ مسلمان غیر مسلم کو مدد
گار نہ بنائیں کہ یہ مسلمانوں کو حلال نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ رشتے، خواہ یا رانے، خواہ نرے میل کے باعث
کافروں سے دوستانہ برتیں یا ان سے لطف و نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت
ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔
مدارک شریف پارہ ۶ میں ہے:

ای لاتتخذوہم اولیاء تنصرونہم تستنصرونہم وتوآخونہم وتعاشرنہم معاشرۃ المؤمنین²۔
یعنی رب عزوجل فرماتا ہے کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے معاون ہو، اور ان سے اپنے لئے مدد چاہو انھیں بھائی بناؤ،
دنیوی برتاؤ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سار کھو، اس سب سے منع فرماتا ہے۔
تفسیر کبیر پارہ ۶ میں ہے:

المیراد ان اللہ تعالیٰ امر المسلم ان لا يتخذ الحبيب والناصر الامن المسلمين³۔
یعنی مراد آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں ہی کو اپنا دوست مددگار بنائیں۔ اسی میں ہے:

¹ لباب التأویل (تفسیر الخازن) تحت آیہ ۳۸ / ۲۸ مصطفی البابی مصر / ۳۳۶

² مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) تحت آیة لاتتخذ والیاء تنصرونہم وتعاشرنہم معاشرۃ المؤمنین بیروت / ۲۸۷

³ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیة انما ولیکم اللہ ورسوله الخ المطبعة البهیة المصریة مصر / ۳۰

یعنی لاتتخذوہم اولیاء ای لاتعتمدوا علی الاستنصار بہم ولاتتوددوا الیہم^۱۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابی السعود و تفسیر فتوحات الہیہ میں زیر آیہ مذکورہ ہے: نہوا عن موالاتہم لقراۃ او صداقة جاہلیۃ ونحوہما من

اسباب المصادقة والمعاشرۃ وعن الاستعانۃ بہم فی الغزو وسائر الامور الدینیۃ^۲۔

یعنی مسلمان منع کئے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ وہ رشتہ داری ہی ہو یا اسلام سے پہلے کا یا رانہ یا کسی سبب یاری خواہ میل جول

کے سبب اور منع کئے گئے اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت کریں۔

آیت نمبر ۴:

اگر کافر ایمان لانے سے منہ پھیریں تو انھیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو دوست نہ بناؤ نہ مددگار۔	"فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا"^۳

اس آیہ کریمہ میں ولی کے ساتھ لفظ نصیر خود ہی صاف ارشاد ہے کہ انھیں دوست ٹھہرانا بھی حرام اور مددگار بنانا بھی حرام ہے۔ تفسیر مدارک التنزیل میں ہے:

اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھیریں تو انھیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور ان میں کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار۔ اور اگر وہ بلا معاوضہ بھی تمہاری دوستداری و مددگاری بگھاریں جب بھی قبول نہ کرو مگر جو اہل معاہدہ سے ملے یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے استثناء ہے نہ دوستی سے کہ وہ تو ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے۔	(فَإِنْ تَوَلَّوْا) عن الایمان (فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا) وان بذلوکم الولایۃ والنصرۃ فلا تقبلوا منهم (الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمِهِ) ویتصلون بہم والاستثناء من قوله فخذوہم واقتلوہم دون الموالاة^۴۔

^۱ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) زیر آیہ لاتتخذوا الیہود الخ المطبعة البہیۃ المصریۃ مصر ۱۲/۱۶

^۲ ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) زیر آیہ لاتتخذوا المؤمنون الکافرین اولیاء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۲

^۳ القرآن الکریم ۸۹/۴

^۴ مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) زیر آیہ ۸۹/۴ دار الکتب العربی بیروت ۱/۲۴۲

تفسیر بیضاوی میں ہے:

ای جانبوہم راسا ولا تقبلوا منهم ولا نصرة ¹ -	یعنی ان سے بالکل دور رہو اور ان کی دوستی و مدد کچھ نہ قبول کرو۔

تفسیر ابی السعود میں ہے:

ای جانبوہم مجانبة کلیة ولا تقبلوا منهم ولا نصرة ² -	یعنی کافروں سے بالکل کنارہ کش رہو اور کبھی ان کی دوستی و مدد قبول نہ کرو۔

تفسیر فتوحات البیہ میں ہے:

هذا مستثنى من الاخذ والقتل اما الموالاة فحرام مطلقا لاتجوز بحال ³ -	یہ استثناء گرفتاری و قتل سے ہے، رہی کافر سے موالات وہ تو مطلقاً حرام ہے کسی حال میں جائز نہیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

هذا الاستثناء يرجع الى القتل لا الى الموالاة لان موالاة الكفار والمنافقين لاتجوز بحال ⁴ -	یہ استثناء قتل کی طرف پھرتا ہے نہ کہ موالات کی جانب، اس لئے کہ کافروں اور منافقوں سے موالات تو کسی حال میں حلال نہیں۔

تفسیر کرنی میں ہے:

استثناء من مفعول فاقتلوهم لامن قوله ولا تتخذوا منهم وليا ولا نصيرا وان كان اقرب مذکور لان اتخاذ الولی منهم حرام بلا استثناء بخلاف قتلهم ⁵ -	معاهدوں سے ملنے والوں کا استثناء ان سے ہے جن کی بابت حکم فرمایا تھا کہ انھیں قتل کرو، اس ارشاد سے استثناء نہیں کہ ان میں نہ کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار اگرچہ ذکر میں یہی قریب تر ہے اس واسطے کہ کافروں سے کسی کو دوست بنانا بلا استثناء حرام ہے بخلاف ان کے قتل کے کہ

¹ انوار التنزیل مع القرآن الکریم (بیضاوی) زیر آیہ ۸۹/۴ مصطفی البابی مصر ۱/ ۹۳

² ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) زیر آیہ ۸۹/۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۱۳

³ الفتوحات الہیہ (الشہید بالجل) زیر آیہ ۸۹/۴ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۰۹

⁴ لباب التأویل (تفسیر الخازن) زیر آیہ ۸۹/۴ مصطفی البابی مصر ۱/ ۵۷۱

⁵ تفسیر کرنی

اس سے معاہدین مستثنیٰ ہیں۔ تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

قال الطیبی لا من الضمیر فی ولا تتخذوا وان کان اقرب لان اتخاذ الولی منهم حرام مطلقاً ^۱ ۔	طیبی نے کہا دوست یا مددگار بنانے کی ممانعت سے استثناء نہیں اگرچہ وہ قریب تر ہے اس لئے کہ کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقاً حرام ہے اگرچہ معاہدہ ہو۔

اقول: اس پر خود سیاق کریمہ دال کہ قتل و قتال ہی کے منع و رخصت کا ذکر ہے یونہی عموم حکم نفس استثناء کا مفاد کہ مجاہدین متصلین بالمعاہدین و معاہدین غیر جانبدار طرفین مستثنیٰ فرمائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

استعانت بمشرکین کی تحریم پر صحیح حدیثیں:

فائدہ: صحاح احادیث ناطق۔

حدیث ۱: صحیح مسلم و سنن اربعہ و مشکل الآثار امام طحاوی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے سنگستان و برہ میں (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جس کی جرات و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا، اصحاب کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے، اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اتؤمن باللہ ورسولہ کیا تم اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا: "فارجع فلن نستعين بمشرك" تو پلٹ جا ہم ہر گز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے جب ذوالحلیفہ پہنچے (کہ مدینہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ خوش ہوئے کہ واپس آیا وہی پہلی بات عرض کی اور حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا کہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا: "فارجع فلن نستعين بمشرك" واپس جا ہم ہر گز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے، پھر حضور تشریف لے چلے جب وادی میں پہنچے وہ پھر آیا اور صحابہ خوش ہوئے اس نے وہی عرض کی۔ حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: فنعم۔

^۱ عنایۃ القاضی علی تفسیر البیضاوی زیر آیۃ ۸۹/۳ دار صادر بیروت ۳/ ۱۶۵

اذن^۱ ہاں اب چلو۔

حدیث ۲: امام احمد و امام اسحاق بن راہویہ مسانید اور امام بخاری تاریخ اور ابو بکر بن ابی شیبہ مصنف میں اور امام طحاوی مشکل الآثار اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں خبیب بن اساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ^۱ کو تشریف لئے جاتے تھے میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ^۲! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے کہا: نہ۔ فرمایا: فان لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین تو ہم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رقاب اقدس شریک جہاد ہوئے^۲۔

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ یونہی تنقیح میں اس کے رجال کی توثیق کی۔

حدیث ۳: امام واقدی مغازی اور امام اسحاق بن راہویہ مسند اور امام طحاوی مشکل الآثار اور طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا ارشاد ہوا: یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی: یہودی بنی قینقاع قوم عبد اللہ بن سلام خلفائے عبد اللہ بن ابی (یہ لفظ طحاوی ہیں اور لفظ ابن راہویہ یوں ہی عرض کی گئی یہ عبد اللہ بن ابی ہے اپنے حلیفوں کے ساتھ کہ قوم عبد اللہ بن سلام کے یہودی ہیں، اور لفظ واقدی میں ہے یہ ابن ابی کے حلیف یہودی ہیں اور لفظ طبرانی میں ہے یہ عبد اللہ بن ابی ہے چھ سو یہودیوں کے ساتھ کہ اس کے

عہ۱: یہ غزوہ غزوہ بدر ہے کما فی اسد الغابہ ۱۲ منہ غفرلہ

عہ۲: اقول: یہ لفظ مستدرک میں ہے اور مشکل الآثار و مسند احمد میں نہیں قبل اسلام اس کا کہنا باعتبار عرف مسلمین ہو گا یا یوں کہ اس وقت بھی ایتقان تھا اگرچہ اذعان بعد کو ہوا ۱۲ منہ غفرلہ

^۱ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراہیۃ الاستعانة فی الغزو الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۸، مشکل الآثار للطحاوی باب بیان

مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۳۷

^۲ مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۳۹

حلیف ہیں فرمایا: کیا اسلام لئے آئے؟ عرض کی: نہ۔ وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا:

قل لہم فلیرجعوا فاناً لانستعین بالمشرکین علی المشرکین ^۱ ۔	ان سے کہہ دو لوٹ جائیں ہم مشرکوں پر مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔

اقول: یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے مسند امام اسحاق میں اس کی سند یوں ہے:

اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو بن علقمة عن سعد بن المنذر عن ابی حبیہ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ^۲ ۔	ہمیں خبر دی فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھوں نے سعد بن منذر سے انھوں نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

فضل بن موسیٰ و محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں ثقہ ثبت و صدوق اور یہ سعد بن منذر بن ابی حمید الساعدی ہیں
کما فی مشکل الآثار، ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا، تقریب میں کہا مقبول ہیں۔ تہذیب التہذیب میں ہے:

روی عن جدہ و حمزۃ بن ابی اسید و عنہ محمد بن عمرو بن علقمة و عبد الرحمن بن سلیم بن الغسیل ذکرہ ابن حبان فی الثقات ^۳ ۔	انھوں نے اپنے دادا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حمزہ بن اسید سے علم حاصل کیا اور ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور عبد الرحمن بن سلیم بن ابن حضرت غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا۔

الاجرم زرقانی علی المواہب میں ہے:

قد روی الطبرانی فی الکبیر والایضاً برجال ثقات عن ابی حبیہ الساعدی الحدیث (عہ) ^۴ ۔	یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں بہ سند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴: عبد بن حمید و ابویعلیٰ و ابنہ جریر و منذر و ابی حاتم اور بیہقی شعب الایمان میں

عہ: یہ طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں بہ سند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

^۱ مشکل الآثار للحطای باب بیان مشکل ما روی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۳۱

^۲ نصب الراية بحواله اسحاق بن راہویہ فی مسنده کتاب السیر کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۳/ ۲۲۳

^۳ تہذیب التہذیب ترجمہ ۸۹۹ سعد بن منذر دائرة المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۳/ ۸۸۳

^۴ شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الاول غزوہ احد دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۲۵

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تستضيئوا بنار المشركين¹ مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔ امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے، فرمایا: لا تستشيدوا المشركين في شيعي من اموركم قال الحسن وتصديق ذلك في کتاب

اللہ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَاطِلًا دُونِكُمْ لَا يَأْلُو لَكُمْ خَبَالًا"² ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو، پھر فرمایا اس کی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے کہ فرمایا اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری کے یہاں اس کی سند یہ ہے:

حدثنا ابو كريب ويعقوب بن ابراهيم قالا حدثنا هشيم اخبرنا العوام بن حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ³ ۔	ابو كريب اور يعقوب بن ابراهيم نے ہمیں حدیث بیان کی اور کہا ہمیں ہشیم نے انھوں نے کہا ہمیں عوام بن حوشب نے ازہر بن راشد سے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (ت)

ابو کرب سے عوام بن حوشب تک سب اجلہ مشاہیر ثقہ عدول، رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی و تابعین سے ہیں ان پر کسی عہ امام معتمد سے کوئی جرح ثابت نہیں اور

عہ: اماتضعیف ابن معین فلا زہر بن راشد الکاهلی لافی هذا البصری الراوی عن انس وقد فرق بينهما ابن معین فضعف الکاهلی لاهذا كما بينه الحافظ المزی فی تهذيبه والحافظ

لیکن ابن معین نے ضعیف کہا ہے تو ازہر بن راشد کاہلی کو کہا ہے اس بصری راشد کو جو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کی بابت نہیں کہا، ابن معین نے دونوں میں فرق کرتے ہوئے کاہلی کو ضعیف کہا ہے اس کو نہیں جیسا کہ حافظ مزی نے اپنی تہذیب (باقی بر صفحہ آئندہ)

¹ شعب الایمان حدیث ۹۳۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰/۷

² شعب الایمان حدیث ۹۳۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰/۷

³ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) زیر آیہ لا تتخذوا باطانة الخ المطبعة الميمنية مصر ۳۸/۴

یہ کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جس کی بناء پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین نے مجہول کہا ہمارے نزدیک اصطلاح نہیں خصوصاً تابعین میں، مسلم الثبوت میں ہے:

لا جرح بان له راویاً واحدا وهو مجهول العين ^۱ ۔ (ملتقطاً)	یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی یا اسے مجہول العين کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے:

وقيل لا يقبل عند المحدثين وهو تحکم ^۲ ۔	اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے:

العدالة فيما بين رواة الحديث هي الاصل ببر كنه وهو الغالب بينهم في الواقع كما نشاهده فلذا قبلنا مجهول القرون الثلاثة في الرواية ^۳ ۔	راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے اس لئے قرون ثلاثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول کرتے ہیں۔

بعض روایات کہ استعانت میں پیش کی جاتی ہیں ان کا حال:

فائدہ ثالث: بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح و مفید مدعائے مخالف نہیں۔ محقق

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

العسقلانی فی تقریبہ واما قول الازدی منکر الحدیث فالازدی نفسه مجروح ضعیف بشدید التعنت فی الرجال معروف ثم قوله منکر الحدیث جرح مبهم غیر مفسر كما نصوا عليه ۱۲ منه غفر له۔	میں اور حافظ عسقلانی نے اپنی تقریب میں بیان کیا ہے لیکن ازدی کا اس کو منکر الحدیث کہنا معتبر نہیں اس لئے کہ ازدی خود مجروح، ضعیف اور رجال حدیث پر طعن کرنیوالا مشہور ہے پھر منکر الحدیث کہنا یہ غیر واضح مبہم جرح ہے جیسا کہ علماء نقد نے تصریح کی ہے ۱۲ منہ غفر لہ (ت)

^۱ مسلم الثبوت مسئلۃ معرف العدالة الشهرة مطبع انصاری دہلی ص ۱۹۲

^۲ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت بذیل المستصفی مسئلۃ مجهول الحال منشورات الشریف الرضی قم ایران ۱۳۹/۲

^۳ فصول البدائع

علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انھیں ذکر کر کے فرمایا:

ولا شك ان هذه لا تقاوم احاديث المنع في القوة فكيف تعارضها ¹ ۔	کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتیں تو کیونکر ان کے معارض ہو سکتی ہیں۔

خود ابو بکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث صحیح مسلم در بارہ ممانعت روایت کر کے کہا:

وما يعارضه لايوازيه في الصحة والثبوت فتعذر ادعاء النسخ ²	اور اس کا خلاف جن روایتوں میں آیا ہے وہ صحت و ثبوت میں ان کے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعا ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل کی تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں کہ وہ واقعہ بدر و احد ہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کہ ان کے کئی برس بعد ہے بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی پھر سنہ ۸ ہجری غزوہ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بناء پر تھا کہ حضور کو رد قبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے ان کو منسوخ کر دیا یہ تمام و کمال کلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ ان سے فتح اور فتح سے رد المختار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھایہ یعنی کتاب الاعتبار حازمی شافعی میں امام شافعی سے مروی ہے:

حيث قال قرأت على روح بن بدر اخبرك احمد بن محمد بن احمد في كتابه عن ابى سعيد الصير في اخبرنا ابو العباس انا الربيع انا الشافعي قال	میں نے روح بن بدر پر پڑھا کہ آپ کو احمد بن محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ابو سعید صیر فی سے خبر دی کہ انھوں نے کہا ہمیں ابو العباس نے خبر دی کہ ہمیں ربیع نے خبر دی کہ ہمیں امام شافعی نے خبر دی

¹ فتح القدیر کتاب السیر فصل فی کیفیة القسمۃ مکتبہ نوریہ رضویہ کھر ۱۵/ ۲۴۳

² نصب الراية بحوالہ الحازمی فی کتاب النسخ والمنسوخ فصل فی کیفیة القسمۃ مکتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳/ ۴۲۴

الذی روی مآلک کما روی رد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکاً ومشرکین فی غزوة بدر وابی ان یستعین الابیہ وسلم ثم استعان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد بدر فی غزوة خیبر بیہود من بنی قینقاع کانوا اشداء واستعان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوة حنین سنة ثمان بصفوان بن امیة وهو مشرک فالرد الاول ان کان بان له الخيار بان یستعین بمشرك وان یرده "کما له رد المسلم" من معنی مخافة اولشدة به فلیس واحد من الحدیثین مخالفاً للاخر وان کان رده لانه لم یر ان یستعین بمشرك فقد نسخه ما بعده من استعانتہ بالمشرکین اذا خرجوا طوعاً ویرضخ لهم ولا یسهم لهم ولا یثبت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه اسهم لهم انتہی^۱۔

کہ وہ جو امام مالک نے روایت فرمایا وہ ویسا ہی ہے جیسا انھوں نے روایت فرمایا، غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مشرک اور دو مشرکوں کو واپس فرمادیا اور غیر مسلم سے استعانت کرنا قبول نہ فرمایا، پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ خیبر میں بنی قینقاع کے کچھ یہودیوں سے کام لیا کہ زور آور تھے اور سنہ ۸ ہجری غزوہ حنین میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے جس وقت میں کہ وہ مشرک تھے کچھ امداد لی تو پہلا رد فرمادینا اگر اس بنا پر تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ کسی مشرک سے کام لیں یا اسے واپس فرمادیں جیسا کہ انھیں مسلمان کے واپس فرمادینے کا اختیار ہے اس پر کسی خوف یا مشقت کے باعث، جب تو حدیثوں میں باہم کچھ اختلافات ہی نہیں اور اگر وہ واپس فرمادینا اس بناء پر تھا کہ حضور نے مشرک سے مدد لینا ناجائز جانا تو بعد کے واقعہ نے کہ مشرکوں سے کام لیا اسے منسوخ کر دیا اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ مشرکوں سے لڑنے میں مشرکوں سے مدد لے جبکہ وہ اپنی خوشی سے لڑنے کو چلیں اور غنیمت میں سے انھیں کچھ تھوڑا سا دیا جائے پورا حصہ نہ دیا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ حضور نے انھیں پورا حصہ دیا ہوا انتہی (یہ تمام کلام امام شافعی کا ہے)۔

اس کے بعد جو فقرہ فتح میں ہے وہ بھی زیر قال الشافعی داخل، اور انھیں کا قول ہے جسے بیہقی شافعی نے ان سے روایت کیا۔ نصب الراية میں ہے:

^۱ نصب الراية بحوالہ الحازمی فی کتاب الناسخ والمنسوخ فصل فی کیفیة القسمة کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳۲۳

امام شافعی نے فرمایا کہ وہ مشرک جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں واپس فرمایا تھا شاید یہ اس امید کی بنا پر ہو کہ وہ اسلام لے آئے گا اور امام شافعی نے کہا سلطان اسلام کو گنجائش ہے چاہے مشرک کو واپس کر دے یا اجازت دے انتہی اور امام شافعی کا یہ سارا کلام بیہقی نے ان سے روایت کیا۔	قال الشافعي ولعله صلى الله تعالى عليه وسلم انما رد المشرك الذي رده في غزوة بدر رجاء اسلامه وقال و ذلك واسع للامام ان يرد المشرك او ياذن له انتهي وكلام الشافعي كله نقله البيهقي عنه ¹ ۔

یہود سے استعانت کے پانچ جواب:

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے اس کا مخرج الحسن بن عمارۃ عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ہے قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں، اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے، حسن بن عمارہ متروک ہے کما فی التقریب، اور مرسل زہری مروی جامع الترمذی و مر اسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل قول: اور سند مر اسیل میں ایک انقطاع حیوۃ بن شریح و زہری کے درمیان ہے، تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے:

لم یسمع حیوۃ من الزہری ² ۔	حیوۃ نے زہری سے کوئی حدیث نہ سنی۔

دوسرے مرسل بھی زہری کا جسے محدثین پا رہے ہوا کہتے ہیں تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح (جیسا کہ فتح میں ہے۔ ت) یونہی بیہقی نے کہا:

اسنادہ ضعیف ومنقطع ³ ۔	اس کی سند ضعیف اور بیچ میں کٹی ہوئی ہے۔

نصب الراية میں ہے: انها ضعيفة ⁴ یہ سب روایتیں ضعیف ہیں۔ قول اور کچھ نہ ہو اس میں یہ تو ہے کہ:

¹ نصب الراية کتاب التفسیر فصل فی کیفیة القسمة کتاب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳۲۴

² تہذیب التہذیب ترجمہ ۱۳۵ حیوۃ بن شریح دائرۃ العارف النظامیہ حیدر آباد دکن بھارت ۱۳/ ۷۰

³ نصب الراية بحوالہ البیہقی کتاب السیر فصل فی کیفیة القسمة المكتبة الاسلامیہ ریاض ۱۳۲۲

⁴ نصب الراية بحوالہ البیہقی کتاب السیر فصل فی کیفیة القسمة المكتبة الاسلامیہ ریاض ۱۳۲۳

اسہم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقوم من الیہود قاتلوا معہ ^۱ ۔	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کو جنھوں نے ہمراہ رکاب اقدس قتال کیا تھا حصہ عطا فرمایا۔

اس سے استعانت کہاں ثابت، ممکن کہ انھوں نے بطور خود قتال کیا ہو، اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

صفوان بن امیہ سے استعانت کے روشن جواب:

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا قبل از اسلام غزوہ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہر گز نہ ان سے قتال منقول نہ یہی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو صرف اس قدر ہے کہ سوزہ خود بکتر اور ایک روایت میں چار سوان سے عاریہ لئے اور وہ بطبع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفہ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہو لئے ان کی مراد بھی پوری ہوئی اور اسلام بھی پختہ راسخ ہو گیا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے:

واللہ ما طأبت بهذا الانفس نبی ^۲ ۔	خدا کی قسم اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔

اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

امام ابن سعد طبقات پھر حافظ الشان عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ میں انہی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں:

لم یبلغنا انہ غزا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ^۳ ۔	ہمیں روایت نہ پہنچی کہ انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کیا ہو۔

امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں:

صفوان کان معہ لا باستعانتہ ایاہ منہ فی	یعنی صفوان خود ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

^۱ نصب الروایۃ کتاب السیر فصل فی کیفیۃ القسمۃ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۳/ ۲۲۲

^۲ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ باب ص ترجمہ ۴۰۷۳ دار صادر بیروت ۲/ ۱۸۷

^۳ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ باب ص ترجمہ ۴۰۷۳ دار صادر بیروت ۲/ ۱۸۸

ذٰلِكَ ففٰى هٰذا ما يَدِلُّ علىٰ اَنهٗ اِنما اَمْتَنَعَ مِنَ الاسْتِعَانَةِ بهٖ وبامثاله ولم يَمْنَعْهُمْ مِنَ الْقِتَالِ مَعَهُ بِاخْتِيَارِهِمْ لَٰذٰلِكَ¹۔	علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں تو اس میں منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے:

حدثنا ابو امية قال حدثنا بشر بن عمر الزهراني قال قلت لِمَا لَكَ الْيَسَّ ابْنُ شَهَابٍ كَانَ يَحْدِثُ اَن صَفْوَانَ بْنِ اُمِيَّةٍ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حَنِينًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ²۔	ہم سے ابو امیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ میں نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی کیا زہری یہ حدیث بیان نہ کرتے تھے کہ صفوان بن امیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین و طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے، فرمایا ہاں مگر وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا۔

علامہ جلال الدین ابوالحسن یوسف حنفی معترف میں فرماتے ہیں:

لا مَخَالَفَةَ بَيْنَ حَدِيثِ صَفْوَانَ وَبَيْنَ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ لِأَنَّ صَفْوَانَ قَاتَلَهُ كَانَ بِاخْتِيَارِهِ دُونَ أَنْ يَسْتَعِينُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ الاسْتِعَانَةَ بِالْمُشْرِكِ غَيْرُ جَائِزَةٍ	یعنی حدیث صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا، نہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہے مشرک سے استعانت حرام ہے لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا

¹ مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۳۹

² مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ماروی فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۳۷

لکن تخلیتہم للقتال جائزۃ لقولہ تعالیٰ لاتتخذوا بطانة من دونکم والاستعانة اتخاذ بطة وقتالہم دون استعانة بخلاف ذلك ^۱ ۔ (مختصراً)	جائز ہے اس لئے کہ رب عزوجل نے فرمایا غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ مشرک سے استعانت کرنا اسے رازدار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اس کے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ (مختصراً)

استعانت جائز ہے تو صرف ذمی سے ہے حربی سے مطلقاً حرام

فائدہ رابعہ: اقول یہ مسئلہ کہ ذمی اگر مسلمانوں کے ہمراہ قتال کرے یا راستہ بتائے تو سلطان اسے غنیمت سے کچھ عطا فرمائے جو مسلمانوں کے حصہ سے کم ہو اور راہ بتانے میں بقدر اجرت تمام متون مثل ہدایہ ووقایہ وتحفۃ الفقہاء وکنز ووافی و مختار واصلح وغرر وملتقى وتنویر اور ان کے سوا جن جن کتب میں اس کا ذکر ہے جیسے خزائن المفتین واشباہ والنظائر وغیرہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے حتیٰ کہ علامہ محمد بن عبد الرحمن دمشقی نے رحمۃ اللامہ اور امام عبد الوہاب شعرانی نے میزان الشریعہ میں اسے ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسی قید کے ساتھ ذکر کیا، رحمۃ اللامہ کی عبارت یہ ہے:

اتفقوا علی ان من حضر الغنیمۃ من مملوک وامرأة اوصبی اودیمی فہم الرضخ ^۲ ۔	علماء کا اتفاق ہے کہ غلام یا عورت یا لڑکا یا ذمی جو غنیمت میں حاضر ہو تو انہیں کچھ دیا جائے گا پورا حصہ نہیں۔

بعض شراح نے اسی سے مسئلہ استعانت استنباط کیا، فتوائے شائع کردہ لیڈری نے در مختار کی یہ عبارت تو نقل کی:

مفادہ جواز الاستعانة بالكافر عند الحاجة ^۳ ۔	اس سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر سے مدد لینی جائز ہے۔

اور متن کی عبارت چھوڑ دی جو ضمیر مفادہ کا مرجع بتاتی کہ یہ کاہے کا مفادہ ہے وہ عبارت یہ ہے:

للعبد وصبی وامرأة وذمی ورضخ لہم	غلام اور لڑکے اور عورت اور ذمی کے لئے غنیمت

^۱ البعصر من المختصر "فی الاستعانة بالمشرک" دائرة المعارف العثمانية حیدر آباد دکن ۲۲۹

^۲ رحمة الامة فی اختلاف الائمة کتاب السیر فصل اختلاف الائمة هل یملک الکفار الخ مطابع قطر الوطنية قطر ص ۳۸۷

^۳ الدر المختار فصل فی کیفیة القسمۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۴۳

اذا بأشروا القتال او كانت البراة تقوم بمصالح المرضى اودل الذمی علی الطريق ^۱ ۔	کا حصہ نہیں ہاں کچھ دیا جائے گا اگر لڑیں یا عورت مریضوں کی تیمارداری کرے یا ذمی راستہ بتائے۔

اس کے متصل بلا فصل در مختار کی وہ عبارت ہے تو کافر سے مطلقاً وہی مراد جو متن میں مذکور ہے یعنی ذمی کہ حربی ہر گز اس کے معنی میں نہیں جس کے سبب بدلیل الویت یا مساوات تعیم کر لی جائے اس کی نظیر ابھی عبارت قدوری و ہدایہ سے گزری جن میں لفظ کافر تھا اور تمام اکابر نے تصریح فرمادی کہ کافر سے مراد ذمی ہے۔

ذمی میں بھی خاص کتابی سے استعانت جائز ہے مشرک سے مطلقاً حرام ہے:

فائدہ خامسہ: امام اجل زینت حنفیت سیدنا احمد طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اور تخصیص فرمائی اور اسی کو حضرت سیدنا امام اعظم و جملہ ائمہ حنفیہ کا مذہب بتایا کہ مسئلہ استعانت کا کتابی سے خاص ہے، جہاد میں وقت حاجت دے ہوئے یہودی یا نصرانی سے مدد لے سکتے ہیں مشرک سے اصلاً جائز نہیں مشکل الآثار میں استعانت بمشرک سے ممانعت کی حدیثیں روایت فرمائیں پھر استعانت بہ یہود کی حدیث اعتراضاً وارد کی پھر اس سے جواب میں فرمایا:

لیس فی ذلک ما یخالف شیئاً مما رویناہ فی هذا الباب لان الیہود لیسوا من المشرکین الذین قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الآثار الاول انه لانستعین بہم اولئک عبدة الاوثاب وهؤلاء اهل الکتب والغلبة لنا لاننا الاعلون علیہم وهم اتباع لنا وهكذا حکمہم الان عند کثیر من اهل العلم منهم ابو حنیفہ واصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقولون لاباس	وہ حدیثیں کہ اس باب میں ہم نے ذکر کیں یہ روایت ان سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی اس لئے کہ یہود مشرک نہیں ہیں جن کے بارے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگلی حدیثوں میں فرمایا کہ ہم ان سے استعانت نہیں کرتے وہ بت پرست ہیں اور یہ کتابی ہیں اور یہ غلبہ ان پر ہمیں کو ہے کہ ہمیں ان پر بالادست ہیں اور وہ ہمارے تابع ہیں اور اب بھی اکثر علماء کے نزدیک ان کا یہی حکم ہے از انجملہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

^۱ الدر المختار فصل فی کیفیۃ القسمۃ مطبع مجتہدی دہلی ۱/ ۳۴۳

بالاستعانة بأهل الكتاب في قتال من سواهم اذ كان حكماً هو الغالب ويكرهون ذلك اذ كان احكامنا بخلاف ذلك ونعوذ بالله من تلك الحال ¹	وہ فرماتے ہیں کہ غیر کتابی کے مقابلہ میں کتابیوں سے مدد لینے میں حرج نہیں جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو اور کتابیوں سے بھی مدد لینے کو ناجائز رکھتے ہیں جبکہ حالت اس کے خلاف ہو یعنی وہ ہمارے تابع و پیرو نہ ہوں اور اس حالت سے اللہ کی پناہ۔

معترف علامہ یوسف حنفی میں ہے:

المتنع الاستعانة بالمشرک واليهود ليسوا من المشرکین هكذا حکمهم عند ابی حنیفة واصحابه اذ كان حکماً هو الغالب بخلاف ما اذا لم یکن غالباً نعوذ بالله ² (ملتقطاً)	مشرک سے استعانت ناجائز ہے اور یہود مشرک نہیں امام اعظم اور ان کے تلامذہ کے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ ہمارا ہی حکم غالب ہو۔ بخلاف اس کے کہ معاذ اللہ ہمارا حکم ان پر غالب نہ ہو۔ (ملتقطاً)

تحقیق مقام استعانت کے اقسام اور ان کے احکام

فائدہ سادہ: قول: تحقیق مقام توفیق منعم یہ ہے کہ یہاں استعانت کی تین حالتیں ہیں:

التجاء، اعتماد، استخدام

التجاء: یہ کہ قلیل گروہ اپنے کو ضعیف و کمزور یا عاجز پا کر کثیر و قوی و طاقتور جتنے کی پناہ لے اپنا کام بنانے کے لئے اس کا دامن پکڑے یہ بدلتے اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں دینا ہوگا اور انھیں خواہی نخواہی ان کے اشارے پر چلنا ان کی پس روی کرنی پڑے گی۔
اعتماد: یہ کہ گروہ مساوی سے یا راندہ گانھیں انھیں اپنا یا دویار و معین و مددگار بنائیں ان کی مدد و موافقت سے اپنے لئے غلبہ و عزت و کامیابی چاہیں یہ اگرچہ اپنے آپ کو ان کے رحم پر چھوڑ دینا نہیں مگر ان کی ہمدردی و خیر و خواہی پر اعتماد یقیناً ہے کوئی عاقل خون کے پیاسے دشمن بدخواہ کو معین و ناصر نہ بنائے گا، یہاں مساوات کے یہی معنی نہیں کہ ہر طرح قوت میں ہمارا ہم سنگ ہو بلکہ خود سر گروہ کہ ہمارے

عہ: اعتماد ہر استعانت میں ہے اور یہاں یہ مراد کہ صرف اعتماد ہے استیلاء نہ ان کا نہ اپنا ۱۲ منہ غفرلہ

¹ مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ماوری فی الاستعانة من الکفار دار صادر بیروت ۳/ ۲۴۰

² المعتصر من المختصر فی الاستعانة بالمشرک دائرة المعارف العثمانیة حیدرآباد دکن ۱/ ۲۲۹

ہاتھ میں مجبور نہیں اور ہمارے ساتھ اظہار بدخواہی کر سکتا ہے اسی شق میں ہے کہ باوصف خود سری اسے ناصر بنانا بے اعتدال نہ ہوگا۔ یہ دونوں صورتیں کفار کے ساتھ یقیناً قطعاً نصوص قطعیہ قرآنیہ سے حرام قطعی ہیں جن کی تحریم کو پہلی اور دوسری دو آیتیں کافی و وافی ہیں ہر گز کوئی مسلمان انھیں حلال نہیں کہہ سکتا۔

استخدام: یہ کہ کافر ہم سے دبا ہو اس کی چٹیا ہمارے ہاتھ میں ہو کسی طرح ہمارے خلاف پر قادر نہ ہو، وہ اگرچہ اپنے کفر کے باعث یقیناً ہمارا بدخواہ ہوگا مگر بے دست و پا ہے ہم سے خوف و طمع رکھتا ہے خوف شدید کے باعث اظہار بدخواہی نہ کر سکے گا بلکہ طمع کے سبب مسلمان کے بارے میں نیک رائے ہوگا۔

الحمد للہ! یہ تقریر غفرلہ التقدير نے تفحصاً لکھی تھی پھر امام شمس الائمہ سرخسی کی شرح سیر صغیر امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھی عظیم و جلیل تائید ملی، فائدہ خامسہ میں امام طحاوی و علامہ یوسف حنفی کی عبارتیں سن چکے کہ جواز اس وقت ہے جب ہمارا ہی حکم غالب ہو اور امام ابو جعفر کارشاد کہ ہمیں بلند و بالا ہوں اور وہ ہمارے تابع، یعنی یہی شرط سیر صغیر میں کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے امام محمد نے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا:

سالتہ عن المسلمین یستعینون بأهل الشرک علی اہل الحرب. قال لا بأس بذلك اذا کان حکم الاسلام هو الظاهر الغالب ¹	میں نے عرض کی کہ مسلمان اگر حریوں پر مشرکوں سے مدد لیں تو کیسا ہے فرمایا مضائقہ نہیں بشرطیکہ اسلام ہی کا حکم روشن و زبردست ہو۔

مشرکوں سے ذمی مراد ہیں کہ اس سے دو ورق پہلے فرمایا:

لا بأس بأن یستعین اهل العدل بقوم من اهل البغی واهل الذمة علی الخوارج اذا کان حکم اهل العدل ظاهراً ²	اہل عدل کا باغیوں اور ذمیوں سے خوارج کے خلاف مدد لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اہل عدل کا حکم غالب ہو۔ (ت)

یہاں تو استخدام بتایا تھا مگر اس کی تعلیل وہ فرمائی جس نے استخدام کی پوری تصویر بھی کھینچ دی اور اس کی نوعیت بھی بتادی کہ کس طرح کا استخدام ہو۔

¹ المبسوط للسرخسی باب آخر فی الغنیمة دار المعرفة بیروت ۱۰/ ۱۳۸

² المبسوط للسرخسی باب الخوارج دار المعرفة بیروت ۱۰/ ۱۳۴

کافر کو تائبنا کر استعانت جائز ہے جب وہ ہمارے ہاتھ میں کتے کی طرح مسخر ہو:

ارشاد ہوا: لان قتالہم بهذه الصفة لاعزاز الدين والاستعانة علیہم بأهل الشرك كالاستعانة بالکلاب^۱۔
دو ورق پہلے فرمایا: والاستعانة بالکلاب الذمة كالاستعانة بالکلاب^۲۔

(یعنی اس لیے کہ جب وہ اس حالت پر ہوں تو ان کا لڑنا ہمارے ہی دین کے اعزاز کو ہوگا اور حریوں پر ان ذمی مشرکوں سے استعانت ایسی ہوگی جیسے شکار میں کتوں سے مدد لیتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ ہمارے ہاتھ میں کتوں کی طرح مسخر ہوں کہ ان کا فعل ہمارے ہی لئے ہو ہمارے ہی دین کے اعزاز کے واسطے ہو)

کتے سے شکار میں استعانت کب جائز ہوتی ہے جبکہ وہ وقت شکار سارا کام ہمارے ہی لئے کرے اس میں سے اپنے واسطے کچھ نہ کرے اگر شکار مارا اور ماشہ بھر اس کا گوشت کھالیا شکار حرام ہے، تو استخداً بتایا اور وہ بھی سب سے ذلیل تر یعنی جیسے کتے سے خدمت لیتے ہیں اور شرط فرمادی کہ وہ خود سری سے یکسر نکل کر محض ہمارے لئے آلہ بن گئے ہوں یہ نہ ہوگا مگر اسی صورت میں کہ ہم نے منقح کی واللہ الحمد۔

ذلیل و قلیل کافروں سے استعانت کی اجازت ہوگی نہ کہ انبوه کثیر سے:

اقول: اور اس کے لئے ضرور ہے کہ وہ محدودے چند ذلیل قلیل ہوں کہ بڑا گروہ ہوا تو ممکن کہ میدان میں پہنچ کر کافروں کا لشکر دیکھ کر شرارت پر آئے اور پھن دکھائے ممکن کہ یہی حکمت ہو کہ روز احد چھ سو یہود کو واپس فرمادیا کہ یہ بڑا جتھا ہوا خصوصاً اس حالت میں کہ مسلمان صرف سات سو^۳ اور مغلطائی کی روایت میں چھ ہی سو تھے اور غزوہ خیبر میں حسب عہ روایت واقدی صرف دس یہود کو ہمراہی کا حکم فرمایا کہ مسلمان ایک ہزار چار سو^۴ تھے

عہ: اخرج الواقدي في مغازيه عن | واقدی نے اپنے مغازی میں (باقی بر صفحہ آئندہ)

^۱ المبسوط للسرخسی باب آخر في الغنيمة دار المعرفة بيروت ۱۰/ ۱۳۸

^۲ المبسوط للسرخسی کتاب السیر ۱۰/ ۲۳ باب الخوارج دار المعرفة بيروت ۱۰/ ۱۳۴

اور غزوہ حنین میں تو صفوان جیسے ستر ۱۴۰ سی ۸۰ بھی مان لیجئے تو کچھ نہ تھے کہ الٰہی لشکر بارہ ہزار تھا جس کی کثرت کا ذکر خود قرآن عظیم میں ہے اسی طرف اشارہ ہے کہ ہمارے علماء ان مسائل میں ذمی و کافر بصیغہ مفرد لکھتے ہیں نہ بصیغہ جمع۔

استخدام کی چار صورتیں اور ان کے احکام کافر کو رازدار بنانا مطلقاً حرام ہے:

اب چار صورتیں ہیں:

اول اس سے ایسی استعانت جس میں وہ ہمارا رازدار و دخیل کار بنے یہ مطلقاً حرام ہے جس کے لئے پہلی آیہ کریمہ بس ہے، نیز فرماتا ہے جل و علا:

کیا اس گھمنڈ میں ہو کہ یونہی چھوڑ دئے جاؤ گے اور ابھی وہ لوگ علانیہ ظاہر نہ ہوئے جو تم میں سے جہاد کریں اور اللہ و رسول و مسلمین کے سوا کسی کو اپنا رازدار و دخیل کار بنائیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔	"أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا أَنْ تَبْلُغُوا لَكُمْ إِلَهُ الَّذِينَ جَاهِدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولُهُ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ" ۱

کافروں کو محرری پر نو کر رکھنے کی ممانعت:

ولہذا حدیث چہارم میں ان سے مشورہ لینا ناجائز فرمایا، تفسیر کبیر میں کریمہ اولیٰ کے تحت میں ہے:

ان المسلمین کانوا یبشرونہم فی امورہم ویؤانسونہم لباکان بینہم من الرضاع

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

حرام بن سعد بن محیصہ سے راوی کہ انھوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ کے دس یہود کو غزوہ خیبر میں ہمراہ لے گئے ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

حرام بن سعد بن محیصہ قال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعشرة من يهود المدينة غزاهم الى خيبر ۱۲ منہ غفرلہ

^۱ القرآن الكريم ۱۶/۹

^۲ کتاب المغازی للواقدي غزوہ خیبر منشورات مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت ۲/ ۶۸۴

والحلف ظناً منهم انهم وان خالفوهم في الدين فهم ينصحون لهم في اسباب المعاش فنهاهم الله تعالى بهذه الآية عنه۔ فمنع المؤمنين ان يتخذوا باطانة من غير المؤمنين فيكون ذلك نهياً عن جميع الكفار وقال تعالى "يا ايها الذين امنوا لاتتخذوا عدوى وعدوكم اولياء" ومما يؤيد ذلك ما روى انه قيل لعمر رضي الله تعالى عنه ههنا رجل من اهل الحيرة نصراني لا يعرف اقوى حفظاً واحسن خطاً منه فان رأيت ان تتخذة كاتباً فامتنع عمر من ذلك وقال اذن اتخذت باطانة من غير المؤمنين¹۔

یعنی کچھ مسلمان بعض یہود سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتے اور باہم دل بہلاتے کہ کسی سے دودھ کی شرکت تھی کوئی کسی کا حلیف تھا یہ گمان کرتے تھے کہ وہ اگرچہ دین میں ہمارے خلاف ہیں دنیوی باتوں میں تو ہماری خیر خواہی کریں گے اس آیت کریمہ میں رب العزت جل وعلا نے انھیں منع فرمایا اور حکم دیا کہ کسی غیر مسلم کو اپنا راز دار نہ بناؤ، تو یہ نہ صرف یہود بلکہ جملہ کفار سے ممانعت ہوئی اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو یا نہ بناؤ" اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ ان سے عرض کی گئی کہ شہر حیرہ میں ایک نصرانی ہے اس کا سا حافظہ اور عمدہ خط کسی کا معلوم نہیں حضور کی رائے ہو تو ہم اسے محرر بنائیں امیر المؤمنین نے اسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا ہو تو میں غیر مسلم کو راز دار بنانے والا ٹھہروں گا۔ تفسیر لباب التأویل وغیرہ پارہ ۶ میں ہے:

یعنی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ میں نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم سے عرض کی کہ میرا ایک محرر نصرانی ہے، فرمایا تمہیں اس سے کیا علاقہ خدا تمہیں سمجھائے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا گیا تم نے یہ ارشاد الہی نہ سنا کہ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو یا نہ بناؤ، میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لئے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے، فرمایا میں

روی ان اباموسى الاشعري رضى الله تعالى عنه قال قلت لعمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه ان لى كاتباً نصرانياً فقال مالك وله قاتلك الله الا اتخذت حنيفاً يعنى مسلماً اما سمعت قول الله عز وجل "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ" قلت له دينه ولي كتابته فقال لا اكرهمهم

¹ مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) آیہ لاتتخذوا باطانة الخ کے تحت المطبعة البهية المصرية مصر ۸/ ۲۰۹، ۱۰

اذا اهانهم الله، ولا اعزهم اذا اذلهم الله ولا ادنيهم اذا ابعدهم الله، قلت انه لا يتم امر البصرة الا به فقال مات النصراني والسلام يعني هب انه مات فما تصنع بعده فما تعمله بعد موته فاعمله الان واستغن عنه بغيرة من المسلمين¹۔	کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ انھیں اللہ نے خوار کیا نہ انھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں ذلیل کیا نہ ان کو قُرب دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں دور کیا، میں نے عرض کی بصرہ کا کام ہے اس کے پورا نہ ہوگا۔ فرمایا مر گیا نصرانی والسلام یعنی فرض کر لو کہ وہ مر گیا تو اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کر کے اس سے بے پروا ہو جاؤ۔

کافر کی تعظیم حرام ہے:

دوم اسے بعض مسلمانوں پر کوئی عہدہ و منصب دینا جس میں مسلم پر اس کا استعلاء ہو مثلاً مسلمان فوج کے کسی دستے کا کافر بنانا یہ بھی حرام ہے، ابھی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سن چکے کہ اللہ نے انھیں خوار کیا میں گرامی نہ کروں گا اللہ نے انھیں ذلت دی میں عزت نہ دوں گا، کتب حدیث میں یوں ہے کہ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے محرری پر مقرر کیا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فرمان میں لکھا:

ليس لنا ان نأتمنهم وقد خونهم الله ولا ان نرفعهم وقد وضعهم الله ولا ان نعزوهم وقد امرنا بان يعلم الجزية عن يدهم صاغرون²۔	ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انھیں خائن بتاتا ہے یا ہم انھیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سجنہ نے انھیں پستی دی، یا انھیں عزت دیں حالانکہ ہمیں حکم ہے کہ کافر ذلت و خواری کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جزیہ پیش کریں۔

در مختار میں ہے:

يمنع من استكتتاب ومباشرة يكون بها معظما عند المسلمين وتبامه في الفتح وفي الحاوي ينبغي ان يلازم الصغار بينه وبين المسلم. في كل شيء وعليه فيمنع من القعود حال قيام المسلم عند بحر، ويحرم تعظيمه

3

¹ لباب التاويل (تفسير الكبير) زیر آیہ لاتتخذوا اليهود والنصارى اولياء مصطفى البابی مصر ۱۲/۲۲

2

³ الدر المختار فصل في الجزية مطبع مکتبائی دہلی ۱/۳۵۲

یعنی ذمی کافر کو محرر بنانا یا اور کوئی عمل ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو جائز نہیں، اس کا پورا بیان فتح القدیر میں ہے، حاوی میں ہے وہ مسلمان کے ساتھ ہر معاملہ میں دبا ہوا ذلیل رہے تو جب تک اس کے پاس کوئی مسلمان کھڑا ہو اُسے بیٹھنے نہ دیں گے، یہ بحر الرائق میں ہے، اور اس کی تعظیم حرام ہے۔ ہدایہ میں ہے:

قَالُوا الْاِحْقَ انْ لَا يَتْرُكُوا انْ يَرْكَبُوا الْاِلْضْرُورَةَ وَاِذَا رَكَبُوا الْاِلْضْرُورَةَ فَلْيَنْزِلُوا فِي مَجَامِعِ الْمُسْلِمِينَ ¹	علماء نے فرمایا: سزاوارت یہ ہے کہ انھیں سوار ہونے ہی نہ دیں مگر (مرض وغیرہ کی) ناچاری سے پھر جب مجبوری کو سوار ہو تو ضرور ہے کہ مسلمانوں کے مجمع میں اتریں۔

بے تعظیمی کے ساتھ بھی کافر سے استعانت صرف وقت حاجت جائز ہے:

سوم بے حاجت اس سے استعانت کرنا یہ بھی ناجائز ہے، خود فتوائے شائع کردہ لیڈران میں درمختار سے ہے:

مفادہ جواز الاستعانة بالكافر عند الحاجة ²	اس عبارت سے سمجھا گیا کہ حاجت کے وقت کافر (ذمی) سے استعانت جائز ہے۔

اسی میں ردالمحتار سے ہے:

اما بدونها فلا لانه لا يؤمن غدرة ³	حاجت نہ ہو تو جائز نہیں کہ کچھ اطمینان نہیں کہ وہ بد عہدی نہ کرے گا۔

کافر سے صرف اس صورت کی استعانت جائز ہے:

چہارم اب ایک صورت یہ رہی کہ 'دبے ہوئے' مقہور کافر سے 'بشرط حاجت ایسی استعانت جس میں نہ آسے راز دار و دخیل کار بنانا ہونہ' کبھی مسلمان پر اس کا استعلاء ہو یہ ہے وہ جس کی ہمارے علماء اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رخصت

¹ الهداية باب الجزية المكتبة العربية كراچی ۵۷۸/۲

² الدر المختار فصل في كيفية القسمه مطبع مجتبائی، دہلی ۱/۳۴۳

³ ردالمحتار فصل في كيفية القسمه مكتبة ماجده كويت ۲۵۷/۳

دی پچھلی دو قیدیں تو منتظر ثبوت بلکہ محتاج بیان بھی نہیں دین متین سے ضرورہ معلوم ہیں جن کا کچھ بیان ابھی گزرا تو ان کی نظیر نماز کے لئے شرط وضو ہے کسی نماز کا مسئلہ بتائے تو یہ کہنا کچھ ضرور نہیں کہ بشرطیکہ با وضو پڑھی جائے، رہیں پہلی دو، وہ ہمارے ائمہ کی طرح امام شافعی نے بھی بتائیں امام اجل ابو زکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فارجع فلن استعين بمشرك. وقد جاء في الحديث الاخران النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استعان بصفوان بن امية قبل اسلامه فاخذ طائفة من العلماء بالحديث الاول على اطلاقه. وقال الشافعي واخرون ان كان الكافر حسن الرأي في المسلمين ودعت الحاجة الى الاستعانة به استعين به والا فيكره حمل الحديثين على هذين الحالين¹	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ واپس جاہم ہر گز کسی مشرک سے استعانت نہ کریں گے، اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے اس حال میں امداد لی کہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے تو ایک جماعت علماء نے پہلی حدیث کا مطلق حکم اختیار کیا اور شافعی اور کچھ اوروں نے کہا کافر اگر مسلمانوں کے حق میں نیک رائے رکھتا ہو اور اس سے استعانت کی حاجت پڑے تو استعانت کی جائے ورنہ منع ہے، امام شافعی نے ان دونوں حدیثوں کو ان دونوں حالوں پر محمول کیا۔

شرط حاجت تو صاف ذکر فرمائی اور شرط اول کا یوں اشعار کیا کہ کسی کافر کی رائے مسلمانوں کے بارے میں اچھی ہو تو اس سے اس استعانت جائز ہے، اسی شرط کو حاذمی نے یوں ذکر کیا:

والثانی ان یكونوا من یوثق بهم فلا تخشى نأثرتهم فمقی فقد هذان الشرطان لم یجز للامام ان یستعین بهم²	یعنی حاجت کے ساتھ دوسری شرط یہ ہے کہ ان کافروں پر وثوق ہو کہ ان کی شرارت کا اندیشہ نہ رہے ان دونوں شرطوں میں سے کوئی کم ہوگی تو سلطان اسلام کو کافروں سے استعانت جائز نہ ہوگی۔

اقول: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اور اللہ سب سے زیادہ سچا ہے "لَا یَاْلُوْكُمْ"

¹ شرح صحیح مسلم مع مسلم کتاب الجہاد والسیر کراہیۃ الاستعانة فی الغزو وبکافر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۸/۱۱۸

² الناسخ والمنسوخ للحاذمی

حَبَّالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ^۱ کافر تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے تمہارا مشقت میں پڑنا ان کی دلی تمنا ہے۔ تو محال ہے کہ خود سرکافر مسلمانوں کے لئے کوئی اچھی رائے رکھیں ان کی خیر خواہی پر وثوق ہو سکے ان کا خود سرکافر ہونا ہی ان پر بے اطمینانی کا پورا موجب ہے، محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الموادعة میں فرماتے ہیں:

لعل خوف الخيانة لازم لعلم بكفرهم وكونهم حربا علينا ^۲	امید ہے کہ خوف خیانت آپ ہی لازم ہے کہ ان کا کافر اور ہم سے مقاتل ہونا معلوم ہے۔

تو مسلمانوں کے خیر خواہ و قابل وثوق نہیں ہو سکتے مگر معدود چند ذلیل قلیل مجبور مقہور کافر جن کو سرکشی کی مجال نہیں ولہذا تمام علماء نے مسئلہ رضح کو ذمی کے ساتھ مقید فرمایا اور اسے مفرد ذکر کیا۔

ثم اقول: ان کا شرط و قیود سے مشروط استعانت سے نہ ان کو راز دار و دخیل کار بنانا ہے کہ آیت اولیٰ کے خلاف ہو، نہ ان سے عزت چاہنا کہ آیت دوم کے مخالف ہوں، ذلیل قلیل سے کون عزت چاہے گا، نہ اسے کوئی ولی و نصیر بنانا کہ باقی آیات کے خلاف ہو۔ یہ استعانت اگر ایسی نہیں جیسے کتبت بالقلم (میں نے قلم کی مدد سے لکھات) میں سے تو ایسی ضرور ہے جیسے لوگ چماروں کو پکڑا کر بیگار لیتے ہیں بلکہ جب انھیں کچھ مال دیا جاتا ہے تو ایسی جیسے چمار کو پیسہ دے کر جو تانگٹھوالینا، کیا اسے کوئی کہے گا کہ چمار کو ولی و ناصر بنایا۔ لاجرم کلمات علماء مخالف آیات نہ ہوئے **وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ**، **هَكَذَا يَنْبَغِي التَّحْقِيقُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَلِي التَّوْفِيقِ**۔

لیڈروں نے احکام شریعت کو کیسے بدلا:

فائدہ سابع: یہ تھا حکم شرعی جس کی تحقیق و تنقیح بحمدہ تعالیٰ اس وجہ جلیل پر ہوئی کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملے گی، اب لیڈران اپنی تحریفیں دیکھیں احکام دین کو کتنا کتنا بدلا، شرعی مسئلہ کیسا کیسا مسلا، اولاد کو تھامی کا، لے دوڑے حربی۔

ثانیاً بروایت امام طحاوی حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف امام محمد جملہ ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جواز کتابی سے خاص تھا یہ لے دوڑے مشرک۔

عہ: دربارہ استعانت احکام شریعت تو یہ تھے۔

^۱ القرآن الکریم ۱۱۸/۳

^۲ فتح القدیر باب الموادعة مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۲۰۶/۵

ہاشا: جواز باجماع قائلین حاجت سے مقید تھا اور یہ خود اپنا جرم قبولے کہ ہم عہہ کو احتیاج نے اتحاد برادران ہند کی جانب مائل نہیں کیا۔

رابعا: انھیں رازدار و دخیل کار بنانا حرام قطعی تھا یہ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر قطعی تھا یہ اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر ان کے ہاتھ بک گئے انھیں اپنا امام و پیشوا بنالیا ان عہہ کو اپنا رہنما بنالیا ہے جو وہ کہتے ہیں "وہی مانتا ہوں میرا حال تو سر دست اس شعر کے موافق ہے:۔"

عمرے کہ آیات و احادیث گزشتہ

رفتی و ثابرت پرستی کردی

(وہ عمر کہ آیات و احادیث کے ساتھ گزری ختم ہو گئی، اور بت پرستی کی نذر کردی۔ت)

"كُلُّ لَيْفٍ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ" ۱	اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے ہر مغرور ستگر کے دل پر۔

خامسا: ان کی تعظیم انھیں مسلمانوں پر استعلاء دینا حرام قطعی تھا، انھوں نے صرف ظاہری سجدہ کسی مصلحت سے بچار کھا باقی کوئی دقیقہ مشرکوں کی تعظیم و اعلاء میں نہ چھوڑا مسلمان کھلانے والوں نے ان کی جینیں پکاریں، نیل بن کر گنو پتروں کی گاڑیاں بھینچیں، ان کی مدح میں غلو و اغراق کئے حتیٰ کہ گاندھی کو کہہ بھاگے ع

"خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے ست" عہہ ۳

(تیری تعریف سے خاموش رہنا تیری تعریف کی انتہا ہے۔ت)

"نبوت عہہ ۴ ختم نہ ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے" ایک مثلثدر عہہ ۵ ہزاروں کے مجمع میں اسٹیج پر چمکتا ہے کہ "اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو (گاندھی کی طرف اشارہ کر کے کہا) تمہارے لئے مرکز بنا کر بھیجا ہے"

عہہ ۱: خطبہ صدارت مولوی عبدالباری ص ۵۔ حشمت علی غفرلہ

عہہ ۲: خط مولوی عبدالباری صاحب جس کا نوٹو حسن نظامی نے چھاپا۔ ۱۲ حشمت علی غفرلہ

عہہ ۳: انجمن اسلامیہ کی طرف سے گاندھی کا سپاسنامہ شعر ۱۸۔ حشمت علی

عہہ ۴: تقریر ظفر الملک در رفاہ عام لکھنؤ "اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے" اخبار اتفاق دہلی ۱۷ اکتوبر و بدبہ

سکندریہ یکم نومبر و پیسہ اخبار ۱۸ نومبر ۱۲ حشمت علی

عہہ ۵: تقریر عبدالماجد بدایونی جلسہ جمعۃ العلماء ہند دہلی فتح اخبار دہلی جلد ۲ نمبر ۲۴۲۔ ۱۲ حشمت علی غفرلہ

خطبہ جمعہ میں گاندھی کی تعریف داخل کرنے کا رد:

دوسرا عہد^۱ جمعہ کا خطبہ اردو میں پڑھتا ہے، نہیں نہیں خطبہ کی جگہ لکچر دیتا ہے اور اس میں خلفائے راشدین و حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بدلے گاندھی کی مدح مقدس ذات ستودہ عہد^۲ صفات و غیرہ الفاظیوں کے ساتھ گاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے: "إِنَّمَا النَّسْرُ كُونُ نَجَسٍ"^۱ مشرک تو نہیں مگر ناپاک۔ یہ کہیں مقدس ذات۔ اللہ فرمائے: "أُولَئِكَ هُم شُرَكَاءُ بَيْتِهِ"^۲ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ یہ کہیں ستودہ صفات۔ غرض خطبہ جمعہ کیا تھا قرآن عظیم کا رد تھا۔ آج خطبہ جمعہ میں یہ ہوا کل نماز میں "إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ" کی جگہ "اهدنا الصراط الغاندھی" پڑھیں گے اور کیوں نہ پڑھیں جسے جانیں کہ اس مقدس ذات ستودہ صفات کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث فرمایا ہے اس کی راہ آپ ہی طلب کیا چاہیں اور بالفرض یہ تبدیل نہ کریں، تو "صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" میں تو گاندھی کو ضرور داخل مان چکے۔ اللہ جسے مقدس ذات ستودہ صفات کرے اور خلق کے لئے مذکر بنا کر بھیجے اس پر انعام الہی تام و کامل ہے، "الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ"^۳ (وہ جن پر اللہ نے احسان کیا) کا بیان قرآن کریم نے "مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ"^۴ (وہ کون ہیں نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ) فرمایا ہے۔ یہ سب مقدس ذات ستودہ صفات ہیں لاکھوں شہداء و صالحین کو اللہ تعالیٰ نے مذکر بنا کر مبعوث نہ فرمایا تو گاندھی جی اول نمبر کے "انعمت علیہم" ہوئے مگر قرآن تو کفار پر اپنا غضب اور لعنت بتاتا اور انھیں ہر مخلوق سے بدتر ہر ذلیل سے ذلیل تر فرماتا ہے اگر اس کا نام انعام ہے تو ضرور کفار سے بڑھ کر کوئی "انعمت علیہم" ہیں۔

"فَتَأْتُهُمُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقَوْلِ"^۵ (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔) مشرک کو مسجد جامع میں مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے ہزار ہا مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے مسند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جمایا جاتا ہے کیا مسئلہ استعانت عہد^{۱۵}: اخبار مشرق گو کھپور ۱۳ جنوری ۲۱ء و عینی شہادت مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی رکن خلافت کمیٹی ۱۲ حشمت علی۔

عہد^{۲۰}: یہ مولوی صاحب شاہد عینی کا بیان ہے اور اخبار مشرق میں مقدس ذات پاکیزہ خیالات ہے۔ ۱۲ حشمت علی۔

^۱ القرآن الکریم ۲۸/۹

^۲ القرآن الکریم ۶/۹۸

^۳ القرآن الکریم ۶۹/۴

^۴ القرآن الکریم ۶۹/۴

^۵ القرآن الکریم ۹/۳۰ و ۶۳/۴

کا یہ مطلب تھا کیا در مختار میں اس کا جواز لکھا تھا، اجازت تھی تو استعمال کی، وہ بھی ایسا جیسے کتے سے جو پورا مسخر ہو لیا ہو۔ تم نے الٹی خدمت گاری بلکہ غلامی کی "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۱ (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

سادسا: مشرکوں پر اعتماد حرام قطعی بلکہ تمذیب کلام الہی تھا جس کا بیان زیر آیت اولیٰ گزرا انھوں نے اعتماد در کنار قطعاً التجا کی، التجاء و اعتماد کے جو معنی گزرے ان کے آئینہ میں ان کی صورتیں منقوش دیکھ لیجئے ۲۳ کروڑ ہندوؤں کو اپنا یارو یاور بنانا کیا دلی خیر خواہی پر پورے اعتماد کے بغیر ممکن ہے بدابہت عقل کو مکرائے تو لیڈران کے گیت سن لیجئے جو مشرکین کو اپنا دلی خیر خواہ سمجھنے کے گائے ہیں "ان عہ" کی ہمدردی ہماری مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جس وقت کلمہ گو بھی معاونت حق سے گریزان تھے ان کا دست اتحاد ہماری طرف بڑھاجب یار اغیار ہو گئے ہیں برداران وطن کو ان کی ہمدردی کی اجرت دے کر ان کے مرتبہ کو گھٹانا نہیں چاہتا وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہم ان کو اپنا دلی دوست بنانا چاہتی ہے نہ ہماری لفظی شکر گزاری کی محتاج ہے ہمارے دل میں ان کے اخلاص عہ^۲ نے گھر کر لیا ہے۔ "دیکھئے کیسی دل کھول کر قرآن کی تمکذیبیں کیں، اب اتنا مسلمان دیکھ لیں گے کہ یہ سچے یا اللہ واحد قہار سچا کہ "لَا يَأْتِيَنَّكُمْ حِبَالٌ" ^۳ وہ تمھاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے قل صدق اللہ "وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ" ^۴۔

دربارہ استعانت فتویٰ میں لیڈران کی موت عہ^۳

سابعا: جانے دو اتنا تو مفتی لیڈران کو بھی مسلم کہ اگر ان کی طرف حاجت پڑے اور ان سے غدر کا امن ہو تو استعانت درست یعنی حاجت نہ ہو تو حرام اور ان کے غدر سے

عہ^۱: خطبہ صدارت مولوی عبدالباری صاحب ۶۵-۱۲ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ۔

عہ^۲: رسالہ قربانی گاؤ مولوی عبدالباری ۱۲ حشمت علی عفی عنہ۔

عہ^۳: دربارہ استعانت جو فتویٰ شاہجہانپور لیڈران نے شائع کیا اس میں خود ان کی موت ہے مگر لیڈران کو نہیں سوچتی۔

^۱ القرآن الکریم ۲۶/۲۲

^۲ القرآن الکریم ۳/۱۱۸

^۳ القرآن الکریم ۲/۲۷۰

امن نہ ہو تو حرام حاجت کا انکار خود لیڈران کو ہے اور ان کے غدر سے امن پر کیا دلیل قائم کر لی۔ کیا نرا وعدہ، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا" ^۱	شیطان تو انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

یا انھوں نے تمہارے خیر خواہ بنے رہنے کی قسمیں کھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "إِنَّهُمْ لَا يُبَاقُونَ لَكُمْ" ^۲ ان کی قسمیں کچھ نہیں، یا تمہیں وحی آئی کہ یہ جانی دشمن یہ دینی اعداء یہ خونخوار بدخواہ یہ کبھی دغا نہ کریں گے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَدَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَقَالَ أُوْحَىٰ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ" ^۳	اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی حالانکہ اسے کچھ بھی وحی نہ ہوئی۔

ان کے غدر سے امن کی تو ایک وہی صورت تھی کہ وہ ایسے ذلیل و قلیل ہمارے ہاتھ میں مجبور و مقہور ہوں کہ سرتابی کی قدرت ہی نہ رکھیں، کیا یہ ۲۳ کروڑ ہندو تمہارے ہاتھ میں ایسے ہی ہیں۔ جھوٹ جھوٹ جھوٹ اور پورے ۲۳ کروڑ جھوٹ، دیکھو تمہارے ہی شائع کردہ فتوے نے تمہیں گھر تک پہنچا دیا اور اس استعانت میں تم پر فرد قرار داجرم لگا کر مرتکب حرام ٹھہرا دیا حق اسے شائع کروانے اور اپنی سند ٹھہراتے ہیں، اور نہیں جانتے کہ وہ انھیں پر رد ہے۔ ہمارے دوست مفتی صاحب نے مروان کے خفیہ خط کی طرح ملتمس کا سا صحیفہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جس میں ان کی موت ہے اور یہ خوشی خوشی لئے پھرتے ہیں، نہیں نہیں نرے نامشخص نہیں سمجھتے ہیں مگر مقصود ہی دین کو بدنامی کا کام کو چلنا عوام کو چھلانا ہے، جاہل بیچارے اتنا دیکھ لیں گے کہ دیکھو "جائی ز" لکھا ہے اب اتنی سمجھ کسے کہ جسے جائز لکھا ہے لیڈران کی استعانت کو اس سے مس نہیں اور ان کی جو استعانت ہے فتوے میں ہر گز اسے جائز نہ لکھا بلکہ صاف عدم جواز کا اشعار کیا۔

مفتیوں کو ہدایت:

ہاں جب مفتی کو واقعہ معلوم، تو فتویٰ اگرچہ بجائے خود صحت سے موسوم ایسا غلط انگیز لکھنا مذموم جسے اہل باطل اپنے باطل پر ڈھالیں اور اس سے

^۱ القرآن الکریم ۱۲۰/۴

^۲ القرآن الکریم ۱۲/۹

^۳ القرآن الکریم ۹۳/۶

اپنی تقویت کی راہ نکالیں یہ سمجھ لینا کہ فتوے کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ ان کے غدر سے امن کی صورت یہاں متصور نہیں عوام جاہلوں کو میسر نہیں، عقود الدریہ میں ہے:

مفتی کو جب اصل واقعہ معلوم ہو تو اسے سزاوار نہیں کہ سائل کو اس کے حوالے کے موافق فتویٰ لکھ دے تاکہ باطل پر اس کا مددگار نہ ہو۔	إذا علم المفتی حقيقة الامر ینبغی له ان لایکتب للسائل لئلا یکون معینا له علی الباطل ^۱ ۔

اسی میں اپنے شیخ المشائخ شیخ عبدالقادر صفوری سے ہے:

بعض اہل باطل کے ہاتھ میں جب فتویٰ آجاتا ہے اپنے فریق پر اس سے حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے مفتی نے میرے لئے تجھ پر فتویٰ دیا اور بے علم یا کمزور اس سے یہ بحث نہیں کر سکتا کہ اس کی عبارت صورت واقعہ سے مطابق بھی ہے یا نہیں۔	ان بعض المبطلین اذا صار بیدہ فتویٰ صال بہا علی خصمہ وقال المفتی افقی لی علیک بکذا، والجاہل اوضعیف الحال لایمکنہ منازعة فی کون نصہ مطابقاً اولاً ^۲ ۔

مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو باطل واعانت باطل واختلاط اہل باطل سے بچائے اور حق پر استقامت تامہ عطا فرمائے والحمد للہ رب العالمین۔

مساجد میں مشرک کے لے جانے کا رد:

(۱۰) لیڈران نے شریعت مطہرہ پر ایسے ہی شدید ظلم مسئلہ دخول کافر بمسجد میں کئے ہیں، اولاً: یہ مسئلہ تمام متون مثل تحفۃ الفقہاء و ہدایہ و وقایہ و کنز و دوائی و مختار و اصلاح و غرر و ملتہی و تنویر اور ان کے سوا محیط سرخسی و اشباہ و النظائر و وجیز کردری و خزائنہ المفتین و فتاویٰ ہندیہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے فتویٰ شائع کردہ لیڈران نے بھی یہاں عبارت در مختار میں گنجائش نہ پائی یونہی نقل کرنی پڑی کہ جاز دخول الذمی مسجد^۳ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔ سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے: محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ لا باس بان یدخل اهل الذمة المسجد الحرام^۴ یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی

^۱ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ قبیل کتاب الطہارۃ حاجی عبدالغفار پسران قندھار افغانستان / ۳

^۲ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ قبیل کتاب الطہارۃ حاجی عبدالغفار پسران قندھار افغانستان / ۳

^۳ الدر المختار کتاب الحظروالاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتہائی دہلی ۲/ ۲۴۶

^۴ جامع الصغیر مسائل من کتاب الکراہیۃ مطبع یوسفی لکھنؤ ص ۱۵۳

کہ امام اعظم نے فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں "ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے ذمی بھی کافر ہی ہے اطلاق کی سندیں اوپر گزریں کہ "اراد بالكافر الذمی" کافر سے ذمی مراد ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے مستامن بھی حربی ہے اطلاق کی سند محیط وعالمگیر یہ سے گزری کہ "اراد بالمحارب المستامن" حربی سے مستامن مراد ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح منقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی و موجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہر گز معنی ذمی میں نہیں، لاجرم علامہ سید احمد طحطاوی و علامہ سید محمد محشیان در مختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کے لئے بھی جواز ہے یا نہیں پھر اس استدلال علماء بالحدیث سے سند لا کر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے:

انظر هل المستامن ورسول اهل الحرب مثله و مقتضى استدلالهم على الجواز بأنزال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وفد ثقيف في المسجد جوازه ويحرر ¹ -	غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا اپیل بھی کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا یہ مستامن کے لئے جواز چاہتا ہے بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

اقول: مستامن کے لئے خود قرآن عظیم سے اشارہ نکال سکتے ہیں کہ:

"وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْدِئْهُ مَائِمَةً" ² -	اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے ولہذا وفد یہیں حاضر ہوتے اور اس میں متون کا خلاف نہیں، ہدایہ سے گزرا کہ مستامن جب تک دار الاسلام میں ہے بمنزلہ ذمی ہے ذمہ مؤیدہ و موقتہ دونوں طرح ہوتے ہیں، کافی امام نسفی فصل امان میں ہے:

البراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا وذلك الامان وعقد الذمة ³ -	ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کے لئے، یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

¹ رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مکتبہ ماجد کوئٹہ ۱۵/۲۷۴

² القرآن الکریم ۹/۶

³ کافی للنسفی

یہی کہہ سکتے ہیں کہ ذمی و حربی برابر ہیں یعنی مستامن کہ اس کے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے بالجملہ جواز خاص ذمی کے لئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

۴۸ نیا یہاں بھی امام بدرالدین محمود یعنی وغیرہ اکابر کی روایت یہ ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں جواز صرف کتابی کے لئے ہے یہ مشرک حربی لے دوڑے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:

قال ابو حنیفۃ یجوز الکتابی دون غیرہ واحتج بہارواہ احمد فی مسندہ بسندہ	امام ابو حنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جائز ہے اور کفار کا نہیں اور امام اس پر اس

عہ: قول الامام العینی بسند جید اقوال: ای علی اصولنا و مالنا ان نترك اصولنا الى اصول المحدثين فضلا عن قول عالم متأخر شافعي فلا عليك مما في التقريب وذلك ان مخرجه اشعث بن سوار عن الحسن عن جابر رضي الله تعالى عنه واشعث من شيوخ شعبة و الثوري ويزيد بن هارون وغيرهم من الاجلاء وانتفاء شعبة في من يأخذ منه معلوم قال الذهبي وحدث من اشعث لجلالته من شيوخ ابواسحق السبعي¹ اه وقد قال سفين اشعث اثبت من مجالد وقال ابن مهدي هوارفع من مجالد ومجالد من رجال صحيح مسلم وقال ابن معين اشعث احب الى من

امام عینی کا قول جید سند سے اقوال: (میں کہتا ہوں) کہ یہ سند ہمارے قاعدہ پر جید ہے اور ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول نہ چھوڑیں گے چہ جائیکہ ایک متأخر شافعی عالم کے قول کی خاطر چھوڑیں تو تقریب میں مذکور بیان تمہارے خلاف نہیں ہے یہ اس لئے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بواسطہ حسن اس حدیث کی تخریج کرنے والے اشعث بن سوار ہیں جبکہ اشعث، شعبہ، ثوری، یزید بن ہارون وغیرہم کے اکابر شیوخ میں سے ہیں اور شعبہ کا انتخاب ان میں جن سے اس نے روایت کی ہے وہ معروف ہے ذہبی نے کہا اشعث کی جلالت شان کی وجہ سے اس کے شیوخ میں سے ابواسحق سبعی نے اس سے حدیث روایت کی ہے اھ۔ اور سفیان نے کہا کہ اشعث مجالد کی نسبت زیادہ قوی ہے، اور ابن مہدی نے کہا وہ مجالد سے بلند ترین ہے جبکہ مجالد صحیح مسلم کے راویوں میں شمار ہیں اور (باقی صفحہ آئندہ)

¹ میزان الاعتدال للذهبي ترجمہ ۹۹۶ اشعث بن سوار دارالمعرفة بیروت ۱/ ۲۶۳

جید عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یدخل مسجدنا هذا بعد عامنا هذا

حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

(لغیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اسہیل بن مسلم، وقال الامام احمد والعجلی هو امثل فی الحدیث من محمد بن سالم وروی ابن الدورق عن ابن معین انه ثقة وقال عثمان بن ابی شیبہ صدوق وذكره ابن شاهین فی الثقات وقال ابن عدی لم اجد له فیما یرویہ متنا منکرا وقال البزار لا نعلم احدا ترك حدیثه الا من هو قلیل المعرفة واختلاف قول ابن معین فی رجل یکون انه دون الثقة وفوق الضعیف و هذا هو شرط الحسن قال الذہبی فی محمد بن حفصہ فیہ شیء ولهذا وثقه ابن معین مرة وقال مرة صالح ومرة لیس بالقوی ومرة ضعیف^۱ اه ومحمد هذا من رجال الصحیحین و بالجملة وقد وثق اشعث ولم یرم بقادح قط بل لیس فیہ جرح مفسر اصلا فحدیثه حسن ولا شک لاجرم ان حکم العینی علی اسنادہ انه جید حق واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ

ابن معین نے کہا میرے نزدیک اشعث زیادہ محبوب ہیں اسماعیل بن مسلم سے، اور امام محمد اور عجل نے کہا وہ محمد بن سالم سے حدیث میں زیادہ مقبول ہے، اور ابن دورق نے ابن معین سے روایت کی کہ اشعث ثقہ ہے اور عثمان نے کہا وہ نہایت صادق ہے ابن شاہین نے اس کو ثقہ لوگوں میں ذکر کیا اور ابن عدی نے کہا میں نے اس کے روایت کردہ متن کو منکر نہیں پایا اور بزار نے کہا کہ اس کی مروی حدیث کو ترک کرنا صرف وہی ہے جو خود معرفت میں کمزور ہے اور ابن معین کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو ثقہ نہ ہو اور ضعف سے بالاتر ہو اور یہی حدیث حسن کی شرط ہے، ذہبی نے محمد بن حفصہ کے متعلق کہا کہ اس میں کچھ ضعف ہے اس لئے ابن معین نے کبھی اس کی توثیق کی اور کبھی صالح کہا اور کبھی "لیس قوی" کہا اور کبھی ضعیف کہا اور یہ محمد نامی صحیحین کے رجال میں رہے، خلاصہ یہ ہے کہ اشعث کی توثیق کی گئی اور کسی اعتراض کا نشانہ ہر گز نہیں بنایا گیا بلکہ کوئی مفسر جرح اس پر قطعاً نہ ہوئی لہذا اس کی حدیث حسن ہے تو بیشک لازم طور پر عینی کا اس کی سند کو جید کہنا حق ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ (ت)

^۱ میزان الاعتدال للذہبی ترجمہ ۷۴۲۹ محمد ابن ابی حفصہ دار المعرفة بیروت ۳/ ۵۲۵

مشرک الاہل العهد و خدمہم ^۱ ۔	فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوائے ذمیوں اور ان کے غلاموں کے۔

غز العیون والبصائر میں ہے:

لا یمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج الامام رحمہ اللہ تعالیٰ بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ^۲ ۔	ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائے گا۔ بخلاف اور کافر کے اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقائی کتاب القضاء میں ہے:

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی و قد ذکر فی السیر الکبیر ان الشرک یمنع من دخول المسجد عملاً بقوله تعالیٰ انما المشرکون نجس ^۳ ۔	امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے گا اس ارشاد الہی پر عمل کے لئے کہ مشرک نرے ناپاک ہیں۔

اگر کہنے حدیث میں تو مطلق ذمی کا استثناء فرمایا کتابی کی تخصیص کہاں ہے۔ اقول: (میں کہتا ہوں۔ ت) مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا ان پر صرف دو حکم تھے اسلام لائیں ورنہ تلوار تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی، تو استثناء منقطع ہے بلکہ ہم نے مسند میں دیکھا اور آخر مسند جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیث اس طرح ہے کہ مذکور ہوئی اور اس سے ۲۷ ورق پہلے یوں ہے:

لا یدخل مسجدنا هذا مشرک بعد عامنا هذا غیر اهل الکتاب و خدمہم ^۴ ۔	اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوائے کتابی اور ان کے غلام کے۔

تو یہاں خود کتابی کی تصریح ہے۔

^۱ عمدة القاری باب الاغتسال اذا أسلم ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۳/ ۲۳۷

^۲ غز العیون والبصائر مع الاشباہ والنظائر الفن الثالث احکام الذمی اداره القرآن کراچی ۲/ ۷۶ و ۷۷، ۷۸ و ۷۹

^۳ غایۃ البیان کتاب القضاء

^۴ مسند امام احمد بن حنبل مروی از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۳/ ۳۳۹

ہائے قول: (میں کہتا ہوں۔ ت) اللہ الحمد اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی کے لئے اجازت تھی منسوخ ہو گئی کہ فرمایا "بعد عامنا هذا" (اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد میں نہ آنے پائے سوا ذمیوں کے) مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان کے ذمہ لازم ہے کہ اس واقعہ کے اس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سادہ جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہو چکا اور وہ ہر گز اس کا ثبوت نہیں دے سکتے "خصوصا بعد عامنا هذا" کا لفظ ارشاد فرما رہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورہ برات ہے غالباً اس کا یہ لفظ اس پاک ارشاد "لَئِنْ أَتَا النَّاسُ بِشِرِّ كُفْرٍ فَلَا يُغْنِي عَنْهُمُ الْإِسْلَامُ إِذَا كَفَرُوا بِالْحَقِّ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ" ^۱ (مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔ ت) سے ماخوذ ہے تو پہلے کے واقعہ پیش کرنا محض نادانی لیکن لیڈران تو ڈھونڈھ کر منسوخات ہی پر عمل کر رہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں "وَحَسِبَ هَٰذَا لَكَ الْبَطْلُونَ" ^۲ (اور باطل والوں کا وہاں خسارہ۔ ت) لیڈران کی بھی خواہی اسلام:

رابعا: یہ نہ سہی اختلاف احوال زمانہ وعادات قوم کو ہمیشہ مسائل تعظیم وتوہین میں دخل تام ہے پھر غیر اسلامی سلطنت اور کافروں کی کثرت میں اس کی اجازت اور اس کی اشاعت اور مساجد کو پامالی کفار کے لئے وقف کرنا کس قدر بھی خواہی اسلام ہے

ع اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار
(اے منزل کی طرف پشت کر کے چلنے والے! ہوش کر۔ ت)

لیڈران کی اسلامی غیرت:

خامسا: واقعی بندگی بچا رگی جب ہندوؤں کی غلامی ٹھہری پھر کہاں کی غیرت اور کہاں کی خودداری، وہ تمہیں ملیچھ جانیں، بھنگی مانیں، تمہارا پاک ہاتھ جس چیز کو لگ جائے گندی ہو جائے سودا بیچیں تو دور سے ہاتھ میں ڈال دیں، پیسے لیں تو دور سے، یا پنگھا وغیرہ پیش کر کے اس پر رکھوا لیں حالانکہ بحکم قرآن خود وہی نجس ہیں اور تم ان نجسوں کو مقدس مطہر بیت اللہ میں لے جاؤ جو تمہارے ماتھار کھنے کی جگہ ہے وہاں ان کے گندے پاؤں رکھو اؤ تم کو اسلامی حس ہی نہ رہا محبت مشرکین نے اندھا بہرا کر دیا۔

^۱ القرآن الکریم ۲۸/۹

^۲ القرآن الکریم ۷۸/۴۰

لیڈران محض اغوا کے لئے مسئلہ دخول مساجد کا نام لیتے ہیں انہوں نے جو کیا بالاجماع حرام قطعی ہے:

سادسا: ان باتوں کا ان سے کیا کہنا جس پر حبك الشیعی یعنی ویصمہ^۱ (تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہر کر دیتا ہے) کارنگ پھر گیا سب جانے دو خدا کو بھی منہ دکھانا ہے یا ہمیشہ مشرکین ہی کی چھاؤں میں رہنا ہے جواز تھا تو یوں کوئی کافر دالچا، ذلیل و خوار مثلاً اسلام لانے یا اسلامی تبلیغ سننے یا اسلامی حکم لینے کے لئے مسجد میں آئے یا اس کی اجازت تھی کہ خود سر مشروں نجس پرستوں کو مسلمانوں کو واعظ بنا کر مسجد میں لے جاؤ اسے مند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بٹھاؤ مسلمانوں کو نیچا کھڑا کر کے اس کا واعظ بناؤ، کیا اس کے جواز کی کوئی حدیث یا کوئی فقہی روایت تمہیں مل سکتی ہے حاشا ثلثہ انصاف! کیا یہ اللہ و رسول سے آگے بڑھنا شرع مطہر پر افتراء گھڑنا احکام الہی دانستہ بدلنا سور کو بکری بتا کر نگلنا نہ ہوگا۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او یرجب بہم ^۲ ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انھیں کنیت سے یاد کریں یا آتے وقت مرحبا کہیں۔

یہ ادنیٰ درجہ تکریم کا ہے کہ نام لے کر نہ پکارا، فلاں کا باپ کہا یا آتے وقت جگہ دینے کو آئیے کہا اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے اور ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر و تذلیل فرما چکے جن کا نمونہ ابھی گزرا کہ اسے محرر بنانا حرام کوئی کام ایسا سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اس کی بڑائی ہو حرام اس کی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے۔

بدایونی لیڈر بننے والے اپنے حق میں احکام ائمہ کرام دیکھیں:

حتیٰ کہ فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ والنظائر و تنویر الابصار و در مختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے:

^۱ مسند احمد بن حنبل حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۱۹۴/۵

^۲ حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۴۴۶ اسحق بن ابراہیم الحنظلی دار الفکر بیروت ۲۳۶/۹

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفر ^۱ ۔	اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاویٰ امام ظہیر الدین و اشباہ در مختار و غیرہا میں ہے:

لو قال لرجوسی یا استاذ تبجیلاً کفر ^۲ ۔	اگر مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاد" کہا کافر ہو گیا۔

اور یہاں حربی مشرک کی یہ کچھ تعظیم یہ کچھ مسلمانوں پر اس کی رفعت و تقدیم ہو رہی ہے اور پھر کفر بالائے طاق ان کے جواز کو بھی ٹھیس نہیں لگتی، اس حرام قطعی کو حلال کی کھال پہنا کر فتوے اور رسالے لکھے جا رہے ہیں، مجوسی کو تعظیماً زبان سے استاد کہہ دینے والا کافر ہو لیکن مشرک بت پرست کو اسٹیج پر کھڑے ہو کر کہنے والا "کہ خدا نے ان سے کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے" گاندھی کو پیشوا نہیں بلکہ قدرت نے تم کو سبق پڑھانے والا مدبر بنا کر بھیجا ہے ٹھیٹ مسلمان بنا رہے ہیں سبق پڑھانے والا اور سبق بھی کسی دنیوی حرفت کا نہیں بلکہ صاف کہا کہ تمہارا فرض دینی یاد دلانے کو تو استاذ نے علم دین بتایا اور علم دین بھی کسی مستحب و غیرہ کا نہیں بلکہ خاص فرض دینی کا معلم استاذ بنایا اور کسی کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل۔ پہلو میں دل اور دل میں اسلام کی قدر ہو تو وہ ان لفظوں کو دیکھے کہ "خدا نے ان کو مذکر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے" خدا لگتی کہنا یہ رسالت سے کسے سیڑھی نیچے رہا ان لیڈر بننے والوں کا اسلام کیا ہے؟ ع

چوں وضوے محکم بی بی تمیز

(یہی جیسے بی بی تمیز کا محکم وضو ہو۔ ت)

کہ کس طرح ٹوٹنا کیا اس میں در اڑ تک نہ پڑتی "وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ③ (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

عہ: دیکھو اخبار فتح دہلی جلد ۲ نمبر ۲۴۲ جلسہ جمعیتہ العلماء ہند میں مولانا عبدالمجید بدایونی کی تقریر ص ۴۳ کالم اول ۱۲ حشمت علی

^۱ الدر المختار کتاب الحظرو الاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۱۳/ ۲۵۱

^۲ الدر المختار کتاب الحظرو الاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۱۳/ ۲۵۱

^۳ القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

دوبارہ مساجد لیڈران کا پیش کردہ شاہجہانپوری فتویٰ خود انہیں پر رہے:

سابعا: ائمہ دین نے صاف تصریحیں فرمائیں کہ کافر کا بطور استعلاء مسجد میں جانا مطلقاً حرام ہے، ہدایہ میں ہے:

الایۃ محمولة علی الحضور استیلاء واستعلاء ^۱ ۔	آیت اس پر محمول کی گئی ہے کہ وہ غلبہ و بلندی کے طور پر نہ آئیں۔

کافی امام نسفی میں ہے:

الایۃ محمولة علی منعہم ان یدخلوها مستولین و علی اہل اسلام مستعلین ^۲ ۔	آیت کے یہ معنی قرار دیئے گئے ہیں کہ ان کے ایسے آنے سے منع کیا جاتا ہے کہ بطور غلبہ آئیں اور مسلمانوں پر بلند ہوں۔

مگر ہدایہ و کافی کا ان لوگوں کے سامنے ذکر کیا جو قرآن عظیم کے نصوص قاہرہ نہیں سنتے، ہاں یہ کہنے کہ اگر حق مانیں تو لیڈران کی خوبی قسمت ورنہ سخت نصیبوں کی شامت کہ خود لیڈری شائع کردہ فتوے نے بحوالہ رد المحتار یہی عبارت ہدایہ نقل کر دی کہ قرآن عظیم نے مشرک کا بطور استعلاء مسجد میں آنا حرام فرمایا ہے، ہمارے دوست مفتی صاحب نے یہ دوسرا متکلم کا صحیفہ مروانی خط کی طرح ان کے ہاتھ میں دے دیا، مروانی خط ان کے ہاتھ تھا اور متکلم کا صحیفہ بند، ان کے ہاتھ میں کھلا ہوا فتویٰ دے دیا اور ان کو اپنی موت نہ سوچھی اسے شائع کراتے عوام کو بھلاتے بھلاتے ہیں۔

مفتی کو ہدایت:

ہاں اتنی شکایت دوستانہ مفتی صاحب سے بھی ہے کہ ذمی کا حکم حربیوں یا کتابی یا مشرکوں پر ڈھالنا درکنار صورت استعلاء اگر معلوم تھی کہ طشت از بام ہے تو اسے جانتے ہوئے باطل پرستوں کے ہاتھ میں فتویٰ دینا نہ چاہئے تھا جس سے وہ عوام کو بہکائیں اور اپنے حرام قطعی بلکہ اس سے بھی اشد کو حلال کر دکھلائیں، پھر عجب یہ کہ بیان حکم میں عدم استعلاء کی قید رہ جانے نے مطلقاً جواز کی سنائی اگرچہ عبارت کتاب سے اطلاق پر آئی کتاب کی عربی عبارت عوام کیا سمجھیں انہیں گمراہ کر لینے کی لیڈروں نے راہ پائی نسأل اللہ العفو والعافیۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

^۱ الہدایہ کتاب الکراہیۃ مسائل متفرقة مطبع یوسفی لکھنؤ الجزء الرابع ۷۲/۴

^۲ کافی امام النسفی

شریعت کے ساتھ لیڈروں کی حالت:

مسلمانو! تم نے دیکھا یہ حالت ہے ان لیڈر بننے والوں کے دین کی، کیسا کیسا شریعت کو بدلتے مسلتے، پاؤں کے نیچے کچلتے، اور خیر خواہ اسلام بن کر مسلمانوں کو چھلتے ہیں، موالات مشرکین ایک، معاہدہ مشرکین دو، استعانت بمشرکین تین، مسجد میں اعلائے مشرکین چار، ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا ہے، دین الہی کو پائمال کیا ہے، اور پھر لیڈر ہیں، ریفارمر ہیں، مسلمانوں کے بڑے راہبر ہیں، جو ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائے مسلمان ہی نہیں، جب تک اسلام کو کند چھری سے ذبح نہ کرے ایمان ہی نہیں۔

اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔	"سَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ" ۱؎ وَ اَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُونِ ۲؎"

آہ آہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۳؎

اند کے پیش تو گفتم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است

(آپ کے سامنے تھوڑا سا غم دل پیش کیا ہے، مجھے ڈر ہے کہ آپ کا دل آزرده ہوگا ورنہ باتیں بہت ہیں۔ ت)

ضروری عرض واجب الملاحظ

میں جانتا ہوں کہ میرا کلام انھیں برا لگے گا اور حسب معمول تحقیق حق و اظہار احکام رب الانام کا نام گالیاں رکھا جائیگا ہمیشہ عاجزوں نے اپنا عجز یونہی چھپایا ہے احکام حق کو سختی بنا کر گالیاں ٹھہرا کر جواب سے گریز کا حیلہ بنایا ہے لہذا دست بستہ معروض کہ تھوڑی دیر نیچری تہذیب سے تنزل فرما کر وہ آیتیں کہ شروع فتویٰ میں تلاوت ہوئیں ان پر ایمان لا کر ان مباحث علمیہ و احکام اللہ کو بغور سن لیجئے اگر بفرض باطل ہماری غلط فہمی ہے حق و انصاف سے بتا دیجئے ہمیں بحمد اللہ ہر گز وہ نہ پائے گا جو سمجھ لینے کے بعد باطل پر اصرار حق سے انکار نار پر عار اختیار کر رہے ہیں، اور اگر سمجھ جاؤ سمجھ کیا جاؤ گے تمہارے سمجھ وال سمجھ رہے ہیں کہ دیدہ و دانستہ حق سے الجھ رہے ہیں یہ حرام کو حلال، حلال کو حرام کا جامع پہنایا، اسلام کو کفر، کفر کو اسلام بنا کر دکھایا ہے تو ماننے نہ ماننے کا تمہیں اختیار ہے اور جزاء و حساب و کشف حجاب روز شمار۔

^۱ القرآن الکریم ۲۳/۹۸ و ۹۹

جس دن سب چھپی باتیں جانچ میں آئیں گی تو آدمی کو نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

"يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۚ فَمَا لَهُمْ قُوَّةٌ وَلَا نَاصِرٌ" ۱

ترک معاملات پر ایک نظر:

(۱۱) حضرات لیاڈر نے مسئلہ موالات میں سب سے بڑھ کر اودھم مچائی اوروں میں افراط یا تفریط ایک ہی پہلو پر گئے، اس میں دونوں کی رنگت رچائی، افراط وہ کہ نصاریٰ سے نری معاملات بھی حرام قطعی، اور تفریط یہ کہ ہندوؤں سے اتحاد بلکہ ان کی غلامی فرض شرعی، پھر بھی ان کے اس افراط و تفریط میں اتنا فرق ہے کہ دوم نے بذاتہ دین کو برباد کر دیا، اور اول پر عمل میں فی نفسہ ضرر اسلام نہ تھا، مباح کو کوئی حرام جان کر چھوڑے تو اس چھوڑنے میں حرج نہیں کہ مباح ہی تھا نہ کہ واجب، ضلالت ہے اس اعتقاد تحریم میں، لیکن حرام قطعی فرض منانا ایمان و عمل دونوں کا تباہ کن ہوا اور اپنے ہر پہلو سے اسلام کا برباد کرنے والا، لہذا اول سے بحث ضرور نہ تھی حکم بتاد یا معاندوں کا عناد ان کے ساتھ ہے لیکن عملی حیثیت سے بھی اس خصوص میں مسلمانوں کو بہت ضرر پہنچتے دکھائی دیتے ہیں سخت مشکلات کا سامنا ہے جن کا حل ان بزعم خود گہری نگاہ والے انجام شناس لیاڈر الناس نے کچھ سوچ رکھا ہوگا، نظربعدات و حالات کسی طرح عقل باور نہیں کرتی کہ ان کی چیخ پکار سے تمام ہندو سند و بنگال و برہما و افریقہ و جاوہ حتی کہ عدن تک کے مسلمان سب نوکریاں، ملازمتیں، زمینداریاں، تجارتیں یکنخت چھوڑ دیں، یہ شور شیں تو دو دن سے ہیں صد ہا عہ حرام نوکریاں پہلے ہی سے کر رہے ہیں وہ تو چھوڑیں نہیں مباح نوکریاں اور

عہ: مثلاً حضر کی نوکری اعلاء کلمۃ اللہ کے سوا کسی مسلمان بادشاہ کی بھی جائز نہیں، یونہی خلاف ما نزل اللہ حکم کرنے کی، یونہی جس میں سود کا لینا دینا یا حساب کرنا ہو یا دستاویز سود کا کاتب یا شاہد بننا پڑے، بالجملہ حرام کام یا خود اعانت حرام کی ملازمت کی کہ اسلامی سلطنت و ریاست کی بھی حرام ہے اور بلا ملازمت ایسے کاموں کا انجام دینا اور زیادہ شرع پر اجرت، یہی حال کالجوں کی ملازمت اور ان کے تعلیم و تعلم کا ہے، جہاں تعلیم مخالف شرع و اسلام ہوا اگرچہ اسلامی کسلائے تعلیم حرام، اور اس کی کسی طرح امداد حرام مگر جو دین رکھنے والا تعلیم دینیات پر یوں رہے کہ طلبہ کے عقائد کی حفاظت کرے ضلالتوں کا بطلان انھیں بتایا کرے وہ بازار میں ذکر الہی کرنے والے سے بھی زائد ہوگا جسے حدیث نے فرمایا مردوں میں زندوں کی طرح ہے۔

۱ القرآن الکریم ۸۶/۱۰ و ۹

حلال تجارتیں، زمینداریاں کس طرح چھوڑ دیں گے، ان جلسوں ہنگاموں، تبلیغوں کہراموں سے اگر سود و سونے نوکریاں یا دس بیس نے تجارتیں یا دو ایک نے زمینداریاں چھوڑ بھی دیں تو اس سے تڑکوں عہہ کا کیا فائدہ یا انگریزوں کا کیا نقصان، غریب نادار مسلمان کی کمائی کا ہزار ہا روپیہ ان تبلیغوں میں برباد جا رہا ہے اور جائے گا اور محض بیکار و نامراد جا رہا ہے اور جائے گا، ہاں لیڈروں مبلغوں کی سیر و سیاحت کے سفر خرچ اور جلسہ و اقامت کے پلاؤ قورمے سیدھے ہو گئے اور ہوں گے، اگر یہ فائدہ ہے تو ضرور نقد و وقت ہے اور سیر یورپ کے حساب کار از توروز حساب ہی کھلے گا،

"يَوْمَ تُجْلَى السَّرَآئِرُ ۚ فَمَا لَهُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ" ^۱ (جس دن سب چھپی باتیں جانچ میں آئیں گی تو آدمی کو نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔ ت) کیا لیڈر صاحبان فہرست دکھائیں گے کہ ان برسوں کی مدت اور لاکھوں روپے کی اضاعت میں اتنا فائدہ مرتب ہوا، اتنوں نے نوکریاں چھوڑیں اتنوں نے تجارتیں اتنوں نے زمینداریاں۔

اخبارات و مطالع کیوں نہیں بند کرتے:

طرفہ یہ کہ ان کے خون گرم حامی ہمد و محرم عہہ اخبارات اس ترک تعاون پر بڑے بڑے

عہہ: تمبیہ، تمبیہ، تمبیہ: مسلمانو! ترکوں کی حمایت اماکن مقدسہ کی حفاظت سلطنت اسلامی کی اعانت یہ سب دکھانے کے دانت تھے کہ کسی طرح مسلمانوں میں اشتعال ہو لاکھوں روپے کا چندہ ہاتھ آئے ورنہ بڑے ساعی لیڈروں علی برادروں سے صاف منقول ہوا کہ "مسئلہ خلافت اب طے کر رکھو، ہندوستان کی آزادی کی فکر کرو ہم ہندو قوم پرست ہیں ہمارا فرض ہے کہ اگر ترکی بھی ہندوستان پر چڑھائی کرے تو ہم ان کے خلاف تلوار اٹھائیں ہمارا نصب العین سلطنت کی خود اختیاری حاصل کرنا ہے ترک موالات اس کا ذریعہ ہے" ابوالکلام آزاد سے منقول ہوا: "لڑائی ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دلانے کے لئے ہے اگر خلافت کا خاطر خواہ فیصلہ ہو بھی جائے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی اس وقت تک کہ ہم گنگا و جمنہ کی مقدس زمین کو آزاد نہ کرالیں" مسلمانو! اب بھی تمہاری آنکھیں نہ کھلیں اور خلافت و اماکن مقدسہ کے حیلہ پر فریب کھاتے رہو تو خدا حافظ، حشمت علی عفی عنہ

عہہ: خصوصاً روزنامہ ہمد لکھنؤ جس کے ہر پرچہ کی پیشانی پر یہ ساقط الوزن رباعی لکھی ہوتی ہے،

پابند اگرچہ اپنی خواہش کے رہو
قانون سے فائدہ اٹھانا ہے اگر
حامی نہ کسی خراب سازش کے رہو
لائل سبکدست تم برٹش کے رہو

(باقی صفحہ آئندہ)

^۱ القرآن الکریم ۸۶/۹-۱۰

زور لگا رہے ہیں خود اپنے اخبارات و مطابع کیوں نہیں بند کرتے، ان صیغوں کو تو انگریزوں سے جو گہرے تعلقات ہیں دوسرے صیغوں کو کم ہوں گے کیا اوروں کے لئے شور و فغاں اور اپنے لئے نوشجاں،

لیڈران اوروں کو ترک تعاون کی طرف بلائے ہیں اور خود ان کا عمل اس کے خلاف ہے:

اور ایک اخباری و مطابعی کیا کریں گے بڑے بڑے لیڈر بننے والے اسی مرض میں گرفتار ہیں دیگر ان را نصیحت خود را نصیحت ع

حیرت دہانم زدا نشمند مجلس باز پرس

توبہ فرمایا چرخ خود توبہ کمترے کنند

(مجھے حیرت ہے، مجلس کے دانشمند سے پھر پوچھو توبہ کا مشورہ دینے والے خود بہت کم توبہ کرتے ہیں۔ ت)

ہجرت کا غل مچایا اور اپنے آپ ایک نہ سرکا جو ابھارنے میں آگئے ان مصیبت زدوں پر جو گزری سو گزری یہ سب اپنے جو روپوں میں چین سے رہے، ہر لگانہ پھٹکری، اور ترک تعاون میں بھی کیا کسی لیڈر یا مبلغ کے پاس زمینداری یا کسی قسم کی تجارت نہیں۔ نہ ان کا کوئی انگریزی یا ریاست میں ملازم ہے پھر انھیں کیوں نہیں چھوڑتے، کیا واحد قہار نے نہ فرمایا:

کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے، کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔	"لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ" ۱

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اتباع ہوا کی اجازت دی جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے والی ہے، قال تعالیٰ: "وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ" ۲ اپنی خواہش کا پابند نہ ہو کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے گی، خیر گمراہی تو ان صاحبوں کے یہاں بہت آسان بلکہ محبوب چیز ہے، مگر پچھلے مصرع پر اپنے لیڈروں اور کمیٹی کا فتویٰ لیں جس میں کہا کہ انگریزوں کے وفادار، ان کے حکم کے نیچے چلنے والے رہو اور اتنی تاکید ہے کہ ہر پیشانی پر اسی کی تجدید ہے اس سے مقاطعہ کیوں نہ فرض ہوا، اسے پارٹی بلکہ اسلام سے کیوں نہ خارج کیا، ہاں شاید ساقط الوزن کرنے میں اس نے اپنے لئے کچھ رات لگا رکھی ہو یعنی انگریزوں کے دکھانے کو اس طرح ہو اور لیڈروں کے سنانے کو یہ کہ آپ دیکھتے نہیں اس میں وزن ہی کہاں ہے یوں ہے: ع

لا ل سبک تم نہ برٹش کے رہو

حشمت علی عفی عنہ

۱ القرآن الکریم ۲۱/۳

۲ القرآن الکریم ۳۸/۲۶

کیا خدا کا سخت دشمن بننا آسان سمجھا ہے کیا تمہارے یہاں سے نہ چھپا عسکر" اگر کسی مسلمان رئیس نے دباؤ یا خوشامد سے کوئی ایسی کارروائی کی جس سے ثابت ہو کہ وہ دشمنان اسلام کا ساتھ دیتے ہیں تو فوراً ان کا شمار مرتدین میں ہوگا اور مرتد کی سزا اسلام کے آئین میں کیا ہے ہر شخص کو معلوم ہے "کیا کوئی ریاست آپ کے نزدیک اسی سے بری ہے کیا اس میں سب سے پیش قدم سلطنت علیہ دکن نہیں، کیا اس کے احکام اور چھپے ہوئے فرمان ملاحظہ نہ ہوئے، کیا آپ کے لیڈروں میں اسی کے وظیفہ خوار نہیں، کیا مدخیرات سے گیارہ گیارہ روپے یومیہ پانے والوں نے اپنا یومیہ بند کر لیا، کیا جسے اوروں کے لئے حرام بتاتے ہو آپ خوشی سے کھاتے ہو۔

لیڈروں پر لیڈروں سے مقاطعہ فرض ہے:

بلا پس ہوان کے منہ لگا حرام ان سے نہ چھوٹا، اور لیڈروں کا منہ کس نے بند کیا ان پر ان لیڈروں سے مقاطعہ واجب تھا یا قرآن مجید بدل کر جو احکام دل سے گھڑے ہیں وہ کس طرح لیڈروں کے لگ بھگ نہیں اوروں کے سر پڑے ہیں یہ قانون کے مستثنیات عامہ ہیں، اور جب لیڈر خود ہی اپنے کبے پر عامل نہیں تو ان کی چیخ و پکار اوروں سے کیا عمل کرائے گی۔ ع
او خوشن گم ست کرار ہبری کند

(وہ تو خود گم ہے کس کی کیا ہبری کرے۔ ت)

مانا کہ تم میں وہ بھی ہوں جو ان تینوں علتوں سے بری ہیں، نہ زمینداری نہ تجارت نہ اجازت کہ مالگزاری یا ابواب یا ٹیکس یا چنگی دینی پڑے اور انگریزوں سے تعلق تعاون پیدا ہو کر حرمت قطعہ کا حکم جڑے، فرض کردم کہ خود اس سے پاک ہیں نہ مفسل محتاج بے نواز ہیں پھر یہاں تو عام ذرائع رزق یہی ہیں، کیا تو نہ بناتے ہوں گے، اوروں کے سر کھاتے ہوں گے، ان کا مال انھیں وجہ سے ہوگا جو تمہارے نزدیک علی الاطلاق حرام ہے، تو حرام ہی کھایا یا حرام ہی کمایا۔ ہر طرح گرفتار حرام ہی رہے، نجات کی صورت بتائے پھر ترک معاملت کی فرضیت گائے، اور یہ روپیہ کہ ان جلسوں میں صرف

عہ: دیکھو تقریر صدارت شیخ مشیر حسن قدوائی بیرسٹریٹ لاء تعلقدار گدیا مطبوعہ لکھنؤ ص ۴۹ یہ بھی مولوی عبدالباری صاحب فرنگی مٹلی کے ان مسائل میں امام و متبوع ہیں، دیکھو خطبہ صدارت مولوی عبدالباری مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۰۰ میں ان مسائل میں کبھی مشیر حسن صاحب کے خلاف مشورہ نہیں کرتا "آپ بیرسٹر بھی ہیں اور تعلقدار بھی، بھلا انگریزوں سے آپ کو کیا تعلق لہذا صرف اسلامی ریاستوں کو مرتد فرمایا۔ حشمت علی لکھنوی عفی عنہ

کر رہے ہو یہ بھی تو اس حرام کا ہے، سچ کہنا کیا دل میں سمجھ لئے ہوا گرچہ زبان سے نہ کہو کہ ع
مال حرام بود بجائے حرام رفت

اور ریل تار، ڈاک کیا انگہ زروں سے معاملت نہیں اس میں تو سب چھوٹے بڑے مبتلا ہوا اگر کہو انھیں سہولت کے لئے رکھ چھوڑا
ہے تو اعلان کر دو کہ ہمارے یہاں سہولت کے لئے حرام روا ہے، اگر کہو کہ زمینداری و تجارت چھوڑیں تو کھائیں کیا، تو ملازم اگر
ملازمتیں چھوڑیں تو کھائیں کیا، جو جواب تمہارا ہے وہ سب کا ہے، غرض یہ نہ چلی نہ چل سکتی ہے، نہ تم نے خود اس پر عمل کیا، نہ
کر سکتے ہو، اس کی پوری تصویر یہی ہے کہ ع

وہ کرتے ہیں اب جو نہ کیا تھا نہ کریں گے

پھر بے معنی چیخ و پکار سے کیا حاصل سو اس کے کہ ع
مغز ماخورد و حلق خود بد رید (مغز ہمارا کھایا اور حلق اپنا پھاڑ لیا۔ ت)

ہندوؤں کی دیگ موافقت سے باگئی کا چاول:

اور بفرض غلط و بفرض باطل اگر سب مسلمان زمینداریاں تجارتیں نوکریاں تمام تعلقات یکسر چھوڑ دیں تو کیا تمہارے جگری
خیر خواہ جملہ ہنود بھی ایسا ہی کریں گے اور تمہاری طرح نرے ننگے بھوکے رہ جائیں گے، حاشا ہر گز نہیں، زہار نہیں، اور جو
دعویٰ کرے اس سے بڑھ کر کاذب نہیں مکار نہیں، اتحاد و وداد کے جھوٹے بھروسے ہو منافقانہ میل پر پھولے ہو سچے
ہو تو موازنہ نہ دکھاؤ کہ اگر ایک مسلمان نے ترک کی ہو تو ادھر پچاس ہندوؤں نے نوکری تجارت زمینداری چھوڑ دی ہو کہ
یہاں مالی نسبت یہی یا اس سے بھی کم ہے، اگر نہیں دکھا سکتے تو کھل گیا کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

لاجرم نتیجہ کیا ہو گا یہ کہ تمام اموال کل دولتیں دنیاوی جمیع اعزاز جملہ وجاہتیں صرف ہندوؤں کے ہاتھ میں رہ جائیں اور
مسلمان دانے دانے کو محتاج بھیک مانگیں اور نہ پائیں، ہندو کہ اب انھیں پکائے ڈالتے ہیں جب بے خوف و خطر کچا ہی چبائیں،
یہ ہے لیڈر صاحبوں کی خیر خواہی یہ ہے حمایت اسلام میں جان کا ہی، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

ہندو کیوں ملے ہیں، اس کا راز:

میں نے اپنی ایک تقریر میں اس ہندو الفت و گاندھی رغبت کا راز بیان کیا تھا جسے بعض احباب نے تحریر میں لیا، اس کا اعادہ
موجب افادہ۔ مسلمانوں کا رب جل و علا فرماتا ہے:

اے ایمان والو! کسی کافر کو اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ تمہارے نقصان رسانی میں کمی نہ کریں گے، ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، دشمنی ان کے مونہوں سے کھل چکی ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں دبی ہے بہت بڑی ہے بیشک ہم نے تمہیں صاف صاف نشانیاں بتادیں اگر عقل رکھتے ہو۔	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَاطِلَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُو نَكْمَ حَبَالًا وَدُّوْا مَا عَمِلْتُمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ" ¹

قرآن عظیم گواہ ہے اور اس سے بہتر کون گواہ "وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا" ² (اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔ ت) کہ مشرکین ہر گز ہماری خیر خواہی نہ کریں گے، خیر خواہی درکنار کبھی بد خواہی میں گئی نہ کریں گے، پھر انھیں یار و انصار بنانا ان سے ودا و اتحاد منانا ان کے میل سے نفع کی امید رکھنا صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب ہے یا نہیں ہے، اور ضرور ہے، "وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ" ³ (مگر تمہیں نگاہ نہیں۔ ت) آؤ اب ہم تمہیں قرآن عظیم کی تصدیق دکھائیں اور ان کی طرف سے اس میل اور میل کارا بتائیں، دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے:

اول: اس کی موت کہ جھگڑا ہی ختم ہو۔

دوم: یہ نہ ہو تو اس کی جلا وطنی کہ اپنے پاس نہ رہے۔

سوم: یہ بھی نہ ہو سکے تو اخیر درجہ اس کی بے پری کہ عاجز کر رہے۔

مخالف نے یہ تینوں درجے ان پر طے کر دئے اور ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں خیر خواہی سمجھ جاتے ہیں

اولا: جہاد کے اشارے ہوئے اس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا فنا ہونا تھا، ثانیاً: جب یہ نہ بنی ہجرت کا بھرا دیا کہ کسی طرح یہ دفع ہو ملک ہماری کبڑیاں کھیلنے کو رہ جائے یہ اپنی جائیدادیں کوڑیوں کے مول ہمیں یا یوں ہی چھوڑ جائیں، بہر حال ہمارے ہاتھ آئیں ان کی مساجد و مزارات اولیاء ہماری پامالی کو رہ جائیں، ثالثاً: جب یہ بھی نہ نبھی تو ترک موالات کا جھوٹا حیلہ کر کے ترک معاملت پر ابھارا ہے کہ نوکریاں چھوڑ دو کسی کو نسل کمیٹی میں داخل نہ ہو، مالگزاری ٹیکس کچھ نہ دو خطابات واپس کر دو امر اخیر تو صرف اس لئے ہے کہ ظاہری نام کام دنیوی اعزاز بھی کسی مسلمان کے لئے نہ رہے اور پہلے تین اس لئے

¹ القرآن الکریم ۱۱۸/۳

² القرآن الکریم ۱۲۲/۴

³ القرآن الکریم ۸۵/۵۶

کہ ہر صیغہ و ہر محکمہ میں صرف ہندو رہ جائیں، جہاں ہندو کا غلبہ ہوتا ہے حقوق اسلام پر جو گزرتی ہے ظاہر ہے، جب تنہا وہی رہ جائیں گے تو اس وقت کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے، مالگزاری وغیرہ نہ دینے پر کیا انگیزہ چپ بیٹھے رہیں گے؟ ہر گز نہیں، قریاں ہوں گی تعلیقے ہوں گے، جائدادیں نیلام ہوں گی اور ہندو خریدیں گے، نتیجہ یہ کہ مسلمان صرف قلی بن کر رہ جائیں، یہ تیسرا درجہ ہے، دیکھا تم نے قرآن عظیم کا ارشاد کہ "وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے" ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

منکر پر رد و انکار کس حالت میں فرض ہے اور کہاں اس کا حکم نہیں:

(۱۲) منکر کا ازالہ ضرور فرض ہے اپنے مراتب ثلاثہ پر جن میں تیسرا مرتبہ کہ تغیر بالقلب ہے یعنی دل سے اسے برا جاننا مطلقاً ہر حال میں فرض عین ہے، اور پہلے دونوں بشرط قدرت علی الترتیب فرض کفایہ مگر دوسرا یعنی تغیر باللسان اس حالت میں ہر گز فرض نہیں کہ مرتکب اس کی شاعت سے خود آگاہ ہو جان بوجھ کر اس کا مرتکب ہو اور امید واثق نہ ہو کہ منع کئے سے باز رہے گا ایسی حالت میں اس زبان یا قلم سے کہ وہ بھی ایک زبان ہے رد و انکار اصلاً واجب نہیں رہتا خصوصاً جبکہ مظنہ فتنہ و شورش ہو۔ فتاویٰ امام قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

انما یجب الامر بالمعروف اذا علم انهم یستمعون ^۱	امر بالمعروف اسی وقت واجب ہے جب یہ جانے کہ وہ کان لگا کر سنیں گے۔

نصاب الاحتساب میں ہے:

المقصود منه الائتبار فاذا فات ذلك لا یجب ^۲	امر بالمعروف سے مقصود تو یہ ہے کہ لوگ مانیں جب اس کی امید نہ ہو تو وہ واجب نہیں۔

بستان امام فقیہ ابواللیث و محیط و ہندیہ وغیرہا میں ہے:

ان کان یعلم باکبر رأیه انه لو امر بالمعروف یقبلون ذلک منه و	اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ مان لیں گے اور بُری بات سے

^۱ فتاویٰ ہندیہ الباب السابع عشر فی الغناء واللہو الخ نورانی مکتب خانہ پشاور ۱۵/۳۵۳

^۲ نصاب الاحتساب

يَمْتَنِعُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَأَلَا مَرُءٌ جَابِلٌ لَيْسَ لَهُ تَرْكُهُ وَلَوْ عِلْمٌ بِأَكْبَرِ أَيْهِ انْه لَوْ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ قَذَفُوهُ وَشَتَبُوهُ فَتَرَكَهُ أَفْضَلَ وَلَوْ عِلْمُ انْه لَإِيقْبَلُونَ مِنْهُ وَلَا يَخَافُ مِنْهُ ضَرْبًا وَلَا شَتْبًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَالْأَمْرِ أَفْضَلُ¹۔ (ملخصاً)	باز آئیں گے تو امر بالمعروف واجب ہے اسے چھوڑنے کی گنجائش نہیں اور اگر اپنے غالب گمان سے جانتا ہو کہ امر بالمعروف کرے گا تو یہ لوگ پتھر پھینکیں گے گالی دیں گے تو اس وقت امر بالمعروف نہ کرنا ہی افضل ہے اور اگر جانیں مائیں گے تو نہیں مگر ان سے گالی کا بھی اندیشہ نہیں تواختیار ہے چاہے امر بالمعروف کرے یا نہ کرے اور کرنا بہتر ہے۔

وجیز امام کردری و عالمگیریہ میں ہے:

اللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَا خِلَافٍ فَأَذْأَقُوا بِاللَّحْنِ وَ سَبْعَهُ إِنْسَانٌ إِنْ عِلْمُ انْه لَقَدْ نَهَى الصَّوَابَ لَا يَدْخُلُ الْوَحْشَةَ يَلْقَنَهُ وَإِنْ دَخَلَ الْوَحْشَةَ فَهُوَ فِي سَعَةِ انْ لَا يَلْقَنَهُ فَانْ كُلُّ امْرِئٍ مَعْرُوفٍ يَتَضَمَّنُ مَنكَرَ إِسْقَاطِ وَجُوبِهِ²۔	قرآن عظیم کا غلط پڑھنا بالاتفاق حرام ہے تو اگر کوئی شخص غلط پڑھ رہا ہو اور دوسرا سنے اگر یہ سننے والا جانے کہ اسے صحیح بتاؤں گا تو اسے وحشت پیدا نہ ہوگی تو بتائے، اور اگر بتانے سے اسے وحشت پیدا ہو تو اسے گنجائش ہے کہ نہ بتائے کہ جو امر بالمعروف کسی منکر کو متضمن ہو اس کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔

مثلاً کوئی مسلمان نہیں جانتا کہ ناحق قتل یا عارت مسلم حرام و موجب عذاب نار ہے، کون نہیں جانتا کہ اس میں کسی طرح کی
اعانت مطلقاً حرام و مستوجب غضب جبار ہے، کون نہیں جانتا کہ زنا حرام ہے، کون نہیں جانتا کہ شراب پینا سخت خبیث کام ہے
اور ہزاروں لاکھوں اس کے مرتکب ہیں، پھر کبھی نہ سنا ہو گا کہ علماء یا ان کی تحریریں ہر چکلے ہر بھٹی کا گشت کریں اصلاً ہر گز تمام
جہان میں کوئی عالم بلکہ کوئی عاقل اس کا قائل نہیں، اور خود ان لیڈروں میں جو جامہ مولویت میں ہیں وہ بھی اس کے عامل
نہیں، آخر یہ اس لئے کہ وہ لوگ دانستہ مرتکب ہیں، اور مظنون نہیں کہ منع سے مائیں بلکہ شورش و شر کا احتمال بیشتر کا ایسی جگہ
جب تغیر بالید مقدور نہیں تغیر باللسان کچھ ضرور نہیں، غیر ضروری اور اس پر طرہ یہ کہ نامفید ایسا شور مچانا اور بلا وجہ شرعی
شورشوں کے لئے مفید سپر ہو جانا کون سی شریعت نے واجب مانا، ایسے ہی مواقع کے لئے ارشاد الہی ہے:

¹ فتاویٰ ہندیۃ الباب السابع فی الغناء واللہو الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۵۳-۵۴

² فتاویٰ ہندیۃ کتاتب الکراہیۃ الباب الرابع فی الصلوٰۃ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۵۳-۵۴

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَصُدُّكُمْ عَنْ صَلَّ إِذَا هْتَدَيْتُمْ" ^۱	اسے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سنبھالے رہو دوسروں کا گمراہ ہونا تمہیں نقصان نہ دے گا جب تم راہ پر ہو۔

ہاں اگر کسی منکر شرعی پر گمراہان گمراہ گرفتہ بندی کریں اور اسے بزور زبان وزور و بہتان معروف شرعی کا جامہ پہنائیں اور اس کے لئے آیات و احادیث و اقوال ائمہ کی تحریف و تحیف منائیں احکام الہیہ کو کایا پلٹ کر کے حرام کو حلال حلال کو حرام دکھائیں، جیسا اب گاندھی مت اور گاندھوی امت مسائل موالات مشرکین، و معاہدہ مشرکین و استعانت مشرکین، و دخول مشرکین فی المساجد وغیرہا میں کر رہی ہے، تو اس وقت ان منکرات کبریٰ و واہیات عظمیٰ کا زوالہ فرض اعظم ہوگا، خطیب بغدادی جامع میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إذا ظهرت الفتن اوقال البدع فليظهر العالم عليه ومن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين- لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا ^۲	جب فتنے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں تو فرض ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت، اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

یہ سعی ان معاندوں کے لئے نہیں جو دانستہ تغیر کلام اللہ و تبدیل احکام اللہ کر رہے ہیں بلکہ ان شبہات کے کشف کو ہے جن سے وہ احکام الہیہ کو بدلتے اور عوام مسلمین کو پھلتے ہیں اس امید پر کہ مولیٰ عزوجل چاہے تو جو ان کے دھوکے میں آگئے حق کی طرف واپس آئیں اور جن پر ہنوز ان کا فریب نہ چلا بعونہ تعالیٰ حفظ و پناہ پائیں "إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ" ^۳۔

"إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ^۴ (بیشک یہ اللہ کو آسان ہے، بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ت) حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

والله لان يهدى الله بك رجلا	خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تیرے سبب سے

^۱ القرآن الکریم ۵/ ۱۰۵

^۲ الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع حدیث ۱۲۶۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۰۸

^۳ القرآن الکریم ۲۹/ ۱۹

^۴ القرآن الکریم ۲۹/ ۲۰

ایک شخص کو ہدایت فرمادے تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے، یہ حدیث بخاری و مسلم نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی (اللہ تعالیٰ انھیں ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے سہل اور مبارک بنائے و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ و بآرک و سلم۔ ت)

واحد اخیر لك من ان يكون لك حبر النعم^۱۔ رواہ البخاری و مسلم عن سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعل اللہ لنا السہل و السعدی فی القبل و البعد و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ و بآرک و سلم۔

سنائی جہاد کے احکام و اقسام کا ذکر

تنبیہ: جہاد کہ اعظم و جوہ ازالہ منکر ہے اسی کی تین قسمیں ہیں:

(۱) جنائی (۲) لسانی (۳)

جہاد جنائی: یعنی کفر و بدعت و فسق کو دل سے براجائنا جو ہر کافر مبتدع و فاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہو یہ کرتا ہے مگر جنھوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپ کو مشرکین و کفار کا غلام کیا ان کی راہ جدا ہے ان کا دین غیر دین خدا ہے۔

لسانی: کہ زبان و قلم سے رد، وہ ابھی سن چکے کہ ایسوں ہی پر سب سے اہم و اکد، یہ بحمد اللہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد شامل ہو تو دم آخر تک کریں گے، 'وباہیہ، 'نیا چہرہ، 'دیوبندیہ، 'قادیانیہ، 'روافض، 'غیر مقلدین، 'ہندویہ، 'آریہ^۸ نصاریٰ و غیر ہم سے کیا اور اب ان گاندھویہ سے بھی وہی برسرِ پیکار ہیں حق کی طرف بلا تے اور باطل کو باطل کر دکھاتے اور مسلمانوں کو گمراہ گروں کے شر سے بچاتے ہیں و للہ الحمد آگے ہدایت رب عز و جل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنائی: ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ یہ نصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں اور اس کا واجب بتانے والا مسلمان کا بدخواہ مبین۔

یہاں کے مسلمانوں کو جہاد کا حکم نہیں اور واقعہ کر بلا سے لیڈران کا استناد اغوائے مسلمین:

بہکانے والے یہاں واقعہ کر بلا پیش کرتے ہیں یہ ان کا محض اغوا ہے۔ اولاس لڑائی میں ہر گز حضرت

^۱ صحیح البخاری کتاب الجہاد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۱۳-۴۲۲، صحیح مسلم باب من فضائل علی ابن ابی طالب قدیمی کتب خانہ کراچی

امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہلے نہ تھی امام نے خبیث کو فیوں کے وعدہ پر قصد فرمایا تھا جب ان غداروں نے بد عہدی کی قصد رجوع فرمایا اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب و اعداء سب پر اظہار فرمایا۔

(۱) جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے امام نے خطبہ فرمایا: "اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں، تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے ہم بے امام ہیں، میں آیا اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں" "وان لم تفعلوا وکنتم بسقذی کارہین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منه الیکم"^۱ "اور اگر تم عہد پر نہ رہو یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں" وہ خاموش رہے۔

(ب) پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور اس کے آخر میں بھی وہی ارشاد کیا کہ "ان انتم کرہتمونا انصرفت عنکم"^۲ اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں، حر نے کہا ہمیں تو یہ حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوئے نہ پہنچا دیں۔

(ج) امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا وہ بقصد واپسی سوار ہوئے حر نے واپس نہ ہونے دیا۔
(د) جب نیوی پہنچے حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پیٹیر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہے گا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا، فدائیاں امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ! آگے جو لشکر آنے والے ہیں وہ ان سے بہت زائد ہیں ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں، فرمایا: "ما کنت لابدأهم بالقتال"^۳ میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

(۵) جب خبیث ابن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لے پہنچا حضرت امام سے دریافت کیا کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا "فاما ذکرہونی فانی انصرف عنہم"^۴ اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں واپس جاتا ہوں، ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

(و) شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا: "دعونی

^۱ تاریخ الطبری ثم دخلت سنة احدى وستين دار القلم بيروت الجزء السادس ۶/۲۲۸

^۲ تاریخ الطبری ثم دخلت سنة احدى وستين دار القلم بيروت الجزء السادس ۶/۲۲۸

^۳ تاریخ الطبری ثم دخلت سنة احدى وستين دار القلم بيروت الجزء السادس ۶/۲۳۲

^۴ تاریخ الطبری ثم دخلت سنة احدى وستين دار القلم بيروت الجزء السادس ۶/۲۳۴

ارجع الى المكان الذي اقبلت منه^۱ مجھے چھوڑو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شہر مردود خبیث نے باز رکھا۔

(ز) عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا:

ایہا الناس اذکروہمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض ^۲	اے لوگو! جبکہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔

اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یونہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی اپنے دولہا کا انتظار کر رہی تھی، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی تو ہر گز لڑائی میں امام کی طرف سے پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا، اب دو صورتیں تھیں یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یہ زید کا حکم ماننا ہوگا اگرچہ خلاف قرآن و سنت ہو۔ یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا قال تعالیٰ: "اَلَا مَن اُکْرِہَا وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ"^۳۔ مگر جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔ یا جان دے دی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی اور اس پر ثواب عظیم، اور یہی ان کی شان رفیع کے شایان تھی، اسی کو اختیار فرمایا، اسے یہاں سے کیا علاقہ!

نیا بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے جس سے یہ جاہل غافل، فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ یہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام جبکہ ان عہ کے مقابلہ کے قابل نہ ہو، مجتہلی و شرح نقایہ ورد المحتار کی عبارت گزشتہ:

هذا اذا غلب علی ظنہ انه یکافیہم والا فلا یباح قتالہم۔ یہ اس وقت ہے جب گمان غالب ہو کہ ان کے مقابلہ کے قابل ہے ورنہ ان سے لڑنا حلال نہیں۔ (ت)

کے بعد ہے بخلاف الامر بالمعروف^۴ (امر بالمعروف کا حکم اس کے خلاف ہے۔ ت) شرح سیر میں اس کی وجہ بیان فرمائی:

ان المسلمین یعتقدون مایأمر بہ فلا بد امر بالمعروف میں مسلمانوں کو جو حکم دے گا وہ دل سے

عہ: اور شرط قدرت تو دفاع بلکہ کسی فرض اسلامی سے کبھی منکف نہیں بنصوص قطعیہ واجماع امت مرحومہ۔

^۱ الکامل فی التاریخ ذکر مقتل حسین دار صادر بیروت ۱۴/ ۵۵ و ۵۴

^۲ تاریخ الطبری ثم دخلت سنة احدى وستين دار القلم بیروت الجزء السادس ۶/ ۲۳۳

^۳ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۰۶

^۴ جامع الرموز کتاب الجہاد گنبد قاموس ایران ۱۴/ ۵۵۵

ان یكون فعله مؤثرا في باطنهم بخلاف الكفار ^۱	اسے حق جانتے ہیں تو ضرور اپنے دل میں اس کے فعل سے متاثر ہوں گے بخلاف کفار،

دیکھو امام نے کیا کیا اور تم کیا کر رہے ہو، کیوں اسلام و کفر ملاتے ہو:

ہاٹا: حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک لیتے ہوئے شرم چاہئے تھی، کیا امام تو امام ان کے غلام ان کے در کے کسی کتے نے معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی، کیا کسی مشرک کا دامن تھاما، کیا کسی مشرک کے پس رو بنے، کیا مشرکوں کی بے پکاری، کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا، کیا مشرکوں کے حلیف بنے، کیا ان کی خوشامد کے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے، کیا قرآن عظیم و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی وغیرہ شائع کثیرہ بہتر تن سے بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا۔ امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں جب تئیس کروڑ مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا، قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو، اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہو، دہلی میں فتویٰ چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے بے سروسامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہو گئی اور حالت یہ کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گٹھ پتروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے ہی فتوے سے نہ صرف تارک فرض و مرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبہ کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا اور تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر، یقین جانو کہ اللہ سچا، اللہ کا کلام سچا "لَا يَأْتِيَنَّكُمْ حِبَالٌ" مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے وہ جھوٹا فتویٰ اور یہ پوچ بھر وسا اور خادمان شرع پر الثاغصہ کہ کیوں خاموش رہے کیوں سینہ سپر نہ ہوئے، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد، مسلمان ہونے کا دغوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن و اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک اپنے سایہ میں لے، دنیا نہ ملے نہ ملے دین تو ان کے صدقے میں ملے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُلُوفِ السَّلَامِ كَأَنَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَايَ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ	اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ شیطان کے پس رونہ ہو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

^۱ شرح السیر الکبیر

پھر اگر روشن دلیلیں آنے پر تمہارا قدم لغزش کرے تو جان لو اللہ غالب حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں سوا اس کے کہ گھٹا ٹوپ بادلوں میں اللہ کا عذاب اور فرشتے آئیں اور کام تمام ہو اور اللہ ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں۔

مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَأَعْمُوا ۝ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلُلٍ مِّنَ الْعَمَامِ وَالْهُلُكَةِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ إِلَى اللَّهِ تَرْجِعُ الْأُمُورُ ۝^۱

ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ۝ ربنا لاتجعلنا فتنة للذين كفروا و اغفر لنا ربنا انك انت العزيز الحكيم ۝ ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خيرا الفاتحين ۝ امين يا ارحم الراحمين ۝ وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا ومدجنا ومأونا محمد وآله وصحبه اجمعين دائما ابدا الابدین، عدد كل ذرة الف الف مرة في كل أن وحين والحمد لله رب العلمین، واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔
فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

^۱ القرآن الکریم ۲۰۸/۲

انفس الفکرفی قربان البقر (گائے کی قربانی کے بارے میں بہترین طریقہ)

مسئلہ ۱۸۳: عجیبہ عہ از مراد آباد شوال ۱۲۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذہب حنفیہ اس مسئلہ میں کہ گاؤ کشی کوئی ایسا امر ہے جس کے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یا اگر کوئی معتقد اباحت ذبح ہو مگر کوئی گائے اس نے ذبح نہ کی ہو یا گائے کا گوشت نہ کھایا ہو، ہر چند کہ اکل اس کا جائز جانتا ہے، تو اس کے اسلام میں کچھ فرق نہ آئے گا اور وہ کامل مسلمان رہے گا، گاؤ کشی کوئی واجب فعل ہے کہ جس کا تارک گنہ گار ہوتا ہے، یا اگر

عہ: اہم وضاحت: (ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء) کا نمونہ و مصداق (۱۲۹۸ ہجری کا ربیع اخیر ہے شوال مکرم کا ماہ منیر ہے، اس لیے خاتمۃ المحققین امام المدققین والد ماجد حضرت مصنف علام مدظلہ و قدس سرہ الشریف کے وصال کو دس مہینے ہوئے ہیں بضرورت انتظام معاش جانب جالدا چند روز ابتدا میں توجہ کرنی ہوئی ہے اس لئے حضرت مصنف مدظلہ اپنے دیہات میں تشریف رکھتے ہیں کہ وہیں یہ سوال پہنچا اس وقت کھیتوں کا معاینہ تھا آدمی نے وہیں یہ سوال پیش کیا، بنگاہ اولین (باقی بر صفحہ آئندہ)

کوئی شخص گاؤ کشی نہ کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وہ گنہ گار نہ ہوگا۔ جہاں بلا وجہ اس فعل کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اس کے اندرونی مقصد کو پہچان لیا کہ اگرچہ یہاں بعض مسلمانوں نے بھیجا مگر اصل سائل ہنود ہیں اور فوراً معلوم کیا کہ وہ اس سے کیا چاہتے ہیں، اور اہل اسلام کو کیسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں، عصر کا وقت تھا، فرمایا: صبح جواب دیا جائے گا، دیہات میں کتابیں نہ تھیں، دوسرے دن وہ جواب تحریر فرمادیا، جو ناظرین نے ملاحظہ فرمایا، جس نے بحمد اللہ تعالیٰ فریب دینے والوں کے مکر کو خاک میں ملایا، والا حضرت حامی سنت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علمائے رامپور نے اس پر تصدیقیں لکھیں، اور حضرت مولانا موصوف مرحوم نے مقاصد کو پہچان کر تصدیق میں تحریر فرمایا کہ "الناقد بصیر" یہ پرکھنے والا آنکھیں رکھتا ہے یعنی اس کا دیدہ بصیرت نور الہی سے منور ہے کہ مکاروں کے خفی مکر کی تہہ تک پہنچ گیا اور اس کا قلع قمع کیا،

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ ۖ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ" (۱) (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ت) جب جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا فتویٰ ۱۳۰۵ھ میں چھپا اس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوال اسی ماہ و سال میں ان کے پاس بھی گیا تھا، یہاں مراد آباد سے آیا، وہاں مرزا پور سے گیا تھا، اور عجب نہیں کہ مختلف مقامات سے اور علماء کے پاس بھی بھیجا ہوا، اوروں کا جواب تو کیا معلوم مگر جناب لکھنوی صاحب کا جواب چھپا جس سے ظاہر ہوا کہ عیاروں کا دھوکا ان پر چل گیا انھوں نے غور نہ فرمایا کہ سوال کے تیور کیا ہیں اس کا سائل کون ہونا چاہئے، اس سے اس کی غرض کیا ہے، سیدھا سادہ پاؤں تلے کا جواب لکھ دیا کہ:

"گاؤ کشی واجب نہیں، تارک گنہ گار نہ ہوگا، بقصد اثارت فتنہ گاؤ کشی نہ چاہئے بلکہ جہاں فتنہ کا ظن غالب ہو احتراز اولیٰ ہے قربانی اونٹ کی بہتر ہے^۲۔ محمد عبدالحی"

وہیں کے اور دو^۲ صاحبوں نے مہر کی، اس پر مسلمانوں کی ضرورت ہوئی کہ اہل افتا کو ہوشیار کریں انھیں دنیا کی حالت ملک کی رنگت دکھائیں خود اپنے جواب کو صحیح معنی کی طرف پھیرنے کی راہ بتائیں، لہذا اس پر دو سوال ہوئے:

سوال اول: "حضرت علماء سے جن کی مواہیر اس پرچہ پر ثبت ہیں استفسار ہے کہ جواب میں آپ کی مراد اس جملہ سے آیا یہ ہے کہ ابتدائے فتنہ اہل اسلام کی طرف سے نہ ہو یعنی (باقی اگلے صفحہ پر)

^۱ القرآن الکریم ۲۱/۵۷

^۲ مجموعہ فتاویٰ کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲۸۲/۲ و ۲۸۳

ارتکاب سے ثورانِ فتنہ و فساد ہو اور مفضی بہ ضرر اہل اسلام ہو، اور کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب نہ ہو اور عملداری (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

جہاں عملداری ہنود کی ہو وہاں بقصد فتنہ انگیزی گاؤں کشی نہ کریں یا یہ کہ بلاد ہند وغیرہ میں جہاں ہمیشہ سے اہل اسلام گائے ذبح کرتے آئے اور کبھی ان کو مقصود فتنہ انگیزی نہ ہوئی بلکہ اجرائے حکم شریعت اب اگر مسلمان ان بلاد میں گائے ذبح کرے اور ہندو بنظر تعصب منع کریں تو مسلمان اس سے باز رہے¹

طبیعت میں حق کی طرف رجوع کا مادہ تھا اس سوال سے متنبہ ہوا اور حضرات علماء نے یہ جواب تحریر فرمایا: "گائے ذبح کرنا اگرچہ مباح ہے واجب نہیں، مگر ایسا مباح نہیں کہ کسی زمانہ یا بلاد خاص میں اس کا رواج ہو بلکہ یہ طریقہ قدیمہ ہے زمان آحضرت صلعم عہ و صحابہ و تابعین و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد و امصار میں اور اسکی اباحت پر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا، ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود روکیں تو مسلمان کو اس سے باز رہنا نہیں درست ہے بلکہ ہر گاہ ہنود کا ایک امر شرعی قدیم کے ابطال میں کوشش کریں، اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس کے ابقاء و اجراء میں سعی کریں، اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑیں گے تو کنگار ہوں گے، اور مقصود اس جملہ میں جو جواب سابق میں ہے یہ ہے کہ بقصد براہیختہ کرنے فتنہ و فساد کے گاؤں کشی نہ چاہئے مثلاً جہاں عملداری ہنود کی ہو وہاں مسلمان بقصد ابتداءً مردم آزادی خواہ مخواہ ذبح کریں یا عید الاضحیٰ میں کسی ہندو کے مکان کے قریب جلکے بایں خیال ذبح کریں کہ فتنہ قائم ہو ایسی صورتوں کا ارتکاب نہ چاہئے بلکہ ایسی حالت میں ترک، اولیٰ ہے اور بلاد ہندوستان وغیرہ میں ترک اولیٰ نہیں بلکہ اس کے ابقاء میں سعی واجب ہے ہے²



سوال تو پہلے بھی ہندوستان ہی سے آیا تھا مگر اس وقت غور نہ فرمایا گیا۔ (باقی صفحہ آئندہ)

عہ: استغفر اللہ بلکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ اکاتب۔

¹ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۸۳-۲۸۲

² مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۲۸۳

اسلام بھی نہ ہو تو وہاں بدیں وجہ اس فعل سے کوئی باز رہے تو جائز ہے یا یہ کہ بلا سبب ایسی حالت میں (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) "فی الواقع ان بلاد میں مسلمانوں کو گاؤ کشی باقی رکھنے میں کوشش لازم ہے اور مراد اس فقرہ سے یہ ہے کہ جہاں عملداری خاص ہندو کی ہے اور گاؤ کشی وہاں زمیندار نہیں ہوتی اس جگہ باعلان گاؤ کشی کرنا بنظر فتنہ اولیٰ نہیں^۱"

محمد عبدالوہاب

"فی الواقع مقصود جملہ سابق سے یہ ہے کہ بارادہ براہیختہ کرنے فساد کے عملداری خاص ہندو میں جہاں گائے ذبح نہ ہوتی ہو گاؤ کشی باعلان نہ چاہئے یا ہندو کے ہمسایہ میں علانیہ ذبح کرنا بارادہ فساد نہ چاہئے جن بلاد و مواضع ہند میں رواج گاؤ کشی چلا آیا ہے اب کوئی ہندو پیاس تعصب مانع ہے تو مسلمانوں کو پیاس حمیت اسلامی ابقائے گاؤ کشی میں کوشش بلیغ لازم ہے زمیندار ترک نہ کریں گاؤ کشی شعار مسلمانی ہے احتمال فساد ہو تو بذریعہ حکام رفع کرنا اس کا بابقائے رواج قدیم واجب ہے بخوف فساد ہندو ذبح گائے سے زمیندار باز نہ رہیں، ذبح گاؤ شعائر اسلام سے ہے اہمال اس کا بلا وجہ وجہ جائز نہیں^۲"

ابوالخیر محمد بن عبدالحکیم

"ہاں ابتداءً اثرات فتنہ نہ چاہئے اور یہی معنی ہیں فقرہ جواب سابق کے پس جن بلاد میں ذبح گاؤ مروج ہے منع کرنا ہندو کا ان کی جانب سے اثرات فتنہ و فساد ہو گا اس کو رفع کرنا مسلمان کو ضرور ہے^۳"

ابوالخیر محمد بن عبدالحکیم ۱۰۹۳

سوال دوم: از بھاگل پور شوال ۱۲۹۸ھ

"اگر مسلمان گائے کی قربانی یا واسطے کھانے گائے ذبح کرنا چاہے اور ہندو بوجہ تعصب یا بنظر توہین اسلام روکیں تو مسلمانوں کو گائے کی قربانی یا گائے کے ذبح سے رکنا چاہئے یا کیا کرے، اگر از جانب ہندو فساد کا احتمال ہے مگر اس کا دفع بذریعہ حکام ممکن تو صرف بلحاظ فتنہ مذکور باز آنا چاہئے یا کیا کرے، یہ امر ظاہر ہے کہ اونٹ ان ملکوں میں کم ہیں (باقی صفحہ آئندہ)

^۱ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۲/ ۲۸۳

^۲ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۲/ ۲۸۴

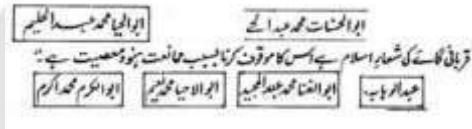
^۳ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۲/ ۸۵-۲۸۴

میں بقصد اثارت فتنہ و فساد ارتکاب اس کا واجب ہے، اور قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا

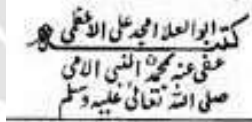
اگر دستیاب بھی ہوئے تو بہت قیمت سے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سات بھیڑ کی قیمت ایک گائے سے زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہنود کہیں تم گائے مت کرو اونٹ بھیڑ قربانی کرو، تو اس کو مان لینا واجب ہے یا نہیں؟¹ بینواتوجروا

جواب: گائے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اور بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس کو ذبح کیا ہے اس کے گوشت حلال اور ذبح جائز ہونے پر اتفاق ہے تمام مسلمانوں کا خواہ بروز عید ہو یا اور روز تو مسلمان کو باز آنا نہیں درست ہے، اور ہندو کی ممانعت تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے، تسلیم کرنا موجب ان کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج کا ہو گا یہ کسی طرح شرع میں جائز نہیں۔ اونٹ اگرچہ گائے سے اولیٰ ہے مگر کوئی شخص اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا علی الخصوص جب ہنود بغرض تعصب کہیں کہ خواہ مخواہ اونٹ یا بکری کرو، مسلمانوں کو ضرور ہے کہ قول ہنود تسلیم نہ کریں اور گاؤ کشی کو کہ اسلام کا طریقہ قدیمہ ہے ترک نہ کریں بوجہ احتمال فساد ہنود گائے ذبح کرنے سے رکنا نہ چاہئے²۔

"قربانی گائے کی شعار اسلام ہے اس کا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود معصیت ہے"



یہ مجموعہ فتاویٰ جلد دوم طبع اول ص ۱۳۸ تا ص ۱۵۵ اقتباس ہے، الحمد للہ کہ آخر میں وہی سمجھنا پڑا جو حضرت مصنف مدظلہ نے بنگاہ اولین خیال فرمایا، ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ان فتاویٰ کی نقل سے یہ بھی مقصود ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ کے حکم وجوب کی بعض تائیدات واضح ہوں تاکہ بعض عوام کو زیادت اطمینان ملے وباللہ التوفیق۔



عہ: ۱: اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عہ: ۲: اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

¹ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۲۸۵

² مجموعہ فتاویٰ عبدالحی کتاب الاضحیہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۲/ ۲۸۵-۸۶

گائے کی؟ بینواتوجروا

الجواب:

واللہ سبحنہ موفق الصدق والصواب، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، اللھم بک نستعین، اصل مسئلہ کے جواب سے پہلے دو امر ذہن نشین کرنا لازم:

اول: یہ کہ ہماری شریعت مطہر اعلیٰ درجہ حکمت و متانت و مراعات و دقائق مصلحت میں ہے، اور جو حکم عرف و مصالح پر مبنی ہوتا ہے انھیں چیزوں کے ساتھ دائر رہتا ہے، اور اعصار و امصار میں ان کے تبدیل سے متبدل ہو جاتا ہے، اور وہ سب احکام احکام شرع ہی قرار پاتے ہیں، مثلاً زمان، برکت نشان حضور سر و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بوجہ کثرت خیر و نایابی فتنہ و شدت تقویٰ و قوت خوف خدا عورتوں پر ستر واجب تھا نہ حجاب، اور زنان مسلمان برائے نماز پنجگانہ مساجد میں جماعتوں کے لئے حاضر ہوتیں، بعد حضور کے جب زمانے کا رنگ قدرے متغیر ہوا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

لوان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأی من النساء ما رأینا لمنعهن من المسجد كما منعت بنو اسرائيل نسائهن ^۱ رواه احمد وبخاری ومسلم۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے زمانے کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے تو انھیں مساجد جانے سے ممانعت کرتے جیسے بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کر دیا تھا (اسے امام احمد و امام بخاری و مسلم نے روایت کیا۔ ت)

جب زمانہ رسالت سے اور بعد ہوا ائمہ دین نے جوان عورتوں کو ممانعت فرمادی، جب اور فساد پھیلایا، علماء نے جوان و غیر جوان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی، درمختار میں ہے:

یکوہ حضور من الجماعة ولو لجمعة وعید و وعظ مطلقاً لو عجز الیلا علی المذهب المفق بہ لفساد الزمان ^۲ ۔	رات کو عورتوں کا خواہ بوڑھی ہوں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے اور اگر جمعہ، عید اور وعظ کی مجلس ہو تو مفتی بہ مذہب میں مطلقاً مکروہ ہے زمانہ کے فساد کی وجہ سے۔ (ت)

^۱ مسند احمد بن حنبل مروی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار الفکر بیروت ۶/۹۱، صحیح بخاری باب خروج النساء الی المساجد باللیل

قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۴۰، صحیح مسلم باب خروج النساء الی المساجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۸۳

^۲ درمختار باب الامامة مطبع مجتبیٰ، دہلی ۱/۸۳

فتح القدیر میں فرمایا:

عمم المتأخرون المنع العجائز والشواب في الصلوات كلها لغلبة الفساد في سائر الاوقات ¹	غلبہ فساد کی وجہ سے تمام اوقات کی نمازوں میں عموماً بوڑھی اور جوان عورتوں کا نکلنا متاخرین علماء نے منع فرمایا ہے۔ (ت)

حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا استأذنت احدكم امرأته الى المسجد فلا يمنعها ² رواه احمد والشيخان والنسائي عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما	جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے (اسے احمد، بخاری، مسلم اور نسائی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

دوسری حدیث میں فرمایا:

لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ³ رواه احمد ومسلم عن ابن عمر واحمد وابوداؤد عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه	اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو، (اسے امام احمد اور مسلم نے ابن عمر سے اور احمد و ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ ت)

پھر ان ائمہ علماء کے یہ احکام ہر گز حکم اقدس کے خلاف نہ ٹھہرے بلکہ عین مطابق مقصود شرع قرار پائے، اس طرح رفتہ رفتہ حاملان شریعت و حکمائے امت نے حکم حجاب دیا اور چہرہ چھپانا کہ صدر اول میں واجب نہ تھا واجب کر دیا۔ نہایت یہی ہے:

سدل الشیعی علی وجهها واجب علیہا ⁴	چہرے پر پردہ لگانا عورت پر واجب ہے۔ (ت)

¹ فتح القدیر باب الامامة مكتبة نوريه رضويه سكر ۱/ ۳۱۷

² صحيح بخارى باب استيذان المرأة زوجها بالخروج الى المسجد قديمي كتب خانہ كراچی ۱/ ۱۲۰، صحيح مسلم باب خروج النساء الى

المساجد قديمي كتب خانہ كراچی ۱/ ۱۸۳

³ صحيح مسلم باب خروج النساء الى المساجد قديمي كتب خانہ كراچی ۱/ ۱۸۳، سنن ابی داؤد باب خروج النساء الى المساجد آفتاب عالم

پریس لاہور ۱/ ۸۴

⁴ المسلك المتقسط على لباب المناسك بحواله النهایه مع ارشاد الساری مع فصل في احرام المرأة دار الكتاب العربی بیروت ص ۶۸

شرح لباب میں ہے:

دلت المسئلة على ان المرأة منهية عن اظهار وجهها للا جانب بلا ضرورة ¹	یہ مسئلہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کو بلا ضرورت اجنبی لوگوں پر اپنا چہرہ کھولنا منع ہے۔ (ت)

تنویر میں ہے:

تمنع من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة ²	فتنہ کے خوف سے مردوں میں عورت کو چہرہ کھولنے سے روکا جائے۔ (ت)

اسی قسم کے صدہا احکام ہماری شریعت میں ہیں "ومن القواعد المقررة في شريعتنا المبطهرة ان الحكم يدور مع علته" (ہماری شریعت مطہرہ کے مسلمہ قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ حکم اپنی علت کے ساتھ دائر ہوتا ہے۔ ت) دوم واجبات ومحرمات ہماری شریعت میں دو قسم ہیں:

ایک لعینہ یعنی جس کی نفس ذات میں مقتضی ایجاب و تحریم موجود ہے، جیسے عبادت خدا کی فرضیت اور بت پرستی کی حرمت۔ دوسرے بغیرہ یعنی وہ کہ امور خارجہ کا لحاظ ان کی ایجاب و تحریم کا اقتضا کرتا ہے اگرچہ نفس ذات میں کوئی معنی اس کو مقتضی نہیں، جیسے تعلم صرف ونحو کا وجوب کہ ہمارے رب تعالیٰ کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام زبان عربی میں ہے اور اس کا فہم بے اس علم کے متعذر، لہذا واجب کیا گیا، اور ایفون اور بھنگ وغیرہا مسکرات کی حرمت کہ ان کا پینا ایک ایسی نعمت یعنی عقل کو زائل کر دیتا ہے جو ہر خیر کی جالب اور ہر فتنہ و شر سے بچانے والی ہے، اسی قبیل سے ہے شعار کہ مثلاً انگرکھے کا سیدھا پردہ ہماری اصل شریعت میں واجب نہیں۔ بلکہ ہمارے شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی انگرکھانہ پہنا، نہ حضور کے ملک میں اس کا رواج تھا، مگر اب کہ ملک ہندوستان میں شعار مسلمین قرار پایا اور الٹا پردہ کفار کا شعار ہوا، تو اب سیدھا پردہ چھوڑ کر الٹا اختیار کرنا بلاشبہ حرام، اسی طرح بوجہ عرف و قرار داد امصار و بلاد جس مباح کا فعل عزت و شوکت اسلام پر دلالت کرے اور اسے چھوڑ دینے میں اسلام کی توہین اور کفر کا غلبہ سمجھا جائے، قواعد شرعیہ بالیقین اس سے باز رہنے کی تحریم کرتے ہیں، اور مبنیٰ اس کا وہی نظر مصالح و اعتبار عرف و مراعات اقتضائے امور خارجہ ہے، جسے ہم دونوں مقدمہ سابقہ میں بیان کر آئے۔

¹ المسلك المتقسط على لباب المناسك بحواله النهاية مع ارشاد الساري فصل في احرام المرأة دار الكتب العربي بيروت ص ۲۸

² درمختار شرح تنوير الابصار باب شروط الصلوة مطبع مجتبائی دہلی ۱/۲۶

جب یہ امور منع ہوئے تو اب اصل مسئلہ کا جواب لیجئے۔

گاؤ کشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے لحاظ سے واجب نہیں نہ اس کا تارک باوجود اعتقاد اباحت بنظر نفس ذات فعل گنہ گار نہ ہماری شریعت میں کسی خاص شئی کا کھانا بالتعمین فرض، مگر ان وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گاؤ کشی جاری رکھنا واجب لعینہ، اور اس کا ترک حرام لعینہ نہیں، یعنی ان کے نفس ذات میں کوئی امر ان کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں، لیکن ہمارے احکام مذہبی صرف اسی قسم کے واجبات و محرمات میں منحصر نہیں، بلکہ جیسا ان واجبات کا کرنا اور ان محرمات سے بچنا ضروری و حتمی ہے یوہیں واجبات محرمات لغیر ہا میں بھی امتثال اجتناب اشد ضروری ہے، جس سے ہم مسلمانوں کو کسی طرح مفر نہیں، اور ان سے بالجبر باز رکھنے میں بیشک ہماری مذہبی توہین ہے جسے حکام وقت بھی روا نہیں رکھ سکتے۔

ہم مذہب و ملت کے عقلاء سے دریافت کرتے ہیں اگرچہ کسی شہر میں گاؤ کشی بند کر دی جائے اور بلحاظ ناراضی ہنود اس فعل کو کہ ہماری شرع ہر گز اس سے باز رہنے کا ہمیں حکم نہیں دیتی، یک قلم موقوف کیا جائے، تو کیا اس میں ذلت اسلام متصور نہ ہوگی۔ کیا اس میں خواری و مغلوبی مسلمین نہ سمجھی جائے گی، کیا اس وجہ سے ہنود کو ہم پر گردنیں دراز کرنے اور اپنی چیرہ دستی پر اعلیٰ درجہ کی خوشی ظاہر کر کے ہمارے مذہب و اہل مذہب کے ساتھ ثنات کا موقع ہاتھ نہ آئے گا، کیا بلا وجہ وجہ اپنے لئے ایسی دنائت و ذلت اختیار کرنا اور دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اوپر ہنسوانا ہماری شرع جائز فرماتی ہے؟ حاشا وکلا ہر گز نہیں، ہماری شرع ہر گز ہماری ذلت نہیں چاہتی، نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف ایک جانب کی پاسداری کریں، اور دوسری طرف لفظ کی توہین و تذلیل روار کھیں۔ سائل لفظ ترک لکھتا ہے، یہ صرف مغالطہ اور دھوکا ہے، اس نے "ترك" اور "كف" میں فرق نہ کیا، کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اس سے بالقصد باز رہنا اور بات، ہم پوچھتے ہیں کہ اس رسم سے جس میں صد ہا منافع ہیں، یک قلم امتناع آخر کسی وجہ پر مبنی ہوگا، اور وجہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پوری کرنا، اور مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے اسباب معیشت میں کمی و تنگی کر دینا، ہم اہل اسلام کی ابتدائے عہد سے بڑی غذا جس کی طرف ہماری طبیعتیں اصل خلقت میں راغب اور اس میں ہمارے لئے ہزاروں منافع اور اس سے ہمارے خالق تبارک و تعالیٰ نے قرآن عزیز میں جابجا ہم پر منت رکھی، گوشت ہے۔

ہمارے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اس نے تمہارے لئے بنائے اونٹ سے دو (نروماہ)

قَالَ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى "وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ" قُلْ

عَالِدًا كَرِيمًا

اور گائے میں سے دو (ان کافروں سے) فرمادو اللہ تعالیٰ نے دونوں نحر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ جو دونوں مادہ کے پیٹ میں ہیں۔	أَمِ الْأَنْثَيْنِ أَمَا اشْتَمَكَ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأَنْثَيْنِ^۱ وقال تعالى "أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مِلْكُونَ ۖ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۚ"^۲

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا انھیں نہیں سوچتا کہ ہم نے اپنی قدرتی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے چوپائے پیدا فرمائے تو وہ ان کے مالک ہیں اور ہم نے ان چوپائوں کو ان کا مسخر کر دیا تو ان میں کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں، اور ان کے لئے ان میں منافع ہیں اور پینے کی چیز تو کیا شکر نہ کریں گے الی غید ذلک من الایات۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں گوشت کو دنیا و آخرت کے سب کھانوں کا سردار اور سب سے افضل و بہتر فرمایا۔^۳

یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے متعدد طرق سے تخریج شدہ ہے۔ (ت)	والحدیث مخرج بطریق عدیدة من عدة من الصحابة الكرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اور بیشک بکری کا گوشت دو گنا ہمارے ہر امیر و فقیر کو دستیاب نہیں ہو سکتا، خصوصاً مسلمانان ہندوستان کہ ان میں ثروت بہت کم اور افلاس غالب ہے، غریبوں کی گزر بے گوشت گاؤں کے نہیں، اور کتب حکمت بھی شاہد کہ اصل غذا انسان کی گوشت ہے، عناصر غذائے نباتات، نباتات غذائے حیوانات، حیوانات غذائے انسان، اور بیشک اس کے کھانوں میں جو منفعتیں اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور ہمارے قوی کی افزائش ہیں اس کے غیر سے حاصل نہیں، اور مرغوبی کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وجدان سے جان سکتا ہے کہ کیسا ہی لذیذ کھانا ہو، چند روز متواتر کھانے سے طبیعت اس سے سیر ہو جاتی ہے اور

^۱ القرآن الکریم ۶/ ۱۴۴

^۲ القرآن الکریم ۳۶/ ۷۱ تا ۷۳

^۳ سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب اللحم (پیش ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۴۵)

زیادہ دن گزریں تو نفرت کرنے لگتی ہے۔ بخلاف نان گندم و گوشت کہ عمر بھر کھائے تو اس سے تنفر نہیں ہوتا۔ معذرا گائے کی کھال وغیرہ سے جو ہر ہا قسم کے منافع ملتے اور ان منفعہوں میں ہنود بھی ہمارے شریک ہوتے ہیں، اور چند اقوام کی تجارتیں اور ان کے رزق کے ظاہری سامان گاؤ کشی کا نتیجہ ہیں۔

تو سائل کا یہ قول کہ "کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب نہ ہو" محض تصویر غلط ہے اور گائے کی قربانی خاص ہمارے شعائر دین سے ہے، ہمارا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ صریح ارشاد فرماتا ہے:

اور اونٹ اور گائے کو کیا ہم نے تمہارے لئے خدا کے شعاروں میں سے۔	"وَالْبُيُوتُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" ¹

اور یقیناً معلوم کہ ہمارے ملک میں اونٹ ہماری غذا وادائے واجب قربانی کے لئے کفایت نہیں کر سکتے۔ اول تو سخت گراں، دوسرے بہ نسبت گاؤ نہایت قلیل الوجود، اور اگر گاؤ کشی موقوف کر کے اونٹ پر کفایت کی جائے تو چند روز میں اونٹ کی قیمت وہ چند ہو جائے گی، اور یہ نفع عام جو ہمارے غرباء کو پہنچتا ہے ہر گز اس سے متوقع نہیں، اور عجب نہیں کہ رفتہ رفتہ بوجہ قلت اونٹ حکم عتقا کا پیدا کرے، تو رفع حاجت دائمہ اس سے متوقع نہیں، اور بکری کا گوشت کھانے کے لئے بھی تھوڑے لوگوں کو ملتا ہے، اور قربانی کے واسطے بھی ہر شخص ایک بکری جدا گانہ کرے کہ سال بھر سے کم کی نہ ہو، اور اس کے اعضاء بھی عیب و نقصان سے پاک ہوں۔ بخلاف اس غریب پرور جانور یعنی گائے کے کہ ہمارے مسئلہ شریعہ سے اس میں سات شخص شریک ہو سکتے ہیں، اور بیشک سات بکریاں ایک گائے سے ہمیشہ گراں رہتی ہیں۔ معذرا ہمارے مذہب میں اس کا جواز اور ہنود کے یہاں ممانعت ایک پہلے میں نہیں، ہماری اصل شریعت میں اس کا جواز موجود، قرآن مجید میں ہے:

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔ (ت) ہم سے پہلی شریعتوں کو جب اللہ تعالیٰ بیان فرما کر منع نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت ہو جاتی ہے (ملفوظ) جیسا کہ کتب اصول میں منصوص ہے (ت)	"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً" ² ۔ وشرائع من قبلنا إذا قصها الله تعالى علينا من دون انكار شرائع لنا ³ (ملفوظ) کما نص علیہ فی کتب الاصول۔

¹ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

² القرآن الکریم ۶۷/۲

³ اصول البزدوی باب شرائع من قبلنا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۲

اور ہنود کے اصل مذہب میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، متاخرین نے خواہ مخواہ اس کی تحریم اپنے سر باندھ لی، بلکہ کتب ہنود گواہی دیتی ہیں کہ پشویان ہنود بھی گائے کا مزہ چکھنے سے محروم نہ گئے جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو "سوط اللہ الجبار" وغیرہ کتب میں رد ہنود کا مطالعہ کرے۔

علاوہ بریں ہم دریافت کرتے ہیں اس کی تحریم ہنود کے یہاں دو ہی وجہ سے معقول:

ایک یہ کہ جانور کی ناحق ایذا اور ہتھیاء ہے، ہم کہتے ہیں اکثر اقوام ہنود بکری، مرغی، مچھلی کھاتے ہیں؟ کیا وہ جانور نہیں، کیا ان کی جان جان نہیں، کیا ان کی ایذا حرام نہیں، کیا ان کا قتل ہتھیاء نہیں، اور خود کتب ہنود سے جو رام و کچھن و کرشن کا شکاری ہونا ثابت، اس ہتھیاء کا کیا علاج، اور ایسا ہی ناراضی ہنود کا خیال کیجئے، تو اگر وہ ہتھیاء کے حکم کو عام کر دیں تو میا شرع مطہر ہمیں ہر جانور کے ذبح و قتل سے باز رکھے گی، اور سانپ کہ انسان کی جان کا دشمن اور ہندوؤں کا دیوتا ہے ہر گز نہ مارا جائے گا، اور مسلمانوں کے اسباب و معیشت مفقود اور انسانوں کے ابواب عافیت مسدود کر دئے جائیں گے، حاشا و کلا ہماری شرع ہر گز ایسا حکم نہیں فرماتی، نہ حکام وقت ان خرافات کو رور و رکیں کیا مزے کی بات ہے، ہندوؤں میں بعض قومیں ایسی ہیں کہ مطلقاً ہر جانور کا قتل حرام اور ہتھیاء جانتی ہیں، بلکہ بعض کو تو اس قدر غلو و تشدد ہے کہ ہر وقت منہ پر کپڑا باندھے رہتے ہیں کہ مکھی یا بھنگا حلق میں جا کر مر نہ جائے، اور باقی طوائف ہنود ان لوگوں کا خیال اور ان کے مذہب کا لحاظ نہیں کرتے، مزے سے بکری، مرغی، مچھلی وغیرہ وغیرہ نوش جان کرتے اور مسلمانوں کی دیکھا دیکھی دیکھیوں کے بگڑا کالطف اڑاتے ہیں، جب ان کے آپس میں یہ کیفیت ہے تو ہم پر کیوں ہنود کا لحاظ اور ان کے مذہب کا ایسا خیال واجب کر کے گاؤ کشی بند کرنے کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے ان هذا الا ظلم صریح اوجہل قبیح (یہ نہیں مگر نرا صریح ظلم یا قبیح جہالت۔ ت) دوسری وجہ کہ گائے ان کے یہاں معظم ہے اور اپنے معظم کا ہلاک نہیں چاہتے۔ ہم کہتے ہیں کہ:

اولا: گنومات کی آنکھیں بند ہوتے ہی ان سعادت مندوں کی تعظیم کا حال کھل جاتا ہے اپنے ہاتھوں چہاروں کے حوالے کرتے ہیں کہ چیریں پھاڑیں، اور چرسا اپنے لئے ٹھہر لیتے ہیں کہ کھال کی جوتیاں بنا کر پہنیں جو جوتوں سے بچی وہ ڈھول کر کھنچی کہ شادی بیاہ میں کام آئے، رات بھر تپانچے کھائے

ثانیا: بغرض غلط اگر تعظیم ہے بھی تو صرف گائے پر مقصور ہے، ہم ہنود آپ بیل کی ہر تعظیم نہیں کرتے بلکہ اس پر سخت تشدد کرتے ہیں ہل میں جوتیں، گاڑی میں چلائیں، سواریاں لیں، بوجھ لدوائیں، وجہ بے وجہ سخت ماریں کہ جا بجا ان کے جسم زخمی ہو جاتے ہیں، ہم نے خود دیکھا ہے کہ بعض ہنود نے بار برداری کی گاڑیوں میں اس قدر بوجھ بھرا کہ بیلوں کا جگر پھٹ گیا، اور خون ڈال کر مر گئے، تو معلوم ہوا کہ بیل ان کے

یہاں معظم نہیں، اگر یہ ممانعت بر بنائے تعظیم ہے تو چاہئے کہ بخوشی بیلوں کے ذبح کی اجازت دیں، ورنہ ان کا صریح مکابہ اور رہٹ دھرمی ہے۔

باقی رہا سائل کا یہ کہنا کہ "اس فعل کے ارتکاب سے ثوران فتنہ و فساد ہو" ہم کہتے ہیں جن مواضع میں مثل بازار و شارع عام وغیرہا گاؤ کشی کی قانوناً ممانعت عہ ہے وہاں جو مسلمان گائے ذبح کرے گا البتہ اثرات فتنہ و فساد اس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے اور قانوناً مجرم قرار پائے گا، اور اس امر کو ہماری شریعت مطہرہ بھی روا نہیں رکھتی کہ ایسی وجہ سے مسلمانوں پر مواخذہ یا انھیں سزا ہونا بیشک تو بین اسلام ہے جن کا مرتکب یہ شخص ہوا، نظیر اس کی سب و شتم آلہ باطلہ مشرکین ہے کہ شرع نے اس سے ممانعت فرمائی، اگرچہ اکثر جگہ فی نفسہ حرج متحقق نہ تھا۔

اور انھیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے۔ (ت)	"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ" ^۱ ۔

اور جہاں قانوناً ممانعت نہیں وہاں اگر ثوران فتنہ و فساد ہوگا تو لاجرم ہنود کی جانب سے ہوگا، اور جرم انھیں کا ہے کہ جہاں ذبح کرنے کی اجازت ہے وہاں بھی ذبح نہیں کرنے دیتے۔ کیا ان کے جرم کے سبب ہم اپنی رسوم مذہبی ترک کر سکتے ہیں، یہ حکم بعینہ ایسا ہوا کہ کوئی شخص اعتبار سے کہے تمہارا مال جمع کرنا باعث ثوران فتنہ و فساد و اندائے خلق اللہ ہے، کہ نہ تم مال جمع کرو نہ چور چرانے آئیں نہ وہ قید و بند کی سخت سزائیں پائیں، اس احمق کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ چوری چور کا جرم ہے، اس کے سبب ہمیں جمع مال سے کیوں ممانعت ہونے لگی، اور اگر ایسا ہی خیال ہنود کے فتنہ و فساد کا شرع ہم پر واجب کرے گی تو ہر جگہ ہنود کو قطعاً اس رسم کے اٹھادینے کی سہل تدبیر ہاتھ آئے گی، جہاں چاہیں گے فتنہ و فساد برپا کریں گے اور زعم جہاں شرع ہم پر ترک واجب کر دے گی، اور اس کے سوا ہماری جس رسم مذہبی کو چاہیں گے اپنے فتنہ و فساد کی پناہ پر بند کرادیں گے، اور یہی واقعہ ان کے لئے نظیر ہو جائے گا، ایسی صورت میں تم پر اپنی رسم کا ترک شرعاً واجب ہوتا ہے۔

عہ: فی الحال یہی صورت حال ہے کہ مختلف حکومتوں نے اپنے اپنے صوبے میں ذبیحہ گاؤ کا مطلقاً خلاف قانون قرار دیا ہے لہذا باز رہا جائے۔ ۱۲ عبد المنان

^۱ القرآن الکریم ۶/۱۰۸

بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانونا ممانعت ہے، براہ جہالت ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بیشک اسلام کی توہین و ذلت کے لئے پیش کرنا ہے، کہ شرعاً حرام اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی بازار ہٹا اور ہنود کی بیجاہٹ بجا رکھنے کے لئے یک قلم اس رسم کو اٹھا دینا ہر گز جائز نہیں بلکہ انھیں مضرات و ہذلات کا باعث ہے جن کا ذکر ہم اول کر آئے جنھیں شرع مطہر پر ہر گز گوارا نہیں فرماتی نہ کوئی ذی انصاف حاکم پسند کر سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۵: از مسلم لیگ ضلع بریلی مرسلہ سید عبدالودود جائنٹ سیکرٹری لیگ مذکور جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ

نحمدہ ونصلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ہنود کی طرف سے نہایت سخت کوشش اس امر کی ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے گاؤ کشی کی رسم موقوف کرادی جائے اور اس غرض سے انھوں نے ایک بہت بڑی عرضداشت گورنمنٹ میں پیش کرنے کے لئے تیار کی ہے جس پر کروڑوں باشندگان ہندوستان کے دستخط کرائے جارہے ہیں، بعض نا عاقبت اندیش مسلمان بھی اس عرضداشت پر ہندوؤں کے کہنے سننے سے دستخط کر رہے ہیں، ایسے مسلمانوں کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اور اس مذہبی رسم جو شعائر اسلام میں سے ہے کے بند کرانے میں مدد دینے والے گنہ گار اور عند اللہ مواخذہ دار ہیں یا نہیں؟ بینوا الجواب بالتفصیل واللہ یبھدی من یشاء الی سوا السبیل۔

الجواب:

گائے کی قربانی شعائر اسلام سے ہے۔

اور اونٹ گائے بیل ہم نے ان کو کیا تمھارے لیے اللہ کی نشانیوں سے۔

"وَالْبُيُوتُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" ^۱

مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ اس معاملہ کے انسداد میں شرکت ناجائز و حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔



کتبہ النبی نواب مرزا
عفی عنہ بجاہد المصلی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

^۱ القرآن الکریم ۲۲/۳۶

فی الواقع گاؤں کشی ہم مسلمانوں کا مذہبی کام ہے جس کا حکم ہماری پاک مبارک کتاب کلام مجید رب الارباب میں متعدد جگہ موجود ہے، اس میں ہندوؤں کی امداد اور اپنی مذہبی مضرت میں کوشش اور قانونی آزادی کی بندش نہ کرے گا مگر وہ جو مسلمانوں کا بدخواہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔



اللہ عزوجل فرماتا ہے:

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔ (ت) ہم سے پہلی شریعتوں کو جب اللہ تعالیٰ بیان فرما کر منع نہ فرمائے تو وہ ہماری شریعت ہو جاتی ہے۔ (ملفوظ) جیسا کہ کتب اصول میں منصوص ہیں۔ (ت)	"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً" ¹ شرائع من قبلنا اذا قصها الله تعالى علينا من دون انكار شرائع لنا ² (ملفوظ) کما نص فی کتب الاصول۔

زراعت کے بہانے سے ہندو ہماری مذہبی رسم میں نہ صرف دست اندازی بلکہ اس کا پورا انسداد چاہتے ہیں، اور طرفہ یہ کہ اس پر مذہبی آزادی سے استناد کرتے ہیں، کیا مذہبی آزادی کے یہ معنی ہیں کہ ایک فریق کے خیالات کو کامیاب کرنے کے لئے دوسرے فریق کی دینی مذہبی رسوم بند کر دی جائیں، ہندوستان میں روزانہ ہزاروں گائے ذبح ہوتی ہیں آج تک زراعت کو کون سا نقصان پہنچا جو آئندہ پہنچنے کی امید ہو، قدرت کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کی مانگ زیادہ ہوتی ہے اسے زیادہ پیدا فرماتی ہے، گاؤں کشی بند ہونے سے زراعت کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا سو اس کے کہ کھیت میں پڑ کر تیار کھیت کو کھا جانے والے اب دس ہیں تو جب سو ہونگے، ہاں گوشت کو نقصان عظیم پہنچے گا، مسلمان اور عیسائی بلکہ ہندو کی بعض اقوام بھی طبعی طور پر غذائے گوشت کے عادی ہیں، اسے بند کر کے صرف دال ساگ پر انھیں قانع کرنا ضرور ان کی عافیت میں خلل انداز ہوگا اور ہر گز ان کی صحت جسمانی ٹھیک نہیں رہ سکتی اور اس کے سوا عام حاجتوں کو سخت نقصان پہنچے گا، مثلاً "جوتا" ہے، کیا ہندو اس کے محتاج نہیں، کم لوگ ہیں کہ نری استر کا پہنتے ہوں، اور جب ادھوڑی استر کا بند ہو جائیگا تو غرباء تو پہن ہی نہ سکیں گے اور امراء کے لئے چہار چند قیمت ہو جائے گی، اور اس کے علاوہ ہزاروں کام جن پر چڑے کے کارخانوں کی بنا ہے، اور لاکھوں روپے کی تجارت ہے اور ہزاروں

¹ القرآن الکریم ۲/۶۷

² اصول البزدوی باب شرائع من قبلنا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۳۲

آدمیوں کا رزق، اور گورنمنٹی خزانے کے لئے لاکھوں کا محصول، یہ سب امور بیکسر بند ہو جائیں گے، اور ملک کی رفاہ و آسائش میں عام انقلاب واقع ہوگا، جس کا ضرر نہ صرف مسلمانوں کو ہوگا بلکہ تمام اقوام کو پہنچے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔



کتبہ ابوالمعالی محمد علی الاظمی
عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسئلہ ۱۸۶: از مجلس دادخواہی مسلمانان بریلی ربيع الاول شریف ۱۳۱۲ھ

دعویٰ قربانی کے جواب میں ہندو نے اپنا یہ بیان پیش کیا ہے کہ قرآن شریف میں اس فعل کی اجازت نہیں، بنیاد مذہب مدعی کی اوپر قرآن شریف کے ہے، کتاب مذکور میں قربانی گاؤ کی ہدایت نہیں کرتا ہے، مدعی خلاف اس کے بحیدہ مذہب بغرض دل دکھانے مذہب ہندو کے جس کی دھرم شاستر میں سخت ممانعت ہے یہ فعل خلاف استحقاق کرنا چاہتا ہے فقط، چونکہ یہ بیان ان کا متعلق قرآن شریف و مسائل مذہب کے ہے، لہذا علماء کی خدمت میں استفتاء ہے کہ آیا یہ بیان ہندو صحیح ہے یا غلط؟

الجواب:

بیان ہندو سراسر غلط ہے۔ مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید اور ہمارے سچے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے قربانی گاؤ کی اجازت بخوبی ثابت ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے سترہویں پارہ، بائیسویں سورہ حج کے پانچویں رکوع میں فرماتا ہے:

اور قربانی کے ذیل دار جانوروں کو کیا ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیاں تمہارے لئے، ان میں بھلائی ہے، تو اللہ کا نام لو ان پر کھڑے ہوئے، پھر جب ان کی کروٹیں گرجائیں تو خود کھاؤ، اور صبر سے بیٹھنے والے اور مانگنے والے کو کھلاؤ، یو ہیں ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ تم احسان مانو،	"وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَافِظٌ فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوًّا كَافًا وَجَبَتْ جُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" ①

قربانی کے ذیل دار جانور اونٹ اور گائے ہیں، تفسیر قادری جو ہندو کے ایک معزز رئیس منشی نو لکشور سی آئی ای نے اپنی فرمائش سے منجانب مطبع تصنیف کرائی اور داخل رجسٹری کرا کر اپنے مطبع میں چھ بار

چھاپی، بیچی، اس کی جلد دوم طبع ششم سطر اخیر ص ۷۹ و سطر اول ص ۸۰ میں آیت کے ان لفظوں کا ترجمہ یوں لکھا: "وَالْبُدْنَ اور اونٹ اور گائے جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہیں" جعلنہا لکم "کر دیا ہم نے انھیں، یعنی ان کے ذبح کو تمہارے واسطے مِنْ شَعَائِرِ اللہ دین الہی کے نشانیوں میں سے" ^۱ اور بیشک ہم حنفی مذہب والوں کے تینوں امام یعنی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور ان کے سب پیروؤں کا یہی مذہب ہے بدنہ یعنی قربانی کے ڈیل دار جانور میں اونٹ اور گائے دونوں داخل ہیں۔ انھیں اماموں کا مذہب ہندوستان کے تمام شہروں میں رائج ہے، اور یہاں انھیں کے مذہب پر فتویٰ و عمل ہوتا ہے، ہدایہ، در مختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہا مشہور کتابیں اسی مذہب کی ہیں، در مختار میں ہے:

بدنہ ہی الابل والبقر سیبہ لضخامتها ^۲	بدنہ اونٹ اور گائے ہے، ان کے ڈیل دار ہونے کے سبب ان کا یہ نام ہوا۔

ہدایہ میں ہے:

البدنہ ہی الابل والبقر. قال الشافعی من الابل لنا ان البدنہ تنبئ عن البدانہ وہی الضخامة وقد اشتهر کافی هذا المعنى ولهذا یجزئ کل واحد منها عن سبعة ^۳ اھملخصاً۔	اونٹ اور گائے دونوں بدنہ ہیں۔ شافعی نے کہا اونٹ، ہماری دلیل یہ ہے کہ بدنہ ڈیل دار ہونے سے خبر دیتا ہے، اور اس بات میں اونٹ اور گائے برابر ہیں، اس لئے وہ دونوں سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: البدن من الابل والبقر ^۴ بدنہ اونٹ اور گائے دونوں سے ہے، اور یہ مضمون حدیث سے بھی ثابت ہے کہ عنقریب مذکور ہوگی۔

(۲) اللہ تعالیٰ اسی رکوع کے شروع میں فرماتا ہے:

"وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	اور ہر گروہ کے لئے ہم نے مقرر کر دی قربانی کہ اللہ کا

^۱ تفسیر قادری آیۃ البدن جعلنہا لکم کے تحت نوکسور لکھنؤ ۲/ ۷۹، ۸۰

^۲ در مختار کتاب الاضحیۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۳۱

^۳ الہدایۃ فصل ما یتعلق بالوقوف المكتبة العربیۃ کراچی ۱/ ۲۳۶-۲۳۷

^۴ فتاویٰ ہندیۃ الباب السادس عشر فی الہدی نورانی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۶۱

نام لیں چوپایوں کے ذبح پر جو اللہ نے انھیں دے۔	عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ^۱

یہاں فرمایا کہ چوپایوں کو اللہ تعالیٰ نے قربانی کے لئے بنایا ہے اور آٹھویں پارہ چھٹی سورہ انعام کے سترھویں رکوع میں چوپایوں کی تفصیل یہ بیان فرمائی:

چوپائے آٹھ زومادہ میں بھیڑ سے دو، اور بکری سے دو، اونٹ سے دو، اور گائے سے دو، تو کہہ کیا اللہ نے دونوں زحرام کئے ہیں یا دونوں مادہ، یا وہ جسے اپنے پیٹ میں رکھا دونوں مادہ نے،	ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ^۲ (الی) قوله تعالى: "وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ^۳ قُلْ إِلَّا الَّذِ كَرِهِنَّ حَرَّمَ أَمَرُ الْأَنْبِيَاءِ أَمَّا اشْتَبَكْتَ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأَنْبِيَاءِ ^۴ "

ان آیتوں سے صاف معلوم ہوا کہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری سب کی قربانی اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے، اس لئے تفسیر مذکور فرمائی نشی نو کشور کی جلد دوم ص ۷۸ سطر ۱۱ و ۱۲ میں چوپایوں پر اللہ کا نام لینے کی تفسیر میں لکھا: "بے زبان چوپایوں سے یعنی اونٹ گائے بکری، اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام پر ذبح کریں"^۳ اور پچھلی آیت سے یہ بھی کھل گیا کہ گائے بیل، بچھیا، بچھڑا اس کا کھانا حلال ہے جس کی حلت خود قرآن شریف میں صراحۃً مذکور ہے:

(۳) اللہ تعالیٰ پہلے پارے دوسری آیت سورت سورہ بقرہ کے آٹھویں رکوع میں فرماتا ہے:

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے بیشک اللہ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔	"وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ^۴ "

اور ساتویں پارے چھٹی سورت سورہ انعام کے دسویں رکوع میں موسیٰ و ہارون وغیرہما انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے:

^۱ القرآن الکریم ۲۲/۳۴

^۲ القرآن الکریم ۶/۲۳-۱۳۳

^۳ تفسیر قادری آیۃ ۲۲/۲۸ نو کشور لکھنؤ ۷۸/۷۸

^۴ القرآن الکریم ۲/۶۷

"أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَّاهُمْ أَقْتَدَا" ¹	یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ٹھیک راستے چلایا تو انہیں کی راہ چل۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگلے انبیاء کی شریعت میں جو کچھ تھا وہی ہمارے لئے بھی ہے جب تک ہماری شریعت منسوخ نہ فرمادے، تو گائے کی قربانی کرنے کی ہمیں اجازت یوں بھی ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گائے کا ذبح کیا جانا آج کا نہیں بلکہ اگلی شریعتوں سے چلا آتا ہے۔ تفسیر مذکور فرمائشی نوکسور جلد اول کے ص ۱۷ سطر اخیر و ص ۱۸ سطر اول میں اسی حکم الٰہی ذبح گائے کی حکمت یوں لکھی: "اس کے ذبح کرنے میں نکتہ یہ تھا کہ گائے سالہ پرستوں کی سرزنش ہو، انہیں دکھا دیا کہ جسے تم نے پوجا وہ ذبح کرنے کے قابل ہے، عبادت اور مدح کے لائق نہیں" ²

(۴) ان سب کے علاوہ اگر فرض کیجئے کہ قرآن مجید میں گائے اور قربانی کا نام تک نہ آیا ہوتا جب بھی گائے کی قربانی قرآن مجید سے بخوبی ثابت تھی، قرآن مجید نے مذہب اسلام کی بنیاد صرف انہیں احکام پر نہیں رکھی جس کا خاص خاص بیان قرآن مجید میں آچکا، بلکہ خود قرآن مجید نے اپنے احکام اور نبی کے ارشادات دونوں پر بنائے اسلام رکھی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"مَا أَسْأَلُكُمْ الرَّسُولُ فَعَدُوًّا وَمَا أَنَا بِمُتَعَدٍّ لَكُمْ مِنْ شَيْءٍ" ³	جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو، اور جس سے روکے اس سے بچو۔

اور فرماتا ہے:

"مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" ⁴	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور فرماتا ہے:

"وَمَا يُنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ" ⁵	یہ نبی اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا وہ صرف خدا کا حکم ہے جو اسے بھیجا جاتا ہے۔

¹ القرآن الکریم ۹/۶

² تفسیر قادری آیہ ۲/۶۷ نوکسور لکھنؤ ۱۸/۷

³ القرآن الکریم ۷۹/۷

⁴ القرآن الکریم ۸۰/۴

⁵ القرآن الکریم ۵۳/۳

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود گائے کی قربانی کی، اور مسلمانوں کو ایک ایک گائے کی قربانی میں سات سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم فرمایا، مذہب اسلام میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی چھ کتابیں زیادہ مشہور ہیں جنہیں صحاح ستہ کہتے ہیں، ان سب کتابوں میں یہ مضمون صراحۃً موجود ہے، صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

ضحیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نسائه بالبقر ^۱ ۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

امرونا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نشترك في الابل والبقر كل سبعة منافي بدنة ^۲ ۔	ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

صحیح مسلم شریف میں انھیں سے روایت ہے:

اشتركنا مع النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم في الحج والعمره كل سبعة في بدنة فقال رجل لجابر أيشترك في البقر ما يشترك في الجزور، فقال ما هي الا من البدن ^۳ ۔	حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے،

ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

قال كنا مع النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم في السفر	ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر

^۱ صحیح البخاری باب من ذبح ضحیۃ غیرہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۳۴

^۲ صحیح مسلم باب جواز الاشتراك في الهدي الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۲۴

^۳ صحیح مسلم باب جواز الاشتراك في الهدي الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۸۲۴

وسلم فی سفر فحضراضحیٰ اشتروکنہ فی البقرۃ عن سبعة ^۱ ۔	میں تھے کہ بقر عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

سبحان اللہ! جو کام خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور ہمیں اس کا حکم دیا، اسے مذہب اسلام کے خلاف جاننا، یا مذہب اسلام میں اس کی اجازت و ہدایت نہ ماننا کیسی کھلی ہٹ دھرمی ہے۔

(۵) اس بیان میں ایک بڑی نا انصافی یہ ہے کہ ہماری تو صرف کتاب آسمانی سے ثبوت چاہا۔ جو ہم روشن طور پر ادا کر چکے اور اپنے لئے شاستر کا دامن پکڑا وید کا نام کیوں نہ لیا جسے اپنے نزدیک کتاب آسمانی بتاتے ہیں، اگر سچے ہیں تو اب اپنے وید سے قربانی گاؤ کی ممانعت ثابت کریں، اور شاستر پر بنائے مذہب رکھتے ہیں، تو ہماری بھی کتب فقہ کو بنائے مذہب جانیں، ہدایہ، در مختار، قاضی خاں، عالمگیری وغیرہ ہزار دس ہزار کتابیں جو چاہیں دیکھ لیں جس میں قربانی کا باب مذکور ہے۔ ان سب میں قربانی گاؤ نہایت صریح طور پر مسطور ہے، تو اسے خلاف مذہب بتانا صریح دھوکا دینا ہے۔

(۶) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس بیان ہنود نے خوب ثابت کر دیا کہ مورقی پوجن اور بتوں کے آگے گھٹنا بجانا، سنے پھونکنا، مہادیو پر پانی ٹپکانا، ہولی دیوالی وغیرہ صد بابا تیں کہ ہنود نے اپنی مذہبی ٹھہرا رکھی ہیں جن کا ذکر ان کے وید میں نہیں سب ان کے خلاف مذہب ہیں کہ جس کتاب پر بنیاد مذہب ہنود ہے ان کا پتا نہیں دیتی پچھلے ہنود نے محض براہ حیلہ انھیں مذہبی بنا رکھا ہے۔

(۷) سب سے زائد یہ ہے کہ وید جس پر مذہب ہنود کی بنا ہے خود صاف صاف قربانی کاؤ کی اجازت دے رہا ہے، اخبار پانیر ص ۷ کالم ۴ مطبوعہ ۱۱۰ اپریل ۱۸۹۴ء میں ایک مضمون چھپا ہے کہ: "ہندوستان قدیم میں گائے کی قربانی" اسی میں وید سے نقل کیا:

"اے اگنی! یہ پاک نذر صدق دل سے راگ کی صورت میں تیرے حضور پیش کرتے ہیں، اور تمنا ہے کہ یہ سانڈ اور گمنیاں تجھے پسند آویں۔"

رگ وید ۶: ۱۶-۱۷ میں تہ دل سے سوماکا عرق پینے والی اگنی خالق کی، جسے گھوڑے اور سانڈ اور بیل اور گمنیاں اور منت کے مینڈھے چڑھائے جاتے ہیں ستائش کروں گا۔ رگ ۱۰: ۹۱-۱۴۔

^۱ جامع الترمذی ابواب الاضاحی کتب خانہ رشیدیہ امین کمپنی دہلی ۱۸۱/۱

اسی اخبار میں ہر ہمنہ پران، اور ستیارتھ پرکاش اور ترہنا جلد ۳ باب ۸، اور منوکی سامر تھی ۵: ۴۱ وغیرہا کتب میں مذہب ہندو سے ہندوؤں کا گائیں ذبح کرنا بخوبی ثابت کیا ہے، اسی طرح یہ امر مہابھارت وغیرہ سے بھی ثابت، فیصلہ ہائی کورٹ مقدمہ قربانی نمبری ۶۸۷ میں تاریخ ہندو زمانہ پیشیں سے حکام ہائی کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ اگلے ہندو اپنی دینی رسوم میں گنوعید یعنی گائے کی قربانی کیا کرتے تھے، اور متقد میں حکمائے ہندو نے اس کی تاکید کی تھی، تو ثابت ہوا کہ ہندو اپنے وید اور مذہبی کتابوں اور اگلے پیشواؤں سب کے خلاف بحیث مذہب صرف بغرض دل دکھانے مسلمانوں کے جن کے مذہب میں قربانی گاؤ کی صاف صریح اجازت ہے، امر مذہبی میں مزاحمت بیجا خلاف استحقاق کرنا چاہتے ہیں جس کا عقلاً عرفاً قانوناً کسی طرح انھیں اختیار نہیں، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۱۸۷: از بنارس چوک جدید مسئلہ حاجی محمد امیر و عبدالکریم صاحبان گلٹ فروش ۲۹ صفر المظفر ۱۳۳۱ھ ہمارے سنی حنفی علماء رحمہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا فرماتے ہیں کہ ہم مسلمانان ہند کو باوجود کفار کے گاؤ کی قربانی کے مٹانے پر کمر بستہ رہنے کے صرف ہندوؤں سے سلطانی چندہ وصول کرنے کی غرض و مصلحت سے گائے کی قربانی کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا، اور بغرض مذکور اس کے ترک کر دینے کو تحریر اور تقریر اعام جلسوں میں یہ بیان کرنا اور شائع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

گائے کی قربانی ہندوستان میں اعظم شعائر اسلام سے ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے۔ (ت)	قال اللہ تعالیٰ "وَالْبُيُوتُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" ^۱ ۔

اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں ثابت کیا ہے کہ یہاں اس کی قربانی واجب ہے اور بلحاظ ہندو اس کا ترک ناجائز، کسی دینی کام کے لئے کفار سے چندہ لینا اول تو خود ہی ممنوع اور سخت معیوب ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا لانتعین بمشرك ^۲ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے، ولہذا علماء تصریح

^۱ القرآن الکریم ۲۲/۳۶

^۲ سنن ابوداؤد باب فی المشرك یسهم له آفتاب عالم پریس لاہور ۱۹/۲، سنن ابن ماجہ باب الاستعانة بالمشرکین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

فرماتے ہیں کہ کسی کتابی کافر سے قربانی کا ذبح کرانا مکروہ ہے اگرچہ کتابی کا ذبیحہ جائز ہے، تنویر الابصار میں ہے: کوہ ذبیح الکتابی^۱ (کتابی کا ذبیحہ مکروہ ہے۔ ت) ردالمحتار میں ہے:

لانہا قربۃ ولا ینبغی ان یستعان بالکافر فی امور الدین ^۲	کیونکہ یہ عبادت ہے اور دینی امور میں کافر سے مدد لینا مناسب نہیں۔ (ت)

امام نسفی کافی میں فرماتے ہیں:

امر المسلم کتابیاً بان یذبح اضحیۃ جاز، لانہ من اهل الذبائح والقربۃ ابانابہ ونیتہ ویکرہ لان ہذا من عمل القرب وفعلہ لیس بقربۃ ^۳	مسلمانوں نے کسی کتابی کافر کو قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو جائز ہے کیونکہ کتابی لوگ ذبح کے اہل ہیں۔ (ت)

تو مشرک سے مسلمان مجاہدوں کے لئے چندہ لے کر اس کی نگاہ میں اسلام کو معاذ اللہ محتاج و ذلیل ٹھہرانے کے لئے اس کے مذہب باطل کو اپنے دین پر فتح دینا اور اسلام کا ایک بڑا شعار بند کر دینا اسی کا کام ہو سکتا ہے جو سخت احمق اور اسلام کا نادان دوست یا صریح منافق اور اسلام کا چالاک دشمن ہو، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۸: مسؤلہ حافظ خورشید علی صاحب از مدرسہ خیر المعادریہ ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم۔

اللهم "رَبَّنَا لَا تُزِمْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ" ^۴	اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بیشک تو ہے بڑا دینے والا۔ (ت)

عہ: کافی سے مقابلہ نہ ہو سکا اس لئے یہاں کا کچھ لفظ رہ گیا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ درمختار کتاب الاضحیۃ مطبع مجتہائی دہلی ۱۲/ ۲۳۴

^۲ ردالمحتار کتاب الاضحیۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۰۸

^۳ کافی امام نسفی

^۴ القرآن الکریم ۸/ ۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مبین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے دوسرے مسلمانوں کی ایذا دہی اور تکلیف رسانی کے لئے ہندوؤں اور آریوں سے عقد محبت اور بھائی بندی مضبوط کیا، اور کافروں کے دباؤ سے محض ان کی خوشنودی اور اپنی غرض حاصل کرنے کے لئے علی الاعلان پنچایت میں کہہ دیا کہ ہم گائے کی قربانی ہر گز نہیں کریں گے کیونکہ گائے کی قربانی کہیں نہیں آئی ہے۔ اب استفسار یہ ہے کہ گروہ مذکور اس عقد سے موافق آیہ ربانی:

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (ت)	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ اسْتِخْبَاطَ الْكُفَرِ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" ①

اور حدیث رسول: من تشبه بقوم فهو منهم^۲ (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انھیں میں سے ہوگا۔ ت) خواہ تشبہ اعتقادات میں ہو یا عملیات میں، یادوؤں میں کافر ہوا یا نہیں؟ علاوہ ازیں مسلمانوں کی ضد میں اپنے کئے پر جم جانے اور بر تقدیر گناہ کبیرہ ہونے کے اس پر اصرار کرنے سے کافر ہوا یا نہیں؟ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے، اور علماء کی شان میں کلمات بد کہنے، اور شریعت محمدیہ کی توہین سے یہ لوگ کافر ہوئے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

صورت مستفسرہ میں وہ لوگ سخت اشد اخبث اشنع کبیرہ کے مرتکب ہیں گائے کی قربانی بلاشبہ قرآن عظیم سے ثابت ہے، جواز کے لئے تو آیات کثیرہ ہیں۔ مثلاً:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: بیشک اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً" ③۔

^۱ القرآن الکریم ۹/۲۳

^۲ سنن ابو داؤد باب فی لبس الشهرة آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۰۳، مسند احمد بن حنبل مروی از عبد اللہ بن عمر دار الفکر بیروت ۲/۱۲

^۳ القرآن الکریم ۲/۶۷

اور فرماتا ہے:

اونٹ میں سے دو، اور گائے میں سے دو تم فرماؤ کیا اللہ نے اونٹ اور بیل حرام کئے ہیں، یا اونٹنی اور گائے یا بوتا اور بچھڑا۔	"وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آللّٰهُ كَرِهَ حَرَّمَ أَمْ الْإِنْسَانُ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْإِنْسَانِ" ^۱

یعنی ان میں سے کچھ حرام نہ فرمایا، سب تمھارے لئے حلال ہیں، اور خاص عبادت قربانی کے لئے فرماتا ہے:

قربانی کے اونٹ اور گائے ہم نے تمھارے لئے اللہ کی نشانیوں سے بنائے۔	"وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللّٰهِ" ^۲

خصوصاً ہندوستان میں کہ یہاں تو بالخصوص گائے کی قربانی واجبات شرعیہ سے ہے جیسے ہم نے اپنے رسالہ "انفس الفکر فی قربان البقر" میں بدلائل واضح ثابت کیا ہے، خوشی ہنود کے لئے اس سے باز رہنے والا بلاشبہ بدخواہ اسلام و مسلمین ہے، دشمنان دین سے دوستی کرنے والا دشمن دین ہوتا ہے، اور روز قیامت ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جاتا ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے وہ انھیں میں سے ہے۔	قَالَ تَعَالٰی "وَمَنْ يُّؤْتِهِمْ مِّنْكُمْ فَلَيْسَ مِنْهُمْ" ^۳

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: المرء مع من احب ^۴ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انت مع من احببت ^۵ تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دوستی رکھے۔ اور ایک حدیث میں ہے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:

جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ انھیں کے ساتھ اس کا حشر کریگا۔	مَا احب رجل قوما الا حشره الله في زمرةهم ^۶ او کہا قَالَ صلي الله تعالى عليه وسلم۔

^۱ القرآن الکریم ۶/ ۱۴۴

^۲ القرآن الکریم ۲۲/ ۳۶

^۳ القرآن الکریم ۵/ ۵۱

^۴ صحیح البخاری باب علامة الحب فی اللہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۱

^۵ صحیح البخاری باب مناقب عمر بن الخطاب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۱/ ۵۲۱

^۶ المعجم الکبیر حدیث ۲۵۱۹ المکتبة الفیصلیة بیروت ۳/ ۱۹

گناہ کبیرہ پر اصرار اگرچہ کفر نہیں، مگر دشمنان دین کی دوستی اگر آج کفر نہ ہو تو معاذ اللہ مرتے وقت کافر اٹھاتی ہے کہ انھیں کے ساتھ حشر ہو، اور مطلقاً علمائے دین یا کسی عالم دین کی ان کے عالم ہونے کے سبب برا کہنا، یا شریعت مطہر کی ادنیٰ توہین کرنا، یہ تو یقیناً قطعاً کفر و ارتداد ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۹ تا ۱۹۴: از رائے بریلی مقام مدرسہ رحمانیہ عربیہ مسئولہ مسلمانان رائے بریلی ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لیڈران قوم جو علم شریعت سے ناواقف اور احکام شریعت سے بے بہرہ ہیں، انھوں نے ۷ جنوری ۱۳۱۰ھ کو بمقام ٹاؤن ہال ایک میٹنگ منعقد کر کے اہالیان شہر کو جمع کیا اور قوم ہنود کی ہمدردی کو اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ نہایت پر زور تقریر و تائید میں دکھلاتے ہوئے باوجود مقامی عالم دین کے اختلاف و متفق الرائے نہ ہونے کے اس امر پر بے حد مصر ہوئے کہ قوم ہنود کی ہمدردی کے صلہ میں گائے کی قربانی جو ان کے سخت دل آزاری کا سبب، اور باہمی اتفاق اور اتحاد کے لئے سد باب اور رخنہ انداز ہے قطعاً چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ اس وقت ان کی محبت اور ہمدردی بالخصوص معاملات ترکی و خلافت عثمانیہ کے بارے میں بیحد ضروری ہے ان کی معیت معاملات مذکورہ میں قطعاً مفید، اور ان کی علیحدگی قطعاً مضر ہوگی، اور یہ بھی بیان کیا کہ شریعت نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ گائے بکری، بھیڑ وغیرہ جس کی چاہیں قربانی کریں بلکہ مینڈھا کی قربانی افضل ہے، لہذا افضل کے ہوتے ہوئے گائے کی قربانی جس میں دل آزاری قوم ہنود کی ہے ہر گز نہ کرنا چاہئے، چنانچہ افسر علمائے ہند جناب مولانا عبدالباری صاحب نیز دیگر علمائے پنجاب نے ایسا ہی فتویٰ دے دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ غرباء جو مثلاً دس روپے کی گائے لے کر سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کر لیا کرتے تھے اب ان کے لئے یہ انتظام کیا جائے گا کہ ان سے دس روپیہ لے کر سات بکریاں بھیڑ ہم لوگ بہم پہنچا دیا کریں گے اور زائد روپیہ ہم لوگ اپنے پاس سے لگا دیا کریں گے، یا بھیڑ اور بکری بہ نرخ بازار مثلاً چار پانچ روپیہ راس ہم لوگ خرید کر فراہم رکھیں گے اور غرباء کو مثلاً ایک روپیہ راس دیا کریں گے، جس کے لئے کچھ چندہ بھی کیا گیا ہے، مگر اس کے لئے نہ کوئی جائداد وقف کرتے ہیں اور نہ ہمیشہ کے لئے کوئی رجسٹری کی صورت ہے، چونکہ اس امر پر پورا اعتماد ہے کہ یہ لوگ اس بار عظیم کو ہمیشہ نہ نباہ سکیں گے، لہذا ضرور اور اغلب ہے کہ اس میں قوم ہنود سے خفیہ یا صراحتہ ضرور امداد لیں گے۔

لیڈران قوم کا خیال ہے کہ جس قدر قربانیاں سالہائے گزشتہ میں گائے کی لوگوں نے کی ہیں انھیں کو امداد دی جائے گی، اور جو لوگ جدید قربانی کرنا چاہیں گے ان کو امداد نہ دی جائے گی، نیز جو لوگ

پیغمبر علیہ السلام یا اپنے دیگر بزرگوں کی طرف سے قربانیاں کیا کرتے تھے چونکہ یہ بلا ضرورت ہے اس لئے ان کو امداد نہ دی جائے، اور یہ بھی خیال ہے کہ قربانی ہی پر کیا منحصر ہے، بلکہ جملہ شادی و غمی وغیرہ میں گائے ذبح نہ کی جائے، بجائے اس کے بکری وغیرہ کا گوشت استعمال کیا جائے، اور رائے بریلی میں اس امر کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ جن مقامات میں گائے کی قربانیاں ہوا کرتی ہیں اس جگہ ایک سال قربانی نہ ہونے سے پھر آئندہ سال اس جگہ قربانی میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اور نہیں ہو سکتی، چنانچہ اس کی نظیر موجود ہے، اس موقع پر کسی قانون دان لیڈر کو حس تک نہیں ہوتی کہ اس کو بمقتضائے قانون جاری کرادیوے، بلکہ فتنہ و فساد کے الفاظ سے مرعوب کر کے غرباء کو خاموش کر دیا جاتا ہے۔ لہذا امور ذیل دریافت طلب ہیں:

(۱) قوم ہنود کی ہمدردی گزشتہ و آئندہ کے صلہ میں اور باہمی اتحاد قائم رکھنے کی غرض سے گائے کی قربانی ترک کر دینا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) اور ان لوگوں کے وعدہ موہومہ مذکورہ پر بھروسہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور ان کے فراہم کردہ چندہ سے امداد لے کر اپنی طرف سے وجوہ خواہ استحقاقاً قربانی کرنا درست ہوگا یا نہیں؟

(۳) ان لوگوں کے فراہم کردہ چندہ سے جس میں شبہ قوی ہے کہ رقوم ہنود بھی شامل ہوں گی قربانی کرنا جائز ہوگا یا ناجائز؟

(۴) فی الواقع اگر مولوی عبدالباری صاحب وغیرہ کا اس کے متعلق فتویٰ ہو چکا ہے اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۵) اور ایسے محرمین کی کمیٹی میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اس کے محرک اور مرتکب عند اللہ ماجور رہوں گے یا گنہ گار؟

(۶) گائے بھیڑ بکری اونٹ وغیرہ میں منجانب شریعت مختار ہونا، اس کے کیا معنی ہیں؟ بینواتو جروا

الجواب:

(۱) گائے کی قربانی شعار اسلام ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قربانی کے اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں میں سے بنائے۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَالْمُذْنَبُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" ^۱

دشمنان دین سے اتحاد منانے کو شعار اسلام بند کرنا بدخواہی اسلام ہے۔

(۲) ان صاحبوں کا وعدہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ القائے شیطان ہے۔

وقال الله تعالى "وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا عُرْوَءًا" ¹ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شیطان تو وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

ان سے چندہ سے مدد لے کر گائے کی قربانی چھوڑنا، شیطان کا داؤں چلا لینا ہے، دو چار کو شیطان نے دھوکا دے لیا، اور مسلمان تو اپنی انکھیں کھلی رکھیں

(۳) اس کا جواب جواب دوم میں آگیا۔ اور اس سے اور بھی کھل گیا کہ یہ شیطان کا فریب ہے ہر گز کفار تمہارے دین کی خیر خواہی نہ کریں گے، قال اللہ تعالیٰ "لَا يَأْتِيَنَّكُمْ خَبَالًا" ² (وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ت) ضرور ہے کہ جس میں وہ ساعی ہیں اس میں تمہارے دین کا ضرر ہے۔

قال الله تعالى "وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ" ³ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کی آرزو ہے کہ ایذا تمہیں پہنچے۔ (ت)

ان کے زبانی اتحاد پر پھولنا قرآن عظیم کو بھولنا ہے۔

قال الله تعالى "قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ" ⁴ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیران کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں بڑا ہے۔ (ت)

اس اتحاد کی یک طرفہ تالی تو دیکھو، تم اپنا شعار دین بند کرو جسے تم ان سے بالکل مخفی کرتے ہو، اور وہ اتنا بھی نہ کریں کہ اتنے گھٹنے سنکھ ان مندروں سے بند کر دیں، جہاں سے تمہیں یا کم از کم کسی مسجد کو وہ مکروہ و لخرش آوازیں جائیں وہ اعلان نہ چھوڑیں اور تم مخفی سے بھی باز آؤ، یہ انہیں لیڈروں سے اسلام دوستی ہے۔

(۴) مولوی عبدالباری صاحب کے والد مرحوم مولانا عبدالوہاب صاحب، اور ان کے استاذ مولوی عبدالحی صاحب اور دیگر علمائے فرنگی محل کا فتویٰ خود مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی صاحب میں چھپ چکا ہے کہ بخاطر ہنود قربانی کا وند کرنا معصیت ہے، ناجائز ہے، اس کا جاری رکھنا واجب ہے، "انفس الفکر" بھیجتا ہوں اس پر عمل چاہئے۔

¹ القرآن الکریم ۴/ ۱۲۰

² القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

³ القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

⁴ القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

(۵) محرکین کا حال قرآن عظیم کی آیتوں سے اوپر ظاہر ہو چکا کہ شیطان کے فریب میں ہیں، نادانستہ خواہ ان کے بعض دانستہ بدخواہی اسلام کر رہے ہیں، اس کمیٹی میں شرکت حرام ہے کہ قرآن عظیم کو بیٹھ دینے کا مجمع ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَآمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَعَدَّ بَعْدَ الَّذِي كُذِّبَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ①۔ وَقَالَ تَعَالَىٰ فَلَا تَتَعَدَّ وَمَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ② إِنَّكُمْ إِذَا أَشْلَهُمْ ③۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ، (ت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھ جو تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔ (ت)

(۶) اس کی تفصیل "انفس الفکر" سے معلوم ہوگی، قربانی کا تمہیں اختیار ہے، مگر مخالفان اسلام کی خاطر سے شعائر اسلام بند کرنے کا کسی وقت تم کو اختیار نہیں۔

"وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ③۔"	اور اللہ جسے حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۹۵ و ۱۹۶: از فقیہ محمد ایرانیان مرسلہ حکیم سید نعمت اللہ صاحب اذی الحجہ ۱۳۳۵ھ
مولانا المعظم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج کل اخباروں میں علماء نے شائع فرمایا ہے کہ مصلحتاً ضرورت ہے کہ ہندوؤں سے اتفاق کیا جائے اور بجائے گائے کی قربانی کے بکری بھیڑ کی قربانی کی جائے، تو جناب والا اس کی نسبت کیا فرماتے ہیں کہ جو قربانی گائے کی کرتا ہے اس کو آجکل اس مصلحت سے گائے کی قربانی نہ کرنا کیسا ہے؟

(۲) اصل میں بکری بھیڑ کی قربانی افضل ہے یا گائے کی، فقط

الجواب:

یہاں گائے کی قربانی قائم رکھنا واجب ہے اور اس ناپاک مصلحت کے لئے اس کام کا چھوڑنا حرام، گائے کی قربانی اسلام کا شعار ہے، اور شعائر اسلام بند کرنے کی وہی کوشش کرے گا جو اسلام کا بدخواہ ہے، ایسا شخص عالم نہیں ہو سکتا بلکہ ظالم ہے، اور کس پر ظلم ہوتا ہے، اسلام پر اور ہنود سے جیسا اتحاد منایا جا رہا ہے حرام ہے قطعاً حرام ہے، نصوص قرآن عظیم سے حرام ہے اور اس کے جو نتائج ہو رہے ہیں

^۱ القرآن الکریم ۶/۲۸

^۲ القرآن الکریم ۴/۱۳۰

^۳ القرآن الکریم ۳۳/۴

کہ مسلمانوں نے قشتے لگوائے۔ رام لچھن پر پھول چڑھائے، مشرک کی تنکلی اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس کی جے بولتے ہوئے مرگھٹ میں لے گئے۔ قرآن عظیم ایک ڈولے میں رامائن کی پوجا کراتے مندر میں لے گئے، ان کے بڑے لیڈر نے قرآن و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دی، یہ فضاخ کھلے ہوئے کفر نہیں رہے؟ مشرک سے اتحاد ہو کر یہ نتیجہ آپ ہی ضرور تھا، قرآن کریم میں صاف ارشاد فرمایا کہ تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا، وہ سب انھیں میں سے ہے، آیہ کریمہ کارڈ پر نہیں لکھی جاسکتی، ترجمہ اس کا یہی ہے، پھر کیونکر ممکن تھا کہ مشرکوں سے اتحاد کرنے والے مشرک نہ ہو جاتے یہ یہاں ہے، اور اگر سچے دل سے تائب ہو کر باز نہ آئے تو صحیح حدیثوں کا ارشاد ہے کہ ان کا حشر بھی بت پرستوں کے ساتھ ہوگا، مولیٰ عزوجل اپنے غضب سے پناہ دے، ہدایت فرما کر دل نہ الٹے۔ راہ دکھا کر آنکھیں نہ پلٹیں، اِحْفَظْنَا يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ (اے دلوں اور آنکھوں کو بدلنے والے! ہماری حفاظت فرما۔) وہو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۷: از لکھنؤ کنٹونمنٹ روڈ کوٹھی ۳۳ مسلولہ مولوی عبدالحمید صاحب ۵ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

عالیجناب معالی القاب مولانا صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج کل اہل ہندو جگہ جگہ میونسپلٹی کے ذریعہ سے انسداد گاؤ کشی کی کوشش کر رہے ہیں، چنانچہ فیض آباد، ہاتھرس اور شہر لکھنؤ میں ہندو ممبران میونسپلٹی نے اپنی زیادتی تعداد کی وجہ سے تمامی مسلمانوں ممبروں کے خلاف انسداد گاؤ کشی کا قانون پاس کر دیا ہے، اگر خدا نخواستہ گاؤ کشی قانوناً ممنوع قرار دی گئی تو عام مسلمانوں کو صرف اسی قدر نہیں کہ روزمرہ کی زندگی میں ان کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ تقریباً تمام غیر مستطیع مسلمان جو تعداد میں نوے فیصدی سے بھی زائد ہیں ان سب کو عید الضحیٰ میں قربانی کرنا بھی نصیب نہ ہوگا اس لیے کہ غریب مسلمان کسی طرح اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ فرداً فرداً پندرہ بیس روپے کا بکرہ ہر سال خرید سکیں، لہذا دریافت طلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں عام مسلمانوں کو خاموشی اختیار کرنی چاہئے یا انسداد گاؤ کشی کے خلاف ان کو بھی امکانی جدوجہد کرنی چاہئے، اور مذہباً ان پر کیا واجب ہے؟

یہ ایک استفتاء ہے جس کا جواب براہ کرم ویرائے خدا و رسول اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلد تر عطا فرمائیں تاکہ مسلمانوں کے عام جلسہ میں جو کہ صرف پانچ چھ یوم میں ہونے والا ہے آنجناب کا شرعی حکم پھر سب کو پڑھ کر سنایا جائے۔

الجواب:

مولنا المکرم وذوالمجد والکرم اکرمکم وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته۔
یہ مسئلہ بھی کچھ قابل سوال ہے، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی قدر کیسی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ کی ہوتی ہے اللہ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے (اسے حاکم نے مستدرک میں اور دارقطنی نے افراد میں انس والونعیم نے حلیہ میں ابوہریرہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ ت)	من کان یجب ان یعلم منزلتہ عند اللہ فلینظر کیف منزلة اللہ عنده۔ فان اللہ ینزل العبد منه حیث انزلہ من نفسه^۱۔ رواہ الحاکم فی المستدرک و الدارقطنی فی الافراد عن انس وابونعیم فی الحلیة عن ابی ہریرة وعن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

آدمی اگر اللہ ورسول کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملہ کے برابر ہی رکھے، تو دین میں اس کی سرگرمی کے لئے بس ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ذرا سی نالی یا پر نالے کی ملک بلکہ مجرد حق کے لئے کس قدر جان توڑ عرق ریزیاں کرتا ہے اس کا مقدمہ منتہا تک پہنچا تا ہے، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا، پیسہ کے مال پر ہزاروں اٹھا دیتا ہے، دنیوی فریق کے مقابل کسی طرح اپنی دینی گوارا نہیں کرتا، گائے کشی مسلمان کا دینی حق ہے، اور حق بھی کیسا، خاص شعار اسلام، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اونٹ اور گائے کی قربانی کو ہم نے تمہارے لئے دین الہی کے شعاروں سے کیا۔	"وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ"^۲

امام محمد جامع صغیر میں فرماتے ہیں: وَالْبُدْنَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ^۳ (اونٹ اور گائے بدنہ ہیں۔ ت) اور اگر شعار اسلام کو اور بھی خاص اعدائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی ایک نالی کے برابر بھی نہ سمجھو، تو جان لو کہ اللہ واحد قہار ہے یہاں تمہاری قدر کتنی ہے اگر وہ ضرورت و ضرر جو سوال میں مذکور ہوئے نہ بھی ہوتے بقدر قدرت کو شش لازم تھی، حدیث میں ہے: لیس منامن اعطی

^۱ المستدرک للحاکم کتاب الدعاء دار الفکر بیروت ۱/ ۹۵-۹۴

^۲ القرآن الکریم ۳۶/۲۲

^۳ الجامع الصغیر باب تقلید البدن مطبع یوسفی لکھنؤ ص ۳۱

الدنیۃ فی دیننا^۱ ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملہ میں دینی رکھنے دے کہ ان ضرورتوں اور ضرروں کے ہوتے ہوئے بیشک جو اس میں بے پروائی و چشم پوشی برتے گا اور حسب طاقت دین کی مدد نہ کرے گا اور شعار اسلام کو نقصان پہنچنے دے گا، روز قیامت سخت باز پرس میں پکڑا جائے گا اور اس کی جزایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی شدید حاجت کے بوقت اسے بے یار و مددگار چھوڑے، جیسا اس نے دین کی مدد سے منہ موڑا، قال اللہ تعالیٰ "وَكَذَلِكَ آيَوْمَ تُنْشَىٰ" ^(۳۰) "اس سے قیامت میں فرمایا جائے گا جیسا تو نے دین کو بھلا دیا تھا تو ایسا ہی آج تو بھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹۸: از پر ولیا ضلع مان بھوم مسئولہ خلیفہ محمد جان شب ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ترک گاؤ کشی یا ترک قربانی گاؤ مصلحت وقت سمجھ کر چھوڑ دیا جائے اس پر مذہبی نقصان ہے یا نہیں؟

الجواب:

گاؤ کشی مباح قطعی ہے، مشرکین کی خاطر اسے بند کرنا مشرک کا بول بالا کرنا ہے، اور قربانی گاؤ شعار اسلام ہے، مشرکین کی خاطر اس کا بند کرنا حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۹۹: از شہر بریلی صدر بازار مکان ۷۸۹ مرسلہ حافظ بنے خاں صاحب مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

قربانی گاؤ کے متعلق ہمارے علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ بینواتو جروا

الجواب:

ہندوستان میں قربانی گاؤ کا جاری رکھنا واجب ہے اور خوشنودی ہنود کے لئے اس کا بند کرنا حرام ہے،

واللہ ورسولہ اَحَقُّ اَنْ يُرْضَوْہُ اِنْ کَانُوا مُؤْمِنِیْنَ ^(۳۱) "۳۔	اللہ ورسول زیادہ اس سے مستحق ہیں کہ انھیں راضی کروا کر تم مسلمان ہو۔

^۱ صحیح بخاری باب الشروط فی الجہاد / ۳۸۰، مسند احمد بن حنبل فلم نعطي الدنیۃ فی دیننا ۳۳۰

^۲ القرآن الکریم ۲۰ / ۱۲۶

^۳ القرآن الکریم ۹ / ۶۲

والتفصیل فی رسالتنا "انفس الفکر فی قربان البقر" (تفصیل ہمارے رسالے "انفس الفکر فی قربان البقر" میں ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۰ و ۲۰۱: از آنولہ ضلع بریلی مرسلہ چودھری رحیم بخش صاحب مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید گائے قربانی کے واسطے خرید کی، چونکہ قربانی گائے کی اہل ہنود کے واسطے باعث دل آزاری ہوگی اس لئے زید خوشنودی اہل ہنود کے واسطے گائے خرید کردہ سے بیل یا بھینس وغیرہ بدل کر قربانی کرنا چاہتا ہے تو عند الشرع یہ بدلنا درست ہے یا نہیں؟ اور گائے کی قربانی بوجہ اتحاد کے موقوف کر دینا درست ہے یا نہیں؟
(۲) محض خوشنودی اہل ہنود کے لئے قربانی بجائے تین روز کے ایک ہی دن مقرر کریں، درست ہے یا نہیں؟ اور ایک دن مقرر کر لینے والوں کو عند الشرع کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

(۱) وہ گائے کہ بہ نیت قربانی خریدی، اس کا دوسری گائے سے بدلنا بھی منع ہے کہ اللہ کے واسطے اس کی نیت کر کے پھر نامعیوب ہے، اور ہندوؤں سے اتحاد حرام، اور اس کی وجہ سے گائے کی قربانی موقوف کرنا حرام، اور حرام موجب غضب جبار و عذاب نار، ایسا کرنے والوں کو حشر ہندوؤں کے ساتھ ہوگا، حدیث میں ارشاد ہوا کہ "میں قسم کھا کر فرما سکتا ہوں کہ جو جس سے اتحاد رکھے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا" ^۱ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ بھی حرام ہے، ہنود کی خوشنودی کے لئے اللہ و رسول کے حکم میں تنگی کرنا مسلمانوں کا کام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ المعجم الكبير حديث ۲۵۱۹ المكتبة الفيصلية بيروت ۱۹ / ۳

مسئلہ ۲۰۲:

مسئولہ حافظ سلیم اللہ بہاری پور بریلی

۱۸ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید بغیر پردہ عورتوں کو مرید کرتا ہے اور ان بے پردہ کو اپنے پاس بٹھلاتا ہے، بات بھی کرتا ہے بجائے داڑھی منڈانے کے خشکی کرنے کا حکم دیتا ہے، عالموں کی غیبت کرتا ہے، اذان اور صلوٰۃ اور تکبیر اپنے کانوں سے سنے مگر نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتا ہے اور کہتا یہ ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ خدا تک براہ راست پہنچا دے گا، ایسے پیر کے واسطے ہماری شریعت کیا حکم دیتی ہے، ایسے پیر کا مرید ہونا کیسا ہے اور جو اس کے پیروکار ہیں ان کے واسطے اور ایسے پیر کے واسطے ہماری شریعت اہل سنت والجماعت کیا حکم دیتی ہے؟ کوئی بات خلاف نہیں ہے۔

الجواب:

اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز نہیں، ایسا شخص اور اس کے پیرو سب گمراہ ہیں، اور یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست اللہ تک پہنچا دیتا ہے اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ بے واسطہ رسول، اگر یہی مراد ہے تو صریح کفر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۳:

از بلڈا ضلع پبلی بھیت مسئولہ محمد حسین صاحب

۴ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تین شخصوں کو جو بستی کے تھے مسلمان کیا، اس پر اس بستی کے ایک مسلمان نے کہا کہ مسلمانوں کے کلمہ میں یہ طاقت ہے کہ سور کھانے والوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیتے ہیں تو ایسی حالت میں سور پر کلمہ پڑھ کر کیوں نہیں کھا لیتے، ایسی حالت میں شرع اس پر کیا حکم لگاتی ہے، وہ شخص نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا ہے نام کا مسلمان کہلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو مسلمانوں سے واسطہ نہیں ہے ہم کو ہندوؤں سے کام ہے اور واسطہ ہے ہمارا روزگار ایسا ہے اور اس پر منع کیا گیا تو فوجداری پر آمادہ ہو گیا۔

الجواب:

اگر یہ بیان واقعی ہے تو وہ شخص کافر ہو گیا۔ اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں کو اس سے میل جول سلام کلام حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۴:

از شہر کہنہ محلہ روہیلی ٹولہ مسئولہ محمد خلیل الدین صاحب

۷ صفر ۱۳۳۹ھ

مسئلہ مسئولہ سید عرفان علی صاحب رکن انجمن خادم الساجدین رٹری ٹولہ بریلی ۲ صفر ۱۳۳۹ھ میں جو دربارہ مطلب و معنی آیہ شریفہ "مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً" ^۱ (الی مقیتا) ہے اس بات پر منطقی دلائل

قائم کر کے ایک بحث طویل کی جاسکتی ہے کہ فلاں مسلم یا نا مسلم فلاں سلطنت مظلومہ اور فلاں ملک کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت اور حفاظت کی کوشش بلیغ کر رہا ہے اس کے جلسہ و جلوس اور وعظ و بیان کی شرکت اور اس کی تعظیم و مدح اور اس کی اقتداء و پیروی سب جائز بلکہ ضروری ہے اور جو اس بات سے احتراز کرے یا اس پر اعتراض کرے تو وہ آیہ شریفہ کے خلاف کام کرتا ہے اور گنہ گار ہے جو دوسروں کو امور متذکرہ بالا سے منع کرتا ہے یا روکتا ہے وہ آیہ شریفہ کے حصہ آخر یعنی شفاعت سیدہ کا مرتکب ہوا، امید کہ اس کی نسبت تصریح و وضاحت فرما کر ماجر و مشکور ہوں۔

الجواب:

آیہ کریمہ کی نسبت ایسا وسوسہ محض القائے شیطان رجیم ہے، قرآن عظیم میں اعمال حسنہ و سیدہ کی ایک عام میزان و معیار مقرر فرمائی ہے کہ تمام فروع میں ملحوظ و مرعی ہے اللہ جل و علا ارشاد فرماتا ہے:

"وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا" ^۱ جو آخرت چاہے اور اس کے قابل کوشش کرے اور شرط یہ ہے کہ ہو مسلمان تو ان لوگوں کی کوشش مشکور ہوگی۔ اور کافروں کی نسبت فرماتا ہے:

"وَقَدْ مَنَّآ إِلَىٰ مَاعِیْلُو مِن عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُمْ آءِ مَثُورًا" ^۲ یعنی کافر کچھ بھی عمل کرے ہم نے اس کو تباہ و برباد کر دیا ہے، کافر سے اصلاً کوئی حسنہ قبول نہیں بلکہ اس سے کوئی حسنہ متصور و معقول نہیں، امور ثواب کے عمومات میں ہمیشہ صرف اہل اسلام مراد ہیں، رب عز و جل فرماتا ہے:

کون ایسا ہے جو اللہ کے لئے قرض حسن دے اللہ اسے دونا دون عطا فرمائے اور اس کے لئے عزت والا ثواب ہے۔	"مَنْ ذَا الَّذِي يُقرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفَ لَهُ لَهٗ أَجْرًا" ^۳ کوئیم

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کافر اگر کسی کو دو ایک روپے بے سود قرض دے دے وہ اس آیت میں داخل ہے اور اس کے لئے عزت کا ثواب ہے، صورت دائرہ نہ صورت شفاعت ہے نہ شفاعت حسنہ بلکہ بدایہ تخت شاعت سیدہ ہے، مسلمان کھلانے والوں نے مشرکین سے دوا بلکہ اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد و اختیار کیا، شعائر اسلام کی بندش میں کوشاں ہیں، اور شعار کفر قبول کرنے پر

^۱ القرآن الکریم ۱۷/۱۹

^۲ القرآن الکریم ۲۵/۲۳

^۳ القرآن الکریم ۵۷/۱۱

نازاں، مشرکوں کی تعظیم کہ سخت مخالفت قرآن عظیم ہے اعلان کے ساتھ ہو رہی ہے ان کی بے پکاری جاتی ہے، انھیں اپنی مزعوم حاجت دینیہ میں پیشوا اور ہنما بنایا جاتا ہے آیات و احادیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کی جاتی ہے، مشرکوں کو مساجد میں لے جا کر مسلمانوں کا واعظ بنایا جاتا ہے مشرک کی ٹکٹکی کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ تک لے گئے اس کے لئے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کے اشتہار دئے جو صریح کفر ہے، صاف کہہ دیا کہ آج تم نے اگر اپنے ہندو بھائیوں کو راضی کر لیا تو اپنے خدا کو راضی کر لیا اور یہ کہ خدا کی رسی مضبوط تھامنے سے اگرچہ دین نہ ملے دنیا تو ضرور ملے گی، علانیہ چھاپ دیا کہ ہم ایسا مذہب بنانے کی فکر میں ہیں جو ہندو مسلم کا امتیاز موقوف کر دے گا اور سنگم و پریاگ کو مقدس علامت بنائے گا، یہاں اس قول کے معنی کھلے جو خدا کی رسی کی نسبت کہا تھا، جل اللہ قرآن عظیم ہے محال ہے کہ اسے مضبوط تھامنے سے دین نہ ملے، مگر یہ دین جو معابد کفار کو مقدس بنائے اور مسلم و کافر کا امتیاز اٹھائے البتہ قرآن عظیم سے نہیں مل سکتا، قرآن عظیم تو اس کا بیخ کن ہے۔

بیشک اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے۔ اور جو اسلام کے سوا کوئی بھی دوسرا دین چاہے وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں زیاں کار رہے گا۔

"إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" ^۱ "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ
الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ
الْخَسِرِينَ" ^۲

لہذا تصریح کر دی کہ قرآن عظیم کو مضبوط تھامنے سے اگرچہ دین نہ ملے اور کہاں تک ان کے افعال و اقوال ذکر کئے جائیں جن کے دل اللہ نے الٹ دئے اور آنکھیں پلٹ دیں فسبحن مقلب القلوب والابصار (پاک و منزہ ہے وہ ذات جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتی ہے۔ ت) باقی امور تحریم تعظیم مشرکین وغیرہ بارہا بیان ہو چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۵: از لاہور بازار کٹرہ کالج شروالہ مسئلہ خادم اسلام ملا محمد بخش حنفی چشتی سابق منیجر اخبار ہنر ۹ صفر ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امر مشروع اور مباح شرعی کو کوئی شخص حرام شرعی اور ممنوع مذہبی بنانے کی طاقت رکھتا ہے یا نہیں؟ غیر مشروع پر کوئی شخص مشروع اور

^۱ القرآن الکریم ۱۹/۳

^۲ القرآن الکریم ۸۵/۳

حلال شرعی بنا سکتا ہے یا نہیں؟ جیسے کہ گائے کی قربانی مشروع اور مباح شرعی ہے کیا اس کو کوئی لیڈر قوم ممنوع شرعی کر سکتا ہے، ہندو کی مجالس اعیاد میں شرکت جو ممنوع اور حرام شرعی ہے کیا لیڈروں کی رائے سے وہ شرکت جائز اور حلال ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینواتو جروا

الجواب:

یہ دین پاک اللہ واحد قہار نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تمام جہان کے لئے قیامت تک کے واسطے اتارا ہے۔

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو، تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (ت)	"تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدٍ لَيْكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا" ① "قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا" ②

اور ان سے نبوت کا دروازہ بند فرمادیا، محال ہے کہ ابد آباؤ تک اب کوئی جدید نبی ہو۔

ہاں اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (ت)	"وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا" ③

محال ہے کہ ان کی کتاب کا ایک حرف یا ان کی شریعت کا کوئی حکم بھی بدل سکے

باطل کو اس کی طرف راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سرا ہے گا۔	"لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا خَلْفَهُ ۖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَبِيدٍ" ④

ان کی شریعت کے کسی حلال کو جو حرام بتائے یا کسی حرام کو حلال بتائے وہ حلال حرام یا حرام حلال تو نہ ہو جائے گا بلکہ یہی کہنے والا الٹا کافر ہو جائے گا۔

اور نہ کہو اسے جو تمہاری باتیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا	"وَلَا تَقُولُوا الْبَاطِلَ الَّذِي نَكْذِبُ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لَتَنفَثَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنَّا الَّذِينَ يَفْقَهُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبٌ

① القرآن الكريم ۲۵/۱

② القرآن الكريم ۷/۱۵۸

③ القرآن الكريم ۳۳/۲۰

④ القرآن الكريم ۴۱/۴۲

لَا يَقْلِحُونَ ﴿٣٨﴾ ^۱ "مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْإِهَادُ ﴿٣٩﴾" ^۲ قُلْ آيَةُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ لَكُمْ أَمْرٌ عَلَى اللَّهِ "تَقْتَرُونَ" ^۳ وَيَلَكُمْ لَا تَقْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ "بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ" ^۴	بھلا نہ ہوگا، تھوڑا برتنا ہے، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا، کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی ہے یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو، تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا۔ (ت)

قربانی کاؤ کی حلت اور مجالس اعیاد ہندو میں شرکت کی حرمت دونوں ضروریات دین میں سے ہیں جو اسے حرام یا حلال کہے وہ اللہ
ورسول پر افتراء کرتا ہے اور بحکم قرآن اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور حکم کفر اس پر لازم والزم۔

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۵ نَسْأَلُ اللَّهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ لِأَحْوَالٍ وَقُوَّةٍ أَلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ - واللہ تعالیٰ اعلم۔	اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ (ت) اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس طرح چھٹکارا پائیں گے، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ بلند و عظیم کی طاقت و توفیق کے بغیر انسان نہ برائی سے بھر سکتا ہے اور نہ نیکی بجالا سکتا ہے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۶: از قصبہ حافظ گنج ضلع بریلی مسئولہ عبداللہ رضوی عرف جھنگے ۱۳ صفر ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصبہ حافظ گنج میں ہندوؤں کی جل بہاراٹھتی تھی مگر اب کی
مرتبہ مسجد کے قریب کے راستہ سے گزرنا چاہا تھا تمام اہلسنت و جماعت نے کہا کہ ہماری مسجد کے سامنے سے نہیں نکلتی ہے، عمرو
نے جو دیوبند کو اپنا پیشوا مانتا ہے ہندوؤں کے ہمراہ ہو کر تھانہ میں کہہ دیا کہ مسجد کے سامنے سے نکلتی ہے اس حالت میں عمرو
برادری کے قابل ہے مسلمان

^۱ القرآن الکریم ۱۶/۱۱۶

^۲ القرآن الکریم ۳/۱۹۷

^۳ القرآن الکریم ۱۰/۵۹

^۴ القرآن الکریم ۲۰/۶۱

^۵ القرآن الکریم ۲۶/۲۲۷

مانا جائے یا نہیں، اور بی بی عمرو کی ہندو کے ہمراہ میلہ رام لیلہ کو جائے شریعت سے اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں؟

الجواب:

میلہ، میں جانا تو حرام ہی ہے اگرچہ اس سے نکاح نہ کیا جائے اور کفار کے لئے جھوٹی گواہی دینی اور وہ بھی ایسی ناپاک بات میں، اور اس کے سبب مسجد کی توہین کرانی قریب بہ کفر ہے اگرچہ اس پر کفر مطلق کا حکم نہ بھی ہو، مگر جب وہ دیوبندیوں کا معتقد ہے تو اسی قدر اس کے کفر کے لئے کافی ہے، فتویٰ علمائے حرمین شریفین میں دیوبندیوں کی نسبت ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ۔	جوان کے کافر ہونے اور ان کے عذاب کے بارے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

بہر حال عمرو کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے، اور اس سے میل جول حرام ہے، اور اسے برادری سے خارج کرنا فرض، مگر جب اسلام لائے اور اپنے کفر اور ان کبائر سے توبہ کرے، اور دیوبندیہ و دیگر وہابیہ و جملہ کفار کو کافر مانے اس وقت برادری میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰۷: از شہر محلہ سوداگراں مسئلہ احسان علی صاحب طالب علم ۱۸ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہو جاؤں گا، نام ایک فرقہ کا لیا آیا وہ انھیں میں سے ہوگا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہو جاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کا جی چاہتا ہے، یہ قول کیسا ہے، اگرچہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے، بینواتو جروا

الجواب:

جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہو گیا مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۲ تا ۲۰۸: از قصبہ تلمر ضلع شاجہا پور محلہ ہندو پٹی مسئلہ ضیاء الدین صاحب ۱۸ صفر ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علی رسولہ الکریم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ادام فیضہ المولیٰ العلام ان مسائل میں، بینواتو جروا

^۱ درمختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۶

(۱) ایک صاحب مسٹی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہانپور دوسرے صاحب حکیم عبداللہ مقیم تلہر ہیں، حکیم صاحب کا بیان ہے کہ "بزرگ فاسق فاجر نہ تھا اس کو برائہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے یہاں جاننا چاہئے تھا، کیوں گئے، اور یہ ملکی جنگ تھی" دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انھوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتادیا، کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں۔ کیا انھوں نے حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ارفع واعلیٰ میں گستاخی نہ کی؟ داد کذب بیانی نہ دی؟ کیا مصافحہ سے دست کشی وانکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ اس کی مراد بدعت سے بدعت سید ہے اور ان کا یہ فعل وہابیانہ ہے؟^۱

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی یسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں، کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ ایک بد مذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائیکہ علم غیب حبیب خدا سید ہر دوسرا علیہ الفضل التحیۃ والثناء میں وہابیہ کا خیال مغویانہ قیل وقال، جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز اول سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کو کلیۃً وجزیۃً محیط جانے اور ان کے واسطے ممالک و مایکون کا علم مانے اور قائل علم غیوب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مضل و ضال قابل عقاب و نکال، اکابر علمائے اہلسنت کثر ہم اللہ تعالیٰ کی شان میں جن کی مدح و ستائش میں مفتیان علام و علمائے ذوی الاحترام حریمین طیسین و روم و شام و غیر ہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سردار علمائے اہلسنت بتائیں، یہ صاحب بیہودہ الفاظ و ناشائستہ کلمات زبان پر لائیں، ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکور بھی شریک و ہم خیال یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی شہید احمد گنگوہی و مولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں، کیا دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بد مذہب نہیں؟ کیا ان کے ساتھ ان احادیث و اقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاویٰ الحرمین طبع بمبئی میں مذکور ہیں:

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔	فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و ایاہم لایضلوکم و لایفتنونکم۔

^۱ صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱۰

ابوداؤد کی حدیث میں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا: جب انھیں ملو تو سلام نہ کرو۔ کھانا نہ کھاؤ، شادی بیاہ نہ کرو۔	ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشہدوهم¹۔ زاد ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لقیتہم فلا تسلموا علیہم²۔
عقیلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھو، ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ ابن حبان نے انھیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔	وعند العقیلی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم³۔ زاد ابن حبان عنہ لاتصلوا علیہم ولا تصلوا معہم⁴۔
دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کہ کافران ترک و دیلم پر۔	الدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی برئ منہم وہم براء منی جہادہم کجہاد التریکیۃ والدیلم⁵۔

¹ سنن ابی داؤد کتاب السنہ باب فی القدر آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۸۸

² سنن ابن ماجہ باب فی القدر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰

³ الضعفاء الکبیر ترجمہ احمد بن عمران دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۲۶

⁴ کنز العمال حدیث ۳۲۵۲۹ موسسة الرسالہ بیروت ۱۱/ ۵۴۰، میزان الاعتدال ترجمہ ۱۲۰۳ بشیر بن عبید اللہ القیصر دار المعرفۃ

بیروت ۱/ ۳۲۰

⁵ فردوس الاخبار حدیث ۳۲۵۴ معاذ بن جبل دار الکتب العربیہ بیروت ۲/ ۴۴۹

ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے برُرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزرنہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور کھیاں گرتی ہیں۔ (طبرانی وغیرہ عبد اللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ت) جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔ نیز طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی، اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں، علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔	والابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم صاحب بدعة فاکھروا فی وجهه فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منهم علی الصراط لکن یتھا فتون فی النار مثل الجراد والذباب¹۔ والطبرانی وغیرہ عن عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام²۔ وله فی الکبیر ولا بی نعیم فی الحلیة عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعة لیوقره فقد اعان علی ہدم الاسلام³ وغیرہ من الاحادیث، قال العلماء فی کتب العقائد کشرح المقاصد وغیرہ ان حکم المبتدع البغض والاهانة والرد والطرد⁴۔

¹ تذکرۃ الموضوعات للفتنی باب افتراق الامة علی ثلاث وسبعین فرقة کتب خانہ مجیدیہ ملتان ص ۱۵

² المعجم الاوسط مروی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث ۶۷۸ ۶۷۹ مکتبۃ المعارض الریاض ۴/۳۹۶، حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۱۷

حضرت خالد بن معدان دار الکتب العربی بیروت ۵/ ۲۱۸

³ المعجم الکبیر از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۸۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۰/ ۹۶، حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۶-۳۳۵

دار العربی بیروت ۶/ ۹۷

⁴ شرح المقاصد الفصل الرابع فی الامامة دار المعارف النعمانیۃ لاہور ۲/ ۲۷۰

وفی "غنیۃ الطالبین قال فضیل بن عیاض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الایمان من قلبه واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض صاحب بدعه رجوت الله تعالى ان یغفر ذنوبه وان قل عمله واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقاً اخر^۱ ۱ھ	غنیۃ الطالبین میں ہے فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحنہ و تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں اور جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ لو، انتھی بقدر الضرورة۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر رائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں، ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیں، علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت و وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ باعث علم یا بجهت پیری مریدی یا بخيال تو نگری وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو خود دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے، جو شخص ان مولوی صاحب و حکیم صاحب کے خیالات باطلہ و حالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنائے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے اور کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں، کیا وہ شخص زیاں کار اور انھیں مفسدین فی الدین سے نہیں اور وہ نماز اس کی باطل و مردود نہیں؟ حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں صاحب پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان و علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے:

ان هؤلاء الفرق الواقعين في السؤال غلام احمد القادياني ورشيد احمد و من تبعه كخليل الانبهي واشرف علي وغيرهم لاشبهة في كفرهم بلامجال بل لاشبهة في من شك بل في	بیشک یہ طائفہ جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل انبہی، اشرف علی و غیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں اور نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ

^۱ غنیۃ الطالبین فصل فی اعتقاد اہل السنة ان امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم الخ مصطفى البابي مصر ۸۰/

من توقف فی کفر ہم بحال من الاحوال ^۱ ۔	کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔

اسی میں ہے:

اظهر فضائلهم القبيحة في المعتمد المستند فلم يبقى من نتائجهم الفاسدة بكل واضحة دامغة جليلة لاسيما المتصدى لحل راية هذه الفرقة البارقة التي تدعى بالوهابية ومنهم مدعى النبوة غلام احمد قادياني والبارق الاخر المنقص لشان الالهية والرسالة قاسم النانوتوي ورشيد احمد الكنكوهي و خليل احمد الانبهتي واشرف على التانوي، ومن هذا اذوهم^۲۔ انتهى بقدر الضرورة۔	مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس گروہ خارجی از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے، وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا کئے والا شان الوہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیسٹی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا، انتہی بقدر الضرورة۔

اسی میں ہے: وبالجملة هؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال
في البزازية والدرر والغرر والفتاوى الخيرية ومجمع الانهر والدر المختار وغيرها من معتبرات الاسفار في
مثل هؤلاء الكفار من شك في كفره وعذابه فقد كفر اهو قال في الشفاء الشريف ونكفر من لم يكفر من دان
بغير ملة الاسلام من الملل او وقف فيهم شك اهو قال في بحر الرائق وغيره من حسن كلام اهل الاهواء او قال
معنوي او كلام له معنى صحيح ان كان ذلك كفرا من القائل كفر المحسن اهو قال؛ الامام ابن حجر

^۱ حسام الحرمين تقریظ اسماعیل بن خلیل مکتبہ نبویہ لاہور ص ۴۹

^۲ حسام الحرمين تقریظ مفتی تاج الدین الیاس مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۰۷

فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیہ بین ائمتنا الاعلام من تلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنتہ اور ضی بہ یکفر^۱۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسماعیلیہ، نذیریہ، امیریہ، قاسمیہ، مرزائیہ، رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں، باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے، اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے، اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا، اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے انتہی۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہسوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و تبعین و پیروان و مدح خوان با اتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانیں والعیاذ باللہ الکریم۔ وہو "يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ عِزًّا إِصْرًا مُّسْتَقِيمًا" (۳۱) (وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ ت) ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا لہذا ان گمراہوں گمراہوں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر لگایا گیا بالکل نقل نہیں کئے، اور ان اقوال پر علمائے حریمین نے جس قدر احکام لگائے ہیں ان میں صرف دس پانچ تحریر ہوئے، جو صاحب ان فرق باطلہ کے اقوال عقوبت مال اور ان احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین مطالعہ فرمائیں۔

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ ہر چہار طرف سے دین حق پر حملے ہو رہے ہیں اور بیخ کنان سخت یکبارگی

^۱ حسام الحرمین کتاب المعتمد المستند مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

^۲ القرآن الکریم ۲/۱۴۲ و ۲۴۳ و ۱۰/۲۵

ٹوٹ پڑے ہیں کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریر اور تقریر احیاء سنت امارت بدعت و نصرت ملت فرمائیں اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المكي في الصواعق المحرقة ان الحامل الداعي الى على التأليف في ذلك وان كنت قاصرا عن حقائق ما هنالك ما اخرج الخطيب البغدادي في الجامع وغيره انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابي فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا¹ اهـ	امام ابن حجر مکی صواعق محرقة میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں آکر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکالنے کا حکم ہے، اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں؟

واكل نحوثوم ويسنعه منه وكذا اكل مودلولو بلسانه²۔	یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثل کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔

ردالمحتار میں تحت قول واکل نحوثوم فرمایا:

ای کبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان اكل الثوم والبصل المسجد، قال	یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے،

¹ فتاویٰ الحرمین جواب سوال تاسع مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۷۷

² درمختار باب ما یفسد الصلوٰۃ ویکبرہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۹۵

الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علة النهی اذی المملکة واذی المسلمین ¹ ۔	امام عینی نے اپنی شرح میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا کہ میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا سبب ایذائے ملائکہ وایذائے مسلمانان ہے۔

والحمد لله رب العلمین و افضل الصلوات واکمل التسلیمات علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی صحبه والہ ومن تبعهم اجمعین۔

الجواب:

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده والہ وصحبہ المکرمین عندہ وسائر المسلمین المتبعین سعادہ۔	سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو اکیدا ہے، صلوة و سلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں اور اس کے آل و اصحاب پر جو اس کے ہاں عزت والے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں پر جو اس کی سعادت کے پیروکار ہیں۔ (ت)

فاضل سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب الحجب کا یہ سوال خود ہی جواب حق و صواب ہے "فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ" (۲) (حق کے بعد گمراہی ہوتی ہے۔ ت) ہمیں زید و عمرو کی شخصیت سے کام نہیں احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہو اس کا یہ حکم ہے کہے باشند خاک بود یا خسے باشد (خواہ کوئی ہو مٹی ہو یا تنکا۔ ت) اسی عموم کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں و فلاں اس کے مصداق تو ضرور وہی ان احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق و مستحق و لائق۔

"وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ" (۳)	اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے اور اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کار ساز ہے۔

و"حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" (۴)۔

(۱) زید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر و جری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق و اتفاق ہے، صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعن کرتے ہیں اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں:

¹ رد المحتار باب ما یفسد الصلوة ویکره دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۴۴۴

² القرآن الکریم ۱۰/ ۳۲

³ القرآن الکریم ۳۳/ ۴

⁴ القرآن الکریم ۳/ ۱۷۳

کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی تو انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔	"فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاصْبِرْهُمْ وَاَعْمٰ اَبْصَارَهُمْ" ۱۔

شک نہیں کہ یہ زید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حرین طیسین و خود کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے اذان و نماز رہی، مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں صحابہ تابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلا یا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسیاں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گودے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے، سرانور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا۔ حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے، اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا، ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے، قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر "لَعَنَهُمُ اللّٰهُ" ۲ (ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) فرمایا۔ لہذا امام احمد اور ان کے موافقین ان پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت فرمایا کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں، اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر اور امثال و عیدات مشروط بعدم توبہ ہیں لقولہ تعالیٰ، "فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا" ۳ (تو عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے مگر جو تائب ہو گئے۔ ت) اور توبہ تادم غرغہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے، مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بد مذہبی صاف ہے، بلکہ انصافیہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شمر ہو۔

۱ القرآن الکریم ۷۴/۲۳-۲۲

۲ القرآن الکریم ۳۳/۵۷

۳ القرآن الکریم ۱۹/۵۹

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" ^۱ (اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔) شک نہیں کہ اس کا قائل ناہی مردود اور اہل سنت کا عدو و عنود ہے، ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے، اس کی غایت اسی قدر کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلاوجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا و علی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا دل دکھا چکا ہے، اللہ واحد قہار کو ایذا دے چکا ہے،

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔	"وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ^۲ "إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" ^۳ "وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا" ^۴

(۲) سوال نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو ضم کیا قطعی کے ہوتے قرینی باطنی کی کیا بحث کسی مدرسہ محلہ سرائے خام کی نوکری یا علم ماکن و مایکون یا غیوب خمسہ میں کلام یا علماء اہل سنت کو سب و دشنام تفصیل رکھتے ہیں جن کی اصلاح حاجت نہیں جب علمائے حریم طہین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ "من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" ^۴ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، نہ کہ ان کو پیشوا و سرتاج اہلسنت جاننا، بلاشبہ جو ایسا جانے ہر گز ہر گز صرف بدعتی و بد مذہب نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے منقول ہوئیں مورد ہے، بلاشبہ اس سے دور بھاگنا، اور اسے اپنے سے دور کرنا، اس سے بغض، اس کی اہانت، اس کا رد فرض ہے، اور توقیر حرام و ہدم اسلام اسے سلام کرنا اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے مسلمانوں کا سا غسل و کفن دینا حرام، اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر، اس کا جنازہ اپنے

^۱ القرآن الکریم ۲۶/۲۷

^۲ القرآن الکریم ۹/۶۱

^۳ القرآن الکریم ۳۳/۵۷

^۴ درمختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۶

کندھوں پر اٹھانا، اس کے جنازے کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے، اور جب وہ تمام علمائے حرین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں ان کا کیا حق، حدیث ابن حبان مذکور فتاویٰ الحرمین میں ہے: لا تصلوا معهم^۱ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ ان کے پیچھے تو نماز باطل محض ہی ہے صف میں ان کا کھڑا ہونا بھی جائز نہیں کہ ان کی نماز نماز ہی نہیں، تو عین نماز میں بالکل خارج از نماز ہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کہ غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من قطع صفا قطعہ اللہ^۲ جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے، تو جو مسلمانوں میں سربر آوردہ ہو جو ان کے منع پر بلافتہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز کو خراب ہونے سے بچائے، مسلمانوں کو نرمی و تفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نبی عن المنکر ہے اور نبی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی، اصحاب سبت پر جب عذاب الہی نازل ہوا کہ "فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ" ^۳ ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔ جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کردئے گئے منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات و حالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ من شک فی کفرہ وعذا بہ فقد کفر^۴ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ (ت) اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جو ان احکام ضروریات اسلام کو کہے کہ یہ مولوی کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے، محیط و عالمگیر یہ میں ہے:

رجل قال انہا کہ علم آموزند داستانہا است کہ می آموزند	کوئی آدمی کہتا ہے یہ علم سیکھنے والے کہانیاں سیکھ رہے ہیں یا
او قال بادست آنچہ می گویند	کہتا ہے جو کہتے ہیں یہ تمام جھوٹ ہے

^۱ فتاویٰ الحرمین جواب سوال عاشر مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۱۹

^۲ سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسبیح الصفوف آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۹۷

^۳ القرآن الکریم ۲/ ۶۵

^۴ درمختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/ ۳۵۶

او قال تزویرست او قال من علم حیلہ را منکر م هذا کلمہ کفر
یا کہتا ہے میں علم حیلہ کا منکر ہوں، یہ تمام کفر ہے۔ (ت)

1 -

(۵۴) بلاشبہ علمائے اہلسنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریر و تقریر کا بقدر قدرت فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موزی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب بلکہ اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلا نا اور اضلال و اغوا ہوان کی سند میں وہی احادیث و روایات کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۳، ۲۱۴: از اسٹیشن بھوجی پورہ آر کے۔ آر مسئلہ محمد صدیق دکاندار سگریٹ و بساط خانہ ۲۸ صفر ۱۳۳۹ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص امامت کرتا ہے اور پڑھا لکھا بھی ہے، لڑکوں کو پڑھاتا بھی ہے کچھ مسئلہ مسائل بھی جانتا ہے اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہتا ہے بریلی میں جو جلسہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو خلافت اسلامیہ کے نام سے ہوا جس میں شوکت و محمد علی و مولانا ابوالکلام آزاد و مسٹر گاندھی وغیرہ نے تقریریں کیں اس جلسہ میں وہ شریک ہوا، اس جلسہ کی وہ بہت تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

(۱) اس جلسہ میں بہت اچھا بیان ہوا اس جلسہ میں علماء تھے اس میں مکہ شریف مدینہ شریف اور عرب شریف سے ترکوں کی خلافت چلے جانے اور چھن جانے کے حالات بیان ہوئے اور یہ بھی بیان ہوا کہ ہندوؤں کی دوستی کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے اور ان کے بیانات کا جلسہ کے لوگوں پر بہت اثر ہوا اکثر روتے تھے ساری خلقت ہزاروں آدمیوں کا جماؤ تھا، ہندو بھی شریک تھے اور مسلمانوں کا ساتھ دے رہے تھے، سب ایک کے ساتھ کارروائی ہو رہی تھی، اور یہ بھی کہتا تھا کہ

(۲) انگریزوں سے دوستی اور ان کی نوکری اور ان کے اسکولوں میں پڑھنے کی اور اسلامی مدرسے کھولنے کی منادی ہو گئی، یہ بھی کہتا ہے کہ

(۳) بریلی کے اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے کہ ترکوں کی خلافت صحیح نہیں ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا ہے کہ (۴) جو کوئی جلوس و جلسہ خلافت میں جائے گا اس کی بیوی نکاح سے باہر ہو جائے گی وہ کافر ہو جائے گا، جب دیوبند کی بابت سوال کیا گیا تو کہتا ہے کہ

(۵) میں نہ اس کا مرید ہوں اور نہ برا کہتا ہوں دیوبند کے مدرسہ کی تعریف کرتا ہے، بہشتی زیور

¹ فتاویٰ ہندیہ باب المروتد نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۷۰

وغیرہ کتابیں اس کے پاس موجود ہیں تو اب علماء سے سوال یہ ہے کہ شخص جو کہ خلافت ترکی صحیح مانتا ہے اور شریف صاحب کو بوجہ ترکوں سے جدا ہونے کے برا سمجھتا ہے اور جس کی باتیں اور خیالات اوپر بیان ہوئے کیسا ہے، اس جملہ مذکورہ بالا میں شریک ہونا کیسا ہے اور اس شخص کے کون کون سے خیالات و عقیدے برے ہیں، خدا و خدا کے رسول کے نزدیک ایسے خیالات رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ مفصل تحریر فرمائیں تاکہ جو خیالات اس کے برے ہوں ان سے اہل سنت و جماعت بچنے کی کوشش کریں، جواب مہری و دستخطی ہونا چاہئے۔

الجواب:

جو شخص پڑھا لکھا ہو کرمدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا۔ اس قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے، علمائے کرام حرمین طہیین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے، کہ یہ لوگ کفار مرتد ہیں، اور فرمایا: من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر^۱ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، "ہندوؤں کی دوستی کرنا قرآن سے ثابت ہے" حالانکہ قرآن عظیم جابجا اس کے خلاف پر ناطق ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے اور اسے امامت سے علیحدہ کرنا فرض ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب مسئلہ: مسئلہ حضرت مولانا سید سلیمان اشرف علی صاحب بہاری پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج ۱۳ ربيع الاول ۱۳۳۹ھ (۱) معاملہ (۲) مدارات (۳) برواقساط (۴) معاشرت (۵) مہانت (۶) رکون (۷) وداد (۸) اتحاد (۹) انقیاد (۱۰) تمہیل ان مدارج عشرہ میں ہر دوسرا پہلے سے زائد ہیں اور ہر پہلے میں دوسرے کی شرط کا انتفاء ملحوظ ہے، پہلا بشرط لاشیئ کے مرتبہ اور دوسرا بشرط شیئ کے مرتبہ میں۔

موالات کی دو قسمیں ہیں: حقیقی و صوری۔ حقیقی کی پانچ قسمیں رکون سے آخر تک یہ مطلقاً ہمیشہ حرام ہیں ہر کافر سے، اور ہمیشہ حرام رہیں گی، اور صوری کی چار قسمیں مدارات سے مہانت تک۔

^۱ درمختار باب المہنت مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۶

تعظیم مشرک کے جلوس میں شریک ہونا ضرور حرام ہے، اس کی یہاں سے ممانعت پیش کی گئی اور یہ افتراء ہے کہ مطلقاً شریک ہونے والے کا نکاح باطل بتایا گیا مگر اس افتراء کا عجب کیا ہے جبکہ وہ خود اس مفتری جلسہ کو پسند کرتا ہے اور اس کے افتراء کا خود ناقل ہے کہ ان میں برواقساط معاہدین سے جائز حربی غیر معاہدہ سے حرام، یا بعض کے نزدیک ایک وقت میں حربی غیر محاربین سے حلال رکھا گیا تھا پھر حرام فرمادیا اور اب ابداً حرام ہے، اور چوتھی قسم مدہانت کسی وقت بھی حلال نہ تھی، غایۃ ضعف اضمحلال کے وقت ارشاد ہوا تھا: "وَدُّوا لَوِ تَنَظَّرُوا فَيَذَرُوهُمْ" ^۱ (وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ ت) مگر حالت اکراہ میں اس کی رخصت ہوگی "إِلَّا مَنْ أَكْرَاهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْأَيْمَانِ" ^۲ (سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ت) اور معاشرت بضرورت و بمجبوری جائز و نہ حرام، اور جواز مدارات کے لئے ضرورت مجبوری درکار نہیں مصلحت ہی کافی ہے، یہ اقسام موالات میں ان سب سے خارج معاملہ ہے کہ ہر کافر سے ہر وقت جائز ہے مگر مرتدین سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱۸: وہ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوئٹہ میں مولانا کا فتویٰ دیکھ آیا اس کی رو سے مجھ پر ان اقوال کی وجہ سے معاذ اللہ کفر عالمہ نہیں ہوتا وہ کہتے ہیں میں نے یہ اقوال صرف آریہ کا بھید لینے کو کہے تھے الحرب خدعة ^۳ (جنگ دھوکا ہے۔ ت) اور یہ ایک ایسے مضمون کے ساتھ ملحق تھے جس میں آریوں اور ان کے مذہب پر حملہ تھا جس کی وجہ سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ میں نے رضامندی سے نہیں کہے ان وجوہ کی بنا پر آیا ان سے کفر ثابت ہو گیا یا نہیں؟ اور بہر تقدیر نکاح کے بارہ میں کیا حکم ہے اگر تجدید نہ کی جائے تو بھی نکاح سابق کسی صورت میں بحال ہے یا نہیں؟ میں امید کرتا ہوں کہ ان مسائل کے جواب اور اس فتویٰ کی نقل سے جو کوئٹہ روانہ کیا جناب مجھ کو مطلع کریں گے، زیادہ آداب، محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ از لکھنؤ

(نوٹ: سوال کا ابتدائی حصہ دستیاب نہ ہوا)

الجواب:

حضرت گرامی دامت برکاتہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فقیر ادھر مبتلائے حوادث رہا، شب بستم ذی الحجۃ لیلۃ الثلثاء بعد مغرب میرے حقیقی بھانجے مولوی حافظ واجد علی خاں مرحوم نے دو مہینے کی علالت میں انتقال کیا، ان کے تیسرے دن بست و دوم ذی الحجۃ یوم الخمیس وقت ظہر میرے حقیقی بھتیجے نوجوان صالح مولوی فاروق رضا خاں مرحوم نے سترہ برس کی عمر میں بعارضہ وبائی صرف دو روز علیل رہ کر مفارقت

^۱ القرآن الکریم ۹/۶۸

^۲ القرآن الکریم ۱۶/۱۰۶

^۳ صحیح بخاری باب الحرب خدعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۲۵

کی اب شب بست و پنجم محرم الحرام لیلیۃ الثلثاء بعد مغرب میرے احب احباب واعز اصحاب جوان صالح صاحب ورع، متقی، محب سنت و اہل سنت عدو بدعت و اہل بدعت سنی مستقل قائم مصداق "لَا يَخَافُونَ كُومَةَ لَا يَمِ" ^۱ (وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ ت) دلاور حسین مرحوم مغفور ساکن جواہر پورے بمرے ۳ سال بعارضہ وبائی صرف دس پہر علیلا رہ کر داغ فراق دیا۔

ہم اللہ کے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (تین دفعہ) اللہ تعالیٰ جو چاہے لے لے اور جو چاہے عطا فرمائے ہر شے کا اس کے ہاں وقت مقرر ہے، اے اللہ! ہمیں معاف فرمادے اور ان مرحومین کو، ہم پر رحم فرما اور ان پر بھی، ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرما، ان کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال اے ارحم الراحمین! تمام مسلمان عورتوں اور مردوں پر رحم فرما اور اسے قبول فرما بوسیلا اس ذات کے جسے تو نے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور ان کی بعثت کو عظیم نعمت بنایا، آپ کی ذات پر صلوٰۃ و سلام اور برکات کا نزول فرما، آپ کے اہل، صحابہ اور امت پر تمام مخلوق کی اور کلمہ آمین کی مقدار تمام حمد اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

اَنَا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ اَنَا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَنَا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَلّٰهِ مَا اخَذَ وَمَا عَطٰی وَكُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِهَمَّ وَاَرْحَمْنَا وَاَرْحِمْهُمْ وَلَا تَحْرِمْنَا اُجُورَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ وَارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ جَمِيعًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، اٰمِيْنَ بِجَاہِ مَنْ اَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً وَبَعَثْتَهُ نِعْمَةً صَلَّ وَسَلَّمْ وَبَارِكْ عَلَیْكَ مَعَ الْاَهْلِ وَالصَّحْبِ وَالْاٰمَةِ عَدَدُ كُلِّ خَلْقٍ وَكَلِمَةِ اٰمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

فتویٰ کہ فقیر نے کوٹہ بھیجا تھا اس کی نقل حاضر ہے اس کے کون سے حرف میں ان کے لئے حکم کفر سے نجات ہے اس میں دو شقیں کیں: اول یہ کہ کلمات دل سے کہے اس پر یہ لکھا کہ "جب تو اس کا کفر صریح ظاہر واضح ہے جس میں کسی جاہل کو بھی تا مل نہیں ہو سکتا" اس کا مفہوم مخالف صرف اس قدر کہ اگر دل سے نہ کہے تو کفر ایسا واضح نہیں جس میں کسی جاہل کو بھی تا مل نہ ہو سکے نہ یہ کہ دل سے نہ کہے تو کفر ہی نہیں کفر ضرور ہے اگرچہ اس درجہ شدت ظہور پر نہیں کہ کوئی جاہل بھی تا مل نہ کر سکے بلکہ اس سے ظاہر یہ ہے کہ دل سے نہ کہے جب بھی اس کے کفر میں کوئی جاہل تا مل کر سکے کسی اہل علم کو تا مل نہیں ہو سکتا اور جاہلوں میں سب کو نہیں کسی کو، اور وہ بھی یقیناً نہیں امکا ناً یعنی دل سے نہ کہے کی حالت میں احتمال ہے کہ شاید کوئی جاہل

اس کے کفر میں تامل کرے اور دل سے کہے تو اتنا احتمال بھی نہیں۔

دوسری شق یہ کہ آریہ کو دھوکا دینے کے لئے استعمال کئے، دل سے ان کلمات ملعونہ کو پسند نہیں کرتا یہی وہ عذر ہے جو وہ اب بیان کرتے ہیں، ان کے بیان سے پہلے ہی فتوے میں اس کا رد موجود ہے کہ "دھوکے کا عذر محض جھوٹ اور باطل ہے" جب اس کے ساتھ وہ جملے ملحق تھے جن کے جواب سے آریہ عاجز ہیں تو وہ ایسے پاگل نہیں کہ اپنی موت انھیں نہ سوجھے اور کرے حملہ کرنے والے کو سمجھ لیں کہ واقعی یہ دل سے وید کا عاشق اور ویدک دھرم کے لئے بے چین اور آریہ ہونے کو عزت و فخر و سرفرازی جاننے والا ہے آخر نہ دیکھا کہ انھوں نے ایک نہ سنی اور عاشق بے چین کو عزت و فخر و سرفرازی سے محروم رکھا اگر وہ ذرا بھی دھوکا کھاتے تو ایسے شخص کو جو عوام میں عالم مشہور اور دھڑلے کا واعظ اور اتنے اونچے عالی اعلیٰ خاندان سے اور سو روپے ماہوار کی جائداد بھی دکھائے، شہر پر مکھیوں کی طرح گرتے پڑتے بیان پوجتے، ڈنڈوت کرتے، کندھوں پر چڑھا کر سربازار باجا بجاتے گروکل لے جاتے اور اسی مضمون کا لکچر دلواتے مگر انھوں نے منہ بھی نہ لگایا ایمان بھی گیا اور دھوکا بھی نہ ہوا حقیقتہً ابلیس العین نے اسے دھوکا دے کر ایمان لے لیا کافر تو اس کے دھوکے میں نہ آئے مگر یہ اس کافر ملعون ابد کے دھوکے میں آگیا، اور بفرض غلط اگر اس میں آریہ کو دھوکا ہوتا بھی تو دھوکا دینا کیا ایسا ضرور ہے جس کے سبب کھلے کفر بکے:

اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ (ت)	۱ "وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ ۚ"

کیا بلا ضرورت باختیار خود کفر بکنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جب کہ دل سے نہ ہو، اس دل سے نہ ہونے کا عذر منافقین پیش کر چکے اور اس پر واحد قہار سے فتوائے کفر پاپکے،

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرماؤ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔	وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَلَا لِلَّهِ آيَاتُهُ وَأَيُّهَا رَسُولُهُ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۚ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ ۲

یہیں سے رضامندی نہ ہونے کا بھی جواب واضح ہو گیا کہ مزل استہزاء میں بھی رضا با حکم نہیں

^۱ القرآن الکریم ۲۹/۱۸

^۲ القرآن الکریم ۹/۲۵ و ۲۶

ہوتی ورنہ جد ہونہ ہزل۔ ردالمحتار میں ہازل کی نسبت ہے:-

انہ تکلم بالسبب قصد اذیلزمہ حکمہ وان لم یرض بہ ^۱	اس نے قصداً سبب کا تکلم کیا لہذا اس پر حکم لازم ہوگا اگرچہ وہ اس سے راضی نہ تھا۔ (ت)

اور بضر غلط اگر دھوکا دینا ضرور بھی ہو تو ہر ضرورت کفر سے نہیں بچاتی، یوں تو جو ننگے بھوکے پیٹ کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں انھیں بھی کہئے کافر نہ ہوئے کہ بضرورت کفر اختیار کیا، یہاں وہ ضرورت معتبر ہے کہ حد اکراہ شرعی تک پہنچی اور یہ بدایۂ ظاہر کہ دھوکا دینا ضروری بھی سہی تاہم تو حد اکراہ تک کسی طرح نہیں پہنچ سکتا، کیا قائل اگر یہ دھوکا نہ دیتا تو کوئی اسے قتل کر دیتا یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا یا آنکھیں پھوڑ دیتا، کچھ بھی نہ ہوتا اس کے ایک روٹکے کو بھی ضرر نہ پہنچتا تو یقیناً اس نے بلا اکراہ وہ کلمات کفر بکے اور واحد قہار عزوجلہ نے کلمہ کفر بکنے میں کافر ہونے سے صرف مبتلائے اکراہ کا استثناء فرمایا ہے کہ ارشاد فرماتا ہے:

"إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ" ^۲	سو اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ (ت)

یہاں اکراہ درکنار ایک روٹکے کو بھی کچھ نقصان نہ پہنچتا تھا ایک دھیلا بھی گرہ سے نہ جاتا تھا اور بکے وہ کلمات کہ مجرد علامت کفر نہیں، بلکہ حقیقۃً خود کفر خالص ہیں تو قطعاً دل کھول کر کفر بکنا ہوا اور یقیناً بنص قطعی قرآن کفر ہے ولہذا جو بلا اکراہ کلمہ کفر بکے بلا فرق نیت مطلقاً قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ہے عورت اس کی نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے جب تک از سر نو اسلام نہ لائے اور اپنے کلمات ملعونہ سے براءت و توبہ صادقہ نہ کرے ہر گز اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر اسلام لے آئے توبہ کرے اور پھر نکاح سابق کی بنا پر عورت کو زوجہ بنائے تو قطعاً زنائے خالص ہے، فتاویٰ امام قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

رجل کفر بلسانہ طائعاً وقلبہ مطمئن بالإیمان یکون کافر اولایکون عند اللہ تعالیٰ مومن ^۳	ایک شخص نے زبان سے حالت خوشی میں کفر کا اظہار کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تو وہ کافر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن نہیں ہے۔ (ت)

حاوی میں ہے:

^۱ ردالمحتار کتاب الطلاق در احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۲۵

^۲ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۰۶

^۳ فتاویٰ ہندیۃ باب المردت نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۸۳

من کفر باللسان وقلبه مطمئن بالإيمان فهو كافر وبليس بيو من عند الله تعالى ¹	جس نے زبان سے کفر کیا حالانکہ دل ایمان پر تھا تو وہ کافر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مومن نہیں۔ (ت)

جو اہم الاخلاطی اور مجمع الانہر میں ہے:

من کفر بلسانه طائعا وقلبه مطمئن بالإيمان كان كافرا عندنا وعند الله تعالى ²	جس نے زبان سے حالت خوشی میں کفر کا اظہار کیا حالانکہ اس کا دل ایمان پر تھا تو وہ کافر اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مومن نہیں۔ (ت)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

اللسان ترجمان الجنان فيكون دليل التصديق وجودا وعدما فإذا بدله بغيره في وقت يكون متمكنا من اظهاره كان كافرا أو أماً إذا زال تمكنه من الاظهار بالاكراه لم يصير كافرا ³	زبان دل کی ترجمان ہے تو یہ دل کی تصدیق یا عدم تصدیق پر دلیل ہوگی تو جب وہ اظہار ایمان پر قدرت کے باوجود عدم تصدیق کا اظہار کرتا ہے تو وہ کافر ہو گیا البتہ جب کسی جبر کی وجہ سے قدرت اظہار پر نہ ہو تو اب کافر نہ ہوگا۔ (ت)

طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ میں ہے:

حكمه اى التكلم بكلمة الكفر ان كان طوعاً اى لم يكرهه احد من غير سبق لسان اليه. احباط العمل و انفساخ النكاح ⁴	اگر کلمہ کفر کا تکلم خوشی سے ہے یعنی کسی چیز کا اکراہ و جبر نہیں جبکہ سبقت لسانی نہ ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ عمل ضائع اور نکاح ختم ہو جائے گا۔ (ت)

یہ شرح ہے میرے ان الفاظ کی، کہئے اس میں کون سی ان کے لئے مفر ہے، ہاں اللہ مجھے معاف کرے اتنا قصور ضرور ہوا کہ لہجہ نرم تھا جس کے سبب گنجائش کا وہم گزرا وہ بے عقل یہاں سے سبق لیں جو سختی سختی پکارتے ہیں زمانہ کی حالت یہ ہے کہ ذرا نرم لفظوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، ایک بات اور بھی قابل گزارش ہے کہ حدیث

¹ حاوی

² مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۸۸

³ منح الروض الاظهر شرح الفقہ الاکبر باب الايمان هو الاقرار والتصديق مصطفى البابی مصر ۸۶

⁴ الحديقة الندية باب كلمة الكفر مكتبة نوريه رضويه لاہپور ۲/ ۹۸-۱۹۷

میں ارشاد فرمایا:

اذا عملت سيئة فأحدثت عندها توبة السر بالسرو العلانية بالعلانية رواه الطبراني في الكبير عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه ¹ ۔	اگر کوئی برائی کر بیٹھو تو اس سے توبہ کرو، مخفی گناہ پر مخفی اور اعلائیہ گناہ پر اعلائیہ توبہ کرو (امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں اسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

بمسند حسن علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ کا حکم ہے اور انھوں نے اس کا یہاں تک اعلان کیا کہ اخبار میں شائع کرایا، اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ والسلام

مسئلہ ۲۱۹: مرسلہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب از ماہرہ شریف، روز یک شنبہ ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ
مولانا المعظم والمکرم دام مجدہم، پس از آداب سلام نیاز معروض ایک عورت کے منہ سے یہ کلام نکلا "اللہ میاں کو خبر نہیں
فرشتے آئے روح نکالنے کو" وہ کہتی ہے میں نے اس سے مراد یہ لیا تھا کہ اللہ میاں نے حکم اور کی قبض روح کا دیا تھا یہ اور کی
روح قبض کرنے کو غلطی سے آگئے، یہ مراد نہیں لیا تھا کہ معاذ اللہ اللہ میاں جاہل ہیں، اس کی نسبت شرعی حکم کیا ہے؟ آیا یہ
کلمہ اس مراد پر کیا ہے؟ بہر حال جو حکم ہو اس سے فوراً مطلع فرمایا جاؤں، جلد ضرورت ہے اس وجہ سے جوابی کارڈ روانہ ہے۔
والسلام

الجواب:

حضرت گرامی دامت برکاتہم بعد اوائے تسلیم معروض یہ لفظ بہر حال کلمہ کفر ہے بلکہ صریح کفر ہے، اس کے صاف معنی نفی علم
ہیں اور اس کا کفر خالص ہو نا ظاہر، اور تاویل کہ اس نے بیان کی وہ ان لفظوں سے علاقہ نہیں رکھتی وہ بھی یونہی بنے گی کہ جس کی
روح قبض کرنے آئے اس کا حکم تو تھا یہ اپنی غلطی سے دوسرے کے پاس گئے جس کی اسے خبر نہیں، توبہ دہرا کفر ہو گیا۔ ایک
نفی علم مولیٰ عزوجل دوسرا ملائکہ کی طرف براہ غلط خلاف حکم کرنے کی نسبت، اور اگر بالفرض اس سے قطع نظر بھی ہو تو اس
دوم کا تو وہ خود اپنی تاویل میں اقرار کرتی ہے یہ کیا کفر نہیں۔

قال الله تعالى "وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ" ² ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ وہی کرتے ہیں جو انہیں

¹ المعجم الکبیر حدیث ۳۳۱ مکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۵۹/۲۰، کنز العمال حدیث ۱۵۱۸۰ موسسة الرسالہ بیروت ۲۰۹/۴

² القرآن الکریم ۵۰/۱۶

قال تعالیٰ "لَا يَسْقُوتُ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَهُمْ بِأَمْرِ يَعْصُونَ" ① -	حکم ہو، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بات میں اسے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر کار بند ہوتے ہیں۔ (ت)

فرض ہے کہ تائب ہو کر اسلام لائے، اگر شوہر رکھتی ہے تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۰: ۲۵ ذوالقعدہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلے کے بارے میں، زاہد کی لڑکی نے زاہد کے پاس چند روپیہ امانت رکھا، چند روز کے بعد وقت ضرورت طلب کیا، زاہد نے انکار کیا تم کو روپیہ نہیں دوں گا، بے چاری مجبور ہو کر مولوی صاحب کے پاس سفارش کو گئی، مولوی صاحب سے سفارش کیا، مولوی صاحب نے آکر زاہد کو فرمایا لڑکی کا روپیہ ادا کر دو، زاہد نے کہا آپ کی بات نہیں سنوں گا خدا کہے جب بھی نہیں سنوں گا، اس شخص پر کیا حکم ہے؟ بینواتوجروا

الجواب:

زاہد نئے سرے سے اسلام لائے توبہ کرے، کلمہ طیبہ پڑھے، بعد تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۱: از بنارس چھاونی محلہ ڈیٹھوری محل تھانہ سکور مولوی عبدالوہاب۔ بروز چہار شنبہ ۲۱ صفر ۱۳۳۴ھ

یہ کمیزید کی نسبت لفظیزید پلید کا لکھنا یا کہنا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ فقط

الجواب:

یزید بیشک پلید تھا، اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اسے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ

مسئلہ ۲۲۲: از برٹش گائناڈمرار اپتس ہال ونچ ایسٹ بنک مسئلہ عبدالغفور ۲۴ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

اور جس نے کہا کہ تم لوگ سب یزید ہو اور وہ لوگ مسلمان ہیں تو اس کلمہ پر کیا

① القرآن الکریم ۲/۲۷

حکم ہے؟ فقط

الجواب:

اگر بلاوجہ شرعی کہا سخت گنہ گار ہوا،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ^۱ ۔

مسئلہ ۲۲۳: مسئلہ نمبر خان ملازم علیحضرت قبلہ ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص امور شرعی کی بابت یہ الفاظ کہے کہ شرع کیا چیز ہے۔ آج کل شرع پر کون عمل کرتا ہے، یہ شرع بھی ایک بحث نکال رکھی ہے وہ شخص عند الشرع کیسا ہے؟ بینواتوجروا

الجواب:

اگر اس نے واقعی طور پر یہ الفاظ کہے تو کافر ہو گیا اور اگر لوگوں پر طعن کے طور پر کہا یعنی آج کل لوگوں نے شرع کو ایسا سمجھ رکھا ہے تو سخت گنہ گار ہوا کہ عام کہا اور لفظ بھی معنی کفر کو موہم ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۴: از کراچی بندر گاڑی کھاتہ آرام باغ حجرہ اسلامیہ مولوی احمد صدیق نقشبندی ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ
زید نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کے شروع میں عربی عبارت میں اس طرح لکھا ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم
الھنأ محمد وهو معبود جل شأنه وعز برہانہ ورسولنا محمد وهو محمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان الفاظ کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ایسے لکھنے والے پر شرعاً کیا حکم ہے اور اس سے میل جول رکھنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور ایسے اعتقاد والے سے نکاح وغیرہ پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ بینواتوجروا۔ جواب مع عبارات تحریر فرمائیں۔

الجواب:

ہمارے ائمہ نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کلام میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو

^۱ المعجم الاوسط حدیث ۳۶۳۲ مکتبۃ المعارف الرياض ۳/۷۳ ۳۷۳

واجب ہے کہ احتمال اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خلاف ثابت نہ ہو، پہلے جملہ میں محمد بفتح میم کیوں پڑھا جائے محمد بکسر میم کہا جائے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار بکثرت حمد و ثنائے کئے، اور ان کا رب عزوجل ان کا محمد ہے بار بار بکثرت ان کی مدح و تعریف فرمانے والا، اب یہ معنی صحیح ہو گئے اور لفظ بالکل کفر سے نکل گیا اور اگر بفتح میم ہی پڑھیں اور معنی لغوی مراد ہیں یعنی ہمارا رب بکثرت حمد کیا گیا ہے جب بھی عند اللہ کفر نہ ہوگا مگر اب صرف نیت کا فرق ہوگا بہر حال ناجائز ہونے میں شبہ نہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

مجرد ايهام المعنى المحال كاف في المنع ^۱	محض معنی محال کا وہم بھی منع کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (ت)

مصنف کو توبہ چاہئے اور اسے متنبہ کیا جائے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ کوئی حالت خاصہ داعی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲۵: مسئولہ معین الدین احمد میمن سنگھی بنگال پوسٹ نیکلاس کنجیگاتلہ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے غضبناک ہو کر علماء کی توہین اور حقارت کرے اور کہے کہ عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا ہے حالانکہ اس جلسہ و گفتگو میں بہت سارے عوام الناس اور ایک مولوی صاحب بھی موجود تھے تو مولوی صاحب نے شخص مذکور سے دریافت کیا کہ تم نے خرابی کی نسبت تمام علماء کی طرف کی ہے یہ تم ایمان کے ساتھ کہتے ہو تو شخص مذکور نے جواب دیا کہ عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا، پھر مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ یہ بات تم ایمان کے ساتھ کہتے ہو تو اس شخص مسطور نے جواب دیا کہ میں ایمان کے ساتھ کہتا ہوں اور یہی شخص کہتا ہے کہ اس عالم نے مسئلہ ہذا کو جاری کیا، اس لئے کچھ نہیں کہا یہ عالم میری خواہر کا خاوند ہے اگر دوسرا کوئی عالم مسئلہ جاری کرتا تو سلامت جانے نہ دیتا اور کوئی ایسا ہی لفظ تشنیع کا کہے تو ایسی باتوں سے نکاح جاتا رہتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ کے تحریر فرما دیں عند اللہ ماجور ہوں گے۔

الجواب:

علمائے دین کی توہین کفر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

من قال لعالم عويلم على وجه	جس نے بے ادبی کرتے ہوئے عالم کو عویلیم کہا

^۱ ردالمحتار کتاب الحظر فصل فی البیوع دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۵۳

اس نے کفر کیا۔ (ت)

الاستخفاف فقد كفر^۱۔

اس شخص پر تجدید اسلام لازم ہے اور اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۲۲۶ تا ۲۲۹: از لکھنؤ احاطہ فقیر محمد خاں متصل دکان ظہور بخش ہیزم فروش مسئلہ حضرت محمد میاں صاحب ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ

(۱) ایک مسلم جو نماز خلاف معمول بہت جلدی سے پڑھ لیتا تھا اس کو زجر ایک اور مسلم نے کہا کیا تو نے نماز کو کھیل سمجھ رکھا ہے، اس پر ایک دوسرے نے کہا اور کیا بظاہر اس نے بھی زجر کہا اس کے لئے کیا حکم ہے؟
(۲) بعض لوگ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پورا نہیں پڑھتے بلکہ عند الحاجة جب پڑھتے ہیں صرف لاحول یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پر بے وجہ اقتصار کرتے ہیں اگرچہ سخت قبیح و شنیع ہے مگر اس میں کفر تو کسی طرح کا بھی نہیں یا کیا اس پورے جملہ کا علم صرف جزو مدخول نفی مقرر کرنا کہنا کیسا ہے؟

(۳) نصاریٰ وغیرہ کی کچھ بیویوں اور ان حکام آج کل کے زمانہ والوں کو عدالت یا عادل کہنا اگرچہ سخت ہے اور فقہاء نے حکم کفر تک فرمایا اس سے احتراز ضرور ہے مگر بات دریافت طلب یہ ہے کہ آیا یہ حکم کفر مسئلہ مفتی بہا ہے کہ ایسا استعمال کرنے والے کافر ہو جائیں اور اگر ہے تو کیا قطعی کفران پر عائد ہے اور قطعی بھی ایسا کہ جو دوسرا کافر نہ سمجھے اس کے بھی ایمان میں خلل آئے۔
(۴) کاتب جو اجرت پر کتابت کرے اور اس کتابت میں امر مخالف دین ہو اور اجرت پر چھاپنے شائع کرنے والے اسے شائع کریں یا کوئی شخص بے اجرت محض مروت سے ایسا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ یا کوئی شخص صفائی خط کے لئے کوئی قطعہ وغیرہ لکھے اور اس میں ایسے کلمات بھی نقل کر جائے یا ان سب صورتوں میں زبان سے پڑھے تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

(۱) "اور کیا" کہنے والے پر الزام نہیں جب کہ اسے بھی اس سارق نماز پر زجر مقصود ہو۔
(۲) عند الحاجة صرف لاحول ولا قوۃ الا باللہ پر اقتصار قبیح ہے کفر سے کوئی علاقہ نہیں کہ

^۱ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر الفصل الرابع في الاستخفاف بالعلم دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۵

اپنے حول و قوت کی نفی کے لئے ہے علیٰ ہذا صرف لاحول کہنا حرج نہیں رکھتا۔
(۳) عدالت بطور علم رائج ہے معنی وضعی مقصود نہیں ہوتے لہذا تکفیر ناممکن، البتہ عادل کہنا ضرور کلمہ کفر ہے مگر یہ محض بروجہ خوشامد ہوتا ہے لہذا تجدید اسلام و نکاح کافی، ہاں خلاف ما نزل کو اعتقاداً عدل جانے تو قطعاً وہی کفر ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر^۱ (جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ ت)

(۴) القلم احد اللسانین (قلم بھی ایک زبان ہے۔ ت) جو زبان سے کہے پر احکام ہیں، وہی قلم پر، اور ایسی اجرت حرام، اس کی اشاعت حرام، اور ایسی مروت فی النار، اعتقاداً نہ ہو تو کفر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۰: مسئلہ مرزا محمد عثمان بیگ از موضع شہباز پور ڈاکخانہ محمود پور ضلع بریلی ۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان شخص نے اپنی زبان سے قصداً کہا کہ میں خدا و رسول کو نہیں جانتا ہوں کہ کون ہیں اور نہ مسجد کو جانتا ہوں کہ کیا چیز ہے، اور وہ شخص عمر کا بھی بالغ ہے، پس اس شخص کو کیا کہنا چاہئے؟ اور اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟ اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

سائل نے پوری بات نہ لکھی کہ کیا گفتگو تھی جس پر اس نے یہ کہا، اگر یہ کلمات بطور تحقیر کہے ہیں تو یقیناً کافر و مرتد ہے، عورت اس نکاح سے نکل گئی اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام، اور اگر اپنی حالت پر افسوس اور اپنے جہل کے بیان کے لئے کہا کہ میں ایسا جاہل کہ نہ خدا کی پہچان نہ رسول کی معرفت نہ مسجد ہی کی کوئی قدر شناسی مجھے ہوتی ہے تو اس پر الزام نہیں سوا اس کے کہ طرز ادا اچھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۳۱: رحمت علی خادم درگاہ شاہ دانہ بتوسط مولوی نظام الدین یکے از طلباء مدرسہ اہلسنت بریلی محلہ سوداگران ۸ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بہت سے اشخاص نعت شریف پڑھتے ہوئے شاہ دانہ علیہ الرحمۃ کے مزار کی طرف آتے تھے اور ان کے ہمراہ چادر تھی کہ چند اشخاص نے کہا کہ

^۱ درمختار باب المرتد مطبع مجتہائی، دہلی، ۱/۳۵۶

بیٹی چودوں نے چوٹی سی مقرر کر لی ہے جو لئے پھرتے ہیں پس جن اشخاص نے یہ کلمہ کہا ہے ان پر شرع شریف میں کیا حکم ہے اور ان کو توبہ کرنا کس طرح پر چاہئے؟ فقط

الجواب:

جس جس نے یہ ناپاک کلمہ کہاسب سخت گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ان سب پر فرض ہے کہ علانیہ توبہ کریں جس طرح علانیہ یہ کہا ہے اور مسلمانوں سے معافی مانگیں ورنہ حق العبد میں گرفتار رہیں گے، شریعت مطہرہ میں سلطنت اسلام کے یہاں ایسے کہنے والوں پر اسی کوڑوں کی سزا کا حکم ہے، پھر ہمیشہ کو ان کی گواہی مردود، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۲: از نظام علی خاں ولد امام علی خاں پر گنہ سیوان ضلع بدایون بھوانی پور خیر، ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ

اس معصہ میں مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہے تو شریعت اس کو کیا کہتی ہے؟

الجواب:

سوال صاف کرنا چاہئے معصہ میں کہنے کا کیا معنی، بات پوری لکھی جائے تو جواب دیا جائے، کیا کہا اور کسے کہا اور کس بنا پر کہا۔ فقط
مسئلہ ۲۳۳: مرسلہ میر سید امجد علی سنی حنفی ساکن علاقہ گور کھالی وار دحال ضلع بہرائچ محلہ بڑی ہاٹ مکان مولوی ابو محمد صاحب ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک مسلمان سنی حنفی مسٹی گلزار خاں نے ایک عورت قوم مہتر سے تعلق ناجائز پیدا کر لیا عرصہ تک اس عورت کے مکان پر رہ کر اکل و شرب اس کے ساتھ کرتا رہا، کچھ عرصہ بعد بوجہ تائید نبی یا شرم دنیاوی عورت سے اس نے قطع تعلق کر کے پانے افعال سابقہ سے ایک مجمع عام میں تائب ہو گیا، تائب ہونے کے بعد مسلمانان قُرب و جوار نے مسٹی گلزار کے ساتھ برابر بلا اکراہ مواصلت و مشاربت جاری کر دی، متعدد لوگ ایسے ہیں جو گلزار اور اس کے ساتھ شریک مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں اور جملہ کو اپنا ہم خیال کرتے اور بیان کرتے کہ گلزار خاں کسی طرح مسلمان نہیں رہ سکتا اور توبہ کوئی چیز نہیں۔

الجواب:

یہ متعدد لوگ محض خطا و ظم پر ہیں، مسلمان بھائی کی توبہ قبول کرنی واجب ہے، اللہ عز و جل خود اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، قرآن عظیم میں ہے:

"هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ"	اللہ ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور گناہوں

وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ ^۱	سے درگزر فرماتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

"أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ" ^۲	کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اتاك اخوة متنصلا فليقبل ذلك منه محققا كان او مبطلا فان لم يفعل لم يرد على الحوض ^۳ ۔ رواه الحاكم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرتا ہو آئے اس پر لازم ہے کہ اس کا عذر قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا ناحق پر اگر عذر قبول نہ کرے گا تو روز قیامت حوض کوثر پر میرے حضور حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ (اسے حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ان لوگوں کا کہنا کہ توبہ کوئی چیز نہیں اگر اس سے خاص گلزار کی یہ توبہ مقصود ہے یعنی اس نے دل سے توبہ نہیں کی تو مسلمان پر بدگمانی ہے اور وہ سخت حرام ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ" ^۴ ۔	اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بیشک کچھ گمان گناہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ^۵ ۔ رواه الاثمۃ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

^۱ القرآن الکریم ۲۴/۲۵

^۲ القرآن الکریم ۹/۱۰۳

^۳ المستدرک للحاکم کتاب البر والصلة دار الفکر بیروت ۱۵۳/۴

^۴ القرآن الکریم ۴۹/۱۲

^۵ صحیح البخاری کتاب الادب باب قوله تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۲/۸۹۶

اور اگر یہ مراد ہو کہ سرے سے توبہ کوئی چیز نہیں تو معاذ اللہ صریح کفر ہے نیز گلزار اور اس کے شریک مسلمانوں کو اسلام سے خارج سمجھنا کافرانہ خیال ہے اور یہ کہنا کہ گلزار خاں کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا اللہ عزوجل و شرع مطہر پر افتراء ہے ان لوگوں پر فرض ہے کہ توبہ کریں اور گلزار اور اس کے ساتھی مسلمانوں سے معافی چاہیں پھر ان کو چاہئے کہ تجدید اسلام کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۸۶۲۳۲: محمد قاسم کھوکھر مدرس مدرسہ دھاموں کی، محمد اقبال مدرس مدرسہ تربڑہ و نور محمد امام مسجد دروہی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس طائفہ کے حق میں جن کے اعتقادات، اقوال، افعال حسب ذیل ہوں:

(۱) مصلیٰ کو نماز اور صائم کو روزہ رکھنے سے منع کریں بلکہ رمضان المبارک میں علانیہ بھنگ و چرس کا استعمال کریں اور بطور مسخری قبل از وقت افطار نہ کریں کہ صائمین افطار کریں۔

(۲) مشرکین کی طرح مرد عورتوں کی سی صورت اور وضع بنائیں

(۳) اٹھتے بیٹھتے اپنے مرشدوں کو بسماء امام مہدی، رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ موسوم کریں۔

(۴) علمائے دین کی توہین بایں کلمات کریں کہ ہم ان کی مقعد مارتے ہیں، نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تمام اصحاب بلکہ خود پیغمبر خاتم نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فضیلت دیں

(۵) جو پیغمبر و اولیاء وصال کر چکے ہوں ان کی روحانی زندگی سے انکار کریں اور یہ اعتقاد رکھیں کہ جب تک خدا و رسول کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے ان کی ہستی کے ہر گز قائل نہ ہوں گے، ایسوں سے اہل اسلام کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

الجواب:

جتنی باتیں سوال میں ان لوگوں کی ذکر کیں وہ ان کے فسق و فجور و شیطنت و استحقاق جہنم کے لئے تو بہت کافی ہیں مگر ان میں چار باتیں صریح کفر و ارتداد ہیں، اول اپنے پیروں کو خدا و رسول کہنا، دوسرے شریعت مطہرہ کی نسبت وہ ملعون کلمہ، تیسرے وہ یہودیوں کی بات "لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ اللَّهَ جَهَنَّمَ" اللہ و رسول کو جب تک آنکھ سے نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے۔

چوتھے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو انبیائے کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے افضل ماننا مولا علی کو کسی ایک نبی سے افضل بتانا ہی کفر ہے نہ کہ سب انبیاء نہ کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، شک نہیں کہ یہ لوگ کفار و مرتدین ہیں، مسلمانوں کو ان سے

میل جول حرام، سلام وکلام حرام، ان کی موت میں شرکت حرام، بیمار پڑیں ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو انھیں غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا حرام، مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، جب تک توبہ کر کے مسلمان نہ ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۹ و ۲۴۱: محمد عبدالحمید ساکن رولوشدہ مدی پارہ ضلع پترہ ڈاکخانہ سیف اللہ کندی ۱۹ رجب ۱۳۳۴ھ (۱) بعضے ذاکرین اپنے مرشد کو خدا کہتے ہیں بایں نیت کہ مرشد اگر رہنمائی نہ کرے تو معرفت الہی کیسے حاصل ہوگی اور اکثر مرشد کے قدم پر سجدہ کرتے ہیں یہ فعل ان کے روا ہیں یا نہیں؟

(۲) بعضے نادان علماء کو حقارت کے ساتھ گالی دیا کرتے ہیں اور شریعت مطہرہ کی بھی اہانت کرتے ہیں تو اس پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہہ کر گالی دیوے تو کیا حکم ہے؟

(۳) ایک شخص جو کسی قدر علم رکھتا ہے مسجد کے بارے میں لوگوں کو کہتا ہے کہ تم لوگ مسئلہ کو لے کر یہاں کا جھگڑا فساد کرتے ہو مسجد ہی تو تمہارے لئے فساد گاہ ہے وہاں جا کر جو کرنا ہے کرو، اور وہ توبہ کے بارے میں کہتا ہے کہ فقط توبہ ہی سے گناہ معاف ہو جاتا ہے، یہ ہر گز نہیں ہوتا، اور وہ شخص مسئلہ کا جواب بلا تحقیق دیا کرتا ہے اور مکروہ کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ تو مکروہ ہی ہے حرام تو نہیں مکروہ سے کیا ہوگا اور کوئی چیز مکروہ تحریمی ہو تو کہتا ہے کہ لاؤ مکروہ تحریمی کھالوں گا، ایسے شخص پر شرعاً کیا حکم ہے؟ مینو اتوجروا (بیان کرو اجر پائیے۔ ت)

الجواب:

(۱) مرشد کو خدا کہنے والا کافر ہے اور اگر مرشد اسے پسند کرے تو وہ بھی کافر، مرشد برحق کی قدمبوسی سنت ہے اور سجدہ ممنوع۔

(۲) شریعت کی توہین کرنے والا کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو کہہ دے کیا تم اللہ سے اور اس کے کلام اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے مت بناؤ، تحقیق تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔ (ت)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "قُلْ أَطِيعُوا إِلَٰهِي وَأَطِيعُوا رَسُولِي ۖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ" ⑤ لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ" ①۔

یونہی عالم دین سنی صحیح العقیدہ داعی الی اللہ کی توہین کفر ہے، مجمع الانہر میں ہے:

الاستخفاف بالعلماء والاشراف کفر ^۱ ۔	علماء اور سادات کی توہین کفر ہے۔

اسی میں ہے: من قال للعالم عویل فقد کفر^۲ جو کسی عالم کو حقارت سے "مولویا" کہے وہ کافر ہے۔ مگر یہ اوپر بتا دیا گیا اور واجب الحاظ ہے کہ عالم دین وہی ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو، بد مذہبوں کے علماء علمائے دین نہیں۔ یوں تو ہندوؤں میں پنڈت اور نصاریٰ میں پادری ہوتے ہیں اور ابلیس کتنا بڑا عالم تھا جسے معلم المملکت کہا جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ "أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ"^۳ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔ ت) ایسوں کی توہین کفر نہیں بلکہ تاحد مقدور فرض ہے، حدیث شریف میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اترعون عن ذکر الفاجر متی يعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس ^۴ ۔	کیا تم فاجر کے ذکر سے گھبراتے ہو جب لوگ اسے جانتے ہوں فاجر کے فحور کا ذکر کرو تا کہ لوگ اس سے محفوظ رہیں۔ (ت)

(۳) بے تحقیق مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے، اور مکروہ تحریمی مرتبہ واجب میں ہے اس کا ہلکا جاننا گمراہی و ضلالت ہے، اور مسائل شرعیہ و مسجد کی توہین مذکور کفر ہے، اور یہ بھی اس کا شریعت پر افتراء ہے کہ توبہ سے گناہ معاف نہیں ہوتے، حدیث میں فرمایا:

التائب من الذنب کمن لا ذنب له ^۵ ۔	گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا گناہ کیا ہی نہ تھا۔

حق سجدہ فرماتا ہے:

"هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ" واللہ اعلم۔ ^۶	اللہ ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے در گزر کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

^۱ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب الفاظ الكفر دار احیاء التراث العربی بیروت / ۱/ ۲۹۵

^۲ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب الفاظ الكفر دار احیاء التراث العربی بیروت / ۱/ ۲۹۵

^۳ القرآن الکریم ۳۵ / ۲۳

^۴ سنن الکبیری کتاب الشهادات دار صادر بیروت / ۱۰ / ۲۱۰، تاریخ بغداد ترجمہ ۳۵ / ۳۷۱، ۳ / ۵۱ دار الکتب العربی بیروت / ۷ / ۲۶۲ و ۲۶۸

^۵ سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبة (بیچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۳

^۶ القرآن الکریم ۹ / ۱۵۴

مسئلہ ۲۴۲: از پاری جٹان مار توار محمد حبیب اللہ ۲۰ رجب ۱۳۳۲ھ
دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دن نفلی ہے یا اصلی؟ اور اصلی ہے تو نفلی کہنے والے کو کیا سمجھنا چاہئے؟

الجواب:

"إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" ^۱ (بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ ت) اللہ کے یہاں یہی دین دین ہے اس کے سوا کوئی دین مقبول نہیں۔

اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گادہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔ (ت)	"وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ" ^۲

تو یہی دین اصلی ہے اور یہ نفلی بھی ہے بایں معنی کہ اس کے احکام شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہیں، فلاسفہ وغیرہم کی طرح عقلی ڈھکوسلے نہیں، اس معنی پر اگر نفلی کہا تو صحیح کہا، اور اگر نفلی بمقابلہ اصلی کہا یعنی معاذ اللہ واقعی دین نہیں بلکہ کسی کی نقل اتاری گئی تو ایسا کہنے والا کافر، یہ بات اس وقت کے باہم محاورات سے واضح ہوگی، اور اگر واضح نہ ہو تو معنی صحیح بنتے ہوئے خواہی نخواہی معنی باطل پر حمل نہ کریں گے اور تکفیر جائز نہ ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۳ تا ۲۴۴: مسئلہ محمد احمد طالب علم مدرسہ اہل سنت یکم شعبان ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

- (۱) رب العزت جل جلالہ و تعالیٰ شانہ کی نسبت میاں اور صاحب کہنا یعنی اللہ میاں اور اللہ صاحب جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہو جب تو لعدم المانع دلیل کی ضرورت نہیں، اور اگر ناجائز ہو تو دلیل درکار ہے، اس صورت میں جو اسے پسند کرے بلکہ فخر کرے کہ یہ الفاظ میرے مختصات میں سے ہیں، اس شخص کے واسطے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟
- (۲) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں صاحب یعنی محمد صاحب کہنا کیسا ہے؟

الجواب:

حضرت رب العزت عز جلالہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز، بلکہ حدیث میں وارد ہے:

^۱ القرآن الکریم ۱۹/۳

^۲ القرآن الکریم ۸۵/۳

اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في المال والاهل ^۱ ۔	اے اللہ! تو ہی سفر میں صاحب ہے، مال اور اہل کا تو ہی محافظ ہے۔ (ت)

اور میاں کا اطلاق نہ کیا جائے کہ وہ تین معنی رکھتا ہے ان میں دو رب العزت کے لئے محال ہیں، میاں آقا اور شوہر اور مرد عورت میں، زنا کا دلال لہذا اطلاق ممنوع اور اس پر افتخار جہل۔

(۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اطلاق صاحب خود قرآن عظیم میں وارد:

"وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ ۖ مَا صَلَّٰ صَاحِبُهُمْ وَمَا عَوَىٰ" ^۲	اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ (ت)

مگر نام اقدس کے ساتھ اس طور پر لفظ صاحب کا ملانا آریوں اور پادریوں کا شعار ہے وہ اسے معروف تعظیم میں لاتے ہیں جو زید و عمر کے لئے رائج ہے کہ شیخ صاحب، مرزا صاحب، پادری صاحب، پنڈت صاحب، لہذا اس سے احتراز چاہئے، ہاں یوں کہا جائے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے صاحب ہیں آقا ہیں مالک ہیں مولیٰ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳۵: مستفسرہ حافظ بنو علی ضلع بھنڈارہ محلہ کم تالاب ملک متوسط ناگپور ۴ شوال ۱۳۳۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص درود شریف اس طور پر پڑھے صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین، ایک صاحب اس میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نور عرشہ پڑھنا حرام ہے۔ فقط۔
الجواب:

جو اسے ناجائز بتاتا ہے شریعت پر افتراء کرتا ہے:

"حَلَلٌ وَهَذَا أَوْ لَا تَقُولُوا الْمَآئِصِفُ أَلَسَنَتُكُمْ الْكَذِبَ هَذَا حَرَامٌ لِّتَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ" ^۳	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (ت)

^۱ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ما یقول الرجل اذا سافر آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۵۰-۳۴۹، سنن الکبیری کتاب الحج باب ما یقول الرجل

اذا ركب دار صادر بیروت ۲۵۲/ ۵

^۲ القرآن الکریم ۵۳/ ۲۔

^۳ القرآن الکریم ۱۶/ ۱۱۶

بلاشبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور عرش اللہ ہیں عرش انھیں کے نور سے بنا اور انھیں کے نور سے منور ہے^۱۔

کما فی حدیث رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔	جیسا کہ حدیث میں ہے اسے امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

۱۵ شوال ۱۳۳۲ھ

مسئلہ حبیب اللہ بنگالی

مسئلہ ۲۳۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بہاء اللہ ایک فرقہ نکلا کہ مجموعہ قرآن مجید کو منسوخ کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ جیسے توریت اور انجیل اور زبور منسوخ ہو گئی ویسا ہی قرآن شریف بھی منسوخ ہے، اگر منسوخ نہ ہوتا اس کا حکم بموافق قرآن شریف کے جاری کیوں نہیں کیا جاتا ہے، جیسا کہ زنا کرتا ہے اور چوری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے حد کیوں نہیں لگایا جاتا ہے، بہاء اللہ کے فرقہ سے ایک آدمی کا مظہر اللہ کر کے لقب ہے وہ کہتا ہے خداوند کریم نے لوح محفوظ سے میرے اوپر کتاب الاقدس نزول فرمایا ہے اس وقت اس کا حکم جاری ہے اور احادیث کو خبری کاغذ بتاتا ہے اور نہیں مانتا ہے، اور ائمہ اربعہ کو جھوٹ کہتا ہے یہ فرقہ مومن ہے یا نہیں؟ اور:

"يَذَرُ الْأُمَرَاءَ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرِضُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَرُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ" ۲	کام کی تدبیری فرماتا ہے آسمان سے زمین تک پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا اس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔ (ت)

آیہ بالا کی شان نزول کیا ہے اور ناسخ ہے یا منسوخ؟ فقط۔

الجواب:

جس فرقہ کے یہ اقوال ہوں وہ کافر مرتد ملعون ہے ایسا کہ جو اسے مسلمان جانے بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے مرتد ہے، بزازیہ و مجمع الانہر و در مختار میں ہے:

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر ۳	جو ان کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

^۱ البواب اللدنیہ بحوالہ عبدالرزاق المقصد الاول اول المخلوقات المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۱/ ۷۳-۷۱

^۲ القرآن الکریم ۵/ ۳۲

^۳ در مختار باب المرتد مطبع مجتہائی دہلی ۱/ ۳۵۶

آیہ کریمہ حمد الہی میں ہے: شان نزول وہاں ذکر ہوتا ہے جو کسی حادثہ خاصہ میں اترے خبر منسوخ نہیں ہو سکتی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۸۶۲۴: محمد ظہیر الدین صاحب ثمن برج وزیر آباد پنجاب ۳ ذوالقعدہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عالم غیر مقلد عقائد و عملیات، جو کہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر جائے، اور اس کی نماز جنازہ ایک غیر مقلد پڑھائے، اور اس غیر مقلد کے پیچھے ایک عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد متونی کے عمل کو اچھا اور غیر مقلد کے اقتداء کو جائز سمجھ کر نماز جنازہ پڑھی۔ حالانکہ وہ عالم حنفی المذہب قبل ازیں لوگوں کو عقائد غیر مقلدین سے منع کرتا رہا ہو پس اس حالت میں جب کہ عالم حنفی المذہب نے غیر مقلد کی نماز جنازہ غیر مقلد امام کے پیچھے جائز تصور کر کے ادا کی ہو تو اس پر ازروئے شرع محمدی کیا تعزیر ہوتی ہے اور کیا بلا توبہ و استغفار ایسے عالم حنفی کی اقتداء جائز ہے؟ عالم غیر مقلدین متونی و امام غیر مقلد ائمہ اربعہ مجتہدین کے مسائل استنباط و اجتہاد یہ کو خلاف حدیث سمجھتا اور اکثر ان کے برعکس فتوے دیتا اور عمل کرتا ہو مثلاً:

(۱) نماز تراویح بیس رکعات سے کم ہر گز کسی امام کے نزدیک نہیں وہ آٹھ رکعت کا حکم دیتا اور عمل کرتا۔

(۲) مسئلہ طلاق ثلاثہ جو کہ فی کلمتہ واحدہ اور جلسہ واحدہ کے کہی گئی ہو اس طلاق ثلاثہ کو حکم رجعی طلاق کا دے کر بدون نکاح شوہر ثانی اس کے ساتھ نکاح کر دیتا ہو اور طلاق بالخلع کی عدت ایک حیض آنے کے بعد نکاح کر دیتا ہو اور تقلید شخصی سے بالکل انکار کرتا ہو، علاوہ ازیں آئین بالجسر کہنا امام کے پیچھے الحمد کا پڑھنا ہاتھ سینہ پر باندھنا سورہ فاتحہ میں ض کی جگہ ظ پڑھنا وغیرہ وغیرہ جائز سمجھتا ہو۔

الجواب:

سائل نے جو فہرست گنائی وہ غیر مقلد کے بعض فرعی مسائل باطلہ و اعمال فاسدہ کی ہے ان کے عقائد اور ہیں جن میں بکثرت کفریات ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل رسالہ الکوکبة الشہابیہ میں ہے، جس میں ستر وجہ سے ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم فقہاء کرام لزوم کفر ثابت کیا ہے کسی جاہل صحبت نایافتہ کی نسبت احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے عقائد ملعونہ سے آگاہ نہیں ظاہر ہی صورت مسلمان دیکھ کر اقتداء کر لی اور نماز جنازہ پڑھ لی مگر جسے عالم ہونے کا دغوی ہو اور ان کے عقائد پر مطلع ہو لوگوں کو ان سے منع کرتا ہو اور خود انھیں اچھا جان کر ان کے جنازہ کی نماز پڑھے اور ان کی اقتداء کرے تو ضرور اس کے عقیدے میں فساد اور اس کے ایمان میں خلل آیا اور وہ بھی مستم شمار کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی

قال اللہ تعالیٰ "وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ

رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے۔ (ت)	فَاللَّهُ مِنْهُمْ^۱۔
اب اس شخص کے پیچھے نماز ہر گز جائز نہیں اور اس پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے اور اگر عورت رکھتا ہے تو بعد توبہ و تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔	اب اس شخص کے پیچھے نماز ہر گز جائز نہیں اور اس پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے اور اگر عورت رکھتا ہے تو بعد توبہ و تجدید اسلام تجدید نکاح کرے۔
اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا، اور جو منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے مستغنی ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگتے ہیں کہ بلند و عظیم اللہ تعالیٰ کی قوت اور توفیق کے بغیر نہ بُرائی سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی نیکی کو بجالایا جاسکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	"وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"^۲۔ "وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ"^۳۔ "وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ"^۴۔ نسأل الله العفو والعافية ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔ والله تعالیٰ اعلم۔

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

از ملک کاٹھیاوار مقام اڑتیاں آمین احمد

مسئلہ ۲۴۹، ۲۵۰:

(۱) ہندو یا نصاریٰ اس کو کافر بولنا کیسا ہے؟

(۲) ایک ہندو کو پھانسی کا حکم ہوا وہ اسی وقت مسلمان ہونا چاہتا ہے یہ مسلمان ہو گیا نہیں؟

الجواب:

(۱) گالی کے طور پر کافر کہنا اور بات ہے اور شرع کی اصطلاح یہ ہے کہ جو مسلمان نہیں اسے کافر کہا جاتا ہے بایں معنی جو کوئی اسلام میں نہ ہو شرع کے نزدیک کافر ہے۔

(۲) پھانسی ہو جانے سے ایک آن پہلے جو اسلام لائے مسلمان ہو جائے گا اور اس کی تجہیز و تکفین اور اس کے جنازہ کی نماز مسلمانوں پر فرض ہوگی۔

۳ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ

امام بخش زیدی از جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان

مسئلہ ۲۵۱:

وحدة الوجود حق ہے یا نہ؟

الجواب:

توحید ایمان ہے لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ت) اور وحدت حق

^۱ القرآن الکریم ۵/ ۵۱

^۲ القرآن الکریم ۲/ ۲۱۳

^۳ القرآن الکریم ۳۱/ ۱۲

^۴ القرآن الکریم ۳/ ۹۷

"كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ"^۱ (اس کی ذات کے سوا ہر کوئی ہلاک ہونے والا ہے۔ ت) سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

فأشهد ان الله لا رب غيره.

وانك مأمون على كل غائب^۲

(میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور بیشک (یا رسول اللہ!) آپ ہر غیب پر امین ہیں۔ ت) اور اتحاد باطل اور اس کا ماننا الحاد:

"إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا" ^۳	آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔

وجود واحد ہے اور موجود احد، باقی سب ظل و عکوس،

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ^۴	وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن، اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔ (ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۵۲: مسئلہ سید اولاد علی صاحب مراد آبادی ۷ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ "إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ"^۵ (بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ت) اور "فَأَيُّ شَيْءٍ لَمْ يَخْلُقْهُ اللَّهُ"^۶ (تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ)

^۱ القرآن الكريم ۸۸/۲۸

^۲ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة قصه اسلام سواد بن قارب دار الفکر بیروت ۲/۶۰۹، عمدة القاری شرح صحیح بخاری باب اسلام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادارة الطباعة المنيرية بیروت ۸/۱۷، مختصر سيرة الرسول از عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب نجدی

المكتبة السلفية لاہور ص ۶۹

^۳ القرآن الكريم ۹۳/۱۹

^۴ القرآن الكريم ۳/۵۷

^۵ القرآن الكريم ۱۲/۲۲

^۶ القرآن الكريم ۱۱۵/۲

اور "نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ" ^۱ (اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔ ت) سے احاطہ اور قرب ذاتی مراد ہے یا صفاتی زید کہتا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا علم اور قدرت ہر شے کو محیط ہے نہ ذات، عمر و کہتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہر شے کو محیط اور شہ رگ سے زیادہ قریب ہے کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو اور خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور اگر ان آیات سے احاطہ اور قرب صفاتی مراد لیا جائے گا تو گویا صفات خدا ذات باری سے بڑھ گئیں اور ذات باری محدود اور صفات سے چھوٹی ہوگی، اور جو شخص ان آیات سے احاطہ اور قرب صفاتی مراد لے وہ مشرک ہے اگر دنیا بھر کے عالم ایسا کہیں تو بھی ایک کی نہ مانوں گا اور سب کو مشرک کہوں گا اور اپنی دلیل میں شاہ امداد اللہ صاحب اور مولانا روم صاحب اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے اقوال پیش کرتا ہے، ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے؟ اور اگر زید حق پر ہے تو عمرو کے واسطے شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے وہ اپنے اس قول سے کسی گناہ کا مرتکب ہے یا نہیں؟ بینوا مع الدلائل من الكتاب تو جروا من الله الوهاب (کتب سے دلائل کے ساتھ بیان کیجئے اور اللہ وہاب سے اجر پائیے۔ ت)

الجواب:

اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔ (ت)	"رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ" ^۱ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّخْضَمُوْنِ ^۲

آیات متشابہات میں اہل سنت حفظہم اللہ تعالیٰ کے دو مسلک ہیں:
اقول: تفویض کہ ہم ان کے معنی کچھ نہیں جانتے اللہ و رسول جانتے ہیں جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو معنی مراد الہی ہیں ہم اس پر ایمان لائے،

ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔ (ت)	"اَمْثَلِيْهِ كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ" ^۳

^۱ القرآن الکریم ۱۶/۵۰

^۲ القرآن الکریم ۲۳/۹۸-۹۷

^۳ القرآن الکریم ۷/۳

یہی مسلک سلف ہے اور یہی صحیح و معتد، اس تقدیر پر تو نہ احاطہ ذاتی کہا جائے نہ صفاتی کہا جائے، معنی سے کچھ بحث ہی نہ کی جائے، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے "أَلَّا تَحِلُّنَّ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝" ^۱ (رحمان نے عرش پر استواء فرمایا۔ ت) کے معنی دریافت کئے گئے فرمایا:

الاستواء معلوم والكيف مجهول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة ^۲	استواء معلوم ہے اور کیف مجهول و اس پر ایمان فرض اور اس کی تفتیش بدعت۔

یہی جواب سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا، یہی مسلک ہمارے امام اعظم اور سائر ائمہ سلف کا ہے، ہاں ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسم و جہت و مکان سے پاک و منزہ ہے، کسی مکان میں نہیں ہو سکتا، کسی جگہ نہیں ہو سکتا، کسی طرف نہیں ہو سکتا، اور طرف سب اس کے بنائے ہوئے ہیں، اور حادث ہیں، اور قدیم ازلی، ازل میں کسی جگہ کسی طرف نہ تھا کہ جگہ اور طرف تھے ہی نہیں تو اب کسی جگہ اور طرف میں نہیں، جیسا جب تھا ویسا ہی اب ہے، جگہ اور طرف کو بنا کر بدل نہ گیا، جگہ اور طرف بدلیں گے اور وہ بدلنے سے پاک ہے۔

دوم: تاویل کہ ایسی آیات کو حسب محاورہ معنی جائز پر حمل کریں جس سے نہ چین لینے والی طبیعتوں کو تسکین ہو اور ایمان سلامت رہے یہ مسلک خلف کا ہے اور اس طور پر احاطہ صفاتی مراد لیں گے، علم و قدرت الہی ہر شے کو محیط ہونے کے بھی یہ معنی نہیں کہ اس کے علم و قدرت ہر جگہ متمکن ہیں کہ جگہ یا طرف میں ہونا جسم و جسمانیات کی شان ہے اور وہ اور اس کے صفات ان سے متعالی بلکہ احاطہ علم کے معنی یہ ہیں کہ ہر شے واجب یا ممکن یا ممتنع معدوم یا موجود حادث یا قدیم اسے معلوم ہے، احاطہ قدرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر ممکن پر اسے قدرت ہے، اس سے صفات کا ذات سے بڑھ جانا نہ کہے گا مگر مجنون، عمر و کا وہ کہنا کہ کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو کلمہ کفر ہے کہ اس کی ذات کے لئے جگہ ثابت کرنا ہے، فتاویٰ تاتارخانیہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالمگیری و جامع الفصولین وغیرہ میں اس پر حکم کفر فرمایا اور احاطہ صفاتی ماننے والے کو اس کا مشرک کہنا ہزاروں ائمہ خلف پر حکم شرک

^۱ القرآن الکریم ۵/۲۰

^۲ لباب التأویل (تفسیر الخازن) ۵۴/۷۷ ثم استوی علی العرش کے تحت مصطفیٰ البابی مصر ۲/۲۳۸، درمنثور بحوالہ مردویہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا ۵۴/۷۷ منشورات مکتبہ آیۃ اللہ المعظمی قم ایران ۹۱/۳، مدارک التنزیل (تفسیر نسفی) ۵/۲۰، سورہ طہ، دار الکتب العربیہ بیروت ۳/۲۸

لگانا ہے اور اس کا کہنا کہ "اگر تمام دنیا کے عالم ایسا کہیں تو میں سب کو مشرک کہوں گا" صریح کفر پر آمادگی ہے کہ تمام جہاں کے عالموں کو مشرک نہ کہے گا مگر کافر اور کفر پر آمادگی کفر ہے، عمر و پر توبہ فرض ہے اپنے عقیدہ باطلہ سے تائب ہو اور کلمہ اسلام پڑھے اور عورت رکھتا ہو تو بعد اسلام اس سے پھر نکاح کرے اگر وہ راضی ہو ہم چند سہل باتیں لکھتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو اسے ہدایت کرنا ہے تو انھیں سے وہ سمجھ لے گا کہ اس نے کیسی ناپاک بات کہی اور اپنے معبود کو کیسے گھناؤنے داغ لگائے اور نظر انصاف سے نہ دیکھے اور تعصب و عناد برتے تو اللہ راہ نہیں دیتا ہے ظالموں کو، ذرا آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر رب عزوجل کی عظمت پر ایمان لا کر غور کرے کہ اس نے کیسی ذلیل چیز کا نام خدا رکھا ہے الحمد للہ معیت و قرب و احاطہ اللہ پر مسلمان کا ایمان ہے مگر نہ ان معنی پر جو ان الفاظ سے لغوی و عرفی طور پر سمجھ آتے ہیں بلکہ ان پر جو مراد الہی ہیں اور ہمارے عقول سے وراہ ہیں معاذ اللہ اگر یہی ظاہری معنی لئے جائیں جس پر یہ کہا جائے کہ وہ بذاتہ ہر مکان ہر گوشہ میں موجود ہے تو اس سے زائد ذلیل تر کوئی عیب لگانا نہ ہوگا۔

(۱) جب کہ اس کے نزدیک اس کا وہی معبود بالذات ہر مکان ہر گوشہ میں موجود اور ہر شے کو بالذات محیط ہے تو پاخانہ میں بھی ہوگا، اس کی نجاست کو لپٹا ہوا بھی ہوگا، اس نجاست کے ساتھ اس کے بدترین مقام سے نکلا بھی۔

(۲) جو شے دوسری شے کو بالذات محیط ہو وہ یوہیں ہوگا کہ محیط کے اندر جوف ہو جو اس دوسری چیز کو گھیرے ہوئے ہے جیسے آسمان زمین کو محیط ہے تو اس کا معبود جوف دار کھل ہو اور اللہ واحد قہار صمد ہے جوف سے پاک ہے۔

(۳) سب اشیاء کو محیط ہونا بایں معنی ہے کہ اس کا معبود وہی تمام عالم کے باہر باہر ہے اور عالم اس کے اندر ہے جیسے فلک الافلاک کے اندر باقی کرتے جب توشہ رگ سے زیادہ قریب کیسے ہوا بلکہ لاکھوں منزل دور ہوا اور اگریوں ہے کہ ہر ذرہ ذرہ کو بذاتہ بلا واسطہ محیط ہے تو بلاشبہ وہ شے کہ مشرق کے کسی ذرہ کو محیط ہو قطعاً اس کی غیر ہوگی جو مغرب کے ذرہ کو محیط ہے تو ذروں کی گنتی پر خدا یا خدا کے ٹکڑے ہوئے اور وہ احد صمد اس سے متعالی ہے۔

(۴) جب کہ وہ ہر شے کو بالذات محیط ہے تو زمین کو بھی محیط ہوگا اور یہ جو تم چلتے ہو اور جوتیاں پہن کر پاؤں رکھتے ہو وہ تمہارے معبود پر ہوئیں تم جو پاخانہ پیشاب پھرتے ہو وہ تمہارے معبود پر گرا کیسا گھناؤنا معبود اور کیسے ناپاک عابد،

"ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْهَلْطُوبُ" ① (کتنا کمزور چاہنے والا اور

(جو چاہیگا۔ ت)

(۵) مثلاً کسی زید نے کسی عمرو کو جو تمارا تو عمرو کو بھی اس کا معبود محیط ہے، اس جوتے پڑتے وقت وہیں قائم رہے گا یا ہٹ جائے گا اگر ہٹ گیا تو ہر شے کو محیط نہ رہا اگر قائم رہا تو اسی پر پڑا،

(۶) جس وقت زید نے جوتا اٹھایا اور ابھی عمرو کے بدن تک نہ پہنچا تو جوتے اور عمرو کے بدن میں جو فاصلہ ہے وہ بھی ایک شے اور وہ ایک جگہ ہے، وہ وہی معبود بذات خود یہاں بھی موجود ہو گا یہاں سے وہاں تک جگہ اس سے بھری ہوئی ہے اب جوتا آگے بڑھا کہ بدن عمرو سے قریب ہو اس بڑھنے میں وہ وہی معبود کہ یہاں سے وہاں تک بھرا ہوا تھا، پانی یا ہوا کی طرح چرے گا کہ جوتا اس میں ہوتا ہوا گزر جائے گا جب تو طرفہ معبود جسے جوتے نے پھاڑ دیا اور اگر نہ چرے گا بلکہ سٹے گا جیسے پھولی ہوئی روٹی ستمتی ہے تو معبود کیا ہوا بڑھو، اور اگر نہ چرے گا نہ سٹے گا تو ضرور ہے کہ جوتا دیکھ کر جگہ چھوڑ دے گا ہر جگہ موجود کہاں رہا؟

(۷) جب کہ ہر وہ شے کہ بذاتہ محیط ہے تو محیط جیسا شے کے اوپر ہوتا ہے ویسا ہی اس کے نیچے پاؤں کے تلے وہ جوتوں کے نیچے وہ پھر ایسے ذیل کو رب اعلیٰ کیسے کہا جاسکتا ہے!

تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوَّ الْكِبِيرِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى عَلَى الْكَرِيمِ الْبَوَلِيِّ وَالْهَ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ أَبَدًا آمِينَ، وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَاللَّهُ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔	جو کچھ ظالموں نے کہا اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند و بزرگ ہے نیکی بجالانا اور برائی سے پھرنا اللہ بلند و بزرگ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتا اور بلند و اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں ہوں کریم مولیٰ پر اور اس کی آل اور اصحاب پر بھی، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہیں، تمام حمد اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (ت)

۶ صفر ۱۳۳۵ھ

مرسلہ محیب الدین ساکن مسچور پوسٹ ٹوپیری بازی ضلع ڈھاکہ

مسئلہ ۲۵۳:

جو مندرجہ اور فقہ کا نہیں ماننے والا کتابی ہے یا خارجی؟

الجواب:

جو مسلمان کلاماً فرقہ کو اصلاً نہ مانے نہ کتابی ہے نہ خارجی بلکہ مرتد ہے اسلام سے خارج اور اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بد دین گمراہ۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "فَلَوْلَا نَفَعُ مَنْ كُنَّ فِرْقَةٌ"	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے

مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَّيْتَفَقَهُوا فِي الدِّينِ" ^۱ وفي الحديث عنه صلى الله تعالى عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين ^۲ - والله تعالى اعلم -	ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ (ت) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۲۵۴: مرسلہ محمد الیاس صاحب واعظ خراسانی شہر جوناگرہ ملک کاٹھیاوار ۱۶ صفر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارہ میں جس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں سے مشورہ کیا اگرچہ اس کی ضرورت نہیں مگر تعلیم کہ ہم تم بھی مشورہ سے کام لیں، کیا ایسے شخص سے بامید نجات ابدی بیعت ہونا مفید ہے یا جو مرید ہو چکے ہیں کچھ فائدہ نہ اٹھائیں گے، بینواتوجروا (بیان کرد و جہر پاؤ۔ ت)

الجواب:

اتنی بات ایسی نہیں جس کے سبب اس کے ہاتھ پر بیعت ناجائز ہو جائے خصوصاً کہ اس نے تصریح کر دی کہ اسے حاجت مشورہ کی نہیں بندوں کے ارشاد کے لئے ایسا کیا تو جو اس سے وہم جاتا وہ بھی اس نے دفع کر دیا، خود حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: استشار فی ربی فی امتی ثلاثاً ^۳ مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۵: مرسلہ سخاوت خاں ناینا مسجد ندی قصبہ مہدپور ریاست اندور ملک مالوہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۵ھ

کوئی شخص سنت و جماعت میں سے نماز سے انکار کرے اور اس سے کہا جائے کہ نماز سے

^۱ القرآن الکریم ۹/ ۱۲۲

^۲ صحیح البخاری کتاب العلم باب العلم قبل القول والعمل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶، صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قوله صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۳۳، المعجم الکبیر حدیث ۹۱۱، المكتبة الفیصلیة بیروت ۱۹/ ۳۸۹

^۳ مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفہ بن الیمان دار الفکر بیروت ۵/ ۳۹۳، الخصائص الکبریٰ باب اختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بان امة الخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۰۶

انکار کرنا کفر ہے اس کے جواب میں وہ کہے کہ میں کافر ہی سہی، ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟ فقط
الجواب:

نماز سے انکار یہ بھی ہے کہ وہ کہے میں نہیں پڑھتا یا نہیں پڑھوں گا، اس قدر سے کافر نہ ہو گا جب تک نماز کی فرضیت سے انکار یا اس کا استخفاف نہ کرے، اگر شخص مذکور کا انکار اس حد کا نہ تھا تو جس نے اس کے انکار پر حکم کفر لگایا خاطی ہوا، اور اسی کی زیادتی اس شخص کو ایسے کلمہ مردودہ کی طرف لے گئی، بہر حال اپنے آپ کو یہ کہنا کہ کافر ہی سہی اس کا ظاہر معاذ اللہ قبول کفر ہے، اور قبول کفر یقیناً کفر ہے، مگر اس معنی کا بھی احتمال ہے کہ نزدیک کافر ہی سہی لہذا حکم تکفیر نہ کیا جائے گا البتہ تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۶ و ۲۵۷: مرسلہ حاجی قاسم میاں صاحب از گوئڈل علاقہ کاٹھیاوار ۱۷ جمادی الآخر ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں ائمہ دین و علمائے معتمدین اہل سنت ایدہم اللہ تعالیٰ و نصرہم اللہ، کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (جس کا جلسہ بمقام جو ناگڈھ کاٹھیاوار بتاریخ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ہوا) کے ان اراکین کے حق میں ہادی بن کراچی تقریروں میں ذیل کے اقوال بیان کئے اور ان اراکین کا حکم بھی بیان فرمائیں جنہوں نے ان کے اقوال گجراتی زبان میں بعینہ نقل کئے اور چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کئے اور کرتے ہیں؟

(۱) گجراتی زبان میں دینی کتابوں کا انتظام کیا جائے، مسلمان بچوں کے لئے خاص گجراتی مدارس قائم کئے جائیں جن میں "مسلمان دھرم کی دنت کتھاؤں کا ذکر ہو" اور جن میں مسلمان بیروتوں کی تعریفیں کی ہوں، ایسی کتابیں رائج کی جائیں (نیز) "مسلمان لوگ جس دھرم کی دنت کتھا" اور جن حضرات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں ان کا حقارت سے جس مروجہ کتب میں ذکر کیا گیا ہو اول درجہ کتب کو دیگر اقوام سے ملے ہوئے مدارس سے باطل کرنا (روداد تقریر صدر صفحہ ۲۹۰)

(۲) ہم ہمارے ملکی برادروں کے جذبات کو ان کے "دیوتا کی باتوں کو" ان کے پیشواؤں کو عزت دیتے ہیں اور وہ بھی ایسی ہی عزت ہماری طرف رکھیں ایسی بھی امید رکھتے ہیں (روداد تقریر صدر ص ۳۳) مگر گزارش آنکہ لفظ "دنت کتھا" کے معنی گجراتی زبان میں زبان کی بات وہ بات جس کی کوئی سند نہ ہوتی ہو، ہوتے ہیں۔

الجواب:

ایسے اقوال کے قائم ہادی نہیں ہو سکتے بلکہ مضل ہیں یعنی گمراہ کرنے والے اور گمراہی پھیلانے والے

اور مسلمانوں کو گمراہی کی طرف بلانے والے، اور جو ایسے اقوال کو شائع کرتے ہیں وہ مسلمانوں میں اشاعت فاحشہ کے محب اور ان قائلوں کی طرح غضب جبار و عذاب قہار کے مستوجب ہیں۔ بزرگان اسلام کے مناقب کو دنت کتھا یعنی بے اصل افسانہ کہنا ہی گمراہی کے لئے کافی تھا مگر کفار کے مذہبی جذبات اور ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں کو عزت دینا صریح کلمہ کفر ہے،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا عزت تو خاص اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ" ۱۔

ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں اور مذہبی جذبات کا اعزاز و درکنار جو ان کے کسی فعل کی تحسین ہی کرے باتفاق ائمہ کافر ہے، غمز العیون والبصائر میں ہے:

جس نے کسی کافر کے عمل کو اچھا گمان کیا وہ باتفاق مشائخ کافر ہے۔ (ت)	اتفق مشائخنا ان من رأى امر الكفار حسنا فقد كفر ۲۔

ان لوگوں پر فرض ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، تجدید اسلام کریں، تجدید نکاح کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ ۲۵۸: از اکبر آباد چھوٹی گلی حکیموں کی معرفت ڈاکٹر محمد نفیس صاحب مرسلہ مولانا مولوی دیدار علی صاحب الوری ۴ شعبان ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا نعوذ باللہ آپ یتیم، غریب، بیچارے تھے اور جب چند اشخاص نے جا کر سمجھایا کہ غالباً آپ نے یہ الفاظ نہیں کہے ہوں گے، مناسب ہے کہ آپ اظہار انکار فرمادیں تو کہنے لگا کہ میں نے تو یہی کہا ہے، اللہ جل شانہ تو قرآن عظیم میں "وَوَجَدَكَ ضَالًّا" ۳ فرما رہا ہے، بعدہ جب ایک نووارد مولوی صاحب نے ان سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے انکار کیا اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بچار کر بات فرمایا کرتے تھے اس کو لوگوں نے غریب

۱ القرآن الکریم ۸/۲۳

۲ غمز العیون والبصائر شرح الاشباہ والنظائر باب السیور الردۃ الادارۃ القرآن کراچی ۱/۲۹۵

۳ القرآن الکریم ۷/۹۳

بیچارہ کر کے کہہ دیا مولوی صاحب نے فرمایا غالباً ایسا ہی ہوگا مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب توہین شان رسالت اور موجب کفر ہیں اور اسی طرح "وَوَجَدَكَ ضَالًّا" ^۱ ایسے موقع پر کہتا ہے کہ بیشک تو اس لکھنے سے منکر ہو گیا اور لیت و لعل میں ٹال دیا۔ آیا بلا توبہ اس کا وعظ سننا ملنا جلنا سلام علیک کرنا، اس کے معاونین سے نکاح پڑھوانا اور اس کے معاونین کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان سے ملنا جلنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا جزاکم اللہ (بیان کرو اجر پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں جزا عطا فرمائے۔ ت)

الجواب:

حضور اقدس قاسم النعم، مالک الارض ورقاب الامم، معطی منعم، قثم، قیوم، ولی، والی، علی، عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع شافی، عفو عافی، غفور جمیل، عزیز جلیل، وہاب کریم، غنی عظیم، خلیفہ مطلق حضرت رب، مالک الناس و دیان العرب، ولی الفضل جلی الافضال، رفیع المثل، ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ و شرف اعظم کے شان ارفع و اعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز و حرام ہے، خزانہ الاکل مقدسی ورد المختار و آخر شتی میں ہے:

یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء معظمہ فلایجوز ان یقال انہ فقیر غریب مسکین ^۲ ۔	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ با عظمت اسماء کے ساتھ کرنا لازم و فرض ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر، غریب اور مسکین کہنا جائز نہیں۔ (ت)

زر قانی علی الموابہب میں ہے:

قال تعالیٰ ووجدک عائلاً فاعنی نص علی انہ اغناہ بعد ذلک فزالہ عنہ ذلک الوصف فلایجوز وصفہ بہ بعد ^۳ ۔	اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک "اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محتاج پایا تو غنی کر دیا" واضح طور پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا ہے جس سے محتاجی والا وصف زائل ہو چکا ہے، لہذا اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ وصف بیان کرنا

^۱ القرآن الکریم ۹۳/۷

^۲ ردالمحتار مسائل شتی دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۸۱

^۳ شرح الزرقانی علی الموابہب

ہر گز جائز نہیں۔ (ت) اسی میں ہے:

لفظ یتیم، یتیم سے ہے یعنی بچہ کے بالغ ہونے سے پہلے باپ کا فوت ہونا، یا اس کا معنی منفرد اور یتیم ہونا ہے جیسے کہا جاتا ہے در یتیم (یتیم موتی) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی "کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا" کے تحت مفسرین نے کہا ہے یعنی قریش میں آپ کی مثال نہیں ملتی یکتا ہیں انتی، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ و مذہب یہ ہے کہ اس نام (یتیم) کا اطلاق آپ پر جائز نہیں۔ (ت)	الیتیم من الیتیم موت الاب قبل بلوغ الولد او من الانفراد کدرۃ یتیمۃ کما قبل فی قوله تعالیٰ الم یجدک یتیمًا ای واحد ا فی قریش عذیم النظیر انتھی ومذہب مالک لایجوز علیہ هذا الاسم¹۔

نسیم الریاض جلد الرابع ص ۴۵۰ میں ہے:

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو فقر کے ساتھ متصف نہیں کیا جاسکتا، ہمارے نبی و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا جائز نہیں، باقی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں جو منقول ہے "الفقر فخری" (فقر میرا فخر ہے) اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ گزرا۔ (ت)	الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لایوصفون بالفقرو لایجوز ان یقال لنبیننا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر وقولہم عنہ الفقر فخری لاصل له کما تقدم²۔

اسی کے صفحہ ۳۷۸ میں ہے:

امام زرکشی نے امام سبکی کی طرح فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر یا مسکین کہنا ہر گز جائز نہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے بڑھ کر غنی بنایا ہے خصوصاً اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد تو اس کی گنجائش ہی نہیں پایا اس نے آپ کو محتاج تو غنی کر دیا" باقی آپ صلی اللہ	قال الزرکشی کالسبکی لایجوز ان یقال له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر او مسکین وهو اغنی الناس باللہ تعالیٰ لاسیما بعد قوله تعالیٰ "وَوَجَدَكَ عَالِفًا غَنًی" وقوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللهم احینی مسکینا اراد به المسکنة

¹ شرح الزرقانی علی المواب

² نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض الوجه الخامس ان لایقصد دار الفکر بیروت ۴/۵

القلبية بالخشوع والفقر فخرى باطل لا اصل له كما قال الحافظ ابن حجر العسقلاني ¹ ۔	تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا "اے اللہ! مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ" سے قلبی خشوع و مسکنت مراد ہے۔ اور یہ قول "فقر میرا فخر ہے" باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا۔ (ت)

شفاء شریف امام اجل قاضی عیاض صدر باب اول قسم رابع میں ہے:

افتی فقہاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتنفقة الطليطلى و صلبه بما شهد عليه من استخفافه بحق النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و تسبيته اياه اثناء مناظرته باليتيم و ختن حيدر وزعمه ان زهده عليه الصلوة والسلام لم يكن قصدا ولو قدر على الطيبات اكلها الى اشباه لهذا ² ۔	فقہاء اندلس نے ابن حاتم المتنفقة الطليطلى کے قتل اور پھانسی لٹکانے کا فتویٰ دیا اس کے خلاف یہ شہادت ملی کہ اس نے دوران مناظرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی بے ادبی کرتے ہوئے آپ کو یتیم اور حیدر کا سر کہا، اور اس کا خیال یہ تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیاری نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو ضرور انھیں استعمال میں لاتے، اس کی مثل گستاخی کے دیگر اقوال۔ (ت)

شرح علی قاری میں ہے:

يكفى امر واحد منها في تكفيره وقتله ³ ۔	اس کی تکفیر اور قتل کے لئے ان مذکورہ اشیاء میں ایک ہی کافی ہے۔ (ت)

نیز شفا شریف میں ہے:

افتی ابو الحسن القابسي فيمن قال في النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الجمال يتيم ابي طالب. بالقتل	امام ابو الحسن قابسی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو طالب کا یتیم اونٹوں والا کہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

¹ نسيم الرياض شرح الشفاء باب في بيان ما هو الخ دار الفكر بيروت ۳۳۶/۴

² الشفاء بتعريف حقوق المصطفى الباب الاول في بيان ما هو الخ مطبع شركت صحايفه تركي ۲/۲۱۰

³ شرح الشفاء ملا علی قاری الباب الاول في بيان ما هو الخ الحاج محرم آفندی ۲/۳۹۸

لظہور استہانتہ فـ بذلک ^۱	کے حق میں توہین ہے۔ (ت)

شرح علی قاری میں ہے:

لعل الجمع بین الوصفین مطابق للواقع فی السؤال والافکل واحد منہما یکفی فی تکفیر صاحب المقال ^۲	دو چیزوں (اونٹوں والا، ابوطالب کا یتیم) کو شاید سوال میں جمع ذکر کرنے کی وجہ سے اکٹھا کر دیا گیا ہے ورنہ ان دونوں میں سے ایک کا بھی قائل کافر ہے۔ (ت)

نیز شفا شریف میں بیعت معری ہے۔

کنت موسیٰ وافتہ بنت شعیب غیر ان لیس فی کیا من فقیر^۳

(آپ موسیٰ کی طرح ہیں جن کے پاس حضرت شعیب کی صاحبزادی آئی تھیں مگر بات صرف اتنی ہے کہ تم دونوں کوئی فقیر نہیں۔ (ت) پر ارشاد فرمایا:

آخر البیت شدید وداخل فی باب الازراء، والتحقیق بالنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وتفضیل حال غیرہ علیہ ^۴	دوسرے شعر کا مصرعہ ثانی نہایت نامناسب اور گستاخی کے باب میں داخل ہے کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں تحقیر و توہین ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دوسرے کو فضیلت دی گئی ہے۔ (ت)

شرح علی قاری میں ہے:

ای عجز شدید فی القبح عند تدبرہ لان مضمونہ التعییر لموسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بفقرہ ^۵	یعنی اس شعر کے آخری مصرعہ میں اگر تدبر کیا جائے تو اس میں قباحت شدید ہے کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فقیر کہہ کر عار دلائی گئی ہے جو کہ قباحت کا باعث ہے۔ (ت)

نیز شفا شریف میں اور اشعار بیابان بد زبان جو اس سے ہلکے ہیں ذکر کر کے فرمایا:

ہذہ کلاہا وان لم تتضمن سباً ولا اضافۃ	یہ تمام اشعار اگرچہ گستاخی اور فرشتوں اور

^۱ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الاول فی بیان ماہو فی قول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطبع شرکت صحافیہ ترکی ۲/ ۲۰۹

^۲ شرح الشفاء ملا علی قاری الباب الاول فی بیان ماہو فی قول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطبع الحاج محرم آفندی ۲/ ۳۹۶

^۳ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل الوجہ الخامس الخ مطبع شرکت صحافیہ ترکی ۲/ ۲۲۹

^۴ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل الوجہ الخامس الخ مطبع شرکت صحافیہ ترکی ۲/ ۲۲۹

^۵ شرح الشفاء ملا علی قاری الحاج محرم آفندی ۲/ ۴۴۲

فـ: خط کشیدہ عبارت کتاب الشفاء مطبوعہ شرکت صحافیہ میں نہیں ہے۔ نذیر احمد

الى الملائكة والانبياء عليهم الصلوة والسلام نقصاً ولست اعنى عجزى بيتى المعرى ولا قصد قائلها ازراء وغضاً فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة ولا عز حرمة المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم ¹	انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نقص پر مشتمل نہیں نہ ہی معری کے پورے کلام کو درست سمجھتا ہوں اور نہ ہی ان کے قائل نے بے ادبی اور طعن کا قصد کیا، تاہم ان اشعار میں نبوت کا وقار اور رسالت کی عظمت اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعزاز نہیں ہے۔ (ت)

شرح علی قاری میں ہے:

(لست اعنى) بهذه النفى (عجزى بيتى المعرى) فانه كفر واضح والحادث ²	میں نہیں ہوں (اس نقص اور گستاخی کی) نفی میں معری کے شعروں کو درست قرار دینے والا کیونکہ یہ واضح کفر اور کھلا الحاد ہے۔ (ت)

امام ابن حجر مکی شرح ہمز یہ مبارکہ میں زیر قول ماتن امام محمد بوصیری قدس سرف

وسع العالمين علماً وحلماً فہو بحر لم تعیہ الاعیاء

مستقل دنیاك ان ينسب الامساك منها اليه والاعطاء³

(آپ علم و حلم میں تمام جہانوں سے برتر ہیں، وہ ایسا سمندر ہے جسے کوئی عیب لگانے والا عیب نہیں لگا سکتا، آپ دنیا کو حقیر
و ذلیل جانتے ہیں برابر ہے آپ کو غیر مستحق سے دنیا کو روکنا اور مستحق کو عطا کرنا۔ (ت)

فرماتے ہیں:

في السيف المسلول للتنقى السبكي عن الشفاء واقرة ان فقهاء الاندلس	امام تقی سبکی نے "السيف المسلول" میں "الشفاء" سے نقل کر کے اسے ثابت رکھا ہے کہ فقہاء اندلس

¹ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى فصل الوجه الخامس الخ مطبع شرکت صحافیہ ترکی ۱۲/ ۲۳۰

² شرح الشفاء ملا علی قاری فصل الوجه الخامس الخ الحاج محرم آفندی ۱۲/ ۲۳۵

³ متن الهمز یہ شرح الفتوحات الاحمدية المكتبة التجارية الكبرى مصر ۲۶

افتوا بآراقة دمر من وصفه صلى الله تعالى عليه وسلم بالفقر في اثناء مناظرته باليتيم ثم زعم ان زهده لم يكن قصدا ولو قدر على الطيبات اكلها وذكر البدر الزر كشي من بعض الفقهاء المتأخرين انه كان يقول لم يكن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقير من المال ولا حاله حال الفقر بل كان اغنى الناس بالله تعالى قد كفى امر دنيا في نفسه وعياله وكان يقول في قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم احيني مسكينا ان المراد استكانة القلب لا السكنة هي ان لا يجد ما يقع لوقعاس كفايته وكان يشدد التكبر على من يعتقد خلاف ذلك اهو ما خبر الفقر فخري وبه افتخر فموضوع وقد صح انه صلى الله تعالى عليه وسلم استعاذ من فتنة الفقر كما استعاذ من فتنة الغنى¹۔

نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ جاری فرمایا جس نے دوران مناظرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر و یتیم کہا اور یہ عقیدہ رکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیار ہی نہ تھا اگر آپ اشیاء طیبہ پر قادر ہوتے تو انھیں استعمال میں لاتے، امام بدر زرکشی نے بعض متأخرین فقہاء سے نقل کیا کہ فرمایا کرتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی مال کے اعتبار سے فقیر نہیں اور نہ آپ کا حال، حال فقر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام لوگوں سے غنی بنایا ہے آپ اپنی ذات اور عیال میں دنیا کے کسی معاملہ میں ہر گز محتاج نہیں اور یہ بھی فرماتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو ارشاد گرامی ہے "اے اللہ! مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ" سے دل کی عاجزی مراد ہے نہ کہ وہ غریبی و محتاجی جو فقر کا مترادف ہے یعنی وہ محتاج جو قوت لایموت نہ رکھتا ہو، اور جو اس کے خلاف ذہن و عقیدہ رکھتا ہو اس پر سخت ناراض ہوتے۔ رہا معاملہ حدیث "فقر میرا فخر ہے اور اس پر میں فخر کرتا ہوں" کا، تو یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ فقر کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے جیسے کہ مالدار کے فتنہ سے پناہ مانگتے۔ (ت)

ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عبارات متظاہرہ ہیں اور فتوائے فقہائے اندلس و امام ابو الحسن قاسمی و تقریرات امام قاضی عیاض و امام تقی الملہ والدین سبکی و توضیحات علی قاری میں ان پر حکم کفر ہے۔
اقول: وبالله التوفیق، توفیق جامع و تحقیق لامع یہ ہے کہ ان اوصاف کا اطلاق بروجہ تقریر و اثبات خواہ حکم قصدی میں ہو یا وصف عنوانی میں اگر قول قائل کے سیاق یا سابق یا سوبق یا مساق سے

¹ شرح الہمز یہ للامام ابن حجر مکی و ستیاب نہیں یہ عبارت مختصر الفتوحات الاحمدیہ ص ۷۷ مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ مصریہ ملاحظہ

طرز تنقیص ظاہر وثابت ہو یقیناً کفر ہے، اور اگر ایسا نہیں اور قائل جاہل ہے اور اس سے صدور نادر ہو اور وہ اس پر غیر مصر تو ہدایت و تنبیہ و زجر و تہدید کریں اور حاکم شرع اس کے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزاوار سزا ہے۔ اور اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مریض القلب بد دین گمراہ و مستحق عذاب شدید ہے، سلطان اسلام اسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت و مجالست سے احتراز لازم اور اسے واعظ یا امام نماز بنانا اس کا وعظ سننا اس کے پیچھے نماز ممنوع و حرام۔

یہ وہ ہے جو امام ابن حجر مکی نے فرمایا: صاحب نسیم الریاض نے اسے امام ابوالحسن القابسی کے فتوے مذکورہ کے ساتھ نقل کر کے اسے مؤید وثابت رکھا ظاہر یہی ہے کہ ہمارا مذہب اس کا انکار نہیں کرتا کیونکہ فقط یتیم ابوطالب کہنے میں ظاہراً و صراحۃً توہین نہیں ہے ہاں جب کلام کا پس منظر توہین پر وال ہوگا تو یہ توہین بنے گا جیسا کہ اس صورت میں بنتا ہے جب دونوں (یتیم ابوطالب، اونٹ والا) کو جمع کر دیا گیا ہو (ت)	وهذا ما قال الامام ابن حجر المكي ونقله في النسيم مقر اعليه عند ذكر فتيا الامام ابي الحسن القابسي المذكورة الظاهر ان مذهبننا لا يابي ذلك لما في عبارته من الدلالة على الازراء فان ذكر یتیم ابي طالب فقد لم يكن صريحاً في ذلك فيما يظهر نعم ان كان السياق يدل على الازراء كان كمالو جمع بين اللفظين ¹ ۔ اھ

کلمات بے ادبی کا معاذ اللہ خود کہنا درکنار دوسرے کا کہا ہوا بے غرض رد و انکار لوٹانے پر شفاء شریف میں فرمایا:

مباح ہونے کا ایک پہلو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ قائل اپنے مقولہ کو ان دونوں مقاصد کے علاوہ کسی اور انداز کے ساتھ بیان کرے میرے خیال کے مطابق اس طرح اس کا تعلق ان امور میں باقی نہ رہے گا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت سے کسی کو کھیلنا مباح نہیں ہے ایسے کلمہ کا بطور حکایت یا لوگوں کی بات یا بطور بحث قیل و قال	اما الاباحة لحكاية قوله لغير هذين المقصدين فلا رى لهما مدخلا في هذا الباب فليس التفكه بعرض النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لاحد ببباح و ذكرها على وجه الحكايات واحاديث الناس والخوض في قيل و

¹ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۱۴۲۲/۳

اور بے مقصد ذکر کرنا ممنوع ہے بعض طرز بیان ممانعت اور عقوبت میں زیادہ شدید ہے تو حکایت کر نیوالے نے بے قصد اور بے علمی میں حکایت کی یا اس کی ایسی عادت نہیں یا وہ بات کھلی بے ادبی نہیں بایں طور کہ وہ اس کو پسند اور درست نہیں مانتا، تو اس کو زجر کیا جائے گا، اور آئندہ ایسا کرنے سے منع کیا جائے گا اور اگر بطور ادب اس کو کچھ سزا دی جائے تو وہ اس کا مستحق ہے اور اگر وہ الفاظ کھلی بے ادبی ہو تو سزا سخت ہوگی، اور اگر حکایت کرنے والا اس سے متم ہو کر حکایت بیان کرتے ہوئے بناوٹ سے کام لیتا ہے اور غیر کی طرف منسوب کرتے ہوئے حکایت بیان کرے یا اس کی عادت ایسی ہے یا وہ بات اس کے ہاں پسندیدہ ہو تو اس کا حکم وہی ہوگا جو سب کرنے کا حکم ہے، یہ اسی کی بات متصور ہوگی اور غیر کی طرف منسوب کرنا اس کو مواخذہ سے نہ بچاسکے گا لہذا فوراً قتل کیا جائے اور واصل جہنم کیا جائے (ملخصاً) (ت)

قال وما لایعنی فکل هذا ممنوع وبعضه اشد فی المنع والعقوبة فما کان من الحاکمی له علی غیر قصد او معرفة بمقدار ما حکاه اولم تکن عادته اولم تکن الکلام من البشاعة حیث هو ولم یظهر علی حاکیه استحسانه واستصوابه زجر عن ذلك ونهی عن العوده الیه وان قوم ببعض الادب فهو مستوجب له وان کان لفظه من البشاعة حیث هو کان الادب اشد وان ائهم هذا الحاکمی فیما حکاه انه اختلفه ونسبه الی غیره او کانت تلك عادة له. او ظهر استحسانه لذلك فحکم هذا حکم الساب نفسه. یؤخذ بقوله ولا تنفعه نسبتہ الی غیره فیبادر بقتله ویجعل الی الهاویة امه¹ (ملخصاً)

ظاہر ہے کہ زید بے قید جس کے حال سے سوال ہے اگر قسم اول میں ہے تو ضرور اس پر حکم کفر ہے، سائل نے اس کا پورا کلام نقل نہ کیا جس کے سیاق و سباق سے حال کھلتا ہے اور اگر اس قسم سے بچ بھی جائے تو قسم سوم سے ہونا یقینی کہ وہ مدعی علم بنتنا وعظ کہتا ہے پھر مسلمانوں کے ہدایت کرنے پر بھی باز نہ آیا مصر رہا، یہ سب اس کے تین الفاظ سابقہ پر ہے، رہا لفظ "بیچارہ" وہ ان سب سے سخت تر، بیچارہ وہ کہ کس بلا میں گرفتار اور نیکیں، بے بس، بے یار ہو جو اس سے خلاص کا کوئی حیلہ نہ پائے۔

¹ کتاب الشفاء فصل الوجه السادس المطبعة الشركة الصحافیة ترکی ۲/ ۳۶-۲۳۵

یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب عزوجل پر افتراء اور قرآن عظیم کی تکذیب اور کفار ملاعنہ کی تصدیق ہے جنہوں نے کہا تھا، ان محمد اودعہ ربہ^۱ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا، جس پر سورہ الضحیٰ شریف نازل ہوئی۔

اے پیارے تمہارے روئے درخشاں کی قسم تمہاری زلف مشکیں کی قسم، نہ تمہیں تمہارے رب نے چھوڑا نہ بیزار ہوا، جو آن آگے آتی ہے تمہارے لئے گزشتہ آن سے بہتر ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،	"وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلِ ۝ وَ لِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝" ^۲

کیا معاذ اللہ ان کو اس ناپاک لفظ سے تعبیر کیا جائے گا جن کا رب فرماتا ہے:

اگر تم کوئی ان کی مدد نہ کرو تو اللہ واحد قہار ان کا مددگار۔	"إِلَّا تَصْغُرُوهُ فَفَقَدَ نَصْرَ اللَّهِ" ^۳

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جن کے لئے ان کا مولیٰ عزوجل فرماتا ہے:

بیشک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد فرشتوں کی فوجیں ان کی مدد کو حاضر ہیں۔	"فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ۝" ^۴

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جو اس ظاہری تنہائی اور ایک جہاں برسر عداوت و پر خاش ہونے کی حالت میں اپنے یار غار سے فرماتے تھے: "لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" ^۵ غم نہ کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو یہ ملعون کلمہ ان پہلو سے بھی ملعون و خبیث تر ہے، زید بے قید خود بھی جانتا تھا کہ یہ سب سے بدتر ہے، لہذا ایک بار کہ بناوٹ پر آیا اسی کو سوچ بچار بنایا اور اس سے بھی ہزار درجہ ملعون تر اس کا وہ ناپاک نجس گند اخبیث قول ہے کہ میں نے تو یہی کہا ہے، اللہ تعالیٰ یوں فرما رہا ہے، اس سے کھل گیا کہ وہ ضرور بد دین گمراہ فاسد العقیدہ مختل الایمان بلکہ ظاہراً بالقصد مرتکب توہین حضور سید الانس والجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس کا وعظ سننا حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس سے

^۱ جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ الضحیٰ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۲/ ۷۰

^۲ القرآن الکریم ۹۳/ ۲۱

^۳ القرآن الکریم ۹/ ۴۰

^۴ القرآن الکریم ۲۶/ ۴

^۵ القرآن الکریم ۹/ ۴۰

ملنا جلنا حرام، اسے سلام علیک کہنا حرام، اپنی تقریب میں اسے بلانا حرام، اپنا کوئی دینی کام اگرچہ صرف نکاح خوانی ہو اسے سپرد کرنا حرام،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَأَمَّا يُسِيبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِ مَعَ الظَّالِمِينَ" ①۔

اس حالت میں شر و ضلالت پر جو اس کے معاون ہیں سب اسی کی مثل ہیں اور ان سب کے یہی احکام۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ" ②۔

طهر الله الارض من خبثهم و خبث امثالهم (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے خبث سے زمین کو پاک کر دے۔ ت) ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، وصلى الله تعالى على سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه اجمعين آمين، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۰۵۲۵۹: از کا کوری درگاہ تکیہ شریف کاظمیہ مرسلہ سید سبط احمد صاحب خادم درگاہ ۲۳ رمضان ۱۴۳۵ھ

(۱) اگر کوئی مسلمان قبل شروع رمضان المبارک یہ لفظ استعمال کرے کہ ہندو ہوتے تو بہتر یہ تمیں روزے تو نہ رکھنا پڑتے۔

(۲) دوسرا شخص ایسے لفظ بصراحت یہ بیان کرے کہ اللہ پاک نے تمیں روزے بنائے ہیں پوری قید ہے۔ بھوک پیاس لے کر آتے ہیں، بڑا ظلم ہے، رمضان کے روزے بڑے ظالم ہیں، لیکن جو ظلم کرتا ہے تھوڑے دن رہتا ہے۔

الجواب:

یہ دونوں شخص یقیناً کافر و مرتد ہیں اگر عورت رکھتے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں، عورتوں کو اختیار ہے بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کر لیں، یہ کافر اگر توبہ نہ کریں از سر نو اسلام نہ لائیں، تو مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے جانا حرام، مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت حرام، انہیں غسل دینا حرام، ان پر جنازہ پڑھنا حرام، ان کا جنازہ کندھے پر رکھنا

① القرآن الکریم ۶/۲۸

② القرآن الکریم ۵/۵۱

حرام، جنازے کے ساتھ جانا حرام، مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کے اقارب اگر حکم شریعت مانیں تو ان کی موت پر ان کی لاشیں دفع عفو نہت کے لئے بھنگی پھاروں سے ٹھیلے پر ڈالوا کر مسلمانوں اور کافروں سب کی مقابر سے جدا کسی گڑھے میں کتے کی طرح پھینکوا کر اوپر سے پاٹ دیں، "وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ" ^۱ (اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۱: از ملوک پور مرسلہ مولوی شفاعت اللہ صاحب طالب علم مدرسہ اہل سنت ۹ شوال ۱۳۳۵ھ

زید ایک مسجد کا امام ہے اور بکر بوجہ باہم شکر رنجی زید کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا، بنائے شکر رنجی اول یہ ہے کہ زید داڑھی کتر و اتا ہے، دوم کہ زید بکر سے منافقانہ رسم رکھتا تھا کیونکہ ایک مرتبہ چند اہل محلہ وغیرہم نے زید اور بکر کے درمیان اس شکر رنجی کو دفع کر کے صلح کرادی تھی، اور قرآن پاک درمیان میں دیا تھا، مگر قرآن پاک دینے پر بھی زید کا بغض نہ گیا، اور وہ وقتاً فوقتاً اپنے منافقانہ برتاؤ سے اپنا بغض ظاہر کرتا رہا، مگر اس مصالحت کے بعد زید نے چند دنوں کے لئے داڑھی چھوڑ دی جس پر بکر زید کے پیچھے نماز پڑھنے لگا، چند روز کے بعد زید نے بکر پر ایک الزام لگایا جس کو اہل محلہ نے بعد تحقیق جھوٹا پایا، اس پر بکر نے زید سے دریافت کیا کہ میرے اور تمہارے درمیان کلام پاک دیا گیا تھا پھر تم نے مجھ سے کیوں بغض رکھا اور کیوں میرے اوپر تہمت لگائی، اس پر زید نے صریحاً جواب دیا کہ ایک قرآن شریف کیا اگر دو قرآن شریف درمیان ہو جائیں گے تب بھی تیری جانب سے میرا بغض نہ جائے گا، ایسی صورت میں زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

محبت و بغض قلبی حالت اختیار بشر میں نہیں۔

لقلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہذا قسسی فیما املک فلاتواخذنی فیما لا املک ^۲	آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے، یہ اس میں میرا حصہ ہے جس کا میں مالک ہوں پس اس میں مواخذہ نہ فرما جس کا میں مالک نہیں ہوں۔ (ت)

^۱ القرآن الکریم ۲۹/۵

^۲ اتحاف السادة المتقين واما اصحاب علیہ السلام فابو بکر رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۲/۲۲۹

زید کے اس قول کو اس پر محمول کرنا چاہئے کہ جب بھی میرا بغض نہ جائے گا کہا ہے نہ کہ جب بھی تیرا بغض نہ چھوڑوں گا، ہاں اگر بغض بلا وجہ شرعی ہے اور اس پر کارروائی کرتا ہے جیسے جھوٹی تہمتیں لگانا اور اس امر میں مشہور ہے تو فاسق معین ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور اسے امام بنانا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۲: عبدالغنی رنگ ساز، بریلی محلہ عقب کوٹوالی ۷ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیر کے ساتھ مرید کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے، آیا یہ کہنا چاہئے کہ میرا بخشش والا وہی ہے، یا یہ کہ اس کے وسیلہ سے بخشا جاوے گا جیسا کہ ایک شخص (زید) ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بخشش والا اور دینے والا پیر ہی ہے، اور عمرو یہ کہتا ہے کہ پیر بخشش والا نہیں بلکہ ان کے وسیلہ سے ان کے مرید بخشش جائیں گے، اور بغیر وسیلہ پیر کے دربار خدا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی نہیں، اور اس امر میں زید ہمیشہ عمرو سے اختلاف رکھتا ہے اب فیصلہ فرمادیں کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق پر؟ اور جو حق پر نہیں ہے اس کو توبہ کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا (بیان فرماؤ اور اجر پاؤ۔ ت)

الجواب:

عمرو حق پر ہے اور زید کے وہ الفاظ کہ بخشش والا اور دینے والا پیر ہی ہے اپنے ظاہر پر بہت شنیع ہیں اور اگر اس کا ظاہر ہی اعتقاد قائل ہو تو صریح کفر بہر حال زید کو توبہ چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۳: لکھنؤ پور ضلع کھیری محلہ نئی بستی مرسلہ محمد غفران الحق صاحب ۶ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا بسبیل مذکرہ، کیا اس کو خبر تھی تمہارے دل کی، یعنی کیا خدا جانتا تھا تمہارے دل کی بات کو۔ تو اس کے کہنے سے اس نے خدا کی صفت علم سے انکار کیا یا نہیں؟ اور اس کلمہ کے کہنے پر وہ عورت خارج از ایمان ہوئی یا نہیں؟ اور ایمان سے خارج ہونے کی وجہ سے اس مرد کے نکاح میں رہی یا منکر بصفہ علم باری تعالیٰ ہونے کی وجہ سے ایمان جاتا رہا، اور ایمان جانے کی وجہ سے اپنے خاوند کے جو کہ مسلمان ہے نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں؟ اب وہ عورت توبہ کر کے بغیر عدت کے ایام گزارے اور بغیر دوسرے مرد سے نکاح کئے اپنے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے؟ اور پہلا مہر خاوند کو دینا ہوگا یا ساقط ہو گیا؟ بینوا تو جروا

الجواب:

سائل نے ان زن و شوکا اول سے مکالمہ نہ لکھا جس سے اس قول زن کے معنی متعین ہوتے اس میں وہ پہلو بھی نکلتا ہے جس سے سلب علم نہ ہو مثلاً مرد نے دغوی کیا کہ فلاں وقت میرے دل میں یہ بات تھی عورت نے اس پر مرد سے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں اس وقت یہ بات ہونے کا گواہ کرے لہذا یہ الفاظ کہے یعنی کیا تمہارے دل میں یہ ارادہ ہونا علم الہی میں تھا، اس صورت میں لزوم محذور نہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اور وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں، تم فرماؤ ان کا نام تو لویا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں۔ (ت)	"وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَبُّهُمْ أَكْبَرُ مِنْكُمْ أَنْ تَكْفُرُوا بِهِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْآخِرَةِ" ۱۔

نیز ممکن ہے کہ استفہام تقریری ہو یعنی اس سے اقرار لینا چاہا کہ اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے، جب وہ اقرار کرتا تو آگے اس پر تفریع کرتی مثلاً یہ کہ جب وہ دلوں کی خبر رکھتا ہے کیوں فاسد ارادہ دل میں لاتے ہو تو ایسے مجمل سوال پر کوئی حکم نہیں دے سکتا، ہاں اگر ثابت و متحقق ہو کہ عورت نے وہ الفاظ معاذ اللہ نفی علم کے لئے کہے تو بے شک کلمہ کفر تھے، اس روایت کی بناء پر جس پر اب فتویٰ ہے نکاح سے نہ نکلی، اگر وہ توبہ اور تجدید اسلام کرے تو نظر بظاہر الروایۃ دو گواہوں کے سامنے تجدید نکاح کر لیں اس سے زیادہ کی حاجت نہیں اور پہلا مہر کسی حال میں ساقط نہ ہوا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

مرسلہ سید ایوب علی ساکن بریلی محلہ کسگران

مسئلہ ۲۶۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید بلا نکاحی عورت اپنے گھر میں رکھتا ہے چند مسلمان نے زید سے ہر چند کہا کہ تو اپنا نکاح کر لے، زید نے جھوٹ کہا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے میں اب نہیں کروں گا، اور کسی کو اس کے نکاح کی خبر نہیں ہے، مسلمانوں نے کہا کہ تو مسلمان نہیں ہے جو شرعی حکم نہیں مانتا ہے زید نے جواب دیا کہ ہاں میں مسلمان نہیں ہوں لہذا سب مسلمانوں نے زید کو اپنی محفل سے اٹھادیا بعد چندے زید کہتا ہے کہ آپ میرا نکاح کر دو، لہذا سوال ہے کہ از روئے شرع شریف زید کے واسطے کیا حکم ہے؟ والسلام

الجواب:

وہ سب لوگ گنہ گار ہوئے جنہوں نے اسے کہا کہ تو مسلمان نہیں اور جب وہ ایک عورت کو بی بی کی

۱ القرآن الکریم ۱۳/۳۳

طرح گھر میں رکھتا اور کہتا تھا کہ میرا نکاح ہو چکا ہے تو اسے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہ تھی، نہ ان لوگوں کو نکاح نہ معلوم ہونے سے نکاح نہ ہونا لازم تھا ان لوگوں نے اپنی نادانی سے، برخلاف شرع اسے اتنا تنگ کیا کہ آخر شیطان نے اس سے کہلوادیا کہ ہاں وہ شخص مسلمان نہیں ہے، اس کہنے سے اس کا ایمان جاتا رہا اور نکاح اگر کیا بھی تھا باطل ہو گیا اب وہ پھر مسلمان ہو کر اس کے بعد عورت کی رضامندی سے اس سے نکاح کرے اور یہ سب لوگ بھی توبہ کریں جنہوں نے ناحق تنگ کر کے یہاں تک نوبت پہنچائی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۵ و ۲۶۶: از شہر محلہ ذخیرہ مسجد نیاریان مسئولہ مولوی محمد افضل صاحب طالعلم درجہ اول مدرسہ اہل سنت و جماعت ۱۱ محرم ۱۳۳۶ھ

(۱) عرض این ست کہ شخصے وعظ گفت، گفت کہ شہید را بر نبی پنج فضیلت زیادہ دارد حدیث بیان کردہ راست ست یا نہ؟ بر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسیار تجاوز بیان کرد کہ در مصنف ابی الشکور تکذیب وے کردی یعنی سر بر چوگان و بر لاش مبارک اسپ راندن و مستورات را بے پردہ بردن وغیرہ راست ست یا نہ؟ و گفتہ ابوالشکور در مصنف خود کہمہ زید دوازده سردار خود را کشت کہ من شما امر نکر دم بودم بقتل وے۔

دیا تھا۔

(۲) دوسرے یہ کہا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت ناقص اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کاملہ دی گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید نہیں اور اس نے اس حدیث کے بیان میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شہید کو فضیلت ہے (معاذ اللہ) امام حسین کے واسطہ سے آپ بتائیں یہ درست ہے یا نہیں؟

(۲) دیگر گفت کہ شہادت ناقصہ امام حسن را دادہ شد و شہادت کاملہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادہ شد و رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید شدہ و گفت در بیان این حدیث کہ بر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید فضیلت دارد معاذ اللہ بواسطہ جناب راست ست یا نہ؟

الجواب:

(۱) غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا کفر ہے اگر جزئی فضیلت مراد ہو تو یہ بے ادبی، بد زبانی اور مسلمانوں کی بدخواہی اور دین و ایمان کو جلانا ہے اور حد سے تجاوز کرنا ظلم ہے ان کا بغض وغیرہ کفر و حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، اسی طرح غیر ثابت مظالم ملعونہ اور ثابتہ مذکورہ اہلبیت کرام کی اہانت سے خالی نہیں، اہلبیت کے فضائل و مناقب کا بیان ہونا چاہئے نہ یہ کہ ان کو بیچارگاں اور بے سہارا اور خستہ حال ثابت کیا جائے، میں نے عقل سے پوچھا بتاؤ ایمان کیا ہے تو عقل نے میرے دل کے کان میں کہا ایمان سراپا ادب ہے اور ہمیں یہ زید پلید اور اس کے ظالمانہ افعال و اقوال سے کوئی سروکار نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے اور اس کی امثال سے پناہ عطا فرمائے۔ (۲) پہلی بات بے ادبی اور دوسری کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	(۱) غیر نبی راہی نبی تفضیل کفر است اگر فضل جزئی مراد دار دینیز بے ادب و بد زبان و بد خواہ مسلمانان و برہم زن دین و ایمان ست و تجاوز از حد ظلم ست و بغض او کفر و سائرش حرام، قال تعالیٰ "وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ" ^۱ و ہجوں مظالم ملعونہ غیر ثابتہ و ثابتہ از پہلوئے اہانت اہل بیت کرام را تہی نیست، فضائل و مناقب آنہا نشر باید نہ آچنانکہ در شمار زبونان و خستگان و بیچارگاں باشم کردم از عقل سوالے کہ بگو ایمان چیست عقل در گوش و لم گفت کہ ایمان اداب است وما را بلزید و افعال و اقوال ظالمانہ و منافقانہ آں پلید کارے نیست، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ وامثالہ۔ (۲) سخن اول بے ادبی و سخن آخر کفر، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۷: خدا ہر جگہ حاضر کہنا کیسا ہے؟

الجواب:

اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے، یہ لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس سے احتراز

^۱ القرآن الکریم ۱/۶۵

لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۸: از ریاست بہاولپور مقام فرید آباد ڈاک خانہ غوث پور مرسلہ مولوی نور احمد صاحب فریدی ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ
 هو الحق بشرط ملاحظہ عالیہ جناب حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہم العالی مجدد مائتہ حاضرہ، یا حضرت
 اقدس دام فیوضا کرم العالیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، صد آداب نیاز مندانه بجلا کر عارض ہوں کہ اس جگہ دربارہ مسئلہ
 وحدۃ الوجود سماع علماء میں سخت اختلاف ہے، زید کہتا ہے مسئلہ وحدۃ الوجہ حق ہے اور صحیح ہے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
 واولیائے عظام علیہم الرضوان کا مشرب ہے اور سماع لاهلہ شرعاً درست ہے، ہر دو مسائل کا ثبوت کتب اسلامیہ سے موجود ہے،
 بکر اس کے برخلاف ہے اور فتویٰ دیتا ہے کہ مشرب وحدۃ الوجود والے تمام کافر ہیں اور سماع بلا تخصیص مطلق حرام ہے اور اس
 کا مرتکب معاذ اللہ ملعون وکافر ہے، اور ہر دو مسائل کا ثبوت کسی کتاب اسلامی میں نہیں، فلذا بجمال ادب معروض کہ بحوالہ
 کتب معتبرہ فتوایں خود سے امت محمدی علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بولپسی جواب سرفرازی بخشیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور
 کون کاذب تاکہ تشویش اور خطرہ ایمانی بین المسلمین نہ آئے، والا جرح علی اللہ (اجر اللہ کے پاس ہے۔ ت)

الجواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہاں تین چیزیں ہیں، توحید، وحدت، اتحاد۔ توحید مدار ایمان ہے اور اس میں شک کفر ہے، اور
 وحدت وجود حق ہے، قرآن عظیم واحادیث وارشادات اکابر دین سے ثابت، اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شنیع خبیث کلمہ
 کفر ہے، رہا اتحاد وہ بیشک زندقہ والحاد اور اس کا قائل ضرور کافر، اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا ع

گر فرق مراتب کنی زندیق ست

(اگر تو فرق مراتب نہ کرے تو زندیق ہے۔ ت)

حاشا للہ الہ الہ ہے اور عبد عبد، ہر گز نہ عبد الہ ہو سکتا ہے نہ الہ عبد، اور وحدت وجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد، باقی سب
 ظلال وعلوس ہیں، قرآن کریم میں ہے:

"كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ" ^۱

ہر چیز فانی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ (ت)

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور اکرم فرماتے ہیں:

الصدق كلمة الشاعر كلمة لبيد الاكل شبيح ما خلا الله باطل ^۱ ۔	سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ سن لو اللہ عزوجل کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔

کتب کثیرہ مفصلہ، اصابہ نیز مسند میں ہے سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

فأشهد ان الله لا رب غيره وانك مأمون على كل غائب^۲

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع غیوب پر امین ہیں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

اقول: یہاں فرتے تین ہیں:

اول: خشک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں یہ وجود کو اللہ و مخلوق میں مشترک سمجھے ہیں۔

دوم: اہل حق و حقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔

سوم: اہل زندہ وضلالت کہ الہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص وشے کی الوہیت کے مقرر ہیں ان کے خیال و اقوال اس تقریبی مثال سے روشن ہوں گے، ایک بادشاہ اعلیٰ جاہ آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں، آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ ان میں ایک ہی شے کا عکس کس قدر مختلف طوروں پر متجلی ہوتا ہے، بعض میں صورت صاف نظر آتی ہے بعض میں دھندلی، کسی میں سیدھی کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی بعض میں چوڑی، کسی میں خوشنما کسی میں بھونڈی، یہ اختلاف ان کی قابلیت کا ہوتا ہے ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس ہے خود واحد ہے، ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں متجلی ان سے منزہ ہے، ان کے الٹے، بھونڈے، دھندلے ہونے سے اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا۔ "وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰی"^۳ (اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے۔ ت)

^۱ الجامع الصحيح للبخاری کتاب الادب باب ما يجوز من الشعر والرجز قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۸

^۲ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة قصہ اسلام سواد بن قارب دار الفکر بیروت ۳/ ۲۰۹

^۳ القرآن الکریم ۱۶/ ۲۰

اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے:

اول: نا سمجھ بچے، انھوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آتا ہے جیسے وہ، ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ چلتا ہے یہ سب چلنے لگتے ہیں، وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں تو عین یہ بھی اور وہ بھی، مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم، اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہی بادشاہ ہے، یہ سب اسی کے عکس ہیں اگر اس سے حجاب ہو جائے تو یہ سب صفحہ ہستی سے معدوم محض ہو جائیں گے، ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں حقیقۃً بادشاہ ہی موجود ہے باقی سب پر تو کی نمود ہے، دوم: اہل نظر و عقل کامل، وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ بیشک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے موجود ایک ہی ہے یہ سب ظل و عکس ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے اس تجلی سے قطع نظر کر کے دیکھو کہ پھر ان میں کچھ رہتا ہے حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں، اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم وفاں ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس نمود میں اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی یہ ناقص ہیں وہ تام، یہ ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں، اور وہ سلطنت کا مالک یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیا، علم، سمع، بصر، قدرت، ارادہ، کلام، سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع، تو یہ اس کا عین کیونکر ہو سکتے ہیں، لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صرف اس تجلی کی نمود، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدۃ الوجود۔

سوم: عقل کے اندھے سمجھ کے اندھے ان نا سمجھ بچوں سے بھی گزر گئے، انھوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی جو حرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعینہ ان کے سروں پر بھی، انھوں نے عقل و دانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا، کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب و نقائص نقصان تو ابل کے باعث ان میں تھی خود بادشاہ کو ان کا مورد کر دیا، جب یہ وہی ہیں تو ناقص عاجز محتاج، الٹے، بھونڈے، بد نما، دھندلے کا جو عین ہے قطعاً انھیں ذمائم سے متصف ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً (ظالم جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ ت) انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجود حقیقی احتیاج سے پاک وہاں جسے آئینہ کہے وہ خود بھی ایک ظل پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان

کے صفات مثل کلام و سماع و بصیر و علم و ارادہ و حیات سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا لیکن وجود حقیقی عزجلالہ کے تجلی نے اپنے بہت ظلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پر تو ڈالا یہ وجود اور بھی ان بچوں کی نا فہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کی باعث ہوئیں اور جن کو ہدایت حق ہوئی وہ سمجھ لئے کہ

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پر تو آں

ہر کجای نگری انجمنے ساختہ اند

(اس گھر میں ایک چراغ ہے اس کی روشنی سے ہر جا بار و نق ہے۔ ت)

انھوں نے ان صفات اور خود وجود کی دو قسمیں کیں: حقیقی، ذاتی، کہ متجلی کے لئے خاص ہے، اور ظلی عطائی کہ ظلال کے لئے ہے اور حاشا یہ تقسیم اشتراک معنی بلکہ محض موافقت فی اللفظ، یہ ہے وہ حق حقیقت و عین معرفت و اللہ الحمد۔

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق، صلى الله تعالى عليهم وعلى سيدهم ومولاهم وبارك وسلم۔	سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اس کے لئے ہدایت دی جبکہ ہم خود راستہ پانے والے نہ تھے اگر اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی نہ فرماتا یقیناً ہمارے رب کے تمام رسول حق لائے اللہ تعالیٰ ان سب پر اور ان سب کے آقا و مولا پر رحمتیں اور برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔ (ت)

سماع مجرکہ جملہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو بلاشبہ اہل کو مباح بلکہ مستحب ہے اس پر انکار ستر صدیقیوں پر انکار ہے اور معاذ اللہ صدیقین کی تکفیر کرنے والا کفر اخبث کا سزاوار ہے، اس کی تفصیل فتاویٰ فقیر خصوصاً رسالہ "اجل التحبیر" میں ہے، ہاں مزامیر شرعاً ناجائز ہیں، حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں: مزامیر حرام ست^۱ (مزامیر حرام ہیں۔ ت) اور اہل اللہ کسی معصیت الہی کے اہل نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۹: از کھنڈل ضلع اکباب ملک برہما رسلہ محمد بدیع الرحمن ۲۴ ربیع الاول شریف ۱۳۳۶ھ

اندریں کہ شخصے عالمے را در اثنائے سخن بدیں گو نہ دشنام داد کہ چہ ذکر علم تحصیل نمودی و چہ ذکر عالم ہستی پس سب علم و عالم معا و انصاف آں	ایک شخص نے دور ان گفتگو عالم دین کو اس طرح گالی دی ہے تو نے ذکر علم حاصل کیا ہے، تو ذکر عالم ہے، اس نے علم اور عالم کو ذکر اور آلہ تناسل سے

^۱ فوائد الفواد نظام الدین

بازکر و آلہ تناسل توہین علوم دین و ہتک عالم متین ست یانہ، بر شق اول بر شاتم موصوف چساں حکم حسب شرع محمدی عائد شود بینوا بال دلیل۔	متصف کیا، یہ علم دین و عالم متین کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو شاتم پر شرح محمدی کا کیا حکم جاری ہوتا ہے، دلیل کے ساتھ بیان فرمائیں (ت)

الجواب:

فقہائے کرام توہین عالم را کفر داشتند، در مجمع الانہرست: من قال للعالم عویلیم علی وجہ الاستخفاف کفر ^۱ ۔ آنجا اگر تاویل را راہی بود توہین علم دین خود کفر خالص است واللہ تعالیٰ اعلم۔ خالصتاً کفر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	فقہاء کرام نے عالم کی توہین کو کفر قرار دیا ہے، مجمع الانہر میں ہے، اگر کسی نے توہین کی نیت سے عالم کو عویلیم (گھٹیا عالم) کہا تو یہ کفر ہے، اگر یہاں تاویل کریں تو علم دین کی توہین خالصتاً کفر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۲۷۰۲۲۷: از کشمیر خاص محلہ رنگر نراں بخانہ منشی چراغ ابراہیم، راستہ جہلم مرسلہ محمد یوسف صاحب ۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ

- (۱) کوئی شخص فقہ کا انکار کرے کہ میرا فقہ پر ایمان نہیں ہے تو کیا وہ مسلمان ہے یا کافر؟
- (۲) اگر وعظ میں کوئی کہے کہ بعد خدا کے درجہ عالم کا ہے فقط، تو اس کا کیا حکم ہے؟
- (۳) اگر کوئی یوں کہے کہ آدم علیہ السلام نے کپڑا بنا ہے اور داؤد علیہ السلام نے آہن گروں کا کام کیا ہے اور فلاں پیغمبر نے حجام کا کام کیا، تو اس میں کیا بے عزتی نبیوں کی ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) فقہ کا انکار قرآن مجید کا انکار ہے،

قال اللہ تعالیٰ "فَلَوْلَا تَفَرُّقٌ مِّنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ" ^۲ ۔	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ (ت)

اور قرآن مجید کا انکار کفر ہے۔

- (۲) اگر اس نے عالم سے مراد یہی عربی علماء لئے جنہیں مولوی کہتے ہیں تو یہ کلمہ کفر ہوگا کہ اس میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر
علماء کی تفضیل لازم آتی ہے، اور اگر مطلق عالم مراد لیا کہ انبیاء

^۱ مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر فصل ان الفاظ الكفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۹۵

^۲ القرآن الکریم ۱۲۲/ ۹

علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل ہے تمام عالم سے اعلیٰ واعلم تو وہی ہیں، تو ضرور حق ہے اور جب بات محتمل ہے تو قائل پر کوئی حکم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے قرائن کلام سے متعین نہ ہوتا ہو۔

(۳) حجام کا کام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کرنا تو اس شخص کا افتراء ہے، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑا بننا سکھایا گیا، داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے لوہا نرم کیا گیا وہ اس سے زر میں بناتے، یہ بیان اگر اس نے محل توہین میں کیا تو کافر مرتد ہے اور اگر کسی محل صحیح میں نیت صحیح سے کیا تو حرج نہیں، اور اگر نہ کوئی نیت فاسدہ تھی نہ صحیحہ ویسے ہی بے معنی حکایات کے طور پر بیان کیا تو بے ادب ہے اور قابل تعزیر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۷۳ و ۲۷۴: از شہر کہنہ محلہ قاضی ٹولہ مرسلہ حاجی سعد الدین صاحب ۳۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

تفضل حسین نے ایک جلسہ عام میں منبر پر بیٹھ کر یہ کہا کہ آج میں ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں جو آج تک حاضرین جلسہ نے نہ سنی ہو کیونکہ کسی عالم اور کسی فقیر نے آج تک بیان نہیں کیا وہ بات یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانے پر تشریف لائے آپ کی سوئی گر گئی تھی وہاں اندھیرا تھا اس کو وہ تلاش کر رہی تھیں تاریکی کی وجہ سے نہ ملتی تھی حضور نے تبسم فرمایا دندان اقدس کی روشنی سے وہ سوئی مل گئی، حضور نے خیال فرمایا کہ میرے دانت ایسے روشن ہیں کہ آج تک کسی کے ایسے نہ ہوئے اس تبرک کی وجہ سے حضور کا دندان اقدس جنگ اُحد میں، شہید ہو گیا۔

(۲) حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے اس وجہ سے پاؤں شریف پر ورم آگیا، کسی صاحب نے یہ عرض کیا کہ حضور پتھر آگ میں گرم کر کے سینکیں، حضور نے جس وقت پتھر آگ میں ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی حکم ہوا کہ ہم اس کا بدلہ تجھ کو دیں گے ان الفاظ سے توہین ہوئی یا نہیں۔ اور ہوتی ہے تو کس حد تک، یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں یا غلط؟ اس کے بیان کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے اور سامعین پر اس کا گناہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ کس طرح اس گناہ سے بری ہوں؟

الجواب:

پہلی روایت کہ تبسم فرمانے سے سوئی مل گئی، یہاں تک ٹھیک ہے، اس کے بعد جو اس بیان کرنے والے نے بڑھایا ہے وہ صریح کذب و افتراء ہے، اور اس کے ساتھ جو اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت معاذ اللہ تکبر کا لفظ کہا وہ صریح کفر ہے وہ ایمان سے نکل گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی، جیسے مجمع میں اس نے وہ ناپاک ملعون لفظ کہا اسے حکم ہے کہ ویسے ہی

مجمع میں توبہ کریں اور اسلام لائے اگر نئے سرے سے مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں کو اس سے سلام و کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کی شادی غمی میں شریک ہونا حرام بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے غسل و کفن دینا حرام، اس کے جنازہ کی نماز حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، مرنے کے بعد اسے کچھ ثواب پہنچانا حرام، بلکہ اس کے کفر پر مطلع ہو کر جو کوئی اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ کرے گا اور اسے مسلمان جانے گا بلکہ اس کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا، شفاء امام قاضی عیاض و نزازیہ و ذخیرۃ العقبیٰ و مجمع الانہر و در مختار میں ہے:

من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر ^۱ ۔	جس نے اس کے عذاب و کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

(۲) اور وہ جو دوسری روایت پتھر کی اس نے بیان کی وہ بھی محض جھوٹ اور اس کا افتراء ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو وہ روایت اس پر جہنم کے پتھر برسائے گی وہ لوگ جو ایسے کو بیان کرنے کے لئے بٹھاتے ہیں اور اس کا بیان سنتے ہیں سب سخت گنہگار ہیں اور اگر اس پہلی روایت کو سن کر پسند کیا تو وہ پسند کرنے والے سب اس کی مثل کافر ہو گئے اور ان کی عورتیں نکاح سے نکل گئیں، ان پر توبہ فرض ہے، اور ہدایت اللہ کے ہاتھ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۵: از کٹک بخشی بازار مرسلہ داور علی خان سہاوری ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ

ایک اشتہار بجنم روانہ خدمت کرتا ہوں اس میں نمبر ۶ میں جو لکھا ہے اس سے مسلمانان کٹک بہت الجھن میں پڑ گئے ہیں کیونکہ جس کتاب کے حوالے سے لکھا ہے وہ غیر مقلدین کی کتاب کا حوالہ ہے اس واسطے مکلف ہوں کہ اس کا جواب دیجئے تاکہ مسلمانان کٹک کی بے چینی دور ہو۔

الجواب:

ظاہراً مسلمانوں کی پریشانی کا باعث یہ ہے کہ اس قول کو صاحب اشتہار کی طرف سے سمجھے حالانکہ اس میں وہابیہ کا قول نقل کیا ہے، یہ قول وہابیہ کے پیشوا اسماعیل دہلوی کا ہے کہ اس نے تقویۃ الایمان میں لکھا اور شیطنیت پر سخت شیطنیت یہ کہ اس کلمہ کفر کو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا کہ حضور فرماتے ہیں "میں بھی تمہارے طرح ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" ^۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کا کلمہ اور پھر اسے خود حضور کی طرف منسوب کرنا دوہرا استحقاق عذاب نار ہے۔

^۱ در مختار باب البرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/ ۳۵۶

^۲ تقویۃ الایمان الفصل الخامس فی رد الاشراک مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۲

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ حرم علی الارض ان تکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ صلی پرزق ^۱ ۔	بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے انبیاء کا بدن کھانا زمین پر، اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دے جاتے ہیں۔

دوسری صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون ^۲ ۔	انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۷۲ و ۲۷۷۳: از رادھن پور گجرات قریب احمد آباد مرسلہ حکیم محمد میاں صاحب ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ

(۱) ایک مولوی صاحب وعظ میں اس طرح کہتے تھے: "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے کلام پاک میں یوں ارشاد فرماتے ہیں "اور کبھی اس طرح کہتے تھے: "ارشاد فرماتا ہے "کہیں تو اللہ فرماتے ہیں اور کہیں اللہ فرماتا ہے، ایسے کلام کے کہنے سے انسان پر کفر شرک تو لازم نہیں آتا یا آتا ہے، گناہ گار ہوتا ہے یا نہیں، اور کتابوں کے مصنف نے "اللہ فرماتے ہیں" کیوں نہیں لکھا؟ اور "فرماتا ہے" لکھا، کیا وجہ؟

(۲) ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک شہر سے فتوے آئے ہیں اس میں کئی مہریں ہیں اس میں لکھا ہے کہ "بہشتی زیور" سے انکار کرنے والا کافر ہے، اس کی عورت بھی نکاح سے خارج ہو گئی، اقرار و انکار کرنے والے مسلمان ہی ہیں، مسلمانوں کو کافر کہنا جائز ہے۔؟ جنھوں نے مسلمانوں کو کافر کہا اسے کیا چاہئے؟

الجواب:

(۱) اللہ عزوجل کو ضماں مفرد سے یاد کرنا مناسب ہے کہ وہ واحد احد فرد و تر ہے اور تعظیماً ضماں جمع میں بھی حرج نہیں، اس کی نظیر قرآن عظیم میں ضماں متکلم ہیں تو صد ہا جگہ ہے: (مثلاً)

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ	بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود

^۱ سنن ابن ماجہ باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

^۲ مجمع الزوائد باب ذکر الانبیاء علیہم السلام دار الکتب بیروت ۸/ ۲۱۱، المطالب العالیہ حدیث ۳۴۵۲ توزیع عباس احمد الباز مکة

لَحْفُظُونَ۔

اس کے نگہبان ہیں۔ (ت)

اور ضمائر خطاب میں صرف ایک جگہ ہے وہ بھی کلام کافر سے کہ عرض کرے گا: رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً (اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کمائوں۔ ت) اس میں علماء نے تاویل فرمادی کہ یہ "ارجع" کی جمع باعتبار تکرار ہے یعنی "ارجع ارجع ارجع" ہاں ضمائر غیبت میں بے ذکر مرجع صیغ جمع فارسی، اور اردو میں بکثرت بلا تکثیر رائج ہیں۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
(آسمان امانت کا بوجھ نہ اٹھاسکا، قرعہ فال مجھ دیوانے کے نام نکلا۔ ت)

ع سعد یار و زاول جنگ بہ ترکاں دادند
(اے سعدی! روز اول سے جنگ ترکوں کو دے دی گئی ہے۔ ت)

۷ زرویت ماہ تابان آفریدند ز قدت سر بستان آفریدند

(تیرے چہرہ اقدس سے روشن چاند پیدا ہوتے ہیں تیرے قد انور سے باغ کے سرو اگتے ہیں۔ ت)

ایسی جگہ لوگ کارکنان قضاء و قدر کو مرجع بتاتے ہیں، بہر حال یونہی کہنا مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مگر اس میں کفر و شرک کا حکم کسی طرح نہیں ہو سکتا، نہ گناہ ہی کہا جائے گا بلکہ خلاف اولیٰ۔

(۲) مسلمان کو کافر ٹھہرانا کفر ہے مگر اس کی کیا شکایت کہ بہشتی زیور کا مصنف اور اس کے ماننے والے وہی ہیں جن کو علمائے حریم شریفین فرما چکے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۸: از کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور مرسلہ امجد علی خاں صاحب معرفت مولوی شفیق احمد صاحب بیلپوری متعلم مدرسہ اہل سنت و جماعت ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

اگر کوئی شخص آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو بدلیل حدیث انما من نور اللہ^۱ (میں اللہ کے نور سے ہوں۔ ت) نور الہی کا جزو مانے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

یہ لفظ معنی فاسد کا موہم، اور موہم سے بچنا واجب، رد المحتار میں ہے:

^۱ تذکرۃ الموضوعات باب فضل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتب خانہ مجیدیہ ملتان ص ۸۶

مجرد اياهم المعنى المحال كاف في المنع ^۱ ۔	محض محال معنی کا وہم بھی ممانت کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (ت)

نور کا اطلاق نفس ذات پر بھی ہے،

"اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ" ^۲ ۔	اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ (ت)

بلکہ حقیقۂ نور وہی ہے،

فان النور هو الظاهر بنفسه والمظهر لغيره كما قال الامام حجة الاسلام الغزالي۔	کیونکہ نور بنفسہ ظاہر اور غیر کو ظاہر کرنے والا ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام غزالی نے کہا۔ (ت)

اور حقیقت لغویہ و عرفیہ میں روشنی کو کہتے ہیں وہ ایک عرض اور مخلوق ہے قالہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم (یہ بات امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہی ہے۔ ت) معنی اول پر جزئیّت محال اور اس کا ماننا کفر، اور معنی دوم پر جزئیّت واقع، اور اس کا ماننا صحیح، لہذا ایسے لفظ کے یوں اطلاق سے احتراز چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷۹: از کوہ الموڑہ بانس گلی مرسلہ کریم بخش عرف بہوا ۱۹ جمادی الآخرہ ۱۳۳۶ھ

ہولی کے موقع پر پر سر بازار مخصوص مسلمانوں کی دکانوں کے روبرو ٹھہر ٹھہر کے ہنود نے ایسے شرمناک الفاظ میں حملہ کیا، ایک گیت گایا جس میں مذمت کلام پاک اور توہین خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھی، وہ الفاظ یہ ہیں، گیت، مسلمانوں کی لڑکیاں پڑھنے بیٹھیں قرآن، اللہ مارے۔۔۔۔۔ رسول مارے۔۔۔۔۔ ان الفاظ کو مسلمانان الموڑہ سن کر بذریعہ کچھری چارہ جوئی نہ کریں ہنود کے معافی چاہنے پر معافی دینے کو آمادہ ہو جائیں تو شرع کا کیا حکم ہے؟ آیا مسلمان مواخذہ دار ہوں گے یا نہیں؟

الجواب:

"أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ" (۳) "سنو ظالموں پر اللہ کی لعنت۔ (ت) وہ بے عزت لوگ شاید

عہ ۱: و عہ ۲: یہاں فحش الفاظ تھے۔

^۱ رد المحتار کتاب الحظرو الاباحۃ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۵۳

^۲ القرآن الکریم ۲۴/ ۳۵

^۳ القرآن الکریم ۱۱/ ۱۸

مسلمان ہی نہ ہوں گے، جنہوں نے اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے ناپاک ملعون الفاظ سنے اور کچھ پروانہ کی، ملعون گانے والے کافروں اور خبیث سننے والوں کی ضرور ملی بھگت ہوگی، وہ خوب جانتے ہوں گے کہ یہ باطن میں کافر اور ان کے دینی بھائی اور انھیں کی طرح ہولی کی آگ میں دینی حمیت اور انسانی غیرت دونوں پھونکے بیٹھے ہیں، جب تو ان کے سامنے بے دغدغہ اللہ و رسول کو برسر بازار گالیاں دیں اور ان کے ساتھ بے غیرتوں کی بیٹیوں کو کیا کیا بکھائیں، "اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ" ^۱ (سنو، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) یہ بے عزت اگر واقع میں مسلمان نہیں ہیں تو انھیں جہنم میں جانے دیں، وہاں اور جو مسلمان ہیں ان پر لازم ہے کہ جائز چارہ جوئی انتہا کو پہنچائیں، ورنہ اعداء اللہ کو اور شہ ہوگی اور اللہ و رسول کو اور زیادہ گالیاں دی جائیں گی اور اس کا وبال ان سب خاموش رہنے والوں پر پڑے گا، "اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ" ^۲ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقط چند بے غیرتوں کے نہیں ان کے معافی دینے سے معافی ہو جائے، اس میں ہر مسلمان مدعی ہے، امام قاضی عیاض شفا شریف میں امام اجل،

(نوٹ: جواب نامکمل دستیاب ہوا)

مسئلہ ۲۸۵۲۸۰: از خیر آباد محلہ شیخ سرائے ضلع سیتاپور مرسلہ امتیاز علی صاحب ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و ہندہ دونوں مسلمان حنفی المذہب زن و شوہر، ہندہ جاہل بیوقوف اور بد مزاج ہے، زید اپنی معمولی ضرورت بھر پڑھا لکھا ہے اور اپنے مذہب کا پابند ہے۔ ہندہ کی بیوقوفی سے زید کچھ ناخوش ہوا اس پر ہندہ تند مزاج ہو گئی، حالت تکرار میں غصہ سے زید نے ہندہ سے یہ کہا کہ میں نے تم کو بارہا نصیحت کی کچھ سود مند نہ ہوا اور پھر فضیحت اپنی اور تمھاری لوگوں میں کی، اس کی بھی تم نے پرواہ نہ کی، اب درجہ اذیت کا باقی ہے جو میں تم کو دے سکتا ہوں اور یہ شریعت کی تعلیم ہے گواہیت دینے کو طبیعت نہیں چاہتی اور اس کے بعد اگر راہ پر نہ آؤ گی پھر مجبوراً مجھ کو اخیر درجہ کا جو حکم ہے اس کی تعمیل کرنا ہوگی، اگر تم کو میرے ساتھ رہنا منظور نہیں ہے تو تم آزادی حاصل کر سکتی ہو اور میں تم کو آزاد کر سکتا ہوں اس کے بعد جو میرا جی چاہے گا میں کروں گا، اور جو تمھارا جی چاہے تم کرنا، اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ شریعت کا یہ صاف حکم ہے کہ جب کسی طرح نباہ کی شکل نہ ہو تو آزادی ہونا چاہئے، اس پر ہندہ نے غصہ میں یہ کہا کہ "چولہے میں جائے ایسی شریعت" یا "مری پڑے ایسی شریعت پر"

(۱) اس فقرہ کے جاری کرنے سے عورت کس جرم یا گناہ کی مرتکب ہوئی اور اس کا دفعیہ کیا ہے؟

^۱ القرآن الکریم ۱۸ //

^۲ القرآن الکریم ۱۸ //

- (۲) ایسے الفاظ کہنے سے عورت پر ارتداد کا حکم تو نہیں ہوتا ہے؟
 (۳) اگر ارتداد کا حکم عائد ہوتا ہے تو نکاح ہندہ اور زید میں کوئی نقصان ہے یا نہیں؟
 (۴) اگر اس فعل سے نکاح میں کچھ نقصان ہوا اور شوہر نے جماع کیا تو یہ فعل کیا ہوا؟
 (۵) اگر ایسی صورت میں جماع کیا اور حمل قرار پا گیا تو اولاد کیا کسلاوے گی؟ حلالی یا حرامی؟
 (۶) اور اگر کوئی حکم الفاظ بالا کی وجہ سے عورت کے خلاف ہے اور اس کا نکاح میں کچھ نقصان نہیں تو اس کا دفعیہ کیا ہے؟

الجواب:

ہندہ مرتدہ کافرہ ہو گئی، شوہر پر حرام ہو گئی، جب تک توبہ کر کے اسلام نہ لائے اس سے جماع حرام ہے، اس جماع سے جو اولاد ہوگی ولد الحرام ہوگی اگرچہ ولد الزنا نہ کہیں، ہندہ پر فرض ہے کہ اس ملعون ناپاک لفظ سے توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو، اس کے بعد زید دو گواہوں کے سامنے اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۶: از شوہر کہنہ محلہ سسوانی ٹولہ مسئلہ محمد یامین صاحب ۶ شوال ۱۳۳۷ھ

کافر کو کافر کہنا چاہئے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ نہیں کہنا چاہئے اس لئے کہ شاید مرتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے، زید اگر باز نہ آئے تو اس سے سلام علیک جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب:

کافر کو ضرور کافر کہا جائے گا، زید کا خیال غلط ہے جہالت پر مبنی ہے اسے سمجھایا جائے اگر نہ مانے تو قابل ترک ہے پھر اس سے سلام علیک نہ کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۷: از موضع موہن پور ڈاکخانہ دیورنیاں ضلع بریلی مرسلہ نور محمد نور باف ۱۳ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت منکوحہ کو اسی روز اس کے خاوند نے طلاق دی اور اسی روز قاضی صاحب نے اس کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ پڑھادیا قاضی مذکور سے کہا گیا کہ یہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ اس میں عدت کی ضرورت ہے، انھوں نے کہا کچھ ضرورت نہیں ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کتنے نکاح ایسے پڑھائے ہوں گے، انھوں نے کہا کہ سیکڑوں نکاح ہم نے ایسے ہی پڑھائے ہیں، حالانکہ وہ عورت بالغ تھی اور اپنے شوہر کے یہاں آتی جاتی اور رہتی تھی اس حالت میں وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟ اور نکاح پڑھانے والے پر شریعت کا حکم کیا ہے؟ اس شخص کا نکاح پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان قاضی صاحب کا بھی نکاح رہا یا نہیں؟

الجواب:

وہ نکاح حرام قطعی ہوا، اور اس میں قربت زنائے خالص ہے ان مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً فوراً جدا ہو جائیں، اور عورت پر فرض ہے کہ عدت پوری کرے اس کے بعد نکاح کر سکتی ہے، قاضی جو مدت سے نکاح خوانی کر رہا ہے نرا وحشی جنگلی نہیں ہو سکتا، جو مسئلہ عدت سے آگاہ نہ ہو اس حالت میں اس کا کہنا کہ "عدت کی کچھ ضرورت نہیں۔" کفر ہے اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اور وہ ایمان سے خارج ہو گیا، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو، اس کے بعد اس کی عورت راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کرے، ایسے شخص سے نکاح ہر گز نہ پڑھوایا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸۸: از شہرہ بریلی کہنہ محلہ گھیر جعفر صاحب مسئلہ امتیاز رسول صاحب ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مرتبہ کسی جگہ بسم اللہ شریف میں گیا اور وہاں سے جب واپس آیا تو اس کو اپنے دوست عمرو کے گھر جانے کا اتفاق ہوا، عمرو نے دریافت کیا کہ کہاں گئے تھے؟ زید نے صاف کہہ دیا کہ مجھ کو بسم اللہ شریف میں جانے کا اتفاق ہوا، دوسرے دن زید شہر کو کپڑا وغیرہ خریدنے گیا لوٹتے ہوئے جب عمرو کے مکان پر سے گزرا تو عمرو نے بطور مذاق کے دریافت کیا کہ بسم اللہ میں گئے تھے؟ چونکہ زید تھکا ہوا تھا گرمی زیادہ پڑ رہی تھی کچھ ہوش و حواس بجانہ تھے غلطی سے بے ساختہ اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ نعوذ باللہ "ستر پر گئی بسم اللہ، تمہیں ہر وقت مذاق ہی رہتا ہے" بعدہ زید اتنا کہہ کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے توبہ کر لی، مگر پھر بھی وہ لوگ اس کو کافر کہنے لگے انھوں نے تمام لوگوں کو مجبور کر کے کہلوا دیا کہ یہ کافر ہے، حالانکہ اس نے صدق دل سے توبہ کر لی، اب اگر اور کوئی طریقہ توبہ کرنے کا ہے وہ تحریر کر دیجئے اور ان لوگوں کی بابت تحریر کیجئے کہ وہ کس حالت میں ہیں جو کہ ایک مسلمان کو توبہ کرنے کے بعد بھی کافر کہیں، زید کی مراد لفظ بسم اللہ سے نہ تھی بلکہ اس رسم سے جس میں لوگ بطور شادی وغیرہ کے جمع ہو جاتے ہیں۔

الجواب:

اس میں زید نے برا کیا بہت برا کیا اس پر توبہ فرض تھی، وہ اس نے کر لی، اس کے بعد لوگ اسے کافر کہتے ہیں سخت سخت اشد اشد گنہ گار و مستحق عذاب نار ہوتے ہیں، ڈریں ڈریں کہ کہیں خود کفر میں نہ پڑیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من عیر اخا کہ بذنب لم یست حتی یعلمہ ^۱	یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے

^۱ جامع الترمذی ابواب صفة القيامة امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۳/۷۳

وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو (اسے ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔۔۔ یہاں وہ گناہ مراد ہے جس سے توبہ کر لی گئی ہو، جیسا کہ شرعہ میں مذکورہ روایت میں ہے اسے حدیقۃ الندیۃ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ت) العیاذ باللہ تعالیٰ یہ محض گناہ کے بارے میں ہے جس نے کسی کو بغیر ثبوت کے تکفیر کر دی اس کا کیا بے گاہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	رواہ الترمذی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحسنہ ای ذنب قد تاب منه الکما فی روایۃ ذکرہا فی الشرعۃ قال فی الحدیقۃ الندیۃ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ هذا فی الذنب فکیف بالاکفار و مالہ من قرار، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸۹: مسئلہ مولوی حشمت اللہ صاحب سنی حنفی قادری رضوی لکھنوی ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم وابدہم وایدہم اس مسئلہ میں کہ سنیوں کے محلہ میں ایک قادیانی آکر بسا، زید سنی نے مردوں عورتوں کو اس کے گھر میں جانے، اس سے خلا ملنا، میل جول حصہ بخزہ رکھنے سے منع کیا، ہندہ جس کے بیٹے وغیرہم سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہیں اس نے کہا کہ بڑے نمازیئے پڑھ کے ملا ہو گئے، ہم عذاب ہی بھگت لیں گے، اس بیچارے قادیانی کو دق کر رکھا ہے تو اب ہندہ کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جدوا (بیان فرما کر اجر پائیے۔ ت)

الجواب:

ہندہ نماز کی تحقیر کرنے، عذاب الہی کو ہلکا ٹھہرانے اور قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گئی اپنے شوہر پر حرام ہو گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۰: از رامہ تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی مرسلہ تاج الدین امام مسجد ۱۶ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بد مذہب کہتا ہے کہ نور حضرت کا غیر مخلوق ہے۔

الجواب:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور یقیناً مخلوق الہی ہے، مصنف عبدالرزاق میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

^۱ الحدیقۃ الندیۃ ۶۰ انواع میں سے نوع ۱۲ الطعن والتعبیہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲۴۰/۲

یا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره (الحديث) ^۱	اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

جو حضور کے نور کو غیر مخلوق کہے منکر قرآن عظیم ہے،

قال الله تعالى "خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ" ^۲ - والله تعالى اعلم۔	اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: وہ ہر شئی کا خالق ہے تو اسی کی عبادت کرو، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۲۹۱: از گونا سنٹرل انڈیا ریاست گوالیار مرسلہ محمد صدیق سیکرٹری انجمن اسلامیہ ۷ صفر ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ٹوٹکے کرتا ہے بکرا بطور صدقہ مریض کے سرہانے بندھاتا ہے اور مریض کو سوار کرتا ہے (اگر وہ کمسن ہو) پھر اس بکرے کو دفن کرتا ہے اور وہ اس کو ضروری خیال کرتا ہے اور اس پر عامل ہو اور پتلا بنواوے اور مرغاکڑ داوے اور سیندور وغیرہ لگواوے جو طریقہ سحر سے ہے، آیا زید مبتلائے شرک ہے یا نہیں؟ اور اس پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے یا نہیں؟ اور ایسے شخص کو اہل اسلام کو امام اپنانا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر مسلمانوں سے کہا جاوے کہ ایسے شخص پر زجر کرنا چاہئے اس کو کم از کم امامت سے معزول کر دو اس پر چند ان پڑھ مسلمان یہ کہیں کہ ہم تو زید پر ایمان لائے ہیں؟ تو یہ کیسا ہے؟ اگر زید کے مراسم نیلام کنندہ شراب سے ہوں جو پارسی ہے اور آمدنی شراب سے وہ روپیے دیتا ہو اور زید اسے بلا کراہت نہایت خوشی سے خرچ میں لاتا ہو اور اس نیلام کار شراب کے یہاں سے کھانا آتا ہو جو آمدنی شراب سے ہے اور زید بخوشی اسے کھاتا ہو تو زید کو امامت سے معزول کر دینا، مسلمانوں کے لئے امر مستحسن ہے یا نہیں؟ اور جو ان پڑھ لوگ اس کے امام رہنے پر اصرار کریں ان کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب:

بکرا دفن کرنا اور مرغاکڑ نا اور اسے صدقہ سمجھنا اور خصوصاً ضروری جاننا اور پتلا بنوانا یہ سب افعال شیاطین و ساحران ملعونین ہیں ان کے ساتھ اگر کوئی قول یا فعل یا اعتقاد کفری ہو تو ضرور کفر ہے ورنہ

^۱ البواب اللدنیہ بحوالہ عبد الرزاق اول المخلوقات المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۷۱

^۲ القرآن الکریم ۶/ ۱۰۳

کبیرہ اور سخت کبیرہ اور فاسق اور عذاب نار کا مستحق اور امامت کا محض نالائق، اسے معزول کرنا واجب اور اس کے پیچھے نماز ممنوع و گناہ اور اس کا پھیرنا لازم، اور جو اس کی حمایت کرتے ہیں مورد عذاب و مستحق عقاب ہوتے ہیں، خصوصاً وہ کہنے والے کہ ہم تو زید پر ایمان لائے ہیں انھیں تجدید اسلام و نکاح چاہئے اور زید کو بھی جبکہ قوفاً یا فعلاً کوئی کفر صریح اس سے ثابت نہ ہو ورنہ خود ہی اس کا نکاح باطل اور اسلام زائل، والعیاذ باللہ، کافر سے دوستانہ رکھنا مسلمانوں کو شایان نہیں،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انھیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ہے۔ (ت)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ" ^۱۔

شراب کی آمدنی کہ کافر کے پاس ہے اس کا وہ حکم نہیں جو مسلم کے پاس ہونے کا ہے، کافر کہ بخوشی اپنے مال سے مسلمان کو دیتا ہے مسلمان کو اس کے لینے میں حرج نہیں اور آمدنی سے خریدے ہوئے کھانے میں تو اور توسیع ہے کہ مسلمان کے یہاں بھی جب تک عقد و نقد دونوں حرام زر پر جمع نہ ہوں اس کی خباثت شیئی مشتری کی طرف سرایت نہیں کرتی کما ہو مذہب الامام الکرخی المفتی بہ (جیسا کہ امام کرخی کا مذہب اور مفتی بہ قول ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۲: از کانپور محلہ فیل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی سید محمد آصف صاحب ۲۸ صفر ۱۳۳۸ھ

قبلہ کو نین و کعبہ دارین دامت فیوضہم بعد تسلیمات فدیانہ التماس اس کہ کتاب ارشاد رحمانی تصنیف مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ جن کے بابت ان کے ایک پیر بھائی نے مجھ سے کہا کہ وہ اب سابق افعال و کوشش متعلق ندوہ سے تائب ہو گئے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ حالات مولانا فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں لکھا کہ بخاری شریف کے سبق میں حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر احمد میاں نے کہا کہ کرشن کے سولہ ہزار گوپیاں تھیں، اسی پر مولانا مرحوم نے فرمایا کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور مصنف نے ان کے بعد لکھا ہے کہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی مردے کے کفر پر تا وقتیکہ ثبوت شرعی نہ ہو حکم نہ لگانا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَیْسَ لَکُمْ قُوَّةٌ هَٰذِهِ (ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔ ت) اس تقدیر پر ہو سکتا ہے کہ

^۱ القرآن الکریم ۱/۶۰

^۲ القرآن الکریم ۷/۱۳

رام چندر اور کرشن ولی یا نبی ہوں لہذا فدوی مکلف خدمت فیض درجت ہے کہ حضرت مرزا مظہر جانجانا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے، قول مذکور رام چندر و کرشن مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے، یہ بھی اس کتاب میں مرقوم ہے فقط،

الجواب:

مولوی محمد علی صاحب نہ خیالات سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمن کی طرف منسوب ہوئی، نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے، اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بر بنائے ظن و تخمین دین سماوی گمان کرنے کی ضرورت کو شش فرمائی ہے بلکہ معارف و مکاشفات و علوم عقلی و نقلی میں ان کا ید طولیٰ مانا ہے، بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیہ کرام کے تصور برزخ کے مثل مانا ہے اور بحکم "إِنَّمَا أَمْرُهُ تَرْسُؤٌ" ^۱ (ہر امت کے لئے رسول ہے۔ ت) ہندوستان میں بھی بعثت انبیاء ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبہ کمال و تکمیل رکھنا لکھا ہے، مگر رام یا کرشن کا نام نہیں بایں ہمہ فرمایا ہے:

در شان آنہا سکوت اولیٰ ست نہ مارا جزم بکفر و ہلاک اتباع آنہا لازم ست و نہ یقین بہ نجات آنہا بر ما واجب و مادہ حسن ظن متحقق ست ^۲	ان کے بارے میں سکوت اولیٰ ہے ہم پر ان کے کفر اور ان کے اتباع کا ہلاک ہونا ماننا لازم نہیں اور نہ ان کی نجات پر یقین لازم ہے البتہ حسن ظن متحقق ہے۔ (ت)

یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے، ان فقرات کا حال قبل اظہار خود آشکارا، اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جاسکتا ہے تو ان سے بدرجہا قدم و اعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی، ص ۷۰ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری رادر ماہ ربیع الاول بجہت عرس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام	مخدوم شیخ ابو الفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

^۱ القرآن الکریم ۱۰/۴

^۲ مکتوبات مرزا مظہر از کلمات طیبات مکتوب ۱۴ مطبع مجتہبی دہلی ص ۲

از وہ جا استدعا آمد کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند ہر وہ استدعا قبول کردند حاضران پر سیدند اے مخدوم ہر وہ استدعا قبول فرمودید ہر جا بعد از نماز پیشین حاضر باید شد چگونہ میسر خواہد آمد، فرمود کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شد اگر ابو الفتح وہ جا حاضر شود چہ عجب ^۱ ۔	میلاد مبارک میں دس مقامات سے دعوت شرکت دی گئی کہ نماز ظہر کے بعد تشریف لائیں، آپ نے تمام کی استدعا قبول کر لی، حاضرین نے آپ سے پوچھا اے مخدوم ما! آپ نے ہر جگہ نماز ظہر کے بعد دعوت قبول فرمائی ہے تو ہر جگہ بعد از نماز ظہر جانا کیسے ہوگا؟ فرمایا: کشن جو کافر تھا وہ کئی سو جگہ حاضر ہو سکتا ہے اگر ابو الفتح دس جگہ حاضر ہوگا تو کیا عجب! (ت)

بات یہ ہے کہ نبوت و رسالت میں اوہام و تخمین کو دخل حاصل نہیں "اللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ"^۲ (اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے۔ ت) اللہ و رسول نے جن کو تفصیلاً نبی بتایا ہم ان پر تفصیلاً ایمان لائے، اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالاً "لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُولٌ"^۳ (ہر امت کے لئے رسول ہے۔ ت) اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی نحو ای اندھے کی لاشی سے ٹولیں کہ شاید یہ ہو شاید یہ ہو، کاہے کے لئے ٹٹولنا اور کاہے کے لئے شاید، امنابا اللہ و رسالہ (ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ ت) ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و مقام تک معلوم نہیں "وَقَدْ وَصَّيْنَاكَ بِذٰلِكَ كَيْفًا"^۴ (اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ہیں۔ ت) قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام و کرشن کا ذکر تک نہیں۔ ان کے نفس وجود پر سوائے تواثر ہندو ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقع میں کچھ اشخاص تھے بھی یا محض انیاب اغوال و رجال بوستان خیال کی طرح اوہام تراشیدہ ہیں، تواثر ہندو اگر حجت نہیں تو ان کا وجود ہی نا ثابت اور اگر حجت ہے تو اسی تواثر سے ان کا فسق و فجور و لہو و لعب ثابت، پھر کیا معنی کہ وجود کے لئے تواثر ہندو مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انھیں کامل و مکمل بلکہ ظنا معاذ اللہ انبیاء و رسل جانا مانا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۹۳ و ۲۹۴: از رائے پور ممالک متوسط گول بازار مرسلہ مرزا محمد اسماعیل بیگ ۲۹ صفر ۱۳۳۸ھ
مندرجہ ذیل مکالمہ اس غرض سے علمائے دین کی خدمت اقدس میں ارسال ہے کہ ازراہ کرم

^۱ سبع سنابل حکایت مخدوم شیخ ابو الفتح جوہنوری مکتبہ قادریہ لاہور ص ۱۷۰

^۲ القرآن الکریم ۱۶/۱۲۳

^۳ القرآن الکریم ۱۰/۴۷

^۴ القرآن الکریم ۲۵/۳۸

جلد تراس کا جواب دیں کہ قول اصح کس کا ہے، اور اس کے دلائل کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اہل سنت و جماعت کا مقتدی بنائے رکھے آمین ثم آمین، بینواتوجروا۔

(۱) زید کا قول یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مثل ایک بشر تھے کیونکہ قرآن عظیم میں ارشاد ہے کہ "قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ"^۱ (تم فرماؤ کہ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ ت) اور خصائص بشریت بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بلاشبہ موجود تھے، کیا کھانا پینا جماع کرنا بیٹا ہونا باپ ہونا کفو ہونا سونا وغیرہ امور خواص بشریت سے نہیں ہیں جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بلاشبہ موجود تھے، ہاں اگر کوئی بشریت کی بناء پر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مساوات کا دعویٰ کرنے لگے تو یہ نالائق حرکت ہے لیکن اس کا کون قائل ہو سکتا ہے سوائے صوفیائے مغلوبین کے کہ وہ بعض مقام پر پہنچ کر غلبہ سُکر کی وجہ سے اپنی رفعت کا دم بھرنے لگتے ہیں جیسا کہ عارف بسطامی سے منقول ہے کہ:

لوائی ارفع من لواء محمد ^۲ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)	میراجبٹا حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے جھنڈے سے بلند ہوگا۔ (ت)

(۲) عمرو کہتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشریت ہمارے مثل نہ تھی بلکہ اقوال بزرگان و پیشوایان امت سے ثابت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے صورت است: یکے بشری، قوله تعالیٰ "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ"^۳ (فرمان خداوندی ہے: میں تم جیسا بشر ہوں۔ ت) دوم ملکی، چنانچہ فرمودہ است:

انی لست کا حد کم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی ^۴	میں تمھاری طرح نہیں ہوں میں اپنے رب کے ہاں رات بسر کرتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (ت)

سوم حقی، کہا قاتل (جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ت):

^۱ القرآن الکریم ۱۸/۱۱۰

^۲ تذکرۃ الاولیاء باب ۱۴ ذکر بلزید بسطامی مطبع اسلامیہ سٹیٹ پریس لاہور ص ۱۱۲

^۳ القرآن الکریم ۱۸/۱۱۰

^۴ مسند امام احمد حنبل از مسند ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲/ ۲۵۳-۲۴۴

میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ نہیں گنجائش رکھتا ہے اس وقت میرے ساتھ کوئی مقرب فرشتہ نہ کوئی نبی بھیجا ہوا۔ (ت)	لِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ لَا يَسْعُ فِيهِ مَلِكٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مَّرْسَلٌ ¹

اور کھانا پینا سونا جاگنا جو خاص نصوص بشریت حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اس بناء پر اپنے مثل سمجھنا جیسا کہ کفار اور مشرکین کہا کرتے تھے۔

اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔ (ت)	"مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَشْرَبُ فِي الْأَسْوَاقِ" ²

سراسر بے ادبی و گستاخی ہے، جیسا مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں نہ

گفت اینک ما بشر ایشان بشر
ماوا ایشان بستہ خوانیم و خور
ایں نداشتند ایشان از عمی
ہست فرقتے در میاں بے انتہا³

(انہوں نے کہا ہم بھی بشر ہم سوتے ہیں کھاتے ہیں یہ بھی سوتے ہیں کھاتے ہیں یہ اندھا ہونے کی بنا پر نہیں جانتے کہ ان کے اور حضور کے درمیان بے انتہا فرق ہے۔ ت)

یہ تو کفار و مشرکین کا قول تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ"⁴ (میں تمہاری مثل بشر ہوں۔ ت) کے کہنے پر مامور تھے جس کی دلالت لفظ قل کرتا ہے ورنہ جب ایک مٹھی⁵ (تم میں سے کون ہے میری مثل۔ ت) ارشاد ہوا ہے اسے زید کس معنی پر تاویل کرے گا، لہذا اپنے مثل بشر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سمجھنا سوء ادب ہے اور اس سے احتراز لازم، کیونکہ نہ

کار پا کاں راقیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر⁶
(پاک لوگوں کے افعال کو اپنے اوپر قیاس مت کرو اگرچہ لکھے میں شیر اور شیر (دودھ) ایک جیسے ہوں۔ ت)

¹ الاسرار المرفوعة في الاخبار الموضوعة حديث ۶۴ دار الكتب العلمية بيروت ص ۱۹۷

² القرآن الكريم ۲۵ / ۷

³ مثنوی مولوی معنوی حکایت مرد بقال و روغن ریختن طوطی دفتر اول نورانی کتب خانہ پشاور ۱۱

⁴ القرآن الكريم ۱۸ / ۱۱۰

⁵ صحيح البخاری باب کم التعزیر والادب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۱۲ / ۲

⁶ مثنوی مولوی معنوی حکایت مرد بقال و روغن ریختن طوطی دفتر اول نورانی کتب خانہ پشاور ۱۱

حق تو یہ ہے، مثلاً ہست کہ (مثل ہے کہ۔ت)

الجنس الى الجنس یبیل * بہر دل من بردن صورت انساں داری

(ہر جنس اپنی جنس کی طرف میلان کرتی ہے، میرا دل لے جانے کے لئے تو نے انسان کی صورت اختیار کی ہے۔ت)

رہا یہ قصہ کہ صوفیائے کرام مثلاً حضرت بلزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ:

لوائی ارفع من لواء محمد ^۱ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ	میرا جھنڈا حضور اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے جھنڈے
وسلم)	سے بلند ہوگا۔ (ت)

اسے اس کا یعنی زید کا نالائق حرکت کہنا صوفیاء صافی اور عارف بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سخت گستاخی اور سفلہ پن ہے۔ نہ اس سے مساوات کی بواقی ہے، اور نہ فضیلت ہی استغفر اللہ پائی جاتی ہے بلکہ ان ظاہر بینوں کے لئے جو حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر سمجھے ہوئے ہیں ایک تازیانہ ہے، ان کا یہ کلام ع

گفتہ اوگفتہ اللہ بود

(ان کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے۔ت)

کے مصداق ہے ورنہ: ع

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

(خاک کی عالم پاک کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ت)

پس حضور انور اور دیگر بزرگوں علیہم التحیۃ والثناء کے کسی قول و فعل پر انھیں اپنے مثل بشر سمجھنا ضلالت و بددینی ہے کیونکہ نہ

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد

(ہر مرتبہ وجود کے اعتبار سے الگ حکم رکھتا ہے اگر مراتب کے فرق کو سامنے نہیں رکھو گے تو گمراہ و زندیق ہو جاؤ گے۔ت)

اسی بناء پر شیخ محقق فرماتے ہیں:

بالجملہ تکلم کردن در حال شریف سید اکائیات علیہ افضل	سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے حال مبارک
الصلوٰۃ واکمل التحیات بقیاس بلکہ	میں عقل کے ساتھ بلکہ اپنی دریافت کی بنیاد

^۱ تذکرۃ الاولیاء باب ۱۴ ذکر بلزید بسطامی مطبع اسلامیہ سٹیٹ پریس لاہور ص ۱۱۲

پر گفتگو کرنا جنس ادب سے باہر ہے اور متشابہات میں گفتگو کے حکم میں ہے عمر کا کلام ختم ہوا۔ (ت)	بدریافت معرفت خود از دائرہ جنس ادب بیرون ست و حکم تکلم در متشابہات دارد ^۱ ۔ انتی کلام عمرو۔

مستفتی عرض کرتا ہے کہ جلد سے جلد اس کا جواب عنایت فرمایا جائے، اگر بولپسی ڈاک ہو تو عین احسان و کرم ہے، اللہ تعالیٰ حضور کو جزائے خیر دے۔ فقط

الجواب:

مستفتی کو تعجیل اور فقیر بتیس روز سے علیل، اور مسئلہ ظاہر و بین غیر محتاج دلیل، لہذا صرف ان اجمالی کلمات پر اقتصار ہوتا ہے، عمرو کا قول مسلمانوں کا قول ہے اور زید نے وہی کہا جو کافر کہا کرتے تھے:

کافروں نے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔	"قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا" ^۲

بلکہ زید مدعی اسلام کا قول ان کافروں کے قول سے بعید تر ہے وہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا سا بشر مانتے تھے اس لئے ان کی رسالت سے منکر تھے کہ:

تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر، اور رحمان نے کچھ نہیں اتارا تم نرا جھوٹ کہتے ہو۔ (ت)	"مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْتُمْ لَا تَكْتَلِبُونَ" ^۳

واقعی جب ان خبیثاء کے نزدیک وحی نبوت باطل تھی تو انھیں اپنی اسی بشریت کے سوا کیا نظر آتا لیکن ان سے زیادہ دل کے اندھے وہ کہ وحی و نبوت کا اقرار کریں اور پھر انھیں اپنا ہی سا بشر جانیں، زید کو "قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ"^۴ سوچا اور "یوحی الی" نہ سوچا جو غیر متناہی فرق ظاہر کرتا ہے، زید نے اتنا ہی ٹکڑا لیا جو کافر لیتے تھے، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے وہ ظاہری صورت میں ظاہر بینوں کی آنکھوں میں بشریت رکھتے ہیں جس سے مقصود خلق کا ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا، ولہذا ارشاد فرماتا ہے:

1

^۲ القرآن الکریم ۱۵/۳۶

^۳ القرآن الکریم ۱۵/۳۶

^۴ القرآن الکریم ۱۱۰/۱۸

اور اگر ہم فرشتے کو رسول کر کے بھیجتے تو ضرور اسے مرد ہی کی شکل میں بھیجتے اور ضرور انھیں اسی شبہ میں رکھتے جس دھوکے میں اب ہیں۔	"وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلِيسُونَ" ^۱

ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی ظاہری صورت دیکھ کر انھیں اوروں کی مثل سمجھنا ان کی بشریت کو اپنا سا جاننا ظاہر بینوں کو باطنوں کا دھوکا ہے یہ شیطان کے دھوکے میں پڑے ہیں۔

ہمسری با اولیاء برداشتہ انبیاء را بچوں خود پنداشتند

(اولیاء کی برابری اختیار کرنا اپنے آپ کو انبیاء جیسا تصور کرنا ہے۔ ت)

ان کا کھانا پینا سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں حاشا،

میں تمھاری طرح نہیں ہوں میں اپنے رب کے ہاں رات بسر کرتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ (ت)	لست كاحدكم انى ابیت عند ربى يطعنى ويسقینى ^۲

ان کے یہ افعال بھی اقامت سنت و تعلیم امت کے لئے تھے کہ ہر بات میں طریقہ محمودہ لوگوں کو عملی طور سے دکھائیں جیسے ان کا سہو و نسیان حدیث میں ہے: انی لانسى ولكن انسى لیستن بی ^۳ میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔ امام اجل محمد عبدی ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری کھانا پینا سونا جماع اپنے نفس کریم کے لئے نہ فرماتے تھے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لئے کہ ان افعال میں حضور کی اقتدا کریں، کیا نہیں دیکھتا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے	انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يأتى الاحول البشرية لاجل نفسه المكرمة بل ذلك منه صلى الله تعالى عليه وسلم على طريق التانيس البشرية لاجل الاقتداء به صلى الله تعالى عليه وسلم الاترى الى قول عمر رضى الله تعالى عنه انى لاتزوج النساء و مالى عليهن حاجة وقد قال

^۱ القرآن الكريم ۹/۶

^۲ مسند امام احمد بن حنبل از مسند ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۲/۲۴۴

^۳ مؤطا امام مالک باب العمل فی سہو میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۸۴

تمہاری دنیا میں سے خوشبو، عورتوں کی محبت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے، یہ نہ فرمایا کہ میں نے انھیں دوست رکھا، اور فرمایا: تمہاری دنیا میں سے تو اسے اوروں کی طرف اضافت فرمایا نہ کہ اپنے نفس کریم کی طرف، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ خاص ہے جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لئے شریعت قائم فرمانے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شے کی کچھ حاجت ہو، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا انھیں اوصاف جلیلہ و فضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بیچارے جاہل یعنی کافر نے کہا اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیب الی من دنیا کم الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ فانظر الی حکمتہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبیب ولم یقل احببت وقال من دنیا کم فاضافہا الیہم دونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدل علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان حبہ خاصاً بمولایہ عزوجل یدل علیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ فکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشری الظاہر ملکی الباطن فکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایأتی الی شیئی من احوال البشریۃ الا تانیسا لامتہ تشریعاً لہا لانه محتاج الی شیئی من ذلک کما تقدم وللجہل بہذہ الاوصاف الجلیلۃ والخصال الحبیۃ قال الجاہل المسکین "مال ہذا الرسول یأکل الطعام ویبشی فی الاسواق" ^۱۔

عمر و نے سچ کہا کہ یہ قول حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اس کے فرمانے پر مامور ہوئے جس کی حکمت تعلیم تواضع و تانیس امت و سد غلو نصرانیت ہے، اول دوم ظاہر، اور سوم یہ کی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی امت نے ان فضائل پر خدا اور خدا کا بیٹا کہا پھر فضائل محمدیہ علی صاحبہما افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کی عظمت شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے، یہاں اس غلو کے سد باب کے لئے تعلیم فرمائی گئی کہ کہو میں تم جیسا بشر ہوں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں۔

^۱ المدخل فصل فی آدابہ فی الاجتماع بأہلہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۳ / ۲

ہاں "یوحی الی" رسول ہوں، دفع افراط نصرانیت کے لئے پہلا کلمہ تھا اور دفع تفریط ابلیسیہ کے لئے دوسرا کلمہ اسی کی نظیر ہے جو دوسری جگہ ارشاد ہوا:

"قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ" ۱۔	تم فرما دو پاکی ہے میرے رب کو میں خدا نہیں میں تو انسان رسول ہوں۔

انہیں دونوں کے دفع کو کلمہ شہادت میں دونوں لفظ کریم جمع فرمائے گئے:-

اشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔	میں اعلان کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (ت)

بندے ہیں خدا نہیں، رسول ہیں خدا سے جدا نہیں، شیطن اس کی کہ دوسرا کلمہ امتیاز اعلیٰ چھوڑ کر پہلے کلمہ تواضع پر اقتصار کرے، اسی ضلالت کا اثر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعویٰ مساوات کو صرف نالائق حرکت کہا، نالائق حرکت تو یہ بھی ہے کہ کوئی بلا وجہ زید کو طپانچہ مار دے یعنی اس زید کو جس نے کفر و ضلال نہ بکے ہوں، پھر کہاں یہ اور کہاں وہ دعویٰ مساوات کہ کفر خالص ہے، اور اس کا اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارفیعت کا ادعا نسبت کرنا محض افتراء اور کج فہمی ہے حاشا کوئی ولی کیسے ہی مرتبہ عظیمہ پر ہو سرکار کے دائرہ غلامی سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا، اکابر انبیاء تو دعویٰ مساوات کر نہیں کر سکتے، شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: بهذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲ ان وجہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔ ولی کس منہ سے دعویٰ ارفیعت کرے گا، اور جو کرے گا حاشا ولی نہ ہو گا شیطان ہو گا، حضرت سیدنا بلزید بسطامی اور ان کے امثال و نظائر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وقت ورود تجلی خاص شجرہ موسیٰ ہوتے ہیں سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درخت میں سے سنائی دیا: "يُؤْتِي الْإِنْسَانَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ" ۳ اے موسیٰ! بیشک میں اللہ ہوں رب سارے جہاں کا، کیا یہ ہر پیڑ نے کہا تھا حاشا للہ بلکہ واحد قہار نے جس نے

۱ القرآن الکریم ۱۸/۹۳

۲ حدیث قدسی

۳ القرآن الکریم ۲۷/۳۰

درخت پر تجلی فرمائی اور وہ بات درخت سے سننے میں آئی کیا رب العزت ایک درخت پر تجلی فرما سکتا ہے اور اپنے محبوب بلزید پر نہیں؟ نہیں نہیں وہ ضرور تجلی ربانی تھی کلام بلزید کی زبان سے سنا جاتا تھا، جیسے درخت سے سنا گیا اور متکلم اللہ عزوجل تھا اسی نے وہاں فرمایا: "يُمَوِّلِيْ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ" ^۱ (اے موسیٰ! میں اللہ ہوں رب سارے جہاں کا۔) اسی نے یہاں بھی فرمایا: سبحانی ما اعظم شانی ^۲ (میں پاک ہوں اور میری شان بلند ہے۔) اور ثابت ہو تو یہ بھی کہ لوائی ارفع من لواء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ^۳ (میرا جھنڈا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جھنڈے سے بلند ہے۔) بیشک لواء الہی لواء محمدی سے ارفع و اعلیٰ ہے، حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی نے مثنوی شریف میں اس مقام کی خوب تفصیل فرمائی ہے اور تسلط جن سے اس کی توضیح کی ہے کہ انسان پر ایک جن مسلط ہو کر اس کی زبان سے کلام کرے اور رب عزوجل اس پر قادر نہیں کہ اپنے بندے پر تجلی فرما کر کلام فرمائے جو اس کی زبان سے سننے میں آئے بلاشبہ اللہ قادر ہے اور معترض کا اعتراض باطل، اس کا فیصلہ خود حضرت بلزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہو چکا ظاہر بینوں بے خبروں نے ان سے شکایت کی کہ آپ سبحانی ما اعظم شانی کہا کرتے ہیں، فرمایا: حاشا میں نہیں کہتا کہا آپ ضرور کہتے ہیں ہم سب سنتے ہیں فرمایا: جو ایسا کہے واجب القتل ہے میں بخوشی تمہیں اجازت دیتا ہوں جب مجھے ایسا کہتے سنو بے دریغ خنجر مار دو، وہ سب خنجر لے کر منتظر وقت رہے یہاں تک کہ حضرت پر تجلی وارد ہوئی اور وہی سننے میں آیا سبحانی ما اعظم شامی مجھے سب عیبوں سے پاک ہے میری شان کیا ہی بڑی ہے، وہ لوگ چار طرف سے خنجر لے کر دوڑے اور حضرت پر وار کئے جس نے جس جگہ خنجر مارا تھا خود اس کے اسی جگہ لگا اور حضرت پر خط بھی نہ آیا، جب افاقہ ہوا دیکھا لوگ زخمی پڑے ہیں، فرمایا: میں نہ کہتا تھا کہ میں نہیں کہتا وہ فرماتا ہے جسے فرمانا بجا، واللہ اعلم

مسئلہ ۲۹۵ تا ۲۹۷: از شہر بھڑوچ لال بازار چنار واڑ مرسلہ مولوی عباس میاں ولد مولوی علی میاں صاحب یکم ربیع الاول ۱۳۳۸ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ:

(۱) ایک مولوی احمد سعید نام کا دہلی مدرسہ امینیہ کا جو دیوبند کی شاخ سے ہے ابھی دس روز

^۱ القرآن الکریم ۳۰/۱۲

^۲ تذکرة الاولیاء باب ۱۴ ذکر بلزید بسطامی مطبع اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور ص ۱۱۲

^۳ تذکرة الاولیاء باب ۱۴ ذکر بلزید بسطامی مطبع اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور ص ۸۹، ۱۱۲

ہوئے محرم شریف کے، بھڑوچ و عظ کو آئے تھے، انھوں نے یہ کہا وعظ میں، کہ جنت کی خرید و فروخت میں ایک دلال کی ضرورت ہے جیسے یہاں کوئی چیز خرید و فروخت کرنے میں دلال کی معرفت خرید و فروخت کرتے ہیں تو وہاں کے لئے بھی دلال پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، مجھے اس کے سوا دوسرا لفظ زیادہ اچھا اس موقع پر نہیں معلوم ہوتا، دلال یہی لفظ عمدہ ہے، اب دلال کسے کہتے ہیں، اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و تعریف ہوئی یا توہین، اس کے سوا اور کوئی لفظ زیادہ تعریف کے لائق ہے یا نہیں۔ ایسے لفظ کہنے سے ایمان کا کچھ نقصان ہے یا نہیں؟

(۲) مولود شریف حضرت کی پڑھنے میں بڑی ہتک ہوتی ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت کی ارواح کا آنا اور تعظیم کو اٹھنا یہ بھی بُرا ہے، تو یہ مولود کا پڑھنا اب برا ہے یا اچھا ہے؟

(۳) احمد سعید مدرسہ امینیہ دہلی امام سنہری مسجد کے، ان کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے یا نہیں؟ اوپر کے سوالوں سے کیسا معلوم ہوتا ہے؟ بینوا تو جروا

الجواب:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کی عطا سے مالک جنت ہیں، معطی جنت ہیں، جسے چاہے عطا فرمائیں، امام حجۃ الاسلام غزالی پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ پھر علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ مبلکہ الارض کلہا وانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقطع ارض الجنة ماشاء منها لمن شاء فارض الدنيا اولی ^۱ ۔	اللہ تعالیٰ نے دینا اور آخرت کی تمام زمینوں کا حضور کو مالک کر دیا ہے، حضور جنت کی زمین میں سے جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں تو دنیا کی زمین کا میاں کر۔

دلالی ایک ذلیل پیشہ ہے ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، فتح القدر میں دلال کو خاکروب و حجام کے ساتھ شمار کیا ہے عبارت یہ ہے:

اما شهادة اهل الصناعات الدنيئة كالكساح والزبال والحائك والحجام والاصح انها تقبل لانها قد تولاهما قوم	گھٹیا کاروبار کرنے والوں کی شہادت مثلاً جاروب کش، ماشکی، جولاہا، حجام کی، تو اصح یہی ہے کہ قبول کی جائے گی کیونکہ یہ کام بہت سے

^۱ المواہب الدنیہ المقصد الرابع الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۲۶، شرح الزرقانی علی المواہب الدنیہ المقصد الرابع

صالح اور بزرگ لوگ بھی اپناتے رہے تو جب تک واضح طور پر مانع طعن و جرح نہ ہو محض کسی کاروبار کو عدم صحت شہادت کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا اور اسکی مثل حکم ہے جانور ہانکنے والوں اور دلالوں کا (ت)	صالحون فبالم يعلم القادح لايبني على الصناعة ومثله النخاسون والدالون ¹ ۔

بلکہ درمختار میں ہے:

شرح الوہابیہ میں ہے کفن و حنوط بیچنے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اسی طرح دلال کی گواہی کا بھی حکم ہے، قدری آفندی نے اپنی واقعات میں اس پر اعتماد کیا، مصنف نے نزازیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اجارہ معینہ میں اسے ذکر کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دلالوں، اشٹام فروشوں اور ان وکلاء جو لوگوں کے دروازوں پر چکر لگاتے ہیں وغیرہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، فتاویٰ مؤید زادہ میں ایسے لوگوں کا یہی حکم بیان ہوا ہے۔ (ت)	في شرح الوهبانية لا تقبل شهادة بائع الاكفان والحنوط وكذا الدلال واعتمده قدری افندی في واقعاته وذكره المصنف في اجارة معينة معزياً للبرازية وملخصه انها لا تقبل شهادة الدالين والصكاكين والوكلاء المفتعلة على ابوابهم ونحوه في فتاوى مؤيد زاده ² ۔

دلال کا کام یہ ہے کہ مشتری سے بڑھوائے یا بائع سے گھٹوائے جوڑ توڑ لگا کر جھوٹ سچ ملا کر نرم گرم کر کر سودا کرادے اور اپنے ٹکے سیدھے کرے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ذیل لفظ سے تعبیر کرنا صریح تو ہیں ہے، اور حضور اقدس کی توہین کفر، اس سے بہتر لفظ خیال کیونکر آتا جب دل میں عظمت ہی نہیں۔

(۲) مجلس میلاد مبارک ذکر شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور حضور کا ذکر اللہ عزوجل کا ذکر، اور ذکر الہی سے بلاوجہ شرعی منع کرنا شیطان کا کام ہے اور ذکر شریف سے معاذ اللہ حضور کا ہتک حرمت ہونا قائل کا محض کذب وافتراء ہے، ہاں بعض روایات موضوعہ و اشعار نامشروعہ سے ایسا ہو تو اس سے مجلس شریف بری نہ ہو جائے گی، جیسے بہت لوگ نماز میں تعدیل ارکان نہیں کرتے اور یہ حرام ہے۔

¹فتح القدیر باب من تقبل شهادة الخ مکتبہ نوریہ رضویہ ستمبر ۲۸۶/۶

²درمختار باب القبول وعدمہ مطبع مہتابی دہلی ۹۵/۲

مگر اس سے خود نمازی بُری نہ ہو جائے گی، تشریف آوری حضور کے اختیار ہے اور قیام تعظیمی ذکر قدم شریف کے لئے ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ (ت)	"وَمَنْ يُعِظَّمْ شَعَابِرُ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ" ۱

(۳) اوپر کے جوابوں سے اس کا حکم ظاہر ہو گیا فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۸: از مولیس ملک برہما رسلہ ابراہیم ۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان شخص جو ایک اسلامیہ مدرسہ میں جس میں قرآن شریف اور اردو اور ضروری دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے، مدرس اعلیٰ ہے اس نے اپنے ماتحت مدرسین و طلبہ وغیرہ کی اطلاع کی غرض سے اس عبارت کے جواب میں جو دوسرے مدرس نے اپنے درجہ کی بورڈ پر لکھی تھی کہ: "ہر کہ پند و نصیحت گوئی نخست برآں کار کن" (جو تو کسی کو نصیحت کرے اس پر پہلے خود عمل کرے۔ ت) یہ عبارت لکھائی اس بورڈ پر کہ "کافر افسر کے حکم کی تعمیل کرنے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے" دوسرے روز ایک شخص نے مدرس اعلیٰ سے دریافت کیا کہ یہ (عبارت بالا) کس نے لکھی ہے اور یہ کس کا مذہب ہے جواب دیا میں نے لکھائی گو میرے قلم کی نہیں ہے آپ لکھ کر علماء سے دریافت کر لیں اور متولی صاحب وغیرہ سے کہیں، اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے قطع نظر اندیشہ و خوف، شریعت میں کافر افسر کی حکم برداری کی تاکید آئی ہے، اگر شریعت مطہرہ سے ایسا حکم نہیں ہے تو جو شخص اس مذکورہ عبارت کو مذہبی حکم تاکید کی کہتا ہو اور سوال کرنے پر جواب دے کہ دریافت کرو متولی صاحب وغیرہ سے کہو اس کے لئے کیا حکم ہے، اور تا وقتیکہ وہ اپنے اس عقیدہ فاسدہ سے باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے اس پر سبقت سلام اور اس سے اختلاط بہتر ہے یا اجتناب؟ مکرر التماس یہ ہے کہ استفتاء مدرس اعلیٰ کو دکھایا گیا تو فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ اور بڑھا دو کہ اگر کافر افسر کا حکم خلاف شرع محمدی نہ ہو، لہذا اب اس صورت میں یہ سوال ہے کہ اس عبارت کے زائد کرنے سے بھی کچھ حکم بدل جاوے گا یا نہیں؟ ان دونوں صورتوں میں ہر صورت کا کیا جواب ہوگا؟

بینواتوجروا

الجواب:

اللهم هداية الحق والصواب (اے اللہ! ہمیں حق و صواب کی رہنمائی عطا فرما۔ ت)

مسلمانوں کے دینی مذہبی کام میں کسی کا افسر بننا دو طرح ہیں:

اول: قہری کہ کوئی شخص مذہبی دست اندازی کر کے بالجبر افسر بن بیٹھے، جیسے فساق و ظلماء امراء امامت نماز کیا کرتے تھے،

دوم: ارادی کہ مسلمانوں کی جماعت خود اسے اپنے مذہبی کام میں پیشوا بنائے۔

اول: نہ زیر بحث ہے نہ یہاں اس کلام و مکالمہ کا مفاد نہ محل اضطراب پر احکام اختیار،

لاجرم دوم مراد اور وہی مفہوم و مستفاد یعنی باختیار خود کسی ہندو یا رافضی یا وہابی یا قادیانی کو مدرسہ دینیہ اسلامیہ پر افسر مقرر کیا

گیا ہو اس کی نسبت مدرس کہتا ہے کہ اس کا حکم ماننے کی ہمارے مذہب میں تاکید ہے، ہمارے مذہب سے اس نے اپنا کوئی خاص

اختراعی مذہب دین اسلام سے جدا مراد لیا ہو تو:

اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (ت)	"وَيَجْعَلُ غَيْرُ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوْلَهُ مَا تَوَلَّى وَنُصْلَهُ جَهَنَّمَ ۚ وَسَاءَتْ مَصِيرًا" ①

کا مصداق ہے اور اگر دین اسلام مراد لیا تو شریعت مطہرہ پر محض افتراء کیا اور:

بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا تھوڑا برتنا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب۔ (ت)	"إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يُفْلِحُونَ ۚ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" ②

کا استحقاق ہے، شریعت مطہرہ نے اسلامی کام پر باختیار خود ایسوں کو افسر مقرر کرنا ہی کب جائز رکھا ہے نہ کہ ان کے احکام کی

تصویب اور ان کے ماننے کی تاکید، ان کو الاضلال بعید (یہ واضح گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں۔ ت) اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہارے نقصان رسانی میں کمی نہ کریں گے وہ جی سے چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑو، میر ان کے مومنوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور وہ جو ان کے سینوں میں دبا ہے اور بھی بڑا ہے ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں	"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً هُمْ دُونَكُمْ لَا يَأْلَوْنَكُمْ حَبَالًا وَدُومًا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَعْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۚ هَآئِنْتُمْ أُولَآءِ

① القرآن الكريم ۱۱۵/۴

② القرآن الكريم ۱۱۶/۱۶ و ۱۱۷

تُحِبُّوهُمْ وَلَا يُحِبُّوكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا الْقُلُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَئَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُؤْتُوا أَعْيُنُكُمْ إِنَّا اللَّهُ عَلَيْهِ كَذِبَاتٍ الصُّدُورِ ۝۱۹" ۱	کھول دیں اگر تم میں عقل ہے ارے یہ جو تم ہو تم تو ان سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لائے ہو تم سے ملیں تو کہیں ہم مسلمان ہیں اور اکیلے ہوں تو تم پر جلن سے اپنی انگلیاں چبائیں، اے محبوب! تم ان سے فرمادو کہ اپنی جلن میں مر جاؤ، بیشک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو ارضى الله منه فقد خان الله ورسوله والمؤمنين ۲۔ رواه الحاكم صححه والطبرانی والعقيلي وابن عدي والخطيب عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما۔	جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور سب مسلمانوں سے خیانت کی، (اسے حاکم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا، طبرانی، عقیلی، ابن عدی اور خطیب نے بھی اسے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (ت)

غایۃ البیان، علامہ اتقانی و جامع الرموز و رد المحتار وغیرہا میں ہے:

لا ينبغي ان يستعان بالكافر في امور الدين ۳۔	دینی کاموں میں کافر سے مدد نہ لینی چاہئے۔

یہ اس پر فرمایا کہ مسلمان اپنی قربانی کا جانور کسی یہودی سے ذبح کرائے نہ کہ دین و تعلیم دین کی افسری بالا اختیار اسے دی جائے، اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ تمہاری خیر خواہی درکنار کبھی اپنی چلتی نقصان رسانی میں کمی نہ کریں گے، حال کے بکثرت واقعات شاہد ہیں ہم وطن ہندو آج کل کتنا اتحاد و اتفاق بگھا رہے ہیں اور مسلمانوں کی خاص رسم مذہبی قربانی کا وہ پر کیا ہی فتنے اٹھاتے فساد مچاتے ہیں قابو چلے پر کیا کچھ مسلمان لوٹے گئے، ذبح کئے گئے، جلائے گئے، اور وہابیہ وغیرہ مذکورین تو ہندو و یہود سے بھی بدرجہا بدتر ہیں کہ مسلمان بن کر اسلام کے گلے پر خنجر ہیں، کہا بینا کہ فی غیر ما رسالۃ (جیسا کہ متعدد رسائل میں ہم نے اسے

۱ القرآن الکریم ۱۱۹/۱۱۸۔

۲ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام دار الفکر بیروت ۳/۹۲

۳ رد المحتار کتاب الاضحیۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۰۸

بیان کیا۔ ت) اگر وہاں دینی مدرسہ کا کسی ہندو یا رافضی وہابی وغیرہ کو افسر بنا رکھا ہے، اس کی خوشامد میں مدرس نے یہ فقرہ لکھا جب تو اس کا حال یہ تھا اور اگر کوئی افسر ایسا نہیں محض بلا وجہ مسلمانوں کے مذہبی مدرسہ پر غیر کی افسری فرض کر کے یہ حکم لکھا اور اعلان کے لئے بورڈ پر لگایا تو اس کے اور بھی مرض قلبی پر دال ہے اور بعد کو یہ تفسید کہ اس کا حکم خلاف شرع نہ ہو، کیا مفید یہ شرط کیا مسلمان میں نہیں، کیسا ہی جلیل القدر مسلمان افسر ہو اگرچہ خود اپنا باپ یا استاد یا پیر اس کا حکم وہی مانا جائے گا جو خلاف شرع نہ ہو لاطاعة لاحد فی معصیۃ اللہ تعالیٰ^۱ (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔ ت) یہ بیانات کہ ہم نے اوپر لکھے ان سے اور مدرس کے اندرونی بیرونی حالات سے اس کی مذہبی کیفیت کا اندازہ کیا جائے اگر واقع میں ہندو یا وہابیہ وغیرہم کی طرف دینی امور میں اس کا میلان ہے تو اس سے اجتناب لازم اور اختلاط ممنوع، اور اگر ایسا نہیں بلکہ ایک بے معنی حماقت تھی کہ نادر اس سے صادر ہوئی تو تفہیم کر دی جائے اگر اصرار نہ کرے اس سے ابتدا اسلام میں حرج نہیں جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۹: ازالہ آباد دائرہ اجملیہ مسئولہ مولوی سید نذیر احمد صاحب ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت اس صورت میں کہ عام اہل اسلام کو بغرض استقامت امور دنیاوی، اتحاد کسی مشرک قوم سے اس طور پر کرنا کہ دسہرہ میں عام اہل اسلام شریک ہو کر ناقوس بجائیں، پھول رام پھن پر چڑھائیں، بے کی آواز بلند کریں یا قربانی میں گائے کی قربانی بند کر دیں جائز ہے یا ناجائز؟ مرتکب ان امور کا کس وزر کا مستوجب ہے؟ مع حوالہ عبارات جواب درکار ہے۔

الجواب:

مسلمان کو دسہرے کی شرکت حرام ہے، بلکہ فقہاء نے اسے کفر کہا اور اس میں بہ نیت موافقت ہندو ناقوس بجانا بیشک کفر ہے اور معبودان کفار پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشد وخبث کفر، اشباہ والنظائر وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے:

عبادة الصنم كفرو لا اعتبار بما في قلبه وكذا لوصور عيسى عليه الصلوة ليسجد له. وكذا اتخاذ الصنم لذلك وكذا لوتنربزنار اليهود	بت کی عبادت کفر ہے، دل میں جو کچھ ہے اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح اس کا حکم ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر بنا کر اسے سجدہ کیا، اسی طرح سجدہ کے لئے بت بنانے کا حکم ہے، اسی طرح اگر کسی نے

^۱ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة دار الفکر بیروت ۱۲۳/۳

والنصارى دخل كنيستهم اولم يدخل ^۱	یہود و نصاریٰ کا زنا رہا خواہ ان کے گرجا میں داخل ہو یا نہ ہو۔ (ت)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

الاعطاء باسم النبروز والمهرجان (بأن يقال هدية هذا اليوم ش) لا يجوز اى الهدايا باسم هذين اليومين حرام وان قصد تعظيمه كما يعظمه المشركون يكفر ^۲	نبروز اور مہرجان کے نام پر عطیہ (بایں طور کہ کہا جائے یہ اس دن کا ہدیہ ہے ش) جائز نہیں یعنی ان دونوں ایام کے ناموں پر ہدایا دینا لینا حرام اور اگر مشرکین کی طرح ان کی تعظیم بھی کرے گا تو کفر ہوگا، (ت)

بحر الرائق و عالمگیری و مجمع الانهر و جامع الفصولین میں ہے:

يكفر بخروجه الى نبروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم وبشرائه يوم النبروز شيئاً لم يكن يشتريه قبل ذلك تعظيماً للنبروز لا للاكل والشرب وبأهدائه ذلك اليوم للمشركين ولو بيضة تعظيماً لذلك اليوم ^۳	مجوسیوں کے ساتھ نبروز میں اس طرح نکلنا کہ اس دن وہ جو کریں گے یہ ان کی موافقت کرے تو یہ کفر ہے، اسی طرح نبروز کے دن کی تعظیم کرتے ہوئے یا مشرکین کو ہدیہ دینے کے لئے کوئی چیز خریدی نہ کہ کھانے پینے کے لئے جبکہ وہ چیز اس سے پہلے نہیں خریدی تھی اگرچہ وہ انڈہ ہی کیوں نہ ہو تو کفر ہوگا۔ (ت)

جامع الفصولین و منح الروض الازہر میں ہے:

قال ابو بكر بن طرخان من خرج الى السدة (قال القارى اى مجمع اهل الكفر) كفر اذ فيه اعلان الكفر وكأنه اعان عليه وعلى قياس السدة الخروج الى النبروز والموافقة معهم فيما يفعلونه	شیخ ابوبکر بن طرخاں کہتے ہیں جو سدہ کی طرف نکلا (ملا علی قاری نے اس کا معنی اہل کفر کا اجتماع کیا ہے) تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس میں کفر کا اعلان ہے گویا اس نے کفر پر مدد کی اس پر قیاس ہے، نبروز میں نکلنا اور اس دن ان کے

^۱ اشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ اذۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/ ۲۹۵

^۲ در مختار شرح تنویر الابصار باب مسائل شتی مطبع ممبائی، ج ۲/ ۳۵۰، رد المحتار باب مسائل شتی دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/

^۳ مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر باب ان اللفاظ الكفر انواع مطبع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۸

فی ذلک الیوم کفر ^۱ ۔	موافق عمل کرنا کہ یہ بھی کفر ہے۔ (ت)

جے بولنا طریقہ کفار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من تشبه بقوم فهو منهم ^۲ ۔	جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کر لی وہ انہی میں سے ہے۔ (ت)

پھر اگر معبودان کفار کی جے ہے تو کفر ہے اور اگر کافروں کی ہے تو فقہائے کرام اسے بھی کفر فرماتے ہیں، فتوائے ظہیر یہ و اشباہ والنظائر و تنویر الابصار میں ہے:

لو سلم علی الذمی تبجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفر و لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلاً کفر ^۳ ۔	اگر کسی نے تعظیم کرتے ہوئے ذمی کو سلام دیا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے، اگر کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم "اے استاذ" کہا تو کفر ہے۔ (ت)

بجاطر ہنود گائے کی قربانی بند کرنا حرام ہے، والتفصیل فی النفس الفکر فی قربان البقر (اس کی تفصیل ہماری کتاب "انفس الفکر فی قربان البقر" میں ملاحظہ کیجئے۔) مرتکب کا حکم انھیں احکام سے ظاہر جو مرتکب حرام ہے مستحق عذاب جہنم ہے ار جو مرتکب کفر فقہی ہے جیسے دسہرے کی شرکت یا کافروں کی جے بولنا اس پر تجدید اسلام لازم ہے اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے اور جو قطعاً کافر ہو گیا، جیسے دسہرے میں بطور مذکور ہنود کے ساتھ ناقوس بجانے یا معبودان کفار پر پھول چڑھانے والا کافر مرتد ہو گیا اس کی عورت نکاح سے نکل گئی اگر تائب ہو اور اسلام لائے جب بھی عورت کو اختیار ہے بعد عدت جس سے چاہے نکاح کر لے، اور بے توبہ مر جائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام اس کے جنازے کی شرکت حرام اسے مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام اس پر نماز پڑھنا حرام الی غیر ذلک من الاحکام (اس کے علاوہ دیگر احکام بھی۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰۰ تا ۳۰۲: از میرٹھ لال کرتی بازار مسئلہ مولوی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ بتقریب اتفاق ہندو مسلمانان میرٹھ میں

^۱ جامع الفصولین فصل فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۱۳، منہج الروض الاذہر فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃ مصطفیٰ

الباب فی مصر ص ۱۸۶

^۲ مسند امام احمد بن حنبل حدیث ابن عبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت ۵۰/۲

^۳ الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ اذیة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/ ۲۸۸، درمختار کتاب الحظر فصل فی البیع مطبع مکتبائی

دہلی ۲/ ۲۵۱

ایک جلوس مہاتما گاندھی جی کا نکالا گیا جس میں ہندو مسلمان سب شریک تھے، علاوہ دیگر واقعات کے ایک واقعہ مسلمانان میرٹھ کا یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کے عین جلوس میں تشقہ چندن وغیرہ مسلمانوں کے ماتھے پر لگایا ہے، چندن لگوانے اور لگوانے والے مسلمانوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس چندن لگانے میں ہندوؤں کی طرف سے کوئی جبر نہ تھا چنانچہ جن مسلمانوں نے انکار کیا انھوں نے انکار کرنے والے مسلمانوں کے ماتھے پر نہیں لگایا، اب اس جلوس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تین قسمیں تھیں جو بترتیب ذیل درج سوال ہیں، امید کہ ہر ایک کا حکم شرع شریف علمائے کرام "لَا يَخَافُونَ كُومَةَ لَآئِمٍ" ^۱ وہ کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہیں رکھتے۔ ت) کی شان پیش نظر فرماتے ہوئے تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں:

(۱) جو مسلمان اس جلسہ میں شریک ہوئے اور چندن لگوانے سے انکار کیا ان کی شرکت اس جلوس میں از روئے شریعت کیسی تھی۔

(۲) جن مسلمانوں نے چندن لگوانے سے ہندوؤں کو روکا نہیں بلکہ لگوا یا پھر بعد کو اسی وقت یا تھوڑی دیر بعد اس جلسہ میں اپنے ہاتھوں اور رومالوں سے صاف کر لیا ان کا کیا حکم ہے؟

(۳) جن مسلمانوں نے چندن لگوا یا اور چندن لگائے ہوئے جلسہ میں شریک رہے بلکہ چندن لگائے ہوئے اپنے گھروں پر واپس آئے یا شام تک لگائے رہے، ان کی بابت حکم شرع شریف کیا ہے؟

الجواب:

حرام حرام سخت حرام تھی بلکہ فقہائے کرام کے طور پر حکم سخت تر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله ^۲ ، رواہ ابو داؤد بسند حسن وعلقہ الترمذی عن سمرقہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	جس نے کسی مشرک کے ساتھ اتفاق کیا اور اسی کے ساتھ ٹھہرا وہ اسی کے مثل ہوگا، اسے ابو داؤد نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن سے اور ترمذی نے تعلیقاً بیان کیا۔ (ت)

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

^۱ القرآن الکریم ۵/ ۵۴

^۲ سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی الاقامة بارض الشرك آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹

من سود مع قوم فهو منهم ^۱ ۔ رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	جس نے کسی قوم کی کثرت بڑھائی وہ انہی میں سے ہوگا، اسے خطیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

تیسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کثر سواد قوم فهو منهم ^۲ ۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ و علی بن معبد فی کتاب الطاعة والمعصية عن عبد اللہ بن مسعود وابن المبارک فی الزهد عن ابی ذر من قوله رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	جس نے کسی قوم کا جتھا بڑھایا پس وہ انہی میں سے ہوگا اسے ابو یعلیٰ نے مسند میں اور علی بن معبد نے کتاب الطاعة والمعصية میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اور ابن مبارک نے زہد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے طور پر نقل کیا۔ (ت)

مجمع الانہر، شرح ملتقى الابحر و فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ والنظائر و تنویر الابصار و در مختار و غیر ہا میں ہے:

یکفر بتبجیل الکافر حتی لو سلم علی الذمی تبجیلاً کفرو بقوله للمجوسی یا استاذ تبجیلاً ^۳ ۔	کافر کی تعظیم کفر ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے ذمی کو تعظیماً سلام کہا تو یہ کفر ہے، کسی نے مجوسی کو بطور تعظیماً "یا استاذ" کہا تو یہ بھی کفر ہے۔ (ت)

(۲) قشعہ کہ ماتھے پر لگایا جاتا ہے صرف شعار کفار نہیں بلکہ خاص شعار کفر بلکہ اس سے بھی اخبث خاص طریقہ عبادت مہابو و غیرہ اصنام سے ہے اور اس کے لگانے پر راضی ہونا کفر پر رضا ہے اور اپنے لئے ثبوت کفر پر رضا بالاجماع کفر ہے، منح الروض الازہر میں ہے:

من رضی بکفر نفسه فقد کفر ای اجماعاً و بکفر غیرہ اختلاف المشائخ ^۴ ۔	جو اپنی ذات کے کفر پر خوش ہو اور وہ بالاتفاق کافر ہے اور جو کسی کے کفر پر خوش ہو اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ (ت)

^۱ تاریخ بغداد حدیث نمبر ۵۱۶۷ عبد اللہ بن عتاب الشاہد العبدی دار الکتب العربی بیروت ۱۰/۳۱

^۲ نصب الراية لاحادیث الهدایہ بحوالہ مسند ابی یعلیٰ کتاب الطاعة والمعصية الخ المكتبة الاسلامیہ ریاض ۳/۳۶۶

^۳ الاشباہ والنظائر کتاب السیر والردة ادارة القرآن کراچی ۱/۲۸۸

^۴ منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃ مصطفی البابی مصر ۸۰-۱۷۹

اور کفر پر رضا جیسی سو برس کے لئے ویسے ہی ایک لمحہ کے لئے، پونچھ ڈالنے سے کفر جو واقع ہو لیا مٹ نہ جائیگا جب تک از سر نو اسلام نہ لائے، جیسے جو مہادیو کے آگے دن بھر سجدہ میں پڑ رہے وہ بھی کافر اور جو سجدہ کر کے سر اٹھائے وہ بھی کافر، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۳) وہ کافر تھے یہ کافر ہوئے، دونوں فریق اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے، ان پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسرو العلانية بالعلانية ^۱ رواه الامام احمد في الزهد و الطبرانی في الكبير بسند حسن عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه - والله تعالى اعلم -	جب کوئی برائی کار تکاب کرے تو توبہ بھی اسی طرح کی جائے مثلاً خفیہ گناہ پر خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ ضروری ہے، اسے امام احمد نے زہد میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں سند حسن کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۰۵۵۳۰۳: از چھاؤنی میرٹھ صدر بازار مدرسہ امداد الاسلام معرفت مولوی عبدالمومن صاحب مدرس مسئولہ حافظ شیر محمد خاں امام مسجد و طالب علم مدرسہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

- (۱) اگر قوم ہندو کا کوئی جلسہ ہو اور اس میں بہت سے مسلمان برضا و رغبت شامل ہوں اور ہندو مثل اپنے مسلمانوں کی پیشانیوں پر بھی چندن لگائیں اور مسلمان بخوشی لگوائیں اور تا اختتام جلسہ اس کو اپنی پیشانیوں پر باقی رکھیں تو مسلمانوں کا اپنی پیشانیوں پر قشقہ یعنی چندن لگوانا ان کے اسلام یا نکاح کے متعلق کیا حکم رکھتا ہے؟
- (۲) اسی جلسہ کے ہندو لیڈر کی مسلمانوں کو بے پکار ناجائز ہے یا ناجائز؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟
- (۳) اور اگر بعض مسلمانوں کے بلا ان کے رضا و رغبت کے چندن لگادیا گیا ہو اور انھوں نے اس کو فوراً پونچھ دیا ہو تو ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب:

- (۱) بخوشی لگانے دینا اور خود لگانا ایک ہی حکم ہے، شراب یا پیشاب خود پئے یا دوسرا پلائے اور یہ منہ

^۱کنز العمال بحوالہ احمد بن حنبل فی الزہد حدیث ۱۰۱۸۰ موسسة الرسالہ بیروت ۲۰۹/۴

کھول دے دونوں ایک ہی ہیں تشقہ زنار کی طرح شعار کفر بلکہ اس سے بدتر شعار بت پرستی ہے۔ زنار بعض ملکوں کے یہود و نصاریٰ میں بھی ہے اور تشقہ خاص علامت و شعار مذہب مشرکین و عبدة الاصنام، وہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے، اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے، اشیاء والنظائر میں ہے:

عبادة الصنم والاعتبار بها في قلبه وكذا الوتن زنا نر اليهود والنصارى دخل كنيسة تم اولم يدخل ¹ ۔	بت کی عبادت کفر ہے جو دل میں تھا اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح حکم ہے اگر یہود و نصاریٰ کا زنار باندھا خواہ ان کے گرجا میں داخل ہو یا نہ ہو (ت)

خلاصہ و ظہیریہ و محیط و منخ الروض الاضر و غیرہ کتب معتمدہ میں ہے:

واللفظ لهذا في الخلاصة من تنزير زنار اليهود والنصارى وان لم يدخل كنيسة تم كفو من شد على وسطه حبلا وقال هذا زنار كفر وفي الظهيرية وحرمة الزوج وفي المحيط لان هذا تصريح بها هو كفر وفي الظهيرية من وضع قلنسوة المجوس على رأسه فقليل له فقال ينبغي ان يكون القلب سويا كفر ² ۔	خلاصہ میں الفاظ یہ ہیں اگر کسی نے یہود و نصاریٰ کی طرح زنار باندھا تو کفر ہے اگرچہ ان کے گرجا میں داخل نہ ہو اور جس نے کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ زنار ہے وہ کافر ہو جائے گا، ظہیریہ میں ہے اس پر بیوی حرام ہو جائے گی، محیط میں ہے کیونکہ یہ صراحتہ کفر ہے، ظہیریہ میں ہے: جس نے مجوسی کی ٹوپی پہنی اس پر اعتراض کیا گیا تو کہا دل درست ہونا چاہئے، تو یہ کفر ہے۔ (ت)

فتاویٰ امام طاہر بخاری و بحر الرائق و تنویر الابصار و در مختار و عالمگیری و غیرہ میں ہے:

واللفظ للاول من اهدى بيضة الى المجوس يوم النور وز كفر ³ ۔	یہ پہلی کتاب کے الفاظ ہیں جس نے نوروز کے دن کسی مجوسی کو انڈہ بھی تحفہ میں دیا تو یہ کفر ہے۔ (ت)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

اي لانه اعانه على كفره واغوائه وتشبيه بهم في اهدائه ⁴ ۔	کیونکہ یہ کفر و اغواء پر مدد ہے یا ان کے ساتھ ہدایا میں مشابہت ہے۔ (ت)

¹ الاشياء والنظائر كتاب السيد والردة ادارة القرآن كراچی ۱/ ۲۹۵

² منح الروض الاضر شرح الفقہ الاكبر فصل في الكفر صريحا و كناية مصطفى البابی مصر ص ۱۸۵

³ خلاصة الفتاوى الجنس السادس في تشبيه الكفار مكتبة حبيبية كونه پاكستان ۱۴/ ۳۸۷

⁴ منح الروض الاضر شرح الفقہ الاكبر فصل في الكفر صريحا و كناية مصطفى البابی مصر ص ۱۸۶

شفارشریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے ایسا عمل کیا جس کے بارے میں تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ یہ صرف کافروں سے صادر ہو سکتا ہے اگرچہ وہ شخص اس فعل کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا پھرے مثلاً اہل زنا نیر کے ساتھ زنا پرہن کر ان کے گرجوں میں جانا (ت)	کذا (ای یکفر) من فعل فعلا اجمع المسلمون علی انه لا یصدر الا من کافر وان کان صاحبہ مصرحاً بالاسلام مع فعلہ کالمشی الی الکنائس مع اهلها بزیمہم من الزنائیر وغیرھا^۱۔

(۲) حرام حرام سخت حرام، جے بولنا ہنود کا شعار ہے اور ہندو لیڈر کی جے پکارنا بکرم فقہائے کرام خود کفر ہے، حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے (اسے امام ابن ابی الدنیا نے "ذم الغیبة" میں ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں، بیہقی نے شعب الایمان میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن عدی نے حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)	اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش^۲۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة وابویعلیٰ فی مسنده والبیہقی فی شعب الایمان عن انس بن مالک وابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

فاسق کا یہ حال ہے نہ کہ مشرک، فتاویٰ امام ظہیر الدین واشباہ علامہ محقق بحر و متن شیخ الاسلام غزی تمرناشی و شرح مدقق علانی دمشقی و مجمع الانہر علامہ شیخی زادہ رومی وغیرہا میں ہے:

کافر کی تعظیم و توقیر کفر ہے، اگر کسی نے ذمی کو بطور توقیر سلام کیا تو یہ کفر ہے، اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً "یا استاد" کہا تو یہ بھی کفر ہے۔ (ت)	تبجیل الکافر کفر فلو سلم علی الذمی تبجیلاً کفر ولو قال للمجوسی یا استاذی تبجیلاً کفر^۳۔

(۳) فتنہ کا کفران پر عالم نہیں مگر ایسی جگہ کیوں گئے کہ یہ نوبت پہنچی ایسے جلسے کی شرکت ہی حرام تھی۔

^۱ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة فصل فی آخر الخطاء مکتبہ الحقیقیہ استنبول ترکی ص ۳۷۸

^۲ شعب الایمان حدیث ۴۸۸۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۳۰

^۳ الاشباہ والنظائر باب السیر والردة ادارة القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸

ہاں ایک دقیقہ اور ہے اور بلار ضا اور غبت ہونا اور، اور اس فعل شنیع کی انتہا درجے تک کراہت و ناگواری اور، اگر اس کی رغبت نہ تھی اور جس نے لگایا اس کے ساتھ اس نے وہی برتاؤ کیا جو بلاوجہ منہ پر جوتا مارنے والے کے ساتھ کرتا، جب تو جانے کہ واقعی اس نے اس کفر کو مکروہ و ناگوار رکھا اور اگر ہنس کر چپ رہا اور پونچھ ڈالا یا بقدر ضرورت اس پر نہ بگڑا تو جانے کہ کراہت بھی نہیں گور غبت نہ ہو، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰۶: از میرٹھ صدر بازار چھلی محلہ یتیم درزی کی مسجد مرسلہ حکیم عبدالرحمن صاحب ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر میرٹھ کے اندر مہاتما گاندھی تشریف لائے۔ مجمع کثیر تھا، اہل ہندو کے بچوں نے کھیل تماشے کے طور پر اکثر مسلمانوں کے چند لگایا اس کی بابت قاری محمد صالح پیش امام جامع مسجد صدر نے فتویٰ دیا کہ جن مسلمانوں کے چند لگایا ہے وہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں جب تک تجدید ایمان اور دوبارہ نکاح نہ کر لیں۔ بینوا تو جروا

الجواب:

مسلمانو! اللہ واحد قہار سے ڈرو، اسلام کو کھیل تماشہ نہ بناؤ، ہندو کے بچے ان کے بالجبر لگاتے، یہ ضرور ان کی خوشی سے ہوا یا کم از کم اسے قبول کیا، بہر حال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰۷: از موضع رجہت ضلع گجرامرسلہ سید محمد حبیب صاحب ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳۳۸ھ
ہولی دیوالی ہندوؤں کا پرہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو یہ کس بنا پر جاری ہوا ہے؟ اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ مسلمان اگر اس کو کریں تو کیا ان پر کفر عائد ہوگا؟

الجواب:

ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں، جب ایران خلافت فاروقی میں فتح ہوا بھلگے ہوئے آتش پرست کچھ ہندوستان میں آئے ان کے یہاں دو عیدیں تھیں، 'نوروز' کہ تحویل حمل ہے اور 'مہرگان' کہ تحویل میزان، وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند سورج دونوں کو پوجتے ہیں لہذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کہ میکھ سکھ رانت کی پور نماشی میں ہولی اور تلسکھ رانت کی لماؤس میں دیوالی یہ سب رسوم کفار ہیں، مسلمانوں کو ان میں شرکت حرام اور اگر پسند کریں تو صریح کفر، غمز العیون میں ہے:

ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے کفار

اتفق مشایخنا ان من رأى امر الکفار

کے کسی معاملہ کو اچھا کہا تو وہ کافر ہو جائے گا حتیٰ کہ انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو یہ کہے کہ کھانے کے وقت مجوسی کے ہاں گشتگوں نہ کرنا بہت اچھا عمل ہے یا ان کے ہاں حالت حیض ہمسبری نہ کرنا اچھا عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	حسناً فقد كفر حتى قالوا في رجل قال ترك الكلام عند اكل الطعام حسن من المجوسى او ترك المضاجعة عندهم حال الحيض حسن فهو كافر^۱۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ جمادی الآخرہ ۱۳۳۸ھ

مسئلہ ۳۰۸: از موضع امر یا ضلع بریلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ ایک بارات موضع پچومی سے موضع امریا میں آئی، بعد نکاح لڑکی کے باپ اور لڑکے کے چچا مسٹی حسین بخش سے کسی بات پر نزاع لفظی واقع ہوئی جس کی وجہ سے تمام برادری کے خلاف حسین بخش اور ان کے برادروں نے کھانا نہیں کھایا، دوسرے روز رخصت کے وقت رحیم بخش لڑکی کے باپ نے سامان جہیز وغیرہ دے کر کہا کہ یہ موجود ہے اس کو لے جاؤ اور لڑکی اس وقت رخصت کروں گا جس وقت حسین بخش وپوے کھانا کھائیں گے، جب سب برادری نے حسین بخش وپوے کو مجبور کیا تو ہر دو شخص کھانا کھانے پر رضامند ہو گئے، پھر برادری والوں نے ان دونوں شخصوں سے کہا جب تم کھانے کھانے پر رضامند ہو تو تم کو لازم ہے کہ باہم مل کر ایک دوسرے کا قصور معاف کر دو اس رائے کو سن کر رحیم بخش لڑکی کے باپ نے سب برادری کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ میں اپنے قصور پر نادم ہوں اور خدا و رسول کے واسطے ان سے معافی چاہتا ہوں یہ بات سن کر حیدر بخش نہایت غیظ و غضب میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ ہم خدا و رسول کو نہیں جانتے ہیں اور نہ ہم ملیں، ایسے الفاظ کہنے والے کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:

اگر واقع میں اس نے یہ لفظ کہے ہیں کہ وہ خدا و رسول کو نہیں جانتا تو کہنے والا اسلام سے گیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب تک وہ توبہ کر کے از سر نو مسلمان نہ ہو اس کی موت و حیات کسی بات میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

از پنڈول بزرگ ڈاکخانہ رائے پور ضلع مظفر پور

مسئلہ ۳۰۹: ۳۱۰۹

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ان مسائل میں کہ:

^۱ الاشباہ والنظائر بحوالہ غمز العیون کتاب السیر والردۃ ادارة القرآن کراچی ۱/ ۲۹۵

- (۱) از روئے فرمان اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یزید بخشا جائے گا یا نہیں؟
- (۲) حضرت منصور بن شمس تیمہ زوسرمد نے ایسا لفظ کہا جس سے خدائی ثابت ہوتی ہے تو دار پر آئے اور کھال کھینچی گئی لیکن وہ ولی اللہ گئے جاتے ہیں، اور فرعون، ہامان، شداد اور نمرود نے دغوی خدائی کیا تو کافر فی النار ہوئے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:

(۱) یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہلسنت کے تین قول ہیں، 'امام احمد وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں تو ہر گز بخشش نہ ہوگی، اور 'امام غزالی وغیرہ مسلمان، تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو باآثر بخشش ضرور ہوگی، اور 'ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں کہ نہ ہم مسلمان کہیں گے نہ کافر۔ لہذا ہم بھی سکوت کریں گے۔

(۲) ان کافروں نے خود کہا ملعون ہوئے اور انھوں نے خود نہ کہا اس نے کہا جسے کہنا شایان ہے آواز ان میں سے مسموع ہوئی جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درخت سے سنا: "إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ" ^۱ میں ہی ہوں اللہ سارے جہاں کا، کیا درخت نے کہا تھا، حاشا بلکہ اللہ نے، یونہی یہ حضرات اس وقت شجرہ موسیٰ ہوتے ہیں،

مسئلہ ۳۱۱: از ملک برہما مسجد اکھیم پوسٹ، مرسلہ مولوی عبدالعزیز خاں قادری ۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ
ایک عالم کو ایک شخص نے گالی دی اس کی بیوی کو طلاق ثلاثہ ہوں گے یا بعد توبہ رجعت کر سکتا ہے؟

الجواب:

کسی خاص عالم کو کسی دنیوی وجہ سے گالی دینے سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی۔ ہاں مطلقاً علماء کو یا خاص کسی عالم کو بوجہ علم دین برا کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے مگر یہ فسخ نکاح ہوتا اسے طلاق نہیں، نہ ایک نہ تین، اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱۲: از بمبئی نشان پاڑہ کو اس روڈ طاہر ٹوپن بلڈنگ تیسرا ماللا پوسٹ نمبر ۹ مرسلہ سید اسد اللہ حسین ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو خود کو عالم ظاہر کرتا ہے اپنے وعظ میں بیان کرتا ہے کہ زین المجالس جس میں کرامات قطب الاقطاب غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرقوم ہیں سراسر غلط اور اس کا مؤلف مردود ہے، کتاب مذکور کا پڑھنا سننا حرام ہے،

^۱ القرآن الکریم ۲۸/۳۰

جناب غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال مثل "قدمی ہذا" الخ وغیرہ کے غلط ہیں یا رسول اللہ اور یا غوث کہنا حرام ہے، قصائد خوانی میلاد شریف ناجائز ہے، اولیاء اللہ وغیرہم پر فاتحہ خوانی مثل گیارہویں شریف وغیرہ کے ناجائز ہے، ان اقوال کی تائید و تصدیق قرآن شریف کی قسم سے کرتا ہے، بس اس صورت میں شخص مذکور کس فرقہ کا آدمی ہے اس کا عقیدہ مطابق اہل سنت و جماعت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم سنیوں کو اس کی مجلس و عظ میں شریک ہونا کیسا اور اس کے اقوال پر یقین لاکر جو منکر کرامات اولیاء ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

ایسے اقوال کا قائل نہیں ہوتا مگر وہابی مسلمانوں کو اس کے وعظ میں جانا جائز نہیں، صحیح حدیث میں ارشاد ہوا:

ایاکم وایاہم لایضلونکم ولایفتنونکم ^۱	ان سے بچو اور انھیں دور رکھو، وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (ت)

کرامات اولیاء کا منکر گمراہ ہے، اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء حق ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱۳: از منڈوہ ضلع فتح پور ہسودہ ڈاکخانہ خاص مرسلہ حافظ محی الدین صاحب ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بلاعذر شرعی علی الاعلان روزہ رمضان المبارک کے ترک کرے اور اگر کسی نے نماز پڑھنے کے لئے کہا کہ اٹھو نماز پڑھو، تو جواب دیا کہ کون اٹھک بیٹھک کرے، ابی جتنے نمازی حاجی و حافظ ہیں سب بے ایمان ہیں، یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون بھوکا مرے جس کے گھر میں کھانا نہ ہو وہ روزہ رکھے، ہم سے تو بھوکا نہیں مراجاتا، تمہیں روزہ رکھ کے بہشت میں چلے جانا اور ماہ رمضان المبارک میں سر راہ دروازہ پر بیٹھ کر آب نوشی و حقہ نوشی خود کرتا اور کرتا ہے اگر کوئی منع کرتا ہے کہ روزہ داروں کے سامنے مت کھاؤ پیو، تو جواب دیتا ہے کہ خدا سے چوری نہیں ہے تو بندے سے کون سی چوری ہے، سو یہ سب باتیں زید کی کیسی ہیں؟ زید ان باتوں سے مسلمان ہے یا نہیں؟ اور وہ لوگ کیسے ہیں جو زید کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور زید کی ان باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ اس بیہودہ بکے اور تمسخر کرنے سے زید کا نکاح اس کی عورت سے باطل

^۱ صحیح مسلم النہی عن الروایۃ والضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰/۱

ہوا یا قائم رہا؟ اگر باطل ہوا تو اولاد اس کی کیسی ہے؟ زید اور اس کے ساتھی کبھی کبھی جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز جمعہ وعیدین ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب:

صورت مستفسرہ میں زید پر حکم کفر ہے اور وہ لوگ جو اس کی ان باتوں سے خوش ہوتے ہیں ان پر بھی یہی حکم ہے، ان کے جمعہ وعیدین باطل ہیں، ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں، مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام ہے، نہ ان کے پاس بیٹھنا جائز۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)	قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "وَمَا يُؤْمِنُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَتَّبِعْهُ بَعْدَ الَّذِي كُذِّبَ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" ①۔

مسئلہ ۳۱۷۵۳۱۴: از کوہ کسولی ضلع انبالہ کوٹھی بارک ماسٹر صاحب مرسلہ جان محمد خانساں ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ان مسائل میں: قصبہ کسولی کے اندر ایک مسجد ہے اس میں مسلمانان کی طرف سے ایک پیش امام مقرر ہیں انھوں نے اپنے وعظ کے اندر بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایلچی تھے، اور حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نام سے یاد کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۱) کیا نعوذ باللہ ایلچی کے نام سے حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرنے سے منقصت پائی جاتی ہے تو ایسے قائل کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باحیات تو ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے اور نہ روضہ پاک سے باہر تشریف لاسکتے ہیں قیامت تک۔

(۲) کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے اور کیا روضہ پاک سے باہر تشریف نہیں لاسکتے؟ اور ایک مقام پر میلاد سرور کائنات علیہ التسلیم والتحمیہ تھا وہاں ولادت کا ذکر میلاد خواں نے نہیں کیا، جلدی سے سلام پڑھ دیا اور پیش امام صاحب وعظ فرمانے بیٹھ گئے، اثنائے وعظ میں بیان کیا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور میلاد شریف پڑھتا ہے وہ جہنمی ہے۔

(۳) کیا تارک الصلوٰۃ کافر ہے؟

(۴) کیا میلاد شریف پڑھوانے والا جہنمی ہے؟

الجواب:

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول اعظم و نائب اکبر خلیفہ اعظم ہیں، ایسی ہی وہ ہوتا ہے جس کو پیام یا خط پہنچانے کے سوا کوئی سرداری اور حکومت نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اکرم میں اس لفظ کا استعمال کرنا بیشک تنقیص و توہین ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام حیات حقیقی دنیاوی روحانی جسمانی سے زندہ ہیں، اپنے مزارات طیبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبياء احياء في قبورهم يصلون ¹	حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مزارات میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں۔ (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق ²	بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجساد مبارکہ کا زمین پر کھانا حرام فرمادیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دئے جاتے ہیں۔ (ت)

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اذن للانبياء ان يخرجوا من قبورهم ويتصرفوا في ملكوت السموات والارض ³	حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے مزارات سے باہر جانے اور آسمانوں اور زمین میں تصرف کی اجازت ہوتی ہے۔ (ت)

¹ شرح الصدور باب احوال الموتی فی قبورهم خلافت اکبری میگزین سوات ص ۸۷، مجمع الزوائد باب ذکر الانبياء علیہم السلام دارالکتب

العربی بیروت ۲۱۱/۸

² سنن ابن ماجہ آخر کتاب الجنائز ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

³ الحاوی للفتاویٰ رسالہ تنویر الحکام دار الفکر بیروت ۲/۲۶۳

(۳) نماز نہ پڑھنا سخت کبیرہ ہے مگر اس کے جہنمی ہونے پر یقین نہیں ہو سکتا کہ کفر کے سوا سب گناہ زیر مشیت الہی ہیں۔

(۴) اور میلاد مبارک پڑھوانے پر اگر جہنمی کہے تو خود مستحق جہنم ہے۔

مسئلہ ۳۱۸ تا ۳۱۹: از سنہبل محلہ چین سرائے متصل مزار جناب میرن شاہ صاحب مرسلہ احمد خاں ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) جو شخص یہ کہے کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات میں نقصان تھا تو اتنا تھا کہ حضور خدا نہ تھے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

(۲) جو مسلمان یہ کہے کہ حضرت کا خیال نماز میں آجائے تو نماز نہ ہوگی اور گدھے خچر کا خیال آئے تو نماز ہو جائے گی، ایسا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ اور یہ کہنا حقارت نبی ہے یا نہیں؟ اور حقارت نبی کفر ہے یا نہیں؟

خدا تعالیٰ کو برا کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ حضور اقدس نے (ستر دلیل کفر ہوں اور ایک مسلمان ہونے کی) تو اس کو مسلمان فرمایا ہے اور آج کل ہزاروں مسلمانوں کو زبردستی کھینچ کر کافر بنایا جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:

(۱) اس نے اچھے لفظوں میں ادا نہ کیا مگر جو بات کہی حق ہے بیشک سوا الوہیت و مستلزمات الوہیت کے سب فضائل و کمالات

حضور کے لئے ثابت ہیں، امام محمد بوصیری بردہ شریف میں فرماتے ہیں نہ

دع ما ادعتہ النصراری فی نبیہم واحکم بما شئت مدحاً فیہ واحتکم^۱

جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کے بارے میں کہا تم وہ نہ کہو، اس کے علاوہ ہر مرتبہ و مقام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے لئے بیان کر سکتے ہو۔ ت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہ

مخوال اور خدا از بہر حفظ شرع و پاس دیں دگر ہر وصف کش می خواہی اندر مدحش املا کن^۲

(شریعت و دین کا پاس کرتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نہ کہو اس کے علاوہ ہر وصف کے ساتھ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کر اور لکھ سکتے ہو۔ ت)

^۱ قصیدہ بردہ شریف الفصل الثالث تاج کمپنی لاہور ص ۱۰

^۲ دیوان عبدالحق محدث الدہلوی

(۲) یہ ملعون بات ضرور کلمہ توہین ہے اور اس کے خبیث قائل پر بلاشبہ کفر لازم، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین یا حضرت عزت جل جلالہ کو معاذ اللہ برا کہنا بلاشبہ کفر ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کہیں نہیں فرمایا، یہ حضور پر محض افتراء ہے، نہ ہر گز علماء محتاطین کسی مسلمان کو کھینچ کر کافر بنائیں، یہ ان پر افتراء ہے، اور اس کی تفصیل رسالہ تمہید الایمان میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۰: از بہرائچ محلہ قاضی پورہ مسجد کالے خان مرسلہ نواب علی صاحب موزن مسجد ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ ایک مدعی صوفیت نے ایک بزرگ کے عرس کی تقریب میں ہر طبقہ کے لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ ہنود بھی بلائے گئے، اور باوجود اطلاع عقائد باطلہ ایک لکچرار کو جلسہ میں تقریر کے واسطے کھڑا کیا اس شخص نے اس بڑے مجمع کے سامنے توحید پرستی کے پردہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے مقربوں کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں اور ان مقدس اور قدسی صفات حضرات کے صبر و تحمل کو نہایت شرمناک کمزوری اور نامردی سے تعبیر کیا، مثلاً یہ کہ سرور عالم و عالمیاں کو جب جنگ احد میں مجروح کیا گیا تو وہ کچھ بھی نہ کر سکے، حضرت علی شیر خدا ابنِ ملجم سے اپنی جان کی حفاظت نہ کر سکے وغیرہ وغیرہ، اور ایک حکیم حافظ عربی داں شخص ان بیانات کی تصدیق و تائید کی، جن لوگوں نے اس گستاخانہ مقرر کو بد عقیدہ کہا تھا ان کو تہدید کی اور اس مدعی تصوف کی شان میں چند اشعار پڑھے گئے، جب ایک شخص نے چاہا کہ ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کا جواب دے اور ان معزز اور مقتدر حضرات کے مناقب بیان کرے تو اس مصدق و مؤید و بانی جلسہ میں سرگوشی ہوئی اور منتظموں نے حصہ تقسیم کیا کہ لوگوں کے مجمع کو درہم برہم کر دیا اور خود اس بیان زہر آلود پر نہ تقریر کرنے والے کو روکا نہ کسی طرح اظہارِ ناخوشی کیا بلکہ ان لوگوں کو جو تریدید پر آمادہ تھے ہر امکانی طریقہ سے باز رکھنا چاہا تو اس بانی محفل و مؤید و مقرر سے عام مسلمانوں کو کس قسم کا ہر تاؤ کرنا چاہئے اور ان کی دین داری کے متعلق کیا خیال رکھنا چاہئے؟

الجواب:

سوال میں جو وہ لفظ ہیں یعنی شرمناک کمزوری اور نامردی اگر بعینہ یہ الفاظ اس مقرر نے کہے یا اور الفاظ ملعونہ جو ان کے ہم معنی ہوں تو اس کے کافر مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ایسے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر^۱ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے، اور اس تقدیر پر جتنے اس کے

^۱ درمختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۶

مؤید تھے سب مرتد ہیں اور جنہوں نے اس کی حمایت و طرفداری کے لئے اس کے رد سے روکا وہ سب بھی اسلام سے نکل گئے، اس تقدیر پر مسلمانوں کو ان کے ساتھ وہی برتاؤ لازم ہے جو مرتدین کے ساتھ ان سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، موت و حیات میں کوئی معاملہ اسلامی ان سے برتا حرام، اور گرد سے روکنا اور مجمع منتشر کر دینا اس کی طرفداری اور حمایت کے لئے نہ ہو، نہ اس کے کلام ملعون کو کفر نہ جاننے کے باعث تو دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ یہ انسداد نیچر یا نہ تہذیب خبیث کے باعث ہے تو مدہانت و شیطنت ہے اور اس کے مرتکب عذاب شدید کے مستوجب، اور اگر یہ بھی نہیں بلکہ رد میں اندیشہ فتنہ تھار د کرنے والے کو اس سے بچانے کے لئے یہ بندش کی تو بحال صحت اندیشہ اور غلبہ مفسدہ ان روکنے والوں پر الزام نہیں۔

انما الاعمال بالنیات وانما لكل امرء ما نوى ^۱ ۔	اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کا حکم اس کی نیت کے مطابق ہے۔ (ت)

اور اگر وہ الفاظ ملعونہ کلام مقرر میں نہ بعینہ تھے نہ ایسے الفاظ جو ان معنی کو مودی ہوں، بلکہ سائل نے اس کا مقصود ایسا سمجھ کر اسے ان الفاظ سے تعبیر کیا تو اگر دلائل و قرائن و سیاق و سباق سے ثابت ہو کہ اس کا یہی مقصود تھا تو اس پر وہی حکم کفر و ارتداد ہے اور طرفداروں کے لئے بھی وہی احکام عود کرینگے جبکہ انہوں نے بھی یہی مقصود سمجھایا، یہ مقصود ایسا واضح تھا جس کے سمجھنے میں کوئی اشتباہ نہ تھا، اور اگر دلائل و قرائن سے بھی مقصود ثابت نہ ہوتا ہم اس میں شک نہیں کہ طرز ادب کے خلاف ہے، اس طور پر بیان دوہی قوموں کا شیوہ ہے یا تو ملحدان بے دین یا وہابیان خوگر توہین، اور دونوں مردود و گمراہ ہیں باقی سیاق و سباق کلام وغیرہ متعلقات کی سائل نے تفصیل نہ کی کہ کوئی شق متعین کی جاتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۱: از کوچین ضلع لمبار محلہ مٹانچیری مکان سیٹھ سلیمان قاسم مبین مرسلہ حاجی طاہر محمد مولانا ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خدا کو حاضر و ناظر سمجھنا کیسا ہے اور وہ کون ہے؟

الجواب:

اللہ عز و جل شہید و بصیر ہے اسے حاضر و ناظر نہ کہنا چاہئے یہاں تک کہ بعض علماء نے اس پر تکفیر کا خیال فرمایا اور اکابر کو اس کی نفی کی حاجت ہوئی، مجموعہ علامہ ابن وہبان میں ہے:

^۱ صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱

و یا حاضر و یا ناظر لیس بکفر ^۱ ۔	یا حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں۔ (ت)

جو ایسا کہتا ہے خطا کرتا ہے بچنا چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۲۲: ۲۴ شعبان ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک نام کے مسلمان نے ایک کتاب ضوء نور الحق المبین عربی زبان میں لکھی اور چھپوا کر اپنے ہم خیالوں میں بہ تعداد پانچ ہزار تقسیم کی اور اس کو مجالس عام میں برسر ممبر پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں صفحہ ۳۴ پر یہ لکھا ہے:

فالمسلمون الذين يشهدون بكلمة الاخلاص وهم كافة اهل الجماعة والسنة وكلمة الاخلاص هي التي قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه من قالها مخلصا دخل الجنة وهي لا تقبل منهم وترد عليهم لانهم لم يقرؤ الا بالرسول وحده وانكروا مرتبة الوصي۔	مسلمان وہ ہیں جو کلمہ اخلاص کی گواہی دیں اور وہ تمام اہل جماعت و سنت ہیں اور کلمہ اخلاص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس نے اخلاص کے ساتھ پڑھ لیا وہ جنتی ہے اور یہ کلمہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان پر رد کر دیا جائے گا کیونکہ انھوں نے صرف رسول کا اقرار کیا، مرتبہ وصی کا انکار کر دیا۔ (ت)

اور صفحہ ۳۵ پر ہے:

وان امام زمانكم محل من الدين محل الرسول۔	تمہارے زمانے کے امام کا مقام دین میں وہی ہے جو رسول کا مقام ہے۔ (ت)

اور صفحہ ۴۳ پر ہے:

وان وصيه على امير المؤمنين نظيره (ای نظیر الرسول) في تمامه وكمالہ۔	حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) امیر المؤمنین ہونے میں ان کی نظیر ہیں یعنی تمام و کمال میں رسول اللہ کی نظیر ہیں۔ (ت)

اور صفحہ ۴۶ پر ہے:

وكان من كان في أيامه (ایام الرسول) لا استطاعة لهم في قبول كل الحكمة	گویا جو ان کے ایام میں تھا (یعنی حضور کے ایام میں) کہ بیک وقت تمام حکمت کا

^۱ مجموعہ ابن وہبان

دفعہ واحدہ۔	قبول کرنا طاقت میں نہ تھا۔ (ت)

اور صفحہ ۱۶۳ پر حضرت جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ کی نسبت لکھا ہے جنہوں نے بارہ لاکھ شیعوں کو سنی بنالیا تھا:

فمن وسواس خناس وسوس فی صدور الناس، فضل و اضل کثیرا من الناس یعنی جعفر النہر والی قرین ابلیس الواقع بہ عن رحمة اللہ تعالیٰ الابلاس۔	وہ خناس کے وسواس میں سے ہے اس نے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالے خود بھی گمراہ اور بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا یعنی جعفر النہر والی، وہ ابلیس کا سینگ ہے اس کی وجہ سے رحمت الہی سے مایوسی ہوئی۔ (ت)

پھر انھیں حضرت جعفر کی نسبت صفحہ ۱۶۳ پر ذلک الشیطان (وہ شیطان ہے۔ ت) کا لفظ ہے، پس کیا حکم ہے شریعت کا ایسی کتاب کی نسبت جس میں اس قسم کے مذکورہ مضامین ہوں اور کیا فتویٰ ہے ایسی کتاب لکھنے اور چھپوا کر تقسیم کرنے اور منبروں پر حکما پڑھوانے کی نسبت؟ اور کیا ارشاد ہے سنی مسلمانوں کو کہ وہ اس کتاب کی ضبطی اور مصنف کتاب کی تنبیہ کے لئے حاکم ملک سے چارہ جوئی قانونی کریں یا نہ کریں؟

الجواب:

یہ بات کیا سوال طلب ہے، رویش بسیں حالش میرس (اس کا چہرہ ہی دیکھ حال مت پوچھ۔ ت) ظاہر ہے کہ ایسی ناپاک کتاب کسی رافضی غالی نجس القلب خبیث اللسان کی ہے، اس کی اشاعت اشاعت فاحشہ، اس کا لکھنا پڑھنا پڑھنا سب اشد قطعی حرام، اس میں تمام اہلسنت بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و کلمات کفریہ ہیں اس بارے میں قانونی چارہ جوئی اگر مفید ہو ممنوع نہیں مگر زمانہ وہ ہے کہ اس سے لاکھ لاکھ درجے بدتر کتابیں شائع ہو رہی ہیں جن میں وہ قطعی کفر ہیں کہ:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ۔	جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

جیسے حفظ الایمان و براہین قاطعہ اور سب سے خبیث تر "فلسفہ اجتماع" جس میں سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ

^۱ درمختار باب المرتد مطبع مجتہائی، دہلی، ۱/۳۵۶

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجہول النسب پچھ لکھا ہے رسولوں کو ماننا محض لغو بتایا ہے، رسول کی تعظیم باطل کبھی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لکھا کہ انھوں نے اپنے مقلدوں کی آزادی پامال کر دی اپنے اوپر اعتراض سے ان کی دہن دوزی کی، اپنی سطوت برقرار رکھنے کے لئے اپنی اور اپنے اہل بیت کی تعظیم کی آیتیں قرآن میں بڑھادیں، قرآن اپنے دعوٰی توحید میں سچا نہیں، نبی کی تعظیم بت پرستی ہے وغیرہ وغیرہ اشد ملعون کفر، پھر وہ قوم کے لیڈر بنتے ہیں اس کے مصنف کے اسلام پر شہادت دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم نے ہر طرح تحقیق کر لیا اس میں کوئی بات کفر کی نہیں، اور بعض دوسرے دفتر اس کی اشاعت کر رہے ہیں

فالی اللہ المشتکی وانا اللہ وانا الیہ راجعون ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس وربنا الرحمن المستعان علی ماتصفون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۲۲: از خیر پور ٹالی اسٹیشن ٹالی والے ریاست بہاولپور، برخانقاہ مبارک مرسلہ عبد الرحیم نائب معلم مدرسہ عربیہ خیر پور شرقیہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اور خالد دونوں بھائی حقیقی ہیں، مسٹی زید بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے اور اس کا برادر خالد موجود ہے اور زید مرحوم کی دو بیویاں اور دو بیٹیاں موجود ہیں، زید مرحوم کے داماد نے مسٹی خالد کو کہا بموجب شریعت مبارکہ حصہ تقسیم ہونا چاہئے کیونکہ ہم تم اہل اسلام پابند شریعت کے ہیں شرع محمدی پر فیصلہ ہونا چاہئے خالد جو متروکہ زید پر قابض و جابر ہے صاف کہہ دیا کہ ہم کو شریعت نامنظور ہے بلکہ رواج منظور، اب فرمائیے کہ عند الشریعت خالد کا کیا حکم ہے نکاح رہا یا فسخ ہو گیا؟

الجواب:

اگر یہ بیان واقعی ہے تو خالد پر حکم کفر ہے اور یہ کہ اس کا نکاح فسخ ہو گیا اس پر توبہ فرض ہے، نئے سرے سے اسلام لائے، اس کے بعد اگر عورت راضی ہو اس سے دوبارہ نکاح کرے، عالمگیری میں ہے:

جب کسی نے دوسرے سے کہا اس معاملہ میں شریعت کا حکم یہ ہے وہ دوسرا جوابا کہتا ہے میں تو رسم کے مطابق کروں گا نہ کہ شرع کے مطابق، تو بعض مشائخ	اذا قال الرجل لغيره حكم الشرع هذه الحادثة كذا فقال ذلك الغير من برسم كاري كنم نه بشرع يكفر عند بعض المشائخ^۱ ۱۷

^۱ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۱۳/ ۲۷۲

اقول: وصورة النازلة اشد من هذا بكثير فان هذا اخبار عن عمله والرجل ربما يعمل بالمعصية وهو لا يرضاها فيكون عاصيا لا كافر العدم الاستحسان والاستحلال بخلاف ماثبه فانه صريح في عدم قبول الشرع وترجيح الرسم عليه فكان كالمسألة قبلها ترجيح قال لخصمه اذهب معي الى الشرع قال بياده ببارتاردم بے جبرنروم يكفر لانه عاند الشرع اه^۱ والله تعالى اعلم۔	کے نزدیک یہ کافر ہو جائے گا۔ میں کہتا ہوں صورت نازلہ مذکورہ صورت سے بہت زیادہ شدید ہے کیونکہ اس عمل کی اطلاع ہے اور آدمی بہت دفعہ معصیت کا عمل کرتا ہے مگر اسے گناہ تصور کرتا ہے اور دلی طور پر اس پر خوش نہیں ہوتا تو اب عاصی ٹھہرانہ کہ کافر، کیونکہ اس نے اسے حلال تصور نہیں کیا بخلاف سوالیہ صورت کے یہاں قبول شرع کا انکار ہے اور رسم کو اس پر ترجیح دے رہا ہے یہ اس سے قبل والے مسئلہ جیسا ہے کسی نے مخالف سے کہا میرے ساتھ شریعت کی طرف چل، تو وہ کہنے لگا پیغام شریعت لا دے تاکہ میں چلوں، بغیر جبر کے میں نہیں جاؤں گا، تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے شریعت سے عناد کو روا رکھا واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۳۲۴: از قصبہ کسیر کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع بلند شہر مرسلہ عبدالشکور صاحب ۵ رمضان ۱۳۳۷ھ

بسم الرحمن الرحيم

طریقت شعار حقیقت آثار جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب دام ظلکم وفضلکم، بعد ابلاغ سلام مسنون الاسلام کے گزارش ہے کیا فرماتے ہیں علمائے دین سوالات ذیل میں کہ بہشتی زیور کے چھٹے حصے میں لکھا ہے کہ "مردوں کی روحیں اوقات متبرکہ شب جمعہ وغیرہ میں اپنے گھروں کو نہیں آتیں اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا دیکھو جیسا عقیدہ مت رکھنا" باوجود احادیث صحیحہ اور اکثر روایات کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے ارواح کا اثبات، اس باب میں ہر چند مولوی اشرف علی تھانوی سے ان سب کتابوں کے اسمائے طیبہ وحوالہ جات جن سے ارواح کا اثبات، لکھ کر دریافت کیا کہ کیا یہ سب کتابیں ایسی ویسی ہیں، اگر ایسی ویسی نہیں تو قرآن کو ایسی ویسی کہنے والے کی نسبت شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اس پر مولوی صاحب نے جو جوابات جملہ خطوں کے بغیر دستخط اپنے تحریر فرمائے ہیں وہ قابل ملاحظہ حضور ہیں لہذا ہر ایک خط کی نقل مع جواب اس کے تحریر کی جاتی ہے۔

^۱ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۷۱

(عزیزی منظور مد عمرہ کا پہلا خط بنام مولوی اشرف علی تھانوی) جناب مولوی صاحب بعد السلام علیکم عرض ہے کہ جناب کی بعض تصنیفات مثل بہشتی زیور وغیرہ میں جملہ رسوم مروجہ اہل اسلام مثلاً قیام میلاد شریف و اعراس بزرگان دین و تعین گیارہویں شریف و طریق نیاز ایصال ثواب میت اور دعا کے لئے بروقت فاتحہ ہاتھ اٹھانا اور میت کا تاجا، دسواں، بیسواں، چہلم، سہ ماہی، ششماہی، برسی، سات جمعراتیں کرنا، اور زنگوں سے استمداد چاہنا اور ان کے مزاروں پر چادریں چڑھانا اور عورتوں کو قبور اولیائے کرام پر بغرض زیارت کے جانا وغیرہ وغیرہ ناجائز و بدعت لکھا ہے، اور ان ایام میں ہماری طرف ایک رسالہ موسومہ "مفید آخرت" حصہ اول و دوم چھپ کر شائع ہوئے ہیں بغرض ملاحظہ جناب ہمراہ تحریر ہذا ارسال ہیں ان دونوں حصوں میں امور متذکرہ بالا کو بدلائل احادیث و اقوال مشائخ کرام علمائے عظام و روایات فقہ جائز و مستحسن ثابت کیا گیا ہے اور نیز جناب نے "بہشتی زیور" کے حصہ چھ کے اس بیان میں جس میں ان رسموں کا بیان ہے جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں، لکھا ہے: "بعض یہ سمجھتے ہیں کہ ان تاریخوں اور جمعرات کے دن اور شب، برات وغیرہ کے دنوں میں مردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اس بات کی شرع شریف میں کچھ اصل نہیں اور ان کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ جو کچھ ثواب مُردوں کو پہنچایا جاتا ہے اس کو خود اس کے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کون ضرور ہے کہ مارا مارا پھرے، پھر یہ بھی ہے کہ اگر مُردہ نیک اور بہشتی ہے تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑ کر کیوں آنے لگا اور اگر بد اور دوزخی تو اس کو فرشتے کیوں چھوڑیں گے کہ عتاب سے چھوٹ کر سیر کرتا پھرے، غرض یہ بات بالکل بے جوڑ معلوم ہوتی ہے، اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا عقیدہ مت رکھنا جس کتاب کو عالم سند نہ رکھیں وہ بھروسہ کی نہیں ہے۔"

برخلاف اس کے جناب مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب رام پوری نے اپنی کتاب "عمدة القاتحہ" میں ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا احادیث و کتب فقہ اقوال مشائخ کرام و علمائے عظام سے ثابت کیا ہے، مستثنیٰ وہ روایات بھی یہاں لکھی جاتی ہیں، سنئے، اشعة اللمعات میں مولانا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

در بعض روایات آمدہ است کہ ارواح میت می آید خانه خود را شب جمعہ پس نظری کند کہ تصدق می کنند از وے یا نہ ^۱ ۔	بعض روایات میں منقول ہے کہ جمعہ کی رات میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہیں کہ اس کی طرف سے صدقہ کیا گیا ہے یا نہیں۔ (ت)

^۱ اشعة اللمعات باب زیارت القبور مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۱/۷۱۶

دقائق الاخبار مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جس دن ہوتا ہے دن عید کا، یاد ن جمعہ کا، یا روز عاشورہ کا، یا شب نصف شعبان، آتی ہیں روحیں مردوں کی، اور کھڑی ہوتی ہیں اوپر اپنے گھروں کے، پس کہتی ہیں آیا ہے کوئی کہ یاد کرتا ہے مجھ کو، آیا ہے کوئی کہ رحم کرے اوپر ہمارے، آیا ہے کوئی کہ یاد کرے غربت ہماری کو، اے وہ لوگو! کہ رہتے ہو تم بیچ گھروں ہمارے کے، اے لوگو! اچھے ہوئے تم ساتھ اس کے اور بد بخت ہم ساتھ اس کے ہوئے، اور اے لوگو! کھڑے ہو تم بیچ کشادہ محلوں ہمارے کے، اور ہم درمیان قبروں تنگ کے، اور آیا ہے اے لوگو! ذلیل کیا تم نے یتیموں ہمارے کو، اے لوگو! نکاح کیا تم نے ساتھ عورتوں ہماری کے، آیا ہے کہ یاد کرے کوئی بیچ غربت اور فقر ہمارے کے، اعمال نامے تمہارے کشادہ ہیں اور اعمال نامے ہمارے لپٹے گئے" ¹

اور قریب قریب روایت اسی مضمون کی کتاب در الحسن میں امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں:

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما اذا كان يوم العید ويوم العشر ويوم الجمعة الاولى من شهر رجب وليلة النصف من شعبان وليلة الجمعة يخرج الاموات من قبورهم ويقفون على ابواب بيوتهم ويقولون ترحبوا علينا في الليلة بصدقة ولو بلقمة من خبز فاننا محتاجون اليها فان لم يجدوا شيئاً يرجعون بالحسرة ²	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب عید کا دن، دسواں دن، ماہ رجب کا پہلا جمعہ، شب براءت (شعبان کی نصف) اور جمعہ کی رات آتی ہے تو اموات اپنی قبور سے نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری طرف سے اس رات صدقہ کرو اگرچہ روٹی کا ایک لقمہ ہی دو کیونکہ ہم اس کے ضرورت مند ہیں اگر وہ کچھ صدقہ نہ کریں تو بڑے افسوس سے لوٹتے ہیں (ت)

دستور القضاة مصنفہ صدر الدین رشید تمیزی میں فتاویٰ نسفیہ سے منقول ہے:

ان ارواح المؤمنین یأتون فی کل لیلة الجمعة ويوم الجمعة فيقومون بغناء بيوتهم	اہل ایمان کی ارواح ہر جمعہ کی رات اور دن کو اپنے گھروں کے صحن میں آکر غنا کا آواز دیتی ہیں: اے

¹ دقائق الاخبار

² در الحسن فی البعث ونعيم الجنان للسیوطی

ثم ينادى كل واحد منهم بصوت حزين يا اھلى ویا اولادى يا اقرباى اعطفوا علينا بالصدقة واذكرونا ولاتنسونا وارحمونا فى غربتنا قد كان هذا الحال الذى فى ايدىكم فى ايدىنا فيرجعون منهم باکیا حزینا ثم ينادى كل واحد منهم بصوت حزين اللهم قنطهم من الرحمة کما قنطونا من الدعاء والصدقة¹۔	میرے گھروالو، اے میری اولاد، اے میرے رشتہ دارو، ہم پر صدقہ کر کے مہربانی کرو، ہمیں یاد رکھو، ہمیں بھول نہ جاؤ، ہماری غربت پر رحم کرو، یہ مال جو تمہارے ہاتھوں میں ہے یہ کبھی ہمارے پاس بھی تھا پھر وہ غمگین روتے ہوئے واپس جاتے ہیں، پھر ان میں سے ہر کوئی غمگین آواز سے کہتا ہے اے اللہ! ان کو رحمت سے اسی طرح دور فرما جس طرح انھوں نے ہمیں دعا و صدقہ سے مایوس کیا ہے۔ (ت)

اشباہ والنظائر احکام جمعہ میں مسطور ہے: وفيه يجتمع الارواح² یعنی جمعہ کے دن روحیں اکٹھی ہوتی ہیں، روضۃ الریاحین میں ہے:

مذهب اهل السنة ان ارواح الموتى فى بعض الاوقات من عليين وسجين يأتون الى اجسادهم فى قبورهم عند ما يريد الله تعالى خصوصا فى ليلة الجمعة ويومها ويجلسون ويتحدثون³۔	اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اموات کی ارواح جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے علیین اور سجنین سے اپنے اجسام کی طرف آتی ہیں خصوصاً جمعہ کی رات، دن میں آپس میں بیٹھ کر گفتگو کرتی ہیں (ت)

بخوف تطويل اس قدر ہی روایات پر بس، ورنہ اور بھی کتب معتبرہ خزائنہ الروایات اور عوارف المعارف اور تذکرۃ الموتی مصنفہ
قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا ثابت ہے، چنانچہ مولانا شاہ عبد
العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ عزیزى ترجمہ سرور عزیزى میں فرماتے ہیں: "مردے اوقات متبرکہ
میں مثلاً شب جمعہ اور شب قدر میں اپنے ان عزیزوں کے پاس گزرتے

¹ دستور القضاۃ صدر الدین رشید ترمیزی

² الاشباہ والنظائر باب احکام الجمعۃ ادارة القرآن کراچی ۲/۳۹۹

³ روضۃ الریاحین

ہیں کہ وہ عزیزان اموات کو یاد کرتے ہیں قدر ضرورت¹

جناب آپ کی عبارت بالادیکھنے اور ان سب روایات کے غور کرنے سے عوام الناس نہایت مبتلائے اوہام اور مشکوک ہیں، اب سوال یہ ہے کہ آپ کے اقوال قابل تسلیم یا یہ جملہ روایات منقولہ اور کتب حوالہ جات روایات منقولہ کو کیا تصور کیا جائے، آیا یہ سب کتابیں ایسی ویسی ہیں جن کی عالم سند نہیں رکھتے، تحقیق کیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں، یا یہ کہ وہی درست ہے جو جناب کی کتاب زشتی زیور وغیرہ میں لکھا ہے عند اللہ بوالہی ڈاک جواب باصواب بنظر انصاف مستفید فرمائے تاکہ خاطر جمع ہوں اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر دے گا، جواب کے واسطے ٹکٹ مرسل ہے، ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ

(پہلے خط کا جواب از طرف تھانوی):

السلام علیکم اگر تقلید پر اکتفا ہے تو جو شخص آپ کے نزدیک قابل اعتماد ہو اس کا اتباع کیجئے اور اگر تحقیق کا شوق ہے تو یہ خط لے کر تشریف لے آئیے بشرطیکہ کچھ علوم دینیہ سے مناسبت بھی ہو،

(دوسرا خط بنام تھانوی):

جناب تھانوی صاحب! اسلام علیکم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آنا اپنے گھروں کو ارواح موتی کا اوقات متبرکہ کہ مثل شب جمعہ وغیرہ میں اپنے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، جیسا کہ اشعة اللمعات میں ہے:

در بعض روایات آورده است کہ ارواح میت می آید خانه خود را شب جمعہ پس نظری کند کہ تصدق مے کنند ازوے یا نہ ² ۔	بعض روایات میں منقول ہیں کہ جمعہ کی رات میت کی روح اپنے گھر آتی ہے، اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے صدقہ کیا گیا ہے یا نہ۔ (ت)

اور نیز اکثر کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت فقہ و حدیث و تفاسیر مثلاً دقائق الاخبار، در الحسن، دستور القضاۃ، فتاویٰ نسفیہ، اشباہ والنظائر، روضۃ الراحین، خزائنہ الروایات، عوارف المعارف، ہندکرة لموتی، فتاویٰ عزیزی و تفسیر عزیزی میں ارواح کا آنا مسطور، لیکن جناب کی زشتی زیور کے حصہ چھ میں "ارواح موتی کا اوقات متبرکہ کہ میں اپنے گھروں میں نہ آنا" اس شد و مد کے ساتھ مذکور کہ "اگر

¹ سرور عزیزی ترجمہ فتاویٰ عزیزی

² اشعة اللمعات باب زیارات القبور مکتبہ نوریہ رضویہ سکر ۱۱/۷۷

ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا "تو سوال یہ ہے کہ یہ لکھنا جناب کا کس صورت پر محمول کیا جاوے، آیا سب کتابیں مذکور الصدر جن سے ارواح کا آنا ثابت ہے، ایسی ویسی کتب میں اور گر نہیں تو ان کتابوں کو ایسی ویسی سمجھنے والے کے حق میں شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ عند اللہ غور فرما کر جواب حق سے مع مہر اور دستخط کے درلغ نہ کریئے گا۔ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۷ھ

(دوسرے خط کا جواب از طرف تھانوی):

وعلیکم السلام، چونکہ انداز عبارت سے مقصود اعتراض معلوم ہوتا ہے اور جس پر اعتراض کرنا مقصود ہو اس سے استفسار کرنا نامناسب ہے اس لئے جواب نہیں دیا گیا کیونکہ مقصود استفتاء سے دوسرا ہوتا ہے یعنی طلب حکم العمل، اور ان دونوں غرضوں سے منافات معلوم۔

(تیسرا خط بنام تھانوی)

جناب، السلام علیکم، افسوس مسئلہ حل طلب جناب کو دوبارہ لکھا لیکن جواب جواب باوجودیکہ فقیر کو نہ اعتراض مرغوب، نہ کوئی مناظرہ محبوب، بلکہ اظہار حق مطلوب، کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت جن کے اسمائے طیبہ پچھلے خطوں میں بالتصریح مذکور، جب یہ ایسی ویسی نہیں تو ان کو ایسی ویسی سمجھنے والے کی نسبت جو حکم شرع ہو اس کے لکھنے میں آپ کو کیا تامل ہے، ہاں البتہ آپ کے اس لفظ ایسی ویسی کے لکھنے میں شامل ضرور ہوتی ہیں، شاید جس کی وجہ سے اظہار حق میں کچھ درلغ ہے، اگر بہ تقاضائے بشریت جناب سے کوئی سہو و خطا اس کلمہ ایسی ویسی کے لکھنے میں مضر ہے تو آگاہیت پر ان کلمات کی واپسی میں کیا عذر ہے اور اگر خاص کوئی تاویل ہے تو اس سے عند اللہ مع دستخط و مہر کے بواپسی ڈاک صاف طور سے عوام کو مطلع فرمادیتے گا بلحاظ اس کے تاکہ ظن قائم کریں اگر آپ نے صاف صاف جواب جواب بھی نہ دیا تو پھر مجبوراً یہی متصور ہوگا کہ آپ کو کتب معلومہ سے انحراف ہے، اس پر پھر جو حکم شرعی ہوگا علمائے اہل سنت و جماعت سے استفتاء لے کر بذریعہ اشتہار مشتہر کر دیا جائے گا، ۹ فروری ۱۹۱۹ء

(تیسرے خط کا جواب از طرف تھانوی):

السلام علیکم، مجھ کو جو کچھ عرض کرنا تھا کرچکا، فقط۔

جناب من! تینوں خط مع جواب ان کے پیش خدمت بعد ملاحظہ مخفی نہ رہے گا مولوی صاحب نے اصل جواب کے دینے میں کس قدر ایچ پیج لگائے ہیں، اور جو مقصود سوال تھا ان کے جوابات میں وہ قطعی مفقود، اب سوال یہ ہے کہ اس عبارت زشتی زیور سے کہ جس میں جو لکھا ہے "ارواح موتی کا اوقات متبرکہ میں اپنے گھروں کو آنا اگر کسی ایسی ویسی کتاب میں لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا"

اس سے اور نیز خطوط مذکورہ کے جوابات سے یہ امر ثابت ہے یا نہیں کہ مولوی صاحب کو جملہ احادیث و روایات، کتب معتبرہ اہل سنت و جماعت جن میں ارواح کا اثبات ایسی ویسی اور جو شخص ان سب احادیث روایات کو ایسی ویسی کہے اس کی نسبت شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

الجواب:

تھانوی نے حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین کی اور شدید گالیاں دیں جس پر علمائے حریم شریفین نے بالاتفاق اس پر حکم کفر دیا اور صاف فرمادیا کہ:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ^۱ ۔	جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

اس کے بعد اس کی ایسی ویسی باتوں پر کیا التفات اور کتب دینیہ کی توہین کی کیا شکایت، ماعلیٰ مثله بعد الخطاء (خطا کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۲۵: ازاد، آر، ریلوے ٹیلیگراف ٹریننگ اسکول مرسلہ سید اعجاز احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر ۲۰ رمضان ۱۳۳۷ھ میرے تاجدار آقا، حضور کے سایہ رحمت میں حق سبحانہ و تعالیٰ اس کمینہ کو امان عطا فرمائے، ایک صاحب کہتے ہیں کہ ما حاصل یہ کہ اعمال صالحہ کرنے سے کبھی نہ کبھی جنت میں جائے گا اگرچہ کسی نبی یا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے، اس پر یہ آیت پیش کرتا ہے پارہ "لا یحب اللہ" سورہ مائدہ ع ۱۰:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" ۲	اس میں کچھ شک نہیں جو کوئی مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاوے اور نیک عمل بھی کرے تو قیامت کے دن ایسے لوگوں پر نہ کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزرہ خاطر رہیں گے۔

گویا کہ نصاریٰ یہودی وغیرہ اگر اللہ و روز آخرت پر ایمان لاویں اور نیک عمل کریں اگرچہ حضور صلی اللہ

^۱ درمختار باب البرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۶

^۲ القرآن الکریم ۵/۶۹

تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاویں تب بھی جنت کے مستحق ہیں، میں نے اس شخص کو امنوا باللہ ورسولہ (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ) اور نیز بعد کی آیت پڑھ کر سمجھایا کہ اول ایمان عقیدہ ہے بعد کو اعمال صالحہ، اگر عقائد ٹھیک نہیں، اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی عظمت دل میں نہیں لاکھ اعمال صالحہ کرے جنت کا مستحق نہیں، اس کے جواب میں وہ آیت پیش کرتا ہے حضور سے گزارش ہے کہ فوراً اس کا رد اور اس آیت کے واضح معنی نیز بغیر مسلمان ہوئے لاکھ اعمال صالحہ کرے کسی طرح جنت کا مستحق نہیں اگرچہ کسی نبی پر ایمان نہ لائے اس کو اعمال صالحہ اس کے کام آویں گے یعنی وہ جنت کا مستحق ہے، ورنہ کلام سے ثبوت مانتا ہے،

الجواب:

اللہ عزوجل اپنے غضب سے بچائے اور شیطان لعین کے دھوکوں سے پناہ دے، قرآن عظیم اول تا آخر انبیاء پر عموماً اور حضور پر نور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء پر خصوصاً ایمان لانے کا حکم دے رہا ہے، ان کی تکذیب کرنے والوں پر لعنت و عذاب اتار رہا ہے، اور یہ کہ دین صرف دین اسلام ہے اور یہ کہ کافر کا کوئی عمل صالح نہیں سب باطل و ناکام ہے جسے دن کو آفتاب نظر نہ آئے وہ اپنی آنکھوں کو روئے، ہم صدہا آیات کریمہ سے بعض کی تلاوت سے شرف لیں گے نہ اس لئے کہ جو دیدہ و دانستہ اندھا بنا ہو اس کی آنکھیں کھلیں اس کی تو قیامت کے دن بھی پٹ ہی ہوں گی۔

اور ہم انھیں قیامت کے دین ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے	"وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عَذَابًا مُّذًى ۖ وَكَيْبًا ۚ وَصَبَّٰٓءً ۙ" ¹
اندھے اور گونگے اور بہرے۔ (ت)	

بلکہ اس لئے کہ کوئی جاہل سا جاہل مسلمان کسی ملعون کے دھوکے میں نہ آجائے۔
آیت ۱: سب سے پہلے جو اس کج فہم نے اپنے ثبوت میں پیش کی یہی اس زعم پر لعنت برسا رہی ہے، اس میں اللہ پر ایمان لانا تو شرط نجات فرمایا ہے، اس قدر تو وہ شخص بھی جانتا ہے مگر اللہ پر ایمان ہوتا تو اللہ پر ایمان کے معنی جانتا، اللہ پر ایمان یہ نہیں کہ لفظ اللہ مان لیا بلکہ ایمان تصدیق کا نام ہے، جو اللہ عزوجل کے ہر کلام کی تصدیق قطعی سچے دل سے کرتا ہو وہ اللہ عزوجل پر ایمان رکھتا ہے اور جو اس کے کسی کلام میں شبہ بھی لائے اسے ہر گز اللہ پر ایمان نہیں کہ اس کی سب باتوں کی تصدیق نہیں کرتا، اب کلام اللہ کو دیکھئے روشن تصریحوں سے انبیائے کرام و حضور سید الانام

علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کا بیان ہے، ازاں جملہ "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ" ^۱ محمد اللہ کے رسول ہیں، "يَسَّ" ^۲ وَانْقُذَانِ الْحَكِيمِ ^۳ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ^۴ "اے سردار مجھے حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم رسولوں سے ہو، "وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ" ^۵ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو۔ یوہیں نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و ہارون و یعقوب و ادریس و الیاس و لوط و یونس و اسمعیل و اسحاق و داؤد و سلیمان و زکریا و یحییٰ و ہود و شعیب و صالح و غیر ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ و الثناء کی نسبت، تو جو ان میں کسی کی نبوت میں شک کرے اللہ تعالیٰ کی تصدیق نہیں کرتا تو ہر گز ہر گز اللہ ہی پر ایمان نہیں رکھتا کسی طرح اس آیت کے حکم میں نہیں آسکتا، اصل یہ ہے کہ ایمان باللہ میں جملہ ضروریات دین پر ایمان داخل ہے کہ ان میں سے کسی بات کی تکذیب رب کی تکذیب ہے اور رب کی تکذیب رب کے ساتھ کفر ہے، پھر رب پر ایمان کہا، یوم آخر بھی انہیں میں داخل ہے جسے متم بالشان ہونے کے سبب جدا ذکر فرمایا، جس طرح آیہ کریمہ:

"وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ" ^۴	اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں (ت)

میں اسے تین بار ذکر فرمایا کہ وہ جو قرآن عظیم پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے پہلے کتابوں پر بھی اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں، آخرت پر ایمان قرآن عظیم پر ایمان میں آگیا، پھر اگلی کتابوں پر ایمان میں آیا کہ سب میں اس کا ذکر ہے، تیسری بار اسے پھر جدا ذکر فرمایا یوہیں یہاں و لہذا جا بجا صرف ایمان باللہ و عمل صالح پر ایسے وعدے فرمائے یوم آخرت کا ذکر نہ فرمایا مثلاً سورہ طلاق میں:

"وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا" ^۵	جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے اللہ انہیں جنتوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں ہمیشہ ان میں رہیں، بیشک اللہ نے ان کے لئے اچھا رزق لکھا ہے۔ (ت)

^۱ القرآن الکریم ۲۸/۲۹

^۲ القرآن الکریم ۳۶/۳-۲

^۳ القرآن الکریم ۲۳/۱

^۴ القرآن الکریم ۲/۴

^۵ القرآن الکریم ۶۵/۱۱

اسی طرح سوہ تغابن میں بالجملہ ایمان باللہ میں سب ضروریات کتابوں، رسولوں، فرشتوں، قیامت وغیرہ پر ایمان لانا داخل ہے، تو آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ یہود نصرانی، صابی کوئی بھی ہو جو تمام ضروریات دین پر اسلام لائے، (قرآن عظیم کو کلام اللہ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا رسول اللہ اور خاتم النبیین مانے کہ سب ضروریات دین اس میں آگئے، جب تک وہ کوئی قول یا فعل منافی تصدیق نہ کرے) اور نیک کام کرے (یعنی شریعت مطہرہ محمدیہ کے مطابق کیونکہ ان کو خاتم النبیین مان چکا تو جو کام ان کی شریعت کے خلاف ہے منسوخ یا مردود ہے) اس پر کچھ خوف و غم نہیں، خلاصہ یہ کہ نعمت کچھ انھیں اشخاص مسلمین کے لئے خاص نہیں بلکہ کوئی بھی ہو کسی بھی مذہب و ملت کا ہو جو اسلامی عقیدے مانے اور شریعت محمدی پر چلے اس پر کچھ خوف و غم نہیں تو آیہ کریمہ اس آیت کی نظیر ہے کہ:

"فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا" ^۱	اے مسلمانو! اگر یہود و نصاریٰ بھی ان تمام باتوں پر ایمان لے آئیں جن پر تمہارا ایمان ہے تو وہ بھی راہ پا جائیں،

یہ مطلب اس آیت کا ہے، مگر سوچے کہ اب اس کا باطل شبہ کدھر گیا، مسلمان دیکھیں کہ جو آیت اس کا رد ہے اسی کو اپنی سند بنایا، یہ اگر تعصب نہیں تو ابلیس لعین کا کیسا سخت دھوکا ہے، والعیاذ باللہ رب العلمین۔

آیت ۲: ایک سخت چالاکی بلکہ کلام اللہ میں تحریف کے قبیل سے ہے اس آیت کو دکھانا اور اس سے متصل اوپر کی آیت کا چھپانا جو مطلب صاف فرما رہی ہے وہ آیہ کریمہ یہ ہے:

"قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُتَيَّمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَكِنْ يَدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ طُعْيَانًا وَكُفْرًا ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ" ^۲	اے محبوب! ان یہود و نصاریٰ سے فرما دو کہ اے کتاب والو! تم نرے باطل پر ہو جب تک توریت و انجیل اور جو کچھ تمہارے رب سے تمہاری طرف اتر اٹھا اسے قائم نہ کرو، اور اے محبوب! بیشک ان میں بہتوں کو اس قرآن سے سرکشی اور کفر بڑھے گا تو تم ان کافروں کا غم نہ کھاؤ،

قرآن عظیم فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ جب تک توریت و انجیل کو قائم نہ کریں نرے باطل پر ہیں اور

^۱ القرآن الکریم ۲/ ۱۳

^۲ القرآن الکریم ۵/ ۶۸

قرآن سے سرکشی کر کے کافر جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانے اس کا قرآن عظیم سے سرکشی کرنا تو ظاہر و واضح، اور اس نے توریت و انجیل بھی قائم نہ کی کہ ان میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتیں تھیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میں اپنی رحمت ان کے لئے لکھوں گا، جو پیروی کریں گے رسول نبی امی کی جسے اپنے پاس لکھا ہوا پائیں گے توریت و انجیل کی۔	"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْنُوبًا عِنْدَهُمْ فِي الشُّرَاهِ وَالْإِنْجِيلِ" ¹

اور فرماتا ہے:

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس، میں نرم دل (الی قولہ تعالیٰ) ان کا یہ وصف توریت میں ہے اور ان کی ثناء ہے انجیل میں۔ (ت)	"مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَاصًا بَعْضُهُمْ" ²

اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ذکر فرماتا ہے:

میں بشارت دیتا آیا ہوں ان رسول کی جن کا نام پاک احمد ہے۔	"مُبَشِّرًا أَوْ نَذِيرًا يَأْتِيهِمْ بَعْضِي أَسْمَاءُ أَحْمَدٌ" ³

تو جس نے احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانا اس نے توریت و انجیل قائم نہ کی بلکہ پھینک دی، اور قرآن عظیم سے سرکش ہوا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کافر ہے پھر ایمان میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے، انصاف والے کے لئے خود وہی آیت کہ منکر نے پڑھی اور رابر کی آیت کہ اس نے چھوڑ دی، کفایت کرتی ہیں صدہا میں سے تمبر کا دو چار اور سن لیجئے۔

آیت ۳: آریہ کریمہ "الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ" ⁴ میں حضور کے اوصاف کریمہ ذکر کے فرماتا ہے:

¹ القرآن الکریم ۱۵۷/۷

² القرآن الکریم ۲۹/۳۸

³ القرآن الکریم ۶/۲۱

⁴ القرآن الکریم ۱۵۷/۷

"قَالَ زَيْنٌ أَمَّنُوهُمْ وَعَزَّزُوا وَنَصَرُوا وَاتَّبَعُوا اللَّهَ الرَّالِّ زَيْنٌ أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١﴾"	تو جو اس نبی اُمی پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم و مدد کی اور اس نور کے پیرو ہوئے جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

ثابت ہوا کہ جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور ان کی تعظیم نہ کرے ہر گز فلاح نہ پائے گا اگرچہ اپنے زعم
میں کیسے ہی نیک عمل رکھتا ہو۔
آیت ۴: اس کے متصل فرماتا ہے:

"قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَبِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمَّا أَبُو اللَّهِ وَرَسُولُهُ النَّبِيُّ الْأَخِي الَّذِي يُوْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٢﴾"	اے محبوب! تم فرمادو کہ اے لوگو! میں تمام آدمیوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ کہ زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہی جلایا اور مارے، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول نبی اُمی پر کہ اللہ اور اس کے کلاموں پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو کہ تمہیں ہدایت ہو،

معلوم ہوا کہ ہدایت تو نبی اُمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے پر موقوف ہے جو ان کو نہ مانے اسے ہدایت نہیں، اور جب
ہدایت نہیں ایمان کہاں، تو "مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ" (جو کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے) میں
کیونکر آسکتا ہے۔ آیت ۵:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ﴿٣﴾ أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٤﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ	بیشک جو انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈال دیں، اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے اور کسی کے منکر ہوں گے، اور چاہتے ہیں کہ سب پر ایمان اور سب سے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ نکالیں وہی پورے کپے کافر ہیں، اور ہم نے کافروں

^۱ القرآن الکریم ۷/ ۱۵۷

^۲ القرآن الکریم ۷/ ۱۵۸

^۳ القرآن الکریم ۵/ ۶۹

وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُقَيِّدْ قُؤَابِينَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجُورَهُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا رَحِيمًا ۝۱۱	کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی کے انکار اور باقی پر ایمان سے ان میں جدائی نہ ڈالی عنقریب اللہ ان کو ان کے ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیہ کریمہ نے صاف فرمادیا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان میں جدائی ڈالنے والا پکا کافر ہے، اور یہ کہ جو ان سب کو مانے اور ایک ہی کا منکر ہو وہ اللہ اور سب رسولوں کا منکر اور ویسا ہی پکا کھلا کافر ہے، یہ نہیں کہ جو سب کو مانیں وہ مسلمان اور جو سب سے منکر وہ کافر، اور یہ جو بعض کو مانتے ہیں اور بعض کے منکر ہیں کچھ اور ہوں، نہیں نہیں یہ بھی کل کے منکر کی طرح پورے کافر ہیں بچ میں کوئی راہ نکل ہی نہیں سکتی۔

آیت ۶:

"إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ الْعِلْمُ بِعَيَاضِهِمْ ۚ وَمَنْ يُكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۱۲ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۚ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَا سَلِمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّا عَلَيْكُمْ الْبُلَدُ ۚ وَاللَّهُ بِصِرَاطِ الْعِبَادِ لَدِينٌ ۝۱۳	بیٹک اللہ کے نزدیک دین یہی اسلام ہے یہود و نصاریٰ نے دانستہ براہ سرکشی اس کا خلاف کیا اور جو اللہ کی آیتوں سے کافر ہوا بے غم نہ ہو اللہ جلد حساب لینے والا ہے، اگر وہ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ میں اور میرے پیرو تو سب اللہ کے لئے اسلام لائے اور یہود و نصاریٰ و مشرکین سب سے کہو کیا تم مسلمان ہوتے ہو، اگر اسلام لائیں تو راہ پا جائیں اور منہ پھیر دیں تو تم پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے وہ ہر گز قبول نہ فرمایا جائے گا، اور اسے آخرت میں خسارہ رہے گا

آیت ۷:

"وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي
الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝۱۴

^۱ القرآن الکریم ۳/ ۱۵۰ تا ۱۵۲

^۲ القرآن الکریم ۳/ ۱۹-۲۰

^۳ القرآن الکریم ۳/ ۸۵

یہود و نصاریٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے تھے جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں ایک گروہ دانستہ حق کو چھپاتا ہے۔

"الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ" ۲

وہ جنہوں نے اپنی جان خسارہ میں ڈالی وہ ان پہچانے ہوئے نبی پر ایمان نہیں لاتے۔

وَكَاذِبًا مِّن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٣٩﴾	اس سے پہلے اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فحش مانگتے تھے جب وہ جانا بچانا تشریف لایا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت کافروں پر۔

"وَقَدْ مَنَّآ اِلَىٰ مَاعِزِ بْنِ عَدْلٍ فَجَعَلْنَاهُ اَبَا مَثْوًى" ⁴

اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ہم نے قصد فرما کر انھیں
 ماریک ماریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا۔ (ت)

ان سے فرمایا جائے گا کہ تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے (ت)

"مَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ" 6

¹ القرآن الكريم ٢ / ١٣٦

² القرآن الكريم ١٢ / ١

³ القرآن الكريم ٨٩/٢

⁴ القرآن الكريم ٢٥ / ٢٣

⁵ القرآن الكريم ٢٦/٢٠

⁶ القرآن الكريم ٢ / ١٠٢

اور فرماتا ہے:

اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (ت)	"لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ وَمَا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ" ^۱

اور فرماتا ہے:

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔ (ت)	"إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَعًا عَلَى الْكَافِرِينَ" ^۲

اور فرماتا ہے:

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق، تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے۔ (ت)	"قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ" ^۳

اور فرماتا ہے:

اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں جیسے راہ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ساری کمائی سے کچھ ہاتھ نہ لگا، یہی ہے دور کی گمراہی۔ (ت)	"مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَٰلِكَ هُوَ الصَّلَ الْبُعِيدُ" ^۴

ان ساتوں آیتوں کا حاصل ارشاد یہ ہے کہ کافر اگر کوئی بظاہر نیک کام مثل صدق وغیرہ کرے بھی تو اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں وہاں انھیں کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جنت کا کھانا پینا کافروں کے لئے حرام ہے، پاکیزہ رزق اور زینت کے سامان آخرت میں خاص مسلمانوں کے لئے ہیں، کافروں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر کے ایسا کر دیتا ہے کہ جیسے وزن میں سے دھوپ آئے تو اس کے اندر ریزے سے اڑتے ہیں اور ہاتھ میں لو تو کچھ نہیں، کافروں کے اعمال کی یہ مثال ہے کہ شدید آندھی کے دن میں کہیں کچھ راہ پڑی جسے آندھی کے جھونکے۔

^۱ القرآن الکریم ۲/۲۶۳

^۲ القرآن الکریم ۷/۵۰

^۳ القرآن الکریم ۷/۳۲

^۴ القرآن الکریم ۱۸/۱۱۳

اڑالے گئے کہ اب وہ ذرے بھی نہیں دکھائی دیتے کچھ ہاتھ آنا تو بڑی بات ہے،

ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا ہی سوال کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! نہ ٹیڑھا فرما ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت سے نوازا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بلاشبہ تو ہی عطا فرمانے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو تمام مخلوق سے افضل تمام رسولوں کے سربراہ اور ان کے آل و اصحاب سبھی پر، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ت)

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ "رَبَّنَا لَا تُؤْخَذْ فِتْنَةٌ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ" ①۔
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسیدہ رسلہ والہ
صحابہ اجمعین آمین، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

مسئلہ ۳۳۱۶۳۲۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) اکثر دیہات میں جو قربانیاں ہوتی ہیں تو ان قربانیوں کے سر بہشتی کو دیتے ہیں، اور کسی گاؤں میں یہ رسم ہے کہ حجام کو دیتے ہیں، ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ علمائے دین نے کہیں حکم اس بات کا نہیں دیا اور نہ علماء کی زبان سے سنا گیا کہ قربانی کا سر بہشتی کو یا حجام کو دیا جائے، تو وہ لوگ قربانی کنندہ کہنے لگے کہ اگر یہ حق بہشتی کا نہ ہوتا تو ہمارے باپ دادا کیوں دیتے، کیا ان کے زمانے میں عالم نہ تھے، ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے چاہے ہمارے قربانی مقبول ہو یا نہ ہو، اس کو خدا ہی جانتا ہے۔

(۲) یہ کہ بہشتی کہتا ہے کہ یہ حق ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے چلا آتا ہے اور عالم خود اب تک دیتے چلے آرہے ہیں، اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ دیتے تو علماء کیوں قربانی کے سر پائے دیتے، بلکہ کہتا ہے کہ جو ہمارے حق کو میٹھے وہ عالم نہیں ہے، معاذ اللہ اب علمائے دین فرماویں کہ یہ حق بہشتی وغیرہ کا ہے یا نہیں۔ یا علمائے دین اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا گیا ہے؟

(۳) یہ کہ جو لوگ قربانی کرتے ہیں یا کر چکے ہیں اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ چاہے ہماری قربانی مقبول ہو یا نہ ہو ہم اپنے باپ دادا کا رسم نہیں چھوڑیں گے چاہے عالم کچھ بھی کہیں، تو ان کا یہ کہنا کیسا ہے؟ اور

ان لوگوں کی قربانیاں کیسی ہیں؟

(۴) یہ کہ قربانی کا گوشت لامذہب یعنی بھنگی وغیرہ کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) قربانی کی الائنت قربانی کے گوشت میں شامل کی جاوے یا کیا؟

(۶) قربانی کا دل گردہ کلیجہ اہل قربانی کو پکوا کر اس پر فاتحہ دے کر کھا جاتے ہیں یہ درست ہے نہیں؟ یا ان دل گردہ کلیجہ کو بھی

گوشت قربانی میں شامل کیا جاوے یا کیا؟ بینواتوجروا۔

الجواب:

(۱) قربانی کرنے والے کو اختیار ہے کہ سر یا جو چیز بہشتی، حجام یا جس کسی مسلمان کو چاہے دے کسی کے لئے کسی چیز کی ممانعت نہیں، ہاں بالتخصیص کسی کا کسی چیز میں کوئی حق شرع شریف میں وارد نہیں ہوا،

(۲) اس بہشتی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء کیا، اس پر توبہ فرض ہے، ورنہ سخت جہنم کا سزاوار ہے، علمائے کرام جائز کام سے منع نہیں فرماتے جب کہ بہشتی کو بھی سر دینا جائز تھا علماء نے سکوت فرمایا، اس سے یہ ثابت نہیں کہ شرع شریف میں ان کا کوئی حق مخصوص ہے،

(۳) یہ اقوال ان کے مذموم و سخت ہیں، ان کی قربانیاں قابل قبول نہیں، انھوں نے قبول الہی کو ہلکا جانا اور عالموں کے ارشاد سے بے پروائی کی، از سر نو کلمہ پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں،

(۴) بھنگی وغیرہ کسی کافر کو قربانی یا اور کوئی صدقہ دینا جائز نہیں ہر گز نہ دے۔

(۵) او جھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے چاہے یہ چیز اپنے لئے نکال لے یا ان کو بھی تقسیم میں داخل کر لے، واللہ تعالیٰ

اعلم۔

مسئلہ ۳۳۲: از قضیہ کور کوٹ ضلع اٹاواہ مسئلہ محی الدین احمد صاحب ۲۴ شوال ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مقام پر مسجد کے قریب اہل ہنود نے ایک نئی مورت قائم کی، مسلمانوں نے ان کے خلاف مورت اٹھوانے کا دغویٰ دائر کیا، اس پر ایک مسلمان نے اہل ہنود سے ساز باز کر کے جھوٹی شہادت دی کہ یہ مورت قدیم ہے، اس بناء پر مسلمانوں نے شخص مذکور الصدر سے تعلقات منقطع کر لئے، معلوم کرنا اس امر کا ہے کہ از روئے شریعت اس شخص سے خطا کس حد تک پہنچی ہے اور اس جھوٹی شہادت سے اس کی زوجہ تو نکاح سے باہر نہیں ہوئی؟ اب اگر اس شخص کو اسلام و برادری میں شامل کیا جائے تو اس کے واسطے کیا طریقہ اسلامی عمل میں لایا جاوے اور جب تک حسب

احکام شرعی اس کو شامل کیا جائے اس دوران میں اور کوئی دوسرا مسلمان اس سے تعلقات پیدا کرے تو اس کے واسطے کیا حکم شرعی ہے

الجواب:

جبکہ اس نے ترویج پرستش بت میں سعی کی اس پر لزوم کفر ہوا، اس کی عورت نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ علانیہ مسلمانوں کے سامنے توبہ کرے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھے، مسلمان ہو اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت ہے، توبہ و تجدید اسلام سے پہلے جو لوگ اس حال سے واقف ہو کر اس سے میل جول رکھیں مستحق سزا و عذاب ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب شریف ہیں اور ان کے برتاؤ برخلاف حکم خدا و رسول کے برتاؤ میں آتا ہے کہ داڑھی منڈواتے ہیں، اور لوگ اگر ان سے کچھ کہتے ہیں کہ آپ کو داڑھی منڈوانا غیر مناسب ہے، تو لوگوں کو جواب فرماتے ہیں کہ میری طبیعت کا اختیار ہے اور میری طبیعت کا حکم ہے، ایسا شخص حلال کو حرام جانے اور حرام کو حلال جانے ان صاحب کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ اس کا جواب باصواب مع حدیث و فقہ کے مرقوم فرمادیں اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرماوے گا۔

الجواب:

داڑھی منڈوانا حرام ہے اور اس پر یہ جواب کہ میری طبیعت کا اختیار ہے گناہ پر اصرار اور سخت سزا کا سزاوار ہے، مگر اسے حرام کو حلال جاننا نہیں سمجھا جاتا ہے اس کہنے میں کہ میری طبیعت کا اختیار ہے اور میری طبیعت کو اختیار ہے بہت فرق ہے، دوم بھی تحلیل حرام میں صریح نہیں نہ کہ اول، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

مسئلہ ۳۳۴: از فتح گنج غربی مرسلہ حبیب شاہ دہنے شاہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصبہ گنج غربی میں آج واقع بروز سہ شنبہ کو ایک پنچایت اسلامی قائم کی گئی اور اس میں یہ بات پیش کی گئی کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس سے علیک سلیک اور میل اسلامی طریقہ پر ترک کر دیا جائے اور حقہ پانی اسلامی طریقہ پر بند کر دیا جائے، جب یہ مجمع ہوا اور مسلمان سب جمع ہو گئے تو پیش امام کہ جو نماز جمعہ و عیدین و پنجوقتہ کا ہے اس کو بلایا گیا تو اس کا اس نے جواب دیا کہ مجھ کو اس سے کچھ تعلق نہیں آج تو میں ماموس کو جو ہندوؤں کا تہوار ہے

وہاں پر مندر میں جاتا ہوں اور سنبھ دھو کر رکھ لیا ہے اسلامی پنجائیت سے کیا مطلب، تو جو شخص ایسے الفاظ کہے اور اس گروہ اسلام میں کہ جہاں پر سوائے نماز کی پابندی کے اور کوئی انتظام کی ضرورت نہ تھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ اور شرع شریف کا ایسے شخص پر کیا حکم ہے؟ جمعہ عنقریب ہے جمعہ سے پیشتر یا جمعہ تک جواب مل جانا چاہئے۔

الجواب:

اس شخص کے پیچھے نماز باطل محض ہے اس پر کفر لازم ہے، اس کی عورت نکاح سے نکل گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان نہ ہو، اس سے سلام کلام بھی حرام ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیا معنی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳۵ تا ۳۳۹: از شہر لکھنؤ محلہ گڈھیا کمال جمال مسئلہ عابد حسین عباسی ۱۴ محرم ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہنود کی خوشی کرنے کی خاطر اور اتفاق پیدا کرنے کی خاطر سے گائے کی قربانی یا روزمرہ کے لئے گائے کا ذبیحہ بند کرنا کیسا ہے، ہندوستان کی حالت ملاحظہ فرماتے ہوئے حکم شریعت سے مطلع فرمائے۔
(۲) قوم ہنود کی ہمدردی گزشتہ آئندہ کے صلہ میں اور باہمی اتحاد رکھنے کی غرض سے گائے کی قربانی ترک کر دینا شرعاً جائز ہے یا نہ؟

(۳) فی الواقع اگر مولوی عبدالباری صاحب وغیرہ اس کے متعلق فتویٰ دے چکے ہیں اس پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

(۴) اور ایسے محرکین کی کمیٹی میں شرکت کرنا چاہئے یا نہ؟ اور اس کے محرک اور مرتکب عند اللہ ماجور و گنہ گار ہوں گے یا نہ؟

(۵) گائے، بھیڑ، بکری یا اونٹ وغیرہ میں منجانب شریعت مختار ہونا اس کے کیا معنی ہیں؟ بینوا تو جروا

الجواب:

ہندوستان میں گائے کی قربانی جاری رکھنا واجب ہے اور خوشنودی ہنود کے لئے اس کا بند کرنا حرام، مولوی عبدالباری کے باپ مولانا عبدالوہاب مرحوم اور استاد مولوی عبدالحق صاحب لکھنؤ کے فتوے اس بارے میں ہو چکے ہیں اور ہمارے رسالہ انفس الفکر میں کافی دوائی بیان ہے، اور ہنود سے اتحاد حرام منجر کفر ہے جس کے نتائج طشت از بام ہیں، اس اتحاد کے منانے والے خود

اپنے اقرار سے قرآن و حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کر دیتے ہیں، "خسر الدنیا والدین ذلک هو الخسران المبین والعیاذ باللہ رب العالمین" (وہ دنیا و دین دونوں میں خسارے میں ہے اور یہی واضح گھانا ہے اور پناہ اللہ رب العالمین کی ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوٹ

جلد چہار دہم^{۱۴} ختم ہوئی، عنوان کتاب السیر جاری ہے
پندرہویں جلد بھی ان شاء اللہ سیر پر مشتمل ہوگی۔



ڈائمند اردو بکس

پی ڈی ایف دنیا کا ایک منفرد اور الگ گروپ

- ✖ - ڈائمند اردو بکس میں سب کا خیر مقدم کرتے ہیں
- ✖ - یہاں آپ کو ملے گا کتابوں کا خزانہ
- ✖ - پی ڈی ایف میں موجود ہر طرح کی کتاب آپ کی ڈیمانڈ کرنے پہ بھیج دی جائے گی
- ✖ - ماہانہ رسائل ، ڈائجسٹس ، ناولز ، اسلامی کتب ، درسی کتب ، تدریسی کتب کے علاوہ یہاں آپ کو ہر قسم کی پی ڈی ایف کتاب پڑھنے کو ملے گی
- ✖ - ٹیم ڈائمند اردو بکس جن کا ایک ہی مشن ہے اور وہ کتابوں کی ترسیل ، ادب کی خدمت ، کتاب دوستی کی ترویج و اشاعت
- ✖ - ٹیم ڈائمند اردو بکس نے آپ سب کی انٹرٹینمنٹ کے لیے بھی مختلف گروپس تشکیل دیئے ہیں جن میں شامل ہو کر آپ اپنی ادبی اور معلوماتی تسکین کو پورا کر سکتے ہیں
- ✖ - ہمارے تمام گروپس کی کوئی فیس نہیں ، تمام کتب اور مواد آپ کو پی ڈی ایف بھیجا جاتا ہے
- ✖ - قادیانی مرتد ، گستاخ انبیا ، گستاخ صحابہ و اہل بیت ، منکرین حدیث ، گستاخ اولیاء ہمارے گروپس سے دور رہیں ، معلوم پڑنے پر ریموو کر دیا جائے گا
- ✖ - واٹس ایپ گروپس کے علاوہ آپ ہمارے ٹیلی گرام کے گروپس کو بھی جوائن کر سکتے ہیں جہاں ایک لاکھ اسی ہزار کتابوں کا خزانہ محفوظ ہے بس ایک کلک کر کے آپ اپنی کتاب خود بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔۔

ٹیم ڈائمند اردو بکس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

جزاکم اللہ خیرا کثی؟

ڈائمند اردو بکس ٹیم

شاہ زر خانج 03176699066

ایڈمس cool 03415008107

گروپس میں شامل ہونے کے لیے ہمارے
ایڈمن پیسل سے واٹس ایپ پہ رابطہ کیجیے

DIAMOND

URDU BOOKS

923176699066